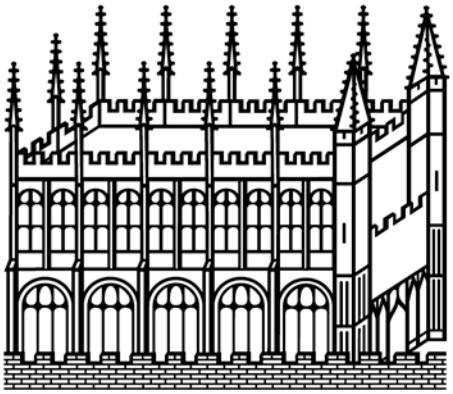


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.





16.B.45

16B45



16.B.45

16B45

صاحب نے نہایت صحت کے ساتھ سنسکرت سے اُردو مین ترجمہ کیا اور جو نام وغیرہ ایسے سنسکرت مین تھے کہ جنکا اردو مین پڑھنا بھی آسان ہو اور سکوارہ واور دیوناگری دونون مین لکھدیا یہ تاریخ قابل سیر ہے۔

تاریخ گلشن پنجاب مع نقشجات مؤلفہ پنڈت دیبی پرشاد صاحب فونمی گلکٹر حالاک مغربی وشمالی

انیس السیاطین حصہ اول حالات ارض کطور جغرافیہ اوٹلین جاگرفی کا ترجمہ بہت عمدہ۔

ایضاً۔ حصہ دوم۔

ایضاً۔ حصہ سوم۔

تاریخ انگلستان آئین شاہان انگلستان کا احوال ہے۔

وقائع نگار انگلستان کالیر صاحب کی تاریخ انگلستان کا ترجمہ ہے جسمین جملہ احوال سلطنت رومیون و انگلستان کا غدر سفید کندہ ہے

ایضاً۔ کاغذ حنائی۔

مرآۃ السلاطین۔ ترجمہ ہر سہ جلد سیر المتاخرین حالات شاہان دہلی ابتدائے سلطنت راجاؤن سے شاہ عالم تک۔

تاریخ مخزن پنجاب۔ بہت مفصل تاریخ پنجاب کی نوتالیف از مفتی غلام سرور صاحب۔

ترجمہ مغازی الرسول مسمی بمغازی الصادقہ حصہ اول تاریخ واقدی عربی کا ترجمہ ہے یہ مجموعہ بترجمہ اردو ہر چہار جلد کتاب واقدی کا ہے یعنی فتوح المغازی فتوح الشام۔ فتوح المصر۔ فتوح العجم یکجائی اور علیحدہ علیحدہ بھی طبع ہوا ہے۔

فتوح الشام۔ و فتوح المصر اردو جو بار دیگر طبع ہوئی۔

کارنامۂ سکندری۔ جملہ احوال سکندر نامہ مؤلفہ منشی گوکل پرشاد۔

فتوح العجم مسمی بفروغ عرب اخیر جلد تاریخ واقدی کا عربی سے اردو مین ترجمہ حرف بحرف ہو کر زیور خواہش شایقان جمع ہوا

مجموعہ۔ ترجمہ اردو فتوحات واقدی جس مین مغازی الصادقہ یعنے ترجمہ مغازی الرسول ترجمہ فتوح الشام ترجمہ فتوح المصر ترجمہ فتوحات عجم شامل ہین تاریخ اسلام کے لیے مثل ارمغان ہے۔

منتخب التواریخ۔ اردو عبد القادر بدایونی کی تصنیف ہے مولوی احتشام الدین صاحب مراد آبادی نے بامیمائے ملاک مطبع ترجمہ کیا۔

بہارستان تاریخ۔ معروف بتاریخ گلزار شاہی تمام ہندوستان کی از منشی غلام سرور صاحب۔

تزک جرمنی۔ ملکہ معظمہ دام اقبالہا کے شوہر عالی قدر کا سوانح عمری۔

رسالہ چہل جواب۔ تاریخی منشی دیبی پرشاد صاحب ساکن بھوپال نے ایک صاحب کے سوالات کا جواب اردو مے تاریخ دیا ہے۔

آثار الصنادید۔ یہ کتاب تاریخ کی مع نقشجات و تصاویر عمارات وغیرہ دہلی کا حال ہے مصنفہ حضرت جواد الدولہ سید احمد خان بہادر عارف جنگ۔

باب ۱ پہلا شہر کے باہر کی عمارتون کے حال مین۔

باب ۲ دوسرا قلعہ معلے کی عمارتونکے حال مین۔

باب ۳ تیسرا خاص شہر شاہجہان آباد کے حال مین

باب ۴ چوتھا۔ دہلی اور دہلی کے لوگون کے حال مین۔

مختصر سیر گلشن ہند۔ یہ کتاب نہایت مستند و معتبر ہے لایق دید شائقین ہے کاغذ عمدہ چھاپہ صاف نہایت محنت و مشقت سے مطبوع ہوئی۔

INDIAN INSTITUTE

کلاہ — وجنجرا — وسورت — وچین —
وباسدا — وجوارمنڈاوی — وباروچ —
وکیتی — وگایکواڑ — وکاٹھیاوار وکچھ وپہلن پور
وماہی کانڈا وبلوا کانٹا ہین —

جلد ہفتم جسمین عہدنامجات واقرارنامجات وسندہا متعلقہ
سندہ وبلوچستان وفارس وہرات وعرب وترکستان
فارس وساحلان عرب وافریقہ ہین —

تاریخ جدولیہ یہ مشہور تاریخ مؤلفہ منشی خادم حسین
صاحب اکبرآبادی آدم سے تا ایندم جدول کے اندر
جزو وکل کیفیت تاریخی بقید سنہ مختصر مختصر روانہ
درج ہوئی ہین —

تاریخ نپولین بوناپارٹ مشہور شہنشاہ فرانس
کی ہے اسکا ترجمہ مولوی مشتاق حسین
صاحب نے فرمایا —

سفرنامۂ سعادت — جناب فورسائیتھ
صاحب بہادر کمشنر جنھون نے ۱۸۷۰ء مین
یارقند کا سفر فرمایا متضمن حالات اوس دیار کے

قصص الانبیا اردو مؤلفہ محمد طاہر در حالات انبیا —

قصص الانبیا مطبوعۂ شعلۂ طور —

عجائب القصص دوجلد انبیا واولیا کے حالات
مین مبسوط ہین —

تاریخ بغاوت ہند — مسمی بہ محاربۂ عظیم
غدر ۱۸۵۷ء کی تاریخ بغاوت ہند اس مین
اکثر مقامات کے مفصل حال معرکہ کے درج ہین
چند انگریزی کتاب سے پنڈت کنھیالال
صاحب منصرم نے ترجمہ وتالیف کیا —

تاریخ حبیب الہ تصنیف منشی عنایت احمد
صاحب حالات پیغمبر علیہ السلام —

گلدستۂ قنوج — یہ تاریخ قنوج کی ہے
تصنیف منشی کشوری لال صاحب صدر امین
ممالک مغربی وشمالی —

تاریخ پنجاب — مسمی بہ سیر پنجاب مطبوعۂ
پٹیالہ مصنفہ تلسی رام صاحب یہ کتاب مفصل
تاریخ پنجاب ہے —

سیر سیاح سفرنامہ منشی میان داد علی صاحب
سیاح مع غزلہاے مشاعرہ لکھنؤ و
کانپور —

تاریخ ستارہ ہند — مشتمل بر حالات
شاہان مخصوص اودھ —

ریاض الامرا ذکر حالات امراے ہند جنکو
گورنمنٹ سے سلامی کا حکم ہے —

ایضاً — کاغذ حنائی —

تاریخ گورکھپور نہایت عمدہ طبع ہوئی ہے —

خلاصۂ تاریخ مسعودی سپہ سالار حضرت
مسعود غازی کے احوال مین —

تاریخ تجارت روس — جسکو واسطے
گورنمنٹ پنجاب کے عہد سکرٹری جناب آر ایچ
ڈیوس صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر پنجاب
وغیرہ نے ۱۸۶۳ء مین تالیف فرمائی مع
نقشجات خوشخط وکاغذ عمدہ —

کمیشن بروڈہ — جسکو بالودا مودر داس صاحب
سند یافتہ آگرہ کالج نے انگریزی سے اردو مین
ترجمہ فرمایا اس مین کامل مقدمہ زہر دینے
کرنیل فیر صاحب بہادر رزیڈنٹ بروڈہ کو
مہاراجہ ملہار راؤ گایکواڑ رئیس بروڈہ کیطرف سے
اور روئداد اظہار گواہان کاغذ عمدہ ہے —

تاریخ راج پرستی — اردو کارنامہاے
رانا اودیپور راجپوتانہ جو ملک میواڑ مین
راج سمندر تالاب کے اوپر طاقون مین کندہ
ہے اوسکو مسٹر الیس برڈس صاحب بہادر
اور کپتان جی جی ملیر صاحب بہادر اسسٹنٹ
گورنر جنرل راجپوتانہ نے ایک عالم برہمن
جادو راے نام سے بمزید استیاق اوس کندے
کو انگریزی مین نقل کیا مورخ کامل منشی دیبی پرشاد

بسعی جناب سراپا رحیم و کریم منشی بشیشر دیال صاحب اجنٹ مطبع نولکشور پریس کانپور دام اللہ حشمتہ مطبع کانپور مین زیور طبع سے مزین فرماکر مؤلف پر نہایت کرم و لطف فرمایا اگر شکریہ اوسکا ادا کیا جاوے تو زبان و ہان مولف لاچار و قلم از زبان درازی با فکار قطعہ گر شاہ تفقد بگدای بکند + وز لطف نظر بہ بینوائی بکند + از دست گدائے بینوا ناید ہیچ + جز آنکہ بصدق دل دعائے بکند + پس ہر وقت و ہر ساعت خداوند پروردگار سے خواستگار ہی کہ ایسے قدردان عالی دوران کی ترقی جاہ و حشمت و زیادتی کرم و سخاوت روز افزون ہو ؎ صفت کی اوسکے طول ایک داستان ہے + یہ ادنے قدردانی کا بیان ہی + کہ اس تاریخ کو چھاپہ کرم سے + رقم شکر کرم ہو کب قلم سے + فلک پر جب تلک ہے نیر و ماہ + رہی یہ قدردان قائم بصد جاہ + درخشان نیر جاہ و حشم ہو + سد الفوائش خیل و خدم ہو + واضعان تاریخ پر پوشیدہ نرہے کہ یہ کتاب تواریخ تین خیابان مین تمام ہوئی ہی مگر اس تاریخ کا خیابان سوم نہایت مشقت سے تیار ہوا ہی کیونکہ جو کچھ حالات اوسمین درج ہی کسی تواریخ مین ابتک مندرج نہین تھی راقم نے نہایت جانفشانی سے اونکو دریافت و تصحیح کرکے درج تاریخ کیا

خاتمہ طبع

الحمد للہ والمنہ کہ کتاب رونق بخش مضامین نو دکھن ہند مسمی بہ مختصر سیر گلشن ہند از تالیف لالہ بابو رام صاحب طالب علم ابن لالہ اجودھیا پرشاد قوم کایستھ ساکن نواب گنج ضلع کانپور در مطبع جناب منشی نولکشور باہتمام منصرم باکمال لالہ بشیشر دیال بماہ دسمبر ۱۸۷۸ء در قالب طبع در آمد +

تاریخ طبع از غالی طبع مورخ باوقار لالہ مدن موہن لال خیر آبادی متخلص بہ سرشار

منشیِ عصر بابو بابو رام +
عیسوی ہجری ہر دو سن باہم
از یکے سال دیگرے یابند
این چنین ست مصرعۂ تاریخ

زد رقم نسخۂ مفید جہان
گفت سرشار حین طبع چنان
حاصل آن گنج چو فرق ازان
مختصر سیر باغ ہندستان

۱۲۹۵ ۱۸۷۸ ۳۱ ۲۳

تذکرہ کے اندراج کے واسطے کہ خواہ بجانب انصاف یا خلاف اوسکے مخیر ہو آزاد فرمایا ہی بشرطیکہ مصنف تاریخ قدم اپنا طریق راستی سی باہر نرکھین اور اکثر وقائع نویس ازراہ خیر خواہی ایسے حالات درج کرتے ہین مگر اول تو گورنمنٹ انگلشیہ ایسے تذکرو سے مبرا ہی دوم ایسے تذکرات کہ جنسے موجب عیب جوئی شہنشاہ وقت کی از جانب مولف پائی جاوے تلاش و درج کرنا و عرصہ دراز تک اونکا قایم رکھنا گو وی راست ہون اس بے تمیز کی عقل مین اسکا سبب معلوم دیا کسواسطے کہ شہنشاہ وقت کی عدل و نیکنامی مین ناحق حرف لانا سراسر گستاخی ہی پس ایسی عیب گوئی سی زبان محض خاموش ہی البتہ اہالیان ہند کی نسبت جو جو طریق مروجہ ازروی تواریخ خلاف نیکنامی بلکہ باعث بدنامی پائی گئی بطور عبارت عامہ اونکے اندراج سے قلم نے اصلا دریغ نہین کیا مگر بطور نصائح نہ مثل ہجو باستثنای عبارت صدر کے زمانہ سلف سے لغایت ۱۸۵۷ع کا کوئی حال و بنیادی باقسام تواریخ و رموز شاہنشاہی کہ قابل انکشاف و یادگار زمانہ تھی مع انتخاب بعض آئین گورنمنٹ انڈیا کہ جنسے عدل و طریقہ شاہنشاہی حضرت قیصر ہند کا ثابت ہی اور اونکا زمانہ دراز تک قایم رکھنا فوائد عظیم سے بعید نتھا اندراج تاریخ ہذا سے سرمو تاخیر نہین کیا مگر البتہ ایک تاسف رہگیا کہ دربار خطاب قیصر ہند جو یکم جنوری بابت ۱۸۷۷ع کو بعد اتمام کتاب ہذا منعقد ہوا تھا مولف اندراج تاریخ ہذا سے لاچار رہا پس اب یقین ہی کہ عالمان زمانہ اس کتاب نایاب کو پسند فرماکر راقم کو دعاے خیر دینگے اور باغبانان آرزمگان بوستان علوم سے امید قوی ہی کہ براہ عیب پوشی علمیت کتاب پر خندہ زنی نفرماکر بلکہ ازراہ ترحم بعد سیر و ملاحظہ کے اگر کوئی خار زار حال اس گلزار مین آگیا ہو تو نیز الطاف سے دور فرماکر اس ناصب گلشن کو مورد تحسین فرماوین الاکسانان خوردہ بین سے وست بستہ امید ہی کہ آپ لوگ براہ نوازش اس گلشن ہند مین ناصب کو محض ناشایستہ تصور فرماکر سمع خراشی نفرماوین بقول ناسخ ؎ تیرا دیوان ہے کیا سامنے اونکے ناسخ ۔ جو کہ قرآن پہ ایراد کیا کرتے ہین ۔ بعد تالیف اس کتاب کے کہ بوقت سیر سایران کو نایاب معلوم ہوگی مولف فکر طبع کتاب مین بوجہ ابتری زمانہ حیران تھا کیونکہ یہ زمانہ صاحب قلم روان علم سے خالی ہی ؎ فروغ دیدۂ بینش سخن نشست افسوس ۔ زمرگ قدر شناسان خود بروز سیاہ ۔ درین زمانہ کسان بلند بالائی نمودہ اند ازین شاخ دستہا کوتاہ ۔ مگر جناب فیض انتساب قدر روان علم و ہنر پرور حضرت منشی نولکشور صاحب مالک مطبع نولکشور پریس اودھ کا بنور وغیرہ دام اقبالہ و عم نوالہ نے حوصلہ مندی کو کام فرماکر ازراہ قدردانی عام اس کتاب کو

کمپنی نے اس ملک کو کیونکر پایا بعد ازان ملکہ ممدوحہ کی حکومت مین کیونکر در آیا مہت سے لوگونکا قول ہی کہ جس طرح سے وے بادشاہتین تباہ ہوگئی ہین شاید عملداری انگریزی کو بھی تنزل آجاوی مگر اے ناظرین تاریخ گو خدا کا کلمونمین کسیکو دخل نہین ہے لیکن ہماری عقل خراب مین ایسا آتا ہی کہ عملداری انگریزی ہندوستان مین تا قیامت سلامت رہیگی کیونکہ شہنشاہ لندن کے رحم اور غریب پروری وشان وشوکت وعدل وانصاف مین کسی طرح فرق ایسا پایا نہین جاتا ہی کہ خدا ناراض ہو یا رعیت خدا سے فریاد کرے پس اے پروردگار تیری دربار مین ہماری یہی فریاد ہی کہ جناب حشمت مآب کوئین وکٹوریہ دام ملکہا شہنشاہ مجموعہ گریٹ برٹین وہندوستان کی ہمیشہ حکومت ہم ایسی رعیت پر قایم رہے اور اونکا رحم دایم رہے فقط

خاتمۂ کتاب مختصر سیر گلشن ہند مع شکریہ جناب بنشی نولکشور صاحب منجانب مؤلف

ہزاران ہزار شکر رب پروردگار صانع روزگار کا کہ کتاب تواریخ سیر گلشن ہند اندرسہ خیابان مشتمل کمال بامداد شایقان والاشان اندرعرصہ چھہ سال کے تمام ہوئی مؤلف نے حالات ہندوستان ابتدای آفرینش جہان لغایت ۱۸۷۶ع کتبہای تاریخ دیرینہ وحکایات پارینہ جو حالات ہندوستان کی بابت نہایت مستند ہین مگر متفرق تھین بعد خراش وتصحیح برفع تمام شکوک اس کتاب مختصر مین اس طرح درج کیا ہی کہ گویا بحر ذخار کوزۂ تنگ مین بھرا ہے لیکن اس بات کا خیال رہا ہی کہ کوئی بحث مذہبی یا اہانت وسایت پیشوائی دین خواہ کسی مذہبی آسمانی کتاب کی کہ ایسے اذکار فتنہ انگیز خلاف زینت کتاب ہین اسلیے یہ خارزار تذکرات اس گلشن بہار مین نہین آنے پائے گو کسی تواریخ مین مندرج ہون علاوہ برین کسی سند نشین اہل ریاست خود مختار کا بجز ذکر اونکے ملک اور آمدنی کی کسی طرح کے جور وعدل خواہ مذہب ہین کہ اکثر مؤلفان تاریخ لکھا ہی قلم راقم نے زبان درازی نہین کی کیونکہ ہجو کام قوالان وتوصیف کار باد فروشان وشاعران کا ہی البتہ گورنمنٹ برٹس انڈیا کہ سراسر عادل دوران وغریب پرور فیاض مان ہے بلاشک وشبہہ اوسکے کارخانجات عجیبہ وانصاف غریبہ کا ذکر اس تواریخ مین مختصر لکھا گیا مگر کوئی ذکر ایسا کہ جس سے گورنمنٹ عادل کی ناموری مین فرق آوی یا خلاف آئین سلطنت پایا جاوے اندراج تاریخ ہذا سے یکقلم قلم انداز کیا گیا ہر چند کہ گورنمنٹ انگلشیہ نے ازراہ عدل نوشیروانی واضعان تاریخ کو ایسے

تذکرہ کے اندراج کے واسطے کہ خواہ بجانب انصاف یا خلاف اوسکے منجر ہوا زاد فرمایا ہی بشرطیکہ مصنف تاریخ قدم اپنا طریق راستی سی باہر نرکھین اور اکثر وقائع نویس ازراہ خیر خواہی ایسے حالات درج کرتے ہین مگر اول تو گورنمنٹ انگلشیہ ایسے تذکرو نسے مبرا ہی دوم ایسے تذکرات کہ جنسے موجب عیب جوئی شہنشاہ وقت کی از جانب مؤلف پائی جاوے تلاش و درج کرنا و عرصہ دراز تک اونکا قائم رکھنا گو وی راست ہون س بے تمیز کی عقل مین بنسبت معلوم دیا کسواسطے کہ شہنشاہ وقت کی عدل و نیکنامی مین ناحق حرف لانا سراسر گستاخی ہی پس ایسی عیب گوئی سی زبان محض خاموش ہی البتہ اہالیان ہند کی نسبت جو جو طریق مروجہ ازروی تواریخ خلاف نیکنامی بلکہ باعث بدنامی پائی گئی بطور عبارت عامہ اونکے اندراج سے قلم نے اصلا دریغ نہین کیا مگر بطور نصائح نہ مثل ہجو باستثنای عبارت صدر کے زمانہ سلف سے لغایت ۱۸۵۷ع کا کوئی حال دنیاوی باقسام تواریخ و رموز شاہنشاہی کہ قابل انکشاف و یادگار زمانہ تھی مع انتخاب بعض آئین گورنمنٹ انڈیا کہ جنسے عدل و طریقہ شاہنشاہی حضرت قیصر ہند کا ثابت ہی اور اونکا زمانہ دراز تک قائم رکھنا فوائد عظیم سے بعید نتھا اندراج تاریخ ہذا کر سر موتا خیر نہین کیا مگر البتہ ایک تاسف رہگیا کہ دربار خطاب قیصر ہند جو یکم جنوری ۱۸۷۷ع کو بعد اتمام کتاب ہذا منعقد ہوا تھا مؤلف اندراج تاریخ ہذا سے لاچار رہا پس اب یقین ہی کہ عالمان زمانہ اس کتاب نایاب کو پسند فرماکر راقم کو دعاے خیر دینگے اور باغبانان آرزگان بوستان علوم سے امید قوی ہی کہ براہ عیب پوشی علمیت کتاب پر خندہ زنی نفرماکر بلکہ ازراہ ترحم بعد سیر و ملاحظہ کے اگر کوئی خار زار حال اس گلزار مین آگیا ہو تو نیز الطاف سے دور فرماکر اس ناصب گلشن کو مورد تحسین فرماوین الاکسانان خوردہ بین سے دست بستہ امید ہی کہ آپ لوگ براہ نوازش اس گلشن ہند مین ناصب کو محض ناشایستہ بقصور فرماکر سمع خراشی نفرماوین بقول ناسخ ؎ تیرا دیوان ہے کیا سامنے اونکے ناسخ ۔ جو کہ قرآن پہ ایراد کیا کرتے ہین ۔ بعد تالیف اس کتاب کے کہ بوقت سیر سایران کو نایاب معلوم ہوگی مولف فکر طبع کتاب مین بوجہ ابتری زمانہ حیران تھا کیونکہ یہ زمانہ صاحب قدردان علم سے خالی ہی ؎ فروغ دیدۂ بینش سخن نشست افسوس ۔ زمرگ قدرشناسان خود بروز سیاہ ۔ درین زمانہ کسان بلند بالائی نمودہ اند ازین شاخ دستہا کوتاہ ۔ مگر جناب فیض انتساب قدردان علم و ہنر بل ہنر حضرت منشی نولکشور صاحب مالک مطبع نولکشور پریس اودھ و کانپور وغیرہ دام اقبالہ و عم نوالہ نے علو ہمتی کو کام فرماکر ازراہ قدردانی عام اس کتاب کو

کمپنی نے اس ملک کو کیونکر پایا، بعد ازان ملکہ ممدوحہ کی حکومت مین کیونکر در آیا مہت سے لوگونکا قول ہی کہ جس طرح سے وے بادشاہتین تباہ ہوگئی ہین شاید عملداری انگریزی کو بھی تنزل آجاوی مگر اے ناظرین تاریخ گو خدا کا کلمہ نہین کسیکو دخل نہین ہے لیکن ہماری عقل خراب مین ایسا آتا ہی کہ عملداری انگریزی ہندوستان مین تا قیامت سلامت رہیگی کیونکہ شہنشاہ لندن کے رحم اور غریب پروری وشان وشوکت وعدل وانصاف مین کسی طرح فرق ایسا پایا نہین جاتا ہی کہ خدا ناراض ہو یا رعیت خدا سے فریاد کرے پس اے پروردگار تیری دربار مین ہماری یہی فریاد ہی کہ جناب حشمت مآب کوئین وکٹوریہ دام ملکہا شہنشاہ مجموعہ گریٹ برٹین وہندوستان کی ہمیشہ حکومت ہم ایسی رعیت پر قایم رہے اور او نکا رحم دایم رہے فقط

خاتمہ کتاب مختصر سیر گلشن ہند مع شکریہ جناب منشی نولکشور صاحب منجانب مؤلف

ہزاران ہزار شکر رب پروردگار صانع روزگار کا کہ کتاب تواریخ سیر گلشن ہند اندرسہ خیابان مشتمل کمال بامداد شایقان والاشان اندرعرصہ چھ سال کے تمام ہوئی مؤلف نے حالات ہندوستان ابتدای آفرینش جہان لغایت ۱۸۷۶ع کتبہای تاریخ دیرینہ وحکایات پارینہ جو حالات ہندوستان کی بابت نہایت مستند ہین مگر متفرق تھین بعد خراش وتصحیح برفع تمام شکوک اس کتاب مختصر مین اس طرح درج کیا ہی کہ گویا بحر ذخار کوزۂ تنگ مین بھرا ہے لیکن اس بات کا خیال رہا ہی کہ کوئی بحث مذہبی یا اہانت وسایت پیشوائی دین خواہ کسی مذہبی آسمانی کتاب کی کہ ایسے اذکار فتنہ انگیز خلاف زینت کتاب ہین اسلیے یہ خارزار تذکرات اس گلشن بہار مین نہین آنے پائے گو کسی تواریخ مین مندرج ہون علاوہ برین کسی مسند نشین اہل ریاست خود مختار کا بجز ذکر اوہا ملک اور آمدنی کی کسی طرح کے جور وعدل خواہ مذہب ہین کہ اکثر مؤلفان تاریخ لکھا ہی قلم راقم نے زبان درازی نہین کی کیونکہ ہجو کام قوالان وتوصیف کار باد فروشان وشاعران کا ہی البتہ گورنمنٹ برٹس انڈیا کہ سراسر عادل دوران وغریب پرور فیاض مان ہے بلاشک وشبہہ اوسکے کارخانجات عجیبہ وانصاف غریبہ کا ذکر اس تواریخ مین مختصر لکھا گیا مگر کوئی ذکر ایسا کہ جس سے گورنمنٹ عادل کی ناموری مین فرق آوی یا خلاف آئین سلطنت پایا جاوے اندراج تاریخ ہذا سے یکقلم قلم انداز کیا گیا ہر چند کہ گورنمنٹ انگلشیہ نے اذراہ عدل نوشیروانی واضعان تاریخ کو ایسے

۶۳	تشریف آوری شاہزادہ ڈیوک آف ڈنبر اس جناب حضرت تاب کوئین وکٹوریہ شہنشاہ لندن و ہندوستان مین	سنہ ۱۸۷۰ع
۶۴	حادثۂ عظیم قتل لارڈ میو صاحب بہادر گورنر جنرل کا دست شیر علیخان پنجابی قیدی مقام پورٹ بلیر مین	سنہ ۱۸۷۲ع
۶۵	بندوبست جناب فیضمآب نواب لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند کا دربارہ قطعہ زدگان بنگال و دربار اگرہ	سنہ ۱۸۷۳ع
۶۶	ذکر تشریف آوری جناب شاہزادہ البرٹ ایڈورڈ ویلز پرنس آف ویلس ولیعہد جناب ملکہ کوئین وکٹوریہ دام ملکہا کا ہند مین	سنہ ۱۸۷۹ع
۶۷	ذکر تشریف بری جناب شاہزادہ بہادر ممدوح کا ہندوستان سے جانب لندن ۔	سنہ ۱۸۷۶ع
۶۸	استعفا دینا نواب لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر کا عہدہ گورنر جنرل سے اور روانہ ہونا ولایت کو و تشریف لانا لارڈ لٹن صاحب بہادر کا عہدۂ مذکور پر ۔	سنہ ۱۸۷۶ع

واضح ہو کہ ہندوون نے سلطنت ہندوستان کی خداداد پائی اور بہت روزون حکومت کی سنہ ۱۱۹۴ھ مین ہندوستان مسلمانونکی حکومت مین در آیا اور ہندوستانی حکومت کی نیست ہوگئی مسلمانون نے ساڑھے چھ سو برس یعنے ۱۸۵۷ع تک اپنے تمام دلونکے حوصلا اس سرزمین پر نکالے بموجب شرائط آئین مذہبی کی ہزارہا و صدہا بتخانہ اہل ہنود کے توڑ ڈالی محصول ہزارہا اقسام کے اہل ہند سے وصول کیے الا اکبر ایسا بادشاہ قوم اسلام کا بیشک و بلاریب ملک پرور تھا کہ جسکے برابر ہنوز کوئی بادشاہ نہین پہونچا او سکے عدل و انصاف و اخلاق آئین اکبری سے واضح ہوتی ہین انگریز لوگ فقط بطمع تجارت ہندوستان مین تشریف لائے کسی تواریخ سے یہ امر ثابت نہین ہوتا ہے کہ پارلیمنٹ نے ایسٹ انڈیا کمپنی کو واسطے تسخیر ملک کے ہندوستان بھیجا تھا نہ کبھی ایسا ذکر و بحث پارلیمنٹ مین ہوا تھا مگر جبکہ اہل اسلام نے بعد زوال سلطنت شاہجہان وغیرہ ہندوستان پر ظلم و تعدی کثرت سے کرنے لگے تھے خداوند نے غریب رعایای ہند کی فریاد سنکر اس ولایت کو سپرد اون سوداگرونکے کیا اون سوداگرون یعنے ایسٹ انڈیا کمپنی نے پلاسی کی لڑائی ۱۷۵۷ع سے لیکر ۱۸۵۷ع تک اس ملک کو نئے سر سے آباد کرکے بوستان جنت نشان بناکر ۱۸۵۸ع مین ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ دام اقبالہا شہنشاہ لندن کو سپرد کیا ملکہ ممدوحہ نے اس ملک کو پاک کر رعیت کو مانند طفل کے پرورش فرماتی ہین اور ہمیشہ اسکی خوبی و آبادی و رعیت پروری کی فکر مین آمادہ رہتی ہین ہماری تواریخ سے زمانہ آغاز عالم سے لیکر ۱۸۷۶ع کا حال معلوم ہوتا ہے گو کہ نہایت مختصر ہے مگر خردمند کو اشارہ کافی ہے اسکی سیر سے معلوم ہوگا کہ سلف مین کس طرح ہندوستان پیدا ہوا مسلمانون نے کیا حال کیا ایسٹ انڈیا

۵۲	فتح ملک ہاے رنگون و پیگو عملداری والی برہما۔	سنہ ۱۸۵۳ عیسوی
۵۳	ضبطی ملک اودہ از بادشاہ واجد علی شاہ بہادر اودہ بہ عملداری سرکار انگریزی۔	سنہ ۱۸۵۶ عیسوی
۵۴	بلوہ و غدر سپاہیان بغی سرکار انگریزی و رعایاے نمک حرام ملک ہند با سرکار انگریزی۔	سنہ ۱۸۵۷ عیسوی
۵۵	حکومت ختم ہونا ایسٹ انڈیا کمپنی کی ملک ہندوستان سے اور شامل ہونا ملک کے حکومت حکومت شاہی لندن مین۔	سنہ ۱۸۵۸ عیسوی
۵۶	دربار نواب گورنر جنرل بہادر و لیسراے کشور ہند بنا بر اجراے اشتہار جناب ملکہ کوئین وکٹوریہ دام اقبالہا مقام الہ آباد۔	سنہ ۱۸۵۸ عیسوی
۵۷	اجراے اشتہار انعامی ایک لکھ روپیہ بابت گرفتاری نانا راؤ باغی	سنہ ۱۸۵۸ عیسوی
۵۸	تقرر عدالت اسپیشل کمیشن بنا بر تحقیقات مقدمہ نواب تفضل حسین خان رئیس فرخ آباد و تجویز سزاے۔	سنہ ۱۸۵۹ عیسوی
۵۹	دربارہاے نواب فیضمآب لارڈ جان وانیکونٹ کنیگ صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند بابت عطاے انعام رئیسان و خیر خواہان سرکار انگریزی بایام غدر سنہ ۱۸۵۷ ع۔	من ابتداے سنہ ۱۸۵۹ ع لغایت سنہ ۱۸۶۱ ع
۶۰	لارڈ ایلجن صاحب بہادر گورنر جنرل و لیسراے کشور ہند کا ایوان گورنری مین اجلاس فرمانا و اجراے ایکٹ ۸ بابت ذات شاہ اودہ	سنہ ۱۸۶۲ عیسوی
۶۱	لارڈ میو صاحب گورنر جنرل و لیسراے کشور ہند کا مقام انبالہ مین دربار کرنا و امیر کابل سے ملاقات ہونا۔	سنہ ۱۸۶۹ عیسوی
۶۲	بنا بر ترقی و حفاظت تجارت ایشیا کی سرکار انگریزی و سرکار کشمیر کی درمیان عہدنامہ لکھا جانا۔	سنہ ۱۸۷۰ عیسوی

۳۵	بیاری تخت طاؤسی بجز جواہرات کے جسکی تیاری مین ۹ کروڑ روپیہ صرف ہوا	سنہ ۱۶۳۱ عیسوی
۳۶	جلوس اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ —	سنہ ۱۶۵۷ عیسوی
۳۷	مرہٹون کی سلطنت قائم کرنے والا سیواجی مرہٹہ پیدا ہوا —	سنہ ۱۶۲۷ عیسوی
۳۸	دہلی مین نادرشاہ نے قتل عام کا حکم دیا —	سنہ ۱۷۳۹ عیسوی
۳۹	احمد شاہ دُرانی نے مقام پانی پت مین بھاؤ کو شکست دی —	سنہ ۱۷۵۹ عیسوی
۴۰	غلبہ انگریزان بر مرشد آباد و قتل سراج الدولہ صوبہ دار بنگالہ —	سنہ ۱۷۵۷ عیسوی
۴۱	ہزہمیت شجاع الدولہ بمقام بکسر از فوج انگریزی —	سنہ ۱۷۶۰ عیسوی
۴۲	یافتن سند دیوانی بنام کمپنی انگریزون کو شاہ عالم سے —	سنہ ۱۷۶۱ عیسوی
۴۳	وفات شجاع الدولہ و تخت نشینی آصف الدولہ اودہ و وفات نول سنگہ والی بھرتپور و تخت نشینی رنجیت سنگہ و تصرف انگریزان برنابہ	سنہ ۱۷۷۵ ع
۴۴	معاہدہ انگریزان با سیندھیا و ہزہمیت انگریز و فتح گجرات بر دست انگریزان	سنہ ۱۷۷۳ عیسوی
۴۵	غلام قادر نے شاہ عالم بادشاہ ہند کو اندھا کر ڈالا	سنہ ۱۷۸۸ عیسوی
۴۶	لارڈ لیک نے مرہٹون کی قید سے نکال کر شاہ عالم کو پنشن مقرر کردی	سنہ ۱۸۰۳ عیسوی
۴۷	تفویض ملک فرخ آباد باسرکار انگریزی از طرف سرکار اودہ و ناصر جنگ والی فرخ آباد —	سنہ ۱۸۰۱ عیسوی
۴۸	وفات رنجیت سنگہ والی لاہور و جانشینی کھرگ سنگہ و فتح کابل و قندھار بر دست انگریزان —	سنہ ۱۸۴۳ عیسوی
۴۹	گرفتاری باجی راؤ پیشوا والی پونا و آنا او سکا مقام بٹھور مین متعلقہ ضلع کان پور —	سنہ ۱۸۱۸ عیسوی
۵۰	داخل ہونا ملک سندھ کا انگریزی عملداری مین و تباہ ہونا امیران سندہ و حیدرآباد کا —	سنہ ۱۸۴۳ عیسوی
۵۱	داخل ہونا ملک لاہور کا عملداری انگریزی مین اور دلیپ سنگہ والی لاہور کا ولایت لندن مین جانا —	سنہ ۱۸۴۹ عیسوی

۱۳	قطب الدین ایبک اول مسلمان بادشاہ دہلی کے تخت پر جانشین ہوا۔	سنہ ۱۲۰۹ عیسوی
۱۴	غلبہ قوم خلجیان کا صوبہ بنگالہ پر۔	سنہ ۱۲۱۱ عیسوی
۱۵	چنگیز خان والی تاتار ہندوستان پر لشکر آور ہوا۔	سنہ ۱۲۱۲ عیسوی
۱۶	عورت رضیہ بیگم بادشاہ ہوئی۔	سنہ ۱۲۳۹ عیسوی
۱۷	سلطنت ہندوستان کی خلجیون کی ہاتھ آئی	سنہ ۱۲۸۸ عیسوی
۱۸	ہندوستان کے جنوبی حصہ پر مسلمانون کا اول حملہ	سنہ ۱۲۹۴ عیسوی
۱۹	خاندان خلجی سے سلطنت ہندوستان کی تغلقون کو نصیب ہوئی	سنہ ۱۳۲۱ عیسوی
۲۰	استخوان دست انسان نہایت طول طویل و سنگین نہر سرسی سے برآمد ہوئے	سنہ ۱۳۶۳ عیسوی
۲۱	تیمور لنگ ہندوستان پر لشکر کش ہوا۔	سنہ ۱۳۹۸ عیسوی
۲۲	بادشاہت سید ولنسے لودیون نے پائی۔	سنہ ۱۴۵۰ عیسوی
۲۳	ہندوستان نے ظہیر الدین محمد بابر کے آنے سے زینت پائی اور مقام پانی پت میں ابراہیم لودی کو شکست کھائی۔	سنہ ۱۵۲۹ عیسوی
۲۴	فتح سیالکوٹ و آگرہ و تقسیم خزانہ و ملنا الماس کلان کا بابر کو۔	سنہ ۱۵۳۰ عیسوی
۲۵	فتح جونپور و الور و کول و دھولپور و چندیری و بنگالہ بر دست بابر	سنہ ۱۵۳۰ عیسوی
۲۶	مرگ بابر بادشاہ و جلوس ہمایون و تخلگڈہ کالنجر۔	سنہ ۱۵۳۰ عیسوی
۲۷	شقہ نے چھڑہ کا سکہ رائج کیا۔	سنہ ۱۵۳۹ عیسوی
۲۸	اکبر بادشاہ تخت ہندوستان پر رونق افروز ہوا۔	سنہ ۱۵۵۵ عیسوی
۲۹	بنائے قلعہ آگرہ۔	سنہ ۱۵۵۷ عیسوی
۳۰	بنائے عمارت فتح پور سیکری و فتح کشمیر۔	سنہ ۱۵۶۹ و سنہ ۱۵۸۶ عیسوی
۳۱	قتل ابوالفضل امیر الامرا و میر منشی دربار اکبری بر دست راجہ نرسنگ دیو	سنہ ۱۵۹۹ عیسوی
۳۲	وفات اکبر بادشاہ و جلوس جہانگیر شاہ۔	سنہ ۱۶۰۵ عیسوی
۳۳	بنا ء باغ جہان آرا و عمارات روضہ سکندرہ۔	سنہ ۱۶۰۷ عیسوی
۳۴	وفات جہانگیر بادشاہ و جلوس شاہجہان شاہ۔	سنہ ۱۶۲۸ عیسوی

متعلق نمبر ۱	۱۴۹ برس بعد آغاز کلجگ	یہ سنہ مطابق راج ترنگینی پوتھی کے لکھے گئے اور اہل ہند انکے قایل ہین مگر یہ سنہ قابل اعتبار تواریخ کے نہین ہین۔
״ نمبر ۲	۱۲۲۵ برس بعد آغاز کلجگ	
״ نمبر ۳	۱۶۴۹ برس بعد آغاز کلجگ	
״ نمبر ۴	۲۰۵۴ برس بعد آغاز کلجگ	
״ نمبر ۵	۱۸۶۸ برس بعد آغاز کلجگ	
״ نمبر ۶	۳۰۴۴ برس بعد آغاز کلجگ	

نمبر	نام واقعات	قبل سنہ عیسوی
۱	سکندر ہندوستان پر حملہ آور ہوا۔	۳۳۱ برس
۲	بکرم تخت نشین اوجین کا ہوا۔	۵۷ برس
نمبر	نام واقعات	سنہ عیسوی
۱	سپہدار عرب حجاج نامے نے ہندوستان پر حملہ کیا۔	سنہ ۶۰۰ عیسوی
۲	نوشیروان کا لشکر ہند پر حملہ آور ہوا۔	سنہ ۵۳۰ع کے چند روز بعد
۳	ولید بادشاہ غزنی نے ہندوستان مین فساد مچایا۔	سنہ ۷۱۱ عیسوی
۴	سبکتگین نے ہند پر حملہ کیا۔	سنہ ۹۷۰ عیسوی
۵	محمود غزنوی نے ہند پر پہلا حملہ کیا۔	سنہ ۱۰۰۱ عیسوی
۹	محمود نے تہانیسر کو فتح کرکے مورت سوم جگ کی توڑ ڈالی جو خالص طلائی سی تھی۔	سنہ ۱۰۰۵ عیسوی
۷	محمود نے قنوج و دیوگڈھ فتح کرکے متھرا قتل کیا۔	سنہ ۱۰۰۹ عیسوی
۸	محمود نے جنگ با راجہ گوالیار کی	سنہ ۱۰۱۶ عیسوی
۹	محمود نے سوم ناتھ مہادیو کی مورت توڑی	سنہ ۱۰۲۴ عیسوی
۱۰	شہاب الدین محمد غوری کا ہندوستان پر اول حملہ ہوا۔	سنہ ۱۱۹۱ عیسوی
۱۱	فتح سلطان شہاب الدین پر پرتھی راج راجہ ہندوستان	سنہ ۱۱۹۳ عیسوی
۱۲	فتح شہاب الدین از بنارس تا کالپی	سنہ ۱۱۹۴ عیسوی

حملہای سلاطین اہل اسلام غزنی کے بالکل تبدیل ہوگئے بلکہ بالکل اثر قدیم جاتے رہے۔
سلف مین شادی دختر و فرزند برپسند فریقین کے ہوتی تھی مگر شرط اسکے کہ برہمن کی لڑکی سودر
نہین بیاہ سکتا تھا باپ لڑکی کا سویمبر کرتا تھا اور اوسکو اختیار تھا کہ چاہے کوئی شرط
قرار دے جس طرح جانکی جی و دروپدی کی شادی ہوئی یا لڑکی پسند کرے جس طرح
نل و دمن کی شادی ہوئی یا بزور تیغ یا شجاعت کے کسی عورت کو زبردستی سویمبر سے
اوٹھالاوے جیسے کرشن و رُکمنی کی شادی ہوئی لڑکیان علم سے عالم ہوتی تھین
اور انواع اقسام کی تعلیم پاتی تھین چنانچہ بانا سُر راجہ کی لڑکی اُوکھا مہادیو سے پڑھی
رُکمنی نے کرشن کو چٹھی لکھی مرد کے ساتھ عورتین باہر نکلتی تھین رانیان ہمراہ راجاؤن کے
شریک اجلاس ہوتی تھین جس طرح سیتا رام چندر کے ساتھ سنگھاسن پر جلوس فرما
ہوتی تھین رانیان وقت پیکار ہمراہ راجاؤن کے جنگ گاہ کو جاتی تھین جیسی کیکئی و دسرت
مگر اب ہندوستان مین شادی ہمقوم مین ہوتی ہے زائچہ کے مطابقت آنے پر انواع
اقسام کے مذہبی رسوم ادا ہوتے ہین مستورات تعلیم علم سے محروم مثل حیوان کے
نادان ہوتی ہین شریف لوگونمین پردہ ہوتا ہے رزیل و برہمنون و بنیون کی مستورات
اکثر و بعض اوقات باہر بلا پردہ نکلتی ہین۔

نقشہ مختلف بنیادی واقعات بابت ہندوستان

نمبر	نام واقعات	کیفیت
۱	اشمید نام راجہ ہندوستان مین جانشین ہوا	اسکے عہد مین جمشید بادشاہ نے ضحاک سے شکست پائی
۲	سوداس نام راجہ تخت دہلی کا مالک ہوا	اسکے عہد مین فریدون ایران مین بادشاہ ہوا۔
۳	چھمک تخت دہلی پر حکمران ہوا	منوچہر ایران کا بادشاہ ہوا۔
۴	سنبھی نام راجہ جب دہلی مین فرمانروا ہوا ہے	کیکاؤس تخت ایران پر جانشین ہوا۔
۵	اتنگ نام راجہ دہلی پر کامران ہوا۔	جب بودر ایران کا بادشاہ ہوا۔
۶	سہر دتی جب ہند کی تخت گاہ پر اجلاس فرما ہوا۔	افراسیاب بادشاہ ہوا۔
۷	ہربا راجہ جب والی ہند ہوا۔	کیخسرو نے تاج شاہی ایران مین اپنے سر پر رکھا
۸	بکرماجیت تخت نشین ہوا۔	

بیان بلندی دنیا کی مشہور جبال کی جو حساب کیجاتی ہے سمندر کے سطح سے۔

نمبر	نام کوہ	بلندی	اجسام میل
۱	ہمالیہ	۵	میل
۲	انڈیس	۴	۱۱
۳	السیس	۴	۱۱
۴	جبل طارق	۲	۱۱
۵	جبل الاوراب	۲	۱۱
۶	الطاس کش قفقاز	۲	۱۱
۷	ارارات	۱۰	۱۱
۸	لبنان	۱۰	۱۱
۹	پنیوس	۴۰۰۰	۱۱
۱۰	سنوڈن	۴۶۰۰	۱۱
۱۱	راس ایمبا	۴۰۵۰	۱۱

اس نقشہ ذیل سے تمام دنیا کی آبادی کا حال اور قوم کا ظاہر ہوگا مؤلف تاریخ نے نہایت کوشش سے اسکو لکھا ہے لیکن مردم شماری ایام گذشتہ کی ہوئی ہے۔

متوطن براعظم ایشیا	آدم خاکستری یا زرد	آدم سفید یا قفقازی	آدم سیاہ یا حبشی	آدم خاکستری کل	مذہب: مسلمان	مذہب: عیسائی	مذہب: بت پرست	مذہب: یہودی	مذہب: متفرقہ
۵۵۰ کروڑ	۵۵۰ کروڑ	۱۱۰ کروڑ	۱۱۰ کروڑ	۱۱۰ کروڑ	۱۱۰ کروڑ	۱۱۰ کروڑ	۱۱۰ کروڑ	۱۱۰ کروڑ	۱۱۰ کروڑ

اور آدم خوار آدمی دنیا میں مندرجہ ذیل ہیں

قوم بھاز	ناوطن و ملک	نیلگوں یا بھورے رنگ والی	میانہ قد میانہ رنگ	دوہرے آدمی	جنوب مشرقی	شمال مشرقی	میزان کل
دو کروڑ آدمی	۵ کروڑ آدمی	۱۰ کروڑ آدمی	۵ کروڑ آدمی	دو کروڑ آدمی	۱۰ کروڑ آدمی	۵ کروڑ آدمی	۶۸۹۱۰۰۰ لکھ ۹۱ ہزار

آغاز ضمیمہ ششم در بیان رواج اہل ہند و تبدیلی زمانہ

واضح ہو کہ اہل ہند کی رسم و رواج بعد زوال سلطنت مہاراجہ بکرم و بھوج کے سبب

نمبر	نام ملک	زمین باندازہ میل مربع	شمار آبادی
۱	ہندوستان	۱۵۵۷۰۰۰۰	۲۰۴۰۰۰۰۰۰
۲	جزائر نایک لینڈ	۷۶۰۰	۶۰۰۶۲
۳	نیٹل	۱۶۱۴۵	۱۹۳۱۰۳
۴	رسس میڈ	۲۰۶۶۱۰	۵۶۶۱۵۰۱
۵	سینٹ ہیلینا	۴۷	۶۸۶۰
۶	گولڈ کوسٹ	۶۰۰۰	۱۵۱۳۴۶
۷	سرالیون	۴۶۸	۴۱۸۰۶
۸	شمالی امریکہ	۶۴۳۲۳۶۰	۳۳۳۸۱۷۲
۹	سرانڈیب	۲۴۷۰	۲۰۸۸۰۲۷
۱۰	سریٹ سلیمنٹ	۱۹۵	۲۸۲۲۲۱
۱۱	مارشیش	۷۰۸	۳۱۰۰۵۰
۱۲	لبنیسن	۴۵	۲۷۸۵
۱۳	ہانگ کانگ	۳۲	۱۱۵۰۹۸
۱۴	گیمبیا	۲۱	۶۹۳۶
۱۵	آسٹریلیا	۲۵۶۲۰۷	۱۶۶۲۰۶۳

نمبر	نام ملک	زمین باندازہ میل مربع	شمار آبادی
۱۶	برنڈا	۲۴	۱۱۷۹۶
۱۷	ہنڈورس	۱۳۵۰۰	۲۰۶۳۵
۱۸	ڈیسٹ اڈینبر	۱۲۵۸۳	۹۳۴۱۹۷
۱۹	برٹش گانیا	۷۶۰۰۰	۱۴۸۰۴۶
۲۰	جبرالٹہ	۱۳/۴	۱۰۴۲۶
۲۱	ٹالیا	۱۱۵	۱۳۹۵۰۲
۲۲	چین	۱۲۹۷۹۹۱۹	۳۶۷۰۰۰۰۰
۲۳	روش مع ترکستان	۷۷۳۱۰۸۱۸	۹۳۰۰۰۰۰۰
۲۴	ینڈر لینڈس انڈیا	۴۴۵۴۱۱	۱۸۰۰۰۰۰۰
۲۵	روم	۱۸۱۲۰۴۸	۳۵۰۰۰۰۰۰
۲۶	سلطنت متحدہ	۱۴۱۶۹۱۷	۳۱۴۴۵۰۸۹
۲۷	ٹکسکو	۱۰۳۰۴۴۲	۱۰۰۰۰۰۰
۲۸	برازیل	۷۶۷۷۱۰۰	۳۹۰۰۰۰۰
۲۹	پارس	۶۴۸۰۰۰	۴۵۰۰۰۰۰

تمت

تمام دنیا کی نامی گرامی نہرون کا ذکر کر جس سے یہ ثابت ہے کہ گنگا سے زیادہ طول طویل کوئی دریا نہیں ہے۔

نمبر	نام دریا	طول
۱	دلا پلاٹا	۲۰۰۰
۲	امزن	۴۰۰۰
۳	مسسپی	۲۰۰ ۴
۴	سینٹ لارنس	۲۰۰۰
۵	کیکانگ	۲۱۰۰
۶	وانگا	۲۱۰۰

نمبر	نام دریا	طول
۷	نیل	۲۰۰۰
۸	دنیوب	۱۰۰۰
۹	گنگا	۱۵۰۰۰
۱۰	فرات	۱۴۰۰
۱۱	سندھ	۱۲۷۵
۱۲	تھامیس	۱۸۵

۷ امزن نامی دریا فقط جنوبی امریکہ میں جہاں طول ۴۰۰۰ میل ہے اور اوسط عرض ۲۰۰۰ میل ہے اور سمندر سے ۱۰۰۰ میل تک جہاز جاتے ہیں

تفصیل پوران

نمبر	نام پوران	تعداد شلوک کی
۱	برہما پوران	دس ہزار
۲	پدم پوران	پچپن ہزار
۳	بشنو پوران	تیئیس ہزار
۴	شیو پوران	چوبیس ہزار
۵	بھاگوت	اٹھارہ ہزار
۶	نارد پوران	پچیس ہزار
۷	مارکنڈی پوران	نو ہزار
۸	اگنی پوران	پندرہ ہزار
۹	بھوشیہ پوران	چودہ ہزار
۱۰	برہم وَیوَرت پوران	اٹھارہ ہزار
۱۱	لنگ پوران	گیارہ ہزار
۱۲	باراہ پوران	چوبیس ہزار
۱۳	اسکند پوران	اکیاسی ہزار
۱۴	وامن پوران	دس ہزار
۱۵	کورم پوران	سترہ ہزار
۱۶	متسیہ پوران	چودہ ہزار
۱۷	گرڑ پوران	انیس ہزار
۱۸	برہمانڈ پوران	بارہ ہزار

اور علاوہ ان پورانون کے اُدھیاتم رامائن ومول رامائن وغیرہ پوتھیان بھی نامی گرامی ہین مگر اونکے بعد بہت سی پوتھیان بطور حکایت کے بنام اتہاس نامزد ہین ان پوتھیون اور پورانون مین برہمنون نے اپنی یافت کی صورتین اپنی طرف سے صدہا اشلوک بڑھا دیئے ہین اسکی مثال تلسی کرت رامائن شہادت دیتی ہے کہ تلسی داس نے اپنی رامائن مین گنگا وغیرہ کی کتھا بیان نہین کی مگر پنڈتون نے اوسمین اپنی طرف سے شامل کردی۔

سنہ عیسوی سے تھوڑے روز پیشتر سنکراچارج وزان بعد رام انج سوامی وغیرہ بڑے علم دان شخص ہوگئے ہین۔

اے ناظرین تاریخ ہند کے پورانون کے بیانات جو اس بیان مذہبی مین درج ہوئے اپنے اعتقاد مذہبی مین درست مگر تواریخ ایسے علم عالیشان کے نزدیک و معتقدان علم تاریخ پر قابل اعتبار نزد عقل نہین ہوسکتی فقط

ہندوستان کی طوالت و بزرگی

ملک ہندوستان تمام دنیا کے ملکون سے طول و بزرگی مین درحقیقت و بلاشک بڑا ہے مگر زمانہ کی گردش نے علم و ہنر سے اس سرزمین کو خالی کردیا نقشہ ذیل سے حال طوالت ہند کا ثابت ہوتا ہے ۔

پرمیشر نے اوتار باون برہمن کا رکھکر راجہ بل سے تمام سلطنت پن مین مانگ لی۔
سوم پرسرام اوتار۔ جمدگن برہمن کا لڑکا پرسرام مدت دراز تک عبادت پرمیشر مین مشغول رہا اور چونکہ اوسی عہد مین سہسرارجن عرف سہسرابا موجسکو اہل ہند ہزار دست والا بتلاتے ہین نہایت سرکش راجہ تھا اور بڑی بدعت کرتا تھا پرمیشر نے پرسرام کو دعا دی کہ ہم تمھارے بدن مین اپنا افسن ظاہر کرکے سہسرارجن کو مارین گے۔
چہارم رام اوتار راجہ دسرت کے یہان راون مارنے کو پرمیشر نے رام اوتار کیا جنکی مفصل داستان رامائن مین درج ہے۔
سوم دوار پرجگ بعد گذرنے ترتیا کے دواپر کا آغاز ہوا جسکی عمر ۸۶۴۰۰۰ سال کی تھی اس جگ مین فقط ایک کرشن اوتار پرمیشر کا بابر نیستی کنس وغیرہ کے ہوا
چہارم کلجگ اہل ہند کے مذہب مین کلجگ نہایت رزیل زمانہ ہے اسکی عمر ۴۳۲۰۰۰ سال کی ہے
اسمین **اول بودہ اوتار**۔ ہوا جسنے قبل ولادت بکرم راجہ کے تمام ہند مین بودہ مذہب رائج کیا۔ **دوم** خبر ہے کہ جب کلجگ کی عمر گذر جاوے گی اوس وقت سمبھل دیس مین دس سال کی لڑکی سے نہ کلنکی اوتار ہوگا مگر فی الحال کلجگ باقی ہے۔
اے طالب علمان تاریخ اوتار رکھنا پرمیشر کا اور جگ چار ہونا مذہبی اعتقاد پر منحصر ہے علم تواریخ اوسکو کسی طرح راست نہ باور کریگا مگر بطور اطلاع وآگاہی درج تاریخ ہذا کیا گیا۔
اہل ہند کے یہان چار بید چھ شاستر اٹھارہ پوران ہین ومہابھارت وبال میکی رامائن دھرم اتہاس یعنے این مذہب مین شمار کیے جاتے ہین چارون بید ایک لکھ اشلوک پر ختم ہین ومہابھارت بھی ایک لکھ اشلوک ہے وبال میکی رامائن ایک لکھ اشلوک ہے لیکن بعد بیدکے شاستر ترتیب دیا گیا وبعد شاستر کے بال میکی رامائن تصنیف ہوئی اوسکے بعد بیاس نے مہابھارت واٹھارہ پوران تصنیف کیے بیاس ایک کہارن کے پیٹ سے پیدا ہوئے مگر رکھ کی نسل سے اس وجہ سے مُن کہلائے لیکن اہل ہند اونکو بھی پرمیشر کا اوتار بتاتے ہین اہل ہند کی زمانہ سلف کا حال بجز ان پورانون کے اور کسی تواریخ سے ظاہر نہین ہوتا ہے ونہ کوئی اور تواریخ ہے۔

طریق خداپرستی موجب مذہب اہل ہند - ناظرین تواریخ پر پوشیدہ نرہی کہ اہل ہند کے مذہب مین چار جگ قایم کیے گئے ہین -

اول ست جگ - پیشتر پیدایش عالم کے ہونے بعد جو زمانہ ہوا اوسکا نام ست جگ تھا اس ست جگ کی عمر ۱۷۲۸۰۰۰ سال کی تھی اس جگ مین خدا جسکو اہل ہند پرمیشر بتلاتے ہین اوسنے تین اوتار لیے کیونکہ اہل ہند کا قول ہے کہ آگے جب رعیت کو تکلیف و ایذا پہونچتی تھی اور وے لوگ خدا سے فریادی ہوتے تھے اوس حالت مین وہ خدا واسطے نیستی ظالمان کے جامع انسان مین آتا تھا کہ اوسکو ایسی قدرت ہے کہ بلا اوتار ظالمون کی نیست کرسکتا ہے مگر اسواسطے اوتار لیتا ہے کہ انسان اوس جسم کی پرستش کرے چنانچہ ست جگ مین اول **سوکر اوتار** یعنے دشتی خوک کا جامہ وجہ اسکی یہ ہے کہ ہرنا کچھہ نامے ایک راکھس نے زمین کو مثل بستر کے لپیٹ کر تحت الثری کو چلا گیا اوس برہما کو چھینک آئی اور اوس سے ایک پشہ پیدا ہوا چند عرصہ مین وہ نہایت قوی ہیکل ہوکر پاتال کو چلا گیا اور ہرنا کچھہ کو مار کر زمین اپنے دانت پر اوٹھا لایا اور غائب ہوگیا **دوم متس اوتار** یعنے ماہی کا راجہ ستیابرت کو ماہی کا جامہ رکھکر پرمیشر نے قیامت کا تماشا دکھلایا **سوم کچھپ اوتار** یعنے جامہ سنگ پشت تھکار رکھکر پرمیشر نے واسطے قلزم رانی کے پہاڑ کو اپنی پشت پر دھرکر آبحیات و مہتاب و ہلاہل و شراب و لچھمی و بید یعنے حکم و فیل گیانپت و دھنش چنتامن نام جواہر کلپ برچھہ نام درخت کام دھین سیس ناگ توسن ابرنگ نیلوفر وغیرہ چیزین برآمد کین کہتے ہین کہ ست جگ نہایت عمدہ جگ تھا - **دوم ترتیا** بعد گذرنے ۱۷۲۸۰۰۰ برس ابتدائے عالم جو زمانہ آیا اوسکا نام ترتیا ہوا جسکی عمر ۱۲۹۶۰۰۰ سال کی تھی اس جگ مین ہرنا کشب نام راکھس نے ظلم و تعدی بیحد اختیار کی اوس وقت پرمیشر نے اول نرسنگہ اوتار لیے شیر کی شکل رکھکر ستون سنگ سے ظاہر ہوئے اور اوسکا کام تمام کیا **دوم باون اوتار** یعنے شکل نہایت چھوٹا قد وجہ اسکی یہ ہے کہ راجہ بل نامے نے سو جگ از روے بید کے کین تھین کہ اندر کا راج ہمکو ملے اندر کی فریاد سے

کہ اونکی تو مٹی خراب نہو اور جو آپ تقدیر کا دوش دین تو اکثر تدبیر نے تقدیر کو پھیر دیا ہے
امیر حمزہ کی داستان ملاحظہ فرمائیے اور اگر کوئی زہر کھائے وہ نہ مرجائے واگر خلاف ہو تو
شاذ ہے اس تقریر کو سُنکر کبوتر باز بصد تعب بولا کہ صاحب آج کل قانون یاد کرکے
پاس ہونا ہنسی ٹھٹھا نہین ہے وہ دن گذر گئے کہ خلیل خان فاختہ اوڑاتے تھے بہ نسبت
سابق کے اب امتحان مین ایسے سوال سخت بطور معما کے ہوتے ہین کہ بزرجمہر و ارسطو
و افلاطون کی بھی عقل چکر مین ہے سو امتحان دینیوالون مین وہ درجہ اعلیٰ و چار درجہ ادنیٰ مین پاس ہوکر
باقی مایوس لوٹ آتے ہین پھر بھی کوئی نہین یونچھتا آئیے ہم آپ کو بہت سے نام گنوادین
واگر پاس جادین گے تو تحصیلداری درکنار کوئی پٹیکاری پر بھی نرکھے گا پس کیا ضرور ہے
کہ ہم اس قدر محنت اوٹھائین اور اس کبوتربازی کو بھی کہ ہر ہفتہ مین ایک پٹھا ایک روپیہ
کو بکتا ہے کھودین وہ انگریزا دس اجمل کی گفتگو کو سنکر گویا ہوا کہ جو کہ ابتدا سے آپ کے
خیالات پست ہین اور اب بھی آپ کو برعکس خیال ہوتے ہین آپکو اول یہ خیال زیبا تھا
کہ وہ جو چھ سات آدمی پاس ہوئے اونمین ایک ہم ہوتے اور جس وقت کہ قانون خوب
یاد ہوتا ہے اور کوئی سوال بیچارا نہین ہوتے آخر کوئی قانون کے خلاف تو ہوتا نہین ہے
اور ذی ہمت لوگ محنت و مشقت کو گوارا کرکے امتحان دیتے ہین اور قول حکمای سلف کا
ہے کہ بلا مشقت راحت نہین ہوتی ہے اور جو آپ مفت مین گورنمنٹ کو الزام لگاتی
ہین کہ سیول سروس کی صدہا امتحان شدہ معطل و خانہ نشین ہین تو بندہ پرور
امتحان مین پاس ہونے سے فی الفور جگہہ نہین ملتی ہے کیا معنی کہ یہ تو ممکن نہین ہے
کہ ادھر آپ ایسے کبوتربازا امتحان مین پاس ہوکر گزٹ سرکاری مین درج ہوئے اور
گورنمنٹ بفور ملاحظہ کسی تحصیلدار یا صدر الصدور یا پٹیکار کو برخاست کرکے
آپ کو مقرر کردے بلکہ جب وقتاً فوقتاً نمبروار جگہہ خالی ہوجاویگی آپکی پرورش ہوگی
بعد اس بحث کے کبوتربازا خاموش و لاجواب ہوکر گھر چلا گیا ہمارا مطلب اس تقریر کے درج
کرنے سے یہ ہے کہ دیکھے خداوند عالم کب ہلوگونکو ایسی توفیق دیتا ہے کہ ہم ایسے بیہودہ
اشغال سے محفوظ رہین اور اس اپنی کم ہمتی کو چھوڑکر مثل اوس انگریز کے گفتگو کی دلوالغرضی اختیار کرین

ایک انگریز اور ایک کبوتر باز سے سر بازار نخاس مین بحث ہوا وہ کہتی جب کبوتر باز اپنی نشانی
بک چکا تب انگریز بولا کہ آپ کو سوائے کبوتر بازی کے کچھ اور بھی فکر ہے کہ دنیا مین انسان
کو رہ کر کیا کرنا چاہیے اور کس کس وسیلے سے معاش پیدا کرنا چاہیے آپنے تو اپنی عمر
تیس پینتیس سال اسی لہو ولعب مین گذار کر بزرگون کے مکانات بیچ کر کبوتر بازی کو اپنا
رزق گردانا اب فرمائیے کہ آپکے بزرگون کی کمائی نقدی اور مکانات کس قدر تھی جو آپکے
کام آئی اب آپکی یہ کبوتر بازی آپکے کیا کام آئی جو آپ کی اولاد کے کام آویگی افسوس ہے
کہ آپنے میر باقر علی رسالدار کی کہ جسکے کبوترون کی شہرت لکھنو مین تھی خیال کیا کہ ویسی ہی
ہم بھی جمع کرین مگر یہ آپ نہ سمجھے کہ وہ صرف امیرانہ شوق تھا کبوتر جب شام کو کھولا جاتے تھے
کسی روز آپ بھی دل بہلانے کو بارہ دری سے باہر نکل آتا تھا آپکی اور آپکی وضع کی طرح
سے ستو باندھکر کبوترون کے لیے نہ گھومتا تھا بادشاہی نوکری بجاتا تھا آپکے یہان
بھی بارہ دری ہے اور کسی دربار مین آپکو بھی کرسی ملتی ہے علاوہ اسکے جس طرح آپ کبوتر بازی
مین طاق ہین اور شہرہ آفاق ہو گئے ہین اور دیوانہ وار پنجرہ کبوترون کا ہاتھ مین لیے
لنگوٹ بند سر بازار کھڑے ہو باپ دادون کو لعنت ملامت کراتے ہو باقر علی یا اوسکی
آل اولاد کو بھی کسی نے نخاس یا بازار مین دیکھا ہے یا بجز رسالدار کے کوئی باقر علی کبوتر باز
بھی کہتا ہے پس بنظر انصاف ملاحظہ کیجیے اور ہٹ دھرمی کی نہ لیجے تو عرض کرون تقصیر
معاف ہو کہ جس طرح آپ نے کبوتر بازی مین اوقات ضایع کیے اسی طرح آپ کو اگر
شوق نام آوری کا حاصل ہوتا اور عقل پر بارش سنگ نہ ہوتی تو آپ بھی مثل اپنے
بزرگون کے تحصیل علوم مین کوشش کرتے اور انواع اقسام کی لیاقت حاصل کرتے مثلاً
اگر قانون یاد کرتے تو جس طرح آج اور لوگ معزز وممتاز ہین ضرور تھا کہ آپ بھی اگر ڈپٹی
اور صدر الصدور یا جج خفیفہ نہوتے تو منصفی اور تحصیلداری تو ضرور ہوتی ورنہ سرشتہ داری
و پیشکاری و منصرمی تو کہین نہ گئی تھی فرض کیجیے کہ اگر آپ بالکل نگون بخت ہوتے تو
محرری ضرور ملتی خیر اب بھی کچھ نہین گیا ہے خواب خرگوش سے چونکیے اور اس کبوتر بازی پر
لعنت بھیجیے خود تو قانون محنت کرکے ہوکر رہے اور لڑکو کو نکو ڑکی کالج یا کنگ کالج لکھنو بھیجدیجیے

درج تاریخ ہذا کرتا ہون **قطعہ** وہ جو بقال زادی دانا تھی × ہوگئی وہ وزیر شاہ کی جا +
تھی جو بیٹے وزیر کی کودن + گئی بقال پاس بنکے گدا + علم عجب چیز ہے مصرعہ ہنر صاحبان ہے
دل غ جہالت کو چھوڑاتا ہے +

ذکر کبوتر بازی ہندوستان ہندوستان کی کبوتر بازی بھی قابل درج تاریخ
وملاحظہ صاحبان عالی شان کے ہے کہ علے الصباح سے آواز ہای ہای کی نہایت بلندی
سے اوٹھتی ہے کہ اوس آواز کو شور یوم النشور کہنا بجا ہے یا ہنگامۂ قیامت زا لکھنا
زیبا ہے صبح سے تا دوپہر یہ شور وغل ترقی پر رہکر ازان بعد بند ہو جاتا ہے تین بجے سے
پھر وہی ہای ہای سنائی پڑتا ہے اگر اس وقت کوئی دوست آشنا مکان پر آجاوے
تو اوس کبوتر بازی کو چھوڑکر مکرر سہ کرر آواز دینے پر بھی اوسکی ملاقات کو نہ آوینگے
بلکہ گرم ہو جاوین گے اور اگر کہین سر راہ ملجاوین اور اون سے کوئی ذکر کبوتر بازی
کا چھیڑ دیجیے تو پھر کس کس شگفتہ خاطری سے اپنے کبوترون کی خوبیان اور ایک
رنگ سبز وہونا اون کا بیان کرین گے کہ مین جناب بڑے بول کی راہ سے نہین کہتا ہون
کہ اگر میر باقر علی صاحب[۱] رسالدار کے سبزے ہون گے تو ہمارے کبوترون سے بہتر
نہونگے اور آج کل صاحب پنا یہی شوق ہے کہ تا دوپہر تو مرزا بندو[۲] کی چینا اور موتی چور پر
دانت لگائے بیٹھا رہتا ہون کئی روزون بعد آپ کی عنایت سے آج ایک سبزہ خرقہ بند
گلدار اور دوسرا شیرازی گلوی ہر سنگار اوتارلیئے اور میرے کبوتر تو بیٹیے مشہور ہین
اون سے کوئی کبوتر باز اپنے کبوتر نہین لڑا سکتا ہے اور ایک کیفیت سنیے کہ ابھی آج
شام کو نواب[۳] منگا کی بیٹی تاوا کرتی ہوئی ساتھ اوٹھ میری چھتری پر آگیے دو بینے
پائے ایک کمار یا پاندار گنڈی دار اور دوسرا سیاہ پپ اور ایک مرزا صادق بیگ نے
سبز نقطہ گلدار مارا اور پانچ نہایت ہوشیار تھے کہ تینچے سے نکل گئے ای ناظرین تاریخ
اگر اونکے شد و مد کا بیان کہ رستم اور اسفندیار کا رتبہ اونکے آگے کچھ نہین ہے سب تحریر کیا جاوے
تو بیچارے اپنے اور ناظرین باتمکین کے تضیع اوقات کرینگے کچھ نہین پس موقوف کرکے اصل مطلب
درج کرتا ہون کہ اگر اون سے علاوہ کبوتر بازی کے علم کا ذکر کیجیے تو محض گرم ہوتے ہین شہر دہلی مین

[۱] نام کبوتر باز لکھنو
[۲] مشہور نبدو فرضی نام کبوتر باز
[۳] نواب منگا مشہور کبوتر باز

ذوق سے دیکھا اندر سبھا کے اشعار و زبان ہے ۵ محل راجہ مین کھپراج پری آتی ہے
سارے معشوقون کی سرتاج پری آتی ہے ۵ راجہ اندر کے سبھا کی پریان گویا ہر دم
ہمارے سامنے تھین ایسا تاسف بازار مین کھڑے کر رہے تھے کہ دفعتًا کیا دیکھتے ہین کہ کسی
رئیس کی سواری گھڑگھڑاتی چلی گئی فلان امیر شبدیز خوشخرام سرپٹ دوڑاتا چلا جاتا ہے
اوسکے ہمراہ ہٹو بچو ہٹو بچو کئی منٹ تک دور باش و ادب کی آواز آیا کی اب دل مین اور بھی
تاسف ہوا کہ ہائے اگر ہمنے تحصیل علم مین محنت شاقہ کی ہوتی تو اس مصیبت مین کیون پڑتے
یا خدا روپیہ دے ہم بھی فیل نشین ہون اسی طرح ہم بھی بگھیان رکھین خاص ہردارا و رخدمتگار
ہٹو بچو کہتے چلین اور دیکھیے بوجہ جہالت اور لاعلمی کے خدا سے دعا بھی مانگی تو شرارت
سے خالی نہین کہ صبح ہو اور شام بادہ گلگون ہو اور دلارام گلفام ہو صحبت اصنام نازک اندام
ہو) واہ ری عقل یہ نہ مانگا کہ یا خدا روپیہ دے تاکہ غربا و محتاج کی اعانت کرین مدرسہ شفاخانہ جاری
کرین علم کو ترقی دین تہذیب پھیلائین سوچے تو یہ سوچے کہ آگے جام بغل مین دلارام پھر
تاسف آیا کہ اگر سوداگری کرین تو روپیہ کہان اگر سوئی مسی سرمہ کنگھی لیکر بساط خانہ
پھیلائین تو ہمچشم تسخر کرین گے اسے بھی درگذر کرین اور کوئی پیشہ کرین مگر بجز گنجفہ بازی
اور کنکوے لڑانے کے کچھ آتا ہی نہین ہے جوتا گانٹھنا بھی نہین سیکھی جو کسی موچی کی اسسٹنٹی
کرتے منصوبہ تو ایسے لمبے چوڑے ہوئے مگر کچھ نکرتے بنا سستی نے وہ رنگ چھایا کہ
قدم جمنے نہ پایا وکالت کا امتحان ڈاکٹری یا انجنیری سیکھین مگر سستی نے تو انکی بنا جو علم ہی
اوسی کو نہ آنے دیا یہ تو مثل بلا کے چمٹی ہے ۵ توبہ بر لب سبحہ بر کف دل پر از شوق گناہ
معصیت را خندہ مے آید ز استغفار ما + افسوس افسوس افسوس افسوس بر امیران ہند
یہ امیرون کی پڑھائی کا ذکر ہے غریب بیچارہ کہ جنکو نہ مولوی رکھنے کی استعداد نہ اسکول
کی فیس دینے کی طاقت مگر جو اونکو شوق کامل ہے تو چندے محنت کے صرف کرنے سے
بلا روپیہ علم سے بہرہ ور ہو جاتے ہین اور گورنمنٹ انگریزی ایسے طلبا کو دل و جان سے عزیز
تصور کرتی ہے اور وہ علم اون مفلسون کو اونھین امیرون کے رتبہ پر پہونچا دیتی ہے گلستان
کے چھٹوین باب مین وزیرزادون اور بقال زادون کی حکایت ہے اوسکی اخیر قطعہ کا مطلب

کو کاٹ ڈالین اگر کوئی سوال کرے کہ نادر شاہ کون تھا اور کیونکر بادشاہ ہوا اور ہندوستان
پر چڑھکر متوطنان دہلی کو کیون قتل کیا تو بغلین جھانکنے لگین مگر انکو چھوڑین انگریزی وضع
اختیار کی البرٹ فشن مین پٹے قمیض کرلئے شام کے وقت اس قطع سے ہوا کھانے کو نکلے
کہ ہاتھ مین ڈنڈا پانؤن مین شکاری بوٹ ہونٹون مین چرٹ دبا ہوا جاکٹ پتلون وکرتی
پہنے کھٹ پٹ کرتے چلے جاتے ہین انگریز لوگ اس شکل کو دیکھکر حیران ہین اگر کہین
گنواروں کے مجمع مین جا نکلے تو کوئی کہتا ہے پلپلی صاحب چلے آتے ہین کوئی کہتا ہے
انگریزون کی بیٹ کھا گئے ہین لونڈون نے یہ مصرع پڑھا ع سب صورت لنگور فقط
دم کی کسر ہے ۔ مگر آپ کے مزاج آسمان پر ہین سمجھ سب گئے مگر بولے کہ ول ٹم کیا کہتا ہی
ہم ہندوستانی نہین جانتا انگلش بولے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی جگہہ آپ کے
ڈیم اٹ اور شاباش کی جگہہ ول ڈن کلے مُنہ سے برآمد ہوتے ہین رفتہ رفتہ نوکری کی فکر ہوئی
کسی کچہری مین کام سیکھنے گئے پڑھے لکھے تو خیر صلاح ہین کام کیا سیکھین خیر قصہ کوتاہ باپ مرا
آپ وارث ہوئے وکالے عدالت کی قسمت کھلی ہر روز دو چار وکیل چرٹ نشین آنے
جانے لگے پلپلی صاحب کے آپسمین تنازع کرا دیا عدالت مین ولایت تک نوبت آئی باپ
دادے کی کمائی وکیلون اور رنڈیون کو گھر آئی پلپلی صاحب پھرنے لگے علم سے ناواقف
جو نوکری کرین اب افسوس کرتے ہین ہاے افسوس ہمنے کچھہ نکیا بیت جو کی تقلید
خسرو کی تو کار کوہکن بگڑا + چلا جب چال کوا ہنس کی اوسکا چلن بگڑا + تضییع اوقات
کی عمر عزیز کو لہو لعب مین کھویا گنجفہ اس قماش سے کھیلے کہ صبح سے شام تک یکلوا دکھیل سر
ہی کی آواز آئی ادھر آفتاب طلوع ہوا ہم گنجفہ لیکر بیٹھے دوپہر کردی مہتاب برآمد ہوا
اور ہمنے گنجفہ شروع کیا شطرنج کے منصوبہ مین ہمنے گھنٹون ضائع کیئے مگر ایک چال
کارگر نہوئی اور خوشی نے ادھر رُخ نکیا آخر کار رنج ہوکر یہ شغل بھی ترک کیا چوسر سے
ناتا جوڑا چوسر کے پنجے مین ہمارے چھکے چھوٹے عمدہ عمدہ کتابین نہ پڑھین بوستان
کی جگہ پدمنیر دیکھی اقلیدس کی شکل کبھی دیکھی بھی نہین ہان بہار عیش سرپا ذر کبھی رہتی تھی
بہار دانش کے محاورات رنگین اور فقرات دلنشین تو فی الذمن نہ گیے بیدنجم کو بڑے

کیا خاک فایدہ ہوگا پہاڑون کے حال سے پتھر فایدہ ہوگا دریا کا بیان کیا موتی رول دیگا معدنیات
کے تذکرہ سے طمع زیادہ ہوگی تواریخ کے مطالعے سے بجز جنگ و جدال اور خونریزی کے حال
عبرت مآل شاہان ذوی الاقتدار کے جاہ و جلال پری پیکر رشک قمر بیگمون کے
حسن و جمال کی کوئی عمدہ بات پائی نہین جاتی اس سے طبیعت اور خراب ہوتی ہے
ریاضی مین ریاض شاقہ کرین تو کیا نتیجہ نیوٹن[۱] کے مقابلہ کرنے سے رہے منطق کی کتب
و اکتساب سے انسان کو جنون ہو جاتا ہے فلسفہ کے علم سے انسان خدا سے پھر جاتا ہے
پھر فرض کیجیے کہ ہم تمام دنیا کے علوم سیکھ کر علامہ اور دقاق ہوگئے مگر قسمت کو کیا
کرین بیت واہوئے ہرگز نہ وہ عقدہ جو تھے تقدیر کے ٭ کرتے کرتے سعی ناخن گھس گئے تقدیر کے
پھر علاوہ اس کے آپ انگریزی پڑھا کر لڑکے کو کرسٹان کروگے ارے میان تمکو اور تمھارے
سمدھی کو پروردگار نے کس قدر دولت دی ہے کہ چند پشت کو کفایت کرے گی فی الحال
اوسکی جدید عمر اور نئی شادی اور نوجوان عورت آئی ہے آپ اوسپر سلامت
رہین اوسے عیش و عشرت کرنے دیجیے بہو بیٹے کا آرام آنکھون سے دیکھکر دل ٹھنڈا کیجیے
خدا کرے پرسال کو پوتا پیدا ہوگا قصہ کوتاہ اگر شاید مدرسے مین گئے تو وہان کا
حال سینے خدمتگار کتاب لیئے سلیٹ دابے صاحبزادے کو مدرسہ پہونچا آیا
چندروز بعد کچھ نام وغیرہ لکھنے لگے شد بد بولنے لگے اب دیکھیے اگر حقیقت مین
پوچھیے تو نام فارسی سے ناواقف ہین عربی سے ناآشنا انگریزی تو خیر صلاح
مگر ایسا بلبلاتے ہین کہ ہیچ من دیگرے نیست حساب خود بخود جان گئے اقلیدس
کی شکل سے واقف نہین مگر ماسٹر[۲] رام چندر پروفیسر کی تصانیف لطیف مین نکتہ چینی
کرنے کو موجود ہین انگریزی ٹوٹی پھوٹی جانتے ہین لیکن بابو گوکیشپ[۳] چندر سین کی عبارت
مین غلطیان نکالنے کو موجود ایک تواریخ ہند کسی قدر پڑھکر موخ بے بدل ہوگئے
مگر لیاقت کا نام ہی نام ہے بلکہ مفت مین بدنام ہین سو تاریخ ہند مین بھی جنگ[۴] پانی پتھ
و محمود غزنوی اور درانیون کی و پلاسی کی لڑائی کا حال و لارڈ ہسٹنگ گورنر جنرل کے
بیان کے سوائے اور کچھ بھی نہین یا دگر زعم اس قدر کہ مارشمین[۵] اور ہڈیلر کی تواریخ ہند

اور مارے جایئے گا آپ جس راہ سے آئے اوسی راستہ چلے جایئے گا اور
ہم آپکے کان آج ہی سے کشادہ کیے دیتے ہین مولوی بیچارہ گردش کا مارا ابھی یہ
سمجھا کہ صاحبزادے کا پڑھنا لکھنا تو خیر صلاح ان دو تین روپیہ کی تنخواہ اور طعام
دو وقتہ کو غنیمت جانو اور خدا کا شکر کرو اور نماز دوگانہ ادا کرو صاحبزادے کچھ روز
تو مولوی کے پاس جبرًا و قہرًا روز آئے ایک روز مولوی تو علی الصباح سے آکر مکتب
مین بیٹھی ہین اور صاحبزادے دس بجے تک اندر سے نہین آئے ڈرتے ڈرتے مولوی
نے دروازہ پر بآواز ملایم پکار کر کہا کہ آج کیا سبب ہے کہ اتنا دن چڑھ گیا اور صاحبزادے
مکتب مین تشریف نہین لائے نصیب دشمنان مزاج کیسا ہے یہ سنکر نوکرون نے ترقی کر
جوابدیا کہ بیٹھو مولویصاحب تمکو پڑھنے لکھنے کی پڑی ہے یہان صاحبزادے کے دشمنونکو
رات سے زکام ہے دھڑ دھڑا کر چھینکین آرہی ہین ناک جاری ہے کیسے پڑھنے آوے
تم جاکر بیٹھو آگ محلے سے مانگ کے حقہ پیو کھانا تیار ہورہا ہے تمکو اپنی روٹی اور تنخواہ سے
مطلب ہے ہمنے تو تمکو پہلے ہی روز سمجھا دیا تھا کہ تم صاحبزادے کے پڑھنے لکھنے مین زیادہ
دخل نہ دینا جلدی سبق دیکر رخصت دیدینا اور تین بولین کہ اس داڑھی جار مولوی کو
اوٹھا دیو جلاد کی طرح صبح سے لاکہ کا تنگ کرت ہے مولوی بیچارہ یہ جواب سنکر اپنا سا
منہ لیکر لوٹ کر بہ انتظار طعام مکتب خانہ مین جا بیٹھا ہوئے قصہ کوتاہ بعد انقضاے
چند سال کے شادی کی تیاری ہوئی دلہن عزیزہ گھر آئین اب کون پڑھتا ہے
اب اونکے ہمراہ دو خدمتگار سرخ پگڑیان باندھے چاندی کا خاصدان بدر کا
اوگال دان ہمراہی مین ہر روز سسرال کی تیاری ہے شادی کیا ہوئی گویا پڑھنے کا
سدّباب ہوا ہر روز دن عید اور رات شب برات ہے اب بعد شادی کے چند روز
بعد اونکے والد نے ارادہ کیا کہ بھیّا کو اب اسکول سرکاری مین بنابر تعلیم انگریزی روانہ
کرین اونکے دوست آشنا بولے کہ میان کچھ آپ کو مالیخولیا ہوگیا ہے سبحان اللہ
آپ کے صاحبزادے اتنا بہت پڑھے ہین بہت تحصیل علوم سے انسان کامل ہوجاتا
ہے دوسرے ضعف دماغ کا خلل پھر اگر مدرسہ مین جاکر جغرافیہ طبعی پڑھے تو کرۂ باد سے

تعلیم اطفال ہند - بڑے افسوس کی بات ہے کہ اہل ہند ایسی سلطنت نیک مین
کہ ہزارہا لکھوکھا کالج و مدرسہ سرکاری جاری ہین مگر تعلیم اطفال کی نسبت ایسی
کم توجہی اور بے التفاتی کرتے ہین کہ جسکا اخیر اونکی جوانی کے وقت ایسا خراب نکلتا ہے
کہ والدین اپنے تمام عمر ہاتھہ مل مل کر پچتاتے ہین اور کوئی تدبیر سود مند نظر نہین آتی ہے
تمام عمر اولاد اونکی بوجہ نالیاقتی ولاعلمی وجہالت کے عالم فلاکت اور قرضداری مین
گرفتار رہتے ہین اور ایسے افعال اونسے سرزد ہوتے ہین کہ جو باعث اونکی ہتک عزت
اور بدنامی کا ہوتا ہے اوسکی اصل کیفیت یہ ہے کہ سات آٹھہ برس کی عمر تک تو لڑکون کو
سوائے کنکوہ اور تیتر اور بٹیر و کبوتر بازی کے دوسرا شغل نہین سن تعلیم تو لہو لعب
مین کیا کتاب کی شکل سے ناواقف قلم کا نام سنکر تعجب کرتے ہین اگر کسی روز اونکی والد سے
کسی یار آشنا نے ذکر کیا کہ صاحب لڑکا تمہارا ماشاء اللہ سن تمیز کو پہونچا اور آپ اوسکی
تعلیم سے غافل ہین میری دانست مین اوسکی بسم اللہ کر دینا واجب ہے اوسکے جواب
مین اونکے والد فرماتے ہین جناب امسال اوسکا نواون سال ہے فی الحال کیا جلدی تعلیم
کی ہے جوان نہین ہوا جاتا ہے ابھی تو اوسکے کھیل کود کے دن ہین خیر طوعًا و کرہًا
صاحبزادے کی بارھوین سال بسم اللہ ہوئی دو تین روپیہ ماہواری اور خوراک کا ایک
کٹھہ ملا بنا پر تعلیم صاحبزادے کے مقرر ہوا اول روز تو صاحبزادے مولویصاحب کے
پاس کتاب بخلی بغل مین دابے زار زار روتے ہوئے پڑھنے آئے تو ساتھی اونکے ایک خدمتگار
مولویصاحب پر حکم نادرشاہی لایا اور لڑکے کو نافرمانی اور زوال کا طمغہ پہنایا کہ سنیے
مولویصاحب یہ بچہ اپنے مان باپ کا بڑا لاڈ پیار کا پروردہ ہے کبھی اونکے بابا جان
اونسے گرم آواز سے نہین بولے پھول کی چھڑی تک نہین چھوائی ایسے جسم نازک
کو گرم ہوا مین نہین نکلنے دیا ہے اگر آپ کو یہان رہنا اور نوکری کرنا ہے تو صاحبزادے کو
اونکی رضا پر رہنے دینا جتنی دیر اونکا جی چاہے وہ پڑھین اور جب چاہین کھیلین
خبردار اونسے کبھی گرم آواز سے نہ بولنا چشم ہولناک سے نہ دیکھنا الف سے نے زبان پر
نہ لائیے گا ورنہ آپ نے ذرا بھی تنبیہ کی اور یہ اداس ہوکر گھر گئے تو آپکی نوکری جاتی رہیگی

پنجم مین رہتا ہے **شاہ ڈچ** کے عمل مین سریرام پور ہے جو کلکتہ کے شمال مین واقع ہے۔ **دریاے ملک ہند** گنگا جو سات سو کوس بہکر خلیج بنگالہ مین گرتی ہے جمنا گھاگرہ برہمپتر رود سندہ ستلج وبیاسا وراوی وچناب وجیلم ونربدا اور گوداوری وکرشنا وغیرہ ہین۔

نامی پہاڑ ہند۔ کوہ ہمالہ اوپہاڑی راج محل وغیرہ

اناج ہند چاول بنگالہ مین گیہون پنجاب وممالک مغربی ومالوہ مین باجرہ راجپوتانہ مین اور تمباکو وغیرہ پیدا ہوتی ہین۔

اشیاے تجارت ہند۔ روئی۔ نیل۔ افیون۔ شکر۔ چاول۔ زعفران پشمینہ۔ چنانچہ افیون مالوہ ونیل چاول بنگالہ اور زعفران پشمینہ کشمیر روئی ممالک مغربی وشمالی بید مشک کشمیر ناریل سپاری جایفل سیاہ مرچ الائچی دارچینی دھوپ یہ اشیاد کھن مین ہوتی ہین ساگودانہ عرف سابودانہ ملیا گریہ دکافور مین پورو گوگل سندھ ولوبان ٹرانکور جاہی گانگڑا اور ڈیرہ دون مین ہوتی ہے۔

موسم ہند ہندوستان مین تین موسم ہوتے ہین سردی۔ گرمی۔ برسات مگر شمالی ومغربی کے حصہ مین جاڑے کے موسم مین سردی زیادہ ہوتی ہے اور باقی تمام ہند مین بجز کوہستان کے کوئی علامت سردی کی نہین پائی جاتی ہے۔

زمین ہند۔ ہند کی زمین نہایت زرخیز ہے یہان پر ایک سال مین دو فصل اور کہین تین فصل ہوتی ہین۔

مذہب۔ ہند مین شیوی۔ شکت۔ بیدانت۔ جین۔ بیشنو اصل مذہب ہے مگر علاوہ انکے ہزاردن فرقہ ہوگئے ہین سوا ے انکے آٹھوین حصہ سے زیادہ مسلمان اور لاکھون عیسائی ہے

عادات اہل ہند۔ گو کہ اہل ہند جوانمرد اور رحم دل ہوتے ہین مگر بباعث گرم ملک کے محنت کم کرتے ہین اکثر سست اور کاہل وآرام طلب ہوتے ہین آپس مین اتفاق کم ہے اپنا نام بڑھانے کے لیے پل۔ تالاب۔ چاہ۔ سنوالہ۔ ٹھاکردوارہ وغیرہ بناتے ہین شادی نہایت دھوم سے ہوتی ہے اور غمی مین روپیہ بہت صرف کرتے ہین چندہ سے کوئی کام کرنا نہین چاہتے

بعد زوال سلطنت خاندان اکبری کے کشمیر پر رنجیت سنگھ والی لاہور قابض ہوا اور بعد وفات رنجیت سنگھ کے سرکار انگلشیہ نے اوسکو فتح کرکے مہاراجہ گلاب سنگھ کو دیدیا جنکے خاندان مین تا تصنیف تاریخ ہذا وہان کی ریاست قائم ہے

باقی دیگر صوبہ جات شرقی وغربی وجنوبی متذکرہ ضمیمہ ہذا پر حکومت سرکار انگلشیہ کے بعد زوال سلطنت خاندان اکبری کے درآئی اور سرکار قابض ہے جیسا کہ خیابان دوم مین لکھا گیا فقط

آغاز ضمیمہ تخمیم مختلف حالات سلطنت ملکہ معظمہ ہندوستان

ناظرین تواریخ پر پوشیدہ نرہے کہ حضرت ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی حکومت مملکتہائے ذیل مین ہے اور انواع اقسام کا انتظام وہان ہے اول بحر شمالی مین جزیرہ ہلی گولینڈ دوم بحر اٹلانٹک شمالی مین جزائر بریطین سوم بحر روم مین جبل الطارق جزیرہ مالطہ وجزیرہ گوذو چہارم امریکہ شمالی مین کینڈا وغیرہ و مڈریورس پنجم ہند العرب مین جزیرہ جمیکا و جزیرہ باربیڈ جزیرہ ٹرن یدو وغیرہ ششم امریکہ جنوبی گیانہ وجزائر فاک لینڈ وغیرہ ہفتم بحر اٹلانٹک مین جزیرہ سینٹ ہیلنا ہشتم افریقہ مین سیرالیونہ وگمبیا وکیپ کوسٹ وکیپ آف گڈ ہوپ دہم الشیا مین ہندوستان کا اکثر حصہ وکشتری ارکان پیگو وملیین وملاکا وغیرہ دہم بحر ہند مین جزیرہ موریس وجزیرہ سیلون وجزیرہ پینانگ وجزیرہ سنگاپور وبحر پیسفک مین جزیرہ اسٹریلیا ووین در لینڈ ونیوگینی وغیرہ

واضح ہو کہ ملک ہندوستان علاوہ انگریزی حکومت کے بہت سا حصہ ملک کا غیر حکومت مین شامل ہے علاقہ پانڈی چری وکارایکال وچنانگر فرانس کے بادشاہ کی حکومت مین ہے آمدنی اونکے علاقہ کی تین لاکھ اسی ہزار روپیہ ہے گورنر شاہ فرانس کی جانب سے شہر پانڈی چری مین رہتا ہے۔ ڈنمارک کے بادشاہ کی حکومت مین ہندوستان کا علاقہ ترکمباری ہے جو کارایکال سے اوتر سمندر کے کنارے ہے۔ پرچگال کی حکومت ہندوستان مین علاقہ جات گوا ہے جو سادنٹ واڑی سے جنوب سمندر کے درمیان ہے جسکے آمدنی نو لکھ روپیہ سال ہے گورنر شاہ پرچگال شہر

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	سنہ وفات	کیفیت
۱	سلطان محمد شاہ	۱۹ سنہ ۱۵ ع	سنہ ۱۵۴۴ ع	نیک نام شاہ کشمیر تھا
۲	سلطان شمس الدین	سنہ ۱۵۴۴ ع	سنہ ۱۵۴۵ ع	اسکے عہد مین کل مختار سلطنت کا غازی چک تھا بادشاہ بقدر گزارہ کچھ پاتا تھا
۳	سلطان اسمعیل شاہ	سنہ ۱۵۴۵ ع	سنہ ۱۵۴۷ ع	عذر ہوا بابت مضحکہ مذہبی کے

ذکر سلطنت نازک شاہ بن فتح شاہ واضح ہو کہ اسماعیل شاہ بے اولاد مرا اسلیے فتح شاہ کا لڑکا نازک شاہ سنہ ۱۵۴۷ ع تخت نشین ہوا اسکے عہد مین مرزا حیدر کاشغری شیر شاہ کی طرف سے کشمیر پر حملہ آور ہوا مگر نازک شاہ نے نذر نیاز کی ذریعہ سے اوسکو راضی کرکے واپس کیا لیکن مذہبی بحث مین سنہ ۱۵۵۰ عیسوی کو کسی نے اسکا کام تمام کیا۔

ذکر سلطنت شاہ چک غازی چونکہ شاہزادگان حیدر خان و سلیم شاہ کشمیر سے بھاگ گئے بعد وفات نازک شاہ اونکے باپ کے چک غازی تخت سلطنت پر رونق افروز ہوا اور کشمیر مین مذہب اہل شیعہ کا رواج ہوا اہل تسنن بر سر پرخاش ہوئے ہمایون شاہ نے اسپر لشکر کشی کی اسنے کسی قدر ملک دیکر اونکو راضی کر لیا سنہ ۱۵۵۶ ع کو اسنے دنیا سے سفر کیا فقط

ذکر سلطنت سلطان حسین شاہ چک اسکے عہد مین نہایت بد انتظامی کشمیر مین رہی سنہ ۱۵۷۷ ع کو یہ بھی مر گیا۔ **ذکر سلطنت سلطان علی شاہ چک** سنہ ۱۵۷۷ ع کو علیشاہ زیبدہ تخت سلطنت کشمیر ہوا اسکے عہد مین نازک شاہ کی وارث سلیم شاہ و حیدر خان نے تخت سلطنت کا دعوے کیا اور بر سر پرخاش ہوئے مگر برف اس قدر گری اور قحط پڑا کہ دونون بھائی تباہ ہو کر چلے گئے اور علی شاہ سنہ ۱۵۸۶ ع کو مر گیا۔ **ذکر سلطنت سلطان یوسف شاہ کشمیری** یہ اخیر بادشاہ کشمیر کا تھا اسکے عہد مین سنہ ۱۵۹۰ ع کو اکبر شاہ نے کشمیر کو فتح کرکے داخل سلطنت دہلی کر دیا اور حکومت کشمیر کی تمام ہوئی۔

تمام شد

بعد وفات شہاب الدین کے قطب الدین مالک ملک ہوا یہ بادشاہ شعر گوئی مین معروف تھا مانند ظفر شاہ دہلی کے شعر گوئی کے عارضہ مین ۱۳۹۶ع کو مرگیا۔

ذکر سلطنت سلطان سکندر شاہ بت شکن - سکندر شاہ بت شکن نے ۱۳۹۶ع کو تخت کشمیر پر اجلاس فرمایا مسلمان کے مذہب کا سرپرست تھا کشمیر کے نامی گرامی بت خانہ نیست و نابود کرکے بت شکن خطاب حاصل کیا اہل ہند کا دشمن تھا ۱۴۱۹ع کو وفات پائی۔ **ذکر سلطنت سلطان علی شاہ** بعد وفات سکندر کے بادشاہ ہوا چند سال گذرنے بعد ۱۴۲۴ع کو مع بیگم کے جانب مکہ کے روانہ ہوا اور سلطنت اپنے بھائی شاہی خان کے حوالہ کی سیالکوٹ مین پہونچکر اوسکی بیگم کی یہ صلاح ہوئی کہ کچھ روز بادشاہت اور کرنا چاہیے ایسا تجویز کر لوٹ آئے شاہی خان نے بعوض دینے سلطنت کے قید کیا جہان وہ ۱۴۲۶ع کو مرگیا۔ **شاہی خان** نہایت نیکمزاج بادشاہ تھا ہندو مسلمان کی دونون کی قدر کرتا تھا جو سکندر کے خوف سے کشمیر چھوڑکر ہندو بھاگ گئے تھے اونکو بلوا کر پھر آباد کیا تا لاب دیرناک نامے اسنے بنوایا ۱۴۷۷ع کو وفات پائی **ذکر سلطنت سلطان حیدر شاہ** - اسکے عہد مین کوئی بات قابل اندراج تواریخ وقوع مین نہین آئی۔ **سلطان شاہ حسن** - بعد وفات حیدر شاہ کے ۱۴۷۹ع کو تخت نشین ہوا اسکے عہد مین سلطنت کشمیر مین حالت زوال کی نمودار ہونی لگی بادشاہ شب و روز مستورات سے باعیش و عشرت گذر کرتا تھا امیر وزیر رعیت پر ظلم کرتے تھے ۱۴۹۳ع کو اسنے وفات پائی **ذکر سلطنت سلطان فتح شاہ** اسکے عہد مین کشمیر مین میر شمس الدین اعرابی نے مذہب اہل شیعہ کا جاری کیا رعیت و اُمرا نے اوسکی نیستی کی تدبیر کی بادشاہ کو سلطنت سے نکال دیا مگر جب بادشاہ نے اقرار کیا کہ ہم اب وہ مذہب قبول نہ کرینگے تب پھر شاہی کے تخت پر جگہ دی ۱۵۱۹ عیسوی کو فتح شاہ مرگیا۔

بادشاہان مفصلۂ ذیل کا کوئی ذکر قابل یادگار نہین

اور ادھر سنہ ۱۵۶۵ع مین بعد وفات عیسے خان بادشاہ نصف ملک سندھ و ٹھٹھہ کی اوسکا بیٹا میرزا باقی ترکمانی بادشاہت کرتا رہا بعد وفات میرزا ترکمانی کے میرزا جانی ترخانی برادر مرزا مرحوم تخت نشین ہوئے فوج اکبری نے سنہ ۱۵۹۹ع مین ملک سندھ بالکل فتح کرکے داخل سلطنت اکبری کردیا مگر میرزا جانی بگیہ وزاری تمام حضور مین اکبر بادشاہ کے حاضر ہوا اکبر نے اسکو اپنا ملازم مقرر کرکے امرائے دربار کا خطاب عطا فرمایا اور حکومت سندھ و ٹھٹھہ کی تمام ہوئی

آغاز کیفیت سلاطین کشمیر ماقبل وقوع اقبال اکبری

ناظرین تواریخ کی خدمت مین التماس ہے کہ دومری راجہ کا لڑکا نرنجن دیو سنہ ۱۳۲۰ع کو جانشین ہوا اور قوم کا برہمن تھا موید الدین بلبل شاہ نامے ایک مسلمان فقیر کشمیر مین رہتا تھا نرنجن اوسپر ایمان لاکر مسلمان مع خاندان کے ہوگیا اور اپنا نام سلطان صدر الدین رکھا سنہ ۱۳۲۷ع کو صدر الدین مرگیا۔ **ذکر سلطنت سلطان میر شاہ بادشاہ کشمیری**

نرنجن دیو معروف بہ صدر الدین کا بیٹا چندر دیو المخاطب حیدر خان خرد سال تھا اسلیے نرنجن دیو کا بھائی راجہ اودن قندھار سے آکر آپ فرمانروائے کشمیر ہوا مگر زندگی نے وفا نہ کی و سنہ ۱۳۳۹ع کو مرگیا اوس وقت رانی کوٹا دیو زوجہ صدر الدین تخت نشین ہوئی مگر میر شاہ وزیر کشمیر سے اور ملکہ کشمیر سے آشنائی ہوگئی رانی نے اوسکو اپنا شوہر بنا کر جملہ سلطنت اوسکے سپرد کردی مگر وزیر میر شاہ سنہ ۱۳۴۷ع کو مرگیا **ذکر سلطنت سلطان جمشید شاہ کشمیری**

بعد وفات وزیر مذکور الصدر کے اوسکا بیٹا جمشید تخت نشین ہوا مگر اوسی سال سنہ ۱۳۴۸ع مین بیماری دمہ نے اسکا کام تمام کیا اسکے بعد **سلطان علی کشمیری** مالک سلطنت ہوا اور سنہ ۱۳۵۸ع کو مرگیا۔ **ذکر سلطنت سلطان شہاب الدین کشمیری**

سنہ ۱۳۵۹ع کو شہاب الدین بادشاہ ہوا اسنے اول تھبنور کو فتح کرکے کابل پر لشکر روانہ کیا اور تبس والی کاشغر سے فتح کرکے شریک کشمیر کیا نگر کوٹ کو بھی فتح کرکے اپنی حکومت مین ملایا دہلی مین فیروز شاہ سے چندمرتبہ لڑا سنہ ۱۳۸۰ عیسوی کو وفات پائی۔

ذکر سلطنت ہندال عرف سلطان قطب الدین کشمیری

حسین شاہ ۹۶۳ھ کو تخت نشین ہوا اور دہلی پر لشکر کشی کی ۹۶۳ھ ۱۴ عیسوی کے درمیان بہلول لودی شاہ دہلی نے حسین شاہ کو شکست دیکر گرفتار کیا اور سلطنت جونپور کی متعلقہ دہلی ہوگئی

آغاز تاریخہائے صوبہ جات غربی

تواریخ صوبہ جات سندھ و ٹھٹھہ متعلقہ غربی

واضح ہو کہ ناصر الدین قباچہ بیگ غلامان سلطان شہاب الدین غوری سے تھا اور قندھار مین عرصہ دراز تک بادشاہت کرتا رہا جب بابر نے قندھار فتح کیا ناصر الدین فتح ہندوستان مین آکر سندہ کو اپنے قبضۂ اقتدار مین لاکر یہان کا بادشاہ ہوا یہ بادشاہ فاضل و عالم تھا شرح عقائد نسفی اور شرح کافیہ نامے کتابین اسکی تصنیف سے ہین ۶۲۶ھ ۱۲ عیسوی مین شاہ شمس الدین التمش والی ہندوستان نے ناصر الدین کو قتل کرکے ملک اپنے قبضہ مین لایا۔

ذکر سلطنت شاہ شجاع بیگ ارغوان بعد وفات شمس الدین التمش کے مدت دراز تک یہ صوبہ باتحت دہلی رہا ۹۱۹ھ ۱۵ع مین عہد سلطنت ابراہیم لودی کی شجاع بیگ نے اس ملک کو اپنے قبضے مین لاکر آپ یہان کا بادشاہ ہوا مگر عمر نے وفا نہ کی ۹۱۹ھ ۱۵ع کو مرگیا

ذکر سلطنت سلطان شاہ حسین غربی شجاع بیگ کے مرنیکے بعد اوسکا بیٹا تخت نشین ہوا جسنے قلعہ بھنگرہ و حصار فتحی شہر آباد کیا جب شیر شاہ نے ہمایون بادشاہ والی ہند کو شکست دی وہ نا بر مدد کے شاہ حسین کے نزدیک آیا تھا مگر مایوس لوٹ گیا ۹۵۲ھ ۱۵ع کو شاہ حسین مرگیا۔

بعد وفات شاہ حسین کے میرزا عیسے خان ابن شاہ حسین کہ سوارون کا سپہ سالار تھا ٹھٹھہ وغیرہ کو اپنے تحت و تصرف مین لاکر بخطاب سلطان عیسے خان کے بادشاہ ہوا اور شاہ حسین کے دربار کا ایک امیر محمود نامے نے بھکر وغیرہ اضلاع سلطنت سندھ و ٹھٹھہ سے نکال کر آپ قابض ہوکر ایک سلطنت علیحدہ قائم کی مگر ۹۷۲ھ ۱۵ عیسوی مین محمد جلال الدین اکبر ابو الفتح غازی شاہنشاہ ہند نے اس صوبہ کو فتح کرکے محمود کو نکالدیا اور وہ اوسی سال مرگیا اور جس قدر ملک محمود کے نزدیک تھا دربار اکبری مین در آیا۔

اور ادھر بعد وفات ہمایون بادشاہ کے ۱۵۵۶ع مین ہندوستان نے اکبر ایسے عالیشان بادشاہ کی حکومت سے زینت پائی جسکے لشکر نے سلیمان کے مقابلہ کا ارادہ کیا ۱۵۷۳ع تک سلیمان نے اکبر بادشاہ کو نذر و نیاز پر راضی رکھا مگر بعد وفات اوسکے داؤد خان کو فوج اکبری نے تخت سے اوتار کر قتل کیا اور صوبہ بنگالہ مع بہار زیر حکومت دیوان اکبری کے در آیا ۱۵۷۶ عیسوی سے سلطنت بنگالہ کی تمام ہوگئی فقط

آغاز سلطنت شاہان جونپور متعلقہ شرقی ہند

ناصر الدین محمود تغلق فرمان روائے ہندوستان کی جانب سے ۱۳۹۴ع کو ملک سرور خواجہ جہان نامی شخص جونپور کا مقرر ہوا جسنے اپنی چستی و چالاکی سے بہار و نزہت آباد کے بہت سے اضلاع شامل جونپور کیے اور جب سلطنت دہلی کو ضعف آیا اوس وقت کو یل تک ملک اپنے قبضہ مین دبا کر اپنے کو بادشاہ شرقی ہند کا بخطاب سلطان ملک سرور کے مشہور کیا مگر ۱۴۰۲ع مین مرگیا۔ **ذکر سلطنت سلطان مبارک شاہ** بعد مرنے اپنے باپ کے مبارک شاہ تخت جونپور پر حکمران ہوا سلطان محمود تغلق نے ۱۴۰۳ع مین اسپر لشکر کشی مگر کچھ کارگر نہوا جونپور مین بالکل خطبہ و سکہ مبارک شاہ کے نام سے جاری کیا تھا ۱۴۰۴ عیسوی کو مرگیا۔ **ذکر سلطنت سلطان ابراہیم شاہ شرقی** ابراہیم شاہ نہایت سخی اور عادل شخص تھا اسکے عہد مین جونپور کان علم و دولت کا ہوگیا تھا قاضی شہاب الدین جونپوری کہ علم و فضیلت مین لاثانی شخص تھا اسی کام کا ملازم تھا ۱۴۴۰ع کو ابراہیم نے وفات پائی۔ **ذکر سلطنت سلطان محمود شاہ شرقی**۔ محمود بڑا شجاع اور دلاور آدمی تھا اسنے دہلی پر چند مرتبہ حملہ کیا ایک مرتبہ قنوج دہلی سے فتح کیا مگر پھر بید خل ہوگیا اوسی کے افسوس مین محمود ۱۴۵۹ عیسوی کو مرگیا فقط۔ **ذکر سلطنت سلطان محمد شاہ شرقی** محمد شاہ نہایت ظالم اور بد مزاج تھا عورتون کی اسکے دربار مین قدر تھی ایک سال اسنے بادشاہی کی تھی کہ وزیر ریاست نے اسکو قتل کر ڈالا **ذکر سلطنت سلطان حسین شاہ** سلطان محمود کا بیٹا

محض نالائق تھا اور اوسکی ملکہ سے اس حبشی سے آشنائی تھی پس حبشی نے حسب اجازت
ملکہ کے یہ حرکت کی اور بعد قتل کرنے کے اوسنے ارادہ کیا کہ شاہزادہ کو جو کل دو سالہ ہے
تخت نشین کردن مگر ملکہ نے یہ اجازت دی کہ خود تو بادشاہی کر یہ حبشی ۱۴۸۱ء کو مرگیا

ذکر سلطنت سلطان محمود شاہ بن فیروز شاہ محمود کو ۱۴۹۳ء کے درمیان
بدر نامے حبشی غلام نے قتل کیا اور اپ بخطاب سلطان مظفر شاہ کے بادشاہ شرقی ہند کا
ہوا اور دربار پر نہایت ستم اور اہل بازار پر ظلم کرنا شروع کیا رعیت نے بلوہ اوٹھایا
چہار ہزار آدمیون نے اوسے گرفتار کرکے قتل کیا مگر شریف نامے وزیر نے اسکا کام تمام کیا

ذکر سلطنت سلطان علاء الدین شریف مکی شاہ ۱۴۹۷ء شریف نے
تخت سلطنت بہار کو قدوم میمنت لزوم سے زینت بخشی اور اپنا خطاب سلطان علاء الدین
مشہور کیا حبشیونکو اقطاع بنگالہ سے نکال دیا ۱۵۲۳ء کو مرگیا **ذکر سلطنت سلطان نصیب شاہ**
نصیب شاہ بن علاء الدین ۱۵۲۳ء کو باپ کے بجاے جانشین ہوا اسکے عہد مین
خاندان مغلیہ کی بنا قائم کرنے والا ہندوستان مین محمد ظہیر الدین بابر نے ہند پر حملہ کیا
اور تخت دہلی پر تخت نشین ہوا سکندر لودی کے خاندان کا ابراہیم لودی مع امرا کے
شکست کھاکر بہار کو بھاگا مگر بابر نے اوسکو گرفتار کیا اور قتل کرڈالا لیکن اوسکی
لڑکی مع چند امرا اپنے باپ کے نصیب شاہ کے پاس بھاگ آئی نصیب شاہ
نے اوسکے ساتھ نکاح پڑھا لیا اور بابر کو تحفہ تحایف سے راضی کرلیا ۱۵۴۲ء عیسوی
کو نصیب شاہ مرگیا۔ اسکی وفات کے بعد ایک بنگالی بخطاب محمود بہادر شاہ کے
زبردستی تخت سلطنت پر جانشین ہوا کہ اسی اثناء مین شیر شاہ سور نے ہمایون بادشاہ
ہند کو شکست دیکر بہار پر لشکر کشی کی بابو صاحب نے کہ جنھون نے محمود بہادر شاہ
کا القاب حاصل کیا تھا تخت سے اوتر کر بھاگے شیر شاہ نے اپنا صوبہ دار اس ملک پر
محمد خان کو بلقب ناظم بنگالہ کے مقرر کیا لیکن محمد خان ناظم اور شیر شاہ دونون مرگئے
اور سلیم شاہ تخت نشین ہوا اور اسلام نامے بیٹا محمد خان کا ناظم ہوا اور سلیم شاہ
سے بغی ہوکر ۱۵۴۵ء مین اپنے کو بادشاہ بنگالہ مشہور کیا اور اپنا خطاب سلیمان خان رکھا

بعد وفات سلطان السلاطین کے ۱۳۸۳ع کہ شمس الدین تخت نشین ہوا اسکے عہد مین عیاشی
نے زور پکڑا فوج سب بیکام تھی راجہ کانس نے اسپر لشکر کشی کی ۱۳۸۶ع کو شمس الدین
شکست کھاکر قید ہوا اور سلطنت پر راجہ کانس کا عملدرآمد ہوا ۱۳۹۲ع کو راجہ مرگیا یہ
راجہ ہندو تھا۔ **ذکر سلطنت راجہ جیمل المخاطب سلطان جلال الدین شرقی**
بعد وفات راجہ کانس کے اوسکا بیٹا جیمل ۱۳۹۲ع کو تخت نشین ہوکر اپنا خطاب
سلطان جلال الدین شرقی کے نام سے مشہور کیا اسکے عہد مین شہر بہار اجھی رونق پر
تھا شکار کا شوق کثرت سے تھا ۱۴۱۴ع کو بیماری فالج سے مرگیا **ذکر سلطنت سلطان احمد**
یہ ہندو تھا اور جلال الدین کا بیٹا مگر اسنے اپنا خطاب سلطان احمد رکھا اسنے ملک بنگالہ سے
بی چند اضلاع فتح کرکے اپنی حکومت مین شامل کیے ۱۴۲۰ع کو مرگیا۔ **ذکر سلطنت**
سلطان ناصر شاہ شرقی ۱۴۲۰ع کو احمد کا بیٹا بخطاب سلطان ناصر تخت نشین
ہوا مگر بعض تواریخ کا یہ قول ہے کہ احمد کی اولاد نہ تھی اسواسطے احمد کا غلام بخطاب ناصرالدین
حکمران ہوا مگر اہالیان درباری اسکے اطاعت سے برخلاف ہوئے اور سلطان ناصر
شمس الدین بھنگرہ شاہ مرحوم کو تخت سلطنت پر جگہہ دی اور پھر بادشاہی سلطانی گھرانے مین
قائم ہوئی یہ بادشاہ ۱۴۲۸ع کو مرگیا **ذکر سلطنت سلطان باربک شاہ شرقی**
سلطان ناصر کا بیٹا سلطان باربک شاہ ۱۴۲۸ع کو تخت نشین ہوا اسکے عہد مین حبشیون کی
بڑی قدر ہوئی آٹھہ ہزار حبشی اسکے دربار مین درجہ ادنے سے لیکر درجہ اعلے وزارت تک مقرر
تھے ۱۴۳۵ع کو باربک شاہ مرگیا۔ **ذکر حکومت سلطان یوسف شاہ**
۱۴۳۵ع کو سلطان یوسف شاہ بن باربک شاہ حکمران سلطنت بہار کا ہوا شرع نبوی
کو اسنے خوب درست کیا علم مین کامل دخل رکھتا تھا بتعدد مرد تھا ۱۴۵۷ع کو مرگیا
اسکی وفات کے بعد اوسکا غلام بلقب سکندر شاہ کے تخت نشین ہوا پندرہ روز کی
حکومت کے بعد شاہ مرحوم کا شاہزادہ فتح شاہ باربک نے اوسکو قتل کرکے آپ تخت نشین
ہوا ۱۴۵۷ع کو اندل نامے غلام حبشی شاہزادہ کو قتل کرکے آپ بادشاہ ہوا اور اپنا
خطاب سلطان فیروز شاہ شرقی مشہور کیا مگر بعض مورخ ایسا لکھتے ہین کہ فتح شاہ

لیکن فوج اکبری سے سخت حیران رہکر ۹۴ھ ۱۵ع کو مر گیا اسکے بعد اسکا لڑکا راجہ علیخان فاروقی والی ملک ہوا اور بخوف اکبر بادشاہ کے اپنے خطاب سے لفظ بادشاہ کا نکال کر لفظ راجہ کا داخل کیا اور اپنے کو ماتحت اکبر کے مشہور کیا گجرات کی مہم مین فوج اکبری کے ہمراہ گیا تھا باروت خانہ مین جل گیا۔ **ذکر سلطنت بہادر خان فاروقی** ۱۰۰۵ھ ۱۶۰۵ع مین بہادر خان بجاے باپ کے جانشین ہوا اور حکم اکبری سے سر پھیر الشکر اکبر نے بہادر خان کو قید کیا اور ۱۰۰۸ھ ۱۶۰۸ع مین بالکل ملک برہان پور سلطنت دہلی مین مل گیا

آغاز سلطنت سلاطین شرقی ہندوستان بر مختلف صوبہ جات

واضح ہو کہ بختیار محمد اول حاکم شرقی ہندوستان کا بادشاہ قطب الدین ایبک کے حضور سے مقرر ہوا اوسنے اقطاع بنگالہ و لکھنؤ و بہار و متفرق بہت سی مشرقی علاقہ تسخیر کین ۶۳۸ھ ۱۲۴۰ع مین اوسکا جانشین فخر الدین نے سلطنت دہلی کو ضعف مین پاکر صوبہ بہار پر آپ حکمران ہو گیا اور اپنا بادشاہ بلقب سلطان فخر الدین شرقی کے مشہور کیا اول بادشاہ ملک بہار کا یہی ہے **ذکر سلطنت سلطان علی الدین مبارک شاہ شرقی** ۷۴۰ھ ۱۳۴۰ع مین بعد وفات فخر الدین کے باپ کی حکومت پر علاء الدین تخت نشین ہوا مگر ۷۴۱ھ ۱۳۴۱ع کو حاجی الیاس کے ہاتھ سے مارا گیا **ذکر سلطنت سلطان حاجی الیاس بخطاب شمس الدین بھگرہ** بعد قتل کرنے علاء الدین کے حاجی الیاس فوراً تخت شاہی پر رونق افروز ہوا اور اپنا خطاب شمس الدین بھگرہ مشہور کیا پورب مین حاجی پور نامے قصبہ اسی کا آباد کیا ہوا ہے سلطان فیروز شاہ بادشاہ ہند نے دہلی سے اسپر لشکر کشی کی اسنے تاب مقابلہ کی نہ لاکر بادشاہ کو نذر نیاز سے راضی کر دیا ۷۵۸ھ ۱۳۵۸ع کو مر گیا۔ **ذکر حکومت شاہ سکندر شرقی** سکندر کے عہد مین کوئی تذکرہ قابل درج تواریخ نہین ہوا ۷۶۷ھ ۱۳۶۷ع کو مر گیا۔ ۷۶۷ھ ۱۳۶۷ع کو غیاث الدین۔ و بعد ازین ۷۷۴ھ ۱۳۷۴ع کو سلطان السلاطین تخت نشین ہوئے مگر مثل سکندر کے بجز عدل و رعایا پروری کے اور کوئی بات ظہور مین نہ آئی۔ **ذکر سلطنت سلطان شمس الدین ثانی**

دربار مین امیر تھا اوسکو بادشاہ صدر نے صوبہ خاندیس کا حاکم مقرر کیا سنہ ۱۳۹۰ع کو بعد وفات محمد تغلق کے جب سلطنت دہلی کو ضعف آیا اوسنے صوبۂ خاندیس کو اپنے قبضہ مین لاکر اپنی تئین وہانکا بادشاہ مشہور کیا اور اپنا خطاب سلطان راجہ ملک رکھا سنہ ۱۴۰۱ع کو مرگیا۔

ذکر سلطنت سلطان نصیر ملک سنے تین سال آٹھ مہینے تیئیس ۲۳ روز بادشاہی کی اہل ہنود کا دشمن تھا اکثر بت خانہ شکست کیا کرتا تھا مگر کوئی حادثہ اسکے وقت مین قابل تحریر تواریخ نہین گذرا **ذکر حکومت میران عادل شاہ فاروقی** اسکے عہد مین سلطان محمود گجراتی نے خاندیس پر لشکر کشی کی اور شاہ خاندیس نے شکست کھائی مگر میران عادل شاہ وقت پاتے شکست کے کسی قدر ملک و تحفہ جات دیکر والی گجرات کو راضی کرلیا سنہ ۱۴۴۴ع کو میران عادل شاہ مرگیا۔ **ذکر حکومت مبارک شاہ فاروقی** سنہ ۱۴۴۴ع کو مبارک شاہ زیب دہ تخت سلطنت خاندیس کا ہوا نہایت خلق دوست بادشاہ تھا سنہ ۱۴۶۱ع کو راہی ملک بقا ہوا **ذکر سلطنت میران عینا عادل شاہ فاروقی** اسکے عہد مین نظام شاہ بحری نے سنہ ۱۴۹۶ع کو لشکر کشی ملک خاندیس پر کی کہ عینا عادل شاہ نے اوسکو شکست دی مگر اسکا بدن اس لڑائی مین ایسا زخمی ہوگیا تھا کہ شروع سنہ ۱۴۹۷ عیسوی کو مرگیا۔ بعد وفات عینا شاہ کے بادشاہ مفصلہ ذیل جانشین ہوئے مگر اونکے وقت مین کوئی بات قابل درج تواریخ نہین ہوئی۔

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	سنہ وفات
۱	سلطان داؤد فاروقی	سنہ ۱۴۹۷ع	سنہ ۱۵۱۴ع
۲	عادل شاہ اعظم ہمایون فاروقی	سنہ ۱۵۱۴ع	سنہ ۱۵۲۶ع
۳	میران محمد شاہ فاروقی	سنہ ۱۵۲۶ع	سنہ ۱۵۴۲ع

سنہ ۱۵۴۲ع کو میران مبارک شاہ فاروقی بھائی میران محمد شاہ کا تخت نشین ہوا جسنے چند مرتبہ شاہنشاہ اکبر بادشاہ کی فوج کو برابر جواب دیا اور اسی صدمہ سے سنہ ۱۵۷۲ع کو مرگیا بعد میران کے **میران محمد شاہ** سنہ ۱۵۷۲ع کو بجاے باپ کے تخت نشین ہوا

قید کرلایا اور سب کو زبردستی مسلمان کرڈالا ۱۴۷۳ء کو فیروز خان کے ہاتھ سے مارا گیا

ذکر سلطنت سلطان محمود شاہ بھنگرہ گجراتی

محمود شاہ بھنگرہ بن قطب الدین بشجاعت تمام ۱۴۷۳ء کو تخت نشین سلطنت گجرات کا ہوا یہ بادشاہ نہایت نیک مزاج اور نیک خو تھا جوناگڈہ اسنے فتح کیا اور اکثر دکھنی راجون کو اپنے زیر حکم اور ماتحت کردیا تھا ۱۵۱۷ء کو مرگیا

ذکر سلطنت سلطان مظفر شاہ گجراتی

۱۵۱۷ء کو تخت گجرات پر مظفر شاہ نے اجلاس فرمایا اور مالوہ پر لشکر کشی کی اور فتح کرکے پھر ہوشنگ شاہ مالوہ کو واپس دیدیا اور اکثر چھوٹی ریاستین قرب وجوار ملک گجرات کی اپنے قبضہ اقتدار مین لایا ۱۵۳۲ء کو قضاے الٰہی سے مرگیا بعد وفات باپ کے شاہزادہ اسکندر تخت نشین ہوا مگر یوسف خان وزیر الملک نے اوسکے بھائی بہادر خان سے سازش کرکے بعد تین مہینے گذرنے تخت نشینی سے قتل کرڈالا

ذکر سلطنت سلطان بہادر خان شاہ گجرات

اس بادشاہ نے تخت نشین ہوکر اول قاتل برادر کو قتل کیا بعد ازان ۱۵۴۰ء کو ہمایون بادشاہ کے مقابلہ پر در آیا لیکن شکست پاکر بھاگا اور پورتگال والون سے مدد کا خواستگار ہوا اونھون نے اسکو ۱۵۴۳ء مین قتل کرڈالا

ذکر سلطنت سلطان محمود شاہ ثانی

ہمایون بادشاہ جب جانب دہلی لوٹ آیا تخت گجرات پر محمود شاہ نے جلوس فرمایا کوئی بات اسکے عہد کی قابل تحریر تاریخ نہین ہے ۱۵۶۱ء کو راہی ملک بقا ہوا فقط

ذکر حکومت سلطان احمد شاہ

۱۵۶۱ء کو احمد شاہ تخت نشین ہوا اور آٹھ برس سلطنت کی اسکے عہد مین جلال الدین محمد اکبر ابو الفتح غازی کی سلطنت تمام ہندوستان پر ہوگئی تھی اور گجرات پر بھی حملہ کی خبر تھی کہ ۱۵۶۹ء کو احمد شاہ مرگیا اور مظفر شاہ ثانی جانشین ہوا اسکے عہد مین ۱۵۷۳ء کو فوج اکبری نے گجرات فتح کیا اور کل بادشاہت گجرات اور مالوہ کی زیر حکومت اکبر کے در آئی مظفر شاہ کو دربار شاہی مین حاضر ہونے کی عطا ہوئی

تذکرہ شاہان صوبہ برہان پور معروف بہ خاندیس

واضح ہو کہ ایک شخص اہل اسلام راجہ ملک کے خطاب سے نصیر الدین محمد تغلق شاہنشاہ ہند کے

گوالیار پر حملہ کیا اور قدرے ملک راجہ گوالیار کا فتح کر کے دہلی پر لشکر کشی کی مگر شکست کھائی
اسنے شہر مالوہ کو خوب آباد کیا تھا سنہ ۱۴۷۴ع کو راہی ملک بقا ہوا۔ **ذکر سلطنت سلطان غیاث الدین خلجی** سنہ ۱۴۷۴ع کو غیاث الدین خلجی اپنے باپ کی حکومت پر حکمران ہوا
گو کہ یہ بادشاہ بڑا عیاش اور زن دوست تھا اسنے دس ہزار عورتوں سے نکاح کیا تھا
مگر اسکے ملک پر کوئی حملہ آور نہو سکا سنہ ۱۵۰۶ع کو موت سے مر گیا۔ **ذکر سلطنت ناصر الدین خلجی**۔ ناصر الدین سنہ ۱۵۰۶ عیسوی کو رونق افروز تخت مالوہ کا ہوا اسکا
مزاج نہایت خراب اور ظالم تھا شراب سے ہر وقت مخمور رہتا تھا راجہ جے پور و کھجوارہ پر
چند مرتبہ لشکر کشی کی اور نظام شاہ سے بہت لڑائی ہوئی سنہ ۱۵۱۷ع کو قضائے الٰہی سے مر گیا
ذکر سلطنت سلطان محمود خلجی محمود بڑا بہوش بادشاہ تھا بہادر شاہ والی
گجرات نے سنہ ۱۵۴۰ع کو قلعہ مالوہ فتح کر کے محمود کو قید کیا جو سنہ ۱۵۴۲ع کو بحالت قید مر گیا
اور بادشاہت مالوہ کی شامل گجرات ہو گئی

تذکرہ شاہان گجرات

عہد حکومت شاہنشاہ فیروز شاہ تغلق کی دہلی سے مظفر نامے ایک دانا شخص صوبہ
گجرات کا ناظم ہوا مظفر نے بعد فیروز شاہ تغلق کے جب دیکھا کہ اکثر صوبہ جات سرکش
ہو گئے آپ بھی بادشاہ دہلی سے باغی ہو کر گجرات کو علیحدہ سلطنت قائم کی اور اپنا خطاب
سلطان مظفر شاہ گجرات مشہور کیا سنہ ۱۴۱۲ع کو مر گیا۔ **ذکر سلطنت سلطان احمد شاہ گجراتی** سنہ ۱۴۱۲ع کو احمد شاہ تخت گجرات پر رونق افروز ہوا اہل ہند کا
دشمن تھا شہر احمد آباد اسی نے آباد کیا ایک مرتبہ دہلی پر بھی حملہ آور ہوا مگر شکست پائی
سنہ ۱۴۴۶ع کو راہی ملک بقا ہوا۔ **ذکر سلطنت محمد شاہ گجراتی** آٹھ برس
اسنے بادشاہی کی اسکے عہد میں کوئی معرکہ قابل تحریر تواریخ نہیں گذرا سنہ ۱۴۵۵ع
کو زہر کھلانے سے مر گیا۔ **ذکر سلطنت سلطان قطب الدین گجراتی**
سنہ ۱۴۵۵ع کو قطب الدین بجائے باپ کے جانشین ہو کر مالوہ پر لشکر کشی کی مگر کچھ کارگر
نہوا ناگور کے راجہ پر چڑھائی کی اور قدرے ملک ناگور فتح کیا بہت سے ہندو ناگور سے

علیحدہ جاری کیا لیکن اپنے پسر کے ورغلانے سے ایک ترکی غلام کے ہاتھ سے ۱۵۵۰ء کو مارا گیا فقط **ذکر سلطنت سلطان جمشید قطب شاہ** ۱۵۵۰ عیسوی کو جمشید قطب شاہ بعد قتل اپنے باپ کے تخت نشین ہوا و ۱۵۵۶ء کو ابراہیم عادل شاہ پر لشکر کشی کی اسد خان سپہ سالار فوج عادل شاہ نے جمشید کی ناک اور ہونٹھ کاٹ ڈالی اور اسی صدمے سے ۱۵۵۷ء کو مر گیا۔ **ذکر سلطان ابراہیم قطب شاہ** ۱۵۵۷ عیسوی کو جانشین ہو کر شاہزادہ خاص کو اس خوف سے کہ مبادا دعوی سلطنت کا کرے قتل کر ڈالا مگر عمر نے خود وفا نہ کی ۱۵۷۹ء کو مر گیا۔ **ذکر سلطنت سلطان محمد قلی شاہ قطب** ۱۵۷۹ عیسوی کو بادشاہی دربار میں اجلاس فرمایا اہل تسنن کا دشمن تھا ۱۶۲۱ء کو مر گیا اور بعد اسکے یہ بادشاہت بھی داخل دیوان تہمورثیہ ہوئی

آغاز ذکر سلاطین مالوہ و مندو

۱۳۲۵ عیسوی کے درمیان مالوہ ایک صوبہ متعلقہ سلطنت دہلی کے تھا الغ خان محمد تغلق بادشاہ کے زمانے مین ۱۳۵۱ء کو دلاور خان دربار دہلی سے حاکم مالوہ کا مقرر ہوا بعد وفات محمد تغلق کے اڑتیس ۳۸ برس تک یہ شخص عہدہ مذکور کا کام انجام دیتا رہا ۱۳۸۸ء کے درمیان جب سلطنت خاندان تغلق کی کمزور ہوئی دلاور خان سرکش ہو کر اپنے کو بادشاہ مالوہ مشہور کیا اور ۱۴۰۸ء تک برابر حکومت کرتا رہا شاہزادہ ہوشنگ بن دلاور خان نے اپنے باپ کو زہر دیکر مار ڈالا۔ **ذکر سلطنت ہوشنگ شاہ صوبہ مالوہ** ۱۴۰۸ء کو شاہزادہ ہوشنگ تخت باپ پر جانشین ہوا مظفر شاہ والی گجرات نے ۱۴۱۱ عیسوی کو مالوہ پر لشکر کشی کی اور شاہ مالوہ نے شکست پائی اور دو برس قید رہا بعد دو برس کے والی گجرات نے اسکو ملک مالوہ واپس دیکر رہا کر دیا ۱۴۳۹ء کو مر گیا شہر مندو اسکا آباد کیا ہوا ہے۔ **ذکر سلطنت محمد شاہ** محمد شاہ نے ۱۴۳۹ء کو دربار سلطانی مین اجلاس فرمایا اور ۱۴۴۰ء کو وزیر الملک محمود خلجی نے اسکو قتل کر کے آپ بادشاہ ہوا۔ **ذکر سلطنت سلطان محمود خلجی** یہ بادشاہ نہایت عقلمند و شجاع تھا ۱۴۴۲ء کو

وقت مین سلطنت خاندان بہمنیہ کی ابتری دیکھکر احمد بھی سرکش ہوکر اور اپنا خطاب نظام الملک احمد شاہ بحری کہا اور اپنے کو بادشاہ احمد نگر کا مشہور کیا سنہ ۱۵۱۴ع کو مر گیا۔

ذکر سلطنت سلطان برہان نظام الملک

سنہ ۱۵۱۴ع کو سلطان برہان نظام الملک تخت نشین سلطنت کا ہوا اور علی عادل شاہ بیجاپور سے لشکر کشی کی اور بڑی لڑائی ہوئی آخر کار صلح ہوگئی عمر نے اسکی وفا نہ کی سنہ ۱۵۶۱ع کو مر گیا۔

ذکر سلطنتہای سلطان حسین نظام شاہ بحری اور مرتضے نظام شاہ و میران حسین و برہان نظام شاہ ثانی

واضح ہو کہ بادشاہان مندرجہ صدر نے سلطنت ایسی بدانتظامی و بے پروائی سے کی کہ کوئی ذکر قابل تحریر نہین ہے پس واسطے آگاہی خاص و عام کے ایک جدول ذیل مین ثبت کیجاتی ہے

نمبر	نام بادشاہ	ولدیت	سنہ جلوسی	سنہ وفات	کیفیت
۱	حسین نظام شاہ	بن برہان نظام	سنہ ۱۵۶۱ع	سنہ ۱۵۷۲ع	اسکی صلبی اولاد میران حسین نامی شاہزادہ نے اسکو قتل کیا۔
۲	مرتضی نظام شاہ	بن حسین شاہ	سنہ ۱۵۷۲ع	سنہ ۱۵۹۶ع	میرزا خان امرای دربار نے اسکو مار ڈالا
۳	میران حسین شاہ	بن مرتضی شاہ	سنہ ۱۵۹۶ع	سنہ ۱۵۹۸ع	موت سے مر گیا۔
۴	برہان شاہ ثانی نظام	بن حسین نظام شاہ	سنہ ۱۵۹۸ع	سنہ ۱۶۰۳ع	موت سے مر گیا۔

ذکر سلطنت ابراہیم نظام شاہ

ابراہیم نظام شاہ سنہ ۱۶۰۳ع کو تخت نشین ہوا اور نوجوانی کے جوش مین اکبر عادل شاہ کے ملک بیجاپور پر لشکر کشی کی اور وہان مارا گیا اور ادھر سنہ ۱۶۰۳ع کو فوج خیاب گردون رکاب بادشاہ اکبر نے احمد نگر پر اپنا تسلط کر لیا اور بادشاہی خاندان نظام شاہی کی تمام ہوگئی فقط

آغاز ذکر سلطنت خاندان قطب شاہی صوبہ ملک تلنگ متعلقہ دکن

واضح ہو کہ سنہ ۱۵۱۸ع کے درمیان محمود شاہ بہمنی کی جانب سے صوبہ تلنگ پر ایک شخص قلی نامے صوبدار مقرر ہوا اس شخص نے جب سلطنت بہمنیہ کا زوال دیکھا محمود شاہ سے سرکش ہوکر اپنے کو ملک تلنگ کا بادشاہ مقرر کیا اور اپنا خطاب سلطان قلی قطب شاہ رکھا اور سکہ

محمود شاہ کے وقت مین یوسف نامے صوبہ دار بیجاپور نے ابتری سلطنت مین دیکھکر سرکش ہوگیا اور خود بادشاہی کا دعوے کرنے لگا یہانتک کہ بیجاپور کو ایک سلطنت جدید قایم کی اور اپنا نام سلطان یوسف عادل شاہ رکھا اور سکہ اپنے نام کا جاری کیا آخر کار ۱۶ سنہ ۹۱۰ھ کو مرگیا۔ **ذکر سلطنت سلطان اسماعیل عادل شاہ** بعد وفات یوسف کے اوسکا بیٹا بخطاب اسماعیل عادل شاہ کے سنہ ۱۵۱۰ع کو تخت نشین ہوا اسنے بیجاپور کو خوب آراستہ کیا احمد نگر والونکو چندبار شکست دی سنہ ۱۵۳۹ع کو شاہ ایران نے اپنا وکیل اسکے پاس بھیجکر دوستی کا پیغام بھیجا سنہ ۱۵۴۱ع کو مرگیا۔ **ذکر سلطنت ابراہیم عادل شاہ اول** ابراہیم شاہ نے اپنا مذہب شیعہ چھوڑکر اہل تسنن کا مذہب قبول کیا راجہ شیورای والی بیجانگر کو شکست فاش دی مگر اوسی لڑائی مین ایسا زخمی ہوگیا کہ سنہ ۱۵۶۵ عیسوی کو مرگیا۔

ذکر سلطنت سلطان علی عادل شاہ سنہ ۱۵۶۵ع کو علی عادل شاہ نے اجلاس دربار شاہی مین فرمایا اور پھر اپنے قدیم مذہب شیعہ پر قایم ہوا اسکے عہد مین بڑے بڑے فاضل ایران و توران سے بیجاپور مین جمع ہوئے تھے راجہ شیورای والی بیجانگر نے اسپر حملہ کیا اسنے گرفتار کرکے قتل کرڈالا آخر کار آپ بھی سنہ ۱۵۸۸ کو خواجہ سرا کے ہاتھ سے مارا گیا فقط۔

ذکر سلطنت سلطان ابراہیم عادل شاہ ثانی۔ یہ بادشاہ نہایت نابالغ تھا مگر دانا اور خردمند از حد تھا کار سلطنت سپرد وزیر کے تھا وزیر نے ارادہ بد کرکے چاہا کہ بادشاہ کو ہلاک کرے مگر ایک نمک حلال ملازم نے وزیر کا کام تمام کیا کہ اسی اثنا مین لشکر شاہجہان بادشاہ کا حسب الحکم جہانگیر کے پہونچ گیا اور سلطنت بیجاپور کو اپنے قبضہ مین کیا سنہ ۱۶۲۱ع کو ابراہیم مرگیا اور بیجاپور صوبۂ سلطنت دہلی تصور ہونے لگا اور اب متعلقہ عملداری سرکار انگلشیہ کے ہے

آغاز ذکر سلطنت نظام شاہی بحری صوبہ احمد نگر ملک دکن

ناظرین تاریخ پر پوشیدہ نرہے کہ احمد نگر ایک صوبہ متعلقہ خاندان سلطنت بہمنیہ کے تھا احمد شاہ بہمنی کے وقت مین ایک برہمن کہ مطلق جاہل تھا بادشاہ کا خاصہ کھاکر مسلمان ہوگیا اوسکے بیٹے احمد کو کہ نہایت ذی علم شخص تھا صوبہ داری احمد نگر کی تجویز ہوئی محمود شاہ کے

لشکر کشی کی مگر شکست پائی لیکن اسکی عمر نے وفا نہ کی عین شادی مین نکاح کے وقت ۶۸ھ ۱۴ع کو مرگیا ذکر سلطنت سلطان شمس الدین محمد بہمنی بعد وفات اپنے باپ کے نو برس کی عمر مین شمس الدین زیبدہ بخت کا ہوا مادر اسکی بالکل مختار سلطنت تھی بادشاہ مالوہ نے چند مرتبہ چڑھائی کی مگر شکست پائی اسکے عہد مین کوئی ذکر قابل تحریر تاریخ ہذا نہین ہوا ۸۷ھ ۱۴ع کو مرگیا ذکر سلطنت سلطان محمود شاہ بہمنی ملک دکن محمود شاہ بعد وفات اپنے باپ کے بارہ برس کی عمر مین ۸۷ھ ۱۴ع مین تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اسکے وقت مین دربار شاہی مین عجب تفرقہ پڑا کہ تمام مصاحب و ارا کین سلطنت برہم ہوگئے انتظام ملک مین خلل پڑا بادشاہ بھی عیش مین مشغول ہوا بیجاپور وغیرہ صوبہ خود مختار ہوگئے ۹۲۴ھ ۱۵ع کو محمود شاہ نے رحلت فرمائی ذکر سلطنت سلطان احمد شاہ بہمنی یہ بادشاہ برائے نام بعد وفات پدر کے بادشاہ ہوا سلطنت بالکل وزیر کے قبضہ مین تھی بادشاہ کو فقط چندے تنخواہ ملتی تھی کہ گذارہ مشکل سے ہوتا تھا احمد شاہ نے زیورات شاہی کا فروخت کرنا آغاز کیا وزیر نے زہر دلوا کر ۹۲۷ھ ۱۵ع کو مرواڈالا فقط ذکر سلطنت سلطان علاء الدین بہمنی جو ایک سال برائے نام سلطنت کرکے ۹۲۹ھ ۱۵ع کو وزیر کے ہاتھ سے مارا گیا سلطان ولید شاہ بھی مثل باپ کے ۹۳۰ھ ۱۵ع کو مارا گیا ذکر سلطنت سلطان کلیم اللہ شاہ ۹۳۰ھ ۱۵ع کو بادشاہ کی قتل ہوئی بعد کلیم اللہ تخت نشین ہوا وزیر سے اپنے باپ کا انتقام چاہا اور وزیر نے اسکی نیت کی تدبیر کی فوج وزیر کے تحت تھی کلیم اللہ شاہ افغان و خیران احمد نگر بھاگ گیا اور وہان زہر کے صدمہ سے ۹۳۶ھ ۱۵ع کو مرگیا —

بعد وفات کلیم اللہ شاہ کے سلطنت خاندان بہمنی کی تین بادشاہت یعنے بیجاپور و احمد نگر و تلنگ ملک مین تقسیم ہوگئی —

آغاز ذکر سلطنت خاندان سلاطین عادل شاہی مقام بیجاپور ملک دکن

ناظرین تاریخ پر پوشیدہ نرہے کہ عہد حکومت خاندان بہمنی کی بیجاپور صوبہ سلطنت بہمنیہ کا تھا

اسکے عہد حکومت مین عالم فاضل اس قدر جمع ہوے تھے کہ دکن خطۂ شیراز ہو گیا تھا اسنے اپنا نکاح بھی ایک ہی کیا تھا تماشے سے مطلق دور رہتا تھا ایک ہزار تنکہ طلائی خزانۂ شاہی سے واسطے حافظ شیراز شاعر کے شیراز بھیجا تھا مگر افسوس ہے کہ ۷۹۱ھ کو مر گیا

ذکر سلطنت سلطان شمس الدین بہمنی ملک دکن ۷۹۱ھ کو سلطان شمس الدین بہمنی جانشین ہوا مگر داؤد شاہ کے کڑکون فیروز خان و احمد خان نے اسکو ۷۹۱ھ کو قتل کر ڈالا۔ **ذکر سلطنت سلطان فیروز شاہ بہمنی** ۷۹۷ھ کو اجلاس فرمایا یہ بادشاہ نہایت نیک مزاج اور شجاع تھا شاعر بے نظیر تھا تخلص اپنا عوض رکھا تھا اکثر طالب علمون کو خود سبق پڑھاتا تھا راجہ بیجانگر کی دختر سے اپنی شادی کی تھی ۸۲۶ھ کو اس جہان سے رحلت فرمائی۔ **ذکر سلطنت سلطان احمد شاہ بہمنی بن داؤد شاہ** - بعد وفات فیروز شاہ کے ۸۲۶ھ کو اوسکا بھائی احمد شاہ تخت نشین ہوا اسنے ۸۲۶ھ کے درمیان راجہ دیوری و کرناٹک کو اپنے ماتحت کر لیا شاہ خلیل درویش بن نعمت اللہ کو اپنی لڑکی بیاہ دی چونکہ یہ بادشاہ رحیم و سخا و عطا و ریاضت و عبادت میں ساوی رکھتا تھا اسلیے اسکو احمد شاہ ولی کا خطاب دیا گیا ۸۳۹ھ عیسوی کو مر گیا

ذکر سلطنت سلطان علی والدین بہمنی - بعد وفات سلطان متذکرہ صدر کے علاء الدین بہمنی ۸۳۹ھ کو جلوس فرما دربار ہوا قوم پرست تھا اہل ہند کے اکثر معابد گاہ نیست و نابود کر دیے و ہر جمعہ کو آپ واعظ سناتا تھا ظالم تھا ۸۶۳ھ عیسوی کو وفات پائی

ذکر سلطنت سلطان ہمایون شاہ ظالم بہمنی ۸۶۳ھ کو دربار شاہی مین اجلاس فرمایا ظالم انتہا کا تھا عجیب سزائین جاری کین مجرموں کو زندہ دیگ مین بند کر کے آگ پہ جوش دلواتا تھا قتل کا حکم عام تھا تمام سلطنت مین حکم تھا کہ جو شادی نئی کرلاوے اول روز اپنی بی بی بادشاہ کے ملاحظہ کو بھیجدے ورنہ مستوجب سزاے دیگ کا ہوگا تمام رعایا نالان تھی اپنے بہنوئی خلیل اللہ کو قتل کر ڈالا بیگم اپنی کو سخت ایذا دیتا تھا ۸۶۶ھ کو اوسی بیگم نے اپنی کنیزک سے قتل کروا ڈالا **ذکر حکومت سلطان نظام شاہ بہمنی** ۸۶۶ھ کو جلوس فرماے تخت باپ پر ہوا اسکے عہد مین اکثر راجہ مالوہ نے

آغاز ضمیمہ چہارم از چمن چہارم خیابان ثالث
بیان مختلف صوبہ جات دکن کے بادشاہون کا وسلاطین شرقی وغربی صوبجات کا

واضح ہو کہ قبل طلوع آفتاب عہد اکبری کے دکن مین ایک بادشاہت خاندان بہمنی کی قایم ہوئی یعنے علاء الدین نامے ایک عالم شخص غریب متوطن دہلی کا تھا عہد حکومت محمد تغلق شاہ ہند کے یہ شخص دربار شاہی مین ملازم ہوا اور یاوری قسمت سے بحکم بادشاہ کے حاکم دکن کا مقرر ہوا بعد وفات محمد تغلق کے شاہی خاندان تغلق کی کچھہ سست پڑ گئی اور صوبہ جا بجا سرکش ہونے لگے علاء الدین بھی سرکش ہو کر پونا سے احمد آباد تک دکن اپنے قبضہ مین لاکر اپنے کو بادشاہ خاندان بہمنی سے مشہور کیا اور اپنا لقب سلطان علاء الدین حسن بہمنی رکھا اور حسن آباد نامے شہر آباد کر کے اپنا پایہ تخت بنایا سنہ ۱۳۶۰ع مین مر گیا **ذکر سلطنت سلطان محمد شاہ بہمنی ملک دکن** سلطان محمد شاہ بن شاہ مرحوم سنہ ۱۳۶۰ع کو تخت نشین ہوا یہ نہایت رحیم اور سخی و شیر دل بادشاہ تھا اپنی والدہ کی کسی قدر پنشن مقرر کر کے واسطے حج کے روانہ کیا اور سنہ ۱۳۷۰ع کو ہندو بیجانگر فتح کیا اور سنہ ۱۳۷۵ع کو مر گیا **ذکر سلطنت سلطان مجاہد شاہ بہمنی** سنہ ۱۳۷۸ عیسوی کو بعد وفات اپنے باپ کے مجاہد شاہ تخت نشین ہوا راجہ بیجانگر پھر سرکش ہو گیا مگر اسنے اوسکو شکست فاحش دیکر ماتحت کر لیا تھا کہ ناگاہ سنہ ۱۳۸۱ع کو اوسکے چچا نے اوسکو قتل کر ڈالا۔ **ذکر سلطنت سلطان داؤد شاہ** سنہ ۱۳۸۱ع کو داؤد شاہ اپنے برادر زادہ کو قتل کر کے آپ تخت نشین ہوا اسنے فقط ایک ماہ پانچ روز بادشاہی کی تھی کہ اپنے غلام معشوق مجاہد شاہ کے ہاتھہ سے قتل ہوا **ذکر بادشاہت سلطان محمود بہمنی** سنہ ۱۳۸۲ع کو داؤد شاہ کا بھائی محمود تخت نشین ہوا یہ بادشاہ علم و حلم و ہنر دستکاری سب مین مہارت رکھتا تھا اور فاضل کا قدردان تھا

نمبر	نام ریاست دار		مقام	نمبر	نام ریاست دار		مقام
۱	رام چندر راؤ آپا	والی	بگھٹڑی	۵	راجہ گھوڑ ٹڑی	والی	موڈھونی
۲	رگھوناتھ راؤ	دادا	کورنڈوار	۶	ڈنڈو راؤ تاتیا	والی	نانگلی
۳	لچھمن راؤ	والی	انایرج	۷	امرت راؤ صاحب ڈیلی	والی	چنتھہ
۴	گنپت راؤ	تاتیا والی	انیکٹ	۸	موڈھوجی اونایک سلطانصاحب	والی	نمیال

جناب نواب گورنر جنرل بہادر وایسرائے کشور ہند دام ملکہ کو باجلاس کونسل اختیار ہے کہ ان تمام ریاست داران ضمیمہ ہذا کے القاب و آداب تبدیل کردین اور کسی کو دوسرے کو طور پر مقرر کریں واضح ہو کہ سرکار چندان ایسے راجگان و والیان کے طریقۂ ملک داری میں دست اندازی نہین کرتی ہے بعض بعض ریاست دار مثلاً جے پور و پٹیالہ وغیرہ نامی گرامی تو علم دوست و صاحب عدل ہین مگر بہت ایسے ناخواندہ ہین کہ بالکل ملک داری سے بیخبر برسون فریادی حیران پریشان رہتے ہین اور انصاف اونکا کوئی نہین کرتا ہے افسوس صد افسوس کہ ایسے راجون سے ہمارے برٹش انڈیا کے انگریزی عدالتون مین ڈپٹی ڈپٹی مجسٹریٹ لوگ ہزار عقلمند و صاحب عدل ہین فقط

تفصیل کان اندر علاقہ ریاستہائے

نام ریاست	نام کان
پنا	ہیرا
کشمیر	بلور - عقیق - کویلہ - سنگ - مس - آہن - سرمہ
نیپال	رانگ - ہرتال - گندھک - سیسہ - طلا - آہن - سیندور
جے پور	نمک سانبھر - پھٹکری -
سکیٹ	نمک سانبھر - آہن -
اودے پور	گندھک - مس - آہن -
جودہ پور	سیسہ - جست - نمک سانبھر -
گوالیار	مس - آہن -
کوچین	نقرہ - آہن -

واضح ہو کہ تخمیناً ان تمام ریاستہای مندرجہ ضمیمہ ہذا مین پانچ کرور آدمی آباد ہونگے تمام شد

القاب ہائے متفرق پریزیڈنسی

القاب نواب زامن الدین احمد خان بہادر والی لوہارو محمد مختار حسن خان بہادر والی پاوڈی

خانصاحب مہربان مخلصان سلمہ اللہ تعالے - زیادہ مسرت باد **القاب والی بنگاپلی** نوابصاحب مشفق مہربان کرم فرمائے مخلصان نواب سید غلام علیخان بہادر دلیر جنگ منصور الدولہ بہادر علاقہ بنگاپلی سلمہ اللہ تعالے - ازطرف صاحبکلکٹر ضلع کرتول بعد سلام وشوق ملاقات بعجت آیات مشہود خاطر ارتباط مآثر نمودہ می آید **القاب والی جونگر** نواب صاحب والا مناقب حشمت واجلال نشان رفعت شوکت بنیان محبت و مودت توامان والی جونگر سلمہ اللہ تعالے - **القاب والی ایدر** - عزت و سعادت نشان محبت ومودت توامان صداقت ودوستی بنیان مہاراجہ سری جوان سنگہ جی والی ایدر سلمہ المنان - **القاب والی کبی** رفعت وعوالی مرتبت حشمت و معالی منزلت خان ذی شان رفیع القدر بلند مکان مہربان دوستان جی محسن خان والی کبی حفظہ اللہ تعالے - **القاب والی بانسدا** محبت پناہ مہربان دوستان اعتضاد مخلصان مہاراول سری ہمیر سنگہ جی والی بانسدا سلمہ

القاب ہائے سری راجہ دیہاجی والی توانگر و مہارانا جیہیر سنگہ والی راج پیپلا و مہارانا والی دھم پور

گرامی مقدار دوستی شعار محبت وصداقت آثار سلمہ اللہ تعالے - **القاب نواب زبردست خان** رئیس پاہلین - عالیجاہ عزت وسعادت دستگاہ ارادت ومودت آگاہ خلوصیت وعقیدت ہمراہ سلمہ اللہ تعالے - **القاب نواب زبردست خان ولد شیر خانصاحب** بہادر والی رادھن - عالیجاہ رفیع جایگاہ ارادت ومودت آگاہ خلوصیت و عقیدت ہمراہ صداقت وموالات اکتناہ سلمہ اللہ تعالے - **القاب ہائے** رئیسان مندرجہ جدول ذیل راؤصاحب مشفق مہربان کرمفرمائے دوستان سلامت

جدول متذکرہ صدر

والی پاوڈی کو قبل لفظ مہربان کے مشفق ومخلصان دوستان لکھا جاتا ہے ۱۲

پروانہ بنام جاگیردار گرولی — دیوانصاحب عوالی مرتبت ومعالی منزلت دیوان بہادر پارتھیپت جاگیردار گرولی حفظ اللہ تعالے — کاغذافشان خریطہ کمخواب —

پروانہ بنام جاگیردار گوری ہار — داؤصاحب مہربان راؤ بہادر راج دھر دیو سنگہ جاگیردار گوری ہار اسلمہ اللہ تعالے — کاغذافشان — خریطہ کمخواب —

القاب راجہ ناگود — راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان راجہ رگھونندن سنگہ بہادر والی ناگود سلامت بعد اشتیاق ملاقات مسرت آیات مشہود رای محبت پیرای باد — کاغذ سادہ

القاب راجہ سریلہ — راجہ صاحب مشفق مہربان راجہ ہندوپت والی سریلہ سلامت بعد اشتیاق ملاقات بہجت آیات مشہود خاطر باد — **القاب راجگان جانیرحی صاحب والی بھوسلہ وراجہ اودیت پرتاب دیو راجہ کھرائی اوکروندا** راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان سلامت — برکاغذ سادہ —

القاب بنام بھیمی بائی عفت پناہی بھیمی بائی زمیندار یہ ہیری حفظ اللہ —

القاب رئیس قہیر — ٹھاکر صاحب بسیار مہربان ٹھاکر رگھبیر سنگہ رئیس قہیر سلامت کاغذ سادہ

القاب جاگیرداران ممالک پنجاب رئیسان مندرجہ جدول ذیل کو القاب ذیل از جانب گورنمنٹ لکھا جاتا ہے **القاب** رانا صاحب بسیار مہربان سلامت

جدول رئیسان متذکرہ صدر

نمبر	نام رئیس	مقام	نمبر	نام رئیس	مقام	نمبر	نام رئیس	مقام
۱	رانا کشن سنگہ رئیس	باگھل	۵	رانا جیت سنگہ رئیس	منگل وار	۹	ٹھاکر اودے چند رئیس	بیجا
۲	رانا دلیپ سنگہ رئیس	کمھاٹ	۶	رانا دلیپ سنگہ چندہ	میلوگ	۱۰	رانا جوگراج سنگہ والی	بلسن
۳	رانا رام سنگہ رئیس	درکوٹی	۷	رانا رنجیت سنگہ	تہیروج	۱۱	رانا گوردھن سنگہ والی	دھامی
۴	رانا کرم چند رئیس	جریل	۸	ٹھاکر کرشن سنگہ	کونیرد	۱۲	رانا پرتھم سنگہ کمایوں	کوٹھار

القاب دوجانا نوابصاحب مشفق مہربان جلال الدولہ نواب حسین علیخان بہادر مستقل جنگ والی دوجانا سلامت بعد اشتیاق ملاقات بہجت آیات واضح خاطر اخلاص مآثر میدارد

بنارس ممالک مغربی و شمالی رفعت عوالی پناہ مقتصد دوستان مہاراجہ بنارس
سلامت — خط زیادہ چہ نگاشتہ آید — کاغذ افشان عصفہ کوئین وکٹوریہ
شاہ پور — راجہ صاحب مشفق مہربان راجہ دھراج لچھمن سنگھ جیو والی شاہ پور سلامت
علی پورہ پروانہ شجاعت و تہور و دستگاہ شرافت و کمالات پناہ راؤ ہندو پت جاگیردار
علی پورہ محفوظ باشند کاغذ سادہ — نواب باونی نواب صاحب مشفق مہربان
مخلصان نواب باونی سلامت — بعد شرح شوق ملاقات مسرت آیات کہ مزید سے
بران متصور نیست مشہود خاطر مہربانی مآثر نمودہ می آید مہربانی نامہ تودد افزا —
زیادہ چہ برطراز د عبارت لفافہ اعظم الامرا اعماد الدولہ رشید الملک صاحب جاہ
مہین سردار نواب مہدی حسین خانصاحب بہادر فیروز جنگ — کاغذ افشان خریطہ مخواب
راجہ بروندہ راجہ صاحب مشفق مہربان سلامت — بعد اشتیاق ملاقات بجہت آیات
واضح خاطر بود — بر کاغذ سادہ —
نمونہ پروانہ جاگیرداران ذیل شجاعت شعار رسلے گوہند داس جاگیردار
بھنیٹ یا راؤ بنجے سنگہ جاگیردار بیربی یا چوبے تیرتھ پرشاد جاگیردار بھسونڈایا
مکند سنگہ جاگیردار بجنباد وغیرہ بعافیت باشند — کاغذ سادہ —
جاگیرداران مندرجہ جدول ذیل کو بروقت ضرورت بپاس عزت اونکے سرکار گورنمنٹ
کے حضور سے پروانہ حسب عبارت ذیل لکھا جاتا ہے —
پروانہ شجاعت شعار فلان بعافیت باشند — کاغذ سادہ

جدول جاگیرداران متذکرہ صدر

نمبر	نام جاگیردار	مقام	نمبر	نام جاگیردار	مقام	نمبر	نام جاگیردار	مقام
۱	رنجور سنگہ جاگیردار	دھورروا	۵	راؤ گلاب سنگہ جاگیردار	کنیادھان	۹	دیوان بکاجی بہادر جاگیردار	بھاڑی سنگا
۲	بھوپال سنگہ جاگیردار	جگینی	۶	راؤ گوپال لال جاگیردار	کامتا راجولا	۱۰	چوبے مقصودن پرشاد رئیس	بھارہ
۳	ستونت سنگہ جاگیردار	جسو	۷	راؤ بہادر بہیر سنگہ جاگیردار	لوگاہی	۱۱	لالہ شیو سنگہ رئیس سوہاول	سوہاول
۴	اندھوپ سنگہ رئیس	کوٹی	۸	کنور گوپ سنگہ جاگیردار	رنگوان	۱۲	چوبے رام چندر جاگیردار	براؤن ضلع فتحپور
						۱۳	دیوان برمتھی جاگیردار	نوری

دسبزل پور و دنون نامی گرامی شہر ہین۔ پٹیالہ کے پاس سرہند قدیم شہر اور گوشۂ جنوب و مغرب کو ہٹنڈا نامے قلعہ مشہور ہے۔ حیدرآباد مین اورنگ آباد و دولت آباد و بیدر و نان دیڑ نامی مشہور بلاد ہین اور گلکنڈہ کا قلعہ بھی اسی کے تعلق ہے حیدرآباد سے تین میل شمال کو سکندر آباد مین انگریزی فوج نہایت عالیشان چھاؤنی ہے نواب نظام الملک نے علاقہ برار سرکار انگریزی کو فوج خرچ کی عوض سپرد کر دیا ہے میسور مین سیرنگ پٹن جو ٹیپو سلطان کا دارالسلطنت تھا نامی شہر ہے و بنگلور چکیالہ اچھی آبادی پر ہین فقط

مقدمہ بہت سی ایسی ریاست دار ہین کہ جنکو القاب و آواب بپاس اونکی عزت کے گورنمنٹ کی طرف سے لکھے جاتے ہین مگر اونکی مقدار ملک و آمدنی اس مؤلف کو نہین معلوم و بہت سے ایسے جاگیردار و شریف ہین کہ اگر حساب کے جانب نگاہ کیجاوے تو اونکی کچھ حقیقت نہین ہے مگر اونکی خیرخواہی کی وجہ سے جو اونھون نے سرکار انگریزی کے ساتھہ کی ہین بپاس اونکی عزت گورنمنٹ کے حضور سے اونلوگون کو بھی خطوط باعزت لکھے جاتے ہین اون لوگون کا بیان کر دینا بھی قرین مصلحت ہے۔

احاطہ بنگال خاص — ریاست داران مفصلہ ذیل خاص احاطہ بنگال کو گورنمنٹ ہند کے حضور سے القاب ہاے ذیل ارقام ہوتے ہین —

القاب مہربان دوستان راجہ فلان سلمہ — کاغذ سادہ —

نام ریاست داران کہ جنکو القاب مندرجۂ بالا تحریر ہوے ہین بابت احاطہ بنگال

نمبر	نام ریاست دار	مقام	نمبر	نام ریاست دار	مقام	نمبر	نام ریاست دار	مقام
۱	راجہ گوبی ناتھہ بہادر سنگراج مہاپاتر	زمیندار قلعہ بوجیہ	۴	راجہ کرسٹو چندر زمیندار	قلعہ نیلگری	۷	راجہ دیابندی سرہری چندن زمیندار مہندر بہادر	قلعہ تالبنجر
۲	راجہ ایسا سنگہ نرراج جگدیو زمیندار	قلعہ ہنڈول	۵	راجہ ہرجو سندر مان سنگہ ہری چندن مہاپاتر زمیندار	قلعہ نرسنگپور	۸	راجہ ہری ہر کھتری زمیندار قلعہ	نگریہ وغیرہ
۳	راجہ کنجہاری مردراج سردمن	قلعہ کھنڈپارہ	۶	راجہ کنور سنگہ ماندھاتا زمیندار	قلعہ نیاگڈہ	۹	راجہ نرندر مہاپاتر زمیندار	قلعہ زنبور

کیفیت روایات مختلف بابت ریاستہاے مندرجہ نقشہ صدر

ناظران تاریخ کو واضح ہو کہ **شکم** کے جنوب مین دار جلنگ انگریزون کے کھانے کا مقام ہے اور اس ریاست مین بودہ مذہب رائج ہے - **نیپال** مین مشہور شہر گورکھا و کھاچی و دیپال وغیرہ ہین اس ملک کے والی اپنے کو اودے پور کے راناکی اولاد بیان کرتے ہین سرکار انگریزی سے صلحنامہ ہے نیپال کا صدر مقام کاٹ منڈو ہے کہ جسکے ہر طرف مرغزار و کوہی دشت ہین جنسے اجنبی کا گذر محال ہے **کشمیر** مین ملک لداخ جو حدود ہند سے باہر ہے اور ملک تبت کا ایک حصہ ہے شامل ہونے سے کل آمدنی اس ریاست کی ایک کرور روپیہ سالیانہ ہے - **گوالیار** مین شہر اوجین و برہان پور و بھلسہ کی چھاونی مشہور ہین - **اندور** مین مئو کی انگریزی چھاونی نامی گرامی مقام ہے **ریاست بڑودہ** مین بہت سا حصہ ملک گجرات کا شامل ہے اور دوارکا نامے تاپو بھی جسکو جگت کہتے ہین ریاست کی مغربی حد پر ہے اور جنوب و مغرب کی طرف نواب جھونا گڈھ کی جاگیرات ہین شہر پٹن جسمین سومناتھ کا مندر ہے اس ریاست کے عنقریب ہے - **ریاست کچھ** اس ریاست کے جنوبی حصہ کا نام کچھ اور شمالی حصہ کا نام مکچھ کہتے ہین جو دلدل سے بھرا ہے - **سروہی** سے جیسلمیر تک سترہ ریاستین راجپوتانہ مین شمار کی جاتی ہین اور رزیڈنٹ اجمیر کے تابع ہین سروہی سے اٹھارہ میل جنوب و مغرب کو کوہ آبو ہے سنسکرت مین آرپہ بت کہتے ہین موسم گرما مین اس پہاڑ پر گرد و نواح کے انگریز ہوا کھانیکو آتے ہین **اودے پور** کا رانا ہندوستان کے تمام راجاؤن سے بڑا شمار کیا جاتا ہے اودے پور کے متعلق جانب مشرق چیتور گڈھ کا قلعہ ہے **بوندی** مین مندر کثرت سے ہین کوٹہ سے پچاس میل جنوب **جھالراپاٹن** نامی شہر ہے **جے پور** کے جنوب و مغرب مین قلعہ تیجسر ہے **بھرت پور** سے ۵ میل پر شہر ڈیگ ہے **الور** کے جنوب مان چیری شہر ہے **جودھپور** سے مقام ناگور جہان کے مرگاؤ و مادہ گاؤ مشہور ہین نہایت عمدہ شہر ہے **بکانیر** مین بھٹنیر شہر نامی ہے **داؤدپوترا** مین ڈراول

جدول نام ریاست و تعداد توپ سلامی ریاست دارمع عبارت القاب و آداب از جانب سرکار برٹش انڈیا

نمبر شمار	نام ریاست	پایہ تخت ریاست	رقبہ	آمدنی	القاب و آداب سلامی	
					عبارت القاب و آداب از جانب سرکار انگریزی کی جانب سے اونکو لکھا جاتا ہے —	قسم کاغذ
۵۵	گوالیار	گوالیار	۵۰۰۰	۱۵ لکھ	تہامت و عوالی پناہ شوکت و معالی دستگاہ مہربان دوستان مہاراجی سندھیا سلطان مہاراج راج رام راجہ بہادر شمشیر جنگ و لاور اعظم طبقہ اعلای ستارہ ہند سلمہ اللہ تعالے مکاتبہ بمسرت طراز — زیادہ چہ نگاشتہ آید	کاغذ افشان خریطہ کمخواب
۵۶	کولاپور	کولاپور	۱۰۰۰	۱۵ لکھ	سری من مہاراج راجہ صاحب شیواجی بھوسلہ چھتر پتی رئیس و لاور طبقہ اعلای ستارہ ہند دام الطافہ —	ایضاً
۵۷	بنارس					

ریاست دار ان مفصلہ ذیل کے القاب و آداب اس مؤلف کو دریافت نہیں ہوئے

نمبر	نام ریاست	پایہ تخت ریاست	رقبہ	آمدنی	القاب و آداب سلامی	کیفیت
۵۸	جھانسی	جھانسی	۵۰۰۰	۱۰ لکھ		متعلقہ چین ہے یہاں گھنگھہ کا عارضہ کثرت سے ہو سات منزلہ قلعہ پر آہنی قابل دید ہے مذہب ہندو جاری ہے —
۵۹	چانپا					متعلقہ چین —
۶۰	میسور					
۶۱	منی پور					منی پور کے باشندے دیبی کے مذہب پر ہیں اور برہنہ رہتی ہیں
۶۲	مہوٹ					اسکی آمدنی نہیں معلوم —
۶۳	پورنیہ					〃
۶۴	چھچھولی					〃
۶۵	راج کوٹ					
۶۶	ڈھار	ڈھار	۱۰۰۰	۵ لاکھ		یہ ریاست ملقب بہ جار اگر مشہور ہے راجہ بھوج کا تختگاہ اور
۶۷	ترلام	ترلام	۲ لاکھ	۲ لاکھ		جی ناؤ پیشوا والی پونہ کا صدر مقام تھا —
۶۸	حیدرآباد	دکن	۱ لکھ	۵۰۰۰		
۶۹	لسبہر	لسبہر		۱ لکھ		

جدول نام ریاست وتعداد اتواپ سلامی ریاست دار مع عبارت القاب و آداب از جانب سرکار بریٹش انڈیا

نمبر شمار	نام ریاست	نام حکمران ریاست	توپ	آمدنی	القاب و آداب سلامی	القاب و آداب ریاست دار جو سرکار انگریزی کی جانب سے ادا نکو لکھا جاتا ہے	قسم کاغذ
۴۷	دوھول کھنڈ	رام پور	۷۰۰	۷ لاکھ روپیہ	۱۵ توپ کی سلامی	نوابصاحب مشفق بسیار مہربان کرمفرمای مخلصان نواب محمد کلب علیخانصاحب بہادر سلامت بعد شرح شوق ملاقات مسرت آیات مشہود خاطر الفت مظاہر میدارد۔ مہربانی نامہ مودت افزا۔ زیادہ چہ برطراز	کاغذ ٹکلیدار خریطہ کمخواب
۴۸	کچھ بھوج	کچھ بھوج	۰	۷ لاکھ روپیہ	۱۵ توپ کی سلامی	رفعت عوالیمرتبت اعتضاد دوستان راجہ ہیلر چندر سلامت مکاتبہ مودت افزا۔	کاغذ افشان
۴۹	ناہن	سرمور	۰	۷ لاکھ روپیہ	۱۵ توپ کی سلامی	ایضاً ایضاً نام راجہ شمشیر پرکاش	ایضاً
۵۰	کوٹھوال	شمری	۰	۷ لاکھ روپیہ	۱۵ توپ کی سلامی	سرستی سری راجہ صاحب مشفق مہربان کرمفرمائے مخلصان راجہ سوائی صاحب بہادر سلمہ اللہ تعالے۔	ایضاً
۵۱	بڑودہ ملک زرخیز ہے کاٹھیاوار نامے مقام اسی ریاست میں ہے جہانگیر نگر کا مشہور ہیں۔	بڑودہ	۲۱	۲۰ لاکھ روپیہ	۱۵ توپ کی سلامی	راؤ صاحب بسیار مہربان دوستان مہاراجہ ملہار راؤ گایکواڑ سینا خاص شمشیر بہادر والی بڑودہ سلمہ اللہ تعالے۔ مکاتبہ بہجت طراز۔ زیادہ چہ برطراز	کاغذ افشان خریطہ کمخواب
۵۲	بھوپال	بھوپال	۲۱	۱۰ لاکھ روپیہ	۱۵ توپ کی سلامی	شہامت وعوالیمرتبت رفعت ومنزلت اعتضاد دوستان سلمہ اللہ تعالے خط مودت نمط۔ زیادہ چہ برطراز	کاغذ افشان خریطہ کمخواب
۵۳	بنارس	بنارس	۰	۴ لاکھ روپیہ	۱۵ توپ کی سلامی	راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان راجہ بھیرون دیو والی بسیار سلامت	کاغذ سادہ
۵۴	کوچین	کوچین	۲۰	۲ لاکھ روپیہ	ایضاً	شہامت عوالیمرتبت اعتضاد دوستان راجہ رامارا ماوالی کوچین سلمہ اللہ تعالے مکاتبہ مودت افزا زیادہ چہ نگاشتہ آید	کاغذ افشان خریطہ کمخواب

جدول نام ریاست و تعداد اتواپ سلامی ریاست دار مع عبارت القاب و آداب از جانب سرکار برٹش انڈیا

نمبر شمار	نام ریاست	تعداد توپ سلامی	آمدنی	القاب و آداب ریاست دار جو سرکار انگریزی کی جانب سے اونکو لکھا جاتا ہے	قسم کاغذ
۳۵	چرخاری	۱۳	۱۵ لاکھ	مہاراجہ صاحب ایضاً مہاراج الدھراج جیسکہ مہاور سلامت	کاغذ افشان خریطہ کمخواب
۳۶	اجے گڑھ	۱۳	۱۵ لاکھ	مہاراجہ صاحب بیار مہربان استظار دوستان مہاراجہ رنجور سنگھ بہادر سلامت مکاتبہ مسرت افزا زیادہ چہ برطرازد	کاغذ افشان خریطہ کمخواب
۳۷	الور	۱۳	۱۵ لاکھ	شہامت و عوالی رتبت مہاراجہ صاحب مہربان اعضاد دوستان سلمہ اللہ تعالے مکاتبہ مسرت افزا - زیادہ چہ برطرازد	کاغذ افشان خریطہ کمخواب
۳۸	جنید	۱۳	۱۵ لاکھ	راجہ صاحب اعتضاد دوستان فرزند دلپسند راسخ الاعتقاد دولت انگلشیہ راجہ رگھبیر سنگھ بہادر والی جنید سلامت - مکاتبہ مودت افزا - زیادہ چہ برطرازد	کاغذ افشان خریطہ کمخواب
۳۹	نابھہ	۱۳	۵۵۰۰۰	واضح ہو کہ نمبر ۳۸ سے ۴۰ نمبر تک ایک طرح کا خطاب لکھا جاتا ہے مگر والی نابھہ کو بجائے راجہ کے سردار صاحب لکھتے ہین	کاغذ افشان خریطہ کمخواب
۴۰	کلسیہ	۱۳	۱۵۱۵	〃	〃
۴۱	بلاس پور	۱۱	۰	رفعت و عوالیمرتبت اعضاد دوستان سلامت مکاتبہ مودت افزا - زیادہ چہ نگاشتہ آید	کاغذ افشان خریطہ کمخواب
۴۲	فرید کوٹ	۱۱	۰	واضح ہو کہ نواب والی فرید کوٹ و نواب سکندر علیخان والی مالیر کوٹلہ و راجہ منڈی و سکیت و بہاولپور کو مثل مہاراجہ بلاس پور کے القاب و آداب لکھا جاتا ہے مگر نواب مالیر کوٹلہ کو بجائے مکاتبہ کے لفظ مکتوب اور منڈی و سکیٹ کو بجائے مکتوب کے خط و بجائے مودت کے مسرت نمط لکھا جاتا ہے	کاغذ افشان خریطہ کمخواب
۴۳	منڈی	۱۱	۰		
۴۴	سکیٹ	۱۱	۰		
۴۵	بہاولپور	۱۱	۲۰۰۰۰		
۴۶					

جدول نام ریاست و تعداد اتواپ سلامی ریاست دار مع عبارت القاب و آداب از جانب سرکار برٹش انڈیا

نمبر شمار	نام ریاست	تخلص	آنریری	رقمہ	القاب و آداب ریاست دار جو سرکار انگریزی کی جانب سے اونکو لکھا جاتا ہے	قسم کاغذ
۲۵	کشور	کشور		×	راجہ صاحب مشفق بسیار مہربان مخلصان فرزند دلبند راسخ الاعتقاد دولت آسمیہ راجہ راجگان کھڑک سنگھ بہادر رئیس سلامت بعد شرح شوق ملاقات مشہود خاطر میدارد مسرت نامہ محبت افزا	کاغذ ٹکلیدار خریطہ کمخواب
۲۶	چمپت	چمپت		×	مہاراجہ صاحب بسیار مہربان شفیق دوستان مہاراجہ رنبیر سنگھ بہادر رئیس لاہور اعظم طبقہ اعلائے ستارہ ہند والی جمبو سلامت مکاتبہ مودت افزا - زیادہ چہ برطراز	کاغذ ٹکلیدار خریطہ کمخواب
۲۷	چمپت	چمپت		×	راجہ صاحب مہربان دوستان سلامت بعد شوق ملاقات مسرت آیات واضح باد	ایضاً
۲۸	کشور	کشور			راجہ صاحب بسیار مہربان دوستان سلامت بعد شوق ملاقات مسرت آیات واضح باد	کاغذ ٹکلیدار خریطہ کمخواب
۲۹	رنبیر	رنبیر			مہاراجہ صاحب مشفق مہربان مہاراج رگھوراج سنگھ بہادر والی رنبیر سلامت مکاتبہ طراز - زیادہ چہ برطراز	کاغذ افشان خریطہ کمخواب
۳۰	جمبو	جمبو			القاب آداب ایضاً	ایضاً
۳۱	جگت	جگت			راجہ صاحب مہربان دوستان راجہ جگت راج سلامت - مکاتبہ مسرت افزا	ایضاً
۳۲	دیا	دیا			ایضاً نام راجہ بجوانی سنگھ ایضاً	ایضاً
۳۳	سمیر	سمیر			راجہ صاحب بسیار مہربان راجہ نرپت بہادر والی سمیر سلامت ایضاً	ایضاً
۳۴	بجاور	بجاور			راجہ صاحب بسیار مہربان اظہار دوستان راجہ جہان پرتاب سنگھ والی بجاور سلامت مکاتبہ مودت افزا - زیادہ چہ برطراز	ایضاً

جدول نام ریاست وتعداد اتواپ سلامی ریاست دار مع عبارت القاب وآداب ازجانب سرکار برٹش انڈیا

نمبر شمار	نام ریاست	نام حکمران ریاست	آمدنی	رتبہ	القاب وآداب ریاست دار جو سرکار انگریزی کی جانب سے اونکو لکھا جاتا ہے	قسم کاغذ
۱۹	بھوپال	بیگم بھوپال	۷۰۰۰۰۰	بھوپال	نواب شاہجہان بیگم صاحبہ مشفقہ مکرمہ رئیس دلاور عظیم طبقہ اعلا ستارہ ہند سلمہ مہربانی نامہ مودت طراز۔ زیادہ چہ برطرازد	کاغذ نگلیدار خریطہ کمخواب
۲۰	جاورہ	نواب جاورہ	۵۰۰۰۰	جاورہ	نوابصاحب مشفق مہربان مخلصان اختصاص الدولہ نواب محمد اسمعیل خان بہادر فیروز جنگ سلامت مہربانی نامہ تودد افزا زیادہ چہ برطرازد	کاغذ افشان خریطہ کمخواب
۲۱	گوالیار	مہاراجہ گوالیار	۳۴۰۰۰۰۰	گوالیار	گلشن دولت واقبال چمن حشمت واجلال مہاراجہ صاحب مشفق مہربان سموالقدر بلند مکان از صرصر حوادث زمان محفوظ بودہ سرسبز وشاداب شگفتہ وخندان باد خط مہربانی تودد طراز زیادہ چہ برطرازد	کاغذ نگلیدار خریطہ زربفت
۲۲	اندور		۸۰۰۰۰		مہاراجہ صاحب مشفق مہربان مخلصان سلامت خط مہربانی تودد افزا۔ زیادہ چہ برطرازد	کاغذ نگلیدار خریطہ زربفت
	اس ریاست کے ہولکر زمانہ سے مشہور ہین انتظام نہایت عمدہ ہے					
۲۳	دیواس		۲۷۲۰۰۰		راجہ صاحب مشفق مہربان کرمفرما مخلصان راجہ کرشناجی راؤ آپا صاحب بہادر سلمہ بعد اظہار مدارج واجب مکشوف ضمیر خلعت تحریر	کاغذ افشان خریطہ کمخواب
	اس ریاست مین مسجد وتالاب ومقبرہ حسین شاہ لایق تماشا کے ہین۔				آنکہ۔ ایام حشمت وکامرانی برطبق مرام باد	
۲۴	جیپالہ		۵۰۰۰۰		مہاراجہ صاحب مشفق لبیک مہربان مخلصان فرزند خاصم دولت انگلشیہ منصور زمان امیر الامرا مہاراج راجیشوری مہاراجہ راجگان ہندوستان مہندر سنگھ بہادر سلامت۔ بعد شرح شوق ملاقات مسرت مشہود خاطر الفت ذخایر سے دارد مسرت نامہ مودت افزا	کاغذ نگلیدار خریطہ کمخواب
	ملک جیپالہ نہایت آبادی ہے مہاراجہ اس ملک کا مہندر رہا ودربار شیو دلاور اعظم طبقہ اعلا ستارہ ہند صاحب علم اور قدردان ہا تھا محسوس کہ ۱۸ اپریل ۱۸۷۶ء کو بعد مرض سخت کے مرگیا اب اوسکا بیٹا جانشین ہے					

جدول نام ریاست و تعداد اتواپ سلامی ریاست دار مع عبارت القاب و آداب از جانب سرکار برٹش انڈیا

نمبر شمار	نام ریاست	پایہ تخت ریاست	رتبہ	آمدنی	القاب آداب ریاست دار جو سرکار انگریزی کی جانب سے اونکو لکھا جاتا ہے	قسم کاغذ
۳	جودہ پور	جودہ پور	۳۵۰۰۰۰	۱۰ لکھ	جودہ پور کے والی کو القاب آداب مثل والی جے پور کے لکھا جاویگا بہان افیوا کا بڑا اشتراک ہے	خط افشان خریطہ کمخواب
۴	الور	الور	۳۵۰۰۰	۱۰ لکھ	مہاراجہ صاحب مشفق مہربان مخلصان مہاراجہ سوائی سیبو دین سنگھ صاحب سلامت سرحط مہربانی تودد افزا	کاغذ افشان خریطہ کمخواب
۵	قرولی	قرولی	۱۹۰۰۰	۲ لکھ	واضح ہو کہ الور سے لیکر جیسلمیر تک ہر ایک راجہ کو مثل الور کے خطاب لکھا جاتا ہے مگر والی ٹونک راج راجیشر سر دمن سری والی بیکانیر و مہاراجہ بریج اندر سوائی جیونت سنگھ بہادر والی بھرت پور و مہاراجہ بہیری سال والی جیسلمیر و مہاراجہ مہدو کل چندر بھال جیسنگھ بال جی لوہیہ بہادر والی قرولی و مہاراجہ پرتھمی سنگھ بہادر والی کشن گڈھ و مہاراجہ شیودین سنگھ بہادر والی الور وغیرہ کو لفظ مہاراجہ کا لکھا جاوے گا۔	
۶	کشن گڈھ	کشن گڈھ	۱۲۵۰۰	۱ لکھ		
۷	بھرت پور	بھرت پور	۳۰۰۰۰	۱۰ لکھ		
۸	بیکانیر	بیکانیر	۱۷۰۰۰	۱۰ لکھ		
۹	بوندی	بوندی	۲۲۰۰۰	۱۰ لکھ		
۱۰	کوٹہ	کوٹہ	۱۵۰۰۰۰	۱۰ لکھ		
۱۱	جیسلمیر	جیسلمیر	۱۲۰۰۰	۱ لکھ		
۱۲	جھالاواڑ	جھالاواڑ	۱۴۰۰۰	۱ لکھ		
۱۳	دھولپور	دھولپور	۱۴۲۵	۱ لکھ		
۱۴	سروہی	سروہی	۱۰۰۰	۱ لکھ		
۱۵	ڈونگرپور	ڈونگرپور	۱۰۰۰	۱ لکھ		
۱۶	بنسواڑا	بنسواڑا	۱۵۰۰	۱ لکھ		
۱۷	پرتاب گڈھ	پرتاب گڈھ	۱۵۰۰	۱ لکھ		
۱۸	نواب ٹونک	ٹونک	۱۸۰۰۰	۱۰ لکھ	نواب صاحب مشفق مہربان مخلصان سلامت مہربانی نامہ تودد افزا۔ زیادہ چہ برطرازد	

القاب آداب ریاست دار جو سرکار انگریزی کی جانب سے اونکو لکھا جاتا ہے

قسم کاغذ

بطالعہ نوابصاحب مشفق مہربان مخلصان سلامت مہربانی نامہ تودد افزا۔ زیادہ چہ برطرازد بارہ ۱۲ نمبر سے سترہ ۱۷ نمبر تک کے القاب مثل ۱۲ نمبر کے لکھے جاتے ہین مگر والی دھولپور کو فیکے بسیار مہربان کے مشفق اور بجائے مہربانی نامہ تودد افزا کے مکاتبہ مودت طراز لکھا جاتا ہے و مہاراو امید سنگھ بہادر والی سروہی و مہاراول اودی سنگھ بہادر والی ڈونگرپور کو بجائے رانا کے مہاراو و مہاراول صاحب بسیار مہربان دوستان لکھا جاوے گا و بنسواڑا یکے والی بچھیں سنگھ و راجہ اودے سنگھ والی پرتاب گڈھ کو القاب مثل ڈونگرپور وغیرہ کے لکھا جاوے گا۔

نوابصاحب مشفق مہربان مخلصان سلامت مہربانی نامہ تودد افزا۔ زیادہ چہ برطرازد

کاغذ افشان خریطہ کمخواب

بطالعہ نوابصاحب مشفق مہربان مخلصان نواب امین الدولہ وزیر الملک محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ

کاغذ افشان خریطہ کمخواب

بطالعہ مہاراجہ صاحب مشفق مہربان مخلصان مہاراجہ سوائی رام سنگھ بہادر والی جیسلمیر

کاغذ افشان خریطہ کمخواب

بطالعہ نوابصاحب مشفق مہربان مخلصان نواب صاحب والی دھولپور

کاغذ افشان خریطہ کمخواب نمونہ لفافہ

بطالعہ نوابصاحب مشفق مہربان مخلصان نواب امین الدولہ وزیر الملک محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ

آغاز ضمیمہ ثالث از چمن چہارم خیابان ثالث تاریخ ہند بذکر ریاستہاے خود مختار زیر حکومت برٹش انڈیا

ناظرین تواریخ پر پوشیدہ نرہے کہ گورنمنٹ برٹش انڈیا کے ماتحت ریاست دار مندرجۂ ذیل ہین اور اونکو اپنی ریاست مین انتظام نظم ونسق کرنے کا حاصل ہے بلکہ سرکار انگریزی اونکو اپنا ماتحت نہین بلکہ اپنا دوست وشفیق سمجھتی ہے اور جب کبھی گورنمنٹ ہند از جانب ملکہ معظمہ دام اقبالہ کے کوئی مشورہ یا صلح دریافت کرنا ایسے ریاست دارون سے مناسب سمجھتے ہین تو بذریعہ نامہ کے کہ جو عبارت واسطے تحریر نامہ اون لوگون کے بپاس خاطر از جانب گورنمنٹ مقرر ہے دریافت کیا جاتا ہے لیکن کسی ریاست دار کو یہ مجاز نہین ہے کہ بلا اجازت گورنمنٹ کسی ملک پر حملہ آور ہو یا سامان جنگ بجز اوسی قدر کے کہ بندوبست ملک کو کافی ہے زیادہ جمع کرے۔

جدول نام ریاست وتعداد اتواپ سلامی ریاست دار مع عبارت القاب وآداب از جانب سرکار برٹش انڈیا

نمبر شمار	نام ریاست	نام ریاست دار	القاب آداب ریاست دار جو سرکار انگریزی کی جانب سے اونکو لکھا جاتا ہے	از جانب سرکار	آمدنی	تعداد توپ سلامی	قسم کاغذ
۱	اودیپور	اودیپور	مہاراناصاحب عالیشان مشفق مہربان مصدر لطف واحسان سلامت بعد از تبلیغ مراسم آرزوی گرامی مواصلت کہ گنجایش گیر تحریر مرقومہ دوزبان بقرر مذہبی نامہ موسع البیان نیست مشہود ضمیر منیر گردانیدہ آید مہربانی نامہ زیادہ چہ برطراز	بوعدہ	۱۱۰۰۰۰	۱۷	کاغذ امیری حریطہ زربفت نمونہ لفافہ بمطالعہ رانا صاحب عالیشان مصدر لطف واحسان مہاراناد ھراج سنبھوسنگہ بہادر سلمہ اللہ تعالے سرانددراجہاے ہندوستان راج راجیندر مہاراج الدھراج سوائی
۲	جے پور	جے پور	مہاراجہ صاحب مشفق مہربان مستظہر مخلصان مہاراجہ الدھراجہ سوائی رام سنگھ بہادر رئیس طبقۂ اعلاے ستارہ ہند سلامت بعد استظہار اشتیاق ملاقات مسرت آیات مشہود خاطر خصوصیت مآثر گردانیدہ آید مہربانی نامہ نوددافزا۔ زیادہ چہ برطراز	بوعدہ	۱۵۰۰۰۰	۱۷	کاغذ افشان حریطہ کمخواب نمونہ لفافہ بمطالعہ راجہ صاحب ایضاً

اندر سال کے ایکدفعہ پریزیڈنسی کے صدر مقام پر ہوتا ہے اور ہر وقت کامیاب ہونیکے
اون لوگونکو اختیار ہے کہ ہر عدالت مالی وملکی مین ضلع سے لغایت صدر ہائی کورٹ تک
از جانب مستغیث پیروی کرسکتے ہین ضلع مین دو درجہ کے وکیل ہین درجہ اول کے وے
وکیل ہین کہ اونھون نے پریزیڈنسی کے صدر مقام پر امتحان دیکر سند حاصل کی ہے
جسکے مطابق وے لوگ عدالت دیوانی ضلع مین پیروی مقدمہ کی کرسکتے ہین اور فوجداری
مین بھی جانے کے مجاز ہین مگر درجہ دوم کہ وے بھی مثل درجہ اول کے مقرر ہوئے ہین
لیکن بجز عدالت ہائے دیوانی درجہ چھوٹے کے ضلع کے عدالت دیوانی مین پیروکار نہین ہوسکتے
ہین ان لوگونکو مختصانہ مستغیث سے ملتا ہے اور مختار بھی بجز عدالت مال و فوجداری
کے عدالت دیوانی مین پیروی کرنیکے مجاز نہین ہین —

مقدمہ

انگریزی عملداری ہندوستان مین واسطے بہبودی رعایا کے خدا نے قائم کی ہے اور
صاحبان فرنگ نے ایسے آئین جاری فرمائے ہین کہ قابل سیر ہین مگر اس مختصر سیر گلشن ہند
مین اس قدر گنجایش نہین کہ اونکا کل خلاصہ کیا جاوے بجز اسکے کہ دو چار قوانین کا
خلاصہ جنپر بالکل دار و مدار کارسرکار منحصر ہے درج تاریخ کیا گیا
علاوہ برین جناب حشمت مآب ملکہ معظمہ قیصر ہند کا حکم ہے
کہ کسی کے مذہب مین دست اندازی نہو —

ضمیمہ دوم تمام ہوا

بیکاری عالم سے ناقص العقل ہوجاتی ہین ہماری ناقص عقل بعض دانایان ہند کی عقل سے متفق الرائے نہین ہوتی ہے کہ درس علوم سے مستورات بدچلن ہوجاوین گی افسوس ہے کہ صاحبان دانشمندان ہندوستان نے علم پر ایسا جرم کبیرہ قایم کیا ہے اے دانشمندان ہند آپ لوگ اطمینان رکھیے کہ تعلیم النسا عورتون کو بدچلن نہ کریگی بلکہ علم کا رتبہ ایسا ہے کہ ایک مرتبہ خدا کی کرشمات کو انسان جان لیتا ہے (بقول سعدی شیرازی کہ بے علم نتوان خدارا شناخت ✤ عشقیہ خط وکتابت کی طرف آپکا قیاس البتہ کسی قدر صحیح ہے مگر جو عورتین ناخواندہ ہین کیا وہ زبانی پیغام نہین بھیج سکتی ہین بلکہ خط کی روانگی مین تو اتنا خوف دامنگیر رہتا ہے کہ مبادا خط گرفتار نہ کیا جاوے کہ انکار کی گنجایش بھی نہین ہے برخلاف پیغام زبانی کے کہ جسکے کھلنے پر بھی صاف انکار ہے پس اگر میزان عقل مین تولکر دیکھین تو تعلیم النسا مین فائدہ بہت اور چندے نقص ہے بلکہ فائدہ ضرور اور مضرت اتفاقیہ ہے کیا ضرور ہے کہ عورتون کو عشق انگیز کتاب دی جاے بلکہ صرف تاریخ وتہذیب واخلاق وپند ونصائح کی کتابین اونکے مطالعہ مین رہین اس بات مین البتہ بحث ہے کہ عورتون کی تعلیم کا کیا طریقہ ہونا چاہیے جو طریقہ تعلیم منجانب سرکار ہوا ہے اوسمین دو تین باب اچھی نہین ہین کیونکہ ہر قوم کی مستورات کا ایک مقام پر جمع ہوکر پڑھنا بہتر نہین ہے اگر مدرسہ اپنی اپنی قوم کے علحدہ ہون اور معلمہ بھی ہمقوم ہون تو ایسے مدرسہ مین گیارہ برس تک تعلیم دختران کچھ مضائقہ کی بات نہین ہے ہان بعد گیارہ سال کے پھر مدرسہ مین بھیجنا نازیبا بسبب رواج ملک کے ہے مگر گھر مین تعلیم کا بندوبست ضرور ہے

تقرری وکلا ومختاران مطابق آئین سرکار

انگریزی عدالتون مین اکثر نالش بذریعہ وکیل ومختار کے ہوتی ہے اول وکلاے صدر مین بارشٹر ہوتے ہین اور اونکا امتحان قوانین زبان انگریزی مین ولایت لندن مین لیا جاتا ہے بروقت ہونے کامیاب اون لوگون کو ہندوستان کے تمام محکمجات مالی وملکی مین اختیار دست اندازی کا ہے اور اگر کوئی ولایت نہ جاوے تو وہان بھی مستغیث کے عوض پیروی کرنے کے مجاز ہین وکلاے ہائی کورٹ کا بھی امتحان آئین انگریزی مین

تعلیم عمدہ نہین دیتے عندالاستفسار پنڈت تو گھبرا گئے مگر دیا دھرجی زوجہ پنڈت موصوف
نے جو بنا بر تعلیم نسوان اوسی اسکول مین مقرر تھین دست بستہ راجہ صاحب سے عرض پرداز
ہوئین کہ مہاراج یہ کارگزاری پنڈت جی کی نہین ہے بلکہ مجھہ سایلہ کی ہے یعنے جب سے یہ لڑکا
پیدا ہوا ہے مین اس سے زبان شنسکرت مین گفتگو کرتی ہون اور تعلیم اسکی صرف مین نے
کی ہے بعد اسکے اوسی عالمہ دانش آگاہ نے بدست راجہ کے روبرو ایک اسلوک پڑھا جسکا خلاصہ
مضمون یہ ہے (کہ جس طرح کمہار چاک سے چھوٹے بڑے برتن حسب المرضی اپنے اوتارتا ہے
اوسی طرح طفل کی مان اپنے لڑکے کی طبیعت کی اصلاح کر سکتی ہے) ظاہر ہے کہ دس برس
تک لڑکا کنار مادر مین پرورش پاتا ہے اور مان کی بالکل خو بو اوسمین اثر کر سکتی ہے
پس اگر مان تعلیم یافتہ ہوئی تو اوایل عمر مین جس قدر عمدہ تعلیم لڑکا اوس سے پا سکتا ہے
اوس قدر مدرسون مین برسون نہین سیکھہ سکتے پس تعلیم نسوان درست ہے۔

اور جو لوگ مخالف تعلیم نسوان ہین اونکا یہ بیان ہے کہ مستورات ناقص العقل
ہوتی ہین اونکو تعلیم دینا ہرگز مناسب نہین ہے اگر وے علم دان ہون گی تو کتب عشقیہ
کی ضرور سیر کرین گی اور وارستہ مزاج و بدچلن ہوجاوینگی خفیہ خط و کتابت کرینگی
عورتون کا ناقص العقل ہونا اہل اسلام کا مقولہ بہ تتبع حکمائے یونان ہے ہنود مین عورت کا
ناقص العقل ہونا مشہور نہین مگر تریا چرتر البتہ مشہور ہے (تریا کے معنی عورت چرتر کے معنی مکر و کید)
اگر اون لوگون کی خاطر سے ہم تھوڑی دیر کے واسطے بہ امر تسلیم بھی کرین کہ مستورات بہ نسبت
مردون کے ناقص العقل و مکار ہوتی ہین تو کیا پڑھنے لکھنے سے دفع نہین ہو سکتا ہے کہ جس علم
نے مردون کو کامل العقل کیا وہ عورتون کی ناقص العقل کو رفع نہین کر سکتا ہمکو اسکی
وجہ نہین معلوم ہوتی کہ جب تعلیم سے مردون کو فائدہ ہوتا ہے تو مستورات کو کیون
نہوگا انسان چاہے کیسا ہی کم عقل ہو مگر علم سے اوسکو کچھہ فیض ضرور ہوتا ہے پھر عورتون
اور مردون کی پیدایش ایک ہی طور سے ہے جو جو عضو مرد کو خدا نے عطا کیے عورت کو
بھی بخشے فقط ایک عضو کا تفاوت رہا مگر تعجب ہے کہ ذکور تو عالم فاضل و متقی زمانہ
ہوجاوے مگر عورتون کو اجازت نہین دی جاتی کہ ان نعمتون کو کام مین لاوین پس گھر مین

اہل ہنود کی مستورات علم وفضل وتہذیب اور شائستگی مین اپنا ثانی نرکھتی تھین بعض عورتون شاستر کی تصنیفات لطیف ابتک عدیم المثیل سمجھی جاتی ہین پس یہ امر خلاف عقل اور عدول دھرم شاستر ہوتا تو کیا ممکن تھا کہ ایسے ایسے مہاراجہ اور رکھ مُن جن پر ہمکو ابتک اور ہمیشہ فخر رہے گا اپنے زمانے مین اوسکو رواج دیتے

اور یہ بھی تو بخوبی ثابت ہے کہ تعلیم نسوان اہل ہنود مین زمانۂ سلف سے کرشن تک بلکہ زمان بعد پرتھی راج کے عہد تک جاری تھی باقی رہا یہ امر کہ یہ سلسلہ کب سے موقوف ہوا ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ جب سے سلطنت ہند غیر قوم مین جاتی رہی اوس وقت سے ہنود مین پردہ کا رواج ہوا اور پردہ کے آتے ہی تعلیم نے سلام کرکے رخصت چاہی پردہ کے رواج کا یہ سبب ہے کہ قوم مخالف کی آمد ورفت سے اہل ہند کو اپنے ملک مین اوس بے تکلفی سے رہنا سہنا نہ معلوم ہوا جس طرح اپنی حالت اصلی مین رہتے تھے مغایرت باہمی سے ایک سے دوسرے کو تکلف اور حجاب ہونے لگا —

اب مین حسب اقرار اون دونون فریق کے دلایل بیان کرتا ہون جو لوگ کہ تعلیم نسوان کو اچھا سمجھتے ہین اور جو اوس سے برخلاف ہین جو لوگ تعلیم نسوان کو نتیجہ بہترین جانتے ہین اونکی دلیلین یہ ہین کہ غیر تعلیم یافتہ عورتین بہ نسبت تعلیم یافتہ کے انتظام خانگی عمدہ طور سے نہین کرسکتین دوسرے یہ کہ عورت سے زیادہ رفیق اور مونس شریک رنج وراحت مرد کا اور کوئی نہین پس اگر عورت تعلیم یافتہ ہوگی تو ضرور صائب رائے ہوکر شوہر کو صلاح نیک سے مددگار ہوگی سوم یہ کہ تعلیم یافتہ مستورات اپنے بچون کو اوس وقت سے عمدہ تعلیم دے سکتی ہین جس وقت سے کہ وہ بولنا شروع کرتے ہین بھوج پربندھ سار مین ایک روایت ہے کہ ایک مرتبہ مہاراجہ بھوج بنابر امتحان طلبا کے مدرسہ مین تشریف لے گئے ایک طالب علم کی ذکاوت و فہم وفراست دیکھکر دنگ ہوگئے اوس طفل کم عمر نے ایک اشلوک راجہ کی تعریف مین پڑھا کہ جس سے راجہ بھوج ایسا علم دوست اور فصیح نکتہ پرور قدردان علم وہنر لجہ حیرت مین مستغرق ہوگیا کہ اتنا لڑکا اور یہ ذکاوت کہ بڑے بڑے طلبا سن وتمیز کے دانت کھٹے کردیے اور وہ لڑکا اونھین مدرس کا تھا راجہ کو یہ شک ہوا کہ شاید مدرس بجز اپنے لڑکے کے دوسرون کو

دلائل کو ہم آگے چل کر معرض بیان مین لاتے ہین اور صاحبان والاشان کو مین امور کی طرف مخاطب کرتے ہین

اولاً — کیا دھرم شاستر کی رو سے تعلیم نسوان ہندوستان مین ممنوع ہے —

ثانیاً — ہمارے اسلاف جنت آرام گاہ کے وقت مین تعلیم نسوان کا رواج ہند مین تھا یا نہین

ثالثاً — اگر تعلیم نسوان کا رواج زمانۂ سلف مین تھا تو کب سے اور کیون موقوف ہوا

امر اول کی نسبت ہم کہہ سکتے ہین کہ ازروے قواعد دھرم شاستر کے تعلیم نسوان ممنوع نہین ہے بلکہ اگر عورتین خواندہ ہون تو فرایض کو بخوبی سمجھ سکین اور ادا کر سکین مثلاً دھرم شاستر عورت کو حکم دیتا ہے کہ اپنے شوہر کے گھر کا حساب کتاب درست رکھے —

امر دوم — اس بارہ مین یہ بخوبی ثابت ہے کہ زمانۂ سلف مین حسب الحکم دھرم شاستر کے تعلیم نسوان کا رواج تھا چنانچہ نتری جی جو جاگ بلک مُن کی استری تھین اونکا صاحب علم ہونا یونتھی جاگ بلک روپ سدھی مُن سے ثابت ہے جہان کہ مُن نے اونکو گیان اپدیش کیا **प्रभुरा** مہاراجہ دھرتراشٹ کی استری یعنی زوجہ گندھاری جی کا علم و فضل مین وہ پایہ تھا کہ بیاس جی ایسے عالم باعمل سے اور اونسے علمی بحث ہوا کرتی تھی رکمنی راجہ بھیمک کے لڑکی کا تعلیم یافتہ ہونا اس سے ظاہر ہے کہ اونھون نے اپنی شادی کا پیغام بذریعہ خط کے سری کرشن کو بھیجا تھا یہ چند مثالین نہایت زمانۂ قدیم کی ہین انکے بعد راجہ بھوج کے عہد دولت مہد مین ودیا دھر جی کیسی عالمہ فاضلہ تھین جنکو راجہ تمشم الیہم نے زنانہ اسکول مین مدرس مقرر کیا تھا راجہ بھوج کی رانی لیلاوتی جی کی لیلا بھوج پربندھ مین بالتفصیل و التوضیح درج ہے جسکے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ فرقہ اناث مین یہ عالمہ آپ ہی اپنی نظیر تھین سلطان محمود غزنوی کے حملہ کے بعد دہلی کا اخیر راجہ پرتھی راج تھا اوسکے نام والی قنوج کی لڑکی پدماوتی جی نے اپنی شادی کے واسطے خود خط لکھہ بھیجا جسکی خوش بیانی اور نکتہ دانی نے یہ اثر دکھایا کہ خط پڑھتے ہی راجہ پرتھی راج والی قنوج سے فتح کر کے اپنی دار السلطنت مین پدماوتی کو لے آیا —

یہ چند مثالین دیرینہ جو اس وقت یاد آگئین بطور مشتی نمونہ از خروارے بیشمار دانکے از بسیار قلمبند ہوئین ورنہ کتب شنسکرت و تواریخ سلف سے ثابت ہو سکتا ہے کہ شرفائے

آئین نوٹ سرکاری

مثل اسٹامپ کے نہین بلکہ بجاے اشرفی کے نوٹ کاغذ زر ہے کہ بلا استفسار ضمانت کے سرکاری عملداری مین ہندوستان کے اندر اوسکا روپیہ وصول ہوجاتا ہے جس طرح روپیہ دیکر پیسے خرید کرلے مگر روپیہ ایسے نوٹ کا ولایت لندن مین نہ دیا جاوے گا اور سرکاری خزانہ مین ہنڈوی بھی لکھی جاتی ہے اور فی الفور روپیہ ادا کیا جاتا ہے فقط

آئین سرکاری چھاپہ خانہ

واضح ہو کہ کلکتہ مین متعلقہ دفتر جناب نواب گورنر جنرل بہادر کے ایک چھاپہ خانہ ہے جسمین ہفتہ وار ایک مجموعہ سرکلر و حکم و قوانین جو اندر ہفتہ کے جناب نواب گورنر جنرل بہادر کے حضور سے صادر ہوتے ہین اوسمین چھاپے جاتے ہین اور اوسکا نام گزٹ آف انڈیا ہے اور ہر سرکاری دفتر مین واسطے تعمیل احکام مندرجہ گزٹ ہذا کے وہ گزٹ بھیجا جاتا ہے وہر پروانس و پریزیڈنسی مین جہان کوئی نائب حضور نواب گورنر جنرل بہادر کا رہتا ہے ایک سرکاری چھاپہ خانہ بلقب گورنمنٹ پریس کے ہے اور اوسمین تمام احکامات مصدرہ گورنمنٹ پریزیڈنسی کا مجموعہ بلقب گورنمنٹ گزٹ کے چھاپا جاتا ہے اور وہ بھی مثل گزٹ آف انڈیا کے پریزیڈنسی کے ہر ایک محکمہ مین واسطے تعمیل احکام کے بھیجا جاتا ہے۔

تعلیم نسوان

گورنمنٹ انگریزی کی کمال دلی خواہش ہے کہ مستورات ہندوستان کی علم سے بے بہرہ نرہین کیونکہ علم فائدہ دیتا ہے آیئنہ عقل کو جلا دیتا ہے اگر علم دنیا مین باعث عزت ہے تو عقبے مین بہشت ہے غرضکہ یہ دونون جہان مین مرتبہ دیتا ہے ایسا ایسے فائدہ دیکھکر سرکار نے مکاتب نسوان مقرر کیے اور معلمہ مقرر ہوئین مگر منورر ئیسان ہند تعلیم نسوان کو زبون تصور کرتے ہین اور تعلیم نسوان مفید نہین سمجھتے اسمین اصلا شک نہین ہے کہ ہندوستانی شرفا مین ایسے لوگ کثرت سے ہین کہ جو تعلیم النساء کو ہادم بنیان عفت اور خانہ برانداز عصمت فروغ بازار بیحیائی آتش زن کاشانے پارسائی تصور کرتے ہین مگر ایسے لوگ النادر کالمعدوم کا حکم رکھتے ہین جو اس تعلیم نسوان کو تعلیم ضروری اور فواید آموز سمجھتے ہین ان دونون فریق

چاندی کے صرف سکہ ہائے مفصلہ ذیل دارالضرب سرکاری میں مضروب ہونگے

۱	روپیہ جو سرکاری روپیہ کہلائیگا	وزن سرکاری روپیہ کا ۱۸۰ گرین اور عیار اس تفصیل سے ہے کہ ۱۱ حصہ یعنے ۱۶۵ گرین خالص چاندی اور ایک ثلث کے یعنے ۱۵ گرین آمیزش	دو سو حصہ چاندی کے سکہ میں حساب مقدار حصہ اور اسی عیار سے وزن
۲	آٹھ آنی		
۳	چوانی		
۴	آٹھوان حصہ روپیہ کا یعنے دوانی		

تانبے کے سکہ مفصلہ ذیل دارالضرب میں مضروب ہونگے

۱ — دو پیسہ کا پیسہ یعنے ۔ ۳ — آدھا پیسہ یعنے ایک آنہ کا آٹھوان حصہ

۲ — پیسہ یعنے ۔ ۴ — پائی یعنے پیسے کا ایک ثلث و آنہ کا بارھوان حصہ

تانبے کے سکہ کا وزن حسب ذیل ہوگا

دو پیسہ کے پیسے کا وزن ۲۰۰ گرین نصف پیسے کا وزن ۵۰ گرین

پیسے کا وزن ۱۰۰ گرین پائی کا وزن ۳۳ ۱/۳ گرین

تا وقتیکہ جناب نواب معلی القاب گورنر جنرل و وائسرائے کشور ہند با جلاس کونسل حکم صادر نہ فرماویں طلائی و نقرئی و تانبے کے سکون پر جو حسب آئین ہذا مضروب ہوتی ہیں ایک رخ پر جناب ملکہ معظمہ دام ملکہا کی شبیہ اور نام و الفاظ ملکہ معظمہ وکٹوریہ اور دوسرے رخ پر بزبان انگریزی سکہ کا نام اور لفظ ہندوستان اور سنہ اور نقش و نگار جو وقتاً فوقتاً جناب محتشم الیہم تجویز کریں منقوش ہونگے فقط

مگر ہندوستانی روپیہ ولایت انگلستان میں نہیں لیا جاتا ہے اور نہ اسکا وہاں رواج ہے بلکہ حساب سکہ ولایت حسب ذیل ہے فقط

نام سکہ ولایت	مقدار روپیہ ہندوستانی کا
پاونڈ	۱۵ روپیہ ہندوستانی کا
فرانگ	۱/۲۵ روپیہ ہندوستانی کا
ڈالر امریکہ یا چین	۲ عنار کا
ڈالر مارسلیز	۲ ۱/۲ عنار کا

اسی طریقہ سے کارروائی تار برقی کی بھی ہوتی ہے مگر اوسمین محصول لفظ پر لیا جاتا ہے اور آناً فاناً مین خبر ہندوستان سے ولایت جا سکتی ہے —

سررشتہ تعلیم

ہندو و مسلمان گورنمنٹ نے کبھی تعلیم رعایا کے واسطے کوشش نہین کی علم صرف چند اشخاص پر منحصر تھا وے چاہتے تھے کہ اور سب جاہل رہین اور ہمیلوگ اونسے مثل غلام کے سلوک کرین مگر گورنمنٹ انگریزی چاہتی ہے کہ سب کی تعلیم ہو ہندوستان مین کئی ہزار سرکاری اسکول قایم ہو چکے کہ جہان عمدہ تعلیم دیجاتی ہے تاکہ بڑے انسان بڑی عہدونکے لایق موصوف ہو طبابت کی کالج اسواسطے ہین کہ انسان ہوشیار و تجربہ کار حکیم ہو انگریزی و اردو وغیرہ کی مدرسہ صرف اونکے واسطے ہین جو تھوڑی انگریزی پڑھنا چاہتے ہین اور مدارس قصباتی وہ ہین کہ جہان طلبا اس قدر پڑھ لین کہ کتابون کا مطلب اونسے دریافت ہو جاوے اور اونکی جہالت کی وجہ سے دوسرا شخص اونکو فریب نہ دے سکے —

آئین آمدنی سرکار انگریزی

واضح ہو کہ اسی ہندوستان مین فیروز شاہ تغلق کی حکومت مین سات کرور اور بابر کے وقت مین تین کرور اور جلال الدین محمد اکبر کے عہد مین ۱۰ کرور شاہجہان کی ۲۲ کرور عالمگیر کی ۳۴ کرور سالیانہ آمدنی تھی اب سرکار دولتمدار کی آمدنی فقط ملک ہند سے صرف ۳۵ کرور روپیہ سالیانہ ہے —

آئین سکہ یعنی ٹکسال گورنمنٹ انگریزی

مطابق آئین ایکٹ نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۷۰ء کے سونے کا سکہ جسکو اہل ہند اشرفی کہتے ہین دارالضرب سرکاری مین حسب تفصیل ذیل مضروب ہوتی ہین —

۱	اشرفی پندرہ روپیہ کی	وزن اشرفی کا ۱۸۰ گرین		
۲	۵ کا سکہ طلائی اشرفی کا ایک ثلث کی برابر	اور عیار اس تفصیل سے ہوتا ہے ۱۱ حصہ خالص سونا ۱ حصہ مس یعنی ۹۱۶ گرین خالص طلا		
۳	۲ کا سکہ طلائی اشرفی کی دو ثلث کی برابر	اور ایک حصہ نیکل یعنی ۱۶۴ گرین		
۴	۱ کا سکہ طلائی اشرفی کا دو چند			

لیا جاوی گا واگر مکتوب الیہ کا پتا نہ لگے تو وہ خط لاوارث ہو کر بلا محصول کاتب کو واپس دیا جاوے
پیڈ خط سے وہ خط مراد ہے جسپر ٹکٹ جائز حسب وزن خط کے کاتب خط نے بعد ادای قیمت چسپاں کر دیا ہو
واضح ہو کہ لفظ پارسل سے وہ شے مراد ہے کہ اگر کوئی چیز بطور گٹھری یا پولندہ کے بیرنگ
یا پیڈ روانہ کیا جاوے اور اوسکی رسید کاتب کو ڈاک خانہ سے عطا کیجاوے ؂

نقشہ شرح محصول ڈاک خانہ جو بذریعہ ٹکٹ ڈاک کے لیا جاویگا اندر ہندوستان کے

وزن	چٹھی	ڈاک چٹھی		ڈاک بھنگی	
		رجسٹری شدہ اخبار	غیر رجسٹری شدہ اخبار	پارسل	بولندہ
		دو طرف سے لفافہ کشادہ ہو	دو طرف سے لفافہ کشادہ ہو		ہر طرف سے لفافہ کھلا ہو اور کاغذ کتابی ہو
جو خط نصف تولہ سے زیادہ نہ ہو	۱ پائی	۱ پائی		۲	۱
ایک تولہ	۱	۱		۳	۱
دو تولہ	۲			۴	۲
ہر تولہ زائد پر	۱			۴	۲
دس تولہ	۰	۲ پائی	۱	۴	۲
بیس تولہ	۰	۱	۱	۶	۳
تیس تولہ	۰	۲ پائی	۰	۲	۱
ہر دس تولہ زائد پر	۰				

مگر بیرنگ خط کا محصول اسکا دوگونہ لیا جاے گا
ٹکٹ چسپاں خط ایسے محصول پر روانہ ہونگے ۔

جناب نواب گورنر جنرل بہادر وایسرائے کشور ہند کی ماتحت بنابر انتظام ڈاک خانہ کے ایک افسر تمام ہند کے ڈاک خانون پر بلقب ڈائریکٹر جنرل کے مقام کلکتہ مین رہتا ہے ڈایریکٹر کے ماتحت ہر پریوانس و ہر حصہ پریزیڈنسی پر ایک حاکم اعلے بلقب پوسٹماسٹر جنرل یا چیف انسپکٹر کے رہتا ہے اوسکے ماتحت تمام اوس قلمرو مین ہر ضلع کے صدر مقام پر ایک صدر ڈاک خانہ ہے اور اوس مین ایک حاکم بلقب پوسٹماسٹر کے مع اپنے عملہ کے رہتا ہے اور وہ تمام چٹھیات صندوق سے نکالکر (جو اسواسطے رکھی ہے کہ کاتب خط اپنا خط بنابر روانگی اوسمین چھوڑ دے) منزل مقصود پر بذریعہ ریل و ہرکارون کے روانہ کرتا ہے و رجسٹری و پارسل بھی لیکر رسید دیتا ہے اور خطوطات اوسی ضلع کی معرفت اپنے چٹھی رسان کے تقسیم کراتا ہے علاوہ اس صدر ڈاک خانہ کے اوسکے ماتحت اوسی ضلع کے نامی گرامی قصبون پر چھوٹے ڈاک خانہ ہین جنمین ایک محرر بلقب ڈپٹی پوسٹماسٹر مع چند چٹھی رسان و ہرکارونکی مقرر ہے محصول ہر رنگ خط کا فی الفور مکتوب الیہ سے لیا جاتا ہے —

پوسٹماسٹر جنرل یا چیف انسپکٹر کے ماتحت دو دو تین تین ضلع پر ایک انسپکٹنگ پوسٹماسٹر بنابر نگاہبانی اور شنوائی و تحقیقات نالش بدعملی محرران و دیگر ملازمان ڈاک کی مقرر ہے حکم ہے کہ اگر منڈوی یا نوٹ یا منی آڈر اندر خط کے روانہ کیا جاے تو اوسپر رجسٹری ڈاک خانہ مین کرادی جاوے فیس رجسٹری کو علاوہ محصول مقررہ نقشہ ذیل کے چار آنہ لیجاتی ہے اور رسید کاتب کو دیجاتی ہے اور مکتوب الیہ کو رجسٹری دیکر اوس سے رسید لیجاتی ہے مگر رجسٹری غایب ہو جاے تو اوسکے تحقیقات ہوتی ہے —

ہر رنگ خط سے وہ خط مراد ہے کہ جسکا محصول کاتب نے بذریعہ ٹکٹ ادا نہین کیا ہے بلکہ مکتوب الیہ سے وصول ہوگا اور مکتوب الیہ کو اختیار ہے کہ خط کو واپس کر دے اور محصول نہ دے مگر کاتب خط کو فورًا اوس خط کا محصول جو مکتوب الیہ نے واپس کیا ہے اوسی شرح سے کہ گویا مکتوب الیہ نے ادا کیا ادا کرنا ہوگا مگر کسی قدر زیادہ نہ لیا جاوے گا و اگر مکتوب الیہ پاس کاتب کے چلا آیا ہے یا مقام مندرجہ لفافہ خط سے دوسرے مقام کو چلا گیا ہے اور وہ خط اوس مقام پر بھیجا جاوے تو آدھ آنہ محصول مقررہ سے زیادہ

احتیاط ضرور ہے کہ رعایا پر ظلم و تعدی نہو۔
صاحب کلکٹر ضلع کو قوانین مسکرات کی تعمیل اور محصول سرکاری کی حفاظت کیواسطے اختیار حاصل ہے اور اونکو جائز ہے کہ بھٹی یا دوکان ناجائز جو بغیر لیسنس کے ہو اور اوسکی شراب کا تجسس کرین اور گورنمنٹ کی عدول حکمی کی سزا جرمانہ اور قید سے دین یا قیداروں یا اونکے ضامنون سے باقیات محصول اوسی سبیل سے وصول ہوسکتی ہے جیسے مالگزاری کی باقیات مستاجر یا اوسکے ضامن سے وصول ہوتی ہے۔

آئین کاغذ اسٹامپ

ہندوستانی عملداری مین فیس ارجاع نالش کے حکام عدالت بذریعہ نقد روپیہ کے لیا کرتے تھے مگر سرکار انگریزی نے اسٹامپ رائج کیا وہ اسٹامپ تین طرح کا ہے اول دست آویز کہ جسپر تمسک و دست آویز لکھی جاتی ہین و بقدر قیمت حیثیت دست آویز کے جیسا قانون ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۶۹ عیسوی مین مندرج ہے خزانہ سرکاری سے ملتا ہے دوسرا ٹکٹ ہے کہ وہ بھی خزانہ کلکٹری مین ملتا ہے اور ہر ایک نالش حکام مالی و ملکی کے روبرو اوسی اسٹامپ پر جو اوس قیمت کا ہو کہ جیسا قانون ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۶۷ع مین حکم ہے گذرتی ہے اور عدالت دیوانی کی نالشات قیمت اسٹامپ حسب مندرجہ نقشہ ذیل داخل ہوتی ہے تیسرا اسٹامپ ڈاک ٹکٹ ہے جسکا ذکر آگے لکھا جاوے گا۔

کیفیت سررشتہ نہر گنگ

پیشتر ہندوستان مین معمولی برسات کی قلت سے قحط پڑتا تھا ماں باپ اپنے بچون کو چھوڑ دیتے تھے سڑکین لاشون سے پٹ جاتی تھین جنمین دن دوپہر جنگلی درندے کھاتے تھے ایسی آفتین روکنے کے واسطے نہر نکالی گنگا کی بڑی نہرین قریب ایک ثلث دریا کا پانی آتا ہے جہان کہ وہ کوہ ہردوار سے نکلتا ہے اسکا طول مع شاخون کے قریب ۹۰۰ میل کے ہے پنجاب مین باری دواب کی نہر ۴۶۵ میل لمبی ویران و ریگستانی زمین کو سرسبز کھیت بناتی ہی بڑے شہرون کے قریب نہر کے زد سے بن چکی بنابر آرام آنے کے بنائی گئین

آئین ڈاک خانہ

سرحد سے شراب باہر لے جانے کی ممانعت ہے۔

تاڑی

تاڑی کا عرق تازہ ہو خواہ خمیر کیا ہوا قابل ادائے محصول سرکار ہے تاڑی کے سوائے اوس درخت کی قدر و منفعت کم ہی درخت تاڑ کا شمار اور تاڑی کے محصول کا حساب سہولیت سے ہو سکتا ہے۔

بھنگ

بھنگ کے درخت کا نشہ بنا بنایا محصول کے لایق ہے مگر از بسکہ اوسکے درخت کا سن بہت کام آتا ہے اور اشیاے تجارتی ہے اسواسطے زیادہ احتیاط چاہیے کہ خراج کی تحصیل کے تعلق زراعت مین خلل انداز ہون اس درخت کی زراعت اور اوسکی کاٹ کر جمع کرنے اور اوس سے ٹاٹ و رسی وغیرہ بنانے مین کسی طرح کی مزاحمت قانون کے رو سے نہین ہو سکتی ہے صرف نشہ کی فروخت پر محصول لگتا ہے۔

افیون

افیون کا محصول وصول کرنا خصوصاون اضلاع مین جہان پیدا ہوتی ہے بہت مشکل ہے ممانعت ہے کہ بغیر اجازت سرکار اور صرف سرکار کے کوٹھی کے واسطے پوست کی زراعت کی جاوے لہذا جو افیون کہ قیمت مقررہ سرکار سے کم قیمت پر خرید ہو کر خرچ مین آتی ہے یقیناً چوری کا مال اور قابل دست اندازی عدالت فوجداری کے ہے کلکتہ کی راہ سرکار کی افیون چین کی ولایت کو بھیجی جاتی ہے لہذا کلکتہ کے نیلام مین جس بھاؤ پر افیون بکے اوسکے مطابق سرکار کے تمام علاقون مین افیون کا نرخ مقرر ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ نرخ اوس سے بہت زیادہ ہے جسپر لوگ یہان دینے کو راضی ہین کیون کہ یہان اوسکی زراعت اور خفیہ فروشی بسہولیت ممکن ہے حال مین بطور آزمایش افیون کلکتہ کے بھاؤ سے کچھ کم قیمت پر بکتی تھی مگر ظاہر ہے کہ کلکتہ کے نرخ سے تھوڑے فرق مین تو کچھ مضایقہ نہین ہے لیکن زیادہ فرق کبھی منظور نہوگا کیونکہ سرکار کا فائدہ اسمین ہے کہ جہان نرخ افیون زیادہ ہو وہان فروخت کیواسطے بھیجی جاوے جو احکام افیون کی خوردہ فروشی کے باب مین جاری ہین اونکی شدت سے تعمیل کرنے مین اس بات کی

بڑھادین بلکہ برخلاف اسکے یہ امر مدنظر رہنا چاہیے کہ محصول سرکاری کو تنگ طلبی سے وصول
کرکے شراب وغیرہ کی قیمت زیادہ کرادین اور اسی طرح سے اوسکا خرچ کم کرادین ظاہر ہے کہ
اشیاء مذکور کا صرف کلیتہً قابل ممانعت کے نہین ہے اولاً اوس سبب سے کہ اگر اوسکا برتاؤ
واعتدال انتظام کے ساتھ ہو تو کچھ سبب نقصان کا نہین ہی ثانیاً یہ کہ سب ملکون کی تجربہ کار
متفق ہین کہ جس صورت مین سرکار کی طرف سے کسی چیز کی بالکل ممانعت ہو تو مخفی اوسکا
رواج باقی رہتا ہے کیونکہ وہ چیز بیش قیمت ہو جاتی ہے یہانتک کہ افسران پرمٹ اوسکی
حفاظت سے عاجز ہوتے ہین اور لوگ بالضرور اونکو دغا و دھوکھا دیکر استعمال مین لاتے
ہین لہذا اس باب مین یہ قاعدہ جاری ہے کہ محصول سرکاری اس اندازہ سے زیادہ کیا جاوے
جس سے اون اشیاء کی قیمت تو بڑھجاوے مگر محصول کی زیادتی اس قدر نہو کہ منفعت کی
طمع سے چوکی مارنے والون کو خطرہ کا خیال نرہے۔

آمدنی ہندوستانی شراب کی تحصیل تین طرح سے ہوسکتی ہے۔ اولاً صدر بھٹی۔
صدر بھٹی دیوارون کے احاطہ کے درمیان کسی بڑے شہر کے متصل واقع ہوتی ہے اور اوسکے
گرداگرد چار کوس تک یا کسی دائرہ متعین تک ممانعت ہوتی ہے کہ اس بھٹی کی شراب کے سیوائے
اور شراب کا خرچ نہو صدر بھٹی کی شراب کو لندن پروف سے بقدر حصہ چہارم کے تیزی مین
کم ہونا چاہیے اور جو کوئی اوسکو احاطہ سے باہر لیجاوے تو ایک محصول مقرری فی گلن دینا
پڑتا ہے یہ شراب اجارہ دارون کی معرفت بکتی ہے اور فروشندہ کو اوس محصول کے سیوائے
جو واسطے مقدار شراب مندرجہ پٹہ کے مذکور ہے ایک خراج یومیہ اجازت فروخت کی عوض دینا پڑتا ہے

ثانیاً۔ بندوبست جداگانہ۔ جہان صدر بھٹہ نہو خواہ صدر بھٹے کی سرحد سے جو
دیہات خارج ہون وہان لیسنس دیے جاتے ہین اور اونمین یہ مندرج ہوتا ہے کہ محصول
یومیہ مقررہ ہر ایک یا کئی بھٹون مین کہ اونکے عرض وطول کا اندازہ متعین ہو شراب
کھینچی جاوے گی اور اوسی جگہہ یا اور جگہہ فروخت اوسکی جائز ہوگی۔

ثالثاً۔ بندوبست مستاجری۔ جس حالت مین تمام پرگنہ کا بندوبست احمالی کیا جاوے
تو مستاجر کو اختیار ہے کہ بھٹہ والون کے ساتھ جس طرح چاہے بندوبست کرلے مگر اوسکی

مین بعد تحقیقات کامل کے دس روپیہ سیکڑہ فیس لیتا تھا تنخواہ کا یہ طریقہ تھا کہ خدمتگار ایک پیڑہ روز پاتا تھا اور اندر مہینے کے ۳۲ مار غلہ اور اندر سال کے چار کپڑے ملتے تھے میر بحری کا محصول گاڈی بار برداری پر نیم پیڑا اور خالی کا ایک پیڑ لیا جاتا تھا کچھ روز بعد راجہ لوگ زمین کی پیدایش سے ۵ و ۴ و ۳ حصہ تک لینے لگے زمانے کی تنزلی سے بی ایمانی نے زور پکڑا کاشتکار شاہی محصول خود نہ پہونچانے لگے اوس وقت اوپر افسر دیہاتی مقرر ہوئے اور راجہ کے حصہ سے اونکا بھی حق جانے لگا اور تحصیل آمدنی اونکے ذمہ رہی کچھ روزون بعد وے گانون اونکو ٹھیکون پر دے دیے گئے اور زمینداری کا خطاب اونکو عطا ہوا اور چندروزون بعد زمیندار لوگ اپنا حصہ منتقل کرنے کے مجاز ہو گئے جب زمیندار کثرت سے ہوئے اور فریب کرنے لگے تب راجہ لوگون نے اوپر کامدار و سیچیو و دیوان وغیرہ مقرر فرمائے جب مسلمانون کے ہاتھہ عملداری آئی تو خاندان غلامان نے پیداوار اراضی سے چہارم حصہ اور خاندان خلجی نے نصف حصہ اور خاندان اکبری نے ایک ثلث لیتے رہے اور بجاے سیچیو اور دیوان وغیرہ کے عامل و ناظم و چکلہ دار و تحصیلدار وغیرہ مقرر ہوئے اور بجاے پڑکے دام و سکہ جاری ہوئے انگریزی عملداری مین نصف حصہ پیداوار کا سرکار لیتی ہے و بجز اقطاع بنگال احاطہ کے انتظام مالگزاری کا سنی سالہ بندوبست ہوتا ہے اور بعد گذرنے میعاد بندوبست کے جمع جدید زمینداروں پر ترمیم ہوتی ہے اور بجاے چکلہ دارون وغیرہ کے لفٹنٹ گورنر بہادر و صدر بورڈ و کمشنر و کلکٹر و مجسٹریٹ و جج و تحصیلداران مقرر ہوئے اور بجاے دام و سکہ کے روپیہ چہرہ شاہی اور ڈبل پیسہ رائج کیا وہی ناظم اور صوبہ دار اور چکلہ دار بعض سرکار انگریزی سے پنشن اور بعض ریاست پاکر نوابصاحب و راجہ صاحب کے لقب سے مشہور ہین

آئین مسکرات

واضح ہو کہ ہندوستانی سرکارون مین آبکاری و مسکرات سے جو آمدنی ہوتی تھی سایر مین شمار کی جاتی تھی مگر سرکار انگریزی نے اوسکو جدا کر ایک نیا طریقہ آبکاری محال کے بندوبست کے واسطے جاری کیا ہے اس کام کے انجام مین یہ بات صاحب کلکٹر کی علاقہ سے دور ہے کہ شراب اور مسکرات کا خرچ زیادہ کر کر اس طرح سے سرکاری محصول کو

مہاولی گنگا وغیرہ کلنبو کانڈی وبندرگال ورتن پور وجافنا پانام مشہور شہر ہین ضلع کلنبو اس حصہ کا صدر مقام ہے جناب نواب گورنر جنرل بہادر دیسرائے کشور ہند کا نائب انگریزی ملقب گورنر سیلون کے یہان حکومت کرتا ہے۔

بیان آئین ہاے سرکار انگریزی کا

عدالتہاے فوجداری ودیوانی کے آئین سرکار انگریزی کی یہان کوئی آئین دینوی مثل شرع محمدی وشاستر کے نہین ہے نواب گورنر جنرل بہادر کو اختیار ہے کہ واسطے انصاف ملک کے قانون وآئین جاری کرین اور منسوخ کرین یا ترمیم کرین۔

عدالت دیوانی مین بابت حقوق ملک وغیرہ کے شاستر وشرع پر خیال ہوتا ہے مگر کارروائی مقدمہ مطابق ضابطہ دیوانی یعنے قانون مجریہ نواب گورنر جنرل بہادر کی ہوتی ہے

عدالت فوجداری مین مطابق قانون تعزیرات ہند مجریہ نواب گورنر جنرل بہادر کی تنوایے نالش وسزا ہوتی ہے مگر کارروائی وتحقیقات مقدمات کی حسب المنشاے ضوابط فوجداری قانون مجریہ نواب ممدوح کے کی جاتی ہے

حلف عدالتہاے انگریزی مین فقط عبارت ذیل زبان سے کہلائی جاتی ہے۔

عبارت حلف خدایا پرمیشر کو حاضر ناظر جانکر اس مقدمہ مین جو کچھ جانتا ہون سچ بیان کرون گا بجز سچ کے اور کچھ نہ کہون گا۔

قوانین سررشتہ مال وآئین تحصیل آمدنی سرکاری

زمانہ سلف کی ہندو بوتھیون سے ہندوستان کا مالی انتظام ایسا پایا جاتا ہے کہ جب آغاز پیدایش خلقت کا ہوا ہے ہندوستان کی فرمان روایون نے زمین واسطے کاشتکاری کی رعایا کو دیدی مگر شرط یہ تھی کہ پیداوار اراضی سے حصہ چھٹا حق راجہ کا تھا اور جو زمین خراب ہوتی تھی اوسکا بارھوان حصہ راجہ کا تھا اور سونا وچاندی وجواہرات وسوداگران مولیشی سے نفع پانچوان حصہ راجہ محصول لیتا تھا وباغات ومکانات پر مع بقر قصاب کے محصول چھٹا حصہ راجہ لیا کرتے تھے مزدور وکاریگر اندر مہینہ کے ایک روز راجہ کا کام بلا مزدوری کرتے تھے عدالت دیوانی کی اقبالی مقدمہ مین راجہ مدعا علیہ سے مبلغ پانچ روپیہ سیکڑہ بلا ابتائی

تفصیل آئینی اضلاع احاطہ بمبئی ملک ہندوستان

نمبر	نام ضلع	پتہ ضلع	صدر مقام	دریا	کیفیت
۱	دھارڈوار	علاقہ گوا کے مشرق	نصیر آباد	-	دھارڈوار سے سورت تک بارہ ضلع زبان شنسکرت میں مہاراشٹر دیش یعنے مرہٹو کا ملک لکھا ہے۔
۲	بیگانون	دھارڈوار کی شمال	بیگانون	-	
۳	کوکن	بیگانون ایضا	رتناگری	سمندر	
۴	تھانا	کوکن کے شمال	تھانا	-	
۵	بمبئی	ساسٹی کے جنوب	بمبئی	سمندر	ضلع بمبئی ایک ٹاپو ہی جسکے شمال ساسٹی کا ٹاپو ہے مگر ان دونوں کے درمیان ایک بند لوا قدیم سے دونوں ایک ہوگئے سرکاری قلعہ بمبئی کا نہایت مستحکم ہے بمبئی سے سات میل پر اور کوکن سے ۷۰ میل پر گوا کا ٹاپو ہی جسکو انگریز پرتوگیز ایلفنٹا ایل کہتے ہیں علاقہ گوا کے جنوب میں سداشیو گڑھ نامی ایک جدید بندر مقرر ہوا ہے جہاں پر اسباب جہاز سے اتر کر بذریعہ ریل مندراس کو جاتا ہے۔
۶	پونا	تھانا کے مشرق	پونا	موٹا ندی	
۷	ستارا	پونا کے جنوب	ستارا	-	
۸	شولاپور	ستارا کے مشرق	شولاپور	-	
۹	احمد نگر	پونا کے شمال مشرق	احمد نگر	-	
۱۰	ناسک	احمد نگر کے شمال	ناسک	گوداوری	
۱۱	خاندیس	ناسک کے شمال	ڈھولیا	پوجراندی	خاندیس ٹاپی ہین سے دیگر چند اضلاع کے ایک صوبہ تھا
۱۲	سورت	خاندیس کے غرب	سورت	تاپتی	
۱۳	بھڑونچ	سورت کے شمال	بھڑونچ	نربدا	
۱۴	کھیڑا	بھڑونچ کے شمال	کھیڑا	-	
۱۵	احمد آباد	کھیڑا کے شمال	احمد آباد	سابھرمتی	منہ احمد آباد صوبہ گجرات کا صدر مقام تھا۔

کیفیت اضلاع برہما

بناہ برہما کی عملداری سرکار گورنمنٹ انگریزی نے رنگون دارالکان ویسگو و مولمین وغیرہ اضلاع فتح کرکے چار کمشنریون میں قایم کیے ہین اور ایک نائب گورنر جنرل کا بلقب چیف کمشنری کے یہان رہتا ہی

کیفیت سنگلدیپ یعنے سیلون

سنگلدیپ کا طول ۲۷۰ میل اور عرض ۲۴۰ میل محیط اسکا ۷۷۰ میل ہی یہان کے دریا مشہور

نمبر	نام ضلع	پتہ ضلع	نام صدر مقام ضلع	نام دریا	کیفیت
۱۶	متھرا	نیجا در کے جنوب	مدوری	دیاگارو	+
۱۷	ترنیلوولی	متھرا کے جنوب مائل بمغرب	ترنیلوولی	سمندر	ترنیلوولی کے پورب کنارہ توت کورین نام مقام پر سمندر سے غوطہ خور سیپ سے موتی نکالتے ہین
۱۸	کومیور	متھرا کے شمال	کومیور		کومیور سے ۴۰ میل شمال و مغرب کو نیلگر پہاڑ پر اکسیے نامی مقام انگریزون کی ہوا کھانیکی جگہ ہے
۱۹	ملیبار	کومیور کے غرب	کوچی	سمندر	ملیبار کو ترپاراج و کیرل بھی کہتے ہین
۲۰	کالی کوٹ	ملیبار کے شمال	کالی کوٹ	//	سابق مین یہان راجہ تھا جسکا ذکر خیابان دوم کے چمپانیر مین ہوا ہے
۲۱	تیلی چیری	کالی کوٹ کے شمال	تیلی چیری	//	
۲۲	کنارا	تیلی چیری کے شمال	منگلور	//	
۲۳	ہونور	کنارا کے شمال	ہونور	//	

ذکر احاطۂ سوم یعنے بمبئی احاطہ کا

احاطۂ بمبئی تیسرا حلقہ عملداری انگریزی کا ہے جسکی حد شمالی متھن کوٹ و حد جنوبی احاطہ مندراس و میسور و حد شرقی ریاست حیدرآباد و مالوا و جیسلمیر و حد غربی بلوچستان ریاست کچھ و گجرات و بحر عرب ہے اس احاطہ مین تین ضلع غیر آئینی وہ ہین جو آئینی ہین ان اضلاعون پر نواب گورنر جنرل بہادر و لیسرائے کشور ہند کا نائب ایک گورنر مع اپنی کونسل کے حکومت کرتا ہے اور عدالت ہائی کوٹ در دیوانی بورڈ کے بھی ہین —

تفصیل کمشنری غیر آئینی اضلاع احاطہ بمبئی

کمشنری	نام ضلع	پتہ ضلع	نام صدر مقام	دریا	کیفیت
سندہ	سندہ	علاقہ جیسلمیر کے مغرب	حیدرآباد	سندھ	ملک سندھ کی مفصل کیفیت یہ ہے کہ یہ ملک دریا سندھ کے دونون کنارے دادو بوتر تک عملداری تک چلا گیا ہے پیشتر ایک امیر کے عمل مین تھا اب انگریزی عملداری مین ہے کمشنری سندھ کی حیدرآباد مین ہے حیدرآباد کے شمال دو سو میل پر دریا
	کراچی	ہند کے مغربی حد پر	کراچی	سمندر	
	شکارپور	سندہ حیدرآباد شمال	شکارپور		شکارپور بڑی منڈی ہے ملک سندھ مین خیرپور دادر کوٹ دھٹھہ نامی گرامی شہر ہین امرکوٹ اکبر بادشاہ کا مولد گاہ ہے

جسکو ضلع چنگل پٹو وچنا پٹن کہتے ہین اور اسی شہر مین سمندر کے کنارے قلعہ فورٹ سینٹ جارج ستادے نہایت مضبوط بنا ہے وبندوبست اس ملک کا آئینی ہے کچہری صدر بورڈ وعدالت ہائی کورٹ شہر مندراس مین ہین اس احاطہ مین کوئی دوسرا حصہ ملک کا مثل بنگال کے شامل نہین ہے یہان پر جناب نواب گورنر جنرل بہادر کا نائب نواب گورنر مندراس مع کونسل کے رہتا ہے اور اوسکو واسطے مندراس کے آئین وقانون بنانے کا بھی اختیار ہے

تفصیل اضلاع مندراس احاطہ

نمبر	نام ضلع	پتہ ضلع	نام صدر مقام ضلع	نام دریا	کیفیت
۱	گنجام	لٹک کے جنوب	گنجام	سمندر	
۲	ژرگا پٹن	گنجام کے جنوب ومغرب	درگا پٹن	سمندر	
۳	راج مہندری	درگا پٹن کے جنوب مغرب	راج مہندری	گوداوری	
۴	مچھلی بندر	راج مہندری کے جنوب مغرب	مچھلی بندر	سمندر	
۵	گنٹور	مچھلی بندر کے جنوب مغرب	گنٹور	۰	
۶	نلور	گنٹور کے جنوب	نلور	پنبا	
۷	کڑپ	نلور کے مغرب	کڑپ	کڑپ	
۸	چنگل پٹو	نلور کے جنوب	مندراس	سمندر	چنگل پٹو جسکو چنا پٹن بھی کہتے ہین شہر مندراس سے ۴۰ میل جنوب ہے اور نام ضلع اور فوجداری قطع شہر مذکور کا ہے اور شہر مذکور سمندر کے کنارے آباد ہے اور قلعہ فورٹ سینٹ جارج کا صدر مقام ہے قلعہ مندراس کا بقلعہ سینٹ فورٹ جارج نہایت مضبوط بنا ہے
۹	بلاری	کڑپ کے مغرب مائل شمال	بلاری	ہوگری	بلاری سے شمال ومغرب تنگبھدرا ندی پر وجی نگر قدیم شہر ویران پڑا ہے
۱۰	چتور	کڑپ کے جنوب مین	چتور		
۱۱	ارکاٹ	کڑپ کے جنوب	ارکاٹ	پالار	ارکاٹ صوبہ کرناٹک کا قدیم دارالسلطنت تھا ارکاٹ سے ۲۵ میل جنوب مایل مشرق کو کنجیورم نامی بندر ہے
۱۲	شیلم	ارکاٹ کے جنوب مغرب	شیلم	۰	شیلم سے کوئمبتور تک سات ضلع زرا دروشیں کہلاتے ہین
۱۳	ترچناپلی	شیلم کے جنوب مائل مشرق	ترچناپلی	کاویری	✗
۱۴	تنجور	ترچناپلی کے مشرق	تنجور		تنجور کو سانسکرت مین چول دیش لکھا ہے
۱۵	کوئمبتور	تنجاور کے مشرق	ناگور یا نگر	سمندر	بندر ناگور یا ناگپٹن ۵۰ میل گوشہ جنوب ومشرق کو رامیسر سے ہے یہان ایک مندر بہت بڑا رامیسر مہادیو کا نہایت عالیشان سنگین بنا ہے

تفصیل اضلاع ممالک اودہ

نام قسمت	مقام کمشنر	اضلاع متعلقہ قسمت			
لکھنو	لکھنو	لکھنو	اونام	دریاآباد	بارہ بنکی
فیض آباد	فیض آباد	فیض آباد	بھنڈاپچ		گونڈا
بیسواڑا	راے بریلی	رای بریلی	سلطانپور	پرتابگڈہ	رای بریلی کا ضلع بیسواڑا کے نام سے مشہور ہے
خیرآباد	سیتاپور	سیتاپور	لکھم پور	ہردوئی	خیرآباد ایک پرگنہ ہے

ذکر ممالک متوسط یعنی سنٹرل انڈیا حصہ پنجم احاطہ بنگال

سنٹرل انڈیا یا پنجوان حصہ بنگال احاطہ کا ہے جسکی حد شمالی بندیل کھنڈ و حد جنوبی ریاست حیدرآباد و حد شرقی لفٹنٹ گورنری بنگال و حد غربی ریاست بھوپال و علاقہ برار ہے اسکا بندوبست و انتظام مثل لکھنو کی ہے اور کل اضلاع غیر آئینی ہین صدر مقام ناگپور ہے یہان بھی نواب گورنر جنرل بہادر کا نائب بلقب چیف کمشنر کے رہتا ہے سابق مین یہ ملک مرہٹہ قوم کے راجہ ناگپور کی عملداری مین تھا اب گورنمنٹ انگریزی کی حکومت مین ہے —

تفصیل اضلاع ممالک متوسط یعنی سنٹرل انڈیا

نام قسمت کمشنری	نام اضلاع متعلقہ کمشنری				
ساگر	ساگر	دموہ	ہوشنگ آباد	بیتول	
جبلپور	جبلپور	منڈلا	سیونی	نرسنگ پور	جھنڈواڑہ
ناگ پور	ناگپور	بھنڈارہ	چاندا	وردا	
رای پور معروف بہ ۳۶ گڈہ	رائے پور	سمبل پور	بلاسپور	اپر گودواری	

بیان احاطہ مندراس معروف بہ سیینٹ فورٹ جارج

احاطہ مندراس دوسرا احاطہ حکومت انگریزی کا ہے جسکی حد شمالی لفٹنٹی بنگال و ممالک متوسط و ریاست حیدرآباد و گوا کا علاقہ ہے و حد جنوبی بحر ہند حد شرقی خلیج بنگالہ حد غربی ریاست ٹراونکور و بحر عرب ہے اس احاطہ کا صدر مقام شہر مندراس

قسمت دہلی	نام ضلع متعلقہ قسمت	مفصل کیفیت ضلع
ملتان	ملتان	یہانکا قلعہ نہایت مضبوط تھا دیوان مولراج صوبہ دار لاہور سے سرکارنے بڑی حکمت سے لیا اور سخت لڑائی ہوئی تھی
	پاک پٹن	مقام عدالت فتحپور کو گیرہ مین ہے مگر ضلع نام پاک پٹن معروف ہے
	جھنگ	ایک مختصر شہر ہے
	مظفر گڈھ	کوئی بات قابل تحریر کے نہین
	منٹگمری	یہ شہر نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب مسٹر منٹگمری صاحب بہادر کا آباد کیا ہوا ہے
	ڈیرہ اسمٰعیل خان	نمک لاہوری کا پہاڑ ہے
	ڈیرہ غازی خان	سرائے سنگ مرمر کی قابل تماشا ہے
	بنو	جھاونی کا مقام ہے
	پشاور	سلطنت ہند کی مغربی سرحد ہے یہانکی جھاونی انگریزی بڑی عالیشان ہے پشاور سے ۱۵ میل پر کھاٹہ خیبر ہے
	کوہاٹ	یہان ایک قسم کا پتھر ہوتا ہی جسکو آب گرم مین جوش دیکر مومیائی بناتی ہین
	ہزارہ	کوئی بات قابل تحریر کے نہین ہے

ذکر صوبہ اودہ مرولنس یعنی حصہ چہارم بنگال احاطہ

اودہ حصہ چہارم احاطہ بنگال کا ہے جسکے شمال مین ریاست نیپال جنوب مین دریاے گنگ مشرق مین ضلع گورکھپور ممالک مغربی و شمالی و مغرب قسمت کمشنری روہلکھنڈ ہے یہ ملک نہایت زرخیز ہے سابق مین شاہ اودہ کی عملداری مین تھا نیشکر اور چاول یہان کثرت سے ہوتا ہے ممالک اودہ کا صدر مقام لکھنو شہر جو دریاے گومتی پر آباد ہے اور نہایت عمدہ شہر ہے بندوبست اس ملک کا مثل پنجاب کے غیر آئینی ہے یہان پر جناب نواب گورنر جنرل بہادر کا نائب ایک انگریز ملقب چیف کمشنر ممالک اودہ کے رہتا ہے

نام قسمت	نام ضلع متعلقہ قسمت	مفصل کیفیت ضلع
قسمت دہلی	دہلی	دہلی قدیم شہر جمنا کے داہنے کنارے آباد ہے جو زمانہ سلف مین دار السلطنت ہندوستان کا دار الخلافت تھا یہ شہر نہایت خوش قطع و خوش وضع ہے جامع مسجد و لال قلعہ قابل دید ہے۔
	کرنال	اس شہر کے کھنڈرے مشہور ہین
	گورگانون	ایک چھوٹا سا قصبہ ہے اسکے تعلق ریواڑی ایک نہایت عمدہ شہر ہے گورگانون کے دیبی کا مندر مشہور ہے جنکا میلہ چیت مین ہوتا ہے۔
حصار	حصار	اس شہر کو کور حصیر بھی کہتے ہین جہان پانڈو لڑے تھے۔
	رہتک	اس مین کوئی بات قابل تعریف نہین ہے۔
	سرسا	ایضاً
انبالہ	انبالہ	نہایت صاف شہر ہے۔
	تھانیسر	اسکو بھی کور شیتر کہتے ہین۔
	لودھیانہ	انگریزی چھاونی و ایرکین مشن پریس قابل دید ہے۔
	شملہ سپاٹو	شملہ سے ۲ میل پر سپاٹو گورہ فوج کا مقام چھاونی ہے نواب گورنر جنرل بہادر موسم گرما مین اسی مقام پر رونق افروز ہوتے ہین۔
امرتسر	امرتسر	یہ نہایت عمدہ شہر ہے یہانکا گورو دوارہ نانک کے وقت کا گورو دوارہ قابل دید بنا ہے۔
	گورداسپور	قابل تحریر کوئی چیز نہین ہے۔
	سیالکوٹ	چھاونی مشہور ہے۔
جالندھر	جالندر	اچھا شہر ہے۔
	ہوشیارپور	ایضاً
	کانگڑا	ایک چھوٹی سے پہاڑ پر آباد ہے اسکو نگر کوٹ بھی کہتے ہین مہامایا دیبی کا مندر اس مقام پر ہے اور یہانسے ۲ میل بیاسا ندی کے پار جوالا مکھی ہے۔
لاہور	لاہور	نہایت نفیس و پاکیزہ و آباد شہر ہے کور رنجیت سنگھ پنجاب کا صدر مقام ہے یہانکی سنہری مسجد و وزیر خان کی مسجد و قلعہ قابل دید ہے۔
گوجرانوالا	گوجرانوالا	دریاے چناب کے بائین جانب شہر وزیر آباد بڑا عالیشان قصبہ ہے۔
	فیروزپور	شہر سے نزدیک بڑی انگریزی چھاونی ہے
جہلم	جہلم	اس ضلع مین رہتاس کا قدیم قلعہ اور پنڈ دادنخان کا بڑا قصبہ ہے جسکے نزدیک لاہوری نمک کی کان ہے۔
شاہپور	شاہپور	چھوٹا سا شہر ہے۔
گجرات	گجرات	الائچی یہان پیدا ہوتی ہے۔
راولپنڈی	راولپنڈی	اس ضلع مین اٹک کا مشہور قلعہ اکبری سندھ کے کنارے ہے اور اسکے گرد شہر اٹک آباد ہے

تفصیل اضلاع غیر آئینی ممالک مغربی و شمالی

نام قسمت کمشنری	مقام کمشنر	نام اضلاع متعلقہ قسمت			
جھانسی	جھانسی	جھانسی	جالون	للت پور	ضلع جالون کی عدالت مقام اور تحصیل ہے
اجمیر	اجمیر	اجمیر	مہروار		
کمایون	الموڑہ	الموڑہ	گدھوال	ضلع کمایون کا مقام عدالت الموڑہ و گڈھوال کا پاوڑی ہے	

ضلع جھانسی مین شہر جھانسی قابل تعریف ہے ضلع جالون مین کالپی و کونچ تعریف کے مقام ہین کالپی کا کاغذ مصری زمانہ سلف سے معروف ہے ضلع للت پور مین قصبۂ چندیری پُر فضا مقام ہے ضلع الموڑہ مین نینی تال قابل سیر ہے کمایون مین مندر بدری ناتھ و کیدار ناتھ کا ہے اجمیر مین معین الدین چشتی کا مزار اور اجمیر کے قریب جھاونی نصیر آباد نہایت عمدہ مقام ہے اور اجمیر مین سیسہ کی کان ہے۔

کیفیت پنجاب پروانس یعنی حصۂ سوم بنگال احاطہ

واضح ہو کہ ممالک پنجاب بنگال احاطہ کا تیسرا حصہ ہے جسکے شمال و مشرق ریاست کشمیر و گوشۂ جنوب و مشرق ممالک مغربی خاص جنوب راج پوتانہ و داؤد پترا و قسمت سندھ و جانب مغرب افغانستان و سیستان ہے۔

گورنمنٹ پنجاب کا صدر مقام لاہور ہے اور جناب نواب گورنر جنرل بہادر و وسیرائے کشور ہند کا نائب ملقب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک پنجاب کے یہان رہتا ہے اور بجائے صدر بورڈ کے فینانشل کمشنر کی کچہری ہے و عدالت ہائی کورٹ کی جگہہ چیف کورٹ ہے اور بندوبست ممالک پنجاب کا غیر آئینی ہے یعنے ضلع مین ایک حاکم ملقب ڈپٹی کمشنر کے مع اپنے چند مددگار اسسٹنٹ کمشنر وغیرہ کے رہتا ہے اور مقدمات مال و دیوانی و فوجداری سب وہی فیصل کرتا ہے اور قسمت کا کمشنر اختیارات مشترک رکھتا ہے۔

اس ممالک مین ۳۴ ضلع اندر دس قسمت کے تقسیم ہین حسب نقشہ ذیل

اور اوسکے ملازمان فیضی و بیربر وغیرہ کی عمارات عالیشان خوش قطع و عمدہ بنی ہین ضلع متھرا
مین ہاٹ مہابن بندرابن جلیشر نندگانون برسانہ گوبردھن وغیرہ قصبہ نہایت پرفضا مقام
ہین دیپڑا دکھن و مصری بیان کی مشہور ہے بندرابن مین لالہ بابو دوسرا لکھمی چند سیٹھ مانند
قابل دید بنا ہے وکہنین بہت عمدہ بنی ہین خاص متھرا مین نبی جی کی مسجد وکنس ٹیلہ و
سبرام گھاٹ وغیرہ معروف ہین ضلع علیگڈہ مین ہاتھرس و سکندرہ باد و اترونی وکول
مشہور شہر ہین ضلع بلند شہر مین الوپ شہر و سکندرہ آباد و خورجہ وغیرہ گلزار قصبہ ہین
ضلع میرٹھ مین ہاپور و گڈھ مکتیشر و سرودھنہ و برولٹ وغیرہ مشہور قصبہ ہین بیان میلہ
نوچندی کا چیت مہینے مین عمدہ ہوتا ہے برولٹ مین برتن آہنی عمدہ بنتا ہے سرودھنہ مین
شمرو بیگم کا گرجا گھر قابل دید ہے اور کمبل بیان کے مشہور ہین گڈھ مکتیشر مین کارتکی کا میلہ
نہایت عمدہ ہوتا ہے اور آٹھ نوروز رہتا ہے ضلع مظفر نگر مین تھانہ بھون و شاملی وغیرہ
قصبہ قابل توصیف ہین ضلع سہارنپور مین دیوبند رڑکی کنکھل و ہردوار وغیرہ معروف و بستی
ہین بیان کا کمپنی باغ و روڑکی مین کارخانہ دخانی کل کا اور سرکاری کالج قابل دید ہے
علاوہ اسکے سرکار نے سولانی ندی کا پل باندھکر نہر اوپر سے نکالی ہے اور جوالاپور کے قریب
نہر کا پل باندھکر ندی اوپر سے نکالی ہے ہردوار مین چیت مہینہ مین میلہ گنگا کا ہوتا ہے
ضلع شاہجہان پور مین تلہر و پوایان معروف بستی ہین اور بیان کے چاقو و سروتہ و تلہر کی
تیر و کمان و صندوقچہ و پایہ پلنگ بہت عمدہ بنتے ہین ضلع بانس بریلی مین پیلیبھیت و بریلی چیت
وغیرہ مشہور دیار ہین بیان کی کرسیان پیلی بھیت کے چاول و نگینہ کے قلمدان و کنگھی
آبنوس نہایت عمدہ بنتی ہین ضلع بدایون مین سہسوان مشہور قصبہ ہے اور ایک مسجد
زمانہ سلف کی نہایت عمدہ بنی ہے ضلع مراد آباد مین سنبھل و امروہہ و ٹھاکردوارہ
و کاشی پور و چندوسی وغیرہ گلزار قصبہ ہین مراد آباد مین قلعی کا کام بہت عمدہ ہوتا
ہے امروہہ مین ظروف گلی نہایت سبک اور عمدہ بنا کرتے ہین میران کی درگاہ مشہور
ہے کاشی پور کی چھینٹ عمدہ ہوتی ہے ضلع بجنور مین نگینہ و نجیب آباد و شہر کوٹ وغیرہ مشہور
مقام ہین نجیب آباد مین پھول کے برتن عمدہ بنا کرتے ہین ۔

قصبہ ہین ضلع غازیپور مین بلیا د محمد آباد دو قصبہ قابل توصیف ہین اور یہان کا گلاب و
وعطر گلاب کا مشہور ہے اور تجارت افیون کا سرکاری صدر مقام غازی پور ہے ضلع بنارس مین چندولی
نہایت پر فضا مقام ہے بنارس مین بڑھوا منگل کا میلہ بہت عمدہ ہوتا ہے اور کالج سرکاری
نہایت نفیس بنا ہے ضلع مرزاپور مین چنارگڈھ و شاہ گنج وغیرہ مشہور قصبہ مین یہان پر
برجی برتن اور چنار گڈھ کا قلعہ مشہور ہے اور مرزاپور بڑی منڈی ہے اور بندر باشنی
دیبی کا مندر بھی یہان ہے ضلع الہ آباد مین سکندرہ و خیراگڈھ و کڑا مشہور قصبہ ہین الہ آباد
کا قلعہ محمد جلال الدین اکبر بادشاہ کا بنوایا نہایت عمدہ بنا ہوا ہے سنگرات کا میلہ سال مین نہایت
عمدہ ہوتا ہے امرود یہان کا مشہور ہے دریل کا پل و عمارات کچہری ہائی کورٹ و کوٹھی لودر صاحب
کمشنر کی حسین اب لفٹنٹ گورنری ہے لایق تعریف ہین ضلع فتحپور مین قصبہ غازی پور چھپا
آباد ہے کوڑہ و جہان آباد کی عمارات میان الماس کی قابل دید و شنید ہے ضلع باندہ مین
سیونڈہ و چترکوٹ و کوٹ کلینجر نہایت پُر فضا مقام ہین چترکوٹ کے مقام تیرتھ کا کلینجر کا
قلعہ بابر توصیف سے ہے ضلع کانپور مین قصبہ جات نوابگنج و بٹھور و موسی نگر و اکبرپور و
ڈیرہ منگلپور آباد ہین یہان کی کچہری کلکٹری بطرز جدید و ریلوے اسٹیشن و پل ریلوے و
کارخانجات نہر گنگ و چھاؤنی فرنگ و تیلی گھر و دشیوالہ گورپرشاد معروف بہ کیلاس
وٹھاکر دوارہ پراگ نرائن معروف بہ بیکنٹھ قابل تعریف ہین ضلع جونپور مین دریا گومتی کا
پل قابل دید ہے اور تیل عطر یہان بہت عمدہ بنتا ہے اور چوڑا یہان کا مشہور ہے ضلع فرخ آباد
دو حصہ مین تقسیم ہے ایٹہ و فرخ آباد چنانچہ فرخ آباد صدر و ایٹہ زیر حکومت جنٹ مجسٹریٹ
کے ہے اور فرخ آباد مین شمس آباد چھپرامئو قنوج و ایٹہ و علی گنج و ترو اٹھٹھیہ وغیرہ مشہور
قصبے ہین یہان سوتی کی بڑی منڈی ہے برتن عمدہ بنتے ہین اور قنوج کا گٹہ و چھپرامئو
کا پیڑا مشہور ہین ضلع بیرپی مین بھوگانون عرف جو بتا شہر و شکوہ آباد و مصطفے آباد و آباد
دنامی گرامی قصبہ ہین ضلع آگرہ مین فتحپور سیکری و فیروز آباد مشہور قصبہ ہین ممتاز محل کا
مقبرہ و سکندرہ کا روضہ و اعتماد الدولہ کا مقبرہ و رام باغ و شاہی قلعہ قابل تعریف
ہین یہان پر چی کاری کا کام عمدہ بنتا ہے فتح پور سیکری مین سلیم چشتی اور بادشاہ اکبر

واضح ہو کہ قسمت بنارس مین عدالت ششن بنا بر انفصال مقدمات عدالت فوجداری ہر ضلع مین ہے و باقی قسمت ہاے الہ آباد و آگرہ و میرٹھ در و سلکھنڈ مین عدالت ششن کی حسب ذیل قسمین ہین

تفصیل قسمت عدالت ششن

صلع متعلقہ قسمت ششن	الہ آباد	جونپور	کانپور	باندا	آگرہ	متھرا	فرخ آباد	اٹاوہ	مین پوری	بدایون	شاہجہانپور	بریلی	مراد آباد	مظفر نگر	میرٹھ	علیگڑھ	سہارنپور	گورکھپور	بستی	گورکھپور	بنارس	غازیپور	جونپور
قسمت ششن	الہ آباد	کانپور	باندا	آگرہ	فرخ آباد	مین پوری	میرٹھ	علیگڑھ	سہارنپور	بریلی	شاہجہانپور	مراد آباد											
قسمت کمشنری	قسمت کمشنری الہ آباد مین مفصلہ ذیل قسمت ششن ہے ہین				قسمت کمشنری آگرہ مین تفصیل عدالت ششن			تفصیل عدالت کمشنری میرٹھ			تفصیل عدالت ششن کمشنری روہیل کھنڈ												

ممالک مغربی و شمالی مین دریاے مفصلہ ذیل ہین —

گنگا جمنا رام گنگا گھاگھرہ گومتی دیوہا کوسی سون کین بیدونتی

کین ندی بندیل کھنڈ کے پہاڑون سے نکلکر متصل باندہ کے اور بیدونتی کونڈوانہ سے نکلکر متصل ہمیرپور کے جمنا مین مل گئی ہے سون بندھاچل سے نکلکر چھپرا کے کنارے گنگا سے جا ملی ہے باقی سب دریا کوہ ہمالیہ سے برآمد ہو کر گنگا سے ملتے ہوے سمندر سے جا ملے ہین اور دو نہرین گورنمنٹ انگریزی نے مفصلہ ذیل نکالی ہین اول نہر گنگ جو ہردوار ضلع سہارنپور سے برآمد ہو کر ضلع کانپور مین پھر گنگا سے ملی ہے اور اسی نہر سے ایک شاخ نانون ضلع علیگڈھ سے نکال کر سرکار نے کالپی کے نزدیک جمنا سے ملادی ہے اور دوسری شاخ جسکا نام نہر فتحگڈھ ہے ضلع مظفر نگر سے نکال کر فرخ آباد مین دریاے گنگ سے ملے گی فی الحال انوپ شہر تک تیار ہو آئی ہے دوسری نہر جمن جسکو ضلع سہارنپور کے شمال جانب سے نکال کر مظفر نگر و میرٹھ ہوتی ہوئی دہلی مین جمنا سے ملادی ہے

توصیف اضلاع آئینی ممالک مغربی و شمالی

واضح ہو کہ ضلع گورکھپور دو حصون مین تقسیم ہے گورکھپور و بستی و اس ضلع مین میان گنج و مغفور گنج مشہور قصبہ ہین ضلع اعظم گڈھ مین اعظم آباد و محمد آباد و سکندرپور وغیرہ معروف

نام کان جو آئینی اضلاع بنگال مین واقع ہے

نام اضلاع	نام کان
سلہٹ کچھار سیربھوم	لوہا
سلہٹ بیربھوم ہوگلی بالیشہ	کویلہ
شاہ آباد	ابرک بلور گیرو
	پھٹکری

بیان ممالک مغربی وشمالی پروانس

ممالک مغربی وشمالی دوسرا حصہ بنگال احاطہ کا ہے جسکی مشرق بہار و پالامئو و مغرب دریاے جمن جسکے پار پنجاب و بھرتپور و شمال اودہ و علاقہ نیپال و کوہ کمایون و جانب جنوب ریوان بندیل کھنڈ و گوالیار و دھولپور ہے پورب پچھم ۶۰۰ میل و عرض شمال و جنوب ۳۰۰ میل ہے ممالک مغربی وشمالی کا صدر مقام الہ آباد ہے اور حضور نواب گورنر جنرل بہادر کا نائب بلقب نواب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی وشمالی کے الہ آباد مین رہتا ہے و کچہری صدر بورڈ آف رونیو و عدالت ہائی کورٹ ممالک ہذا کے بھی اسی مقام پر ہے اس پروانس مین بندوبست سرکاری مالگزاری کا سی سالہ ہوتا ہے و ۲۹ ضلع آئینی اندر پانچ کمشنریون کے اور ۱۳ ششش کی قسمتون مین تقسیم ہے سات ضلع اندر تین کمشنری غیر آئینی کے منقسم کیے گئے ہین —

تفصیل اضلاع آئینی ممالک مغربی وشمالی

نام قسمت	مقام کمشنر قسمت	نام اضلاع جو قسمت سے متعلق ہین —						
بنارس	بنارس	گورکھپور	اعظم گڈہ	غازیپور	بنارس	مرزاپور		
الہ آباد	الہ آباد	الہ آباد	فتحپور	ہمیرپور	باندہ	کان پور	جونپور	
آگرہ	اکبر آباد	آگرہ	اٹاوہ	فرخ آباد	ایٹہ	مین پوری	متھرا	
میرٹھ	میرٹھ	علیگڈہ	بلند شہر	میرٹھ	مظفر نگر	سہارنپور	ڈیرہ دون	
روہیلکھنڈ	بانس بریلی	شاہجہانپور	بانس بریلی	بدایون	مراد آباد	بجنور	ضلع ترائی	

تفصیل آئینی اضلاع گورنمنٹ بنگال پروالنس

نمبر	نام ضلع	پتہ ضلع	نام صدر مقام جہاں ضلع کی کچہری ہی	نام دریا جسپر صدر مقام ہی	کیفیت
۲۱	مالدہ	پورنیا کے جنوب	مالدہ	مہانندی	
۲۲	مرشدآباد	مالدہ کے جنوب	مرشدآباد	بھاگیرتھی	
۲۳	بیربھوم	مرشدآباد کے مغرب	سیوڑی	۰	سیوڑی سے ۱۰ میل شمال و مغرب کو جھاڑکھنڈ کی سے درمیان دیوگڈھ میں بیجنا تھ مہادیو کا مندر ہے۔
۲۴	بردوان	بیربھوم کے جنوب	بردوان	۰	
۲۵	ہوگلی	بردوان کے جنوب مشرق	ہوگلی	بھاگیرتھی	
۲۶	میدنی پور	ہوگلی کے جنوب مغرب	میدنی پور	۰	
۲۷	بالیشہ	میدنی پور کے جنوب	بالیشہ	بوڑھی بلنگ	
۲۸	کٹک	بالیشہ کے جنوب	کٹک	مہانندی	
۲۹	کھردا	کٹک کے جنوب	جگناتھ	سمندر	یہ مقام اہل ہند کا مشہور تیرتھ ہی جگناتھ کا مندر ۲۲ گز لمبا اور اوسی قدر چوڑا بنا ہے بھاگل پور سے ۶۰ میل پر آج کل شہر ہے
۳۰	بھاگل پور	مرشدآباد کے شمال	بھاگل پور	گنگا	
۳۱	بان کوڑا	بردوان کے مغرب	بان کوڑا		
۳۲	مونگیر	بھاگل پور کے مغرب	مونگیر	گنگا	
۳۳	بہار	مونگیر کے مغرب	گیا	پھلگو	
۳۴	پٹنہ	بہار کے مغرب بایں شمال	پٹنہ عرف پاٹل پتر	گنگا	
۳۵	ترہت	مونگیر کے شمال	مظفرپور	۰	
۳۶	شاہ آباد	پٹنہ کے مغرب	آرا	۰	
۳۷	سارن	شاہ آباد کی شمال	چھپرا	۰	
۳۸	چمپارن	سارن کے شمال	موتی ہاری	۰	

تفصیل آئینی اضلاع گورنمنٹ بنگال پروانس

نمبر شمار	نام ضلع	بیتہ ضلع	نام صدر مقام جہاں ضلع کی عدالت ہے	نام دریا جس کے صدر مقام پر ہے	کیفیت
۱	۲۴ پرگنہ	سندربن کے شمال	کلکتہ	ہوگلی و گنگا	شہر کلکتہ بنگال پروانس و نیز تمام ہندوستان کا دارالسلطنت اور بڑے افسر کا شہر قابل دیدن ہے
۲	ہوڑا	کلکتہ کے مغرب	ہوڑا	۰	
۳	باراست	۲۴ پرگنہ کے شمال	باراست	۰	
۴	ندیا	باراست کے شمال	کشن نگر	۰	ضلع ندیا میں پلاسی نامے مقام ہے جہاں لارڈ کلاو صاحب نے ۱۷۵۷ء کو نواب سراج الدولہ کو شکست دی۔
۵	جسر	ندیا کے مشرق	مُرلی	۰	
۶	باقرگنج	جسر کے مشرق	بیریسال	۰	اس ضلع میں سندربن ہے
۷	ناؤکولی	باقرگنج کے مشرق	بلوا	میگھنان	
۸	ڈھاکہ جلالپور	باقرگنج کے شمال	فریدپور	۰	
۹	ڈھاکہ	باقرگنج کے شمال و مشرق	ڈھاکا	بوڈھی گنگا	
۱۰	تریپڑا	ڈھاکہ کے مشرق	کومیلا	گومتی	
۱۱	چٹگام	تریپڑا کے جنوب کے مشرق	اسلام آباد	کرن پھولی	
۱۲	سلہٹ	تریپڑا کے شمال	سلہٹ	۰	
۱۳	کچھار	سلہٹ کے مشرق	سلیچا	بارک	
۱۴	میمن سنگھ	سلہٹ کے مغرب	سودار	برہمپترا	
۱۵	پینا	جسر کے شمال	پینا	۰	
۱۶	راج شاہی	پینا کے شمال مغرب	بولیا	گنگا	
۱۷	بگڑا	راج شاہی کے شمال مغرب	بگڑا	۰	
۱۸	رنگ پور	بگڑ کے شمال مشرق	رنگپور	۰	
۱۹	دیناجپور	رنگ پور کے مغرب	دیناج پور	پورن بابا	
۲۰	پورنیا	دیناجپور کے مغرب	پورنیا	۰	

خلیج بنگالہ احاطہ مندراس حد شرقی ملک برہما حد غربی ممالک متوسط ہے اسکا صدر مقام کلکتہ ہی اور وہین جناب نواب گورنر جنرل بہادر ویسرائے کشور ہند کا نائب لوکل گورنمنٹ ملقب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک بنگال کی رہتا ہے اور اپنے پروانس مین اوسکو تمام وہی اختیارات زیر حکومت نواب گورنر جنرل بہادر کے حاصل ہین جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے اور عدالت ہائی کورٹ بھی اس پروانس کی مع صدر بورڈ کے کلکتہ مین ہے اس پروانس مین اڑتیس ۳۸ ضلع آئینی و دس ضلع غیر آئینی ہین۔

تفصیل اضلاع غیر آئینی گورنمنٹ بنگال

نام قسمت	نام ضلع	پتہ ضلع	صدر مقام ضلع	کیفیت
	کوہاٹ	سلہٹ کے شمال	کوہاٹ	قسمت آسام مین لوہا پیدا ہوتا ہے
قسمت کاشغری آسام	نوگانون	کوہاٹ کے مشرق مائل شمال	نوگانون	
	تیج پور	نوگانون کے شمال مائل مشرق	تیج پور	
	گوالپارا	کوہاٹ کے مغرب	گوالپارا	
	لکھم پور	شیوپور کے شمال	لکھم پور	
	شیوپور	نوگانون کے شمال	شیوپور	
قسمت کاشغری چھوٹا ناگپور	چھوٹا ناگپور	نیر ہوم دہبار کے جنوب	لوہارڈگا	گندھک کوئلہ ابرک کی کان ہے
	نان بھوم	ناگپور کے مشرق	برکیا	
	ہزاری باغ	ناگپور کے شمال	ہزاری باغ	
	باگجار محال	کنک اور بالیشر کے مغرب	باگجار محال	پیوری کھریا کوئلہ لوہے کی کان ہے

عملداری مین دار السلطنت ہند ہے۔

نواب گورنر جنرل بہادر وایسرائے کشور ہند کے ماتحت ہر احاطہ اور پروانس مین ایک لوکل گورنمنٹ بطور صوبہ دار کے رہتا ہے اور اوسکو زیر حکومت وبعض صورت مین بعد منظوری جناب نواب مجتشم الیہ کے تمام اختیارات شاہانہ حاصل ہین اور تقرر وتبدیلی وتنزلی تمام حکام علی التہاے مذکور الصدر کے اسی لوکل گورنمنٹ کے حضور سے ہوتی ہے لوکل گورنمنٹ کو بطور نائب گورنر جنرل کے سمجھنا چاہیے مگر بعض پروانس و پریزیڈنسی مین ایسے حاکم کی مختلف تعبیر ہے

تفصیل اضلاع وپروانس واحاطہ یعنی پریزیڈنسی — واضح ہو کہ موضع اوسکو کہتے ہین کہ جسمین ایک یا چند محال شامل ہون اور وہ کسی لقب سے مشہور ہو اور اوسمین تحصیل مالگزاری سرکاری وصول ہوتی ہو ایسی بہت سے موضعات کا مجموعہ ایک پرگنہ ہوتا ہے اور وہ پرگنہ اوس موضع کے نام سے مشہور ہوتا ہے کہ جو موضع آباد وقصبہ ہو وہ اوسمین کوئی بازار لگتا ہو اور مقام بڑا اور نزدیک ہو ایسے چند پرگنون کا ایک ضلع ہوتا ہے اور وہ ضلع ایسے قصبہ کے نام سے معروف ہوگا جو قصبہ بہ نسبت تمام قصبون کے شہر ہو اور وسعت مین تمام قصبہ جات سے بڑا ہو وہی ضلع کے نام سے معروف کیا جاتا ہے ایسے ضلعون کے مجموعہ کا نام پریزیڈنسی یعنی احاطہ ہے واگر احاطہ بہت بھاری ہے تو چند پروانس یعنے حصون پر تقسیم کر دیا گیا ہے —

واضح ہو کہ گورنمنٹ ہند نے کل برٹش انڈیا یعنی عملداری سرکار انگریزی کا ہندوستان تین پریزیڈنسی یعنی احاطون مین تقسیم کیا ہے اول بنگال احاطہ دوم مندراس احاطہ سوم بمبئی احاطہ

ذکر بنگال احاطہ — واضح ہو کہ بنگال احاطہ اتنا بڑا عالیشان ملک کا حصہ ہے کہ مشرق چٹگام سے لیکر مغرب پشاور تک اسکی حد ہے اسواسطے اس احاطہ کو پانچ حصون پر تقسیم کر دیا ہے۔ اول بنگال پروانس چٹگام سے شاہ آباد تک دوم ممالک مغربی وشمالی غازیپور سے میرٹھ تک سوم گورنمنٹ پنجاب پروانس دہلی سے پشاور تک چہارم چیفس کمشنری اودھ قسمت الہ آباد کی شمال یعنی خیم حصہ چیف کمشنری ممالک متوسط ساگر سے ترائی تک

بیان بنگال پروانس — جسکی حد شمالی ریاست بھوٹھٹ سکم نیپال حد جنوبی

اور اوسی عدالت نظامت مندرجہ صدر کو اختیارات ہائی کورٹ کے حاصل ہین اور صیغہ دیوانی مین اوسکے حکام بلقب جج کے لکھے جاتے ہین اور پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ کے فیصلہ کا اپیل لندن مین ہوتا ہے ۔

صیغہ انتظام غیر آئینی

غیر آئینی انتظام وہ ہے کہ اختیارات دیوانی کے بھی مثل فوجداری کے سپرد عدالت مال کے ہوتے ہین اور کلکٹر کو ڈپٹی کمشنر کہتے ہین اور تنخواہ حکام اضلاع غیر آئینی کی کم ہوتی ہے

تفصیل تنخواہ اضلاع آئینی

تنخواہ ماہانہ کمشنر	ششش جج	صاحبکلکٹر مجسٹریٹ	تنخواہ جنٹ مجسٹریٹ	اسسٹنٹ کلکٹر مجسٹریٹ	منصف	ڈپٹی مجسٹریٹ	تحصیلداران اول درجہ	تحصیلداران دوم درجہ	سوم درجہ
۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۸۰۰ یا ۶۰۰	۲۰۰	۱۵۰ یا ۱۲۰	۱۲۰	۱۰۰	۸۰

ارکان سلطنت کا بیان ۔ واضح ہو کہ پارلیمنٹ یعنے دربار شاہی لندن کی طرف سے ہندوستان مین بمقام کلکتہ ایک انگریز نہایت رئیس اور امیر و خاندان معزز سے بلقب گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند کے رہتا ہے اور جسکو خطاب گرینڈ ماسٹر و قایمقام شاہ کا حاصل ہے اور جناب نواب گورنر جنرل بہادر کو تمام عملداری انگریزی مین علاوہ انگلستان کے اختیارات شاہانہ حاصل ہین اور اونکی کونسل کا نام لیجس لیٹف کونسل ہند ہی ہندوستان کے لیے قانون جاری کرنا اور قوانین سابقہ کو منسوخ یا ترمیم کرنا یا جدید آئین بنانا عدالت جدید تقرر کرنا ضلع کا توڑ دینا یا پروانس جدید مقرر کرنا یا اوسکا رد کرنا سکہ کا نمونہ اجرا کرنا ٹکسال جدید جاری فرمانا کسی ٹکسال کا موقوف کر دینا عدالت صدر کا تقرر اور اوسکا تنزل اسی عہدہ دار کے تعلق ہے رئیسون کو خطاب دینا جدید رئیس بنانا بیضابطگی وقوع مین آنے سے ریاست یا راج کا ضبط کر لینا جرم سے معاف کرنا سزاے موت سے رہا کرنا دربارہ ہند کے بادشاہون غیر کے سفیرون سے ملاقات کرنا اور اونکے خطوطون کے جواب دینا کسی ملک پر مہم بھیجنا افسران فوج کا تقرر و تنزل اسکے اختیار مین ہے ہندوستان مین یہ شخص بالکل نظم و نسق کا مالک ہے اور تمام ہند کے حاکم اعلے اسکے فرمانبردار ہین اسکا مقام کلکتہ مین ہے اور کلکتہ انگریزی

ایک یا دو ضلع کی عدالت فوجداری پر ایک عدالت ششن کی بطور صدر کے ہے اور تمام سنگین مقدمات قابل سزاے پھانسی دوائم الحبس عدالت فوجداری سے بنا بر سزا اپیل اس عدالت مین ہوتے ہین اور ششن اون لوگون کی سزا باجلاس حاضرین اسیسر یعنے پنچون کی مشورت سے ہے اور اپیل بنا راضی فیصلہ مجسٹریٹ کے ششن سنتا ہے لیکن عہدہ ایسی ششن کا صاحبان انگریز کو عطا ہوتا ہے —

ہر ایک پروانس کی لوکل گورنمنٹ کی حکومت مین ایک عدالت نظامت[1] شاہی واسطے انفصال اپیل عدالت ششن کے مقرر ہے اور اوس عدالت کے حکام کو تمام پروانس کی عدالت فوجداری پر اختیارات اعلے درجہ کے حاصل ہین اور ایسی عدالت مین چند ششن یکجائی اجلاس کرتے ہین کیونکہ اسکا حکم صیغہ فوجداری مین ناطق ہے مگر لوکل گورنمنٹ کو جسکی حکومت مین وہ عدالت ہے اختیار رہتا ہے کہ حکم ایسی عدالت کا منسوخ کرے —

[1] واضح ہو کہ عدالت ہائی کورٹ ہر احاطہ پروانس کے جسکو اختیارات نظامت سپرد ہین مطابق فرمان شاہی کے یعنے بمنظوری بادشاہ لندن مقرر ہوتے ہین مگر کوئی ابتدائی نالش عدالت نظامت شنوائی نہین کر سکتی ہی مگر صاحبان فرنگ کی سزا ہائی کورٹ سے ہوتی ہے علاوہ اس کے تمام عدالتین گورنر جنرل کے حکم سے مقرر ہوتی ہین واضح ہو کہ اختیارات عدالت فوجداری کے صاحبان کلکٹر کو عطا ہوئے ہین صاحبان کلکٹر وقت پیشی مقدمہ فوجداری کی مجسٹریٹ ضلع کے لقب سے نامزد ہین اور اختیارات ششن صاحبان جج کو عطا ہوئے اور نظامت ہائی کورٹ کو دیگئی

صیغہ عدالت دیوانی — ہر کلکٹر کی ضلع مین بر حکومت صاحبان جج کی دو یا زیادہ منصفی عدالتین ہین اونمین فی عدالت ایک منصف ہندوستانی رہتا ہی اور ایک ہزار تک کی مقدمات لین دین و حقوق ملکیت وغیرہ کے فیصل کرتا ہی اور ایسے منصف کا اپیل صاحب جج کی یہان کہ جسکا وہ ماتحت ہوتا ہی اور ہر ضلع مین ایک عدالت جج ماتحت یعنے صدر الصدور کی ہی اور تمام ابتدائی نالش لا انتہا دعوے از قسم دیوانی ایسے جج ماتحت کی یہان ہوتی ہین اور پانچہزار تک کا اپیل صاحب جج یعنے جسکا وہ ماتحت ہی سنتا ہی اس سے زیادہ کا اپیل ہائی کورٹ مین ہوتا ہے —

دو یا ایک ضلع پر ایک عدالت صاحبان جج کی مقرر ہے اور اوسمین جج از قسم انگریز ہے اور ایسی تمام منصف اور صدر الصدور اوسکے ماتحت ہین اور اسکے حکم اپیل عدالت ہائی کورٹ مین ہوتا ہے

نہایت لیئق وقانون دان رہتا ہے عملہ تحصیلداری کا حسب ذیل اول پیشکار دوم تحویلدار سوم قانون گوے چہارم اطلاق نویس و دیگر چند محرر و بہت سے چپراسی۔
ہر تحصیل مین دو قانون گو اور ہر موضع مین ایک پٹوکری واسطے درستی حساب کتاب گانون کے رہتا ہے اور ان دونون کا عہدہ موروثی ہے۔
چند اضلاع کا مجموعہ ایک قسمت کمشنری کی ہوتی ہے اور ہر ایک قسمت پر ایک عہدہ دار انگریزی بلقب کمشنر کے مقرر ہے اور وہ کمشنر اپنی قسمت کے تمام اضلاع کی کلکٹرون پر حاکم اعلے ہے اور کلکٹر ضلع بلا منظوری ایسی کمشنر کے کوئی کام دقیق انجام نہین کر سکتا ہے چند قسمت کمشنری کا ایک پروانس یعنے حصہ ملک کا ہے اوسپر ایک عدالت صاحبان بورڈ آف ریونیو کی مقرر ہے اور اس عدالت مین چند حکام یکجائی اجلاس کرتے ہین اور اون لوگون کو عدالت مال مین اپنے پروانس کی تمام قسمت اور اضلاع کے حکامون پر اعلے درجہ کا اختیار حاصل ہے اور حکم ایسے صدر بورڈ کا ناطق ہوتا ہے اور زیر حکومت لوکل گورنمنٹ کے صدر بورڈ تمام کمشنرون اور کلکٹرون کے واسطے ضابطہ اور حکم جاری کرتے ہین۔
صیغہ عدالت فوجداری۔ ہر ضلع مین ایک حاکم اعلے انگریز بلقب مجسٹریٹ ضلع کے مقرر ہے اور وہ تمام اختیارات عاملانہ عمل مین لاتا ہے اوسکے ماتحت جنٹ مجسٹریٹ و اسسٹنٹ مجسٹریٹ و ڈپٹی مجسٹریٹ بنا بر مدد مجسٹریٹ ضلع کے رہتے ہین حکومت اس عدالت پر ختم ہے سزاے مجرمان راہزن خلاف قانون کام کرنے والون کو اسی عدالت سے ہو سکتی ہے دوسرے عدالت کسی شخص کو سزا نہین دے سکتی۔
ہر ایک مجسٹریٹ کی حکومت مین ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہے گرفتاری مجرمان اسی کے اختیار مین ہے اور تھانہ کا انتظام زیر حکومت مجسٹریٹ ضلع کے سپرنٹنڈنٹ کو سپرد ہے کوتوال شہر بغیر تحقیقات و گرفتاری کے کسی مجرم کو سزا نہین دے سکتا۔
ہر ضلع مین مجسٹریٹ ضلع کے زیر حکومت ایک جیلخانہ ہے اوسمین تمام مجرم سزا یافتہ قید ہوتے ہین۔
ہر ضلع اعلے کی چھاونی یعنے لشکر گاہ مین ایک مجسٹریٹ چھاونی رہتا ہے جو تمام اختیار فوجداری عمل مین لاتا ہے۔

حکومت کمپنی کے جاری تھی ٹوٹ گئے اور مقام سکریٹری آف اسٹیٹ کالندن مین ہے
بندوبست ہندوستان کا حسب ذیل ہے—
سرکاری عملداری مین عدالت کے تین صیغہ ہین دیوانی فوجداری کلکٹری اور دو قسم کا
انتظام ہے اول آئینی دوم غیر آئینی—

انتظام آئینی عملداری انگریزی

صیغۂ کلکٹری ہر ضلع مین ایک حاکم انگریز بلقب کلکٹر ضلع کے مقرر رہتا ہے اور بالکل
خزانہ و کار تحصیل اوسکے ذمہ ہے اور از جانب سرکار بالکل اختیارات حکومت ضلع مین اوسکے
سپرد ہین اور مقدمات زمینداری و کاشتکاری کے وہ فیصل کرتا ہے ہر ایک صاحب کلکٹر کے
کام کی پانچ صورتین ہین جنکے انجام دہی کے واسطے اونکو پانچ طرح کا اختیار حاصل ہے ۱
اول منتظم ضلع و کار تحصیل مالگذاری دوم ضلع کی ملکیت کے رجسٹری کرنیوالے سوم زمیندار
اور رعایا کے درمیان منصف ہین چہارم عدالت دیوانی کے بعض اقسام کے فیصلون کے جاری
کرنے والے پنجم ضلع کے خزانہ اور حساب کتاب کے رکھنے والے اور ہر ضلع مین زیر حکومت
صاحب کلکٹر کے ایک ہندوستانی ڈپٹی کلکٹر و چند انگریز اسسٹنٹ کلکٹر بطور نائب و
مددگار کلکٹر کے مقرر ہین عدالت کلکٹری مین ایک سررشتہ دار و نائب سررشتہ دار اور بہت سے محرر
اور ایک محافظ دفتر اور ایک نائب محافظ دفتر مع چند محرر و نقلنویس کے و خزانچی اور عملہ نظارت
و داروغہ نزول و داروغہ اسٹامپ مع محرران حسب ضرورت بطور عملہ فارسی دفتر کے تعینات
رہتے ہین اور چند انگریزی نویس بیش درماہہ کے متعین ہین کلکٹر ضلع کے ماتحت ہر
پرگنہ ہر ایک تحصیلدار مع اپنے عملہ مفصلہ ذیل کے بنابر تحصیل مالگزاری واقع فساد زمینداری کے

۱ واسطے ناظرین تاریخ کے ہدایت نامہ مالگذاری کے دفعہ ۲۵ درج حاشیہ کیجاتی ہے کہ صاحبکلکٹر کا حال دریافت ہوجاوے
دفعہ ۲۵ - کلکٹر کی اچھی کارگزاری کے لیے بہت ضرور ہے کہ متواتر اور بے تکلف ہر خاص و عام سے ملاقات کیا کرین اور
اسکے واسطے کوئی امر اس سے زیادہ مفید نہین ہے کہ ہر سال موسم جاڑے مین ہمیشہ ضلع کے ہر طرف سیر کیا کرین اور
نیک و بد حرکات سے آگاہ ہون کیونکہ سرکار نے ضلع اونکو سپرد کر دیا ہے اور جس کام کے لیے صدر مین ضرور ہو اوسکے
واسطے ایسا بندوبست کیا جاوے کہ صاحبکلکٹر کو فراغت حاصل رہے تاکہ ہر سال دیر تک مفصل کا دورہ کرین چنانچہ

انگلستان کے چودہ شہرون مین فی شہر اندھون کے لیے ایک اسکول مقرر ہے جسمین اونکو لکھنا پڑھنا اور عجیب غریب ہنر سکھلائے جاتے ہین انگلستان مین قریب پچیس ہزار کے اندھے آدمی ہین منجملہ اونکے خاص اسکول لندن مین مالہ ۱۷۰ نفر آدمی سمندر کی گھاس اور بال وغیرہ سے عمدہ چٹائیان بناتے ہین اور انواع اقسام کی دستکاریون سے واقف ہین اندھی لڑکیان کاتنی بیننے موزہ بافی کشیدہ دوشالہ بنانی مین تعلیم پاتی ہین اکثر اون لوگون سے صد روپیہ ماہوار کا کام کرلیتی ہین اور دور دور اونکی دستکاریان جاتی ہین جرمنی کے عجائب خانہ مین لندن کے اندھے کی ایک ٹوکری بنائی ہوئی موجود ہے ایک اندھا مورت نہایت عمدہ بناتا ہے ان اسکولون مین اندھے طلبار کو جغرافیہ ہیئت قواعد گروش اجسام فلکی وریاضی اور موسیقی بھی تعلیم ہوتی ہے یہ اہل لندن کی ہمت ہے کہ اندھون کی تعلیم اور ترتیب مین بھی سعی کرتی ہین بڑی تاسف کی بات ہے کہ اہل ہند اون اندھون سے بھی بدتر ہین کہ ایسے بادشاہ رحیم اور امیر کبیر کی حکومت مین بلا خرچ اور مفت علم آتا ہے علم ایسی دولت پائدار سے محروم رہتے ہین

آغاز ضمیمہ دوم

از چمن چہارم خیابان ثالث ذکر انتظام ملک داری بابت ملک ہندوستان از جانب حضرت کوین وکٹوریہ ام ملکہا

واضح ہو کہ حضرت ملکہ کوین وکٹوریہ شہنشاہ گریٹ بریٹن و ہندوستان دام اقبالہا نے جس وقت سے کار مملکت کا ایسٹ انڈیا کمپنی سے ہندوستان لیکر اپنے ذمہ لیا واسطے انفصال مقدمات ہندوستان کی ولایت مین ایک دفتر سکریٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا یعنے وزیر کبیر ہند کا ہے جسکی کونسل مین ۱۵ نفر ممبر ہین اور اوسکے ماتحت دفتر اندر سکریٹری آف اسٹیٹ کا ہے یہ ہر دو دفتر زیر حکومت دربار پارلیمنٹ کے ہین اور تمام کاروبار مملکت مین علاوہ انگلستان کے درجہ وزارت کا رکھتے ہین اور نواب گورنر جنرل بہادر وایسرائے کو اکثر یہ لوگ ہندوستان کے بارہ مین صلاح دینے کے مجاز ہین جو کہ احکام شاہی دربارہ ہند کے دربار شاہی سے صدور پاتے ہین بتوسط دفتر مذکورۃ الصدر کے گورنر جنرل کے حضور ہندوستان مین آتے ہین اور بعد اجرائے دفترہائے صدر کے عدالت کنڈ سال وڈایریکٹرس کورٹ جو بعد

تفصیل اخراجات						
کرایہ جہاز از لیورپول تا سوئیز	اجاعم					
کرایہ دریائی سوئیز تا بمبئی	عم					
کرایہ ریل بمبئی تا کلکتہ	عم دم					
کرایہ ریل از کلکتہ تا الہ آباد	م					
کرایہ از الہ آباد تا کانپور	عم					
کرایہ از کانپور تا لکھنؤ	عم					
کرایہ از لکھنؤ تا فیض آباد	عم					
کرایہ از فیض آباد تا بنارس	عم					
کرایہ از بنارس تا الہ آباد	عم					
کرایہ از الہ آباد تا بمبئی	عم					
کرایہ از بمبئی تا سوئیز	عم					
کرایہ از سوئیز تا لیورپول	عم					
کرایہ جہاز از لیورپول تا لندن	عم					
کرایہ از لندن تا لیورپول	عم					
کرایہ

چڑھی ہین جبرالٹر تو گویا واقعی ہین تو یورپ کا پہاڑ ہے اور بعض آدمی مارسیلیز مین ہو کر جاتے ہین
جو فرانس کے جنوبی کنارہ پر واقع ہے اور مارسیلیز سے بذریعہ ریل شہر پیرس مین گذر کر کیلیس
ہوتے ہوئے جہاز پر سوار ہوتے ہین یا براہ راست بذریعہ ریل شہر پیرس سے برلن کو چلے
جاتے ہین اور وہان سے جہاز پر سوار ہو کر برٹش چینل مین گذر کر مقام **فولکسٹن** مین پہونچتے
ہین ان راستون کے علاوہ اسکندریہ سے انگلستان جانیکے دو اور خشکی کے راستہ ہین ایک
تو اسکندریہ سے جہاز مین سوار ہو کر اٹلی مین پہونچکر خشکی پر وارد ہوتے ہین اور وہان سے
ریل شروع ہوتی ہے جسپر سوار ہو کر فرانس کی سیر کرتے ہوئے کیلیس کو چلے جاتے ہین اس
راستہ مین اٹلی کی سیر کا خوب موقع ملتا ہے جو یورپ کا نہایت بے نظیر عمدہ مقام ہے دوسرے
اسکندریہ سے کشتی مین سوار ہو کر مقام **ٹریسیٹی** مین جا کر اوترتے ہین جو اسٹریلیا کے کنارہ پر
واقع ہے اور ملک اٹلی کا شمالی حصہ اور سوئیزرلینڈ اور فرانس کی سیر کرتے ہوئے کیلیس مین
پہونچتے ہین اور وہان سے اپنے برٹش چینل مین گذر کر انگلستان کے کنارے پر وارد ہوتے
ہین جہان سے بذریعہ ریل لندن کو پہونچ جاتے ہین ذیل مین ایک فہرست درج کی جاتی ہے
جس سے اول درجہ کا مسافر کا زادراہ مع ایک خدمتگار کے اور سفر کی مدت واضح ہوتی ہے۔

تفصیل اخراجات	بابت آقا کرایہ درجہ اول	بابت خادم کرایہ درجہ دوم	مدت سفر	متفرقات خرچ
کرایہ ریل از الہ آباد تا جبلپور	۱۰ ۶	۹	ایک روز	خوراک اجرت قلی وغیرہ
کرایہ ڈاک از جبلپور تا تا کپور	۱۰	۵	۲	متفرقات
کرایہ از تا کپور تا بمبئی	۱۰	۵	۴۲ گھنٹہ	متفرقات
کرایہ بمبئی سے مارسیلیز تک جہاز کا	۱۰	۱۰	۲۲ روز	متفرقات سفر خشکی تری
کرایہ ریل درمیان تک مصر	۱۰	۵	۶ گھنٹہ	
کرایہ ریل و جہاز مارسیلیز سے تا لندن	۱۰	۵	۴۸ گھنٹہ	بابت سفر فرانس
میزان کل	۱۰	۵	۲۶ یوم	

منکشف ہو کہ سلاطین یورپ کا یہ طریقہ نہین ہی کہ مثل شاہان اقوام دیگر کے روپیہ کو فضول خرچی و رنڈی بازی و عیاشی مین صرف کرین بلکہ کسی قدر نقد روپیہ بطور تنخواہ خزانہ شاہی سے پاتے ہین چنانچہ جناب ملکہ معظمہ حسب ذیل تنخواہ خزانہ شاہی سے لیتے ہین —

	تنخواہ جناب ملکہ معظمہ	تنخواہ پرنس آف ویلس	تنخواہ ڈیوک آف ایڈنبرا	تنخواہ شاہزادہ ڈیوک آف کناٹ	تنخواہ شاہزادی لوئیز	تنخواہ شاہزادی بیٹرس	تنخواہ شاہزادہ ڈیوک آف کیمبرج	تنخواہ شاہزادی ویکٹوریا	تفصیل تنخواہ بادشاہ	
	حبیب خاص	شاہزادہ	شاہزادہ	شاہزادی	شاہزادی	شاہزادی	شاہزادہ	شاہزادی	خاص خزانہ	آمدنی خاص و غیرہ
	۷۴۰۰۰۰									

شہر لندن نہایت رونق افروز اور خوش قطع بستی ہے اکثر اہل عرب و دیگر ساکنان ولایات ایشیا علاوہ ہند کے وہان آباد ہین اور لندن سے ہندوستان تک عجیب و غریب کرشمہ نظر آتے ہین اگرچہ ہندوستان سے ولایت جانے کو کلکتہ اور بمبئی دونون جگہ راستہ ہین مگر جو لوگ جبلپور ہوتے ہوئے بمبئی جاتی ہین اونکو تین فائدے ہوتے ہین اول یہ کہ بحری سفر کے نسبت ۱۲ روز کی تخفیف دوم یہ کہ کل سفر مین آرام کی نزدیکی پائی جاتی ہی سوم یہ کہ اس راستہ مین ہندوستان کے بعض عجیب غریب چیزین مثل جبلپور کے سنگ مرمر کے پہاڑ اور پہاڑ مغربی گھاٹ وایلفنٹا کے غار خانہ وغیرہ دیکھنے مین آتے ہین جو متصل بمبئی کے ہین —

مسافر لوگ بمبئی سے جہاز مین سوار ہوکر اثنائے راہ مین عدن سے گذرتے ہوئے خاکنائے سوئیس مین خشک زمین پر وارد ہوتی ہین اور وہانسے اونکو ملک مصر کی آہنی سڑک ملتی ہے اور جو لوگ شہر کیرو کی سیر کرنا چاہین اوسکی سیر کرتے ہوئے اسکندریہ کو جاسکتے ہین اور جو لوگ براہ راست اسکندریہ مین داخل ہوکر پھر جہاز مین سوار ہوتی ہین وے سوئے تھوم مین پہونچکر جو انگلستان کے جنوبی کنارے پر ہے اونکو جزائر مالٹا اور جبرالٹر کے دیکھنے کا موقع ملتا ہی جو بحر قلزم مین انگلستان کی دو مشہور جنگی مقام ہین اور ان ہر دو مقام پر نزار ہا اتواپ

رائج کرے تو اوسکی خرابی متصور ہوتی ہے اور تمام رعایا سرکشی پر آمادہ ہوجاتی ہے اگر کسی معاملہ مین نصف پارلیمنٹ خلاف رائے نصف پارلیمنٹ کے ہون تو ایسی حالت مین رائے شاہی پر عمل کیا جاتا ہے پس لوگون کو پارلیمنٹ کو دربار شاہی تصور کرنا چاہیے یہ ملک ہندوستان بھی اب زیر حکومت اسی بادشاہ کے ہے دارالسلطنت انگلستان کا شہر لندن ہے جو دہلی شہر سے پانچہزار میل کے فاصلہ پر ہے جبکہ دہلی مین دوپہر ہوتی ہے اوس وقت لندن مین صبح کے چار بجتے ہین بعد وفات ولیم چہارم ۱۸۳۷ع کو جناب حضرت شاہنشاہ مہین سلطنت ملکہ کوئین وکٹوریہ دام ملکہا تخت نشین ہوئین جنکے عہد مین سلطنت ہند کی بلا شرکت غیرے زیر حکومت سرکار انگریزی کے در آئے اور بڑے بڑے فاضل و دانا و کارنمایان اشخاص شہر لندن مین جمع ہوے گوکہ کاریگران یا دانایان فرنگ مشہور ہین مگر بعہد دوران حضور ممدوحہ کے کثرت ہے اگر تمام احوال اون لوگون کا درج کیا جاوے تو بجز طوالت تاریخ کوئی فائدہ عام متصور نہین ہوتا ہے پس شمہ حال بطور نمونہ درج کیا جاتا ہے کہ عقلمند کو اشارہ کافی ہے یعنی حضرت گیہان خدیو کے توشکخانہ مین یک باریک سوئی آہنی ہے جسکے اوپر ملکہ مقتسم السیم کے تمام زندگانی کے کل حالات بصنعت تمام کندہ ہین مگر وہ بغیر خوردہ بین نظر نہین آتی اور عجب تر یہ ہے کہ یہ سوئی کھل سکتی ہے اور اسکے اندر چند سوئیان چھوٹی اوسی قسم کی برآمد ہوتی ہین حضرت سریر سلطنت کے تین شاہزادہ ہین اول شاہزادہ ایڈورڈ البرٹ جو ۱۸۴۱ع مین پیدا ہوے جنکو خطاب پرنس آف ویلس کا حاصل ہے اور ولیعہد سلطنت ہین اور شاہزادی شاہ ڈنمارک کی انسے منسوب ہے اور ۱۸۶۹ع مین شاہزادہ بہادر نے ہندوستان کو اپنی قدوم میمنت لزوم سے زینت بخشی جنکی تاریخ تشریف آوری حضرت شعری امرتسب مستند الشعرا بقا نے لکھی اور وہ نہایت پسند ہوئی اور اوسکی تعریف مین چٹھی خاص شاہزادہ صاحب کی نہایت مسرت سے انکو نام آئی دوم شاہزادہ الفرڈ ارنسٹ البرٹ ہین جنکا خطاب ڈیوک آف ایڈنبرا ہے ۱۸۴۴ع کو پیدا ہوے اور شاہزادی روس سے منسوب ہین جنکو ملکہای سکیس کوبرگ اور گاتہا کی سلطنت بطور وراثت کے حاصل ہوئی جنھون نے ۱۸۶۹ع مین ملک ہند کو زینت بخشی سوم شاہزادہ آرتھر ہین ابھی اونکا حال مجھے مفصل نہین معلوم ہے اور چار شاہزادیان ملکہ معظمہ کی ہین اول جو ولیعہد شاہ روس کی بیگم ہین اور تین اونسے چھوٹی ہین اہالیان ہند کو

تمام ہوا تصنیف مستند التواریخ بقا

ولیعہد حضور ملکہ معظمہ

بکنگہم پیلس دولت سرا و محل سکونت

چوتھے شنبہ ۱۵ ماہ ربیع الثانی ۱۲۸۶ھ

بجان دل قدوم مبارک

بکنگہم پیلس دولت سرا

بخطاب ارادت مبارک

چہارون شاہزادہ دیدار عشرت

بہین آن اوج دولت مبارک

نقاش تاریخ تشریف آوری

تشریف آوری مبارک

۱۸۷۵ع

کے ہوتے ہین جب ایسے امیرون کی کچہری جمع ہوتی ہے اور کوئی مقدمہ عظیم پیش ہوتا ہے اوس وقت بڑے بڑے قانون دان بھی اوس عدالت مین حاضر ہوتے ہین تاکہ اونکی صلاح اوس فیصلہ مین لیجاوے لیکن جب کسی مقدمہ مین بڑی تکرار واقع ہوتی ہے تب امیر لوگ چند روز نہایت تجویز کے ساتھہ اپنے گھرون سے عقل کو لڑا لڑا کر دربار مین آتے ہین وکلاے رعایا کا دربار اس طور پہ منعقد ہوتا ہے کہ کوتوالان ضلع کے نام احکام جاری ہوتے ہین کہ اپنے اضلاع کی رعایا کو اطلاع دیو کہ اپنی طرف سے ایک یا دو یا زیادہ آدمی لائق تجویز کرکے بطور وکیل کے بنابر حاضری پارلیمنٹ کے بھیجو کوتوال ضلع اون لوگون کو جمع کرکے احکام شاہی سے مطلع کرتا ہے اسی طرح مالک صوبہ وکیل رعایا اور قصبات کی رعایا اور مدرسونکی طرف سے ۴۰۶ وکیل کل ۶۵۸ وکلا جمع ہوتی ہین اور یہ حکام درجہ سوم کے ہین اور یہ لوگ رعایا کی بہبودی کے واسطے اجراے قانون و دیگر معاملات مین دربار کو صلاح دیتے ہین جب یہ دو درجہ کے حکام مفصلہ بالا جمع ہو جاتے ہین تب بادشاہ مع اپنے وزرا کے داخل دربار ہوتا ہے مگر بادشاہ بطور ایک امیر اعظم کے اوس دربار مین تصور کیا جاتا ہے اور حاکم اکبر اوسکو سمجھتے ہین لیکن یہ بادشاہ بلا قبولیت ایسے دربار پارلیمنٹ کے کوئی کام نہین کرسکتا ہے ایسی کچہری پارلیمنٹ کی اندر سال کے کم سے کم ایک بار جمع ہوتی ہے مگر ممبر لوگ سات برس سے زیادہ شریک پارلیمنٹ نہین ہوسکتے بعد انقضاے میعاد معینہ کے جدید پارلیمنٹ حسب طریقہ بالا بھرتی ہوتی ہے بادشاہ نہایت شان اور تجمل سے دربار پارلیمنٹ مین تخت سلطانی پر جلوس فرماتا ہے اور صاحبان پارلیمنٹ سے صلاح و مشورہ کرتا ہے اگر بعض صورتون مین امیرون اور وکیلون کی راے بادشاہ کی راے سے متفق نہو تو بادشاہ باجلاس کونسل اوس پارلیمنٹ کو موقوف کرکے جدید پارلیمنٹ جمع کرتا ہے اور اگر اوسمین بھی بادشاہ کی راے خلاف ہو تو پھر بادشاہ کو کچھہ اختیار نہین ہے کسی طرح سے طرفداری شاہی نہین کی جاتی ہے بلکہ اگر بادشاہ خلاف تجویز پارلیمنٹ کے اپنی تجویز کو

---

۵ واضح ہو کہ وکیلون مین یہ صفت ہون۔ اول[1] اکیس[21] برس کی عمر سے کم نہ ہو۔ دوم[2] اوس رعایا کی قوم سے ہون جو ملک انگلستان مین پیدا ہوئی۔ سوم[3] حکام عدالت نہون۔ چہارم[4] پنشن یا تنخواہ یافتہ محکمہ شاہی سے نہون اور جو لوگ ایسے وکلا کو تقرر کرکے بادشاہی حکم کے مطابق رعایا کی جانب سے بھیجتے ہین اونمین یہ اوصاف ہون کچھہ آمدنی از قسم اراضی ہو معزز اشخاص ہون۔

آغاز چمن چہارم از خیابان ثالث تواریخ مختصر سیر گلشن ہند

اندر چھ ضمیمہ کے

ذکر توزک و احتشام و انتظام جناب حضرت گیتی پناہ ملکہ کوین وکٹوریہ شہنشاہ ممالک محمیہ گریٹ برٹن و ہندوستان و مختلف بیانات تاریخی زمانہ گذشتہ و حال کہ قابل یادگار زمانہ ہین

ضمیمہ اول ذکر تخت نشینی حضرت ملکہ معظمہ دام ملکہا و بعض حالات ملک انگلستان

ناظرین تواریخ پر واضح ہو کہ سلطنت انگلستان کی متعلق بادشاہ کے ہے مگر سنہ ۱۲۱۵ عیسوی ۱۵ مرجون سے ایسا طریقہ رائج ہے کہ بادشاہ قدرت مطلق نہین رکھتا ہے اور نہ کوئی آئین و قوانین کا اجرا کر سکتا ہے بلکہ ایک کونسل ملقب بہ پارلیمنٹ ہے کہ جس مین تین قسم کے حکام جمع ہوتے ہین اول بادشاہ مع وزرا دوم امیر ملک سوم وکیل رعایا کے اب ہم امیرونکی کچہری کا بیان کرتے ہین کہ حکام اس کچہری کی بڑے بڑے صاحب تدابیر امیر ولایت انگلستان

واضح ہو کہ اس کچہری مین ایسے امیر تقرر ہوتے ہین کہ اونسے سرکار انگلستان کو کوئی فائدہ تعریفی حاصل ہوا ہو دوم وے بڑی لیاقت واسطے علاقجات ملکی کے رکھتے ہون سوم اونکے نزدیک بڑی دولت ہو جسکو اونھون نے اپنی کوشش اور دیانت اور نیک کام اور عقل سے حاصل کی ہو خلاف اسکے کہ ورثہ ملی ہو اور اس دولت کو وہ رفاہ خلائق مین خرچ کرتے ہون

فردکش ہوکر خاص گورنر جنرل و وسیرائے کی گاڑی پر بھراہی صاحبان اسٹاف و سکریٹری وایڈی کمپ کے روانہ ایوان گورنری ہوئے راستہ مین کلکتہ کا والنیٹر لیٹنر گارسالہ سواران وپاڈی گارڈ ہمراہ اردلی ہوئے تمام راستہ مین فوج زیر حکم برگڈیر جنرل کمان افسر پریزیڈنسی ضلع کے صف بستہ کھڑی تھی جس وقت کہ سواری لارڈ ممدوح کی ہوگلی کے پل پر نظر آئی شلک سلامی شاہی فصیل قلعہ فورٹ ولیم سے سر ہوئی ایک گارڈ آف اونر گورون کی فوج کا اور ایک گارڈ آف انر کلکتہ کی والنیٹر رفل کا ایوان گورنری کے صدر دروازہ کے محاذی پر صف بستہ کھڑا تھا جس وقت لارڈ لٹن صاحب بہادر گاڑی سے اوترے ایوان گورنری کے صدر دروازہ کے نیچے نواب لفٹنٹ گورنر بنگالہ نے مع صاحبان اسٹاف خاص کے استقبال کیا تمام افسران ملکی و فوجی پریزیڈنسی کی ایوان گورنری کے صدر زینہ پر حاضر ہوئے اور عہدہ داران سفارت اور دیگر سفیران ممالک غیر موجودۂ کلکتہ اور دیگر صاحبان غیر ملازم سرکار بھی اوس وقت صدر زینہ پر حاضر تھے جناب لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل و وسیرائے کشور ہند مع اپنے صاحبان اسٹاف اور اراکین کونسل کے صدر زینہ کے اوپر جناب لارڈ لٹن صاحب بہادر کا استقبال کرکے اونکو تحمگاہ تک لے گئے بعدہ ایوان کونسل مین گئے وہان پر صاحب ہوم سکریٹری نے سند تقرر نواب لارڈ لٹن صاحب بہادر کی جو حضور ملکہ معظمہ سے عطا ہوئی باواز بلند پڑھی اور لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر نے چارج قائمقامی شاہ لندن کا سپرد لارڈ لٹن صاحب کے کیا اوس وقت ایک شلک شاہی فصیل قلعہ فورٹ ولیم سے باظہار اعزاز نواب لارڈ لٹن صاحب کی اس تقریب سے کہ اونھون نے اہتمام عہدہ جلیلہ گورنر جنرل و وسیرائے کشور ہند کا اپنے ذمہ لیا سر ہوئی بعدازان تمام فوج جو حاضر تھی اور پوری وردی پہنے تھی رخصت ہوئی اور آج کے روز تاریخ ۱۴ اپریل ۱۸۷۶ع تمام ہوا تھی۔

التماس وقت اتمام کتاب ہذا کے حضور ممدوح تشریف لائے اسواسطے بتحریر قطعہ تاریخ حضرت شعری مرتبت بہ بحر سخنوری یکتا درخواجہ محمد مرتضے خان بہادر مستند الشعرا بقا کے کفایت کی **تاریخ**

لٹن صاحب آن گورنر جنرل نصفت نشان ۔ ہد پیش عدلش ظلم عادل گفتن نوشیروان ۔ صاحب فضل و کرم دستور آصف دستگاہ ۔ قدردان علم و فن خود شاعر شعری پناہ ۔ گلزمین ہند از فیض قدومش نو بہار ۔ آبیار نو نہالی ہر تمنا ابر وار ۔ جندا از انگلستان نو گورنر آمدہ ۔ داوری ہند را دار آبادر آمدہ ۔

× ای بقا امسیع تاریخ خوش گفتی بے × زینت ہند و ستان از لو گورنر جنرلے ×

۱۸۷۶ع

موسومہ سر ولیم ہیل پر سوار ہو کر جہاز منیرم پر سوار ہوئے بارہ منٹ بعد بارہ بجے کے ولایت تشریف لے گئے خدا بخیر و عافیت تمام حضور ممدوح کو منزل مقصود تک خیر و عافیت سے پہونچاوے اور ہمیشہ فضل رکھے کیونکہ حضور ممدوح نے اس ہندوستان پر نہایت شفقت و الطاف شاہانہ سے قایم مقامی شاہ لندن کی انجام دی کہ ہر ایک ثنا خوان ہے ——

ذکر حکومت ہز اکسلینسی نواب انریبل رایٹ لارڈ لٹن صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند مین ابتدائے ۱۴ اپریل سنہ ۱۸۷۶ع

ناظرین تاریخ پر پوشیدہ نرہے کہ ۳۱ مہ ماہ مارچ سنہ ۱۸۷۶ع کو جناب لارڈ لٹن صاحب بہادر جدید گورنر جنرل ہند جہاز اوڑینٹیس پر داخل عدن ہوئے صاحب رزیڈنٹ مقیم عدن نے جناب محتشم الیہم کا استقبال نہایت اعزاز و امتیاز کے ساتھ کیا تین بجے شام کو جناب لارڈ لٹن بہادر روانہ بمبئی ہوئے — ۷ اپریل کو حضور ممدوح داخل بمبئی ہوئے نواب گورنر بمبئی نے بمشارکت حاکمان جہازی کے انتظام جہاز سے اوترنے پر مراسم استقبال حضور محتشم الیہم کے نہایت احتیاط اور اعزاز کے ساتھ ادا فرمائی گورنمنٹ ہند کی پیشگاہ سے پیشتر احکام جاری ہو گئے تھے کہ جس وقت نواب لٹن بہادر کسی گورنمنٹ یا چیف کمشنری یا ایجنسی کے داخل ہون اوسی وقت وہ گورنمنٹ یا چیف کمشنری یا ایجنسی کا کلان عہدہ دار ملکی حاضر باشی کے لیے متعین ہو اور جب تک کہ حدود مذکور سے باہر نواب ممدوح کا گذر ہو اونکے ہمراہ رہے ریلوے اسٹیشن پر جہان جہاز پر آرام و آسایش کے قیام ہو افسران ملکی و فوجی حاضر ہون اور اوس اسٹیشن کے چبوترہ پر گارڈ آف انر بھی موجود رہے اور الہ آباد مین لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی تمام رسمیات تعظیمی ادا کرین چنانچہ جناب لارڈ لٹن صاحب بہادر بمبئی سے روانہ ہو کر الہ آباد ہوتے ہوئے داخل اسٹیشن ہوڑہ متعلقہ کلکتہ ہوئے صاحب سکریٹری گورنمنٹ ہند اور سکریٹری فوجی اور ایڈی کمپ نے استقبال کیا اور کمشنر بردوان و سکریٹری گورنمنٹ بنگال و برگڈیر جنرل و کمان افسر پریزیڈنسی ضلع مع صاحبان اسٹاف ضلع و کمشنر پولیس صاحبان جسٹس آف ڈی پیس کلکتہ و صاحب شیرف کلکتہ و صاحب مجسٹریٹ بہادر ہوڑہ اسٹیشن کے چبوترہ پر موجود تھے ایک گارڈ آف انر ہندوستانی پلٹن کا موجود تھا نواب لارڈ لٹن صاحب بہادر ریلوے سے

ماہ مارچ ۱۸۷۶ع کو نواب وایسرائے بہادر نے بپاس عزت کے مہاراجہ وزیانگرم کے حکم صادر فرمایا کہ وہ ۱۳ توپ جو سلامی راجہ صاحب کی بنگال مین بوقت تشریف آوری شاہزادہ کے سرہوئین تھین کل ہند مین بروقت آمد ورفت مہاراجہ کے سر ہوا کرین —

کانپور سے فرخ آباد تک بسبب نہونے ریلوے کے سوداگرون ومسافرون کو بڑی تکلیف تھی جناب ممدوح نے ۱۸۷۶ع مین حکم بنابر اجرائے ریل کے صادر فرمایا —

افسوس ہے کہ ایسے حاکم غریب پرور نے عہدہ نائب السلطنت سے اپریل ۱۸۷۶ع کو بخوشی خود استعفا دیدیا کہ عدالت پارلیمنٹ کو ایسی دانا دستور الملک کے مستوفی ہونے سے کمال رنج ہے کیونکہ حضور ممدوح خیر خواہ بادشاہ وآرام خواہ رعایا تھے تاریخ تقرری سے تا امروز تنخواہ خاص سے ایک حبہ سرکاری خزانہ سے نہین لیا ایک لکھ پونڈ گورنمنٹ کو واسطے تیاری نارتھ بروک کالج اور ہسپتال کے دیا تاکہ یادگاری اونکی قایم رہے حضور ممدوح کو ولایت سے خطاب آرل کا عطا ہوا بعد سپردگی چارج کے جناب ارنبل نارتھ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل وایسرائے کشور ہند بنابر روانگی ولایت کے طیار ہوئے — ۱۴ اپریل ۱۸۷۶ع کو سات بجے صبح کے کلکتہ مین پرنسپ گھاٹ پر بڑا ہجوم ہوا علاوہ افسران واہلکاران گورنمنٹ کے اور بہت سے شرفا ہندوستانی جمع تھے اور میم صاحبان کثرت سے موجود تھین گھاٹ پر فرش مخملی اور طرح طرح رنگ برنگ کے نشان اور جھنڈی نصب کی گئین تھین چند منٹ بعد سات بجے کے لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر مع لارڈ لٹن صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند جدید ایک سواری مین سوار گھاٹ پر تشریف لائے اور دوسری گاڑی مین جناب مس بیرنگ صاحبہ اور کرنیل آہل وغیرہ تھے بعدہ سر رچرڈ ٹمپل صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر بنگال اور ممبران لیجس لیٹیف کونسل تشریف لائے جو صاحبان انگریز ومیم صاحبات وہندوستانی شریف وہان موجود تھے سب سے لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر نے بخندہ پیشانی ہاتھ ملایا اور مع مس بیرنگ صاحبہ کے دریا کے کنارے بڑھی لارڈ لٹن صاحب بہادر گورنر جنرل وایسرائے ہند نے مع ممبران کونسل ودیگر صاحبان کے جو اونکے ساتھ تھے اس مقام پر تین مرتبہ نعرہ وداع کا بلند کیا اور ہمراہیون نے جو تھا نعرہ مارا بعدہ لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر مع مس بیرنگ صاحبہ

ومیجر ضہ انجش صاحب نے پیشتر سے رسمیات تواضع جمع کر رکھا تھا نہایت تعظیم سے پیش آئے اور جلسہ آتشبازی اور آراستگی اور روشنی کا تعریف سے باہر ہے ۹ بجے کے قریب حضور ممدوح نے خاصہ جو نہایت تکلف سے آراستہ تھا تناول فرمایا بعدہ آتشبازی کی کیفیت ملاحظہ فرمائی قریب چار سو ڈالیون کے حضور ممدوح اور صاحبان ہمراہی جناب لزیڈنٹ و ایجنٹ بہادر کے پیشکش ہوئین اور جملہ سپاہیان و سواران چھاونی نیمچ کو جو بطور باڈی گارڈ کے ہمرکاب تھے تقسیم ہوئین صاحبزادہ صاحب نے نہایت عالی حوصلگی سے ہر ایک کی خاطر تواضع کی سپاہیان باڈی گارڈ کو سات سات سیر میوہ و شیرینی تقسیم فرمائی اس ریاست سے نواب محتشم الیہم کا مزاج نہایت خوش و مخطوظ رہا

۲ سردسمبر کو گیارہ بجے جناب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند شہر اجمیر مین ہمراہی اجنٹ راجپوتانہ وفارن و پولیٹیکل سکریٹری کے داخل ہوئے اور مہاراجہ کشن گڈھ و بھرتپور و الور نے حضور ممدوح کا استقبال کیا بوقت دو بجے کے نواب محتشم الیہم راجاؤن سے ملاقات فرمائی اور تین بجے مینوسیول نے ایڈریس پیش کیا چوتھی دسمبر روانہ جانب جے پور ہوئے۔

جے پور۔ چوتھی دسمبر جناب ولیسرائے بہادر سانبھر جھیل کا ملاحظہ فرماتے ہوئے شام کو داخل جے پور ہوئے۔ ۶ سردسمبر کو حضور ممدوح شہر اجمیر کے جو جے پور کا قدیم دارالخلافتہ ہے سیر فرمائی ۷ سردسمبر کو والی جے پور نے رزیڈنٹی مین حضور ممدوح سے ملازمت حاصل کی گیارہ بجے حضور ولیسرائے بہادر نے ایوان عالیشان مین مہاراجہ بہادر سے ملازمت بازگشت سے راجہ صاحب کو سرفراز فرمایا بعدازان جے پور کالج ملاحظہ فرما کر طلبا کو انعام عطا فرمایا اور مہاراجہ کو مبارکباد دی کہ آپ کا کالج خوب رونق پر ہے بعدازان میو کالج کو جو مہاراجہ نے بنوایا ہے دست مبارک سے کھولا اور اوسکا بڑا جلسہ ہوا اور تصویر لارڈ میو صاحب کی جو ولایت سے تیار ہو آئی تھی ملاحظہ فرمائی مہاراجہ نے ایک ایڈریس پُر مضمون اور پُر اثر سر دربار پڑھا اور نواب گورنر بہادر نے بھی مہاراجہ کی اس بات کا شکریہ ادا کیا کہ اونھون نے لارڈ میو کی یادگار قدیم رسکھنے مین زر کثیر صرف فرمایا اور مہاراجہ کی حمیدہ خصایل بھی بیان فرمائے چینی مٹی اور ادویہ بنابر تیاری کاغذ جو ہند مین آتی تھی اور اوسپر محصول لیا جاتا تھا جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے حکم دیدیا کہ اگر وہ خاص تیاری کاغذ کو ادویات آوین تو اونکا محصول معاف کیا گیا

زبان مبارک سے انگریزی مین ایسپیچ ذیل فرمایا —

نقل ایسپیچ حضور وایسرائے بہادر

اے صاحبو — آپکی اظہار خیر خواہی و اخلاص محبت و فاداری و عقیدت کیشی سے مین نہایت مشکور ہوا مجھے اس بات کے سننے سے نہایت خوشی ہے کہ آپ لوگ خوشحال اور با امن ہین امن و انتظام کی حالت اب سنٹرل انڈیا مین بدرجہ کمال ہے یہ اون صاحبون کی جو حکومت کرتے ہین اور اون سپاہیون کی جو کار سرکاری مین بدل مصروف ہین محنت اور مشقت کا نتیجہ ہے اور خصوص سر جان مالکم صاحب کا شکریہ کرنا چاہیے کہ جنھون نے اول اسکا بندوبست کیا تھا تجارت روز بروز ترقی پر ہے اور جب کہ ریل یہان سے مل جاوے گی تو آپ کی تجارت کو اور بھی ترقی کثیر حاصل ہو جاویگی اور مین یہ سنکر نہایت خوش ہونگا کہ آپکا شہر روز بروز ترقی پر ہے فقط بنظر ترحم و شفقت اس قدر کلمات عطوفت آیات زبان مبارک سے فرماکر لوگون کو رخصت فرمایا بعد ازان مہاراجہ پرتاب گڈھ سے ملاقات فرمائی بعدہ راجہ صاحب پاٹن تشریف اندوز ملاقات ہوئے رات کے وقت بنا بر تناول طعام میشن مین رونق افروز ہوئے راستہ مین تماشا آتشبازی ملاحظہ فرمایا اور روشنی بازار و کوٹھے کی ملاحظہ کرتے رہے تمام بازار و مکانات ایک عالم نور معلوم ہوتا تھا جناب نواب گورنر جنرل بہادر راستہ کی کیفیت ملاحظہ فرماتے رونق افزائے میشن ہوئے اور بھراہی صاحبان عالیشان حاضرین جلسہ چھاونی و لیڈی صاحبہ تناول طعام فرمایا یہان روشنی اور باجہ انگریزی کا عجیب عالم تھا دوسرے روز بعد انفراغ ملاقات بازدید راجگان مندرجہ صدر کے بارکہاے گورون کی ملاحظہ فرمائین دوسرے روز تشریف فرمائے جانب سجاہڑہ ہوئے صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ و صاحب اجنٹ ویولی و اسسٹنٹ پولیٹیکل اجنٹ میواڑ نے حضور ممدوح کے استقبال کو حاضر ہوئے مقام سجاہڑہ مین تین ۳ گھنٹہ قیام فرماکر حاضری تناول فرمائی بعدہ روانہ چیتور گڈھ ہوئے —

چیتور گڈھ ریاست اودیپور — ۲۲ ماہ دسمبر ۱۸۷۵ع کو علی الصباح داخل چیتور قلعہ ملاحظہ فرمایا شام کو نمایشہ مین جو اودیپور سے دو کوس ایک مقام حسین ہے تشریف لاکر فرمایا اور یہ مقام متعلقہ ریاست ٹونک ہے نواب ٹونک کی جا[نب] [شہزادہ] احمد یار خان

نقل ایڈریس منجانب رئیسان نیمچہ بحضور جناب مستطاب نواب گورنر جنرل بہادر وسیسرائے کشور ہند

بحضور رایٹ ہنربل لارڈ ٹامس جارج بیرنگ بیرن نارتھبروک آف اسٹرلنگ جی سی ایس آئی وسیسرائے گورنر جنرل بہادر کشور ہند حضور کا مزاج ہمیشہ خوشنود رہے ہم لوگ عقیدت شعار کہ جنکے ذیل مین دستخط ہین ہندوستانی ساہوکار وبیوپاری چھاونی نیمچہ کے بذریعہ اس عریضہ کے نہایت ادب وانکسار سے اپنے خلوص دلی کے ساتھہ حضور کی اس چھاونی نیمچہ مین تشریف لانے کی مبارکباد دیتے ہین ہم لوگون کو حضور انور کی رونق افروزی سے ازحد خوشی حاصل ہوئی ہے کہ حضور قائم مقام ومختار جنابعالیہ ملکہ معظمہ وکٹوریہ بادشاہ مجموعہ گریٹ برٹن وشہنشاہ ہند کے ہین جنکی عالی وعمدہ عہد سلطنت مین ہم لوگ نہایت خوشحالی اور امن چین سے زندگی بسر کرتے ہین خصوصًا ایسے مقام پر جو ایک وقت مین ظلم وجور کا مسکن تھا اوس زمانے مین تجارت کو نہایت خطرہ تھا اور آزادی بالکل معدوم تھی لیکن جب سے کہ ظل حکومت انگریزی ہمارے سر دن پر سایہ افگن ہوئی تجارت کو ازحد ترقی اور سرسبزی حاصل ہوئی اور ضلعون کے تمام عرض وطول مین بکمال آسانی اور امن وعافیت کے ساتھہ آمد ورفت کے ذریعہ موجود ہین لائق اور عالی حوصلہ افسر مہربانی وشفقت سے ہمپر حکومت کرتے ہین اور یہ بھی حضور کی دانشمندی اور انصاف کی دلیل ہے کہ حضور نے اونکو منتخب کرکے مقرر فرمایا ہے اسلیے اب ہم بعجز وانکسار اپنا خراج خیر خواہی بحضور ملکہ معظمہ وکٹوریا پیش کرتے ہین اور حضور کو جو اونکے نہایت لائق اور معزز قایم مقام ومختار ہین ہم تہ دل سے حضور کی درازی زندگی کی دعا کرتے ہین کہ حضور بخیر وعافیت ہمپر حکمران رہین اور یقین کامل ہے کہ یہ حضور کا سفر بہت خوشحال ہوگا ہم لوگ نہایت ادب سے یہ ایڈریس حضور مین پیش کرتے ہین عفی عنہ

حضور کے نہایت عاجز وفرمانبردار وفادار رعایا

سیٹھہ مول چند دولت رام ودوارکا چند ساہوکاران وخزانچی سرکار دولتمدار رکھمدر سنگھہ رام دکا دس جی جیون جی بشیشر جی خیر دز شاہ وگنیش داس دلکھی داس وعوض علی پریزیڈنٹ پنجاب لنڈی ودیگر سکنجاب دنیچہ

نواب گورنر جنرل بہادر نے رؤسائے مذکورہ بالا کو نزدیک بولایا اور ہاتھہ ملایا اور زبان

برگیڈیر جنرل کمانڈنگ صاحب بہادر مع اسٹاف و کنٹونمنٹ مجسٹریٹ بہادر و دیگر صاحبان عالیشان استقبال کے لیے حاضر تھے پل کے اوس طرف مہاراجہ صاحب پرتاب گڈھ و راجہ صاحب پاٹن جو بنا بر قدمبوسی حضور وایسرائے بہادر کے تشریف لائے تھے نہایت تزک و احتشام سے موجود تھے جب سواری حضور وایسرائے بہادر کی وقت سعود پر داخل ہوئی صاحبان رزیڈنٹ سنٹرل انڈیا و پولٹکل ایجنٹ مغربی مالوہ و فارن سکریٹری و پرایوٹ سکریٹری و اڈی کانگ وغیرہ ہمرکاب تھے اول صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ و صاحبان پولٹکل ایجنٹ بہادر سے ملاقات ہوئی اور پھر راجاؤں سے ملاقات ہوئی بعد ازاں شروع حد چھاونی پر جناب کمانڈنگ بہادر نے استقبال کیا تمام فوج نے سلامی ادا کی اور سواری حضور ممدوح کی نہایت تزک و احتشام سے خرامان خرامان روان تھی اور ہر فرد بشر حضور وایسرائے بہادر گورنر جنرل کشور ہند کے اخلاق و مراحم کا ثنا خوان تھا کہ بنہایت کشادہ پیشانی دونوں ہاتھوں سے رعایا کا سلام لیتے جاتے تھے جس وقت توپخانہ والوان نے حضور ممدوح کو دیکھا فوراً تواپ شاہی سلامی داغنے لگے پیشتر سے واسطے قیام حضور ممدوح کے لارنس صاحب کی کوٹھی شیشہ آلات و انواع و اقسام زینتوں سے آراستہ کی گئی تھی اور واسطے خیر مقدم کے ایک کمپنی گوروں کی بطور گارڈ آف آنر کے موجود تھی جس وقت سواری داخل قیام گاہ ہوئی فوراً سلامی سر ہوئی حضور وایسرائے مع ہمراہی بگھی سے اتر کر داخل قیام گاہ ہوئے اوسی وقت رؤسائے ہندوستانی چھاونی نیچے نے ایک اڈریس بزبان اردو نہایت خوشخط حسب مضمون ذیل حضور مین زیر الہند وایسرائے بہادر گشور ہند کو پیش کی

حسب الحکم جناب کمانڈنگ بہادر کی فوج موجودہ چھاونی اوس سڑک پر جہانسی حضور ممدوح کی گھی گذرنے والی تھی دو طرفہ صفابستہ استادہ تھی فوج مذکور اس ترتیب سے کہ اول فوج پولیس مع افسران بعد ازان ہندوستانی پلٹن آلفٹر سے بعدہ رجمنٹ سواران تیسری بعد اوسکے رجمنٹ ۸۰ شاہی گوروں کی موجود تھی توپ خانہ بھی نہایت قریہ سے میدان کو بھی اکثر لینے صاحب مین استادہ تھا ہجوم تماشائیان اس قدر کہ بیان سے باہر تہا رہا عالم شہر کا جمع تھا اور صدہا بازار و دیہات گرد و نواح کے لوگ کوسوں سے اشتیاق دید حضور ممدوح کیلئے جمع تھے

جناب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ و صاحب پولٹیکل ایجنٹ ہاروتی و اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ بیوار بھی بغرض استقبال حضور وایسرائے بہادر کے حاضر تھے ۱۲ قبل اصدار گورنر جنرل بہادر کے انگریزی ۴

نمبر	نام حکام	عہدہ	ضلع
۱	کرنیل فریزر صاحب	سکریٹری	گورنمنٹ سررشتہ تعمیرات سرکاری
۲	میجر سرایس رامزی صاحب	آبی کمشنر	کمایون ممالک مغربی و شمالی
۳	مسٹر ایڈورڈ صاحب	ایضاً	قسمت آگرہ ممالک مغربی و شمالی
۴	مسٹر سی پی کارمیکل	ایضاً	قسمت بنارس ممالک مغربی و شمالی
۵	کرنیل تروہٹ صاحب بہادر	انسپکٹر جنرل	پولیس ممالک مغربی و شمالی
۶	مسٹر ہلیسی صاحب بہادر	کمشنر آبکاری	ممالک مغربی و شمالی
۷	مسٹر سمسن صاحب بہادر	کلکٹر مجسٹریٹ	آگرہ
۸	مسٹر مور صاحب بہادر	مجسٹریٹ	بریلی
۹	مسٹر رابرٹ سن صاحب	مجسٹریٹ	الہ آباد
۱۰	کرنیل ڈکھو	ڈپٹی انسپکٹر جنرل	الہ آباد
۱۱	صاحب اسسٹنٹ سکریٹری		سررشتہ تعمیرات سرکاری
۱۲	مسٹر گوڈ صاحب	سپرنڈنٹ پولیس	مراد آباد
۱۳	سرشام صاحب سکریٹری	مینوسیول	بنارس
۱۴	میر امداد العلی	ڈپٹی مجسٹریٹ	مراد آباد
تیرہ کل	لوازمہ نفر		

دوم یادداشت تاریخی واقعات جناب نواب زیرالملک ولیسرای کشور ہند دام اقبالہ

ناظرین تاریخ پر مخفی نہ ہے کہ جو تمنائے رئیسان پنج کے دلون مین عرصہ سے تھی اور ہر ایک شخص نہایت خوشی اور انبساط سے جشن خیر مقدم کا انتظار کر رہا تھا وہ مراد دلی برآئی اعنے بتاریخ ۲۰ ماہ نومبر ۱۸۷۵ع کو قدوم میمنت لزوم دائرہ دولت نواب مستطاب معلے القاب حضور نارتھ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل ولیسرائے کشور ہند بوقت ۵ بجے شام کے بسواری بگھی چار اسپہ داخل چھاؤنی نیچہ ہوئے وقت رونق افروزی حضور ممدوح کے

تفصیل خلاصہ سیر جناب شاہزادہ مہادرنس آف ویلس انڈر ہندوستان کے

نمبر	نام ماہ	نام مقام	تاریخہای مقام	نام استقبال کنندہ	کیفیت
۹	۱۸۷۶ء جنوری	لاہور	۱۸ سے نہایت ۲۴	لفٹنٹ گورنر پنجاب	۲۰ کشمیر تشریف لیگئے اور امرت سر ہوتے ۲۲ کو لاہور واپس آئے۔
۱۰	〃	آگرہ	۲۵ نہایت ۳۱	لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی	دربار عام
۱۱	فروری	گوالیار	یکم تا ۳ فروری	مہاراجہ گوالیار	معاینہ شہر و ایوان شاہی جدید
۱۲	〃	جے پور	۴ نہایت ۷ سے	مہاراجہ جے پور	معاینہ محلات و بنائے یادگاری اڈورڈ البرٹ ہال
۱۳	فروری	مرادآباد	۸ سے فروری	مجسٹریٹ بہادر	بنقط چند لمحہ قیام فرمایا
۱۴	〃	نینی تال	۸ سے فروری نہایت ۱۱ و	کمشنر بہادر	سیر و شکار
۱۵	فروری	نیپال	۱۹ سے نہایت ۲ سے مارچ	جنگ بہادر وزیر	〃
۱۶	مارچ	پیلی بھیت	۶ سے مارچ	افسران انگریزی	چند لمحہ قیام فرمایا
۱۷	〃	بانس بریلی	۶ سے مارچ	صاحب کمشنر	〃
۱۸	〃	الہ آباد	۷ سے مارچ	گورنر جنرل ہند	دربار اسٹاراف انڈیا
۱۹	〃	جبل پور	۸ سے مارچ	چیف کمشنر بہادر	چند لمحہ تماشا ٹھگون کا معاینہ فرمایا
۲۰	〃	اندور	۹ سے مارچ	مہاراجہ اندور	دربار عام
۲۱	〃	بمبئی	۱۳ سے مارچ	گورنر بمبئی	۱۵ سے مارچ کو بسواری جہاز روانہ ولایت ہوئے

واضح ہو کہ بعد تشریف بری شاہزادہ بہادر جانب ولایت کے سر جان اسٹریچی صاحب بہادر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی نے شکریہ حکام ذیل کا اس بارہ مین ادا کیا کہ جنھون نے انتظام مہمانداری شاہزادہ کا دل و جان سے کیا ——

نواب سر جان اسٹریچی صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی مقام الہ آباد صدق دل سے اقرار کرتے ہین کہ حکام مندرجہ ذیل کی مدد کے باعث سے شاہزادہ بہادر کی مہمانداری کا انتظام نہایت عمدگی سے ہوا ——

کہ شیر مست کند گاو را نگہبانی		ستم ز سایۂ مظلوم خود بپنہ جویان
بشجاعت تو بقعر فنا عدو افگن		سخاوت تو ز حاتم بلند کرد نشان
عنایت تو بجان انام خلق افزون		حمایت تو جہان را بساط امن و امان
منورست ز انوار ذات او گیتی		بہفتمش فلک آثار معدلش رخشان
زہے طبیعت پاکش کہ مخزن ہمہ علم		حصول دولت و اخلاق ہمچنین با آن
مدرسین مدارس ہمہ و طالب علم		سپاس مقدم خسرو بصد زبان گویان
ثنا کہ نیست بحد تو تا کجا احقر		ز وصف تست ز بیرون صفات بند زبان
ہزار دست دعا در جناب پاک الٰہ		کہ شاہزادہ بعمر آبد و بود شادان
سمند ابلق ایام زیر رانت رام		حرون چرخ بفرمانبری نہاد عنان
سریر گیتی و دیہیم چرخ تا باشد		بہ تخت افسر شاہی کنی تو حکم روان
بفرق ظل الٰہی مدام باد افزون	تمام شد	دراز عمر پرنس آف ویلس نخت جوان

تفصیل خلاصہ سیر جناب شاہزادہ صاحب بہادر پرنس آف ویلس اندر ہندوستان کے

نمبر	نام ماہ	نام مقام	تاریخہای قیام	نام استقبال کنندہ	کیفیت
۱	یکم ماہ نومبر ۱۸۷۵ء	عدن	یکم	جنرل شانیڈر	مینوسیول نے ایڈریس پیش کیا
۲	〃	بمبئی مع بڑودہ و پونا	۸ مہ لغایت ۱۲ و ۱۳ و ۱۵ از بڑودہ و پونا ۲۴	نواب گورنر جنرل بہادر ہند	گورنر بمبئی و ممبران مینوسیول نے جلسہ کیا اور روشنی ہوئی
۳	دسمبر	سیلون کولمبو	یکم لغایت ۱۳ دسمبر	گورنر سیلون	روشنی و تیاری خوب ہوئی
۴	دسمبر	مندرا س	۱۳ و ۱۴	گورنر مندراس	ہیضہ کے وجہ سے زیادہ مقام نہوئے
۵	دسمبر	کلکتہ	۲۳ مہ لغایت ۳ جنوری ۱۸۷۶ء	گورنر جنرل بہادر ہند	جلسہ عطائے تمغہ اسٹار آف انڈیا
۶	جنوری ۱۸۷۶ء	لکھنؤ	۴ مہ لغایت ۵	چیف کمشنر اودہ	۴ و ۵ کو بنارس میں مقام فرمایا
۷	جنوری	کانپور	۱۰ جنوری	صاحب ششن جج	رات کو روانہ دہلی ہوئے
۸	〃	دہلی	۱۱ مہ لغایت ۱۷	لفٹنٹ گورنر پنجاب	معاینہ قواعد فوج

زلطف جبزل ویلی ست این درآمد کار	کز آسمان بزمین آفتاب را بکشید
خدایگان جہانبار مرا بحضرت تست	چگونہ ازرہ فرط نیاز روے امید
چہ چارہ کنم امروز تا رسم بدرت	کہ شوق من بکمال ست نیست مذ و ندید
سزد کہ جلوۂ حسن طلب رسد بہ حقم	کہ مورد راست ہمین جامی بر کف جمشید
چہ چارہ ہاے جہان تیرہ کردۂ کہ مرا	کشادہ ست براہ تو دیدۂ امید
درد عازم لے ہجر و تن زنم زسخن	درازی سخن آری نبودہ است حمید
ہمیشہ تا کہ سفید و سیاہ روز و شب ست	سیاہ باد رخ خصم و روی دوست سفید

قصائد و مطلع فرمودہ صاحب فہم و ذکا حضرت لال محمد رئیس و مدرس شہر مالوہ متعلقہ ریاست اندور چھاونی زرٹیٹی اندور

زہے رسایئے بخت بلند ہندستان	کہ سایہ بر سر ما افگند چنین سلطان
زفیض مقدم آن بادشاہ زیر توال	زمین نثار شدہ رشک روضۂ رضوان
پیے رفاہ رعایاے ہند مے آید	بہ ہند خسرو انگلنڈ شاہ ہندستان
ترا برلے چہ گلگشت ہند بایستی	مگر توجہ شاہنشہی کشیدہ عنان
ضمیر آینہ سیماش مظہر ہمہ علم	فنون جملہ جہان و ربیعتش نہان
زبس رواج ببازار دہر داد کمال	کہ علم یافتہ رونق چو حسن شاہ نشان
خرد بگفت کہ این سایۂ خدا باشد	بزیر سایۂ عدلش حکومتے شایان
بعیش شادیے خاطر سرور جان پرور	رسید مطلع تازہ چو نامۂ جانان

مطلع فرمودہ ایضاً

زابتدلے بناے جہان این دوران	کسی ندید چنین شاہزادۂ ذی شان
نگاہ لطف و کرم بر سر رعیت شد	گذار بجز عطا داد گیر انگلستان

قصائد دیگر فرمودۂ ایضاً

بعہد عدل چنین والی ولایت ہند	کہ گوش بندہ نوازی بلند بر در آن

اب تمام رعایاے ہند تاج انگلنڈ کی مطیع ہے اور عوام کے دلون سے دعا بر آمد ہوتی ہے کہ حضور شاہزادہ صاحب کو مع بیگم صاحبہ اور لڑکون کو خدا برکت دے جو جو ہمراہیان شاہزادہ صاحب کے تھے اونکی بھی کارروائیان عمدہ ہوئین اونمین سے ہر ایک شخص کی یہی خواہش تھی کہ حضور ممدوح کی ناموری ہو اور شاہزادہ صاحب بہادر ہر ایک کا دل دست مبارک مین لین ڈیوک آف سینڈرلینڈ و لارڈ سنفلیڈ اور نیز تمام درجہ کے افسر جو اونکے ہمراہ تھے سب دل و جان سے یہی چاہتے تھے کہ جو کام ہو وہ ایسا ہو کہ جس سے ہندوستان کی بہتری ہو اور شاہزادہ بہادر کی تندرستی کا بڑا خیال رکھا سچ ہے کہ ہر ایک صاحب کی جس قدر تعریف ہو بجا ہے اور قابل امتحان نیک نیتی شاہ والا کی یہ ہے کہ عرصہ دراز سے ہند مین قحط تھا امسال تیس سال بعد شاہزادہ کی رونق افروز ہوتی ہی تمام ہند مین ارزانی ہو گئی

قصیدہ تہنیت آمد حضرت شاہزادہ صاحب بہادر طبع زاد شاعر شیرین بیان مولوی محمد حسین متخلص بہ بحر ناظم عدالت مہاراجہ ندور

نوید مقدم شاہجہان بگوش رسید — بجان کہ در تن افسردہ جان تازہ دمید
جہان دہند چو یکسان بود ز روے جمال — مکن بشاہجہان گفتنش مرا تمدید
بر استی کہ پرنس آف ویلس شاہجہان — کہ خلق را بدر اوست تازہ چشم امید
مگر ز دیدہ بہ بیقیش بگوہ و بدشت بود — چہ شیر شرزہ بسوراخ روبہ یافت دخزید
ز عدل اوست کہ امروز میتوان عصفور — بزور بیضہ شاہین بہ پر خویش کشید
ز بیم آن کہ بشکل سنان نمودار است — چہ لرزہ ہا کہ بر اندام خویش موج ندید
ز بہر خانہ خصمش قضا بروز وغا — بباغ رنگ سوسن بدست خویش برید
چہ ریزشست بدست سخاے او کہ فلک — ز راہ این ہمہ گوہر بدامن خود چید
بفر بخت مہاراجہ رنکوجی راؤ — کہ شاہ ہند بمہمانیش بخانہ رسید
قران سعد زہر و مہ ست در یک برج — جلوس شاہ و مہاراجہ چون بہم گردید
سروش گفت ز روی جلوس سال جلوس — قران سعد زہر و مہ ست باید دید

زبان مبارک سے انگریزی مین ایسپیچ ذیل فرمایا —

نقل ایسپیچ حضور ولیسرائے بہادر

اے صاحبو — آپکی اظہار خیر خواہی و اخلاص محبت و وفاداری و عقیدت کیشی سے مین نہایت مشکور ہوا مجھے اس بات کے سننے سے نہایت خوشی ہے کہ آپ لوگ خوشحال اور با امن ہین امن و انتظام کی حالت اب سنٹرل انڈیا مین بدرجہ کمال ہے یہ اون صاحبون کی جو حکومت کرتے ہین اور اون سپاہیون کی جو کار سرکاری مین بدل مصروف ہین محنت اور مشقت کا نتیجہ ہے اور خصوص سر جان مالکم صاحب کا شکریہ کرنا چاہیے کہ جنھون نے اول اسکا بندوبست کیا تھا تجارت روز بروز ترقی پر ہے اور جب کہ ریل یہان سے مل جاوے گی تو آپ کی تجارت کو اور بھی ترقی کثیر حاصل ہو جاویگی اور مین یہ سنکر نہایت خوش ہونگا کہ آپکا شہر روز بروز ترقی پر ہے فقط بنظر ترحم و شفقت اس قدر کلمات عطوفت آیات زبان مبارک سے فرماکر لوگون کو رخصت فرمایا بعد ازان مہاراجہ پرتاب گڈھ سے ملاقات فرمائی بعدہ راجہ صاحب پاٹن تشریف اندوز ملاقات ہوئے رات کے وقت بنا بر تناول طعام میشن مین رونق افروز ہوئے راستہ مین تماشا آتشبازی ملاحظہ فرمایا اور روشنی بازار و کوٹھے کی ملاحظہ کرتے رہے تمام بازار و مکانات ایک عالم نور معلوم ہوتا تھا جناب نواب گورنر جنرل بہادر راستہ کی کیفیت ملاحظہ فرماتے رونق افزائے میشن ہوئے اور بھراہی صاحبان عالیشان حاضرین جلسہ چھاونی و لیڈی صاحبہ تناول طعام فرمایا یہان روشنی اور باجہ انگریزی کا عجیب عالم تھا دوسرے روز بعد انفراغ ملاقات بازدید راجگان مندرجہ صدر کے بارکہاے گورون کی ملاحظہ فرمائین دوسرے روز تشریف فرمائے جانب سجاہڑہ ہوئے صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ و صاحب اجنٹ دیولی و اسسٹنٹ پولیٹکل اجنٹ میواڑ نے حضور ممدوح کے استقبال کو حاضر ہوئے مقام سجاہڑہ مین تین گھنٹہ قیام فرماکر حاضری تناول فرمائی بعدہ روانہ چیتور گڈھ ہوئے —

چیتور گڈھ ریاست اودیپور — ۲۲ ماہ نومبر ۱۸۷۵ع کو علی الصباح داخل چیتور ہوکر قلعہ ملاحظہ فرمایا شام کو نماہیڑہ مین جو اودیپور سے دو کوس ایک مقام چھاونی ہے تشریف لاکر قیام فرمایا اور یہ مقام متعلقہ ریاست ٹونک ہے نواب ٹونک کی جانب سے صاحبزادہ احمد یار خان

۹۷ فیلڈ مارشل جنرل سر ہنری برنارڈ کمانڈر انچیف آف دی فورسز بنگال کا دربار ۹۸ نواب گورنر جنرل بہادر کا مراجعت دربار ۹۹ نواب گورنر جنرل بہادر کا ملاحظہ چھاونی ۱۰۰ نواب گورنر جنرل بہادر کا ملاحظہ گورون کا ۱۰۱ نواب گورنر جنرل بہادر کا خلاف وعدہ ۱۰۲ نواب گورنر جنرل بہادر کا ملاحظہ قلعہ

نقل ایڈریس منجانب رئیسان نیمچہ بحضور جناب مستطاب نواب گورنر جنرل بہادر وسیسرائے کشور ہند

بحضور رایٹ ہنربل لارڈ ٹامس جارج بیرنگ بیرن نارتھبروک آف اسٹرلنگ جی ایم ایس آئی وسیسرائے گورنر جنرل بہادر کشور ہند حضور کا مزاج ہمیشہ خوشنود رہے ہم لوگ عقیدت شعار کہ جنکے ذیل مین دستخط ہین ہندوستانی ساہوکار وبیوپاری چھاونی نیمچہ کے بذریعہ اس عریضہ کے نہایت ادب وانکسار سے اپنے خلوص دلی کے ساتھہ حضور کی اس چھاونی نیمچہ مین تشریف لانے کی مبارکباد دیتے ہین ہم لوگون کو حضور انور کی رونق افروزی سے ازحد خوشی حاصل ہوئی ہے کہ حضور قائم مقام ومختار جنابعالیہ ملکہ معظمہ وکٹوریہ بادشاہ مجموعہ گریٹ برٹن وشہنشاہ ہند کے ہین جنکی عالی وعمدہ عہد سلطنت مین ہم لوگ نہایت خوشحالی اور امن چین سے زندگی بسر کرتے ہین خصوصًا ایسے مقام پر جو ایک وقت مین ظلم وجور کا مسکن تھا اوس زمانے مین تجارت کو نہایت خطرہ تھا اور آزادی بالکل معدوم تھی لیکن جب سے کہ ظل حکومت انگریزی ہمارے سر دن پر سایہ افگن ہوئی تجارت کو ازحد ترقی اور سرسبزی حاصل ہوئی اور ضلعون کے تمام عرض وطول مین کمال آسانی اور امن وعافیت کے ساتھہ آمد ورفت کے ذریعہ موجود ہین لائق اور عالی حوصلہ افسر مہربانی وشفقت سے ہمپر حکومت کرتے ہین اور یہ بھی حضور کی دانشمندی اور انصاف کی دلیل ہے کہ حضور نے اونکو منتخب کرکے مقرر فرمایا ہے اسلیے اب ہم بعجز وانکسار اپنا خراج خیر خواہی بحضور ملکہ معظمہ وکٹوریا پیش کرتے ہین اور حضور کو جو اونکے نہایت لائق اور معزز قایم مقام ومختار ہین ہم تہ دل سے حضور کی درازی زندگی کی دعا کرتے ہین کہ حضور بخیر وعافیت ہمپر حکمران رہین اور یقین کامل ہے کہ یہ حضور کا سفر بہت خوشحال ہوگا ہم لوگ نہایت ادب سے یہ ایڈریس حضور مین پیش کرتے ہین عفو حضور کے نہایت عاجز ودفادار رعایا

سیٹھہ مول چند دولت رام ورود بلی چند ساہوکاران وخزانچی سرکار درام رکھہ دسنگھ رام دکا دس جی جیون جی بشیش جی خیر دز شاہ وگنیش داس دلکھی داس وعوض علی پریزیڈنٹ پنجاب لنڈی ودیگر سکنجاجا دنیچہ

نواب گورنر جنرل بہادر نے روسائے مذکورہ بالا کو نزدیک بولایا اور ہاتھہ ملایا اور زبان

برگیڈیر جنرل کمانڈنگ صاحب بہادر مع اسٹاف و کنٹونمنٹ مجسٹریٹ بہادر و دیگر صاحبان عالیشان استقبال کے لیے حاضر تھے پل کے اوس طرف مہاراجہ صاحب پرتاب گڈھ و راجہ صاحب پاٹن جو بنابر قدمبوسی حضور وایسرائے بہادر کے تشریف لائے تھے نہایت توزک و احتشام سے موجود تھے جب سواری حضور وایسرائے بہادر کی وقت معہود پر داخل ہوئی صاحبان رزیڈنٹ سنٹرل انڈیا و پولٹکل اجنٹ مغربی مالوہ و فارن سکریٹری و پرائیوٹ سکریٹری و اڈی کانگ وغیرہ ہمرکاب تھے اول صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ و صاحبان پولٹکل اجنٹ بہادر سے ملاقات ہوئی اور پھر راجاؤں سے ملاقات ہوئی بعدازاں شروع حد چھاونی پر جناب کمانڈنگ بہادر نے استقبال کیا تمام فوج نے سلامی ادا کی اور سواری حضور ممدوح کی نہایت توزک و احتشام سے خراماں خراماں روان تھی اور ہر فرد بشر حضور وایسرائے بہادر گورنر جنرل کشور ہند کے اخلاق و مراحم کا ثنا خوان تھا کہ بنہایت کشادہ پیشانی دونوں ہاتھوں سے رعایا کا سلام لیتے جاتے تھے جس وقت توپخانہ والوں نے حضور ممدوح کو دیکھا فوراً تواب شاہی سلامی داغنے لگے پیشتر سے واسطے قیام حضور ممدوح کے لارنس صاحب کی کوٹھی شیشہ آلات و انواع و اقسام زینتوں سے آراستہ کی گئی تھی اور واسطے خیر مقدم کے ایک کمپنی گورون کی بطور گارڈ آف آنر کے موجود تھی جس وقت سواری داخل قیام گاہ ہوئی فوراً سلامی سر ہوئی حضور وایسرائے ہمراہی بگھی سے اوتر کر داخل قیام گاہ ہوئے اوسی وقت رؤسائے ہندوستانی چھاونی نیچے نے ایک اڈریس بزبان اردو نہایت خوشخط حسب مضمون ذیل حضور مہر زیر الہند وایسرائے بہادر کشور ہند کی پیش کی

حسب الحکم جناب کمانڈنگ بہادر کی فوج موجودہ چھاونی اوس سڑک پر جہانسی حضور ممدوح کی کبھی گذرنے والی تھی دو طرفہ صفبستہ استادہ تھی فوج مذکور اس ترتیب سے کہ اول فوج پولیس مع افسر بعدازاں ہندوستانی پلٹن انفنٹری بعدہ رجمنٹ سواران تیسری بعداوسکے رجمنٹ ۸ اشاہی گورون کی موجود تھی توپخانہ بھی نہایت قرینہ سے میدان کوٹھی اکٹر لینے صاحب میں استادہ تھا ہجوم تماشائیان اس قدر کہ بیان سے باہر تھا رہا عالم شہر کا جمع تھا اور صدہا بازار و دیہات گردونواح کے لوگ کوسوں سے اشتیاق دید حضور ممدوح کیلیے مجتمع تھے

جناب اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ صاحب پولیٹکل اجنٹ ہاروتی و اسسٹنٹ پولیٹکل اجنٹ بیوار بھی بغرض استقبال حضور وایسرائے بہادر کے حاضر تھے ۱۲ قبل اصدار گورنر جنرل بہادر کے انگریزی ام

نمبر	نام حکام	عہدہ	ضلع
۱	کرنیل فریزر صاحب	سکریٹری	گورنمنٹ سررشتہ تعمیرات سرکاری
۲	میجر سرایس رامزی صاحب	آبی کمشنر	کمایون ممالک مغربی و شمالی
۳	مسٹر ایڈورڈ صاحب	ایضاً	قسمت آگرہ ممالک مغربی و شمالی
۴	مسٹر سی پی کارمیکل	ایضاً	قسمت بنارس ممالک مغربی و شمالی
۵	کرنیل تروہٹ صاحب بہادر	انسپکٹر جنرل	پولیس ممالک مغربی و شمالی
۶	مسٹر ہلیسی صاحب بہادر	کمشنر آبکاری	ممالک مغربی و شمالی
۷	مسٹر سمسن صاحب بہادر	کلکٹر مجسٹریٹ	آگرہ
۸	مسٹر مور صاحب بہادر	مجسٹریٹ	بریلی
۹	مسٹر رابرٹ سن صاحب	مجسٹریٹ	الہ آباد
۱۰	کرنیل ڈکھو	ڈپٹی انسپکٹر جنرل	الہ آباد
۱۱	صاحب اسسٹنٹ سکریٹری		سررشتہ تعمیرات سرکاری
۱۲	مسٹر گوڈ صاحب	سپرنڈنڈنٹ پولیس	مراد آباد
۱۳	سرشام صاحب سکریٹری	مینوسیول	بنارس
۱۴	میر امداد العلی	ڈپٹی مجسٹریٹ	مراد آباد
تیرہ کل	لوے نفر		

دوم یادداشت تاریخی واقعات جناب نواب وزیر الملک ولیسرای کشور ہند دام اقبالہ

ناظرین تاریخ پر مخفی نہ ہے کہ جو تمنائے رئیسان پنج کے دلون مین عرصہ سے تھی اور ہر ایک شخص نہایت خوشی اور انبساط سے جشن خیر مقدم کا انتظار کر رہا تھا وہ مراد دلی بر آئی اعنے بتاریخ ۲۰ ماہ نومبر ۱۸۸۵ع کو قدوم میمنت لزوم دائرہ دولت نواب مستطاب معلے القاب حضور نارتھ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل ولیسرائے کشور ہند بوقت ۵ بجے شام کے بسواری بگھی چار اسپہ داخل چھاؤنی نیچہ ہوئے وقت رونق افروزی حضور ممدوح کے

تفصیل خلاصہ سیر جناب شاہزادہ مہادر پرنس آف ویلس اندر ہندوستان کے

نمبر	نام ماہ	نام مقام	تاریخہای مقام	نام استقبال کنندہ	کیفیت
۹	۱۸۷۶ء جنوری	لاہور	۱۸ سے لغایت ۲۴	لفٹنٹ گورنر پنجاب	۲۰ کشمیر تشریف لیگئے اور امرت سر ہوتے ۲۲ کو لاہور واپس آئے۔
۱۰	〃	آگرہ	۲۵ لغایت ۳۱	لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی	دربار عام
۱۱	فروری	گوالیار	یکم تا ۳ فروری	مہاراجہ گوالیار	معاینہ شہر و ایوان شاہی جدید
۱۲	〃	جے پور	۴ لغایت ۷ سے	مہاراجہ جے پور	معاینہ محلات و بنائے یادگاری اڈورڈ البرٹ ہال
۱۳	فروری	مرادآباد	۸ سے فروری	مجسٹریٹ بہادر	بفقط چند لمحہ قیام فرمایا
۱۴	〃	نینی تال	۸ سے فروری لغایت ۱۱ و	کمشنر بہادر	سیر و شکار
۱۵	فروری	نیپال	۱۹ سے لغایت ۲ سے مارچ	جنگ بہادر وزیر	〃
۱۶	مارچ	پیلی بھیت	۶ سے مارچ	افسران انگریزی	چند لمحہ قیام فرمایا
۱۷	〃	بانس بریلی	۶ سے مارچ	صاحب کمشنر	〃
۱۸	〃	الہ آباد	۷ سے مارچ	گورنر جنرل ہند	دربار اسٹاف انڈیا
۱۹	〃	جبل پور	۸ سے مارچ	چیف کمشنر بہادر	چند لمحہ تماشا ٹھگون کا معاینہ فرمایا
۲۰	〃	اندور	۹ سے مارچ	مہاراجہ اندور	دربار عام
۲۱	〃	بمبئی	۱۳ سے مارچ	گورنر بمبئی	۱۵ سے مارچ کو بسواری جہاز روانہ ولایت ہوئے

واضح ہو کہ بعد تشریف بری شاہزادہ بہادر جانب ولایت کے سر جان اسٹریچی صاحب بہادر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی نے شکریہ حکام ذیل کا اس بارہ مین ادا کیا کہ جنھون نے انتظام مہمانداری شاہزادہ کا دل و جان سے کیا ——

نواب سر جان اسٹریچی صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی مقام الہ آباد صدق دل سے اقرار کرتے ہین کہ حکام مندرجہ ذیل کی مدد کے باعث سے شاہزادہ بہادر کی مہمانداری کا انتظام نہایت عمدگی سے ہوا ——

کہ شیر مست کند گاو را نگہبانی		ستم زسایۂ مظلوم خود بپنہ جویان
بشجاعت تو بقعر فنا عدو افگن		سخاوت تو ز حاتم بلند کرد نشان
عنایت تو بجان انام خلق افزون		حمایت تو جہان را بساط امن و امان
منورست زانوار ذات او گیتی		بہفتمش فلک آثار معدلش رخشان
زہے طبیعت پاکش کہ مخزن ہمہ علم		حصول دولت و اخلاق ہمچنین با آن
مدرسین مدارس ہمہ و طالب علم		سپاس مقدم خسرو بصد زبان گویان
ثنا کہ نیست بحد تو تا کجا اقصر		ز وصف تست ز بیرون صفات بندز بان
ہزار دست دعا در جناب پاک الٰہ		کہ شاہزادہ بعمر آبد و بود شادان
سمند ابلق ایام زیر ران رام		حسرون چرخ بفرمانبری نہاد عنان
سریر گیتی و دیہیم چرخ تا باشد		بہ تخت افسر شاہی کئی تو حکم روان
بفرق ظل الٰہی مدام باد افزون	تمام شد	دراز عمر پرنس آف ویلس نجت جوان

تفصیل خلاصہ سیر جناب شاہزادہ صاحب بہادر پرنس آف ویلس اندر ہندوستان کے

نمبر	نام ماہ	نام مقام	تاریخہای قیام	نام استقبال کنندہ	کیفیت
۱	یکم ماہ نومبر ۱۸۷۵ء	عدن	یکم	جنرل شانیڈر	مینو سیول نے ایڈریس پیش کیا
۲	؍؍	بمبئی مع بر طوہ ۵ دیوا	۸ مہ لغایت ۱۲ و ۱۳ و ۱۵ بڑودہ و ۱۶ تا ۲۱	نواب گورنر جنرل بہادر ہند	گورنر بمبئی و ممبران مینو سیول نے جلسہ کیا اور روشنی ہوئی
۳	دسمبر	سیلون کولمبو	یکم لغایت ۱۳ دسمبر	گورنر سیلون	روشنی و تیاری خوب ہوئی
۴	دسمبر	مدراس	۱۳ و ۱۴	گورنر مدراس	ہیضہ کے وجہ سے زیادہ مقام نہوئے
۵	دسمبر	کلکتہ	۲۳ مہ لغایت ۳ جنوری ۱۸۷۶ء	گورنر جنرل بہادر ہند	جلسہ عطائے تمغہ اسٹار آف انڈیا
۶	جنوری ۱۸۷۶ء	لکھنؤ	۶ مہ لغایت ۹	چیف کمشنر اودہ	۸ و ۹ کو بنارس میں مقام فرمایا
۷	جنوری	کانپور	۱۰ جنوری	صاحب کمشنر جج	رات کو روانہ دہلی ہوئے
۸	؍؍	دہلی	۱۱ مہ لغایت ۱۷	لفٹنٹ گورنر پنجاب	معاینہ قواعد فوج

زلطف جبزل ویلی ست این درآمد کار — کز آسمان بزمین آفتاب را بکشید
خدایگان جہانبار مرا بحضرت تست — چگونہ ازرہ فرط نیاز روے امید
چہ چارہ کنم امروز تا رسم بدرت — کہ شوق من بکمال ست نیست مذ دیدہ
سزد کہ جلوۂ حسن طلب رسد بہ حقم — کہ مورد است ہمین جا ہی بر کف جمشید
چہ چارہ ہاے جہان تیرہ کردۂ کہ مرا — کشادہ ست براہ تو دیدۂ امید
درد عازنم لے ہجر و تن زنم زسخن — درازی سخن آری نبودہ است حمید
ہمیشہ تا کہ سفید و سیاہ روز و شب ست — سیاہ باد رخ خصم و روی دوست سفید

قصائد و مطلع فرمودہ صاحب فہم و ذکا حضرت لال محمد رئیس و مدرس شہر مالوہ متعلقہ ریاست اندور چھاونی زرینٹی اندور

زہے رسائیے بخت بلند ہندستان — کہ سایہ بر سر ما افگند چنین سلطان
زفیض مقدم آن بادشاہ زیر توال — زمین نثار شدہ رشک روضۂ رضوان
پئے رفاہ رعایاے ہند مے آید — بہ ہند خسرو انگلنڈ شاہ ہندستان
ترا برائے چہ گلگشت ہند بایستی — مگر توجہ شاہنشہی کشیدہ عنان
ضمیر آینہ سیماش مظہر ہمہ علم — فنون جملہ جہان و طبیعتش نہان
زبس رواج ببازار دہر داد کمال — کہ علم یافتہ رونق چو حسن شاہ نشان
خرد بگفت کہ این سایۂ خدا باشد — بزیر سایۂ عدلش حکومتے شایان
بعیش شاد بے خاطر سرور جان پرور — رسید مطلع تازہ چو نادۂ جانان

مطلع فرمودہ ایضاً

زابتدائے بناے جہان تا این دوران — کسی ندید چنین شاہزادۂ ذی شان
نگاہ لطف و کرم بر سر رعیت شد — گذار بجہ عطا داد گیر انگلستان

قصائد دیگر فرمودۂ ایضاً

بعہد عدل چنین والی ولایت ہند — کہ گوش بندہ نوازی بلند بر در آن

اب تمام رعایاے ہند تاج انگلنڈ کی مطیع ہے اور عوام کے دلون سے دعا بر آمد ہوتی ہے کہ حضور شاہزادہ صاحب کو مع بیگم صاحبہ اور لڑکون کو خدا برکت دے جو جو ہمراہیان شاہزادہ صاحب کے تھے اونکی بھی کارروائیان عمدہ ہوئین اونمین سے ہر ایک شخص کی یہی خواہش تھی کہ حضور ممدوح کی ناموری ہو اور شاہزادہ صاحب بہادر ہر ایک کا دل دست مبارک یلین لین ڈیوک آف سینڈرلینڈ و لارڈ دسفلیڈ اور نیز تمام درجہ کے افسر جو اونکے ہمراہ تھے سب دل و جان سے یہی چاہتے تھے کہ جو کام ہو وہ ایسا ہو کہ جس سے ہندوستان کی بہتری ہو اور شاہزادہ بہادر کی تندرستی کا بڑا خیال رکھا سچ ہے کہ ہر ایک صاحب کی جس قدر تعریف ہو بجا ہے اور قابل امتحان نیک نیتی شاہ والا کی یہ ہے کہ عرصہ دراز سے ہندمین قحط تھا امسال بیس سال بعد شاہزادہ کی رونق افروز ہوتی ہی تمام ہندمین ارزانی ہوگئی

قصیدہ تہنیت آمد حضرت شاہزادہ صاحب بہادر طبع زاد شاعر شیرین بیان مولوی محمد حسین متخلص بہ بحر ناظم عدالت مہاراجہ ندور

نوید مقدم شاہجہان بگوش رسید — بجان کہ در تن افسردہ جان تازہ دمید
جہان دہند چو یکسان بود ز روے جمال — مکن بشاہجہان گفتنش مرا تہدید
بر استی کہ پرنس آف ویلس شاہجہان — کہ خلق را بدر اوست تازہ چشم امید
مگر ز دیدہ بر ہیبتش بکوہ و بدشت — چہ شیر شرزہ بسوراخ روبہ یافت دخرید
ز عدل اوست کہ امروز میتوان عصفور — بزور بیضۂ شاہین بہ پر خویش کشید
ز بیم آن کہ بشکل سنان نمودار است — چہ لرزہا کہ بر اندام خویش موج ندید
ز بہر خانۂ خصمش قضا بروز وغا — بباغ رنگ سوسن بدست خویش برید
چہ ریزش ست بدست سخاے او کہ فلک — ز راہ این ہمہ گوہر بدامن خود چید
بفر بخت مہاراجہ تکوجی راؤ — کہ شاہ ہند بمہمانیش بخانہ رسید
قران سعد ز مہر و مہ ست در یک برج — جلوس شاہ و مہاراجہ چون بہم گردید
سروش گفت ز روی جلوس سال جلوس — قران سعد ز مہر و مہ ست باید دید

سب درجون اور فرقون کی رضامندی و بہتری ہوگی مین اس کتاب کو اوس وقت تک ختم نہین کرسکتا ہون جب تک کہ آپ کا اور اون لوگون کا جو آپ کے زیر اختیار و زیر حکومت حاکم ہین شکریہ ادا نکرلون کیونکہ اون لوگون کی عمدہ کارروائی سے مجکو اس قدر جلد ایسے وسیع ملک کی سیر کرنے کا موقع ملا اور مین ہمیشہ اون خاطرداریون اور مدارات کو جو آپ اور ان لوگون کی جانب سے ظہور مین آئے ہین کبھی مجو خاطر نہ کرون گا —

میرے پیارے کارڈنار تھ بروک صاحب آپ مجکو نہایت درجہ کا محب صادق یقین کرین —

آلبرڈاڈور ڈیوک آف ویلس منمقام جہاز ہیبس ۱۵ مارچ ۱۸۷۶ع

زان بعد حسب الحکم شاہزادہ بہادر کے چار بجے جہاز سرہیبس نے لنگر اوٹھاکر جانب لندن روانہ ہوا اتو اپ سلامی سر ہوئین جب جہاز آگے بڑھا شاہانہ سلامی تمام جہازہاے جنگی سے سرہونا شروع ہوئین جہاز زملیہ و جہاز اسیرن اسکے بعد روانہ ہوئے خداوند کریم شاہزادہ بہادر کو بخیر و عافیت ولایہو نچاوے

التماس مؤلف تاریخ ہذا

مقام شکر ہے کہ حضور ولیعہد بہادر کی سیر و سیاحت ہند کا بخیر و سرور اختتام کو پہونچا اور حضور ممدوح نے والیان ملک و رؤساے ہند کی دعوت و مدارات سے محظوظ و دل شاد عزم مراجعت ولایت کیا غالبًا لطف سیر و شکار ملک ہندوستان ہمیشہ یاد خاطر عالی رہے اور زمانہ مین نتیجہ خدمتگزاری اہل ہند ہمیشہ نکلے یہ بات نہایت خوشی کی ہے کہ حضور ممدوح نے بخوبی ہند کی سیر کی اور باشندگان اس دیار نے اپنی دلی خوشی ظاہر کی اور آرایش و زیبایش مین کوئی امر فروگذاشت نکیا حقیقت مین جس طرح سے شاہزادہ بہادر کا استقبال رؤساے ہند نے کیا بڑی فیاضی ہند کی ثابت ہوئی اور شاہزادہ بہادر رعایا و رؤساے ہند کو دیکھکر بہت خوش ہوئے حضور شاہزادہ صاحب کا آنا ہندوستان مین ایسا موقع عمدہ ہوا کہ جس سے تمام رؤسائے کے دل پر نے انتہا مسرت کا اثر ہوا شاہزادہ نے واسطے گرینڈ برٹن کی نہایت عمدہ کام کیا ہے اور حضور ممدوح کی مستقل مزاجی اور عمدہ کارروائی سے باتین پوری ہوئین کہ اوسکا شکریہ ادا نہین ہوسکتا ہے اس سے بڑھکر کوئی عمدہ کارروائی کسی بادشاہ نے نہ کی تھی شاہزادہ بہادر ہندوستانیون کے دلون کو اپنے ہاتھون مین لیکر روانہ ہوئے

مادی ڈیسیر لارڈ نارتھ بروک - مین ہندوستان سے اوس وقت تک رخصت نہین ہوسکتا ہون جب تک کہ آپ پر اس بات کو ظاہر نکرلون کیونکہ آپ اس ملک ہند مین بجاے ملکہ معظمہ کے ہین اور آپ کو انکے کلاً اختیارات حاصل ہین کہ فی الحقیقت مجھکو نہایت مسرت ہوئی اور میرے دل پر خیال ہوگیا کہ مین نے اس وسیع ملک کی خوب سیر کی آپ خوب واقف ہین کہ مجھے کئی برس سے تمنا تھی اور قصد ہندوستان کا اور ملکہ معظمہ کی رعایا کی حالات سے جو اس دور دراز حصۂ عملداری مین ہے دیکھنے کا تھا اور یہ کہ اونسے واقفیت حاصل کرون اور یہان کے عجیب وغریب اشیاء کا معاینہ کرون جنکی تعریف ہمیشہ سیاحون نے کی ہے پس مین بطور اخلاص آپ سے کہتا ہون کہ جو کچھ مین نے مشاہدہ کیا ہے میری امیدون سے بڑھکر تھا اور ہند کی سیر سے میری طبیعت نہایت خوش ہوئی اور مین بخوبی متاثر ہوکر اپنے وطن کو مراجعت کرتا ہون اور ہندوستان کی باتین جو مین نے دیکھین اور سُنین وہ میرے دل پر نقش ہوگئین اور یقین واثق ہے کہ جس قدر واقفیت حاصل ہوئی وہ میرے حق مین مفید ہوگی اور یہان کے حالات کی واقفیت مجکو اون باتونمین بنیاد ہوگی جنمین آیندہ حاصل کرونگا جو استقبال میرا شاہزادون اور راجاؤن اور عام ہندوستانیون کی جانب سے ہوا اوس سے مین بہت محفوظ ہون اور اسی سے اطاعت واخلاص کا اظہار ہے اور اس امر کی بھی تصدیق ہوتی ہے کہ اہل ہند کس قدر تخت ملکہ معظمہ کو عزیز رکھتے ہین اور امید ہے کہ روز بروز اوسکی ترقی ہوگی میری دلی امید ہے کہ رعایاے ہند ہمیشہ حکومت انگریزی سلطنت کے فواید کے مقر ہوگی اور اونکو یہ بات بخوبی معلوم ہوجاوے گی کہ گورنمنٹ انڈیا و شاہ انگلستان ہندوستان کی بہبودی کو بہت ملحوظ رکھتے ہین مجھکو ہندوستانی فوج کے قواعد دیکھنے کا اکثر موقع ملا ہے جسکے معاینہ سے مین اس امر کو باور کرسکتا ہون کہ فی الواقع گورنمنٹ ہند اوس فوج پر نازان ہوسکتی ہے دہلی مین قواعد کے لیے جو مشاق فوج بکثرت جمع ہوئی اور مع افسران جنگی کی لیاقت کا ملاحظہ ہوا وہ بہت عمدہ تھا اور اوسکا اثر ایسا نہین ہے جو جلد میرے دل سے فراموش ہوجاوے مین افسران سیول سروس کے بارہ مین اپنی رائے بالتعریف ظاہر کرتا ہون اور مجھکو یقین واثق ہے کہ جس طرح پر وہ اپنی منصبی خدمات بجا لاتے ہین اوس کارروائی سے

تشریف لیگئے ہمارا خیال حضور کے ساتھ رہا یعنے سیلون سے کشمیر تک اور کشمیر سے ترائی نیپال تک اور جب ہم سنتے تھے کہ یہان اس دھوم دھام سے استقبال ہوا اور وہان بڑی گرمجوشی سے پیشوائی کا اہتمام کیا گیا تو ہمکو نہایت خوشی ہوتی تھی ہر ایک شہر جو سرکاری عملداری مین ہے صرف اوسمین حضور کی تواضع نہین ہوئی بلکہ ہندوستانی ریاستونمین بھی بڑی دھوم دھام سے آپکا استقبال ہوا غرض کہ تمام مقامات مین لوگون نے ولیعہد تخت لندن کی دل سے اطاعت کی جناب ملکہ معظمہ نے بھی بروقت اجلاس پارلیمنٹ کے اسپیچ مین بیان فرمایا کہ بڑی محبت سے ہند مین میرے عزیز بیٹے کا استقبال ہوا اور ہر فرقہ و قوم کے لوگون نے میری فرمانبرداری کا اظہار کیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ تمام ہندوستانی حضور ملکہ معظمہ کی حکومت سے لیل و نہار شاد و خرم ہین اور دل سے تخت انگلستان کے فرمانبردار ہین یقین ہے کہ حضور نے جو کچھ ہند مین ملاحظہ فرمایا ہے اوس سے آپ کو بڑی خوشی ہوئی ہوگی اور حضور ہمیشہ اس ملک کو یاد رکھینگے ہم نہایت خوشی سے دیکھتے ہین کہ حضور کی تندرستی مین فرق نہین آیا بلکہ اس دورہ ہند مین آپ کی تندرستی مین ترقی ہوگئی امید ہے کہ جس طرح حضور نے امن امان اور خیر و عافیت سے ہندوستان کا دورہ کیا ہے اوسیطرح اب آپ بخیر و عافیت انگلستان مین پہونچینگے اور بڑی خوشی مین آپ شاہزادی بیگم ویلز اور اپنے صاحبزادون اور صاحبزادیون کو پاوینگے ہملوگ ملتجی ہین کہ آپ جناب ملکہ معظمہ کو ہماری فرمانبراری سے مطمئن کرین کیونکہ جناب ملکہ معظمہ کی عملداری سے ہملوگ نہایت خوش ہین اب بڑی عاجزی و فرمانبرداری کے اظہار کے بعد ہم حضور سے رخصت ہوتے ہین جب مضمون ایڈریس تمام ہوا تو عالیجناب شاہزادہ بہادر نے جواب مین نہایت خوشی اور رضامندی کے کلمہ ارشاد فرمائے اور بوعدہ اظہار خدمات و فرمانبرداری رعایاے ہند بحضور ملکہ معظمہ حاضرین کے دل کو مطمئن و شاد کر دیا پھر خاص دست و قلم سے ایک دوستانہ چٹھی بنام جناب فیضمآب گورنر جنرل بہادر و ویسرائے کشور ہند مفصلہ ذیل لکھکر کلکتہ روانہ کی —

ترجمہ چٹھی عالیجناب شاہزادہ پرنس آف ویلس ولیعہد بہادر بنام ارپیل

جناب لنو اب نارتھ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند دام اقبالہ

ہیرون کا گلوبند۔ ہیرے کی کڑی جڑی۔ موتیون کا گلوبند رکا بیان طلائی و نقرئی
بکس صندل۔ نقرئی طلائی دیگچے پاندان ساز سپ نقرئی اوس کپڑہ کا تھان جو اندر مین بنتا ہے
بندوق ساخت انگلستان و تلوار مرصع بھی دوسرے روز حضور ممدوح بنابر روانگی واپس ولایت لندن کی جانب بمبئی روانہ ہوئے

ذکر کیفیت وقت واپس روانگی ولایت کے بہ مقام بمبئی۔

بمبئی مین شاہزادہ کی آمد سنکر اسٹیشن ریل خوب آراستہ کیا گیا تھا اور صاحب گورنر بمبئی اور کل افسران فوجی اور سیول اسٹیشن پر موجود تھے جابجا سڑکون پر ستون پھولون کے اور سبز پتیون سے آراستہ تھے و محراب و دروازہ جو ماہ نومبر مین وقت تشریف آوری ولیعہد کے بنے تھے وہی ازسرنو سجا دیے گئے تھے اور بجاے لفظ ویلکم کے اب خدا حافظ کا لفظ لکھا گیا تھا بندرگاہ بھی خوب آراستہ کیا گیا تھا چنانچہ ۱۳ ماہ مارچ کو شاہزادہ صاحب بہادر بروز شنبہ صبح کے وقت چرچ گیٹ اسٹیشن بمبئی پر داخل ہوئے ریل سے اوتر کر شاہزادہ نے افسران مندرجہ بالا موجودہ اسٹیشن سے ہاتھ ملایا بعد اوسکے اسٹیشن سے روانہ ہوئے باڈی گارد اور فوجی جلوس اور افسران جلیل القدر ہمراہ سوار سڑک پر موجود تھے رفل ۲۰ و ۲۱ ریجمنٹ دورویہ صف بستہ استادہ تھی پارسیون اور دیگر اقوام کے کارخانہ بخوبی آراستہ تھے پارسیون کی مستورات نے پھولون کے ہار شاہزادہ پر برسائے چند فاصلہ پر چل کر مسٹر جامسٹجی دھنجی بھائی نے ایک نقشہ سنگین الفنا کا پیش کیا اوسکو شاہزادہ صاحب نے دیر تک ملاحظہ فرمایا سات بجے شام کے وقت گورنمنٹ ہاوس مین جاکر گورنر بمبئی کے ساتھ کھانا نوش فرمایا بروز دوشنبہ بتاریخ ۱۵ ماہ مارچ کو ڈیڑھ بجے حضور گورنر بمبئی مع ممبران کونسل و چیف جسٹس جہاز پر پیش کیے گئے اور رخصت ہوئے زان بعد مینوسیول کمیٹی نے سپاس نامہ رخصتی پیش کیا۔

نقل ترجمہ سپاس نامہ مینوسیول کمیٹی بمبئی جو بحضور خسرو عالیجناب شاہزادہ پرنس آف ویلز بہادر پیش ہوا

حضور پر پرتو شن ہو کہ ہم ممبران مینوسیول بمبئی باشندگان شہر کی جانب سے اوس وقت آئے تھے جبکہ اول آپ نے ہندوستان کی سرحد پر قدم مبارک رکھا تھا اور اب ہم اپنی بڑی عزت سمجھتے ہین کہ پھر ہمکو حضور سے رخصت ہونے کا موقع ملا ہر ایک مقام ہندوستان مین جہان حضور نے

کے رہتے ہین اون بوڑھے ٹھگون مین سے چند ٹھگ پیش کیے گئے اونھون نے اپنی ٹھگی کے کمال دکھلائے کہ ہم اس طور پر زنی کرتے تھے چنانچہ ایک ٹھگ نے اپنے ہمراہیون سے ایک کے پھندا مارا کہ اوسکے گلے مین پھانسی لگ گئی اور اوس ٹھگ نے شاہزادہ بہادر سے یہ عرض کیا کہ اگر ایک خفیف جھٹکا دون تو اسکا دم نکل جاوے اور آنکھین نکل آوین چنانچہ مین اسکے ذریعہ سے ایک منٹ مین تین آدمی مارتا تھا بعدازان ۹ بجے ۲ منٹ گذرے شاہزادہ بہادر روانہ کھنڈوا بسواری ریل ہوئے —

کھنڈوا کے اسٹیشن پر حضور ممدوح نے پہونچکر قیام کیا اور ریلوے کمپنی کی جانب سے جو دعوت ہوئی تھی تناول فرماکر روانہ اندور ہوئے —

(ق) مقام اندور — ۹ مہ مارچ کو حضور متحشم الیہم اندور مین داخل ہوئے چراگ چوکی تک جنرل ڈیلی صاحب نے استقبال کیا اور ۵ میل اندور سے آگے آکر مہاراجہ ہولکر نے استقبال کیا بہ نسبت اور ریاستون کے ظاہرا جلوس یہان عمدہ تھا مگر طیاریان کم تھین پہلی سواری شاہزادہ بہادر کی رزیڈنٹی مین اوتری یہان شاہزادہ بہادر نے ایک چھوٹا سا دربار کیا جس مین راجہ ہاے مفصلہ ذیل شریک ہوئے —

راجہ دھار[1] راجہ دیواس[2] راجہ رتلام[3] نواب جاورہ[4] و رئیسان متذکرہ ذیل حاضر تھے

راجہ جسونت سنگھ رئیس مردانی[1] کنور ارجن سنگھ[2] دامود راؤ[3] رئیس جھالنسی — ٹھاکر رگھناتھ سنگھ[4] رئیس لوکلی ٹھاکر دلی سنگھ[5] رئیس پلاوہ رگھناتھ سنگھ[6] رئیس الجھیرہ دھن سنگھ[7] و پرتاب سنگھ[8] رنجیت سنگھ[9] رئیس مئو — نواب[10] بہادر — امراد بہادر[11] سردار بہادر[12] فرزندان علی بہادر وغیرہ پیش ہوئے بعدازان مہاراجہ ہولکر بہادر سواری مین سوار ہوکر اپنے ایوان شاہی کو روانہ ہوئے اور شام کے وقت شاہزادہ بہادر نے جا بجا مقامات کی سیر کی بعدازان لال باغ کو تشریف لے گئے جہان بڑا دربار عام منعقد ہوا مکان دربار بخوبی آراستہ تھا اور یہان خاندان مہاراجہ ہولکر کے لوگ اور عمائد ورؤسا اندور و صاحبان عالیشان پیش ہوئے پھر ارباب نشاط کا ناچ ورنگ ہوا عطر و پان و پھولون کے ہار تقسیم ہوئے پھر مہاراجہ اندور نے تحفہ جات مندرجہ ذیل نذر گذرانے —

صاحب جج و مجسٹریٹ بہادر الہ آباد بھی موجود تھے گاڑی سے اوترتے ہی مینوسیلوں کی طرف سے
ایڈریس پیش ہوا اوسی وقت جناب فیضمآب نواب انربل نارتھ بروک صاحب بہادر گورنر
جنرل بہادر و نیسرائے کشور ہند بھی کلکتہ سے بنابر ملاقات شاہزادہ بہادر کے داخل الہ آباد ہوئے
شاہزادہ بہادر باتفاق جناب گورنر جنرل بہادر کے گورنمنٹ ہاوس کی جانب روانہ ہوئے ایک بجے
شاہزادہ بہادر نے اسٹاراف انڈیا کا دربار منعقد فرمایا اوسمین خطاب ہاے ذیل عطا ہوئے
بعدہ گیارہ بجے رات کے شاہزادہ صاحب روانہ جبل پور ہوئے اور یہ اخیر ملاقات شاہزادہ بہادر
سے نواب گورنر جنرل بہادر کی تھی اسٹیشن ریل الہ آباد خوب رونق پر تھا ــــ

تفصیل اسماء کہ جنکو خطاب عطا ہوے الہ آباد مین) جنرل برون اور جنرل پروین اور ڈاکٹر فیرر صاحب
کو نائیٹ کا خطاب مرحمت ہوا اور کرنیل بول و میجر منڈرسن و کرنیل آرل و کرنیل الیس و کپتان
گلین اور میجر براڈفورڈ و کپتان ہرنگ صاحب کو کمپنین اسٹاراف انڈیا کا خطاب ہوا ــــ

فصل مقام جبل پور اسٹیشن ریل مقام جبل پور مختلف رنگ کے پھولون اور سرخ
و سبز پھریرون و فرش ہاے باناتی بوقلمون سے بنابر تشریف آوری ولیعہد بہادر کے آراستہ
کیا گیا تھا اور ولایتی رسالہ اور گردہ باجہ والون کا اسٹیشن کے سامنے کھڑا کیا گیا تھا اوسکے
بعد مندراسی پلٹن پھر پورپین پلٹن سڑک کے دورید کمشنر صاحب بہادر قسمت جبلپور کے کوٹھی تک
سلسلہ وار استادہ تھے اور حکام اضلاع ممالک سنٹرل انڈیا سرگرم اہتمام تھے اور جناب
صاحب چیف کمشنر بہادر ممالک متوسط بھی نگرانی فرماتے تھے ــــ آٹھوین مارچ ۱۸۷۶ع کو آٹھ بجے
جناب شاہزادہ بہادر بسواری ریل داخل جبلپور ہوئے صاحب چیف کمشنر بہادر ممالک سنٹرل انڈیا اور
کمانڈر انچیف بہادر نے استقبال کرکے اوتارا رسالہ نے سلامی ادا کی جب سواری آگے بڑھی
مندراسی پلٹن نے پھر گورون کی پلٹن نے سلامی اوتاری جناب محتشم الیہ سبکا سلام قبول
فرماتے ہوئے باتوزک و احتشام کمشنر صاحب کی کوٹھی پر پہونچے کمشنر بہادر اور چند معزز
لیڈیون نے استقبال کرکے گاڑی سے اوتارا شاہزادہ بہادر نے حاضری تناول فرمائی
اور باجا بجتا رہا اسکے بعد چیف کمشنر بہادر اور صاحب مجسٹریٹ بہادر نے ایک عجیب غریب
تماشا پیش کیا یعنے جبل پور مین ایک ٹھگی کا محکمہ جاری ہے اور اوسمین قدیم ٹھگ بطور قیدیون

اور مسکوٹ سے ریلوے اسٹیشن تک دورویہ انتظام روشنی کا نہایت تکلف و صفائی سے تھا اور دو طرفہ سڑک کے ۱۸ ر و ۷ ۳ پلیٹن ہندوستانی و سو لعون سوار بنگال استادہ تھا اور اسٹیشن ریلوے بھی نہایت خوشنما بنایا گیا تھا اور اہتمام روشنی بھی خوب معقول تھا اور باہر اسٹیشن کے ایک بڑا دروازہ بانس کا استادہ ہوا تھا اور جھنڈی استادہ تھی اور صدر دروازہ سے کہ جسمیں سے آمد و رفت تھی فرش باناتی پلیٹ فارم تک بچھا تھا اور ہر ایک دیوار بیرونی پر روشنی شیشوں اور اندر اسٹیشن کے لالٹینوں وغیرہ کی تھی اور دروازہ اندرونی پر بقیاس عجیب و غریب آویزان تھیں پلیٹ فارم پر دو چبوترہ واسطے نشست صاحبان ملٹری و سیول و رؤساے شہر کے تعمیر ہوئی تھی شاہزادہ صاحب ۶ تاریخ کو پانچ بجے شام کے داخل بریلی ہوئے اور ۲۱ ضرب توپ کی سلامی سر ہوئیں جس وقت حضور داخل احاطہ کوٹھی فرودگاہ ہوئے رؤساے بریلی نے حضور کا استقبال کیا سات بجے شاہزادہ بہادر مسکوٹ گھر تشریف لے گئے وہاں جملہ حکام سیول و ملٹری موجود تھے بعد انفراغ تناول طعام کے اسٹیشن ریلوے پر تشریف لیگئے صاحبان قوم فرنگ نے حسب قواعد انگلستان کے آواز ہرا بلند کیا اور ۱۰ بجے شاہزادہ بہادر بسواری ریل روانہ شاہجہانپور ہوئے۔

شاہجہان پور ۔ین جب ریلوے پر داخل ہوئی تو یہان صاحب مجسٹریٹ ضلع شاہجہان پور نے بڑی روشنی کی تھی اور مع دو افسران ۲۲ ریلپٹن کے بنا بر استقبال حضور ممدوح کے موجود تھے جب ریل شاہجہانپور سے روانہ ہوئی اوس وقت بسواری ریل شاہزادہ بہادر نے آرام فرمایا اور لکھنؤ ہوتے ہوئے صبح کے وقت داخل کانپور ہوئے اور فوراً کانپور سے الہ آباد تشریف لے گئے فقط

(ف م) مقام الہ آباد ۔ ۷ ماہ مارچ کو ۱۰ بجے شاہزادہ صاحب بہادر الہ آباد مین داخل ہوئے جس وقت گاڑی سے شاہزادہ بہادر اترے شاہی سلامی سر ہوئین نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی نے مع مصاحبون کے اسٹیشن پر استقبال کیا انکے علاوہ کمانڈر انچیف افواج ہند مع اسٹاف و صاحبان جج ہائی کورٹ و صاحب کمشنر الہ آباد و حاکم افواج الہ آباد و ممبران بورڈ آف رونیو اور صاحبان سکریٹری گورنمنٹ و

۲ مارچ کو شاہزادہ صاحب بہفت فرسخے پیلی بھیت ہوئے

(س ۱) **مقام پیلی بھیت** ۔ پیلی بھیت مین خبر تشریف آوری ولیعہد بہادر کی سُنکر ہر طرف دھوم تھی جا بجا دروازے بنائے گئے تھے آراستگی و صفائی سڑکون کی خوب کی گئی تھی تمام سڑک پر سُرخ و سبز جھنڈیان نصب تھین اور جامع مسجد تعمیر حافظ رحمت علیخان کی نہایت آراستہ کی گئی تھی بتاریخ ۷ ماہ مارچ ۱۸۷۶ع کو شاہزادہ صاحب بہادر بسواری چیرٹ ۱۰ بجے کے وقت رونق افروز ہوئے رعایا کا سلام لیتے اور دروازے ملاحظہ فرماتے ہوئے جامع مسجد کا ملاحظہ فرمایا اور اوسکی صفائی و تعمیر کی بہت تعریف کی پھر ڈریمنڈ گنج مین تشریف لاکر اوسکی خوش قطع اور صفائی دیکھکر ڈریمنڈ صاحب بہادر کے جو اوسکے بانی ہین توصیف فرمائی تمام عہدہ دار گھوڑون پر سوار شاہزادہ کے ہمرکاب تھے جب لشکر مین آئے اور صاحبزادگان محمد علی و اصغر علی خانصاحب بہادر اور محمد عبداللہ صاحب نے مع دیگر اہلکاران کے استقبال کیا اور شاہزادہ صاحب اول شامیانہ سرخ بانات مین داخل ہوئے اور افواج والی رام پور نے سلامی ادا کی ادہا جا بجا یا و اہلکاران رام پور نے منجانب والی رامپور کے کلمات شکریہ ادا کیے پھر نعمتخانہ مین تشریف فرما ہو کر طعام خاصہ نوش فرمایا بعدہ بستر استراحت پر آرام فرمایا چار بجے کے بعد تشریف فرمائے بالس بریلی ہوئے بارہ بجے سے چار بجے تک یہان مقیم رہے اور وہ محتاج خانہ جو اول سے یادگاری شاہزادہ صاحب کے بنا تھا کھولا گیا فقط

(ع ۱) **مقام بالس بریلی** ۔ شہر شاہزادہ کے آنے کے واسطے خصوصًا وہ حصہ جسپر ولیعہد بہادر کا گذر ہونا ضرور تھا خوب آراستہ کیا گیا تھا ہر طرف دروازہ عالیشان کمال صنعت سے بنائے گئے تھے اور اونکو برگ درختان اور انواع انواع گلہاے رنگ برنگ سے مزین کیا تھا اوس سے آگے بڑھکر دو اسٹنڈ عالیشان دو طرفہ سڑک کے تعمیر ہوئی تھی کہ جسپر سے رؤسائے شہر اور اہلکاران سررشتہ تماشا دیکھین اور ہر اقسام کے جھنڈے و جھنڈیان نصب تھین کوٹھی نواب والی رام پور کی بنا بر رونق افروزی ولیعہد بہادر کے نہایت مزین و آراستہ ہوئی تھی اور احاطہ مین و نیز اوس سڑک پر جو کوٹھی سے مسکوٹ کو گئی ہے

اکثر اہل ہند گورنمنٹ انگریزی و نیپال کے درمیان دروغ غیبین اوڑاتے ہین اس خط کے ملاحظہ سے اونکے ارتباط کا حال ظاہر ہوتا ہے

روانہ کیا اور وزیر جنگ بہادر کو حکم تیاری دعوت کا دیا حضور کے حکم کے موافق سر جنگ بہادر نے مقام ترائی نیپال مین رسد مفصلہ ذیل جمع کیے —

چاول	گندم	بکری بھیڑ وغیرہ	روغن زرد
پچاس ہزار روپیہ کا	چالیس ہزار روپیہ کا	دس ہزار روپیہ کا	پچاس ہزار روپیہ کا

۱۸ فروری تک شاہزادہ بہادر مصروف سیر ترائی کمایون رہے — ۱۹ فروری کو رونق افروز ترائی نیپال ہوئے سر جنگ بہادر اور اونکے مصاحبین و مسٹر گرڈل اسٹول صاحب رزیڈنٹ نے چند میل آگے بڑھکر استقبال کیا جس وقت شاہزادہ صاحب لشکر مین رونق افروز ہوئے فوراً سر جنگ بہادر جواہرات بیش بہا زیب بدن کیے ہوئے ملاقات کے واسطے تشریف لائی نیپال کی منتخب فوج جسمین پیادہ اور سوار و توپخانہ شامل تھا استقبال کے واسطے صف بستہ کھڑے تھے ملاقات بازدید کے وقت سر جنگ بہادر نے والی نیپال کی جانب سے ایک چٹھی متضمن تہنیت تشریف آوری پیش کی اور مہت سے کلمات شکر گزاری نسبت خاطر و تواضع انگلستان جسکہ وہ گئے تھے اور دیگر مضامین اظہار مسرت کے بیان کیے شاہزادہ صاحب نے بھی سر جنگ بہادر کی خیر خواہی اور جو خدمات ایام غدر مین کی تھی اونکا شکریہ ادا کیا بعد ازان طرفین سے تحائف پیش کیے گئے سر جنگ بہادر ہمراہ تحائف کے ایک نہایت عمدہ ذخیرہ زندہ جنگلی جانورون اور پرندونکا نظر کیا شاہزادہ صاحب نے سر جنگ کی خیمہ سے تشریف لیجاتی وقت فوج نیپال کو ملاحظہ فرما کر اوسکی ترتیب اور درستی کی تعریف کی ۲۱ فروری کو شاہزادہ صاحب خاص کمپ شہر نیپال تشریف لائی شام کے وقت کھانیکے بعد سر جنگ بہادر حاضر ہوئے اور حضرت ملکہ معظمہ اور شاہزادہ صاحب کی تندرستی کی گفتگو دلی اتحاد کی ظاہر کی — ۲۲ فروری کو شکارگاہ آراستہ ہوئے چھ شیر شاہزادہ بہادر نے تسخیر کیے — ۲۴ فروری کو شکار ہاتھیون کا ہوا شاہزادہ صاحب مع سر جنگ بہادر و دیگر مصاحبان کے ایک جنگلی فیل مست کا جو نہایت قوی ہیکل اور بڑی سونڈ کا تھا تعقب کیا تمام روز اوسکا پیچھا کیا آخر روز وزیر نیپال کے پلاؤ ہاتھیون کی مدد سے گرفتار ہوا بعدہ

ساتھہ اسکی خدمت کرنے مین مصروف رہا ہون جسکے صلہ مین حضور انر بل نواب سر انرل چارلیس وانیکوٹ کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل ہند نے مجھکو ایک ملک اور میرے وزیر اعظم مہاراج سر جنگ بہادر رانا جی سی بی ایس آئی کو تمغہ اور خطاب عطا فرمایا ہے مینے اپنے وزیر موصوف کو اس سال کے آغاز مین انگلستان کو اس غرض سے روانہ کیا تھا کہ وہ ملکہ معظمہ کی خدمت مین حاضر ہوکر ہماری جانب سے شکریہ ادا کرین اور یہ التجا کرین کہ ملکہ معظمہ اس رابطہ اتحاد کے لحاظ سے جو دونون گورنمنٹ کے درمیان مین جاری ہے اس عنایت بیغایت کو جاری رکھین جو انھون نے ہمیشہ سے نیپال کی نسبت مبذول فرمائی ہے مگر وزیر موصوف کو بمبئی سے بمجبوری واپس آنا پڑا جسکے وجوہات آپ کے گوش گزار ہوے ہونگے اگرچہ وزیر موصوف کو اب بفضل ایزدی سے صحت ہوگئی ہے تاہم اس نظر سے کہ باعث جلدی کے کسی قسم کی پریشانی یا نامناسب تکلیف نہو وہ بالفعل ولایت نجاوین گے اور عنقریب مغربی ترائی کی جانب آپکے واسطے شکار کا بندوبست کرنے کے لیے روانہ ہون گے جس وقت اونکو آپکی ملاقات حاصل ہوگی وہ آپ کو تمام اس ملک کے حالات سے مطلع کرین گے مجھکو اپنے وزیر اعظم کی زبانی اس بات کے سننے سے نہایت خوشی حاصل ہوئی ہے کہ جناب گورنر جنرل و ویسرے بہادر کشور ہند نے یہ تحریر کیا ہے کہ ملکہ معظمہ نے راؤ دیپ سنگھ کنور رانا بہادر سپہ سالار نیپال کو تمغہ ستارہ ہند عطا فرمایا اور اب جو جلسہ ستارہ ہند کا منعقد ہوگا اوسمین ضرور آپ اوسکے حال پر مہربانی فرماوین گے اور وہ اس ملک کے چند تحفہ بھی آپکی خدمت مین پیش کرینگے اور مین آپسے التماس کرتا ہون کہ آپ قبول فرماوینگے

نقل جواب نامہ از جانب شاہزادہ بہادر بنام مہاراجہ سر اندر بکرم شاہ والی نیپال از مقام کلکتہ

اے میرے معزز دوست آپ کی چٹھی میرے پاس پہونچی جس مین آپنے گورنمنٹ کی نسبت رفاقت اور دوستی کا اظہار کیا تھا اور جو انتظام آپ کے وزیر اعظم مہاراجہ جنگ بہادر جی سی بی نے اب قلمرو مین میری خاطر کی اور تواضع کے واسطے کئے ہین اون سے آپ نے مجھے مطلع فرمایا تھا جس عنایت اور مہربانی سے آپنے یہ انتظام فرمایا ہے اسکا میرے دل پر بڑا اثر ہے اور جو اتحاد گورنمنٹ کے درمیان ہے اور جسکو استحکام دینے کی ملکہ معظمہ کی دلی خواہش ہے اوسکے ثابت کرنیکے لیے آپکو یہ یقین دلاتا ہون کہ مجھکو سر جنگ بہادر کی ملاقات سے نہایت مسرت حاصل ہوگی فقط

رام گنگا عبور فرماکر منضت فرمائے نینی تال ہوئے۔

(م) مقام نینی تال — عالیجناب شاہزادہ صاحب بہادر ۸ سہ تاریخ ماہ فروری سنہ ۱۸۷۶ عیسوی کو شام کے وقت کالی ڈونگی مین داخل ہوکر نینی تال کو تشریف لے گئے اول جناب ممدوح اپنے لشکرگاہ سے کالی ڈونگی کو کہ ۱۸ میل کا فاصلہ تھا تشریف لائے اور یہانسے مقام منگوبی کو تشریف لے گئے اور یہان ٹفن نوش فرماکر بقیہ سڑک نینی تال کو طے کیا یہ سڑک نہایت تنگ ہے ایک طرف اونکے ایک میدان نظر آتا ہے اور دوسری جانب دو پہاڑیان ہین کہ اونکے درمیان ایک تال اور نیٹو بازار کے مکانات اور دوکانات ہین اور انگریزون کے بنگلہ ہین جناب شاہزادہ صاحب جب نینی تال پر تشریف لائے تو سفید رنگ کے پہاڑی گھوڑے پر سوار تھے اور آگے آگے جنرل رامزی صاحب بہادر کشمیر سیاہ رنگ کے ٹٹو پر جاتے تھے اور شاہزادہ کے پیچھے پیچھے مصاحب اور ہمراہی تھے اور اوس وقت موسم بھی نہایت عمدہ اور مطلع صاف تھا شام تک شاہزادہ صاحب اوس مقام پر وارد ہوئے جسکو مقام برف کا کہتے ہین اور جہان سے رسول ونا نا دیبی کا مندر نظر آتا ہے یہ مندر نہایت آراستہ و خوشرنگ ہے شب کو شاہزادہ صاحب نے وڈیٹ صاحب کے بنگلہ پر کھانا تناول فرمایا اور کچھ دیر سیر چاندنی کی فرماکر استراحت فرمائی دوسرے روز شاہزادہ صاحب پہاڑ سے دس بجے اوترکر تالاب کی سیر فرمائی اور فرمایا کہ بعض بعض چیز اس کوہ پر ایسی نظر آئی کہ تمام سیر مین نہین دیکھی گئی —

(ن) مقام ترائی نیپال — مہاراجہ نیپال نے جبر تشریف آوری شاہزادہ کی سُنکر ایک خط شکریہ کلکتہ کے دربار مین بدست اپنے قاصد کے خدمت مین شاہزادہ کے

نقل خط مرسلہ راجہ نیپال بنام شاہزادہ بہادر جو بمقام کلکتہ صادر ہوا تھا

جس وقت سے ملکہ معظمہ نے اس ریاست کی جانب نظر عنایت مبذول فرمائی ہے اوس وقت سے اس ریاست کی فلاح اور بہبودی مین ہمیشہ ترقی ہوتی رہی اور اس مہربانی اور عزت کے باعث سے اسکا رتبہ فلک تک پہونچا ہے اور مین نہایت راست دل سے گورنمنٹ انگریزی کے حق مین دعاے خیر مانگنے اور عاجزی کے

ناموری اور عظمت و شان کی تمامی دنیا مین دھوم ہے —

ظاہر کرتا ہون اور میرے آدمی سچے دل سے اس بات پر نازان ہین اور جو محبت و امید جناب ملکہ معظمہ سے اونکی کرور ہا رعایا کو ہے اوسمین ہم لوگ بھی دل و جان سے شریک ہین ؛

ہم صاحبات و صاحبان — اب مین تجویز کرتا ہون کہ جام تندرستی حضور جنسر و عالیجناب کا جو ہمارے سرتاج ویلیز شاہزادہ ہین نوش کیا جاے اور مجھکو امید ہے کہ آپ سب لوگ اوسکی نوش کرنے مین میری شرکت دل سے کرین گے اور دعا کرین گے کہ حضور کی بڑی عمر ہو اور وہ برکتون اور خوشیون سے معمور ہو اور پھر حضور بڑی خوشی سے اون لوگون مین جا ملین جنکو چھوڑ آئے ہین —

(۱) **مقام مراد آباد** — خبر آمد تشریف آوری شاہزادہ کی سنکر اسٹیشن ریل نہایت آراستہ ہوا تھا جا بجا رنگ برنگ کی جھنڈیان نصب تھین اسٹیشن کے ہر ایک دروازہ اندرونی و بیرونی پر ہر طرح کی تصویرین لگائی گئین تھین اور حروف اسم جناب شاہزادہ صاحب نہایت خوبصورتی سے تختون پر لگائے گئے تھے اور جا بجا دروازہ خوشنما اور پارچہ ہاے رنگین اور طلائی پر جون سے آراستہ اوپر لفظ ویلکم منقوش تھے اور ایک سڑک جدید نزدیک اسکول سے تینتی تال تک شاہزادہ روڈ بنائی گئی تھی اور رام گنگا کے پل پر ایک دروازہ عالیشان کپڑا منڈھا جسپر سنہرا برج چڑھا تھا بنایا گیا تھا اور اسم گرامی کندہ تھا غرض کہ آٹھوین فروری روز سنیچر کو آگرہ سے روانہ ہوکر سات بجے حضور شاہزادہ بہادر مع مصاحبان بسواری ریل جلوہ فرما اسٹیشن ریلوے مراد آباد ہوے ۲۱ توپ سلامی سر ہوئین نصف گھنٹہ اندر اسٹیشن کے قیام فرمایا اس عرصہ مین غسل کرکے پوشاک تبدیل کی اور ہوٹل مین چاے نوش فرمائی بعد ازان صاحبان کمیٹی نے سپاس نامہ پیش کیا جو چاندی کے قلمدان مین کہ جسپر نہایت عمدہ اور خوبصورت کام کیا ہوا نثار کیا تھا بعد ازان حضور محتشم العیم ریلوے اسٹیشن سے برآمد ہوے سواران رسالہ اور افواج گورہ جو بطور گارڈ تعظیمی کے موجود تھے سلامی ادا کی اور باجہ انگریزی بجا اور شاہزادہ صاحب مع مصاحبان جیرٹ چہار سیہ پر سوار ہوئے اور ۲۱ ضرب توپ سلامی سر ہوئین جب سواری شاہزادہ روڈ پر داخل ہوے اہل عملہ دورسے کورنش بجا لاے اور گورنمنٹ اسکول طلبا نے تسلیمات و کورنشات ادا کی جناب شاہزادہ صاحب

جوانکے تخت کے گرد ہین بیے نظیر اور بڑا موقع کہ ہند مین حضور تشریف لائے ہم لوگونکو ہمیشہ
ایک محبت اور تپاک سے یاد رہے گا اور اسکا حال ہماری تاریخون مین ایک پائداری کے ساتہ
رہے گا مینے نے انتہا مسرت اور خوشی سے یہ بات سنی کہ کیسی کیسی خوشی اور گرمجوشی سے
حضور والا کا استقبال ہوا اور کس قدر خوشی رئیسون اور عوام نے حضور ممدوح الشان
سے ہر قدم پر ظاہر کی ایسی خوشی اوس وقت سے ہو رہی ہے جب سے جناب ممدوح نے
ہندوستان کی زمین پر قدم رکھا ہے اور مین نہایت ادب سے اس بات کی امید کرتا ہون کہ جو
خوشی اور بڑے بڑے جلسہ اون مقامات پر ہوے ہین جہان حضور نے قدم رنجہ فرمایا ہے
اوس سے حضور عالیجناب پر ظاہر ہوا ہوگا کہ کس قدر محبت اور حضور کی فرمانبرداری
عام کو ہی اور یہ بھی بیان کرتا ہون کہ حضور والا تبار نے جو اخلاق و مہربانی اور ہمدردی
رؤسا ہند و عوام باشندگان پر ظاہر کی ہے اوس سے ہمکو گون کے دلون پر ایک نقش
ہوگیا ہے اور مین اپنی اوس دلی خوشی سے ظاہر کرتا ہون جو بیان سے باہر ہے کہ جس قدر
میرے ہمعصر رئیسون اور معزز ہندوستانیون سے میری ملاقات ہوئی اونھون نے بھی
حضور کی نسبت ویسی ہی اپنی محبت ظاہر کی جیساکہ مینے بیان کیا ہے مین دل سے یہ دعا
مانگتا ہون کہ سرزمین ہندوستان پر ولیعہد تخت انگلنڈ و ہند کا قدوم میمنت لزوم ایک
بڑا باعث برکات کارؤسا ہند کے واسطے ہوا اور نتیجہ ایسا ظہور پذیر ہو جو اس بہت بڑی
ملک کی بہتری اور سرسبزی کا باعث ہو خداوند کریم ہم سب لوگون کا باپ ہے اوسکا سایہ
حضور پر ہر وقت رہے اور وہ جملہ آفات سے حضور کو امن و امان مین رکھے اور وہ آپ پر اپنی
نے انتہا رحمتین برساے اور آپکا اپنی بے نظیر قوت سے ہمیشہ حامی رہے تاکہ آپ اپنے اوس
کام کو جو آپ کے درجے کے متعلق ہین بخوبی انجام فرماوین اور خدا آپ کو اپنے درجے پر رکھے
جسکے واسطے اونسے آپ کو پیدا کیا ہے ہم لوگ بخوبی واقف ہین کہ کیا کیا وجوہات مانع
ہوے کہ حضور شاہزادی بیگم ویلز ہم لوگون کی سرزمین پر حضور کے ساتہ تشریف نہ لائین
اگر جناب ممدوحہ ہندوستان مین بدولت افروز ہوتین تو اس عمدہ وقت پر اور بھی موجب خوشی و خرمی کا تھا
مین اس موقع پر از سر نو اپنی دلی فرمانبرداری کو جو مجکو علیا حضرت ملکہ معظمہ سے ہے جسکی

ہوے بعد حاضری شاہزادہ کی طرف سے مسرت قلبی سے اعزاز افزا سپاس میزبان کی گرمجوشیون کا ادا ہوا اور ادھر سے اخلاص عقیدت کے خیال پیش ہوے کنور پرتاب سنگھ سے شاہزادہ بہادر نے ارشاد فرمایا کہ ہم ایک راس اسپ آپکو ولایت سے ارسال کرین گے کنور صاحب نے شکریہ اس قدردانی کا ادا کیا بعدہ لارڈ سفیلڈ صاحب نے ایک چھری بطور تحفہ کنور صاحب کو عنایت کی اور جب شاہزادہ صاحب باہر برآمدہ کے تشریف لاے تو ایک چھری لالہ گوپال سنگھ جی کو چوبان کو عنایت فرمائی اور اونکی سرہوری کے نہایت تعریف کی پھر شاہزادہ بھراہی جناب مہاراجہ بہادر و کنور صاحبان ممدوح و دیگر صاحبان اشاف ریاوے لین پر چکا چوبترہ فرش وکرسیون سے آراستہ تھا تشریف لیگئے جب شاہزادہ بہادر مہاراجہ صاحب سے رخصت ہوے اوس وقت کا اثر جس قدر قلب پاک سرشت سری حضور صاحب بہادر پر تھا وہ بیان سے باہر ہے مصافحہ کا فرمانا اور کلمۃ الوداع اور اخیر کے الفاظ شکریہ میزبان کا شاہزادہ صاحب کی شگفتہ دلی سے ظاہر ہونا اور پھر ریلوے سے مہاراجہ صاحب کی طرف نگاہ الفت سے دیکھنا محبت کی حالت مین جو صدمہ مہاجرت کے سہے ہوتے ہین اونکا ہی دل اس گداز محبت کی طرز کو جانتا ہے بعد الوداع صفت وثنا مہمان مین جناب مہاراجہ صاحب شاہزادہ صاحب کی بے انتہا خوبیونکو یاد فرماتے رہے

نقل آنریبل مہاراجہ صاحب بہادر والی جے پور سوائی

ترجمہ انگریزی

حضور خسرو عالی جناب ولیم صاحبات — مجکو ایسے الفاظ نہین مل سکتے ہین کہ مین اونکے ذریعہ سے اپنی وہ دلی خوشی و مسرت قلبی ظاہر کرون جو مجھے آج شام کو بوجہ رونق افروزی حضور کے ہم لوگون مین ہوئی اور مین عالیجناب کا ممنون و مشکور ہوا کہ حضور نے ازراہ عنایت و مہربانی میرا مہمان ہونا قبول فرمایا اس سے صاف ظاہر ہے کہ کس قدر جناب ملکہ معظمہ کی مہربانی اور مربیانہ خیالات بجانب رؤسا و باشندگان ہند کے ہین کہ جناب ممدوحہ نے حضور کو اجازت دی کہ حضور والا شرقی عملداری مین تشریف لیجاوین اسباتکو ہم بخوبی جانتے ہین اور دل سے ثنا خوان ہین کہ ہمکو جو امید و توقع تھی اوسکو اور بھی قوت ہوئی کہ جناب ملکہ معظمہ کو ہند کی رعایا کا دل سے مادرانہ خیال ہے جیسا کہ اونلوگونکا ہی

بلکہ تصاویر جناب مہاراجہ بہادر مع وضع و قطع ملکی و سرداران نامی گرامی مہاراجگان وبعض رئیسان کے تھے بعد ملاحظہ کتب ہائے بالا کے شاہزادہ بہادر باغین باغ کی روش پر خرامان خرامان فوارونکی سیر فرماتے ہوئے بادل محل مین تشریف لائے یہان کی خوبی کو ملاحظہ فرماتے ہوئے گوبند دیو کے مندر سے اوترطرف باغ کے دوسرے درجہ مین آئے تو حوض کوثر نما مین بڑے بڑے نل طلائی ہزارہ فوارون کا ایک دم سے حوض مین چلنا آفتاب کی شعاع کا پڑنا لاکھون جلوہ دکھا رہا تھا اوسکی معاینہ سے نہایت مسرت حاصل ہوئی بادل محل مین حضور شاہزادہ صاحب بہادر نے ایک ایک اشیاے حرفہ اور معدنی اور صنعتی اور وضعی کو بغور ملاحظہ فرمایا جب پیداوار ملک جے پور کی طرف نگاہ کی تو اون غلجات کو زیادہ تر توجہ سے پوچھا سری حضور نے مفصل ارشاد فرمایا یہان ایک تصویر شیر کی نہایت عمدہ میز پر رکھی تھی اوسکی دیکھنے سے شاہزادہ بہادر کو اپنے شکار کی مسرت یاد آئی حسب الانشاے شاہزادہ صاحب کے فریر صاحب نے پروہت رام پرشاد جی صاحب رکن اعظم کونسل سری حضور سے اکثر حالات مذہب اور شیار کا حال دیسی زبان مین استفسار کیا اور پروہت جی نے اوسکا درست جواب دیا یہان سے شاہزادہ صاحب بسواری فٹن محل امیر کے ملاحظہ کو تشریف لے گئے اس روز شاہزادہ نے بہمراہی فتح سنگھ کے تمام یادگار کہنہ مکانات کی سیر فرماتے ہوئے پہاڑون کے نشیب و فراز دیکھتے امیر محل کی سیر سے کیفیت خاص حاصل فرمائی اور نشانات گذشتگان اور اونکے طرز اور ترتیب مکانات کو نہایت پسند کیا اور ٹفن بھی یہان کھائی تین بجے کے بعد معاودت فرماے باغ رام نواس ہوئے اور مہاراجہ صاحب بھی رونق افروز ہوئے یہان پر شاہزادہ صاحب نے (ایڈورڈ البرٹ ہال) نامے عمارت کی بنیاد کا پتھر دست مبارک سے رکھا تو اب سلامی سر ہوئین یکشنبہ ۶ تاریخ کی رات کو بجز تناول طعام کے اور کوئی جلسہ نہین ہوا اور بروز دوشنبہ ۷ ماہ فروری کو شاہزادہ صاحب نے قصد آگرہ کا کیا نو بجے باجی کے باغ مین گارڈ تعظیمی استادہ ہوا اسباب شاہزادہ بہادر اور اونکے ہمراہیون کا گاڑیون پر بار ہونا آٹھ بجے سے شروع ہوا نو بجے جناب مہاراجہ صاحب مع کنور ہاے پرتاب سنگھ و کشور سنگھ جی کے رونق افروز

ملاحظہ فرمائی اور اوس کمرہ کی روبرو باغ میں فوارہ انواع قسام کے جاری تھے مکانات کی راستگی باغ کی صفائی درختون کا سبزہ اوس باغ پر فضا کو جسنے دیکھا وہ یہی کہتا تھا بیت اگر فردوس بر روی زمین ست ہمین ست و ہمین ست و بعد ملاحظہ تحفہ جات کے مادھو نواس کی کوٹھی بلیرڈ روم کو ملاحظہ فرمایا جب حضور شاہزادہ بہادر نے مادھو نواس محل کی سیر کی مہاراج بہادر نے پہلی سے اجازت فرمائی تھی کہ خود مدولت کی تصویر بطور نقشہ یادگار کے بنائی جاوے اور شاہزادہ صاحب کی طرف سے اس رفتار اخلاص پسند کی اجازت ہو گئی تھی چنانچہ صحن مادھو نواس مین سری حضور مہاراجہ بہادر نے جو اس فن مین بیدیل ہین تصویر عکسی اوتاری اوس وقت مہاراجہ بہادر نے چند کلمات باعث تکلیف دہی کے عذر آمیز فرمائے اور سپر شاہزادہ صاحب نے تبسم فرماکر فرمایا کہ جب تک آپ چاہین ہم خوشی سے بیٹھے ہین چنانچہ ایک ہی مرتبہ مین رو نقشہ اوتارے اور دونون عمدہ و بہتر اوترے اسمین کچھ شبہہ نہین کہ یہ موقع تصویر کشی کا جو خوشوقتی سے مہاراجہ صاحب کو ملا نہایت عمدہ موقع تھا جو صرف مہاراجہ جے پور کے واسطے مخصوص تھا یعنے شاہنشاہ ایرلنڈ کا ہندوستان مین تشریف لانا اور ریاست جے پور مین ہونا اور اس نے تکلفی سے خود مہاراجہ صاحب کا مصروف عکس کشی ہونا عجب لطف و محبت کی بات ہے پھر بالاخانہ مادھو نواس کی تصویر خانہ کی سامان اور تصاویر کا ملاحظہ فرمایا اس جگہہ کتابین دو شاہزادہ کی خدمت پیش ہوئین اونکی جلدونکی دفتی چاندی کی تختی کی نصب تھی اور عبارت ذیل اوپر کندہ تھی

عبارت بطریق تحفہ پیش کش کیا گیا عالیجناب پرنس آف ویلز بہادر کو از جانب عالیجناب مہاراجہ سوائی رام سنگہ بہادر والی جے پور سی ایس آئی بطور یادگار تشریف آوری شاہزادہ بہادر بمقام جے پور ۱۸۷۶ع

اون دونون کتابون سے ایک کتاب مین نقشہ جات کلان سہ پایہ کے زیادہ تر مقامات نامے راج جے پور کے و بعض نقشہ جات ملک راج پوتانہ و اودے پور و جودھپور و شملہ وغیرہ کے تھے ان کتابون مین اکثر نقشجات مہاراجہ بہادر نے خود عکس لیا تھا و بعض نقشجات کو مسٹر فری صاحب منصرم و خدمات تصاویر عکس نے دوہرا کرکے اوتارا تھا دوسری کتاب مین نقشے تھے

اکثر اہل ہند گورنمنٹ انگریزی و نیپال کے درمیان دروغ عنین اوڑاتے ہین اس خط کے ملاحظہ سے انکے ارتباط کا حال ظاہر ہوتا ہے

روانہ کیا اور وزیر جنگ بہادر کو حکم تیاری دعوت کا دیا حضور کے حکم کے موافق سر جنگ بہادر نے مقام ترائی نیپال مین رسد مفصلہ ذیل جمع کیے —

چاول	گندم	بکری بھینس وغیرہ	روغن زرد
پچاس ہزار روپیہ کا	چالیس ہزار روپیہ کا	دس ہزار روپیہ کا	پچاس ہزار روپیہ کا

۱۸ فروری تک شاہزادہ بہادر مصروف سیر ترائی کمایون رہے — ۱۹ فروری کو رونق افروز ترائی نیپال ہوئے سر جنگ بہادر اور اونکے مصاحبین و مسٹر گرڈل اسٹول صاحب رزیڈنٹ نے چند میل آگے بڑھکر استقبال کیا جس وقت شاہزادہ صاحب لشکر مین رونق افروز ہوئے فوراً سر جنگ بہادر جواہرات بیش بہا زیب بدن کیے ہوئے ملاقات کے واسطے تشریف لائے نیپال کی منتخب فوج جسمین پیادہ اور سوار و توپخانہ شامل تھا استقبال کے واسطے صف بستہ کھڑے تھے ملاقات بازدید کے وقت سر جنگ بہادر نے والی نیپال کی جانب سے ایک چٹھی متضمن تہنیت تشریف آوری پیش کی اور مہبت سے کلمات شکر گزاری نسبت خاطر و تواضع انگلستان جسکہ وہ گئے تھے اور دیگر مضامین اظہار مسرت کے بیان کیے شاہزادہ صاحب نے بھی سر جنگ بہادر کی خیر خواہی اور خدمات ایام غدر مین کی تھی اونکا شکریہ ادا کیا بعد ازان طرفین سے تحائف پیش کیے گئے سر جنگ بہادر ہمراہ تحائف کے ایک نہایت عمدہ ذخیرہ زندہ جنگلی جانورون اور پرندونکا نظر کیا شاہزادہ صاحب نے سر جنگ کی خیمہ سے تشریف لیجاتے وقت فوج نیپال کو ملاحظہ فرما کر اوسکی ترتیب اور درستی کی تعریف کی ۲۱ فروری کو شاہزادہ صاحب خاص کمپ شہر نیپال تشریف لائے شام کے وقت کھانیکے بعد سر جنگ بہادر حاضر ہوئے اور حضرت ملکہ معظمہ اور شاہزادہ صاحب کی تندرستی کی گفتگو دلی اتحاد کی ظاہر کی — ۲۲ فروری کو شکارگاہ آراستہ ہوئے جسمہ شیر شاہزادہ بہادر نے تسخیر کیے — ۲۳ فروری کو شکار ہاتھیون کا ہوا شاہزادہ صاحب مع سر جنگ بہادر و دیگر مصاحبان کے ایک جنگلی فیل مست کا جو نہایت قوی ہیکل اور بڑی سونڈ کا تھا تعقب کیا تمام روز اوسکا پیچھا کیا آخر روز وزیر نیپال کے پلاؤ ہاتھیون کی مدد سے گرفتار ہوا بعدہ

ساتھ اسکی خدمت کرنے مین مصروف رہا ہون جسکے صلہ مین حضور انر بل نواب سر انرل چارلیس و انیکوٹ کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل ہند نے مجھکو ایک ملک اور میرے وزیر اعظم مہاراج سر جنگ بہادر رانا جی سی بی ایس آئی کو تمغہ اور خطاب عطا فرمایا ہے مینے اپنے وزیر موصوف کو اس سال کے آغاز مین انگلستان کو اس غرض سے روانہ کیا تھا کہ وہ ملکہ معظمہ کی خدمت مین حاضر ہوکر ہماری جانب سے شکریہ ادا کرین اور یہ التجا کرین کہ ملکہ معظمہ اس رابطہ اتحاد کے لحاظ سے جو دونون گورنمنٹ کے درمیان مین جاری ہے اس عنایت بیغایت کو جاری رکھین جو انھون نے ہمیشہ سے نیپال کی نسبت مبذول فرمائی ہے مگر وزیر موصوف کو بمبئی سے بمجبوری واپس آنا پڑا جسکے وجوہات آپ کے گوش گزار ہوے ہونگے اگرچہ وزیر موصوف کو اب بفضل ایزدی سے صحت ہوگئی ہے تاہم اس نظر سے کہ باعث جلدی کے کسی قسم کی پریشانی یا نامناسب تکلیف نہو وہ بالفعل ولایت نجاوین گے اور عنقریب مغربی ترائی کی جانب آپکے واسطے شکار کا بندوبست کرنے کے لیے روانہ ہون گے جس وقت اونکو آپکی ملاذمت حاصل ہوگی وہ آپ کو تمام اس ملک کے حالات سے مطلع کرین گے مجھکو اپنے وزیر اعظم کی زبانی اس بات کے سننے سے نہایت خوشی حاصل ہوئی ہے کہ جناب گورنر جنرل و ویسرے بہادر کشور ہند نے یہ تحریر کیا ہے کہ ملکہ معظمہ نے راؤ دیپ سنگھ کنور رانا بہادر سپہ سالار نیپال کو تمغہ ستارہ ہند عطا فرمایا اور اب جو جلسہ ستارہ ہند کا منعقد ہوگا اوسمین ضرور آپ اوسکے حال پر مہربانی فرماوین گے اور وہ اس ملک کے چند تحفہ بھی آپکی خدمت مین پیش کرینگے اور مین آپسے التماس کرتا ہون کہ آپ قبول فرماوینگے

نقل جواب نامہ از جانب شاہزادہ بہادر بنام مہاراجہ سر اندر بکرم شاہ والی نیپال از مقام کلکتہ

اے میرے معزز دوست آپ کی چٹھی میرے پاس پہونچی جس مین آپنے گورنمنٹ کی نسبت رفاقت اور دوستی کا اظہار کیا تھا اور جو انتظام آپ کے وزیر اعظم مہاراجہ جنگ بہادر جی سی بی نے اب قلمرو مین میری خاطر کی اور تواضع بکے واسطے کئے ہین اون سے آپ نے مجھے مطلع فرمایا تھا جس عنایت اور مہربانی سے آپنے یہ انتظام فرمایا ہے اسکا میرے دل پر بڑا اثر ہے اور جو اتحاد گورنمنٹ کے درمیان ہے اور جسکو استحکام دینے کی ملکہ معظمہ کی دلی خواہش ہے اوسکے ثابت کرنیکے لیے آپکو یہ یقین دلاتا ہون کہ مجھکو سر جنگ بہادر کی ملاقات سے نہایت مسرت حاصل ہوگی فقط

رام گنگا عبور فرماکر منضت فرمائے نینی تال ہوئے۔

(م) مقام نینی تال — عالیجناب شاہزادہ صاحب بہادر ۸ سہ تاریخ ماہ فروری سنہ ۱۸۷۶ عیسوی کو شام کے وقت کالی ڈونگی مین داخل ہوکر نینی تال کو تشریف لے گئے اول جناب ممدوح اپنے لشکرگاہ سے کالی ڈونگی کو کہ ۱۸ میل کا فاصلہ تھا تشریف لائے اور یہانسے مقام منگولی کو تشریف لے گئے اور یہان ٹفن نوش فرماکر بقیہ سڑک نینی تال کو طے کیا یہ سڑک نہایت تنگ ہے ایک طرف اوسکے ایک میدان نظر آتا ہے اور دوسری جانب دو پہاڑیان ہین کہ اونکے درمیان ایک تال اور نیٹو بازار کے مکانات اور دوکانات ہین اور انگریزون کے بنگلہ ہین جناب شاہزادہ صاحب جب نینی تال پر تشریف لائے تو سفید رنگ کے پہاڑی گھوڑے پر سوار تھے اور آگے آگے جنرل رامزی صاحب بہادر کمشنر سیاہ رنگ کے ٹٹو پر جاتے تھے اور شاہزادہ کے پیچھے پیچھے مصاحب اور ہمراہی تھے اور اوس وقت موسم بھی نہایت عمدہ اور مطلع صاف تھا شام تک شاہزادہ صاحب اوس مقام پر وارد ہوئے جسکو مقام برف کا کہتے ہین اور جہان سے ترسول و نانا دیبی کا مندر نظر آتا ہے یہ مندر نہایت آراستہ و خوشرنگ ہے شب کو شاہزادہ صاحب نے وڈیٹ صاحب کے بنگلہ پر کھانا تناول فرمایا اور کچھ دیر سیر چاندنی کی فرماکر استراحت فرمائی دوسرے روز شاہزادہ صاحب پہاڑ سے دس بجے اوترکر تالاب کی سیر فرمائی اور فرمایا کہ بعض بعض چیز اس کوہ پر ایسی نظر آئی کہ تمام سیر مین نہین دیکھی گئی —

(ن) مقام ترائی نیپال — مہاراجہ نیپال نے خبر تشریف آوری شاہزادہ کی سنکر ایک خط شکریہ کلکتہ کے دربار مین بدست اپنے قاصد کے خدمت مین شاہزادہ کے

نقل[۵] خط مرسلہ راجہ نیپال بنام شاہزادہ بہادر جو بمقام کلکتہ صادر ہوا تھا

جس وقت سے ملکہ معظمہ نے اس ریاست کی جانب نظر عنایت مبذول فرمائی ہے اوس وقت سے اس ریاست کی فلاح اور بہبودی مین ہمیشہ ترقی ہوتی رہی اور اس مہربانی اور عزت کے باعث سے اسکا رتبہ فلک تک پہونچا ہے اور مین نہایت راست دل سے گورنمنٹ انگریزی کے حق مین دعائے خیر مانگتے اور عاجزی کے

ناموری اور عظمت و شان کی تمامی دنیا مین دھوم ہے —

ظاہر کرتا ہون اور میرے آدمی سچے دل سے اس بات پر نازان ہین اور جو محبت و امید جناب ملکہ معظمہ سے اونکی کرور ہا رعایا کو ہے اوسمین ہم لوگ بھی دل و جان سے شریک ہین ؛

ہم صاحبات و صاحبان — اب مین تجویز کرتا ہون کہ جام تندرستی حضور جنسر و عالیجناب کا جو ہمارے سرتاج ویلز شاہزادہ ہین نوش کیا جاے اور مجھکو امید ہے کہ آپ سب لوگ اوسکی نوش کرنے مین میری شرکت دل سے کرین گے اور دعا کرین گے کہ حضور کی بڑی عمر ہو اور وہ برکتون اور خوشیون سے معمور ہو اور پھر حضور بڑی خوشی سے اون لوگون مین جا ملین جنکو چھوڑ آئے ہین —

(۱۱) مقام مراد آباد — خبر آمد تشریف آوری شاہزادہ کی سنکر اسٹیشن ریل نہایت آراستہ ہوا تھا جا بجا رنگ برنگ کی جھنڈیان نصب تھین اسٹیشن کے ہر ایک دروازہ اندرونی و بیرونی پر ہر طرح کی تصویرین لگائی گئین تھین اور حروف اسم جناب شاہزادہ صاحب نہایت خوبصورتی سے تختون پر لگائے گئے تھے اور جا بجا دروازہ خوشنما اور پارچہ ہاے رنگین اور جھلائی پر جون سے آراستہ اوپر لفظ ویلکم منقوش تھے اور ایک سڑک جدید نزدیک اسکول سے تینتی تال تک شاہزادہ روڈ بنائی گئی تھی اور رام گنگا کے پل پر ایک دروازہ عالیشان کپڑا منڈھا جسپر سنہرا برج چڑھا تھا بنایا گیا تھا اور اسم گرامی کندہ تھا غرض کہ آٹھوین فروری روز سنیچر کو آگرہ سے روانہ ہوکر سات بجے حضور شاہزادہ بہادر مع مصاحبان بسواری ریل جلوہ فرما اسٹیشن ریلوے مراد آباد ہوے ۲۱ توپ سلامی سر ہوئین نصف گھنٹہ اندر اسٹیشن کے قیام فرمایا اس عرصہ مین غسل کرکے پوشاک تبدیل کی اور ہوٹل مین چاے نوش فرمائی بعد ازان صاحبان کمیٹی نے سپاس نامہ پیش کیا جو چاندی کے قلمدان مین کہ جسپر نہایت عمدہ اور خوبصورت کام کیا ہوا تھا رکھا تھا بعد ازان حضور محتشم الیہم ریلوے اسٹیشن سے برآمد ہوے سواران رسالہ اور افواج گورہ جو بطور گارڈ تعظیمی کے موجود تھے سلامی ادا کی اور باجہ انگریزی بجا اور شاہزادہ صاحب مع مصاحبان چیٹ چہار سیہ پر سوار ہوے ادھر ۲۱ ضرب توپ سلامی سر ہوئین جب سواری شاہزادہ روڈ پر داخل ہوے اہل عملہ دورسے کورنش بجا لاے اور گورنمنٹ اسکول طلبا نے تسلیمات و کورنشات ادا کی جناب شاہزادہ صاحب

جوانکے تخت کے گرد ہین بیے نظیر اور بڑا موقع کہ ہند مین حضور تشریف لائے ہم لوگونکو ہمیشہ
ایک محبت اور تپاک سے یاد رہے گا اور اسکا حال ہماری تاریخون مین ایک پائداری کے ساتہ
رہے گا مینے نے انتہا مسرت اور خوشی سے یہ بات سنی کہ کیسی کیسی خوشی اور گرمجوشی سے
حضور والا کا استقبال ہوا اور کس قدر خوشی رئیسون اور عوام نے حضور ممدوح الشان
سے ہر قدم پر ظاہر کی ایسی خوشی اوس وقت سے ہو رہی ہے جب سے جناب ممدوح نے
ہندوستان کی زمین پر قدم رکھا ہے اور مین نہایت ادب سے اس بات کی امید کرتا ہون کہ جو
خوشی اور بڑے بڑے جلسہ اون مقامات پر ہوے ہین جہان حضور نے قدم رنجہ فرمایا ہے
اوس سے حضور عالیجناب پر ظاہر ہوا ہوگا کہ کس قدر محبت اور حضور کی فرمانبرداری
عام کو ہے اور یہ بھی بیان کرتا ہون کہ حضور والا تبار نے جو اخلاق و مہربانی اور ہمدردی
روسا ہند و عوام باشندگان پر ظاہر کی ہے اوس سے ہملوگون کے دلون پر ایک نقش
ہوگیا ہے اور مین اپنی اوس دلی خوشی سے ظاہر کرتا ہون جو بیان سے باہر ہے کہ جس قدر
میرے ہمعصر رئیسون اور معزز ہندوستانیون سے میری ملاقات ہوئی اونھون نے بھی
حضور کی نسبت ویسی ہی اپنی محبت ظاہر کی جیساکہ مینے بیان کیا ہے مین دل سے یہ دعا
مانگتا ہون کہ سرزمین ہندوستان پر ولیعہد تخت انگلنڈ و ہند کا قدوم میمنت لزوم ایک
بڑا باعث برکات کارروسا ہند کے واسطے ہو اور نتیجہ ایسا ظہور پذیر ہو جو اس بہت بڑی
ملک کی بہتری اور سرسبزی کا باعث ہو خداوند کریم ہم سب لوگون کا باپ ہے اوسکا سایہ
حضور پر ہر وقت رہے اور وہ جملہ آفات سے حضور کو امن و امان مین رکھے اور وہ آپ پر اپنی
نے انتہا رحمتین برساے اور آپکا اپنی بے نظیر قوت سے ہمیشہ حامی رہے تاکہ آپ اپنے اوس
کام کو جو آپ کے درجے کے متعلق ہین بخوبی انجام فرماوین اور خدا آپ کو اپنے درجے پر رکھے
جسکے واسطے اوسنے آپ کو پیدا کیا ہے ہم لوگ بخوبی واقف ہین کہ کیا کیا وجوہات مانع
ہوے کہ حضور شاہزادی بیگم ویلز ہم لوگون کی سرزمین پر حضور کے ساتہ تشریف نہ لائین
اگر جناب ممدوح ہندوستان مین دو تین ہفتہ اور توقف فرماتے تو اس عمدہ وقت پر اور بھی موجب خوشی و خرمی کا تھا
مین اس موقع پر از سر نو اپنی دلی فرمانبرداری کو جو مجکو علیا حضرت ملکہ معظمہ سے ہے جسکی

ہوے بعد حاضری شاہزادہ کی طرف سے مسرت قلبی سے اعزاز افزا سپاس میزبان کی گرمجوشیون کا ادا ہوا اور ادھر سے اخلاص عقیدت کے خیال پیش ہوے کنور پرتاب سنگھ سے شاہزادہ بہادر نے ارشاد فرمایا کہ ہم ایک راس اسپ آپکو ولایت سے ارسال کرین گے کنور صاحب نے شکریہ اس قدردانی کا ادا کیا بعدہ لارڈ سفیلڈ صاحب نے ایک چھری بطور تحفہ کنور صاحب کو عنایت کی اور جب شاہزادہ صاحب باہر برآمدہ کے تشریف لاے تو ایک چھری لالہ گوپال سنگھ جی کو چیبان کو عنایت فرمائی اور اونکی سپہ سالاری کے نہایت تعریف کی پھر شاہزادہ بھراہی جناب مہاراجہ بہادر و کنور صاحبان ممدوح و دیگر صاحبان اسٹاف ریاوے لین پر جسکا چبوترہ فرش وکرسیون سے آراستہ تھا تشریف لیگئے جب شاہزادہ بہادر مہاراجہ صاحب سے رخصت ہوے اوس وقت کا اثر جس قدر قلب پاک سرشت سری حضور صاحب بہادر پر تھا وہ بیان سے باہر ہے مصافحہ کا فرمانا اور کلمۃ الوداع اور اخیر کے الفاظ شکریہ میزبان کا شاہزادہ صاحب کی شگفتہ دلی سے ظاہر ہونا اور پھر ریلوے سے مہاراجہ صاحب کی طرف نگاہ الفت سے دیکھنا محبت کی حالت مین جو صدمہ مہاجرت کے سہے ہوتے ہین اونکا ہی دل اس گداز محبت کی طرز کو جانتا ہے بعد الوداع صفت وثنا مہمان مین جناب مہاراجہ صاحب شاہزادہ صاحب کی بے انتہا خوبیونکو یاد فرماتے رہے

ترجمہ انگریزی
نقل اسپیچ مہاراجہ صاحب بہادر والی جے پور سوائی

حضور خسرو عالی جناب ویسرے صاحبات — مجکو ایسے الفاظ نہین مل سکتے ہین کہ مین اونکے ذریعہ سے اپنی وہ دلی خوشی و مسرت قلبی ظاہر کرون جو مجھے آج شام کو بوجہ رونق افروزی حضور کے ہم لوگون مین ہوئی اور مین عالیجناب کا ممنون و مشکور ہوا کہ حضور نے ازراہ عنایت و مہربانی میرا مہمان ہونا قبول فرمایا اس سے صاف ظاہر ہے کہ کس قدر جناب ملکہ معظمہ کی مہربانی اور مربیانہ خیالات بجانب رؤسا و باشندگان ہند کے ہین کہ جناب ممدوحہ نے حضور کو اجازت دی کہ حضور والا شرقی عملداری مین تشریف لیجاوین اسباتکو ہم بخوبی جانتے ہین اور دل سے ثنا خوان ہین کہ ہمکو جو امید و توقع تھی اوسکو اور بھی قوت ہوئی کہ جناب ملکہ معظمہ کو ہند کی رعایا کا دل سے مادرانہ خیال ہے جیسا کہ اونلوگونکا ہے

بلکہ تصاویر جناب مہاراجہ بہادر مع وضع و قطع ملکی و سرداران نامی گرامی مہاراجگان
و بعض رئیسان کے تھے بعد ملاحظہ کتب ہائے بالا کے شاہزادہ بہادر باغین باغ کی روش پر
خرامان خرامان فوارونکی سیر فرماتے ہوئے بادل محل مین تشریف لائے یہان کی خوبی کو
ملاحظہ فرماتے ہوئے گوبند دیو کے مندر سے اوترطرف باغ کے دوسرے درجہ مین آئے
تو حوض کوثر نما مین بڑے بڑے نل ہلالی ہزارہ فوارون کا ایک دم سے حوض مین چلنا آفتاب
کی شعاع کا پڑنا لاکھون جلوہ دکھا رہا تھا اوسکی معاینہ سے نہایت مسرت حاصل ہوئی
بادل محل مین حضور شاہزادہ صاحب بہادر نے ایک ایک اشیاے حرفہ اور معدنی اور صنعتی
اور وضعی کو بغور ملاحظہ فرمایا جب پیداوار ملک جے پور کی طرف نگاہ کی تو اون غلجات کو
زیادہ تر توجہ سے پوچھا سری حضور نے مفصل ارشاد فرمایا یہان ایک تصویر شیر کی نہایت
عمدہ میز پر رکھی تھی اوسکی دیکھنے سے شاہزادہ بہادر کو اپنے شکار کی مسرت یاد آئی حسب الاشارے
شاہزادہ صاحب کے فریر صاحب نے پروہت رام پرشاد جی صاحب رکن اعظم کونسل
سری حضور سے اکثر حالات مذہب اور اشیاء کا حال دیسی زبان مین استفسار کیا اور
پروہت جی نے اوسکا درست جواب دیا یہان سے شاہزادہ صاحب بسواری فٹن محل امیر[۱]
کے ملاحظہ کو تشریف لے گئے اس روز شاہزادہ نے بہراہی فتح سنگھ کے تمام یادگار کہنہ مکانات
کی سیر فرماتے ہوئے پہاڑون کے نشیب و فراز دیکھتے ہیر محل کی سیر سے کیفیت خاطر حاصل
فرمائی اور نشانات گذشتگان اور اونکے طرز اور ترتیب مکانات کو نہایت پسند کیا اور ٹھن بھی
یہان کھائی تین بجے کے بعد معاودت فرماے باغ رام نواس ہوئے اور مہاراجہ صاحب
بھی رونق افروز ہوئے یہان پر شاہزادہ صاحب نے (ایڈورڈ البرٹ ہال)[۲]
نامے عمارت کی بنیاد کا پتھر دست مبارک سے رکھا تو اپ سلامی سر ہوئین یکشنبہ ۶ مر
تاریخ کی رات کو بجز تناول طعام کے اور کوئی جلسہ نہین ہوا اور پیر دوشنبہ ۷ ماہ فروری
کو شاہزادہ صاحب نے قصد آگرہ کا کیا نو بجے باجی کے باغ مین گارڈ تعظیمی استادہ ہوا
اسباب شاہزادہ بہادر اور اونکے ہمراہیون کا گاڑیون پر بار ہونا آٹھ بجے سے شروع
ہوا نو بجے جناب مہاراجہ صاحب مع کنور ہاے پرتاب سنگھ و کشور سنگھ جی کے رونق افروز

ملاحظہ فرمائی اور اوس کمرہ کے روبرو باغ مین نوادرہ انواع اقسام کی جاری تھی مکانات کی راستگی باغ کی صفائی درختون کا سبزہ اوس باغ پر فضا کو جسنے دیکھا وہ یہی کہتا تھا بیت اگر فردوس بروی زمین ست ۔ ہمین ست و ہمین ست ہمین ست ۔ بعد ملاحظہ تحفہ جات کے مادھو نواس کی کوٹھی بلیرڈم کو ملاحظہ فرمایا جب حضور شاہزادہ بہادر نے مادھو نواس محل کی سیر کی مہاراجہ بہادر نے پہلی سے اجازت فرمائی تھی کہ خود مدولت کی تصویر بطور نقشہ یادگار کے بنائی جاوے اور شاہزادہ صاحب کی طرف سے اس رفتار اخلاص پسند کی اجازت ہو گئی تھی چنانچہ صحن مادھو نواس مین سری حضور مہاراجہ بہادر نے جو اس فن مین بیدیل ہین تصویر عکسی اوتاری اوس وقت مہاراجہ بہادر نے چند کلمات باعث تکلیف دہی کے عذر آمیز فرمائے اور سپر شاہزادہ صاحب نے تبسم فرماکر فرمایا کہ جب تک آپ چاہین ہم خوشی سے بیٹھے ہین چنانچہ ایک ہی مرتبہ مین دو نقشہ اوتارے اور دونون عمدہ و بہتر اوترے اسمین کچھ شبہہ نہین کہ یہ موقع تصویر کشی کا جو خوشوقتی سے مہاراجہ صاحب کو ملا نہایت عمدہ موقع تھا جو صرف مہاراجہ جے پور کے واسطے مخصوص تھا یعنے شاہنشاہ ایرلنڈ کا ہندوستان مین تشریف لانا اور ریاست جے پور مین ہونا اور اس نے تکلفی سے خود مہاراجہ صاحب کا مصروف عکس کشی ہونا عجب لطف و محبت کی بات ہے پھر بالاخانہ مادھو نواس کی تصویر خانہ کی سامان اور تصاویر کا ملاحظہ فرمایا اس جگہہ کتابین دو شاہزادہ کی خدمت پیش ہوئین اونکی جلدونکی روپہلی چاندی کی تختی کی نصب تھی اور عبارت ذیل اوپر کندہ تھی

عبارت بطریق تحفہ پیش کش کیا گیا عالیجناب پرنس آف ویلز بہادر کو از جانب عالیجناب مہاراجہ سوائی رام سنگہ بہادر والی جے پور سی ایس آئی بطور یادگار تشریف آوری شاہزادہ بہادر بمقام جے پور ۱۸۷۶ع

اون دونون کتابون سے ایک کتاب مین نقشہ جات کلان سہانے کے زیادہ تر مقامات نامے راج جے پور کے و بعض نقشہ جات ملک راج پوتانہ و اودے پور و جودھپور و شملہ وغیرہ کے تھے ان کتابون مین اکثر نقشجات مہاراجہ بہادر نے خود عکس لیا تھا و بعض نقشجات کو مسٹر فری صاحب منصرم و خدمات تصاویر عکس نے دوبارہ کرکے اوتارا تھا دوسری کتاب مین نقشے تھے

گلاسون کی روشنی نئی صنعت اور انداز کی گلاس ہاے روشن کے بیل بوٹے بنی ہوی عجب جلوہ دیتی تھی
سری گوبند دیوجی کے مندر کے اوپر اور درون کی روشنی نہایت لطف خیز تھی قندیلون کی
روشنی گویا باغ کی بہار دکھلا رہی تھی اس مقام سے پہاڑ کی روشنی کا جلوہ نظر و نچین طلسم آتش نما
معلوم دیتا تھا وہانسے مادھونواس نامی کوٹھی مین چاے پانی کے لیئے تشریف لیگئے یہ کوٹھی درجہ
خوشنمائی اور طرز طرز کے سامان روشنی سے آراستہ پیراستہ تھی یہان پر مارواڑی جھومر کا ناچ
مارواڑی انداز کا شروع ہوا بیچ مین ایک ڈف گرداوسکی ماہر ویان تمثال لباس زیبا مین مغرق
حلقہ باندھے اور ہاتھہ سر پر چوڑ کر گیت گاتین خرام ناز محبوبانہ سے چکر کھاتین عجیب لطف و مسرت
بخشتی تھین ران بعد جلترنگ بجایا گیا جسکو جناب شاہزادہ مہادر نے بہت توجہ سے
سنا اور دیر تک مصروف رہے اوسکے ساتھ ستار و کیھاج و طنبورہ بین کے سُر ملی ہوی عجب سمان
بندھا تھا حضور شاہزادہ صاحب بہادر کا اکثر صاحبان جلسہ سے بے تکلف ملنا اور باتین فرمانا
اوس صحبت کی مسرت جشن پُر فرحت کا باعث تھا جناب مہاراجہ بہادر سے بہت دیر تک
مکالمات شوقیہ درمیان رہے اس جلسہ مین ڈاکٹر سنڈ صاحب نے ایک کتاب جیپور گائیڈ بک
بحضور شاہزادہ صاحب بتوسط ڈاکٹر فریر صاحب پیش کی یہ کتاب انگریزی مین تھی بعدہ
کنور پرتاب سنگہ جی و کنور کشور سنگہ جی و دیگر حضار حضوری سے ہاتھہ ملایا اور قریب ۱۱ بجے
مہان ذی میزبان سے رخصت چاہی جناب مہاراجہ بہادر نے گوٹے کا ہار تکلف زیب گلو فرمایا
اور تا دروازہ ایوان شرقی مشایعت کی لیے تشریف لیگئے اور یہ کلمات خوشی و خورمی دادے
سپاس رخصت ہوی چونکہ آتشبازی دوسرے مقام پر تھی اور یہان مہمان کی خوشی خاطر سی اس قدر
دل افروزی ہوئی کہ اوس رات ملاحظہ نہ کر سکے دوسرے دن پر جلسہ ملتوی رہا ۶ تاریخ کو
شاہزادہ صاحب واسطے ملاقات راجہ صاحب کے شرقی محل مین تشریف لیگئے اور اوس روز پیشتر
چندر محل کے ساتون درجہ ملاحظہ فرمائے اور زبان مبارک سے درفشان ہوے کہ ایسے خوش قطع و وضع
کی عمارت کسی شہر مین نہین دیکھی گئی اوپر کے درجے پر سے تمام شہر کے وسعت و مکانات کی عظمت
دیکھکر نہایت خوش ہوئے بعد ازان درمیان کے درجے مین آکر رونق افروز ہوئے یہ کمرہ
پر تکلف میز و کرسیون سے سجا تھا اور یہان پر وہ تمام تحائف جو مہاراجہ نے بنابر نذر جمیع کی تھی

سرخ سبز زرد رنگ کی نصب کی گئی ہین دروازہ بیگانیر واجمیری پر بھی حروف والفاظ بالا
نہایت صنعت سے کندہ ہوئے تھے علاوہ انکے تمام شہر کے دروازے عبارات بالا اور رنگ
برنگ کے پھریرون سے آراستہ تھے شہر مین دو حوض انگریزی قسم کے فوارون سے آراستہ
ہین کہ اونمین لیل ونہار پانی جاری رہتا ہے اور کل سامان وتیاری اس ریاست کی
قابل دیدنہ شنیدنی ہے [illegible]
اندرسال کے چند جشن شاہانہ ہوتے ہین کہ اگر اونکا ذکر درج کیا جاوے تو ایک دفتر ہو جاوے مگر
واسطے ناظرین تواریخ کے ایک جشن جو اب بسنتی ماگھ سودی کو ہوتا ہے بطور تمثیل لکھا جاتا
ہے ہمارے ایک شفیق کہ جنھون نے بچشم خود دیکھا ہے فرماتے ہین کہ مہاراجہ جے پور
سورج بنسی رام چندر کے خاندان سے تعلق رکھتے ہین اسی وجہ سے اندرسال کے ایک جشن
سورج پوجا کا ہوتا ہے اور مہاراجہ صاحب کی سواری سورج پوجن کو بڑے تزک واحتشام
شاہانہ سے نکلتی ہے وہی شفیق فرماتے ہین کہ اب بسنتی کے روز چھ بجے صبح سے خلقت کا ہجوم
ہونا شروع ہوتا ہے سات بجے پیادون اور ناگون کی پلٹن مع باجہ انگریزی اور سواران
ہندوستانی کے پرے آنے لگے نو بجے تک تمام جلوس اپنے اپنے موقع پر بانتظار تشریف آوری
حضور مہاراجہ بہادر کے صف بستہ استادہ ہوجاتا ہے ہر طرف سے خلق اللہ کا ہجوم کثیر نظر آنے لگا اکثر
صاحبان انگریز وممیم صاحبات جو ریاست مین موجود تھین بنابر ملاحظہ تماشا والای سلام
مہاراجہ کو تشریف لائے وتمام کوٹھی دوکانات جو اوپر ہیں تماشائی اور مستورات بنابر دیدن
مہاراجہ کے جمع تھے اگرچہ سری حضور مہاراجہ کا انتظام جلوس تفصیل وار لکھنا دشوار
مگر بادی النظر مین جو کچھ معلوم ہوا اوسکی کیفیت یہ ہے کہ آجکے روز اندرون ڈیوڑھی
معلے کے کوشل چندر محل کے صحن سے مکان دربار پر شہر بتی محل مین رونق بخشی ہوتی ہے
اس مقام آرام شمائل مین جملہ اکابر واصاغر درباری درمیان تعظیمی وامتیازی بنظر حصول
زیارت تشریف لاتے ہین اور مقربان حضوری وتعظیمی کے سوائے اور بھی حضرات امتیازی
اس مقام نور آگین مین جلوہ افگن ہوتے ہین گیارہ بجے حضور عالی مہاراجہ بہادر نہایت
شان وشوکت شاہانہ کے ساتھ ہوا محل سے اسپ صبا رفتار پر سوار ہوئے جناب ممدوح

کے نہین معلوم ہو سکتی ہے —
خاص اصطبل جناب مہاراجہ بہادر کا جس جگہہ ہے اوسکا نام مشہور بہ عنش ہے یہان تین لین بنی ہین اور اوس مین قریب ۱۵ مافہ راس خاصے گھوڑون کے ہین جو ایک سے ایک عمدہ اور نادر روزگار ہین اور زیادہ تر تکلف یہ ہے کہ ہر رنگ کے گھوڑون کی صفین ترتیب وار علحدہ علحدہ ہین کہ نہایت خوشنما معلوم ہوتے ہین ایک رام نواس نامے باغ بیرون دروازۂ سانگانیر و اجمیری دروازہ کی نو تعمیر جناب مہاراجہ صاحب بہادر کا ہے بلکہ ابھی وقت تالیف تاریخ ہذا مرتب ہو رہا تھا یہ باغ وسعت و تعریف مین اپنا عدیل نہین رکھتا عرض و طول قریب دو میل کے ہوگا اوسمین جا بجا سنگ مرمر کے بارہ دریان بہت نفیس بنی ہوئی ہین اور ایک چڑیا خانہ ہے جس مین انواع اقسام کے طیور ہین روش و پٹری باغ کی نہایت با قرینہ بنی ہوئی ہے اور سبزۂ زار کی عجیب کیفیت معلوم ہوتی ہے گویا فرش زمردین بچھا ہوا ہے درختہاے گل دار و شجار پر اثمار اپنے اپنے موقع پر چمن مین نصب کیئے ہوئے پھولون کے تختون مین گلہاے رنگارنگ کھلے ہوئے عجب بہار دیتے ہین سننے مین آیا ہے کہ یہان بھی نہر آنے والی ہے جیساکہ امانی شاہ کے نالے سے شہر بھر مین نہر بذریعہ نل جاری ہے اور اسی باغ کی وسعت مین ایک تصویر جناب نواب لارڈ آرل میو صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند متوفی کی بطور یادگار نصب ہے اور یہ تصویر ۸۴ من کی آہنی ڈھلی ہوئی ہے جسکو کاریگران ولایت لندن نے نہایت خوبصورت وضع کی بنائی ہے اور اسی مقام پر باغ کے باہر شفاخانہ بنا بر یادگاری لارڈ میو یہ عمارت سنگین بہت زیب و زینت کے ساتھہ تعمیر ہوا ہے اور وسط باغ مین ایک چبوترہ نہایت خوشنما بنا ہے جسپر انگریزی باجہ ہر وقت بجا کرتا ہے اور گرد الشین آویزان ہین اول تو شہر ہے پور خود تعریف سے باہر تھا دوم بتقریب آمد آمد جناب شاہزادہ صاحب بہادر کے شہر کی درستی و تیاری و رنگ آمیزی عمارات عالی شان اور بازارون مین پٹا پٹی کے پردون کا چلمنون کا رنگ برنگ کے پھریرون اور جھنڈیون کا ہوا مین اڑنا اور ہر طرح کے سامان صفائی اور رنگینی کے عجب و لچسپ دکھلاتے تھے رام نواس باغ مین جو دروازے تیار ہوئے ہین اونپر لفظ (ویلکم) اور جھنڈی و پھریرے

۱ سانگانام دروازہ
۲ اس مکان کے اجزاے ارکان شہر کی زینت کے لیئے بنا ہے اسمین مہاراجہ بہادر نے اپنی کاریگری کا انتظام کیا ہے اور یہ بھی کاریگروں کی یادگار ہے
۳ سنگ مرمر کا پانی مچھلیان اور فوارے
۴ اس مکان مین کتابین ہین

اور آراستگی سڑکون کی صفائی قابل دید ہے یہان کی عمارات کو کیا کہنا ہے کہ اور کوئی شہر ہندوستان مین اس طرز وضع وخوبصورتی کا نہین ہے سڑکین فراخ دورویہ سنگین پتری سڑک کے اور وسط مین پتری کنکر کٹا ہوا تمام دن مین چند مرتبہ چھڑکاؤ ہوتا ہے صفائی کا انتظام قابل تعریف ہے مسافر اور کو کسی طرح کی دقت نہین ہے درمیان کی جو سڑک ہے اوسپر کبھی گھوڑہ گاڑی اونٹ ہاتھی کی آمد ورفت ہے اور دو طرف سڑک کے سنگین پٹریون پر پیادہ یا گاڑی ہے یہ بندوبست ایک جگہہ نہین ہے بلکہ تمام شہر مین ایسا ہی بندوبست اور سڑکین ہین عمارات شاہی مثلاً دربار عام ودربار خاص اور مہارانیون کے محلات اور سکھہ منڈل اور حمام وباغ غرض کہ جس عمارات کو دیکھیے قدرت خدا یاد آتی ہے کہ کیسے کیسے اولوالعزم عالی پایگاہ مہاراجے ہند مین گذرے ہین جنکے مسکن ایسی رفعت وشوکت کے ہین ایک عمارت منجملہ محلات کے ہوا محل کے نام سے مشہور ہے کہ اس طرز کا کوئی مکان ہندوستان مین شاید ہوئے اور ایک مکان ملقب شہر منہ کے نامزد ہے اور دوسرا دیوان خانہ خاص تیسرا چندر محل جسکے زیرین درجہ مین مقام کونسل کا ہے اکثر جناب مہاراجہ صاحب بھی کونسل مین اجلاس فرماتے ہین اور یہ چندر محل سات درجہ کا ہے اسکے پشت پر ایک باغ نہایت پرفضا بنا ہوا ہے جسکے وسط مین فوارے جاری ہین گلہاے رنگارنگ سے تختہ باغ رشک فردوس برین ہے درخت نہایت سرسبز وشاداب باور ہر چمن گلہاے خوشبو سے معطر ہو رہا ہے اس باغ کے محاذی مندر سہری گوبند دیوجی کا ہے کہ وہ راج مندر کہتلاتا ہے اور ٹھاکر جی کے مندر کے عقب مین ایک بادل محل مشہور ہے یہان ایک نہایت وسیع حوض ہے کہ اوسمین قریب ۳۰۰ فوارے کے جاری ہین اور اوسکے چپ وراست قطعات ہین یہ مقام نہایت وسیع طول وعرض مین ہے ایسا پرفضا ونزہت افزا ہے کہ جب فوارے چلتے ساون بھادون کی کیفیت معلوم ہوتی ہے اونکے محاذی ایک نخلگاہ قدیم فرمانروایان جے پور کا بنا ہوا ہے جب کوئی نیا راجہ تخت نشین ہوتا ہے تو وہین جاکر رسم گدی نشینی کی ادا ہوتی ہے سری مہاراجہ بہادر نے ایک مندر مہادیو کا تعمیر کرایا ہے یہ مندر متعلق محلات کے ہے اسکے جانب جنوب اور رانیون کے محل ہین کہ اون کی کیفیت بسبب پردہ داری

اور اوسی روز شام کے وقت قلعہ گوالیار مین ایک شاہی طور پر جلسہ دعوت ہوا اور دوسرے روز شاہزادہ صاحب کے حضور مہاراجہ سندھیا نے تحفہ جات نذر گذرانی اور شاہزادہ نے بھی مہاراجہ کو ہدیہ مرحمت فرمائے اور ۳۰ فروری کو گوالیار سے روانہ ہوکر نہضت فرمائے آگرہ ہوئے۔

(ک) مقام جے پور۔ ناظرین تاریخ پر واضح ہو کہ شہر جے پور نہایت دلکش اور عجیب خوش قطع مقام ہے کہ ہندوستان مین اپنا نظیر نہین رکھتا اور یہان کی بہت سی عجائب چیزین لایق دید ہین اس شہر کے تین طرف کوہستان ہے قلعہ جات نہایت استحکام اور خوبصورتی کے ساتھ ایک ایک ایک ملا ہوا قدیم سے تعمیر کیے ہوئے ہین امیر گڈھ جو قدیم تختگاہ ہے اور یہان کی یادگاری اور نامی گرامی عمارت ہے اوسکا قلعہ نہایت رفیع الشان بے مثل لاجواب بنا ہوا ہے محلات اور دیوان خانہ خاص وعام ایسے پختہ اور سنگین صدہا برس کے بنے ہوئے معلوم دیتے ہین کہ گویا ابھی کے بنے ہوئے ہین ایک مندر سیتلا دیبی کا بھی اس قلعہ کے قریب نہایت عمدہ بنا ہوا ہے شہر کے جنوب قلعہ ناہر گڈھ بہت مستحکم اور طرز نفیس کا بنا ہے اور جانب شمال ایک پہاڑ جو (گلتا) کے نام سے نامزد ہے اوسمین نہایت قدیم مندر بنے ہوئے ہین جنکے واسطے چار ہزار روپیہ سالیانہ کی جاگیر وقف ہے اور ایک چشمہ بھی اس پہاڑ سے جاری ہے جسکی کیفیت قابل دید ہے اور سڑکین ایسی عمدہ اور صاف بنی ہوئی ہین کہ آمد و رفت والون کو کسی طرح کی دقت نہین ہوتی ہے بلند کوہ پر ایک مندر سورج نراین کے واسطے بنا ہے اوسکے پورب (جہان لانا نام) ایک مقام ہے کہ وہان ایک چشمہ شیرین پہاڑ سے نکلا ہے اور باغات بکثرت ہین اور قسم قسم کی درخت آبشارون پر لگے ہوئے ہین اور درختانے کیوڑہ بکثرت تمام اوسکے چند فاصلہ پر ایک مقام گھاٹ کے نام سے مشہور ہے کہ وہان بہت سی عمارات سنگین اور باغات سرسبز و شاداب واقع ہین یہان بھی ایک چشمہ جاری ہے اور یہ مقام موسم گرما مین نہایت سرور رہتا ہے بلکہ جناب مہاراجہ بہادر بھی موسم گرما مین یہان قیام پذیر ہوتے ہین اس مقام پر محل بھی عظیم الشان بنے ہوئے ہین اور نیچے اوپر کے درجے مین آبشارین جاری ہین اس کوہستان کے وسط مین شہر جے پور آباد ہے اللہ اللہ عجب بے مثال شہر ہے کہ جسکی عمارتون اور باغات کو دیکھکر انسان کی عقل کام نہین کرتی کہ کیسے دلکش اور قطعدار اور خوش وضع عمارتین بنی ہین شہر کی مکانات کی ساخت اور

اوس مکان رشک ارم کی ہر ایک حصہ کو ملاحظہ فرمایا اور قرینہ کی آرایش و زینت کے ملاحظہ کے
بعد کھانے کو تشریف لے گئے انواع اقسام کے طعام لذیذ میزون پر باموقع و باترتیب
چنے ہوئے تھے اسباب کھانیکے سب انگریزی نقرۂ ساخت فرنج ایک وضع و قطع کی جھاڑ ہاے
فرشی و شفی مین شمعہاے مومی و کافوری روشن نہایت لطافت و نفاست سے گلولہاے
بلورین کا جو بن لطف خیز و خوشنما معلوم ہوتا تھا ایک سو دس ۱۱۰ صاحبان جلیل الشان کے
ساتھہ حضور شاہزادہ بہادر نے طعام تناول فرمایا حضور پرنس آف ویلس بہادر اور عالیجناب
مہاراجہ صاحب بہادر مین لطف سخن اخلاص و عقیدت محبت و مہمان نوازی کا اظہار ہوتا جاتا تھا
اور مترجم میجر سنڈرسن صاحب تھے حضور شاہزادہ کے بشرے مبارک سے اندازہ مسرت ظاہر تھے
اثنار تناول طعام مین بیادگاری تندرستی جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا و عالیجناب پرنس آف
ویلز بہادر و مہاراجہ بہادر جام نوش ہوے اور مبارکباد کی تالیان بچین غلغلہ مسرت بہ دعاہاے
مقبول عرش تک پہونچا تناول طعام کے اختتام کے قریب جناب مہاراجہ صاحب بہادر نے
استادہ ہوکر اسپیچ شکریہ تشریف آوری کی جو انگریزی مین تھا پیش کیا اوس اسپیچ کے جواب
مین فوراً شاہزادہ صاحب بہادر نے سپاس و خوبی میزبان کو بآواز دلکش ادا فرمایا بعد رفع
طعام سرور محبت مین بے تکلف اپنے میزبان محترم کی دلداری کی طرف توجہ فرمائی چند کھیل
و تماشا شروع ہوے منجملہ اونکے نسترن کے تماشے پر خوب متفکہ ہوے بعد ازان حضور مہاراجہ
جے پور نے ساخت جے پور کی نقرۂ کلی تحفے مین پیش کی اور شاہزادہ صاحب نے اوس کلی سے
حقہ نوشی کی مثل شاہان ہندوستان کے دم کھینچے اوس وقت عجیب بے تکلفی کا اظہار تھا جسکا حد
و حساب نہین ایک ساعت اس شغل بے تکلفی مین مصروف و مشغول رہے زمان بعد شاہزادہ
بہادر نے ایک چوٹ دان چرمی جسپر نقرۂ کام کیا ہوا اور گرد نشانات شاہی بنے ہوے تھے اور
دیا سلائی کا بکس طلائی بیادگار محبت مرحمت فرمایا جسکو بمزید افتخار و کلمات سپاس گزاری
کے مہاراجہ صاحب نے قبول فرمایا بعد ازان چند محل مین تشریف لے گئے اور اس
عالیشان مکان کے ہر ایک درجہ کی کیفیت ملاحظہ فرماتے ہوے مادھو باغ کی جانب
رونق افزا ہوے یہان دو طرفہ روشنی کی آرایش شیشہ آلات کی نیبایش سرخ سبز

وہان سے محلون کے قریب سواری پہونچی اور اجمیری دروازہ سے گذر کر ماجی کے باغ مین کہ
جو قیام گاہ پولٹیکل احنٹ کا ہے اور وہان بیشتر سے خیمہ جات متعدد نصب ہوئے تھے بفر و جلال
رونق افروز ہوئے — ۵ فروری کو جناب شاہزادہ صاحب واسطے شکار کے دامن کوہ پر
تشریف لیگئے پہلے سے انتظام شکارگاہ کنور پرتاب سنگہ و کنور کشور سنگہ صاحبان برادران حقیقی
مہاراجہ جودھپور نے بایماے جناب مہاراجہ جے پور کے فرمایا تھا صرف دو تین میل صاحب شاہزادہ
صاحب کے ہمراہ تھے یہان بڑے عظیم شیر کا شکار ہوا جو آٹھ فٹ چودہ انچہ لمبا تھا شاہزادہ
صاحب کو اس شکار سے نہایت خوشی حاصل ہوئی اوسی تاریخ کو بوقت شب اہتمام روشنی اور
دربار اور دعوت کا مہاراجہ کی طرف سے ہوا قیام گاہ جناب شاہزادہ بہادر سے دو طرفہ سڑک
کی روشنی کا اہتمام ہوا اور مکانات عالیشان اور اندرون محلات و قلعہ جات و باغات کی بڑی
دھوم دھام کے ساتھہ روشنی ہوئی تھی و مکان دربار نہایت آراستہ و پیراستہ تھا آٹھہ
بجے شاہزادہ صاحب دربار مین تشریف لائے مہاراجہ صاحب نے استقبال کیا اور
شاہزادہ صاحب کرسی زرین پر جلوہ فرما ہوئے عزیز و اقارب اور ارکان ریاست حسب مدارج
پیش ہوے اور نذرین گذرین جو صرف چھو کر معاف ہوئین بعد گذرنے نذرون کے کنور
پرتاب سنگہ صاحب اور کنور کشور سنگہ صاحب کو دو تمغہ اپنے نام کے شاہزادہ صاحب نے
بطور یادگار مرحمت فرمائے بعدہ مہاراجہ کی طرف سے ہار گلہاے تازہ کے شاہزادہ صاحب
اور مصاحبون کو زیب گلو کیے گئے اور طوائفان زہرہ جبین کا رقص و سرود ہوا بعدہ عطریات
تقسیم کیا گیا اور دربار برخاست ہوا دربار سے اوٹھہ کر شاہزادہ صاحب چندر محل کو تشریف
لے گئے یہان پر تحائف ساخت جے پور مہیا کیے گئے تھے اوسکو ملاحظہ فرمایا اور قبول کیے گئے
اس چندر محل مین فوارون کا عجیب لطف تھا اور روشنی کی کیفیت قابل دید مکان کی نفاست
و زیب و زینت و فرش و فروش جھاڑ و کنول کی سجاوٹ و لطافت عجب لطف دکھا رہی
تھی سارا مکان کثرت روشنی سے عالم نور ہو رہا تھا اور جو فوارہ جاری تھے اوسمین ہزارہا
کنول روشن معلوم ہوتے تھے بعدہ جناب شاہزادہ صاحب مع ہمراہیان کے مقام
نقنخانہ مین جسکے لیے اشرتی محل آراستہ کیا گیا تھا تشریف لائے اول حضور پرنور نے

ہوتے ہوئے اوس مقام پر رونق رونق افروز ہوئے جہاں تیاری سورج پوجا کی ہوئی تھی حضور والا
آداب بزرگانہ سے گھوڑے سے اوتر کر پرستش ایزدی کے لیے خم ہوئے اوس وقت فوارے خوب
جاری تھے حوض بلیب عجب کیفیت دکھا رہا تھا مہاراجہ صاحب بہادر بعد پرستش ولایتی گاڑی
مین سوار ہوئے اور جلوس حسب مندرجہ بالا بہم کاب ہوا اور سامنے سواری سورج دیوتا کا رتھ
جسمین چار گھوڑے جوتے ہوئے تھے اوسکے بعد ایک خاص جلوس اور اوسکی بعد سواری سری حضور
کی چار اسپہ گاڑی مین جلوبخش تھے جسکی پوشش بالکل زربفت کی تھی اوپر تمام سلمے ستارے کا
کام اور ہر چہار طرف گاڑی کے کام نقرہ بنا ہوا تھا ایسی شان و شوکت سے قریب گیارہ بجے
کاشانۂ دولت مین آفتاب حشمت و اجلال درخشان ہوا —

چہارم فروری ۱۸۷۶ع کو خبر فرحت اثر آمد جناب شاہزادہ صاحب بہادر کی سُنکر دوپہر سے اہتمام جلوس
جناب مہاراجہ صاحب بہادر دامی اجہ پور نے فرمایا تھا سا گانیر دروازہ سے ہوا محل تک دو رویہ
پلٹن پیادگان اور اجمیری دروازہ دو رویہ پلٹن ناگالور ماجی کی باغ سے شہر تک جلوس ہاتھیون
و نقارے و نشان سوار اور برچھی بردار اور توپخانہ اور ہاتھی پر نشان لیے ہوئے باترتیب و مرتب
استادہ تھے و عزیز و اقارب ٹھاکران جاگیرداران لباس فاخرہ زیب بدن کیے ہوئے منتظر
آمد آمد جناب شاہزادہ صاحب بہادر کے تھے اور تمام رعایاے جے پور و شایقین دیدار و مصار اطراف
و جوانب دو کانون اور بالاخانون پر اور سڑک کے دو طرفہ ہزارہا مخلوق کا جماؤ تھا اور سب
ہمہ تن چشم انتظار ہو رہے تھے کہ ناگاہ جناب فیضمآب شاہزادہ پرنس آف ویلس ولیعہد بہادر
ایسے عجیب و غریب نادر شہر مین چھ بجے شام کے بسواری ریل رونق افروز اسٹیشن ریل جے پور
ہوئے اوسی وقت اتواپ سلامی توپخانہ مہاراجہ بہادر سے سر ہوئین مہاراجہ صاحب شاہزادہ
صاحب کو اسٹیشن سے استقبال کر کے لیا اور فتن چار اسپہ پر ضیا بخش ہو کر سا گانیر دروازہ
تک سواری پہونچی بعدہ جناب شاہزادہ صاحب فیل کوہ پیکر پر جلوہ فرما ہوئے و اہنی جانب
شاہزادہ صاحب اور بائین جانب مہاراجہ صاحب ہودج نشین ہوئے اوسی جلوس
اور توزک و احتشام کے ساتھ دو طرفہ مشعلین روشن سواری چلی جناب شاہزادہ صاحب دو طرفہ
ملاحظہ فرماتے ہوئے نہایت کشادہ پیشانی سے ہر ایک کا سلام لیتے ہوئے چلے جاتے تھے

ہمراہ کنور پرتاپ سنگھ جی صاحب و کنور کشور سنگھ جی صاحب برادران حقیقی مہاراجہ صاحب
جودھپور گھوڑون پر سوار اور نواب محمد فیض علی خانصاحب سے ایس آئی مدار المہام ریاست
کوٹہ بھی ہمرکاب تھے جناب ٹھاکر فتح سنگھ بہادر صاحب وزیر ریاست ہذا ایک عمدہ گھوڑے پر
سوار ہمراہ جلوس تھے حضرات درباری نے بتعظیم تمام و آداب خاص شور مبارکباد کا بلند کیا اور حضور
ممدوح کے گھوڑے پر سوار ہوتے ہی سلسلہ جلوس جو اول سے مرتب تھا اپنے مقررہ ترتیب
سے آراستہ و پیراستہ ہو گیا سپاہی جو لباس فاخرہ اور وردی سے آراستہ تھے اونھوں نے
باجا بجایا اور سلامی اوتاری گردون نرگاو کا سجاؤ بناؤ اور دیگر اقسام کی گاڑیون کا لطف
قابل دید تھا شتر سواری ماہی مراتب اور حضور مہاراجہ صاحب کے سرداران تعظیمی کا سلسلہ
جو صف ارا راستہ تھا چشم نظارگیان مین ایسا ضیا سے بخش تھا کہ آنکھون کو چکا چوند ہوتی تھی
ہاتھیون کا جلوس بھی انتخاب تھا جن پر سونے کی عماریان اور طلائی و نقرہ کے ہودے کسے اور
زیور طلائی نقرہ سے کار چوبی و مغرق جھولین پڑی ہوئین اور خاصے گھوڑے پری تمثال جو
زیورہاے طلائی سے مثل عروس آراستہ پیراستہ تھے عجب انداز کے ساتھ خرامان خرامان جلوس
سواری مین ہمراہ تھے سانڈنی سوارون کی قطار اور طلائی رسمون و رگاڑیون کی بہار تھی نگا
باجانوز کے ساتھ گذرنا سوارون کے رجمنٹون اور افسران و سرداران ریاست و صاحبین و
ٹھاکران ذی عزت کا زرق برق کی پوشاکین پہنکر عمدہ گھوڑون پر جلوس آہستہ آہستہ چلنا
عجب شان و شوکت ظاہر کرتا تھا توپ خانہ بھی سواری کے ہمراہ تھا جنمین نہایت عمدہ جوڑیان بیلون
کی جوتی ہوئین اونپر جھولین بانا تی رنگ برنگ کی پڑی ہوئین تھین جوڑیان نہایت فربہ اور کلان
تھین ڈھلیت برچھی بردار و نشان بردار و قرابین والے جوان بندگان خاص جو چیلہ کے نام
سے مشہور ہین اونکا سلسلہ جلوس شاہانہ کی شوکت و سطوت کا اظہار کرتے ہوئے جب دروازہ
سے سواری گذری سلامی کی اتواپ سر ہوئین حضور معلی کے لباس جلوسی کے اوپر تمغہ اشاف
انڈیا کا نورانی جلوہ کا عجیب رونق دیتا تھا غرض کہ کس کس شئے کی صفت ہو جہان ہمہ تن عالم
نور تھا اس تکلف اور جشن کے ساتھ سواری رشک باد بہاری با توزک و احتشام گذری جسکو
دیکھکر صانع قدرت کی صنعت نظر آئی حضور مہاراجہ صاحب بہادر میڈیکل ہال کے روبرو سے

اور شاہزادہ صاحب نے نواب ٹونک کو عطیات ذیل عطا فرمائے

بندوق سولہ فیرہ دوربین دوچشمی تصویر خود بدولت بوتام مرصع یاقوت کتاب نقشجات تصاویر

تفصیل تحایف پیش شدہ بحضور شاہزادہ بہادر از جانب والی رام پور

چینگیرہ بڑی بڑی طلائی بندوق کبندہ طلائی مرصع شبیہ روغنی نواب رام پور

گھوڑے خاندزاد مع ساز ہائے طلائی مرصع مروارید یاقوت سگہای تازی مع جھولہای زردوزی

تفصیل عطیات شاہزادہ بہادر بنواب والی رامپور

تلوار نہایت عمدہ ساخت لندن طلائی چاپک مع شام طلائی انگشتری طلائی

بکس تصویر عمدہ کتاب لتصاویر عمدہ مع پرزہ نقرہ کتاب تاریخ ہندوستان

منبع آب بہت خوبصورت ظرف نقرہ بیر تکلف

(ی) ریاست گوالیار - شاہزادہ ویلز بہادر گوالیار مین بکیم فروری کو داخل ہوئے اب کے ہمراہ ایک بہت عالیشان رگا رڈ دسوین ہوزار کے رسالہ کا تھا اثنار راہ مین حضور شاہزادہ بہادر نے مہاراناد ھولپور سے ملاقات فرما کر ٹفن تناول فرمائی حضور مہاراجہ صاحب سیندھیا نے کئی میل سے حضور کا استقبال کیا اور اوسی گاڑی مین مہاراجہ بھی سوار ہوے جسمین شاہزادہ صاحب سوار تھے اور قدیم ایوان شاہی کو شاہزادہ صاحب تشریف لے گئے یہان سے لسواری فیل بہمراہی مہاراجہ سیندھیا اور جنرل ڈیلی صاحب اور ۳۲ ہاتھیون اور فوج مہاراجہ صاحب کے پھول باغ کو تشریف لے گئے یہان مہاراجہ نے ایک جدید ایوان شاہی سوا لاکھ روپیہ کی لاگت کا نہایت عمدہ تیار کرایا ہے بازار اور دوکانین شہر گوالیار نہایت آراستہ چودہ ہزار سپاہی مہاراجہ بنابر انتظام دورویہ شرک پر استادہ تھے گوالیار کا بازار قابل تصویر بنانے کے اور کل دوکانات ایک وضع کی ہین صبح کے وقت شاہزادہ صاحب نے فوج سیندھیا ملاحظہ فرمائی اور قلعہ کی سیر کی مہاراجہ گوالیار نے ہر ایک مہمان کی تواضع اور خاطر بدرجہ کثیر کی اور ایوان شاہی و تمام شہر مین خوب روشنی ہوئی

کہ مین نے جناب سید صاحب کو تمغہ اسٹار اف انڈیا کا اپنے ہاتھ سے عنایت کیا ہے بعد اس کلام کے جناب ہنڈرسن صاحب نے ڈپٹی صاحب کے چوغہ مین تمغا لگا دیا اور رخصت کیا۔

کیفیت عطاے تمغہ نوابصاحب بہادر والی رامپور کو

۲۶۔ جنوری ۱۸۷۶ع کو جناب شاہزادہ بہادر نے والی رامپور کو تمغہ اسٹار اف انڈیا کا عطا فرمایا اور درفشان ہوئے کہ اے نواب حاجی کلب علیخان بہادر آپ کو اس ناسازی طبیعت مین میری وجہ سے تکلیف ہوئی نواب صاحب نے فرمایا کہ مین تمنا ئے قدمبوسی و شوق ملاقات کے بکمال مسرت و راحت آیا ہون بعدہ شاہزادہ صاحب نے اپنا تمغہ جسمین ایک جانب تمغہ اور ایک طرف حضور کا نام کندہ تھا اوٹھا کر فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ میری یادگار آپ کے پاس رہے نواب صاحب نے گردن جھکا دی اور ولیعہد بہادر نے دست مبارک سے نواب صاحب کے گلوے مبارک مین پہنا دیا اور فرمایا کہ مین آپکو مبارکباد دیتا ہون کہ جناب ملکہ معظمہ نے آپکے واسطے اسٹار اف انڈیا درجہ اول کا تمغا عطا فرمایا۔

تفصیل تحایف ہاے کہ نواب عالیجناب امین الدولہ وزیر الملک حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ والی ریاست ٹونک نے بحضور شاہزادہ بہادر نذر گذرانی بمقام آگرہ

نمبر	نام تحایف	تعداد	نمبر	نام تحایف	تعداد
۱	شمشیر ولایتی مع سامان مرصع طلائی	ایک	۱۴	ڈبیہ نقرہ گنگا جمنی	ایک
۲	شمشیر ہندوستانی قبضہ و سامان طلائی	ایک	۱۵	چوکڑھا نقرہ گنگا جمنی مع سقالی و سرپوش	ایک
۳	سپر مرصع	ایک	۱۶	خاصدان نقرہ گنگا جمنی	ایک
۴	سپر فولادی	ایک	۱۷	عطردان نقرہ گنگا جمنی	ایک
۵	سپر مطلا و منقش	ایک	۱۸	گلاب پاش نقرہ	دو
۶	گرز آہنی	ایک	۱۹	پیکاری نقرہ	دو
۷	تیر فولادی	ایک	۲۰	بادکش زردوزی ڈنڈی نقرہ	ایک
۸	چوبدستی فولادی	ایک	۲۱	ڈنڈی بادکش ماہی نقرہ گنگا جمنی	ایک
۹	گنڈاسہ مع سامان طلائی	ایک	۲۲	صراحی نقرہ گنگا جمنی	دو
۱۰	اکہ زردوزی مع سامان طلائی	ایک	۲۳	شانہ نقرہ گنگا جمنی	لوح
۱۱	برچھہ آہنی خاردار کار طلائی	ایک	۲۴	صندوقچہ کاٹھی زردوزی	ایک
۱۲	پیش قبض فولادی مع سامان مرصع	ایک	۲۵	خرگیر نہایت عمدہ بکار چقن	ایک
۱۳	پاندان نقرہ گنگا جمنی	ایک	۲۶	بچہ شیر مانوس مسمی انسانا بوے خرد و جودہ	ایک

گجرہ کا عجیب غریب

ناظرین تاریخ کی خدمت مین التماس ہے کہ اس قدر حال بعد ترتیب تاریخ ہذا معلوم ہوا لہذا بنا بر
ملاحظہ بطور تتمہ درج تاریخ ہذا کیا جاتا ہے کہ وقت رونق افروزی شاہزادہ بہادر کے آگرہ مین ایسے ایسے
جھاڑ آئے تھے کہ جنمین ایک سو اسی بتیان جلین اور سب رنگ برنگ کی ولایتی سامان کے تھے انگوری باغ
مین نہایت عمدہ روشنی تھی اور اوسی باغ کے جانب جنوب اور شمال دو تختون پر کانچ چپان کر
اور اوسکے قریب گلاس اس ترکیب سے روشن تھے کہ اوس روشنی مین بطور عکس اشعار
خوشخط اور نسخ جو کاغذ پر درج تھے نظر آتے تھے بیت اگر فردوس بر روے زمین ست
ہمین ست ہمین ست و ہمین ست ٭ اور موتی مسجد پر بھی خوب روشنی تھی پشت مسجد پر یہ اشعار
کندہ تھی شعر مطرب خوشنوا بگو تازہ بتازہ نو بنو ٭ بادہ دلربا بجو تازہ بتازہ نو بنو
۲۰ جنوری کو شہزادہ صاحب بہادر بھرتپور بنا بر شکار تشریف لے گئے یہان پر شکارگاہ عجیب
طرح کا ڈھائی میل کے گرد مین طیار ہوا تھا کہ ہرن جس طرف بھاگے اوسی شکارگاہ مین آجاوے
جب جناب شاہزادہ صاحب نے مقام دعوت گاہ مین حسن انتظام حکام ممالک مغربی و شمالی کی
تعریف فرمائی فورًا جناب نواب سر جان اسٹریچی صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی
و شمالی نے اسٹر ولیم لنگ ہیلیسی صاحب بہادر کمشنر اسٹامپ ممالک مغربی و شمالی کو پیش کرکے
فرمایا کہ انکی مشقت اور خیر خواہی و جانفشانی سے یہ انتظام ہوا اور صاحب ممدوح نے جناب
حاجی سید امداد العلی ڈپٹی مجسٹریٹ مرادآباد کی تعریف کرکے فرمایا کہ انکی امداد سے یہہ
انتظام مین نے کیا شاہزادہ صاحب نے ۳ فروری ۱۸۷۶ع کو تین بجے کے وقت جناب
حاجی میر امداد العلی صاحب کو اندر خاص خیمہ کے طلب فرمایا اور خود قریب ڈپٹی مجسٹریٹ
مرادآباد کے کھڑے ہوکر اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ بنظر خیر خواہی ایام غدر و دیگر کارگذاری
و مدد دہی صاحبان لفٹنٹ گورنران ممالک ہذا کے یہ اسٹار آف انڈیا کا خطاب اور تمغہ
جناب ملکہ معظمہ نے آپ کو عنایت فرمایا اور اپنے دست مبارک سے عطا کیا بعدہ جناب
ڈپٹی مجسٹریٹ بہادر نے جواب مین عرض کیا کہ حضور نے مجھہ ۳۹ سالہ ملازم کو بنظر قدردانی
شاہانہ و الطاف خسروانہ سے سرفراز فرمایا خداوند کریم جناب ملکہ معظمہ اور حضور پرنس آف ویلز
کو سلامت رکھے اسکے بعد پھر شاہزادہ صاحب درفشان ہوئے کہ مین ملکہ معظمہ کی خدمت مین لکھونگا

۱۸۰ سو اسی
۱۸۷۶ع

بروشنی علوم و بحکمت و تدبیر
بہر فیضرسان جہان چون مہر منیر
قمر خصال عطارد رقم ثریا جاہ
سپہر قدر فلک رخش آسمان سریر

نزول فیض قبولش بما مبارکباد
بفضل ایزد رب العلا مبارکباد

بوالیان ہمہ شہر و ملک نوابان
براجگان مہاراجگان والاشان
براہل فضل و کمالات عقل و علم و فنون
بہ طالبان عنایات لطف و الاحسان

قران و قرب سعیدش لبا مبارکباد
شبانہ روز صباح و مسا مبارکباد

بہ شاعران فصیح بہ واقفان علوم
بہ کاتبان تواریخ اہل درک و فہوم
بہ مخبران صداقت شعار اخبارات
بہ صاحبان فراست محاسبان حریم

عنایت و کرمت دائما مبارکباد
فزون ز قدر ز اندازہا مبارکباد

بہ افسران اراکین شاہی خطے
بہ خیر خواہ دعا گوے دولت کبرے
بجرگ لشکریان و بفرقہ خدما
بزمرہ سرشفار و بمحشر غرباء

صدائے زمزمۂ مرحبا مبارکباد
سرور فرحت و بے انتہا مبارکباد

بہ حاکمان عدالت بہ ناظمان بلاد
بہ اہل حرفہ و پیشہ بکار خود استاد
بہ تاجران و بہ سوداگران عالم گرد
بگوشہ گیر قناعت بمردم آزاد

بہر محل و مکان جا بجا مبارکباد
بدولت و کرم کبریا مبارکباد

بہ خوش خصال گورنر بہادر جسٹس ار
وزیر ہند امیر کبیر نیک شعار
بصدر اعظم و لفٹنٹ و نائب والاش
خلیق و راحم نیکی پسند خوش اطوار

بخیر آمدن توشہا مبارکباد
غریق بحر وفاق ترا مبارکباد

سامنے سے گذرین ملبوس ہر ایک ریاست کا نہایت خوب تھا ہاتھی گھوڑے ماہی مراتب وغیرہ کا
ملاحظہ فرماکر شاہزادہ صاحب داخل قلعہ ہوئے شام کے وقت ۹ بجے سب صاحب لوگ اور راجہ
مہاراجہ حضور شاہزادہ کی دعوت مین بمقام قلعہ شاہی شامل ہوئے وہان کی کیفیت قابل دید
و شنید تھی روشنی اس قدر تھی کہ بخوبی آدمی لکھہ پڑھ سکتا تھا اور سرخ و سبز قندیلون سے
تمام قلعہ روشن و پرنور تھا بعدہ قریب ایک بجے کے سب صاحب لوگ حاضر ہوئے ؛

۲۷ تاریخ جنوری روز پنجشنبہ کو جناب شاہزادہ صاحب بہادر کا مہاراجگان کے خیمہ گاہ مین
مع بازدید کو تشریف لانا قرار پایا تھا ادھر تماشائیون کا ہجوم جوق جوق اشتیاق دیدار فیض آثار
جناب شاہزادہ بہادر مین سڑکون پر جمع ہونے لگے ہر خید پولیس و فوجداری کا انتظام نہایت
احسن تھا مگر تماشائی کب مانتے تھے گیارہ بجے شاہزادہ صاحب بسواری گاڑی خیمہ گاہ مہاراجہ
بوندی کی تشریف لائے جناب شاہزادہ کے ہمراہ بائیس نفر انگریز جلیل القدر عہدہ دار و ایرائیوٹ
سکریٹری وغیرہ مصاحب تھے شلک سلامی کے بعد نواب ٹونک کے یہان تشریف لے گئے اسی طرح
شاہزادہ صاحب ہر ایک رئیس حاضر باش کی ملاقات فرماکر قریب دو بجے مراجعت فرمائے خیمۂ
شاہی ہوئے اور اسی تاریخ کو قریب ۹ بجے شب کے بھی مجمع رؤساے و افسران صاحبان انگریز کا
بمقام تاج محل بنا بر تماشاے روشنی کے ہوا شاہزادہ صاحب نے مع رؤسا ذوی الاقتدار سیر
جلسہ مذکور کی فرماکر خوشنودی ظاہر فرمائی — ۲۸ جنوری قلعہ مبارک آگرہ مین گیارہ بجے
کے وقت جلسہ منعقد ہوا — ۲۹ جنوری کو شاہزادہ صاحب نے قلعہ فتحپور سکری کا ملاحظہ فرمایا
۳۱ جنوری کو ریاست گوالیار کی طرف نہضت فرما ہوئے —

اشعار فرمودہ فصیح زبان محمد حسین خان صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر نہر گنگ باری دواب ڈویژن اول بہمراہی شاہزادہ بہادر

دلا بمقدم شہزادۂ سپہر سریر ؛	بجا بود کہ کشائی زبان خوش تقریر
یہ مقدمست کہ نجم سعادت اقبال	شد از بروج شرف بر سپہر اوج پذیر
ہمہ کل بقدومش چہا مبارکباد ؛	
ہمہ زبان زمین تا سمان مبارکباد	

اور خواصی شاہزادہ مین دو آدمی ہندوستانی بیٹھے ایک کے ہاتھ مین چھتر دوسرے کے چنور تھا اور باقی ہاتھیون پر حکام اعلے اور شاہزادہ صاحب کے مصاحبین سوار ہوئے جنگی فوج مین باجا بجنا شروع ہوا اور جلوس سواری نہایت آراستگی سے کہ اول فوج بعد اوسکے توپخانہ بعدہ رسالہ زان بعد حضور ممدوح کی ایڈی کانگ جسکے بعد سواری سرکار دولتمدار کی آہستہ آہستہ روانہ ہوئی جس وقت عنقریب راجاؤن کی سواری پہونچی سب نے اپنے اپنے ہاتھیون پر کھڑے ہوکر بہ تعظیم تمام سلام کیا شاہزادہ صاحب نے بکشادہ پیشانی جواب دیا بعدہ سواری خیمہ گاہ کو روانہ ہوئی شہزادہ صاحب کے پیچھے حکام اعلے اور ہمراہی شاہزادہ صاحب کے بعد ازان راجگان بہ ترتیب ذیل ہمراہ تھے

مہاراجہ صاحب بوندی مہاراجہ بھرتپور مہاراجہ الور مہاراجہ دھول پور

اسی طرح نمبردار دو دو ہاتھیون کا حلقہ تھا اور کل ۵۴ ہاتھی تھے ہر چہار طرف سے خلقت آداب کورنشات بجالا رہی تھی اور دست دعا بلند تھا شاہزادہ صاحب بھی اپنی رعایا کے سلام کا جواب دست مبارک سے دیتے تھے جب سواری نزدیک صاحبان انگریز و میم صاحبات کے پہونچی سب نے ٹوپیان اوتار کر خوشی کا نعرہ بلند کیا اور اونکے اطفال نے ایک اڈریس گذرانا شاہزادہ اوسکو ملاحظہ کرتے ہوئے آگے بڑھے بابو گنج کی نزدیک میونسیول کمیٹی کا سپاس نامہ پیش ہوا چھ بجے شام کو شاہزادہ صاحب بادولت و اقبال لشکر مین داخل ہوئے اور سب رئیس اپنے اپنے قیام گاہ کو واپس آئے درحقیقت جس کروفر سے آگرہ مین بادشاہی سواری نکلی اور سواری کا جلوس و کمرون کی سجاوٹ ہوئی غالبًا ہندوستان کے دوسرے مقامون نہوئی ہوگی

۲۶ جنوری بارہ بجے دن کو تمام راجگان و نوابصاحبان داخل دربار ہوکر باریاب ملازمت ہوئے ہر ایک کی بقدر مراتب اتواب سلامی سر ہوئین بعد اختتام دربار کل راجاؤن کی فوجین مع جلوس واسطے ملاحظہ شاہزادہ صاحب کے صف بستہ کھڑی ہوئین چار بجے شاہزادہ صاحب بسواری فٹن تشریف لائے ہر ایک ایجنٹ نے اپنی اپنی ریاست کا جلوس ملاحظہ کروایا چونکہ وقت تنگ تھا اور فوج زیادہ لہذا ہر ایک صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو حکم ہوا کہ فوج کو جلد لے جاؤ یہ تمام فوجین صبح سے کمربستہ تھین اول بوندی دوم بیکانیر سوم بھرتپور چہارم دھول پور پنجم الور ششم ٹونک ہفتم ٹھہری یہ سب افواج

جابجا بانسوں کے دروازے رنگ برنگ کے پھولوں سے مزیب کیے گئے تھے اور اکثر جگہہ شامیانہ استادہ تھے
اِن باڑوں مین رئیسون و حکامون کے لیے کرسیان بچھی ہوئی تھین جنپر وہ لوگ باشان و شوکت زینت بخش تھے
بعض دروازے اونکے مالکون نے خوب آراستہ کیے تھے ہر دروازہ پر بخط انگریزی (ویلکم لکھا تھا) تین عمدہ کرسیین
صاحبان انگریز مع میم صاحبات کے رونق افروز تھے میونسیپل کمیٹی کی جانب سے بابو گنج کے چوراہی پر ایک بانس کا
دروازہ نہایت آراستہ تھا جس پر شاہی علامت لگائی گئی تھی اور لفظ ویلکم اوسکے داہنی طرف ایک تصویر گلی آدم قد برہمن کی
(ضعیف العمر مالا ہاتھ مین لیے ہوئے شاہزادہ کے لیے دعا مانگ رہا تھا) کھڑی تھی اور بائین طرف قد آدم ایک سن رسیدہ
درویش کی شبیہہ تھی جو ہاتھ اوٹھائے دعا مانگ رہا تھا یہ دونون تصاویر صاحب مجسٹریت بہادر آگرہ نے ایسی
بنوائین تھین کہ خاکی ہونے کی باوجود بخوبی تمیز ہوتا تھا دروازہ مذکور پر بابو بیلو نرائن سپرنٹنڈنٹ ایک سپاس نامہ میونسیپل
کمیٹی کی جانب سے لیے ہوئے کھڑے تھے گران پریٹ سے اسٹیشن ریل تک قدم قدم کے فاصلہ پر پولیس تعینات تھے
وسپرنٹنڈنٹ پولیس اضلاع غیر سرگرم انتظام تھے ہجوم کثیر رعایا کا بارہ بجے دوپہر سے ادھر اودھر ٹیلون پر کھڑا تھا
ادھر سے راجہ درئیس ونواب و مہاراجہ کوئی بسواری ہاتھی اور کوئی بسواری گھبی ریل اسٹیشن پر چلے جاتے تھے غرض کہ
تین ۳ بجے تک سب رئیس اپنے اپنے نمبر پر پہونچکر ہاتھیون پر سوار ہوئے اور صاحبان پولیٹکل ایجنٹ
ورزیڈنٹ اونکے ہمراہ جدا ہاتھیون پر سوار کھڑے اور ہمہ تن چشم انتظار آمد شاہزادہ تھے جناب نواب
لفٹنٹ گورنر بھی قریب تین بجے کے بسواری گھبی اور ایک خالی گھبی چار سپاہیون کے رونق افروز رسم پیشوائی منتظر
قدوم میمنت لزوم شاہزادہ صاحب کے ہوئے جو ہاتھی کہ اسٹیشن پر حاضر تھے منجملہ اونکے شاہزادہ صاحب
بہادر کی سواری کا نہایت زرق برق قابل دید تھا ریلوے اسٹیشن پر سرخ بانات کا فرش بچھایا گیا تھا حضدان
سُرخ و سفید عجب بہار دے رہی تھین ایک دروازہ بھی نہایت موزون طیار ہوا تھا جسپر عبارت ذیل ہر ۳ خط
مین کندہ تھی فقط (خیر مقدم) (शुभ आगमन)

شاید بعد وفات شاہنشاہ ابو المظفر جلال الدین محمد اکبر غازی کی اگر کسی قدر رونق شہر کو دی گئی
تو یہی تھی ۲۵ جنوری کو چار بجے ریل اسپیشل ٹرین پر جناب شاہزادہ بہادر رونق افروز آگرہ
ہوئے فوراً قلعہ پر پھریرہ شان شاہی کا چڑھایا گیا اور اکیس ۲۱ ضرب توپ کی شاہی سلامی
سر ہوئی حکام والا شان نے استقبال کیا اہالیان ریلوے کی جانب سے بھی سپاس نامہ
مبارکبادی پیش ہوا بعدہ شاہزادہ صاحب دروازۂ ویلکم سے گذر کر ہاتھی پر سوار ہوئے

نواب در رئیس جناب شوکت مآب شاہزادہ پرنس آف ویلس بہادر کی استقبال کو جانیوالا
تھا بنا بر ملاحظہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی کے افسران ہر ایک مہاراجگان
کے گرانڈ پریڈ پر صبح چار بجے سے فراہم و مجتمع ہوا اوس وقت عجیب کیفیت تھی جناب
نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اپنے خیمہ مین زیبدہ کرسی ہو کر ملاحظہ فرما رہی تھی اور ہر ایک رئیس
مع فوج و سامان جلوس نمبروار یکے بادیگرے صف باندھے ہوئے حلقہ بند خیمہ جناب ممدوح
ہوئے یعنے جانب راست سے آتے تھے اور جانب چپ سے نکل کر اپنے اپنے خیمہ گاہ کو جاتے
تھے بعد ازان معرفت صاحبان پولٹیکل اجنٹ ورزیڈنٹ کے رئیسون کو حکم ہوا کہ وہ اپنے
اپنے ہاتھی اور متعدد آدمی برف خانہ کی پاس ۲۴ جنوری ۷۶ دوشنبہ کو ساڑھے پانچ بجے صبح بھیجین
چنانچہ برف خانہ پر سب جمع ہوئے اور مقام مذکور سے بھراہی مصری لال انسپکٹر پولیس
کے باہر شہر جا کر براہ نائی منڈی دملتولہ کے اسٹیشن ریل بھرت پور لین پر جامع مسجد کے
پاس جمع ہوئے اور وہان حسب تجویز پولٹیکل اجنٹ کے سرخ افسران پولیس کے نمبر فیل ہائے
مہاراجہ صاحبان کی لگائے گئے چنانچہ بندوبست یہ تھا کہ باڑہ کے اندر ہر ایک رئیس کا ہاتھی
مع ہاتھی اونکے صاحب اجنٹ کے دو دو کی صفین[۱] لگائی گئین اور افسران مہاراجگان
کو جو اپنے ہاتھیون کے ہمراہ آئے تھے اونکو قاعدہ پیشوائی نمبروار بتلایا گیا اور جگہ بتلائی
گئی کہ اپنے مقام پر وقت تشریف آوری جناب شاہزادہ صاحب کے اپنے مالکون نواب
و راجاؤن کو لیے ہوئے حاضر رہین بعدہ وہان سے براہ مکاف سڑک گرانڈ پریڈ پر ہو کر خیمگاہ
مین جانے کی ہر ایک کو اجازت ہو گئی[۲] شہر آگرہ جس قدر آراستہ اور خوشنما بنایا گیا تھا بیان سے باہر اور

[۱] اسٹیشن ریل کے پاس سرکاری ہاتھی جن پر صاحبان ہمراہی جناب شاہزادہ صاحب کے و جناب لفٹنٹ گورنر بہادر و شاہزادہ بہادر
کے سوار ہونے کو لگائے گئے تھے ۱۲ بجے ۲۵ جنوری ۱۸۷۶ عیسوی کو بارہ بجے کے بعد سے کسیکو آمد و رفت کی
اجازت نہ تھی اس سبب سے تاریخ مذکورہ کو صبح سے بارہ بجے تک لاکھون آدمیون کا ہجوم اسٹیشن ریل سے تا بہ رام باغ
عرف گورنمنٹ باغ تک سڑک کے دورویہ جمع ہو گیا دو ہفتہ پیشتر سے دور دراز سے ہزارون آدمی آئے ہوئے تھے
راجگان و رئیسان و حکام ضلع و دیگر ضلع کی جانب سے دو طرفہ دروازہ قلعہ شاہی سے باغ گنج تک کمرہ عمدہ عمدہ
پارچہ ہائے سرخ و سفید سے سجے ہوئے اور جھاڑ و فانوس و شیشہ آلات سے آراستہ کیے گئے تھے علاوہ کمرون کے

سرجان اسٹریچی صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی رونق افزائے آگرہ ہوئے حسب معمولی قلعہ سے سلامی سر ہوئین حکام استقبال کے لئے اسٹیشن ریلوے پر موجود ہوئے شب کو بطور نمونہ روشنی کی گئی حسب تجویز وضع بدلی گئی بعد ازان لشکر راجگان راجستان کا آمد شروع ہوئی قلعہ سے سلامی کی صدا آنے لگی اول لشکر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مین ۳۶ وکلاے راجستان خیمہ زن ہوئے اور ہر ایک کی جداجدا خیمہ استادہ کیگئی بائیسوین جنوری کو مہاراجہ صاحب بھرتپور و رانا دھولپور و نواب ٹونک و راجہ بوندی و راجہ بیکانیر و راجہ صاحب پٹنا و راجہ چرکھاری و راجہ اودھار و راجہ بھدادر و راجہ کاشی پور و راجہ جیند و لشکر نواب رام پور و دیگر رؤساے و راجگان و سرداران داخل آگرہ ہوگئے شہر مین مکانات ڈھونڈھے نہین ملتا تھا جس مکان کا ایکسو روپیہ کرایہ تھا وہ بیس روپیہ کو میسر نہوتا تھا جو بنگلہ بیس روپیہ کے کرایہ کا تھا دو یا سو روپیہ سے کم نہ دستیاب ہوتا تھا حکام نے اہالیان پولیس بیرونجات و چپراسیان محکمہ تحصیل وغیرہ و چوکیداران دیہات کو بنابر انصرام کار کے طلب کرلیا تھا و اندرون شہر تحصیلدار و نائب تحصیلدار و انسپکٹران و سب انسپکٹران پولیس کا مجمع ہوگیا تھا جو آراستگی و تیاری مکانات قلعہ شاہی و سڑک امر سنگھ دروازہ و روضہ تاج گنج وغیرہ کی ہوئی تھی وہ قابل دیدنہ شنید تھی و کثرت ہجوم خلائق عام اس قدر تھا کہ ڈاکٹر صاحب کو اشتباہ بیماری کا ہوا لہذا حکام ضلع نظر بحفظ ماتقدم راجگان مہمانان کو یہ مضمون لکھا کہ شہر سے دو یا تین کوس کے فاصلہ پر لشکر وغیرہ کو حکم قیام دین اور خود چند خدمتی آدمیون سے مکانات چھاونی مین فروکش ہون ۲۱ جنوری کو جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی سے نوبجے کے وقت راجگان مہاراجگان ملازمت سے بہرہ اندوز ہوئے بعدہ بوقت چار بجے دن کے کل مہاراجگان و رئیسان کے ہاتھیون کا مجمع پریڈ پر ہوا اوس وقت تعداد ہاتھیون کی حکام متعینہ نے لکھ لی تھی اور قریب ایک سو اٹھاون کے ہاتھی مجتمع تھے اور سب ہاتھی پسند خاطر حکام متعینہ کی تھے کہ پولیس کے حکام اس بات پر مقرر تھے جناب نواب صاحب بہادر والی رام پور کے ہاتھیون کی تعداد سب سے زیادہ یعنی چالیس زنجیر فیل اور باقی سب کے دس کسی کے بارہ یا تیرہ تھے —

۲۳ جنوری روز یکشنبہ کو جلوس پیشوائی کہ جس سامان و فوج کے ساتھ ہر ایک مہاراجہ

بڑے زور شور سے دفعتاً چھوڑی گئی یہ آتشبازی نہایت عجیب و غریب تھی امرت سر کا دربار لارڈ صاحب کا بھی آتشبازی مین بنایا گیا تھا کئی ایک اژدہے و عقرب اور آدمی دھن دیپری و مچھلیان وغیرہ جانور آتشبازی کے بنائے گئے تھے یہ مصنوعی پتلین جب چھوڑائی گئین تو عجب لطف تماشائیون کو حاصل ہوا شہزادہ صاحب نے رائے کنہیا لال اکزکیٹو انجنیر کو اوس حسن کارگذاری کے صلہ مین جو اونسے آرائش کالج مذکور مین عمل مین آئی تھی ایک تمغہ طلائی عنایت فرمایا بارہ بجے کے بعد یہ جلسہ برخاست ہوا — ۲۳ جنوری کو شاہزادہ صاحب شہدرہ کی سیر فرمائی — ۲۴ جنوری ۱۸۷۶ع کو حضور ولیعہد بہادر آٹھ بجے لاہور سے امرت سر کو تشریف لیگئے اور وہان نو بجے داخل ہوئے شہر کی سیر فرماتے ہوئے ٹون ہال مین تشریف فرما ہوکر رؤسائے ہند کی طرف سے تُفن تناول فرمایا اسکے بعد دربار لیوی فرماکر چار بجے قلعہ گوبند گڈھ کو تشریف لائے اور چھ بجے طلائی مندر ملاحظہ فرمایا یہان بڑی روشنی ہوئی تھی اور تالاب پر آتشبازی چھوڑائی گئی دو بجے کھانے کے واسطے بمراہی صاحب کمشنر بہادر شاہزادہ صاحب امرت سر واپس آئے اور وہان سے بذریعہ ریل بیاس خاطر مہاراجہ پٹیالہ کے راجپورہ مین جو سرحد ریاست پٹیالہ ہے تشریف فرما ہوئے اور سراسری طور پر مہاراجہ ممدوح سے ملاقات فرمائی مہاراجہ صاحب نے شاہزادہ کی تواضع اور آسایش کیواسطے نہایت عمدہ انتظام کیا تھا اوسی روز وہانسے رخصت ہوکر تشریف فرمائی اگرہ ممالک مغربی و شمالی کی ہوئے۔

(ط) دربار لطیف بمقام آگرہ بہ تفصیل ذیل — چونکہ تشریف اوری جناب ولی عہد شاہ دوران کا مقام آگرہ مین زیادہ عظم و شان سے وقع ہوا ہے اور ایک بڑا تاریخی یادگار زمانہ ہی لہذا اوسکا بالتفصیل لکھا جانا قرین مصلحت ہے چنانچہ ابتدا سے انتہا تک تشریح حوالہ قلم ہوتا ہے کہ اولاً ۱۸ جنوری ۱۸۷۶ عیسوی کو جناب فیضمآب انریبل نواب

تمام اسٹیشن ریل راجپورہ بہ فرش مخملی سجایا تھا اور جھنڈی رنگ برنگ کی لگی ہوئین تھین اور صدہا قندیلین و فانوسین روشن تھین بہت سے فیل آراستہ رنگ برنگ کے مع ہودج نقرہ و طلائی سڑک پر قطار بندی ایستادہ تھے فوج ریل سے قیام دولتخانہ تک برابر صف بستہ حاضر تھی جسنے اوترتے ہی شاہزادہ کی سلامی اوتاری مہاراجہ پٹیالہ کے حسن انتظام سے شاہزادہ صاحب نہایت خوش ہوئے اور مہاراجہ پٹیالہ نے بیادگاری شاہزادہ صاحب کے ایک گنج بنام ڈاکٹر مہندر گنج آباد فرمائے ہین آلبرٹ نام شاہزادہ اور مہندر سنگھ نام راجہ کا ہے فقط

۲۲ جنوری ۱۸۷۶ع کو آٹھ بجے صبح حضور ممدوح جانب وزیر آباد کے تشریف لے گئے اور مقام سیالکوٹ مین ۹ لانسر کے رسالہ مین حاضری تناول فرمائی اور پل دریاے چناب کو بڑی دھوم دھام سے جاری فرمایا یہ پل ۹ ہزار تین سو فٹ کا لمبا ہے بہت سے لوگ لاہور اور دیگر اضلاع سے بنا بر شریک جلسہ تشریف لائے تھے شاہزادہ بہادر کے روبرو ایک طلائی ہتوڑی جو بند صندوقچہ تھی پیش کی گئی اور ولی عہد ممدوح نے اوسکو دست مبارک مین لیکر پل پر مارا اور فرمایا کہ پل جاری ہوا بعد اوسکے جو دعوت کا جلسہ افسران پنجاب ریلوے کمپنی نے کیا تھا وہان حضور تشریف لیگئے اور کھانا تناول فرمایا ۲۲ جنوری ۱۸۷۶ع کو آٹھ بجے شام کے جناب شاہزادہ صاحب بہادر کشمیر سے لاہور پھر واپس آئے اسٹیشن پر حکام اعلے نے بڑی تزد مد سے استقبال کیا گارڈ آی آنر اور گھاگرہ پلٹن نے رسم سلامی ادا کی توپخانہ شاہی سے ۲۱ ضرب توپ سر ہوئین روشنی بھی اوس رات کو شہر مین عجب انداز کی تھی فرس نے رات کو شاہزادہ صاحب ایوان گورنری سے ہو کر روشنی اسٹیشن ریل اور لنڈہ بازار کی ملاحظہ فرماتے ہوئے شہر کے باہر گول سڑک پر سے دروازہ دہلی وغیرہ ہوتے ہوئے اور انارکلی کی بازار کی روشنی ملاحظہ فرماتے ہوئے ایڈل جی سوداگر کی کوٹھی سے گورنمنٹ کالج کو کہ جدید بنا تھا بنا بر اجراے تشریف لائے جب نشستگاہ پر جلوس فرما ہوئے تو کئی ہزار روپیہ کی آتشبازی جو نشستگاہ کے روبرو نہایت عمدہ قرینہ سے یک جگہ کے درمیان رکھی ہوئی تھی

روشنی لاہور مین گورنمنٹ ہوس سے لیکر ریلوے تک اسٹیشن سے لنڈہ بازار اور اکبری دروازہ و موچی دروازہ و شاہ علی دروازہ و انارکلی تک دورویہ سڑک پر لکڑی کی ٹھاٹھر پر روشنی تھی کہین بشکل مستطیل کہین مربع کہین مدور کہین متفرق انگریزی حرفون کی شکل بناکر لگا دی گئی تھی اور اون پر بے حد و حساب چراغ روشن تھے اور درختون پر لاانتہا کاغذون کی قندیلین روشن تھین اسٹیشن پر اس قدر روشنی تھی کہ گویا آگ لگی معلوم ہوتی تھی لنڈہ بازار کی دوکانات پر جا بجا میان محمد سلطان صاحب نے کہین لکڑیون کے سرو کہین کرہ بنا کر اون پر لاانتہا چراغ روشن کیے تھے انارکلی کی بازار اور صاحب لوگون کی کوٹھیان اور شہر کے بانبار اور مکانات پر ایسی روشنی تھی کہ آگے ایسی کبھی وقوع مین نہ آئی تھی وزیر خان کی مسجد اور سنہری مسجد اور شاہی مسجد روشنی کے مارے ایک قبۂ نور نظر آتی تھی اور کوتوالی اور دہلی دروازون وغیرہ پر بھی روشنی بکثرت تمام تھی فقط

نو بجے جناب شاہزادہ صاحب تشریف فرما ہوئے جملہ رؤسا سے ملاقات فرمائی اور اون سے بے تکلف مکالمات راحت افزا کرتے رہے چنانچہ بعد ایک گھنٹے رات کے جلسہ برخاست ہوا اور شاہزادہ صاحب ایوان گورنری کو تشریف لے گئے اور ۲۰ جنوری کو آٹھ بجے صبح کے جانب کشمیر نہضت فرما ہوئے اور قلعہ سے اکیس ضرب توپ سلامی سر ہوئیں +

کشمیر مین شاہزادہ صاحب ۲۰ جنوری کی شام کو بہو پہنچے جمبو سے سات میل تک مہاراجہ صاحب بہادر رنبیر سنگھ نے استقبال کیا جس وقت دریاے توے پر وارد ہوئے اوس وقت جلوس سواری حسب تفصیل ذیل تھا شاہزادہ صاحب مع مہاراجہ رنبیر سنگھ صاحب بہادر والی کشمیر و جمبو ایک فیل پر جو زیورات سے خوب آراستہ تھا سوار تھے اور شاہزادہ صاحب کے ہمراہی بھی ہاتھیون پر سوار تھے پل سے شہر تک مہاراجہ کے سوار عمدہ وردی زیب بدن کیے ہوئے صف بستہ موجود تھے اور پورے چال کے رفل وغیرہ سے مسلح تھے باڈی گارڈ کے سوار سب زرہ اور خود پہنے ہوئے تھے راستہ مین باجہ والے بھی تعینات تھے جنھون نے ملکہ معظمہ کی سلامتی کا باجہ بجایا جس وقت یہ جلوس پہاڑ پر چڑھا تو عجب کیفیت نظر آئی جب شہر کے دروازہ پر پہونچے تو شام ہو گئی تمام شہر چراغون کی روشنی سے جگمگا رہا تھا اگرچہ خلقت کا ہجوم تھا مگر سب مودب اور خاموش کھڑے تھے جب شاہزادہ صاحب اوس محل مین داخل ہوے جو برف زر کشیر تعمیر ہوا ہے اور اوسکی چھت سے آتشبازی کا تماشا ملاحظہ فرمایا اور ۲۱ جنوری شنبہ روز جمعہ وقت شب کو شاہزادہ صاحب بہادر نے قدیم ایوان شاہی جمبو مین خاصہ تناول فرمایا بعد اوسکے دربار کی کمرہ مین جلوس فرما کر چند جانورون کو جو عجیب و غریب ہین ملاحظہ فرمایا بعد اوسکے دوسرے کمرہ مین جو خالی تھا قوم لاما[1] کے لوگ آئے اور اونھون نے عجیب و غریب ناچ اور تماشا دکھلایا بعد ملاحظہ آتشبازی کے ہاتھی پر سوار ہو کر اوس ایوان شاہی جدید[2] جو خاص شاہزادہ صاحب کیواسطے تیار ہوا تھا تشریف لیگئے ۔

---

[1] لاما کی بہوگوں کی شکل اور پوشاک مثل چینی آدمیون کے ہے ۔

[2] کشمیر مین جو رکھان مہاراجہ رنبیر سنگھ بہادر والی کشمیر نے شاہزادہ صاحب کے واسطے بنوایا تھا عجیب و غریب تھا محل کی اندرونی آرایش کیواسطے جگہ درباری دالان اتنی گز لمبا تھا سامان خوشنما کلکتہ سے منگوایا تھا اور اوسکے باہر کی طرف اس خاص موقع پر نہایت خوبصورتی سے آرایش کی گئی تھی درباری دالان مین شاہزادہ صاحب کے رونق افروز ہونیکے واسطے خوب تیاری تھی سیالکوٹ سے کشمیر تک سڑک بنوائی گئی تھی فقط

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۳۹۵

نہایت خوش ہوا اور اسکے باشندون نے تہ دل سے خیر مقدم کرکے آپکی اس وفاداری اور ایمان داری کی بابت ملکہ معظمہ کی خدمت مین گزارش کرونگا اور مین صدق دل سے آپ لوگون کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپنے میری صحت اور کامیابی کی دعا اس سفر مین جو کہ مین آیندہ کرون گا ظاہر کی فقط

یہ درخت جو ہمارے راہ پر تھا نہایت عمدہ گذرانا طرح طرح کی اور رنگ کا تھا پانچ جانور چڑیان اوپر بنے ہوے تھے اور اوسمین ایسی صنعت عجیب غریب تھی کہ پانچون جانور مثل پرند اصلی کے ایک شاخ سے دوسری شاخ پر پرواز کرکے آواز دیتے تھے شاہزادہ صاحب اس درخت کو ملاحظہ فرماکر نہایت خوش ہوے اور بنانیوالے کا نام دریافت کیا اور اوسکی صنعت کی تعریف کی شاہزادہ صاحب ان تینون راجون کی ملاقات کرکے واپس تشریف لے گئے راجہ صاحب منڈی اور نواب لوہارو نے معرفت اپنے اہلکارون کی تحفہ جات ذیل خدمت مین شاہزادہ صاحب کے گذرانی

تحفہ جات راجہ منڈی		تحفہ جات نواب لوہارو
شمشیر ڈھال کٹار بندوق پہاڑی یک انگشتری الماس		گلہ قلمدان کشتی - ان ہر سہ تحفون پر عجیب غریب نقاشی اور عبارات منقش تھین اور اوسکی نزاکت و لطافت خوبی دیدہ سے تعلق رکھتی ہے -

اور اوسی دن شاہزادہ صاحب نے دو گھنٹے کے قریب میان میر مین جاکر جنگی عجائب خانہ جوارون دستگاہیان اور صنعت کا تھا جو گورہ سپاہیون اور اونکی مہمون کی مساخت تھین چنانچہ چند اشیاء کو جو پسند خاطر ہوین شاہزادہ صاحب نے خرید بھی فرمایا اور اونمین سے بعض راجہ صاحب چمبا کو جو اوس وقت حاضر تھے عنایت کین اونکو جناب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک پنجاب نے حضور شاہزادہ صاحب اور تمام راجاؤن و نوابون کو باغ شالامار مین دعوت دی رشنی بڑی دھوم دھام سے کی گئی

واضح ہو کہ بعد ملاحظہ قلعہ و مقبرہ راجہ رنجیت سنگھ والی لاہور کے شاہزادہ صاحب جیل خانہ لاہور مین تشریف لیگئے اور تین قیدی جنمین ایک انگریز بغلبت جعلسازی اور ایک ہندو جو بغلبت قتل عمد سولہ برس قید رہ چکا تھا رہا فرمائے شہر سے شالامار باغ تک دو رویہ سڑک پر برابر چراغون اور قندیلون کا سلسلہ بندھا ہوا تھا سڑک کے اوپر جس قدر پیڑ درخت مقبرہ وغیرہ تھے اونپر بڑی کیفیت سے روشنی کی گئی تھی جو کہ کہا کے آدمی پر کئی من تیل کی روشنی جل رہی تھی باغ مین حوضون کے کنارہ کنارہ پر اور ہر ایک روش پر سات سات قطار چراغون کی روشن تھین اور اس ڈھنگ سے چراغ رکھے تھے کہ اونسے ہزارون گل اور بوٹے نظر آتے تھے درختون کی شاخون سے صدہا قندیلین کاغذی آویزان تھین بارہ دریون مین بیشمار جھاڑ و فانوس روشن تھے فقط

بکمال ادب و نیاز بحضور بندگان جناب شاہزادہ عالم و عالمیان گذرانکر اول صدق دل سے شکریہ اس بات کا و عنایات حضور انور کا بصد زبان ادا کرتے ہین کہ حضور والا نے کمال نوازش و رعایا پروری سے اس قدر سفر دور دراز کو ذات بابرکات اپنی پر گوارا کرکے ملک پنجاب کو شرف قدوم میمنت لزوم سے سعادت اندوز فرمایا اس فخر اور عزت حاصل ہونے سے ہملوگون کو اس قدر خوشی حاصل ہوئی کہ احاطہ بیان سے باہر ہے اور اس تزدل اجلال و رونق بخشی بندگان عالی سے کہ بعد تشریف آوری شاہزادہ والا تبار ڈیوک آف ایڈنبرا بہادر کے ملک ہند کو افتخار عظیم و اعزاز عظیم مرحمت ہوا ہے یقین کرکامل و ثبوت کلی اوس عنایات شاہانہ و توجہات خسروانہ کا ہے کہ حضور پرنور ملکہ معظمہ دام اقبالہا و خاندان عظیم الشان واسطے سود و بہبود اس ملک کے مدنظر اور پیش نہاد خاطر عالی ہے اگرچہ یہ ملک دار الخلافت انگلشیہ سے مسافت بعیدہ پر واقع ہے اور رعایا اس ملک کی بلحاظ قدامت اس سلطنت عالیشان کے بوجہ اوسکی کہ تھوڑے عرصے سے زیر سایہ ہمایون سرکار گردون وقار انگلشیہ بہادر کے آئی ہے بہ نسبت دیگر ملکون کے صغیر سن بچون مین ہے الا تاہم بذریعہ صدق ارادت ہمارے دلون پر نقش پذیر ہے کہ تخت برطانیہ کی وفادار رعیتون مین درجہ اول کے دعویدار ہین کیونکہ ہمالوگ ہمیشہ سے دروازہ شمالی اور مغربی پر ملحق البحر دونون ملکون کے رہتی ہین کہ جنمین سے اہل یورپ نے ابھی تک گذر نہین کیا اس لیے آپنے زمانہ سلف کی تواریخ مین دیکھکر جو فوائد امن و امان و ترقی اشاعت علوم و تجارت و زراعت و عدل و انصاف زیر حکومت اس سلطنت ابد مدت کی حاصل ہوئی ہین اونکو ہم بہ نسبت دیگر ولایات کے زیادہ تر سمجھ سکتے ہین اور جسیے اون فوائد عظیم کے حاصل ہونے کے عوض مین ہم اس وقت لفظی شکریہ تو دل سے بیان کر رہے ہین ویسا ہی امید رکھتے ہین اور اپنے پروردگار کی جناب سے دعا کے طلبگار رہین کہ ہمیشہ اپنے اعمال اور افعال سے نمک حلالی اور وفاداری اپنے شاہنشاہ والاشکوہ مین جو رعایا سے نمک حلال پر فرض ہے شکر ادا کرتے ہین ہم صدق دل سے دست بدعا ہین کہ پروردگار جل شانہ حضور بندگان شاہزادہ عالم و عالمیان دام اقبالہ کو مدت دراز تک بخیر و خوبی و صحت و تندرستی بترقی اقبال شادان و فرحان سلامت باکرامت رکھے اور جناب ممدوح ملک پنجاب کے مشاہدہ کو ہمیشہ خوشی دل سے یاد فرماتے رہین ہم اور ہماری اولاد اسی طرح وفاداری اور خدمتگاری سرکار گردون وقار انگلشیہ بہادر مین ساعی رہے فقط

جواب سپاس نامہ زبان مبارک شاہزادہ صاحب بہادر

اے رؤسائے ——— مین لاہور مین آنے سے جو کہ اس بڑے حصہ سرحد سلطنت ہندوستان کا دار السلطنت ہے

اوس صندوقچہ مین جو کلکتہ سے دو ہزار روپیہ کا آیا تھا ایڈریس بند کرکے معرفت نواب نوازش علیخان بہادر رئیس لاہور کے حضور مین شاہزادہ صاحب کے پیش کیا اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور نے باآواز بلند استادہ ہوکر پڑھ سنایا بارہ بجے رات کو گورنمنٹ ہوس مین لیوی دربار ہوا اور شاہزادہ بطور یادگاری کے ایک ایک شمعہ طلائی نواب بہاولپور اور راجہ ناہمہ و راجہ کپور تھلہ کو ایک شمعہ طلائی جسپر تصویر شاہزادہ تھی راجہ صاحب منڈی کے گلے مین دست مبارک سے پہنا دیا اور ۱۹ تاریخ کو ایک بجے شاہزادہ اول نواب بہاولپور پھر راجہ ناہمہ پھر والی کپور تھلہ کی ملاقات بازدید فرمائی اور جو تحفہ راجہ صاحب کو شاہزادہ بہادر نے عطا کیے اور راجہ صاحبون نے شاہزادہ صاحب کو تحفہ ہائے حسب تفصیل ذیل نذر گذرانی —

نام تحفہ جات جو شاہزادہ بہادر نے عطا فرمائے		نام تحفہ جات جو راجون نے شاہزادہ بہادر کو نذر گذرانی	
نواب بہاولپور	کرچ بندوق طلائی فوارہ انگشتری کنگھی نقرئی گھڑی آفتابدان شمعہ طلائی تصویر	نواب بہاولپور	پلنگی کلان نملی خورد قالین قیمتی دو ہزار روپیہ بندوق سرپوش نقرئی دوشالہ
راجہ ناہمہ	بندوق ولایتی انگشتری طلائی ولایتی چوبدستی ولایتی زنجیر گلو بکس کارتوس گھڑی ولایتی	راجہ ناہمہ	شمشیر با قبضہ مرصع سپر مع چادر پھول مرصع طلا کی کچھ مروارید پیش قبض ولایتی ترکش مع تیر قبضہ مرصع مع کچھ مروارید قبضہ طلائی مینا کاری کان بندوق کار طلائی بکس طلائی پھل برچھہ موزہ پایندان مرصع سبک زردوزی دو جنا بجیب
راجہ کپور تھلہ	انگشتری طلائی کرچ ولایتی چابک کلان گلاس پستول مرصع کلو آبپاشی	راجہ کپور تھلہ	صراحی طلائی ساخت کپور تھلہ گلاس طلائی شیردہان دین گلاس آئینہ قسم آہنی کلاہ جوڑی دستانہ سیر آئینہ بیت پارہ

اول نقل سپاسنامہ از جانب رئیسان لاہور بحضور شاہزادہ معرفت میونسپول کمیٹی لاہور —

ہم خیر خواہان سرکار گردون وقار انگلشیہ بہادر و راجگان و رئیسان و سرداران ملک پنجاب قوم سکھان و راجپوتان و افغانان و بلوچیان اہل ہنود و اسلام و آنریری مجسٹریٹان و ممبران میونسپول کمیٹی شہر لاہور اس سپاسنامہ کو

شہزادہ کی صاحب درجہ دار و حکام عالیشان پنجاب کی تعین لنڈہ بازار میں رئیسان شہر و ممبران کمیٹی او صاحب لوگون نے جو لکڑی کے ایک بڑے ممبر پر نمبر وار جانشین تھے شاہزادہ کو دیکھکر کھڑے ہوکر سلام کیا اور بڑے زور سے نعرہ خوشی کا بلند کیا وہانسے شاہزادہ صاحب سبکا سلام لیتے ہوئے پریٹ کی طرف گول سڑک ہوکر آئے اور قلعہ سے توپون کی سلامی ہوئی یہان دے راجہ لوگ جو طلب ہوآئے تھے بڑے توزک و احتشام سے ندق برق کی پوشاکین پہنکر مع اپنے جلوس اور لشکر کے ہاتھیون پر سوار بنابر استقبال موجود تھے اور نمبر وار کھڑے تھے مستبی دروازہ سے نکسالی دروازہ تک برابر رئیسون کی دورویہ فوج صف بستہ استادہ تھی شاہزادہ صاحب کے روبرو حسب تفصیل ذیل نمبر وار پیش ہوئے[۵۱]

نمبر	نام	عہدہ
۱		نواب صاحب والی جھجھر
۲		راجہ صاحب بہادر ریاست نابھہ
۳		راجہ صاحب بہادر ریاست جیند
۴		نواب صاحب بہادر ریاست مالیر کوٹلہ
۵		نواب صاحب بہادر ریاست فرید کوٹ
۶		راجہ صاحب بہادر ریاست کپورتھلہ
۷		راجہ صاحب بہادر ریاست فرید کوٹ
۸		راجہ صاحب بہادر ریاست کلسیہ
۹		سردار صاحب بہادر ریاست پٹیالہ
۱۰		نواب صاحب بہادر ریاست لوہارو
۱۱		نواب صاحب بہادر ریاست دوجانہ
۱۲		نواب صاحب بہادر ریاست جھجھر

پھر حضور ممدوح نکسالی اور بھاٹی دروازہ سے ہوتے ہوئے بازار انارکلی کو ملاحظہ فرمایا پھر عجائب گھر تشریف لے گئے ایوان گورنری جب نزدیک رہگیا اوس وقت سڑک کے دورویہ عجائب گھر سے ایوان گورنری تک پہلے سواران ہندوستانی شمشیر برہنہ اس سے آگے توپخانہ پھر سواران گورہ پھر لال کرتی پھر گھاگھرہ پلٹن اور ہندی لال کرتی کھڑی تھی شاہزادہ صاحب جب ایوان گورنری میں داخل ہوئے ۲۱ ضرب توپ سلامی سر ہوئی ایوان گورنری کا شاہی نشان جھکایا گیا اور گارڈ آنر ۹۲ رجمنٹ ہائلینڈرز نے سلامی اوتاری اوسی وقت صاحبان انگریزی مجسٹریٹ لاہور و ممبران میونسپل نے حاضر ہوکر

---

[۵۱] اور بعد پیش ہوجانے راجہ و رئیسان عظیم کے رؤسائے غیر مختار رؤسا جو پنجاب میں حاضر تھے حضور ممدوح کو روشناس ہوئے اور سب نے خوشی کی اور شاہزادہ صاحب نے سب کے سلام بصد شوق اور رحم سے قبول فرمایا عجائب گھر سے اکر شملہ جنرل دفتر تک برابر دو طرفہ مدارس لاہور اور مدرسہ سرکے طلبار نگارنگ کا لباس دیبہ بدن کیے صف بستہ کھڑے تھے جب اون کے پاس سے سواری گذری تو سب نے بڑی خوشی سے انگریزی گیت گایا اور شاہزادہ صاحب نے بڑی خوشی سے اون کا سلام قبول فرمایا۔

ایسا بنا ہے کہ تمام دنیا کے لوگ اوسکے ملاحظہ کی تمنا رکھتے ہین اس دیوان عام کی چھت اور دروازے نہایت نفیس ہین اور جابجا سنگہای بیوبنی ولاجورد وغیرہ ابھی لگا ہوا ہی محمود شاہ نے قبل ورود دہلی شاہ کے اس مکان کو خوب آراستہ کیا تھا یا تو آج وقت نزول شاہزادہ صاحب کے اس مکان کی عجیب کیفیت تھی راتکو تمام افسران اور میم صاحبات نہایت زرق برق پوشاک پہنے ہوئے جانشین تھین گویا بزم سلیمان مین حورین شریک تھین اس کمرہ مین ۳۷۳ میم اور ایک ہزار افسران سرکاری موجود تھا مگر تاہم جگہہ بہت خالی تھی کیونکہ شاہجہان بادشاہ کی اجلاس پر سب چھوٹے بڑے ۳۰۰۰ درجہ کے افسر اور ملازم اور رئیس ہر روز حاضر ہوتا تھا

(ح) **مقام لاہور** ۱۹ جنوری ۱۸۷۶ع کو جناب شہزادہ صاحب قریب سوا نو بجے صبح کو رونق افروز لاہور ہوئے احاطہ کے اندر پلٹن لال کرتی اور توپخانہ اور گارڈ آف انر اور رجمنٹ والنٹیر کی حاضر تھے جو شاہزادہ صاحب گاڑی سے اوترے تو نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک پنجاب و صاحبان سکریٹری پنجاب و صاحبان جج عدالت العالیہ چیف کورٹ پنجاب و صاحب فینانشل کمشنر پنجاب و صاحب کمشنر و صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور و صاحبان افسر پولیس و افسران جنگی لاہور و جنگی عہدہ داران عظام سندہ پنجاب و دہلی ریلوے اور پشاور ریلوے نے بڑے تزک و احتشام سے استقبال کیا فوراً توپخانہ شاہی موجودہ اسٹیشن ریلوے سے ۲۱ ضرب توپ کی سلامی سر ہوئی اور باجے والون نے خوشی کا باجا بجایا شاہزادہ صاحب نہایت عمدہ پر تکلف چار اسپہ گاڑی مین مع نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب و ایک افسر متعلقہ اسٹاف سوار ہوئے اور آگے آگے افسران پولیس اور شاہزادہ کی سواری کے پیچھے اور سات گاڑیان

مردمان شوقین شہر سے رات ہی کو لنڈا بازار مین آگئے تھے اور بہت لوگ دو بجے سے اسٹیشن ریل پر جمع ہوئے سات بجے تک اس قدر خلقت کا ہجوم اسٹیشن کے احاطہ کے باہر ہو گیا تھا کہ جو بیان سے باہر ہے جابجا پولیس کا پہرہ تعینات تھا کچھ سپاہی بحیثیت مجموعی دو رویہ کھڑے کر دیے گئے تھے احاطہ اسٹیشن کے اندر خوب تیاری تھی ۱۲ عوام کے تمیز کیواسطے لاہور مین شاہزادہ صاحب کے سر پر ایک چھوٹا سا مطلع چھاتا مرصع بجواہر لگایا گیا تھا تاکہ سب شناخت شاہزادہ صاحب کو کرلین اور شاہزادہ صاحب کی سواری کے آگے صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل اور ایک افسر پولیس اور آدھا ترب رجمنٹ گائڈ کا گھوڑہ دینہ سوار حاضر چلتا تھا۔

دہلی کا دربار بخیریت تمام انجام ہوا فقط جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر آٹھوین جنوری کو قواعد کے وقت گھوڑے سے گر پڑے اور شانے پر کچھ ضرب آئی ٭

اول کیفیت قواعد فوج — یہ قواعد روبرو شاہزادہ بہادر کے آٹھ بجے سے شروع ہوئی مگر اوسپر بھی اوس روز اس قدر سردی اور ہوا تیز تھی کہ جس قدر سیم صاحب تا موجود تھین سب کلوخ پہنے ہوئی تھین تاہم دست و پا خ ہوئے جاتے تھے جس مقام پر قواعد ہوئی وہ مقام لشکر شاہزادہ سے ۱ میل کے فاصلہ پر تھا اور لارڈ کچنر صاحب بہادر کمانڈر انچیف کا لشکر دو میل پر تھا پچاس یا ساٹھ فیل کہ جو عمدہ اسباب سے آراستہ تھے اونپر رئیس وغیرہ سوار تھے اور اس میدان مین عسکر سپاہی موجود تھا اور تماشائی لوگ وہانسے ساٹھ گز کے فاصلہ پر کھڑے تھے اور دس انگریزی اور پندرہ ہندوستانی پلٹن بعد ازان چار ڈویزن رسالہ کے تھے رسالہ کے عقب مین توپخانہ تھا بارہ ٹبری توپ خانہ اور ایک میٹر ہا تھی و خچرون کا تھا اول سلامی کی کل پلٹنون کے بلحاظ روبرو شاہزادہ ویلز فلیڈ مارشل کے جمع ہوئی بعد ازان شاہزادہ صاحب نے مع اسٹاف کے جو نہایت زرق و برق پوشاک وردی پہنے ہوئے تھے سب پلٹنو نکو ملاحظہ فرماتے ہوئے چلے یہ فوج ایک میل لمبائی اور تین سو گز چوڑائی مین جمع تھی بعد ملاحظہ فوج کے شاہزادہ صاحب زیر سایہ نشان کھڑے ہوئے اول شاہزادہ کے روبرو توپ خانہ گذرا اور گھوڑ چڑھی توپین نظر آئین بعدہ خچر اور ہاتھیون کی توپین ملاحظہ ہوئین جو نہایت آراستہ تھین بعدہ وہ عمدہ عمدہ رسالے جنمین ایک سے ایک اچھا اور خوبصورت رسالہ اور ساز و سامان قیمتی سے آراستہ تھا گذرے بعدہ پلٹن گذرین پیدل فوج مین عجیب کیفیت تھی جب سنگینون پر آفتاب کی شعاع پڑی تو وے نہایت خوشنما نظر آتی تھین ٭

دوم کیفیت دیوان عام قلعۂ دہلی — شام کے وقت حضور شاہزادہ بہادر (ہوز آر) وردی زیب بدن کیے ہوئے دیوان عام کے جلسہ مین رونق افروز ہوئے ناظرین وعالمان تاریخ نے اکثر تواریخ ہندوستان مین دیوان خاص کا حال پڑھا ہوگا جہان شاہنشاہ خاندان تیموریہ علاس فرماتے تھے اور جہان تخت طاؤس شاہنشاہ شاہجہان نے رکھا تھا اور علاوہ اوس تخت کے اور بھی عمدہ عمدہ سامان وہان موجود رہا کرتے تھے مگر اوس زمانہ کو ایک عرصہ چند صدی کا گذرا اور ایرانی اور مرہٹہ لوگ سب جواہرات لوٹ لے گئے مگر وہ دیوان خاص اس حال زار پر بھی فی الحال

دہلی مین تشریف لائے ۱۹ اشلک توپ سلامی سر سوئی کابلی دروازہ کے باہر خیمہ مین قیام فرمایا اور تمام عمارات دہلی ملاحظہ فرماکر جامع مسجد کے خدام کو ۵۰ روپیہ عطا فرمایا اور حکام ضلع سے اوسی روز ملاقات فرمائی اور شہر کے چند جوہری اور مہاجن حاضر حضور ہوکر شرف اندوز ملازمت ہوئے آٹھوین تاریخ کو درگاہ حضرت نظام الدین کے خادم کو سوا سو روپیہ عنایت فرمایا ہندوستان مین ایسا کون ہے جو جناب مستغنی عن الالقاب فرمانروائے جمبو و کشمیر کے فضائل خلقی و خلقی کو نہین جانتا اور تمام دہلی مہاراجہ جمبو کے حسن اخلاق سے باغ باغ ہوئی مہاراجہ بھرتپور و گوالیار نے ایک ہزار آدمی اپنی فوج کا اس نہج سے دہلی مین بلایا تھا کہ شاہزادہ صاحب کو فوج خاص کی قواعد دکھلاوین مگر مہاراجہ جمبو شاہزادہ والاتبار کی مدارات کا اہتمام فرمانا ضرور تھا اسلیے دسوین جنوری کو مہنفت فرمائے جمبو ہوئے دہلی مین گیارھوین جنوری سے ۱۷ تاریخ تک تمام دفتر مین تعطیل رہی فقط صاحب مہتمم خزانہ دو گھنٹہ عدالت مین اجلاس کرتے تھے کیونکہ دہلی مین اجتماع فوج کی وجہ سے خزانہ کا کام کثرت سے تھا

تفصیل راجگان حاضران دہلی

مقام سکونت راجگان	مہاراجہ بھرتپور	گوالیار	الور	نواب جاورہ	ناہن کے راجہ	سپہ سالار فوج مہاراجہ	نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب
تاریخ فرودگش	۱۰ جنوری ۱۸۷۶ء	۱۰ جنوری ۱۸۷۶ء	۱۸ جنوری ۱۸۷۶ء	۹ جنوری	۹ جنوری	۹ جنوری	۸ جنوری
تعداد انواپ	معلوم	۱۰۱ عدد	۱۰۱ عدد	۱۰۱ عدد	۱۰۱ عدد	نامعلوم	۱۰۱ عدد

۱۷ جنوری کو ۱۱ نمبر ہندوستانی آفیشری فوج کی قواعد و کرتب اور گورون کا کھیل شاہزادہ صاحب نے ملاحظہ فرمایا اور زان بعد روانہ لاہور ہوئے امرتسر مین چھوٹی حاضری کھانیکے لیے چند قیام فرمایا لاہور مین خوب تیاری ہوئی تھی چیف کمشنر لداخ بھی یہان موجود تھے اول سالہ اسکنر ہارس و ۱۲ غلیز بی رجمنٹ و ۹۲ ہائی لینڈر و ۴۳ رجمنٹ پیدل شاہزادہ کی سلامی کو لاہور مین موجود تھے نواب و رئیس اضلاع پنجاب طلب ہوکر داخل لاہور ہوئے تھے اور ایک کمیٹی منعقد ہوئی تھی کل رؤسا شہر و صدر مع ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور کے موجود تھے بالاتفاق یہ امر تجویز پایا کہ شاہزادہ صاحب کی یادگار مین ایک نہر دریا کرگیگ سے نکالی جاے اور نام اوسکا کنال پرنس آف ویلس رکھا جاے) پچاس ہزار روپیہ کی مدد سرکار دے گی باقی چندہ سے وصول ہونا چاہیے سب نے اس تجویز کو منظور کیا اور ہسٹ اوسکا تحریر تاریخ ہذا بارک ماسٹر کی معرفت بن رہا تھا

کوچے مین داخل ہوئے یہان خوب تیاری تھی تمام دہلی مثل گل کے پھول رہی تھی شاہزادہ صاحب سیر فرماتے ہوے داخل فرودگاہ ہوے چھاونی کہنہ جو مقام فرودگاہ کا تھا وہانسے ۱۲ توپ کی سلامی سر ہوئی ایک بجے وقت جناب صاحب ڈپٹی کمشنر مجسٹریٹ بہادر ضلع دہلی و دیگر صاحبان عالیشان و ممبران مینوسیپول کمیٹی و دیگر رؤسائے ہندوستانی و معززین شہر ایڈریس لیکر شاہزادہ صاحب کے حضور مین حاضر ہوے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے خود ایڈریس پڑھکر سنایا شاہزادہ صاحب نے اوسکا جواب دیا کہ مین جناب ملکہ معظمہ کی خدمت مین آپ لوگونکی خیر خواہی اور گرمجوشی اظہار کرونگا اور اسی روز شام کو دربار لیوی ہوا ۱۲ تاریخ کو صبح کے وقت سلامی ہوئی پھر شاہزادہ صاحب بنابر ملاحظہ قلعہ کے تشریف لیگئے وہانکی عمارت کو ملاحظہ فرماکر جامع مسجد کو معاینہ فرمایا خدام مسجد کو پانچ سو روپیہ انعام عطا ہوا بعدہ چھاونی کو تشریف فرما ہوے۔ ۱۳ جنوری کو بوقت صبح شاہزادہ صاحب منیار قطب صاحب کی سیر کو تشریف لیگئے شام کو حسب الحکم جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع دہلی تمام شہر مین روشنی ہوئی چھوٹے درجہ کے اہلکار انتظام روشنی مین مستعد تھے اور اوسی روز شاہزادہ صاحب نے مہرولی مقام کے برباد شدہ مقامون کو معاینہ فرمایا۔

۱۳ و ۱۴ کو فوج کی قواعد ملاحظہ فرمائی۔ ۱۶ جنوری کو بسبب یوم یکشنبہ عبادت خدا مین مشغول رہے دہلی مین بنابر تشریف آوری شاہزادہ صاحب کے مہاراجہ مفصلہ ذیل جمع تھے۔ ۱۷ جنوری جناب مہاراجہ صاحب بہادر والی جمبو و کشمیر بوا پیسی دربار کلکتہ سے قبل ورود شاہزادہ صاحب کے

پھولونکا محراب دار دروازہ بنا تھا اردو بازار مین شاہزادہ صاحب گذر فرماکر گھنٹہ گھر کوا سی سڑک پر سواری گئی اور وہانسے چاندنی چوک مین ہوکر لاہوری دروازہ سے حضور ممدوح مع انجمن جانب چھاونی کہنہ تشریف لیگئے۔

بازار کی آراستگی رعایا کی خوشنمائی خلقت کا ہجوم یہ کل سامان قابل دید تھا ہر جگہ بلند مکانات پر جھنڈیونکی بہار اوڑ رہے تھے دوکانون پر ہر ایک دوکاندار نے بقدر حیثیت پٹا پٹی کے پردے لگائے تھے اور تمام دوکان اور کوٹھیان کمال شوق سے سجی تھین ۱۲ اس ایڈریس کی نقل نہین ملی ورنہ درج تاریخ کیجاتی ۱۲ یہ سنا گیا ہے کہ جناب کانڈر انچیف بہادر نے ایک روز کی تنخواہ لیکر تمام سپاہ کی طرف سے ۱۰ ہزار روپیہ جمع کیا تھا چنانچہ اوس روز قلعہ مین دعوت اور روشنی اونکی جانب سے ہوئی تین بجے رات تک یہ جلسہ رہا شاہزادہ صاحب کے گھوڑونکے واسطے گھاس لاہتی خوشبودار دہلی مین منگائی گئی تھی ۱۲ دہلی مین اٹھارہ ہزار فوج جمع تھی اور طرح طرح کی ورزش

(ز) **مقام دہلی** - ۱۱ر جنوری ۱۸۷۶ء عیسوی کو جناب شاہزادہ صاحب بخیریت تمام[۵۱] ۹ بجے ڈنکو سواری ریل داخل دہلی ہوئے اور گاڑی سے فرودکش ہوتے ہی شاہی سلامی سر ہونے لگی اور صاحبان عظیم الشان نے براہ تعظیم توپیان اوتار کر ہر سے کا رزمزمہ ملبند کیا شہزادہ مشکین اسپ تیز گام پر سوار ہوئے اور مصاحبان و نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب خرامان خرامان ہمراہ ہوئے سواری کے آگے انتظام[۵۲] فوج نہایت نفاست سے ہمراہ تھا جس وقت سواری پیش دروازہ قلعہ کے پہونچی قلعہ پر سے ۲۱ توپ کی سلامی سر ہوئی اور براہ سڑک خاص بازار پیش دروازہ شرقی مسجد جامع تشریف لائے وہان اکثر خاص و عام شہر و بیرونجات و نیز صاحبان یورپین و میم صاحبان واسطے نظارہ جمال مبارک شاہزادہ صاحب کے موجود تھے اونھون نے ریواڑی مین سلام کرلیا مسجد کی سیڑھیون پر کالج اور مدارس کے طلبا اور ماسٹر کھڑے تھے ہنگام تشریف آوری تمام طالب علم زمزمہ سنج شادمانی ہوئے شاہزادہ صاحب بنخندہ پیشانی ہر ایک کے سلام کا جواب دیتے تھے وہانسے بلاقی بیگم کے کوچے ہوتے ہوئے چودھری

شاہزادہ صاحب کی سواری کا گذر کوچہ بلاقی بیگم صاحبان ذی شان پر ہونا

[۵۱] حسب الحکم گورنمنٹ ہند کے کانپور سے دہلی تک برابر انتظام ریل لین کا بندوبست کامل کیا گیا تھا چنانچہ دو دو سو قدم پر ریل کے متصل ایک ایک چوکیدار متعین کیا گیا تھا اور دس دس چوکیدار و نیز ایک ایک کانسٹبل تعینات تھا تاکہ کسی طرح کا ہرج ریل مین نہونے پاوے چنانچہ حد آگرہ سے اسٹیشن مونڈ تک سب انسپکٹر ہاتھرس اور وہانسے پانی تک سب انسپکٹر ساسینی اور پانی سے بھکری اسٹیشن علیگڈھ تک سب انسپکٹر کویل بھکری اور وہان سے حد خورجہ تک سب انسپکٹر سوسینی نے ایسا ہی انتظام کیا تھا اور اپنے اپنے علاقہ مین خود گشت کرتے رہے چنانچہ دہلی سے کانپور تک یہ انتظام تھا شہر دہلی کے بازار و نمین بتقریب تشریف آوری شاہزادہ صاحب کے خوب رنگ و روغن ہوا تھا اور کل سامان آرایش شہر و مکانات کے کمال عمدگی کے ساتھ ظہور مین آئے تھے نصف شب سے گذرگاہ عام کے راستون پر چھڑکاؤ کا اہتمام ہوا تھا اہالیان پولیس کی طرف سے جابجا پہرہ بندیان ہوگئین تمام رات دہلی رئیسون کو عجب اشتیاق رہا جونہی صبح ہوئی جمعہ مسجد و سڑک زیر قلعہ ہزارہا آدمی کا ہجوم شروع ہوا آٹھ بجے سے تمام راستہ گذرگاہ کے بند کردیے گئے تھے گورون اور ہندی پلٹن کا پہرہ ریلوے اسٹیشن سے چھاؤنی تک گذرگاہ مین پرے باندھکر کھڑے ہوگئے تھے۔

[۵۲] شاہزادہ صاحب کی جب سواری نکلی اول ہندوستانی سواران کا رسالہ بعدہ توپخانہ اور گورون کا رسالہ

بعدہ بجلوس شاہانہ آگے بڑھے پیچھے تُرب رسالہ اور باڈی گارڈ شمشیر برہنہ سواری برآمد ہوئی آگے
عہدہ داران اعلے وافسران اعلی فوجی وصاحب انسپکٹر جنرل پولیس ممالک مغربی وشمالی گھوڑوں پر
سوار چلے جاتے تھے جس وقت سوار ٹھنڈی سڑک پر رونق افروز ہوئی کل رعایا برایا نہایت
خلوص وعقیدت وخوش دلی سے تسلیم وکورنش بجالائے حضور شاہزادہ صاحب بھی اپنے مراحم
خسروانہ دست مبارک سے سبکا سلام لیتے جاتے تھے اسی تزک واحتشام سے موریل[1] باغ
مین پہونچے یہان سب رئیسون نے استادہ ہوکر تسلیمات ادا کی سوداگران انگریز مع عیال اطفال
نے جو موجود تھے شاہزادے صاحب کو دعا دی اور خوشی کا نعرہ بلند کیا شاہزادے صاحب
گاڑی سے اوتر کر باغ مین تشریف لے گئے کچھ دیر ٹھہر کر صاحب جج بہادر کی کوٹھی[2] مین تشریف
لیگئے یہان کی طیاری اور روشنی اظہار تاریخ سے باہر تھی گارڈ سپاہیان گورہ اور دستہ سواران
ہمراہی اور باجہ نوازا حاطہ کوٹھی مین حاضر تھے آٹھ بجے کے وقت مزین انواع اقسام کی کھانون
سے آراستہ کی گئین حضور محتشم الیہم نے مع مصاحبین خاص کے طعام تناول فرمایا اور باجہ نوازون
نے دھیمے سُرون مین باجہ بجانا شروع کیا جب تک شاہزادہ صاحب مصروف طعام رہے تب تک
باجا بجتا رہا دس بجے رات کے حضور شاہزادہ مع جلوس متذکرۂ بالا کے سوار ہوئے صاحب جج
کی کوٹھی سے تا بہ اسٹیشن ریل ہر طرح کا انتظام عمدہ تھا اور ٹھنڈی سڑک پر دورویہ لالٹین
روشن اور مہتاب بھی برابر تابان تھی اہالیان ریل انڈیا کمپنی نے بھی بہت نفاست
سے انتظام روشنی کیا تھا حضور ممدوح بخیر وعافیت تمام سوار ہوکر روانہ شاہجہان آباد
معروف دہلی کو ہوئے — رعایا کانپور وحکام اضلاع کانپور کے خوش عقیدت اور خلوص قلبی اور انتظام
سے شاہزادہ صاحب نہایت خوش وخرم تشریف لیگئے اور چہرۂ مبارک سے آثار خوشنودی ومسرت
کے عیان تھے اور گورنمنٹ بھی نہایت خوش ہوئی —

---

[1] یہ موریل باغ یادگاری باغ ہے بعد غدر کے بنا ہے ۱۲ [2] صاحب جج کی کوٹھی شیشہ آلات وجھاڑ وفانوس فرش وقرد ش اور
انواع واقسام کے تکلفات سے آراستہ تھی احاطہ کوٹھی مین خیمہ نصب کیے گئے تھے اور دروازون پر وختون مین
بندھوار بندھے تھے اور اوپر تار ونیمن گلاس سبز وسیز وزرد وزیران تھے جنکی روشنی نہایت لطف دیتی تھی اور
کوٹھی کے اندر کی روشنی وآراستگی تو نہایت عمدہ تھی غرض کہ تمام کوٹھی اور احاطہ کوٹھی مین اس کثرت سے روشنی تھی کہ
سارا مکان عالم نور تھا فقط

رخصت ہوکر روانہ کانپور ہوئے چار بجے سے کانپور مین آمد آمد کا غل تھا پانچ بجے اسپیشل ٹرین پر
حضور محتشم الیہم اودہ روہیلکھنڈ ریلوے اسٹیشن کانپور پر بہزاران عزو جلال منزول اجلال فرمایا
سواران رسالہ شاہی اور گارڈ تعظیمی مع جھنڈی اور باجہ کے موجود تھا اونے ہتھیارون سے
سلامی اوتاری صاحبان عالیشان مالی و جنگی افسران نے جو ریل پر موجود تھے استقبال کیا شاہزادہ
صاحب بہمراہی سٹیشن جج کانپور کے چار اسپہ گجی پر سوار ہوکر میموریل چرچ مین تشریف لے گئے

عرصہ سے مژدہ آمد آمد جناب شوکت مآب فلک رکاب کیوان ارکا شاہزادہ پرنس آف ویلز بہادر ولیعہد جناب عصمت مآب
ملکہ معظمہ محتشم دام سلطنتہا کا شہر کانپور مین سامعہ افروز خاص و عام تھا کوٹھی اسٹرولیم لینگ ہیلی صاحب بہادر
میجسٹریٹ کلکٹر کانپور سابق کہ جو اس شہر مین اول درجہ کی عمارت ہے اور فی الحال جیمس ہنٹر پرنسپ صاحب بہادر
شنشن جج اوسمین رہتے ہین قیام گاہ کے لیے تجویز کی گئی اور واسطے باریابی سلام کے صاحبان عالیشان و
میم صاحبان و نوابصاحبان و رئیسان شہر و عہدہ داران سرکاری صیغہ کلکٹری و فوجداری و دیوانی کی نشست
میموریل گارڈن (یعنے یادگاری باغ) کے محاذی داہنی طرف کرسیون اور بنچون پر بترتیب نمبر مقرر کیے گئے تھے اور
عوام کے لیے میموریل گارڈن سے تا پل نہر ایک جانب سیڑھیان بنائی گئی تھین جنمین ادب سے عوام الناس سکنائے شہر
کی نشست تھی دو بجے سے جناب مستطاب نواب نظام الدولہ بہادر مع صاحبزادگان الاتبار نواب احمد علیخانصاحب و
نواب سید علی حسن خانصاحب عرف نواب دولہ بہادر مع صاحبزادگان آغا صاحب داہنی جانب پیچھے کرسی ہوئے
انکے بعد جناب مہاجہ جگدیش داس صاحب بہادر سی ایس آئی و جناب بابو رام کالی صاحب چودھری جج اسمال کاز کورٹ
کانپور و نیڈت کاشی ناتھ منصف درجہ اول و منشی دھرم منصف درجہ دوم اور عہدہ داران میونسیپل کمیٹی کی نشست
ہوئی چاپلیس کمپنی کی دوکان پر صاحبان انگریز مع عیال اطفال کے رونق افروز تھے صاحب جج کی کوٹھی سے تا بہ
اسٹیشن ریل ٹھنڈی سڑک پر انتظام صفائی اور چھڑکاؤ کا نہایت عمدہ تھا اور حفاظت کیواسطے دس دس قدم پر
سپاہیان پولیس کا پہرہ تھا اور سپرنٹنڈنٹ ضلع پولیس و غلام حیدرخان کوتوال کانپور برابر حفاظت سڑک کرتے تھے
اسٹیشن اودہ روہیلکھنڈ ریلوے پر رنگارنگ کی جھنڈیان اور سبزقمین بہت خوشنمائی سے آراستہ کیا گیا تھا اور
جابجا ولکم یعنی خیر مقدم زبان انگریزی مین مرقوم تھا اکثر درختون پر جھنڈی نصب کرائی گئی تھی اور فرش باناتی و
مخملی پلیٹ فارم پر بچھا ہوا تھا اسٹیشن مثل عروس نو کے آراستہ تھا ایسٹ انڈیا ریلوے اسٹیشن بھی
نہایت خوبی سے سجا تھا عمدہ لیمپون اور دیگر اقسام کے شیشہ آلات سے مزین و مزین سورہا تھا فقط

سیول ومیلیٹری انتظام دربار مین مصروف تھے اور گارڈ تعظیمی وغیرہ حسب دستور سب حاضر تھا نو بجے سے شہزادون اور رئیسونکی آمد شروع ہوئی ایک خیمہ جو پہلے سے اون حضرات کی نشست کیواسطے تجویز ہوا تھا جو صاحب آتے جاتے تھے اوسمین بیٹھتے جاتے تھے اور ایک کمرہ مین صاحبان عالیشان کی نشست تھی اولاً صاحب لوگ بہراندوز ملاقات ہوئے بعدہ شہزادگان و رئیسان بلندمکان والاشان نے حسب ترتیب نمبر کے بعدہ دیگرے اعزاز ملازمت حاصل فرمایا ؛ اور جو ٹکٹ دیے گئے تھے اونمین سے ہر ایک رئیس سے ایک ٹکٹ دروازہ کمرہ دربار پر لیا جاتا تھا دوسرا ٹکٹ آگے بڑھکر دیا جاتا تھا جہان سے صاحبان عالیشان برابر جانب راست شاہزادہ کی کرسی تک استادہ تھے اور یہ ٹکٹ دست بدست شاہزادہ صاحب کے سکریٹری تک پہونچتا تھا اور وہ نام پکارتے تھے تب وہ رئیس آہستہ قدم رکھتا ہوا وہان جاکر مجرا اور تسلیمات عرض کرکے دوسرے دروازہ سے رخصت ہوجاتے تھے گیارہ بجے کے بعد دربار برخاست ہوا اور شام کو تعلقہ داران اودہ کی جانب سے قیصر باغ مین روشنی ہوئی اور نہایت عمدہ انتظام دعوت کا کیا گیا شہزادہ صاحب وہان رونق افروز ہوئے اور روشنی کا ملاحظہ فرماکر دعوت قبول فرمائی یہان پر اعلے درجہ کے تعلقہ دار پیش ہوکر باریاب مجرا ہوئے اور ایک تاج نہایت بیش بہا اور چند تحائف جو تعلقہ داران نے نذر گذرانی وہ مقبول حضور ہوئی اور شاہزادہ صاحب نے زبان مبارک سے فرمایا کہ اے صاحبو ہم آپ لوگونکو اپنی تصویر عنایت کرینگے جو اس انجمن مین ہماری یادگار رہیگی آٹھ تاریخ کو شاہزادہ صاحب بتقریب شکار گڈھی سکندرپور سروسی متعلقہ ضلع اونام کے شکار کی کیفیت ملاحظہ فرماکر پھر لکھنؤ کو مراجعت فرمائی ۔ ۹ تاریخ سواری محتشم الیہم کی شہر کے اندر آئی وکٹوریہ گنج کی سڑک پر خلقت کا ہجوم تھا حضور ممدوح بکمال نوازش و رعایا پروری دونون ہاتھون سے سبکا سلام لیتے ہوئے گردون چار اسپہ پر سوار چلے جاتے تھے ۔ ۱۰ تاریخ صبح کو پلیٹن کو نشان عطا فرمائے اور قواعد کا ملاحظہ فرمایا ۔

۱۰ جنوری ۱۸۷۶ عیسوی کو جناب شاہزادہ صاحب بعد تین بجے بہ سواری ریل

؛ ہر ایک رئیس کی خدمت مین پیشتر سے دو دو ٹکٹ صاحب مجسٹریٹ لکھنؤ نے بھیجدیے تھے اور ہدایت ہوئی تھی کہ جس وقت دربار مین بحضور شاہزادہ صاحب جاینگا تو آہستہ آہستہ قدم اوٹھائیگا اور اوپر نگاہ نہو اور جب نام

(۹) مقام لکھنؤ اودہ - ۶ جنوری ۱۸۷۶ء کو اسٹیشن ریل لکھنؤ پر نہایت عمدہ انتظام کیا گیا تھا ہر طرح کی جھنڈی رنگ برنگ کی عجیب لطف دکھا رہی تھیں اور احاطہ اسٹیشن اور اوسکے گرد و پیش ایک مجمع غفیر نظر آتا تھا عمدہ عمدہ مکانات اور عظیم الشان کوٹھیون پر پھریرے اوڑ رہے تھے اور بتکلف تمام آراستہ کیے گئی تھی خلائق بانتظار تشریف آوری شاہزادہ صاحب ہمہ تن منتظر و شوق دیدار مین چشم در راہ تھے کہ چار بجے شام کے حضور ممدوح رونق افروز اسٹیشن لکھنؤ ہوئے فوراً توپخانہ سرکاری سے جو مع فوج اسٹیشن ریل پر موجود تھا ۲۱ توپون کی سلامی سر ہوئی اسٹیشن کے چبوترہ پر میجر جنرل کمان افسر قسمت اودہ نے مع اپنے اسٹاف کے و صاحب جوڈیشل کمشنر اودہ و صاحب کمشنر قسمت لکھنؤ و صاحب ڈپٹی کمشنر لکھنؤ نے استقبال کیا جس وقت حضور ممدوح ریل پر سے اوترے اوسی وقت نواب مصطفےٰ علیخان صاحب بہادر از جانب شہزادگان اودہ و مہاراجہ درگ بجے سنگھ بہادر از طرف تعلقہ داران اودہ و مرزا آغا علیخان صاحب از جانب مینوسیپل کمیٹی اودہ پیش کیے گئے مرزا صاحب نے از جانب مینوسیپل کمیٹی و رؤسائے شہر لکھنؤ کے نقرئی کشتی مین سپاس نامہ پیش کیا۔

سپاس نامہ منجانب رؤسا مینوسیپل لکھنؤ بحضور عالی جناب شاہزادہ البرٹ اڈورڈ پرنس آف ویلز بالقابہ

حضور خسرو عالیجناب شاہزادہ ویلز پر ظاہر ہو کہ ہم ممبران مینوسیپل کمیٹی لکھنؤ از جانب باشندگان لکھنؤ کے دلی شکریہ خداوند کریم کا ادا کرتے ہین کہ اوسنے ہمکو گونکو حضور ملکہ معظمہ کی عملداری کے سپرد کیا ہے اس عملداری کے انصاف اور جلال اور مرتبہ کا غوغا دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہی اور اوسکے سایہ مین ہمگوگ اودہ مین با من و امان رہتے ہین ہم دل سے حضور کا خیر مقدم کرتے ہین اور اس عمدہ موقع کو غنیمت سمجھکر حضور کے روبرو کچھ دستکاریان لکھنؤ کی پیش کرتے ہین جو اوسی طرح پر ناچیز ہین جیسے کہ پائے مور پیش سلیمان ہم دل سے یقین کرتے ہین کہ حضور کی مہربانیان اور بندہ نوازیان ایسی ہین کہ حضور اپنی مہربانی سے اونکو قبول فرماوین ✤

العبد
ممبران مینوسیپل کمیٹی بلدۂ لکھنؤ اودہ

دوسرے روز دس بجے صبح کے کوٹھی حیات بخش مین دربار ہوا بڑے بڑے جلیل القدر افسران

لفٹنٹ گورنر بہادر کے صاحبان سکریٹری وغیرہ تھے جس گاڑی مین حضور شاہزادہ صاحب رونق بخش تھے اوسی مین جناب سرجان اسٹریچے صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی اور ایک مصاحب شہزادہ صاحب کے تھے جب[۵۱] حضور شاہزادہ صاحب لشکر مین تشریف لیگئے توگارڈ آف انر نے سلامی ادا کی ۵ر جنوری کو شہزادہ صاحب نے شفاخانہ کی بنیاد کا پتھر اپنے دست مبارک سے رکھا روشنی کا بھی انتظام دریاے گنگ کے کنارے کیا گیا تھا کشتی پر سے شاہزادہ صاحب نے ملاحظہ فرمایا ازان بعد مہاراجہ کاشی نریس[۵۲] کی جانب سے نہایت عمدہ شاہانہ انتظام وجلسہ دعوت ورقص وسرود وغیرہ کا عمل مین آیا فقط

۶ر جنوری کو حضور محتشم الیہم اودہ روہیل کھنڈ ریلوے پر آٹھ بجے صبح کو روانہ ہوئے ۱۲ بجے ۴۲ منٹ دوپہر کو فیض آباد مین پہونچے صاحب چیف کمشنر بہادر ممالک اودہ مع نیز کارگذاران منصب اور کمشنر قسمت فیض آباد اور ڈپٹی کمشنر ضلع فیض آباد اور کمان افسر فیض آباد اسٹیشن و فوجی افسرون نے جناب شاہزادہ ممدوح کا استقبال کیا ایک گارڈ آف انر اسٹیشن ریلوے پر موجود تھا بروقت داخل ہونے کے شاہانہ سلامی سر ہوئین —

[۵۱] راستہ مین حضور شاہزادہ بہادر نے ٹون ہال کا ملاحظہ فرمایا جو مہاراجہ وزانگرام نے بیادگاری ڈیوک آف ایڈنبرا کے تعمیر کیا ہے فقط [۵۲] مہاراجہ بنارس نے شاہزادہ کو مفصلۂ ذیل تحفجات نذرگذرانی —

ایک قلعہ ہاتھی دانت کا جو مہاراجہ بنارس نے کاریگران سکبدست سے نہایت عمدہ وقابل دید بنوایا تھا — ایک گھڑی جو بطرز نجوم تیار ہوئی تھین جنکے معاینہ سے کیفیت ہنر دریافت ہو سکتی ہے — ۱۰ عدد سیاسنامہ بخط ناگری اور انگریزی اور فارسی بحروف طلائی —

اور جو تحفہ جات مہاراج نے پیش کیے اونکی تفصیل مؤلف کو دریافت نہین ہوئی ہے اور واضعان تاریخ پر پوشیدہ نرہے کہ شاہزادہ صاحب نے چند لمحہ بانکی پور مین جو بنارس اور کلکتہ کے درمیان ہے قیام فرمایا تھا مگر بوجہ قلیل مقام درج تاریخ نہین ہوا مگر وہان جو تحفہ جات نذرگذری تفصیل یہ ہے —

از جانب رئیسان بانکی پور

تلوار ۲ عدد — پالکی نقرہ ۱ عدد — خنجر ۱ عدد — چوبدستی نقرہ ۱ عدد — گاڑی مع جوڑی بیل ۱ عدد — کوٹ ۱ عدد — بندوق توڑہ دار ۱ عدد

تصویر نقرہ ہاتھی ۱ عدد — تصویر فیل سنگی ۱ عدد — نذرہ نقد ۲۱ عدد — تخمینہ قیمت کل اعداد مسطور الصدر کا پچاس ہزار روپیہ

یکم جنوری ۱۸۷۶ عیسوی کو جناب شاہزادہ بہادر نے دربار بنابر عطاے تمغا اسٹار آف انڈیا کے منعقد فرمایا اور شام کو شاہزادہ ویلز مع حضور نواب گورنر جنرل بہادر کے آتشبازی کے جلسہ کو ملاحظہ فرمانے کو تشریف لے گئے اور ۲ سر جنوری کو صبح کے وقت شہزادہ ویلز نے قلعہ کے گرجا مین نماز پڑھی اور سہ پہر کو سرکاری باغ کی سیر کی - ۳ سر جنوری کو صبح کے وقت شاہزادہ صاحب نے جنرل ہسپتال کو بغرض دیکھنے تجربہ سانپون کے زہر کے بہ نگرانی ڈاکٹر فرز صاحب کے ملاحظہ فرمایا ۴ بجے ۴۰ منٹ گذرنے پر مجلس کلکتہ یونیورسیٹی کی بغرض عطاے خطاب ڈاکٹر آف لا کے شہزادہ پرنس آف ویلز نے منعقد کی یاد گار مرتبہ کلکتہ یونیورسی کو یہ درجہ دیا اوسی روز رات کے وقت دس بجے جناب شاہزادہ صاحب مع اپنے ہمراہیون کے اسپشل ٹرین مین (جس مین کہ نہایت عمدہ و آراستہ گاڑیان جو کہ محض شاہزادہ کے واسطے تیار ہوئی تھی) سوار ہو کر بنارس کو روانہ ہوئے ۴ سر جنوری روز سہ شنبہ کو حضور شاہزادہ بہادر پانچ بجے بنارس مین داخل ہوئے جب ٹرین اسٹیشن راج گھاٹ پر پہونچے تو قلعہ سے سلامی سر ہوئی صاحبان سکریٹری گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی و انسپکٹر جنرل پولیس و خاص دو مصاحبان حضور لفٹنٹ گورنر بہادر نے بکسر تک حضور ممدوح کا استقبال کیا اور بنارس تک ہمرکاب آئے حضور لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی نے مع اپنے خاص ہمراہیون کے حضور محتشم السیم کا استقبال پلیٹ فارم اسٹیشن بنارس پر کیا اور انریبل چیف جسٹس ممالک مغربی و شمالی و صاحبان جج ہائی کورٹ الہ آباد و کمشنر اجنٹ گورنر جنرل بنارس و میجر جنرل جو کمان ڈویژن الہ آباد کی کرتے ہین و صاحب مجسٹریٹ بنارس و کمان افسر بنارس و صاحب جج بنارس اسٹیشن ریل پر موجود تھے اون صاحبون کو حضور لفٹنٹ گورنر بہادر نے روبرو شاہزادہ کے پیش کیا اور ہندوستانی رئیس بھی پیش کیے گئے یورپین اور ہندی تماشائیون کو مجسٹریٹ بنارس نے ٹکٹ تقسیم کیے تھے ریلوے اسٹیشن سے حضور شاہزادہ صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر کے کیمپ کو کشتی کے پل پر سے شاہی سڑک ہو کر تشریف لے گئے وراجہ بازار و ڈاک خانہ کا دفتر و ڈاک بنگلہ و گرجا گھر ہوتے ہوئے چکر کی سڑک پر پہونچے اور وہان سے اودھ روہیلکھنڈ ریلوے سے گذر کر لشکر مین تشریف فرما ہوے گاڑیون پر نمبروار مصاحبین شاہزادہ صاحب و حضور

فہرست تحایف ذیل

نمبر	نام تحایف	تعداد تحایف	کیفیت
۱	انگشتری الماس	ایک	جسکو حضور شاہزادہ ولیز نے اپنے دست مبارک سے مہاراجہ کشمیر کے ہاتھ میں پہنائی۔
۲	شمشیر انگریزی	ایک	جسپر مہاراجہ کا نام مع خطاب درج تھا
۳	بندوق	ایک	
۴	بندوق جدید طور	ایک	
۵	ڈبیہ طلائی مرصع	ایک	
۶	چابک دستہ طلائی	ایک	
۷	تمغہ طلائی	ایک	
۸	گنج چاقو بیش بہا ۲۰ پھل والہ	ایک	
۹	کل بطور فوارہ۔	ایک	
۱۰	ایک گاڑی نہایت عمدہ ساخت ولایتی	ایک	عدد دفع جسپر ایک نقرئی گھوڑا مع شاہزادہ صاحب کی بنا تھا
۱۱	مسند	ایک	

فہرست تحایف ہائے جو مہاراجہ کشمیر نے حضور مین شاہزادہ صاحب کے نذر گذرانی

اول شالین ایک ہے ایک عمدہ جنمین بعض شالین نہایت نفیس اور دس ہزار روپیہ کے قیمت تک تھین۔

دوم ۔ طلائی اور نقرئی بوتن جنکی قیمت پانچ ہزار روپیہ ہے۔

سوم ۔ مسہری نقرہ جسکے پردے شالی مع دیگر سامان قیمتی چار ہزار روپیہ کے ہے۔

چہارم ۔ طلائی حقہ مرصع مع نیچہ و چلم و سرپوش قیمت جسکی پچیس ہزار روپے ہین۔

پنجم ۔ چرٹ دان کشمیری طلائی

ششم ۔ پیالہ

ہفتم ۔ صراحی و ایک تپائی

} کل قیمتی پانچہزار روپے۔

ہشتم ۔ قالین نہایت عمدہ ریشمی و پشمینہ۔

نہم ۔ ریشمی و پشمینہ کے سوزن کا خیمہ چوب نقرہ اور تمام شالی کام کا قیمت بارہ ہزار روپیہ

دہم ۔ شامیانہ ایضاً ۷ ہزار روپیہ

یازدہم ۔ گیارہ شالین بیگم ولیز کے لیے قیمت ۷ ہزار روپیہ

دوازدہم ۔ کوٹ پری پرز قیمت دو ہزار روپیہ۔

سیزدہم ۔ چاہ پینے کے ظروف طلائی قیمتی پانچ ہزار روپیہ۔

لفٹنٹ گورنر بنگال موجود تھے گھوڑ دوڑ سے پہلے ہر ایک گھوڑا شاہزادہ کے روبرو ٹہلایا جاتا تھا یہ جلسہ نہایت عمدہ ہوا چھ چھ سات سات گھوڑے ایک ساتھ دوڑتے تھے ٹیٹر کپ صاحب نے خواجہ احسن اللہ خان اور فرڈنے در بنگا سے بازی لی سلک نی نواب گورنر جنرل بہادر کے پیالہ کو جو حقیقت مین نہایت عمدہ انعام تھا جیتا — ۳۰ دسمبر کو لارڈ میو صاحب بہادر سابق گورنر جنرل کی تصویر سنگین کھولے جانیکا جلسہ ہوا — ۳۱ دسمبر کو شاہزادہ صاحب نے مہاراجہ کشمیر سے ملاقات بازدید فرمائی —

کیفیت ملاقات بازدید شہزادہ ویلز با مہاراجہ صاحب کشمیر

حضور مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر نے مکان نمبر ۲ واقع بالیگنج شہر کلکتہ مین قیام فرمایا تھا سابق مین اس مکان عمدہ مین جارج سلبی صاحب رہا کرتے تھے اس مکان مین جو ساز و سامان آرائش کا تھا وہ ویسا ہی تھا جیسا کہ کلکتہ کا سامان آرائش مشہور ہے اور جسکی نسبت شاعرون نے اکثر اپنے اشعار مین مضامین لکھے ہین اسمین فرش کشمیر کے قالینون کا تھا جو مختلف رنگ کے تھے جو نشست کی کوچین تھین وہ مخمل سے منڈھی تھین اور کارچوبی کام کیا ہوا تھا جو کمرہ نہایت عمدہ واسطے ملاقات کے تھا وہ ایسے عمدہ طور سے آراستہ کیا گیا تھا کہ کھڑکیون اور دروازون مین پردے کشمیری شالون کے پڑے ہوئے تھے جو نہایت خوشنما معلوم ہوتے تھے درمیان مین ایک شامیانہ تھا جسکی چوبین طلائی تھین اور سائبان نہایت عمدہ کام کا بنا ہوا تھا اوسمین مہاراجہ کشمیر و شاہزادہ صاحب جلوہ افروز تھے اور نہایت گرمجوشی سے ملاقات ہوئی اس کمرہ کے ہر چہار طرف بڑے بڑے جلبی آینہ رکھے ہوئے تھے جنکی نہایت عمدہ طلائی چوکھٹے تھے چھت مین نہایت نفیس جھاڑ آویزان تھے جنکی قلمین بہت خوبصورت در و دیوار پر شال کشمیر کی لپٹی ہوئی تھی غرض کہ اس مکان کے چارون طرف کشمیر ہی کا سامان نظر پڑتا تھا برآمدے مین بسرخ کپڑے کے پردے آویزان تھے اس درباری کمرے مین حضور سری مہاراجہ بہادر کشمیر نے حضور شاہزادہ ویلز سے ملاقات کی اور اونکو بلند جگہہ پر داہنی طرف بٹھایا اور مصاحب شاہزادہ صاحب بہادر اوسی جانب بیٹھے جو تحفہ حضور شاہزادہ ویلز نے مہاراجہ کشمیر کو عطا کیے وے گیارہ عدد یہ ہین —

نمبر دوم - مہاراجہ بہادر اندور مع نو اہلکاران کے تشریف لاکر رخصت پیشوائی و تکریم اونکی مثل راجہ پٹیالہ کے ادا ہوئی - نمبر سوم مہاراجہ جودھپور مع نو اہلکار کے اور نمبر چہارم مہاراجہ جے پور مع نو اہلکار کے ملاقات شاہزادہ سے سرفراز ہوئے اور اونکی تعظیم مثل مہاراجہ پٹیالہ اور اندور کے ہوئی نمبر پنجم مہاراجہ جمبو و کشمیر مع ۱۸ - اہلکارون کے تشریف لائے اور رخصت ہوگئے پیشوائی اور مشایعت مین دو مصاحب شاہی اور امیر سرکار کے زیادہ آئے نمبر ششم مہاراجہ گوالیار مع دس اہلکاران کے تشریف لائے اور مانند مہاراجہ کشمیر کے تعظیم ہوئی نمبر ہفتم بیگم صاحبہ بھوپال مع دختر نیک اختر ولیعہد اور اپنے اور ولیعہد کے خاوندون اور پندرہ اہلکاردن کے ساتھ تشریف لائین اور رخصت ہوگئین نمبر ہشتم مہاراجہ ریوان مع آٹھ اہلکاردن کے نمبر نہم راجہ اجے گڈھ وغیرہ تشریف لائے اور اونکی تعظیم بھی مثل مہاراجہ پٹیالہ کے ہوئی — ۲۵ دسمبر بڑے دن کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے باکیپور مین شاہی دعوت کا جلسہ کیا اور شب کے وقت شاہزادہ صاحب کے خیر مقدم کی تقریب مین جلسہ ہوا — ۲۶ دسمبر کو شاہزادہ صاحب نے چندرنگر کی سیر فرمائی اور فرانسیس کے ملازمون اور اہلکاردن نے جوش محبت اور فرط مسرت سے جناب شاہزادہ ممدوح کا استقبال فرمایا ڈاکٹر براڈن صاحب کے انتظام اور اہتمام سے منی پور کے جو کھیل اور کشتیان ہوئین شاہزادہ صاحب وہان بھی تشریف لیگئے و بعد ازان براہ تری کلکتہ کو روانہ ہوکر چندپال گھاٹ پر وقت گیارہ بجے ۴۵ منٹ پر نزول فرما ہوئے بعد ازان شاہزادہ صاحب نے سفیران نیپال اور برہما سے ملاقات فرمائی پھر مہاراجہ بنارس و جودھپور و راجہ جنید و ناہن سے ملاقات کی تین بجے کے وقت اوس باغ مین جو لفٹنٹ گورنر بنگال نے آراستہ کیا تھا سیر کی وہانسے اوس جلسہ مین تشریف لے گئے جو لفٹنٹ گورنر بنگال نے بلوڈر مین کیا تھا اس جلسہ مین بڑی رونق و دھوم دھام ہوئی — ۲۹ دسمبر کو شاہزادہ صاحب نے گھوڑدوڑ کو ملاحظہ فرمایا کہ جسمین انگریزی اور ہندوستانی روسا کثرت سے جمع ہوئے نوابان و مہاراجگان و ممبران سرکاری و شاہزادہ صاحب بہادر و گورنر جنرل بہادر و مس بیرنگ صاحبہ و لارڈ نیپیر کمانڈر انچیف و سر رچرڈ پیٹبل صاحب

اڈریس از جانب مینوسیپول کلکتہ

اے شاہزادہ عالی وقار والا تبار شاہزادہ ایلبرٹ ایڈورڈ پرنس آف ویلس ہم ممبران مینوسیپول کمیٹی کلکتہ اور باشندگان کلکتہ آپکی تشریف آوری کے موقع پر تہ دل اور نہایت ادب سے آپکو مبارکباد دیتے ہین اور آپ کو اور آپکے ذریعہ سے ملکہ معظمہ کو وفاداری اور اطاعت کا یقین دلاتے ہین آپ کی آمد اس ملک کے لیے باعث خوشی غایت رعایا اور رضاے خلایق ہے یہ موقع ہمین اون موقعون کو یاد دلاتا ہے جب اوس بڑے اور قدیم ملک کے والا تبار لوگ موجود تھے بڑی گرمجوشی سے ہم آپ کو اس شہر مین آنے کی مبارکباد دیتے ہین ہمین اس بات مین شبہہ نہین کہ آپکا ہندوستان مین آنا ہمیشہ تواریخ مین یادگار رہے گا اور صرف لوگون کی محبت و وفاداری کو زیادہ نہین کریگا بلکہ اونکے دل پر اس بات کا یقین ہوجاویگا کہ ملکہ معظمہ کو اپنی رعایا کی بہبودی کا نہایت خیال ہے اس شہر مین آپ کی اوس بہبودی اور اقبال مندی کی جو آپکے سلطنت کے ذیل مین چلتے ہین بہت سی نشانیان دیکھی گئین یہ بے شمار مکان اور عام فائدہ کے اور کام سوداگری یہ تعلیم بہت اقبال مندی کی نشانی تھی ہماری گرمجوشی کے پیالہ مین ایک خطرہ ہے وہ یہ ہے کہ شاہزادی صاحبہ آپکے ہمراہ نہین آئی ہین اب اخیر مین ہم دعا گو ہین کہ آپ اس سفر سے خوب حظ اوٹھاوین اور اس ملک کی اور اسکی رعایا کی ہوا خواہی سے خوش ہون فقط

اوسی روز جناب فیضمآب نواب گورنر جنرل بہادر دیسراے کشور ہند نے نواب جناب شاہجہان بیگم صاحبہ والی بھوپال کی ملاقات پرائیوٹ طور پر شاہزادہ صاحب سے کروائی ۲۴ دسمبر روز جمعہ سنہ ۱۸۷۵ء کو ساڑھے دس بجے صبح سے ایک بجے دوپہر تک رئیسان عظام و نوابان نے جناب شاہزادہ صاحب سے گورنمنٹ ہوس مین بڑی عظمت و شان سے ملاقات کی اور سب جناب ممدوح کے اخلاق و اشتیاق دلی کے نہایت ممنون و مشکور ہوے اس دربار کا انتظام بہت عمدہ طور سے ہوا تھا اور نمبر اس ملاقات کی حسب ذیل تھے

اول نمبر- مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالہ مع دس اہلکاران کے تشریف لائے اور رخصت ہوگئے صاحب سکریٹری نے گاڑی تک پیشوائی کی اور دو انڈر سکریٹری ہمراہ رہے اور دو صاحب آگے آگے چلے اور کمپنی صف بستہ سلامی کی اور جا بجا ایک جا عہ ازی ملیٹن کا دوسرا تعظیمی باجہ زمین پر قلعہ سے اور توپ کی سلامی آنے کے وقت سر ہوئی۔

وہ قابل دید تھا اور سلیر کمپنی کی دوکان نہایت آراستہ اور لال ٹین سے مزین تھی ہیکر کمپنی نے تمام شہر مین جا بجا عبارون کی روشنی کی تھی ہملٹن کمپنی نے بالکل گیاس کی روشنی کا انتظام کیا تھا سرخ بانس تان کر اوسپر لال ٹین روشن تھین جو نہایت خوشنما دیکھ پڑتی تھین اور دروازہ پر لکھا تھا (کہ خدا برکت دے شہزادہ صاحب کو) اوسکے آگے مسٹر ٹم ہم برنور کمپنی نے سفید لال ٹین آویزان کی تھی اور باتھ کیٹ کمپنی کے دروازہ پر نہایت خوشنما تاج بنایا گیا تھا مسرس برگلین کمپنی کے یہان بھی روشنی قابل دید تھی اور شاہزادہ ویلز کی علامات یہان سفید اور زمین نیلی تھی اوسکے ایدھر اودھر نشان انگلستان کے رکھے ہوئے تھے مگر گریٹ الشیٹرن کی روشنی قابل تعریف نہ تھی آگے بڑھکر ایک بڑا لمپ آویزان تھا اوسکے نیچے لکھا تھا کہ (ویلکم شاہزادہ ویلس ٹو کلکتہ) اسکے آگے کلبرن کمپنی کا دروازہ نظر آتا تھا جس پر سفید گلاس کی روشنی قابل دید تھی یہان بھی ایک محرابدار دروازہ بنایا گیا تھا اور عبارت بالا کندہ تھی اور دوسری طرف لکھا تھا کہ (عمر دراز ہو ملکہ معظمہ کی اور بڑی عمر ہو بیگم شاہزادہ ویلز کی) اسکے آگے گورنمنٹ ہوس کا پھاٹک تھا جہانکی روشنی کا بیان نہین ہو سکتا اسکے آگے اسکاٹ کمپنی کی دوکان ہے اسپر خوب روشنی چینی قندیلون اور لال ٹینون کی تھی اوس سے آگے (برٹس انڈیا اسٹیم نارمن کمپنی) نے بھی اپنے جہازونکو بندرگاہ مین روشن کیا تھا اور تمام انتظام روشنی کا نہایت عمدہ تھا فقط

اوسکے بعد ایک ترب حضور وائسرائے کی باڈی گارڈ کا تھا شاہزادہ ویلز اور حضور گورنر جنرل بہادر وائسرائے کشور ہند کی گاڑی برابر تھی و آلنٹر فوج نے مبارکباد کا جا بجا یا اور بند و قونسی سلامی اوتاری پھر نمبر ۴۰ رجمنٹ گورہ و توپخانون نے ایک رسالہ ترک سوارون اور باڈی گارڈ نے سلامی اوتاری زان بعد ہندوستانی رجمنٹ نے رسم سلامی ادا کی وقت روانگی خلقت نے ہرا پکارا اور خوشی مین تالیان بجائین شاہزادہ صاحب نے نہایت مسرت سے کلاہ مبارکباد قریب ایک انچہ کے سر سے اونچی اوٹھا کر رعیت کا سلام لیا اوس وقت ایک عجیب جلوس تھا ۱۰ ہزار طلبا اسکول نے نیشنل راگ گایا خلقت کا ہجوم قریب ۶ و ۷ لکھہ آدمی کے تھا شاہزادہ اس شان و شوکت سے ۹ بجے گورنمنٹ ہوس مین داخل ہوئے میونسیول کمیٹی کلکتہ نے ایک شکریہ مبارکباد عمدہ خریطہ مین جسپر چاندی کا کام کیا ہوا تھا اور کنارون پر لکڑیان لگی ہوئین تھین پیش کیا—

چینی لال ٹین آویزان اور روشن تھین اور مسٹر لوئیس صاحب کے ٹھٹھیر پر بھی سرے پر
دو حروف بے بے بنے تھے جنکا مطلب یہ تھا کہ آلبرٹ اڈورڈ اور منشر یٹ اٹ کنس برادر گینبی کی دوکان
جو چورنگی سڑک پر ہے نہایت آراستہ ہوئی تھی قریب دھرم ٹولہ مسجد کے سامان روشنی کا نہایت عمدہ تھا
اس مقام پر ایک دروازہ ایسا بنا تھا جیسا کہ لکھنؤ مین قیصر باغ ہے اس دروازے کے دو رویہ پریان کھڑین
تھین آگے بڑھکر ایک دوکان بنائی گئی تھی اوسپر تصویر قیصر باغ لکھنؤ کی بنی تھی اور اوپر اوسپر لکھا تھا کہ
برکت شاہزادہ کی عمر کو علاوہ اسکے تمام سڑک دھرم ٹولہ مین جابجا تصویرین عجیب بنائی گئین تھین کہین تصویر
سکندرہ کے دروازہ کی کہین مقبرۂ بنارس کی کہین دہلی کی مسجد کی نقل بنی تھی مین ڈک بازار کے پولیس
اسٹیشن پر میدان مین دروازہ کشمیر کی تصویر تھی پس دھرم ٹولہ کی سڑک پر نہایت عمدہ سامان اور
انتظام روشنی کا تھا گرجا گھر رومن کیتھلک پر بھی ہزارہا لال ٹین روشن تھین اور فرانس کے ہوٹل پر بھی
علامات شاہی اور دروازہ بنا تھا کہ عمر شاہزادے کی زیادہ ہو اور گنبد اس ہوٹل کا سرخ پارچہ سے بندکر کے
روشنی کی گئی تھی اور مسٹر اسمٹ اور اسٹل اسٹریٹ کے کارخانہ مین خوب عمدہ انتظام روشنی کا تھا اور
بخط طغرا قلم باریک سے حرف انگریزی اوسپر لکھا تھا اوسکے آس پاس فرامش علامتین بنی ہوئین تھین سڑک
ڈسکٹن پر بھی خوب دھوم دھام سے روشنی کا انتظام ہوا تھا یہان ایک چھوٹا سا نمونہ تاج محل کا بنایا گیا تھا
جو چالیس ۴۰ فٹ علو اور پندرہ ۱۵ فٹ بلند تھا اوسکے اوپر ایک جانب تصویر مقبرہ اعتماد الدولہ اور ایک جانب
چھ منزل کی بنائی گئی تھی اور اسپر چینی لالٹین آویزان تھین اور اوسکے روبرو ایک دروازہ عجیب وغریب
قابل دید بنا تھا اور ہیرالال سیل کے مکان کے روبرو ایک دروازہ نہایت عمدہ بنا ہوا اور بخط طغرا اوسپر
لکھا تھا (کہ دیکم شاہزادہ ویلز) چت پور کی سڑک پر ایک محرابی دروازہ تیار ہوا تھا اور پولیس اسٹیشن مین
بخوبی روشنی کا انتظام تھا اور برامدی مین تین علامت شہزادہ کی اور ایک تاج بنا ہوا تھا لال بازار
مین نہایت کوشش اور محنت سے انتظام ہوا جو کچہری انزیری مجسٹریٹ کلکتہ اور پولیس کی ہے وہ بالکل
ستارون سے اور تاجون اور شاہزادہ ویلز کے پرون سے بھری ہوئی تھی یہان سفید لال ٹین اور رنگ
برنگ کی قندیلین آویزان تھین اور جو اولڈ کورٹ ہاؤس سڑک ہے وہان ایسا انتظام روشنی کا تھا
کہ اوس سے بڑھکر کوئی مقام پر نہ تھا تار برقی کے مکان پر بھی خوب روشنی تھی سفید قندیلون کے ہار بنائے گئے تھے
اوسکے اندر حرفون مین لکھا تھا یہ روشنی بھی قابل دید تھی وعجائب گھر یہان لندن کے سماں کی بنا ہوا ہے

ولیسرائے گورنر جنرل بہادر نے اون لوگون کو پیش کیا اور مندرجہ ذیل افسران بھی موجود تھے۔

صاحبان جج ہائی کورٹ بنگال و صاحبان چیف کمشنر موجودہ کلکتہ و ایڈیشنل ممبر کونسل گورنر جنرل و صاحبان سکریٹری گورنمنٹ انڈیا و ممبران کونسل سیکریٹیف و صاحبان ایجنٹ راج پوتانہ

و صاحبان پریزیڈنسی بنگال و کانسل جنرل و برگڈیر ہمراہیان کمانڈر انچیف و چیرمن جسٹس آف دی پیس کلکتہ و چیرمن بندرگاہ و شرف کلکتہ اور جو ہندوستانی رئیس موجود تھے اون سبکو حضور گورنر جنرل ولیسرائے بہادر نے روبرو شاہزادہ صاحب کے پیش کیا اور پرنسپ گھاٹ سے ایک جلوس شاہانہ طیار ہوا شاہزادہ ویلز اپنی شاہانہ گاڈی مین مع اپنے مصاحبون کے تھے

اوس شاہانہ دربار کی کیفیت یہ ہے کہ اول ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل پریزیڈنسی اور اوسکے بعد ایک اسکوارڈن ہندوستانی رسالہ کا اوسکے بعد ایک باٹری توپ خانہ کی اور پھر افسران فوج اضلاع و ہمراہیان کمانڈر انچیف کا اوسکے بعد ہمراہیان لفٹنٹ گورنر بنگال و ہمراہیان حضور شاہزادۂ ویلز و ہمراہیان حضور ولیسرائے بہادر گھوڑون پر سوار تھے اوسکے بعد لفٹنٹ گورنر بنگال اپنی گاڈی پر تھے صاحب کمشنر پولیس شاہزادے کی گاڈی کے برابر گھوڑے پر سوار چلے آتے تھے حضور ولیسرائے بہادر کی گاڈی مین کمانڈر انچیف اور چیف جسٹس بنگال اور بشپ کلکتہ اور ممبران کونسل اور کمانڈر انچیف فوج بحری اور مہمان حضور اوسکے آگے توپ خانہ اور رسالہ کا اسکوارڈن تھا شہر کلکتہ کی کوٹھیون اور مکانون کی آراستگی اور تیاریون کا حال اگر لکھا جائے تو ایک دفتر ہو جاوے مختصر یہ ہے کہ جو محراب دار دروازہ کلکتہ مین بنائے گئے تھے اونکے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اون محراب دار دروازون پر گویا فرمانبرداری باشندگان کلکتہ کی منحصر ہے جس مقام پر اوقرم صاحب کی سنگین تصویر ہے وہان ایک محرابی دروازہ بنایا گیا اور اوسپر زبان فارسی مین لکھا تھا کہ جب تک آفتاب تابان رہیگا اوس وقت تک شاہزادہ نخیاب زیان اور اوسکے دشمن زیر ہوا دین اور سنسکرت مین لکھا تھا کہ اے نامور شاہزادے ہمیشہ تو تمام دنیا مین نیکنام رہے اور فتح و نصرت تیری ہمرکاب رہے علاوہ اسکے عجائب گھر کلکتہ پر بالکل جعفری کا کام کیا گیا تھا اور بڑی روشنی تھی اور مسٹر سی یو اچیسن صاحب سکریٹری فارن آفس کے مکان پر خوب روشنی تھی اور عمدہ عمدہ

اور اونکو لفٹنٹ گورنر بنگال نے پیش کیا چار بجے حضور وایسرائے بہادر ہند بڑے تزک و احتشام شاہانہ سے تشریف لائے اردلی مین سو سوار باڈی گارڈ اور سوا افغانی رسالہ کے سوار موجود تھے چار بجے شاہزادہ ویلز مع اپنے مصاحبان اور لفٹنٹ گورنر بنگال جہاز پر سے اوترکر شاہانہ کشتی پر سوار ہوئے اوس وقت فوج بحری سے معمولی سلامی سر ہوئین اور ہر ایک جہاز سے ۲۱ و ۲۱ توپ کی سلامی سر ہوئین جہازون کے خلاصیون نے مستولون پر چڑھکر شاہزادہ کی سلامی اوتاری اور پہلے سے سب جہاز جمع کرکے بطور قواعد کے برابر لگا دیے گئے تھے اور تمام جہاز والون نے خوشی کے نشان جہازون پر لگا دیے تھے قبل چار بجے سے پہلے جملہ راجاؤن ورئیسون کو پرنسپ گھاٹ پر حکم حاضری کا تھا دو درجہ بہت عمدہ سرخ قنات کے تیار کیے گئے تھے اوسمین ایک درجہ راجاون کے واسطے دہ سرار ئیسون کا تھا ایک روز قبل اونکو ٹکٹ تقسیم ہوگئے تھے جہاز کی جگہہ سے سڑک تک جہان شاہزادہ جہاز سے گاڑی پر سوار ہوئے بہت عمدہ سرخ بانات کا فرش بچھایا گیا تھا اور گھاٹ پر سایبان پارچہ قنات کے لگا دیے گئے تھے قریب جہاز کے جہان شاہزادہ صاحب نے اول قدم رکھا زری کا مکاف فرش اور گیرہ لگایا گیا تھا اور منظر اس قدر خوشنما تھا کہ قابل دید تھا جس وقت آفتاب کی شعاع زری کے فرش پر یا سائبان پر پڑتی تھی عجب جگمگاہٹ معلوم ہوتی تھی پرنسپ گھاٹ پر پھولون کی حروف اس مضمون سے چسپان تھے ؎

آلبرٹ ایڈورڈ ویل کم ٹو کلکتہ الگزنڈرا اور شاہزادہ کی رونق افروزی کے لیے جو باناتی سڑک بنائی گئی تھی اوسکے دورویہ سرخ قنات کا کپڑا منڈھا ہوا تھا اور دونون طرف درختہاے گل ناندون مین لگائے گئے تھے غرض کہ اول مصاحبین لفٹنٹ گورنر بنگال نے اور مصاحبان سکریٹری گورنر جنرل کنارہ سمندر پر داخل ہوئے تھے جب شاہزادہ ویلز نے پرنسپ گھاٹ پر قدم رکھا ویسے ہی قلعہ فورٹ ولیم سے ۲۱ ضرب توپون کی سلامی سر ہوئین حضور وایسرائے نے مع اپنے مصاحبون کے پیپون کے پل پر حضور شاہزادہ ویلز کا استقبال کیا اسی مقام پر ایڈریس بھی باشندگان کلکتہ نے پیش کیا حضور کمانڈر انچیف وچیف جسٹس بنگال ولارڈ بشپ بہادر کلکتہ وممبران کونسل اور برگڈ جنرل موجود تھے حضور

۲۴ دسمبر کو ۴ بجے شام کے وقت لفٹنٹ گورنر بنگال حضور وایسرائے کے خیمہ پر تشریف لائے اور اوسی وقت حضور وایسرائے بہادر کے سوار کے ہمراہ شاہزادہ ویلز کے استقبال کے لیے تشریف لے گئے اور شاہزادہ کے ہمراہ ۱۲ بجے

ناچنے والی عورتون کی شاہزادہ کو نذر دی گئین۔

(د) **مقام مندراس** ۔ ۱۳۔ دسمبر کو شاہزادہ صاحب مقام مندراس مین ترچناپلی ہوتے ہوئے داخل ہوئے معمولی سلامی سر ہوئین اونکا استقبال بڑے دھوم دھام سے گورنر مندراس اور دیگر افسران جلیل القدر نے کیا علاوہ اسکے رئیس ٹراونکور و رئیس کوچین و رئیس وزیانگرم و شاہزادہ آرکٹ بھی شریک تھے ایک اڈریس ارجاب مینوسیپل کمیٹی مندراس کے پڑھا گیا اور شاہزادہ صاحب نے ٹرین سے اوترکر اپنی خوشنودی ظاہر فرمائی یہان سے ایک جلوس نہایت تزک و احتشام سے گورنمنٹ ہوس گورواند ہوی جس راستے سے حضور شاہزادہ ویلز گئے تھے ہزارہا آدمیون کا ہجوم تھا اون لوگون نے حضور شاہزادہ کو دیکھکر نہایت خوشی ظاہر کی اوس مقام کی کیفیت قابل دید تھی چودہ ہزار اسپیشل دختر دوروبہ شرک کے موجود تھے لڑکیان اپنی رسم و رواج کی پوشاک خوشنما اور زیورات سے آراستہ تھین اونھون نے دعائیہ گیت گایا شام کو شاہزادہ ویلز نے لیوی دربار فرمایا اوسمین رئیس مہاراجہ ٹراونکوینے ایک کتاب ترجمہ زبان مالابالم اور دو ہاتھی دانت سونے کے منڈھے ہوئے اور ایک سینگ چاندی کا منڈھا ہوا ایک چھوٹی طلائی ایک تصویر شاہزادی ویلز صاحبہ کی نذر گذرانی بعد اسکی آتشبازی چھوڑی گئی اور ۱۴ دسمبر کو شاہزادہ صاحب گنڈی بارک مقام مین تمام دن تنہائی مین رہے کیونکہ وہ روز شاہزادہ کو والد ماجد مرحوم کی وفات کا دن ہے مندراس مین وہ باوجیکہ کثرت سے تھا اسلیے شاہزادہ صاحب نے جلد کوچ کیا

(ہ) **مقام کلکتہ** اول ۹ دسمبر کو حضور نواب گورنر جنرل بہادر وایسرائے کشور ہند داخل کلکتہ ہوئے اور ۲۳ دسمبر روز پنجشنبہ کو ۱۲ بجے ۵۰ منٹ گذری سرالپس جہاز جسمین شاہزادہ صاحب سوار تھے نہایت شان و شوکت سے پرنسپ گھاٹ پر آیا جہازون نے شاہزادہ صاحب کا استقبال کیا ہر ایک جہاز سے ۲۱ ضرب توپ سلامی سر ہوئین اوسوقت دریا دھوان دھار ہو رہا تھا سرالپس جہاز آنے سے لوگون کو نہایت خوشی حاصل ہوئی گویا ایک میلہ تھا آدمیو نکا ازدہام اور کھانے پینے کی چیزون کا بازار گرم تھا بوقت چار بجے شام کے کسی قدر افسران گورنمنٹ انڈیا مثل سکریٹری ہوم و فارن ڈیپارٹمنٹ اور سکریٹری ملیٹری اور دو ایڈی کانگ حضور وایسرائے کی جانب سے شاہزادہ صاحب کے پاس گئی

کہ خدا شاہزادہ صاحب کو برکت دے اوسی روز بعد دوپہر کے شاہزادہ صاحب نے کلیمبو کے پانی کی بنیاد کا پتھر رکھا اوس وقت آدمیون کا ہجوم تھا اوسمین پانچ لاکھ اسٹرلنگ روپیہ خرچ ہوگا حضور گورنر سیلون نے یہ تجویز کی اور انجنیر نے نقشہ سمجھایا کہ اگر یہ طیار ہوجاویگا تو واسطے مشرقی تجارت کے نہایت عمدہ بات ہوگی اور کہا کہ بڑے بڑے جہاز نیشنل اور نیشنل کمپنی کے برابر آمدورفت کرسکین گے شاہزادہ صاحب نے فرمایا کہ ہمنے بموجب درخواست سیلون کے آدمیون کے کلیمبو کی پانی کی بنیاد ڈالی اس جلسہ سے ہمکو نہایت خوشی حاصل ہوئی یہ فرماکر اپنا ہاتھ اوزارون اور بنیاد کے پتھر کو لگایا شام کو نہایت عمدگی کے ساتھ تمام شہر مین روشنی ہوئی اور آتشبازی چھوڑی گئی دس بجے رات کے شاہزادہ صاحب سواری جہاز ٹیوٹی کورن مقام کو تشریف لے گئے شاہزادہ صاحب اور اون کے مصاحب کلیمبو سے نہایت محظوظ ہوئے ہے ۔

۱۰ دسمبر - کو شاہزادہ صاحب ٹیوٹی کورن مین داخل ہوئے تعلقہ داران اور رؤسائے ہندوستانی نے نذرین گذرانی حضور شاہزادہ نے اونکے شکریہ مین مختصر سا جواب دیا اور چند عرصہ وہان توقف فرماکر بذریعہ اسپیشل ٹرین مدورا کو تشریف لیگئے ایک بجے داخل مدورا ہوے بڑی تعظیم و تکریم ہوئی اور ایک اڈریس نہایت عمدہ صندوقچہ مین جسمین موتی جڑے ہوئے تھے پیش ہوا ازان بعد شاہزادہ صاحب نے اوس مشہور مندر کی جو ہند مین لاثانی بنا ہے اور بہ نام رامیشر مہادیو کے مشہور ہے اور مدورا سے ۲ میل پر واقع ہے سیر فرمائی اور ایوان شاہی مرد مل کو ملاحظہ فرماکر فروکش ہوئے اور شاہزادہ صاحب وہان کے استقبال سے نہایت خوش ہوے +

۱۲ دسمبر - کو شاہزادہ صاحب شہر گنٹور راجاطہ مندراس مین داخل ہوئے اور رئیسان شہر نے بڑی خوشی کی آتشبازی چھوٹی سبز جھنڈیان لگائی گئین چینی لال ٹینون کی روشنی ہوئی ہر قوم کے طلبا کو ضیافت چار روز انواع اقسام کے میوہ اور شیرینی وغیرہ کھلائی گئی لڑکون نے دعائیہ گیت گائی ورود آنہ فی اسم غریب طلبا کو انعام ملا پھر لڑکون کو گاڑیون پر سوار کرکے اونکے گھرونکو پہونچادیا کالیکٹ مین چار تصویرین

اور باقی عمارتین جدا جدا بنائی گئی ہین یہان کی دوکانون مین گرم مصالح اور جواہرات جو برآمد ہوتے ہین فروخت ہوتے ہین یہان لوگ غربال وغیرہ لیکر آتے ہین اور پانون سے مٹی دریا کی اٹھاتے ہین اور غربال مین چھانتے ہین پس پانی نکل جاتا ہے کیچڑ رہجاتی ہے اوسمین ہیرا اور پنا نکلتا ہے اور یہان بہت بڑا حصہ پیداوار کا جواہرات کی وجہ سے ہے پھر اج یہان کا سا دوسری جگہہ نہین ہے فقط

گورنر روانہ ہوئے حضور شاہزادہ اوس استقبال سے نہایت خوش ہوئے جو روساے کانڈی کی جانب سے ہوا کانڈی مین بڑی دھوم دھام مچی ہوئی تھی ۳۰ ہاتھیون کا جلوس تھا اور مشعلونکی روشنی تھی اور آدمیون کا ازدحام ایک عجیب کیفیت دکھلا رہا تھا +

۱۴ دسمبر - کو مقام کمبولا مین ہوتے ہوے شاہزادہ صاحب صبح کو مقام نولاپٹی مین داخل ہوے اور یہان سے بذریعہ گاڑیون کے کو نولا مقام مین گئے اوس وقت بارش کثرت سے ہو رہی تھی جو خیمہ شاہزادہ ویلز کے واسطے کھڑا کیا گیا تھا اوسمین بخیر و عافیت تمام پہونچے بیس ہاتھی جنگلی شاہزادہ صاحب نے شکار مین تسخیر کیے -

۱۷ دسمبر - کو تمام دن ٹھہرنے کے بعد مقام اوی شوالا مین شاہزادہ صاحب نے دو ہاتھیون کو مارا اور وہانسے کلمبو کو واپس آئے تھے کہ راستہ مین گاڑی سواری اولٹ گئی اور بالکل ٹوٹ گئی مگر خداوند تعالی نے ایسے رحیم شاہنشاہ کی کریم شاہزادہ کو اپنے دست مبارک پر اوٹھا لیا اور ذرا زخم نہ آیا +

۱۸ دسمبر - کو جناب شاہزادہ صاحب بہادر نے کلمبو مین مسٹر سس لچھمن کمپنی کے کارخانہ کو ملاحظہ فرمایا ناریل کی گریون سے تیل ٹپک کر پیپون مین گرتا تھا مزدورون کی محنت اور مشقت دیکھکر نہایت مسرور ہوے تیل نکلنے کی صنعت اور اوسکی فائدون کو ملاحظہ فرمایا بعدہ حضور ممدوح نے اوس کارخانہ کو ملاحظہ کیا جسمین کہ گھاس کاپر کے ریشون کے کپڑے بنائے جاتے ہین پھر مسٹر وال صاحب کے قہوہ کا گودام ملاحظہ فرمایا کہ قہوہ کے جہازون مین روانہ ہونے کی تیاری ہو رہی تھی غرض کہ ۷ میل تک شہر کا معاینہ فرمایا ہر گلی کوچہ آراستہ و پیراستہ اور معزز لوگون کے ہجوم سے بھری ہوئی تھی بعدہ اسکول کے لڑکون نے جسمین لڑکے قوم سنگھالی اور ٹامل اور یورپین و یورشین کے تھے دعائیہ راگ گایا

کانڈی کے پیرا ہار مین تشریف لیگئے وہان ہاتھیونکی قطار کا جایزہ معاینہ کیا اسمین کانڈی کا حاکم بھی شریک تھا

۴ دسمبر - کو شاہزادہ ممدوح نے مقام پوادلا مین جو درمیان کلیمبو اور کانڈی کے واقعہ ہے تشریف لائے وہان کھیل تماشا دیکھا سب چیزونکو معاینہ فرمایا پانی کی چشمون کی روانی اور روشنی کا بھی

۴ دسمبر کو جناب شاہزادہ صاحب بہادر وقت صبح ہاتھیون کے شکار کو روانہ ہوئے اور وہان سے حضور ممدوح الشان بودھ کے مندر مین تشریف لے گئے یہان جو شخص پوجاری ہے اوسنے بودھ کا دانت دکھلایا شاہزادہ ویلز نے اوسکو بڑی غور کے ساتھ ملاحظہ کیا اور جو کچھ اوس پوجاری نے کہا اوسکو بڑے دھیان سے سنا شام کے وقت کانڈی مین حضور ممدوح نے ۳۰ سردیسون سے ملاقات فرمائی اون تمام رئیسون کی پوشاک عجیب و غریب اور نہایت زرق برق کی تھی اونکی کمر بند ۲ گز ۲ گز کے تھے اور اونی کوٹ بادلہ کے تھے جو سنہری اور روپہلی تھی اونکی ٹوپیان مثل رئیسان اسکاٹلنڈ کے تھی اون کی ٹوپیون پر جواہرات لگا ہوا تھا طلائی اور نقرہ کام تھا اونکی عورتین بھی سرخ اور سفید پوشاک اور بڑے بڑے ہار پہنے ہوئے تھین بعد اس ملاقات کے رؤسا شہر نے ایک طلائی بکس جسکی تیاری مین پانچہزار روپے صرف ہوئے تھے شہزادہ ویلز کو بطور نذر دیا اور شاہزادہ صاحب اوس وقت فلیڈ مارشل کی وردی پہنے ہوئے تھے ؛

۵ دسمبر - کو حضور شاہزادہ ممدوح بہراہی گورنر اور ڈیوک آف سدرلینڈ صاحب کے مقام رتناولی[۱] کی

---

[۱] واضح ہو کہ مقام رتناولی سے مشرق و جنوب کی جانب چالیس میل سڑک سے مقام رتناپورہ ہے یعنے گنجینہ جواہرات نامی یہان ایک چھوٹا سا قلعہ ایک پہاڑی پر واقع ہے اوسمین بارکین وغیرہ واسطے رہنے فوج کے بنی ہین یہ قلعہ واسطے امن اوس بڑے موضع کے ہے جو اوسکے قریب واقع ہے یہان پر دریاے کالو گنگا ہے وجہ تسمیہ اوسکی یہ ہے کہ اسکا پانی بوجہ سایہ پہاڑون کے سیاہ معلوم ہوتا ہے اس پہاڑ کے برسات مین چارون طرف پانی ہو جاتا ہے پس آمد و رفت ملتوی ہو جاتی ہے مقام رتناپورہ نہایت عمدہ و خوشنما جگہ ہے اگرچہ سابق کی عمدہ عمارتین اب کم باقی ہین یہان پر جا بجا ایسے مکانات بنے ہوئے ہین جنکے برآمدے نہایت چوڑے اور کوئی مکان زرد کوئی سرخ کوئی سبز رنگا ہوا ہے اس مقام پر صرف بازار سلسلہ وار بنی ہے

بعدہ شاہزادے صاحب نے بندوق سے ہرن کا شکار کیا ٹفن کے وقت ایک عجیب معرکہ ہوا کہ ۳۰۰ کرسیان واسطے لوگون کے بچھائی گئی تھین اون سب پر جب آدمی بیٹھ گئے اور جگہہ نرہی تو خاص کار سپانڈنٹ اخبار جنکو مٹرلی مادھو راؤ وزیر نے بلایا تھا آئے مگر کرسیان خالی نہ تھین لہذا رزیڈنٹ نے اونکو واپس کردیا شام کو شاہزادہ صاحب نے ۲۲ ہندوی پلٹن کی مسکوٹ مین کھانا کھایا اتوار کے روز موتی باغ مین بڑی دھوم سے دعوت ہوئی دوشنبہ کو حضور ممدوح مقام کیرا کو جو قریب احمد آباد ہے تشریف لیگئے اور وہان مرغابی اور کروانتلی اور بٹیر کا شکار کھیلا اور شام کو واپس آکر بڑودہ کی رزیڈنٹی مین طعام تناول فرمایا ۲۳ نومبر کو شاہزادہ ویلز نے تمام روز سور دشتی کا شکار کھیلا اور بخیریت تمام بڑودہ سے شام کے وقت روانہ ہوئے اور داخل بمبئی ہوکر گورنمنٹ ہوس مین استراحت فرمائی ✣

(ج) مقام سیلون یکم دسمبر ۱۸۷۵ع کو شاہزادہ صاحب بہادر مقام کلمبو سے دار السلطنت سیلون مین بذریعہ سر ایس جہاز کے داخل ہوئے جہازون کی اسکواڈرن اور باٹری سے توپ شاہی کی سلامی سر ہوئی گورنر سیلون سے ملاقات ہوئی سرداران وافسران ملکی وفوجی نے بڑی تعظیم وتکریم کی ساتھہ شاہزادہ صاحب کا استقبال کیا مینو سپلیٹی اور کونسل قانونی کے ممبرون نے شکریہ مبارکباد تشریف آوری شاہزادے صاحب کا جو ہاتھی دانت کی جڑاؤ حریطہ مین بندھا تھا پڑھا شہزادہ ویلز نے جواب اوسکا مختصر دیا ✣

۲ دسمبر کو صبح کے وقت حضور ممدوح بسواری ریل مقام کانڈی کو روانہ ہوئے اور جب داخل کانڈی ہوکر ریل سے فرودکش ہونے لگے مینو سپول کمیٹی نے فی الفور ایک اڈریس بطور شکریہ پیش کیا اوسکا جواب شاہزادہ صاحب نے دیا کہ مین سیلون کی استقبال سے نہایت خوش ہوا ریلوے اسٹیشن سے گورنمنٹ ہوس تک راستہ نہایت عمدگی سے آراستہ کیا گیا تھا جابجا محرابی دروازے بنائے گئے تھے غرض کہ ہر کارروائی مین کانڈے کے لوگون نے کارروائی بمبئی کو مات کردیا جس طرف شاہزادہ ویلز گذرتے تھے اوس طرف کے لوگ جمال مبارک شہزادہ ویلز کا دیکھکر خوشی کا نعرہ مارتے تھے مقام کانڈی مین اضلاع کانڈی کے لوگ بھی آئے تھے گورنر سیلون کو نایٹ میسل اور سینٹ جارج کا خطاب عطا کیا گیا شاہزادہ صاحب ویلز بعد ملاحظہ کلمبو اور

ایک خوبصورت نقل روضہ سکندرہ اور دیگر یادگار مکانون کے بنی ہوئی نورانی معلوم ہوتی تھی سب سے آخر مین جب لوگ تھک گئے تو عین انتظاری مین پچاس گز کے حلقہ مین بہت بھاری کچھ آتشبازی کا چھوڑا گیا کہ ایک دم سے وہ جانب آسمان گیا اور وہان سے ہزارون بفیہ مثل ناریل کے سبز اور سرخ اور زرد اور سفید نورانی آسمان کو زمین سے آتے جاتے تھے یہ تماشا نہایت لطیف اور عمدہ تھا اور اس آتشبازی مین دھوان نہ بدبو مطلق تھی بعد برخاستگی جلسہ لوگون کو بڑے ہجوم کے سبب سے سڑک پر چلنا دشوار تھا

اور یہ اخیر جلسہ شاہزادہ کا بمبئی مین تھا خط

بعد اختتام جلسہ آتشبازی کے شاہزادہ صاحب مع مصاحبون کے گورنمنٹ ہوس تشریف لیگئے

مختلف سیر متعلق بمبئی

۱۲ نومبر کو جناب شاہزادہ صاحب بہادر کو گورنر بمبئی نے جزیرہ الفنٹا کے غارون مین جلسہ دعوت کا شام کو دکھلایا جب شاہزادہ جزیرہ کو بڑی دھوم سے تشریف لے چلے راستہ مین جو پہاڑ کی غارون مین نہایت دشوار و پیچیدہ تھے بہت عمدہ ترکیب سے روشنی ہوئی تھی اور سامان معرفت شاہانہ مہیا تھا حضور ممدوح اون تصویرون کو دیکھکر جو یہان پہاڑون مین دیوتاؤن کی بنی ہوئی ہین بہت خوش ہوئے وہان سے ۱۳ نومبر کو حضور ممدوح مع گورنر بمبئی شہر پونا تشریف لیگئے اور وہان کے باشندون نے جو روشنی اور خوشی کی تھی اوسکی سیر کرتے ہوے ۱۷ نومبر کو بمبئی واپس آئے اور ۱۹ نومبر کو شہزادہ صاحب صبح کے وقت داخل بڑودہ ہوئے

بڑودہ — سلامی شاہانہ توپخانہ انگریزی بڑودہ سے سر ہوئین ریل سے فروکش ہوتے ہوئے مہاراجہ گایکواڑ نے بمراہی سر مادھوراؤ ورزیڈنٹ بڑودہ اور جملہ عمائد ریاست نے پیشوائی کی سواری نہایت تزک و احتشام سے ریزیڈنسی مین پہونچی راستہ نہایت آراستہ تھا جابجا محرابین بنائی گئین تھین ۲۱ نومبر کو حضور شاہزادہ ویلز نے جانورون کی لڑائی ملاحظہ فرمائی بڑودہ اس لڑائی کی وجہ سے مشہور ہے میڈھون کی لڑائی مین بڑی کیفیت اور بھینسون کی لڑائی مین بھی گرما گرمی رہی ایک بھینسے کی شاخ اوکھڑ گئی و شب کو شاہزادہ صاحب مقام مکن پور مین واسطے ملاحظہ شکار پلنگ کے تشریف لے گئے چیتون نے آٹھ ہرن مارے

بعد اس دربار کے آتشبازی کا تماشا ہوا اول شاہزادہ صاحب نے اوس میلہ کو دیکھا جو سکریٹری آفس کی قریب ایک بازار سوا نگہائے ہندوستانی کا از جانب میونسیپل کمیٹی قائم ہوا تھا اوسکو معاینہ فرما کر اکثر باتون پر تبسم فرماتے رہے بعدہ سکریٹریٹ کے کمرے پر مع صاحبان اسٹاف کے تشریف لیگئے قریب ۷ بجے سے آتشبازی چھوٹنے کا انتظام ہوا ✤ اہل بمبئی کا قول ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہ ایسی روشنی ہوئی اور نہ ایسی آتشبازی چھوٹی اور نہ ہجوم خلایق کا ہوا

اس آتشبازی کے اور شاہزادہ کی سلام کو خلایق بمبئی کا ہجوم مور و ملخ سے کم نتھا چپقلش مردمان سے انتظام پولیس بالکل رد تھا جو احاطہ میونسیپل کمیٹی نے معززین شہر کے بیٹھنے کے واسطے تجویز کیا تھا وہ بھی سارا انتظام پامال تھا ٹکٹ والے اور بے ٹکٹ والے سب برابر ہوگئے آتشبازی کے تین حصہ کیے گئے تھے ایک سکریٹریٹ کے مقابل دوسرا سمندر کے بالکل کنارے تیسرے وسط مین یہ اوسط کا مقام زیادہ تر آتشبازی کا ذخیرہ تھا آتشبازی نہایت آہستہ آہستہ چھوڑائی گئی ہوائیان کثرت سے موجود تھین جو بہت دور تک جاتی تھین اور اہل فلک کو مژدہ مسرت پہونچاتی تھین اور وہان سے ستارہ نما ہوکر تابان و درخشان زمین پر گرتی تھین سب سے اول ۲۱ گولہ ہوائی کے چھوڑے گئے جو بجای سلامی انواب کے تھے بعد ازان رنگ برنگ کی آتشبازی چھوڑی گئی سب سے زیادہ خوشنما وہ ہوائیان تھین جو آسمان کی طرف جاکر وہانسے رنگ برنگ کے درخت بنکر نیچے اوترتے تھے اور زمینی آتشبازی سے وہ آتشبازی نہایت پسندیدہ تھی کہ جس مین سے بیضہ سفید و زرد و مرغ برابر ناریل کے اوٹھتے تھے اور نیچے جاتے تھے دس منٹ ہوائیون اور چھوٹے وزن کے چھوڑنے بعد ایک ہوائیون کا گچھہ چھوڑا جاتا تھا جس مین بصورت ایک چادر کی ہزارون ستارہ سفید و سبز و طلائی اور سبز رنگ کے آسمان سے نیچے گرتے ہوئے نہایت عجیب و غریب معلوم ہوتے تھے مہتابون کی ہوائی ایسی چھوڑی جاتی تھی کہ وہ جب آسمان پر بہت بلند ہوکر ٹوٹتی تھین تو تمام خلائق مثل روشنی آفتاب کے بلکہ برقی روشنی کے موافق ہر ایک کی صورت روشن نظر آتی تھی غباری مجسم نورانی مثل چاند کے آسمان سے بات کرتے تھے اور نہایت بلند ہوکر اون مین سے ستارہ مرغ و سفید بھبھوکا بکثرت گرتے تھے سکریٹری آفس کی دمبدم برقی روشنی سے سارا میدان آتشبازی کا روشن معلوم ہوتا تھا ۹ بجے کے بعد تک عجیب غریب تماشے آتشبازی کا رہا آتشبازی کے بعض خلقہ مین آگ لگانے سے

تفصیل تحایف ہائے جو رئیسوں نے حضور شاہزادہ بہادر کو نذر گذرانے

نمبر	نام رئیس	نمبر تحفہ	نام تحایف	تحایف تعداد	کیفیت
۱	تحفہ جات نوبہار راجہ کیسو نے نذر گذرانی	۶	چاندی قہوہ پینے کا کٹورا	ایک جوڑا	نہایت عمدہ کچھ کا بنا ہوا
		۷	ہانڈی شکر رکھنے کی	ایک	〃 〃
		۸	دودھاری	ایک	〃 〃
		۹	پیالہ آبخورہ نقرہ	دو	〃 〃
		۱۰	خنجر با قبضہ مینا کار	دو	〃 〃
		۱۱	گینڈے کی سپر	ایک	〃 〃
		۱۲	تلوار	ایک	〃 〃
		۱۳	کٹار	ایک	〃 〃
		۱۴	شکاری چھوری دستہ نقرہ	ایک جوڑہ	〃 〃
		۱۵	ایک جوڑہ چاندی کا انڈے رکھنے کا	ایک جوڑہ	〃 〃
۲	تحفہ جات نوبہار راجہ بسیسر	۱	پیالہ طلائی	ایک	✗
		۲	بازو بند بیش قیمت	ایک	اسپر نہایت عمدہ مختلف اقسام کے جواہر جڑے ہیں
		۳	عطردان	ایک	〃
		۴	پاندان	ایک	〃
۳	تحایف از جانب جمنا بائی	۱	ہیرے کی انگوٹھی جڑاؤ	ایک	✗
		۲	دھکدھکی جڑاؤ ہیرے کی	ایک	✗
۴	تحایف منجانب مہاراجہ بڑودہ	۱	چار دان نقرہ ساخت مندراسی	ایک	جسکا خانہ نہایت خوبصورت میزم کا بنا ہوا ہے
		۲	سپر گینڈے کے کھال کی	ایک	ایضاً
		۳	تلوار با قبضہ مرصع	ایک	ایک کا میان نقرئی اور دو کا طلائی اور ہیرے جڑی ہیں
		۴	کشتی چاندی کی جسپر لال ہنومان کی دیوتا کی تصویر	ایک	اسپر ہند کے دیوتا کی مختلف شکلیں بنی ہیں
		۵	برچھی نقرہ	دو	
		۶	شال کلابتون نہایت بیش قیمت	ایک	
		۷	گلوبند مروارید	ایک	
		۸	جھومر طلائی مرد کا	ایک	

تفصیل تحائف ہای کہ حضور شاہزادہ نے دیار یمنی کے روسائے ذیل کو بطور یادگار مرحمت فرمائے

نمبر	نام رئیس	نمبر تحفہ	نام تحائف	تحائف تعداد	کیفیت
۶	نباب مہاراجہ سیور	۱	رفل	ایک	×
		۲	طلائی ناسدان	ایک	اسپر شاہزادہ کی تصویر ہے
		۳	انگشتری ہیرا	ایک	جسکی نگین میں تصویر شاہزادہ ہے۔
		۴	تلوار مع غلاف	ایک	×
		۵	صراحی شیشہ	ایک	×
		۶	دوربین	ایک چوڑی	
		۷	جانبک		
		۸	کتابین تصاویر کی	سے جلد	ایک میں ہندوستانی رئیسوں کی دوسرے میں شاہزادہ صاحب کی تصویر ہیں
	تحائف بنام مہاراجہ گائیواڑ	۱	تلوار قیمتی	ایک	
		۲	گھڑی طلائی مع زنجیر بیش قیمت	ایک	مع زنجیر بیش قیمت
		۳	کتاب کلان	ایک	جسمیں تصاویر قلعہ جات لندن کی کندہ ہے
		۴	کتب دیگر	سے عدد	
		۵	ناسدان	ایک	
		۶	تلوار	ایک	
		۷	تمغا	ایک	جسکو میجر اینلاس صاحب نے حسب الحکم شاہزادہ مہاراجہ کے گلے میں ڈالدیا

تحائف جو رئیسوں نے حضور شاہزادہ بہادر کو نذر گذرانی

نمبر	نام رئیس	نمبر تحفہ	بنام تحفہ جات	تحائف تعداد	کیفیت
	تحفہ جات جو مہاراجہ صاحب بڑودہ نے حضور شاہزادہ صاحب کی خدمت میں نذر گذرانی	۱	فوارہ کلان نقرہ	ایک	
		۲	سونے کے گلاب پاش نہایت خوبصورت	ایک جوڑا	
		۳	برچھی آبنوس و نقرہ	ایک	
		۴	بندوق	ایک	
		۵	باروت کی کپی	۲۶۵ عدد	

تفصیل تحایف ہای کہ حضور شاہزادہ نے دیا بمبئی کے رؤسا ے ذیل کو بطور یادگار مرحمت فرمائے

نمبر	نام رئیس	نمبر تحفہ	نام تحفہ	تعداد تحفہ	کیفیت
۲	تحایف بنام مرزا کیخسرو شاہزادہ	۱	انگوٹھی	ایک	اسپر شاہزادہ صاحب کی تصویر ہے
		۲	قلمدان طلائی	ایک	×
		۳	رفل بیش قیمت	ایک	اسپر بھی شاہزادہ صاحب کی تصویر ہے
		۴	تمغا یادگاری	ایک	اسپر حالات یادگاری شاہزادہ درج ہے
		۵	خنجر	ایک	×
		۶	ایک کتاب تصاویر	ایک	نہایت عمدہ و خوبصورت
۳	تحایف بنام مرزا کیخسرو شاہزادہ	۱	انگوٹھی صراحی نقرہ تمغا		
			رفل کتب مجلد		
۴	تحایف بنام نواب نظام الملک حیدرآباد عطا ہوئے	۲	تلوار بیش قیمت	یک	ڈیوک نارل کے زمانہ کی ۔
		۱	صراحی نقرہ	ایک	
		۲	تمغا	ایک	
		۳	انگوٹھی	ایک	
		۴	رفل	ایک قبضہ	
		۵	کتب تصاویر عمدہ مع تصاویر شاہزادہ	۱۰ جلد	
		۶	خنجر آبدار	ایک	
۵	بنام [illegible] جمنا بائی	۱	بازو بند کلان طلائی	ایک	اسکے جوڑ پر تصویر شاہزادہ صاحب کندہ ہے
		۲	قفل طلائی ضیا کار مرصع	ایک	اسپر نہایت بیش قیمت جواہرات جڑے ہیں
		۳	تصویر ملکہ معظمہ	یک	یہ تصویر ملکہ معظمہ نے رانی صاحب کو بھیجی ہے

۱۵ شاہزادہ صاحب اودیس کرکے ہیں تشریف لیگئے جہاں رانی صاحبہ گرہ نشین تھیں شاہزادہ صاحب نے بمعرفت معتبر شخص کے رانی صاحبہ سے گفتگو کی اور تحفہ عطا فرمائے ۱۲

شاہزادہ صاحب کے ہمراہ ایک رسالہ تھا چار بجے ۵۰ منٹ پر چار افسر مہاراجہ کی طرف سے شاہزادہ ویلز کے پاس آئے اور یہی افسر شاہزادہ ممدوح کو مہاراجہ کے مکان پر لے گئے مہاراجہ نے حضور ممدوح کا استقبال گاڑی تک کیا اور داہنی طرف بٹھایا اور بائیں طرف مہاراجہ صاحب کے پولٹکل افسر اور دیگر افسران جو مہاراجہ صاحب کے پاس تعینات تھے مع افسران ریاست بیٹھے شاہزادہ ویلز کے ۱۰ اہی جانب وہ افسر کرسی نشین ہوئے جو انکے ہمراہ گئے تھے بعد افسران و سرداران مہاراجہ صاحب حسب دستور شاہزادہ ویلز کے روبرو پیش کیے گئے اور انکی معمولی نذرین شاہزادہ صاحب نے قبول فرما کر معاف فرمائیں بروقت رخصت شاہزادہ صاحب کے مہاراجہ نے اپنے دست مبارک سے عطر و پان تواضع کیا اور دیگر افسران کا سرداران مہاراجہ نے اور مہاراجہ نے شاہزادہ کو گاڑی تک پہونچایا اور اتواب شاہانہ سر ہوئمین اور گارڈ آف آنر نے بھی سلامی ادا کی ✣ ✣ ✣ اسی طرح شاہزادہ صاحب نے ۱۰ نومبر کو مہاراجہ کولاپور و مہاراجہ اودے پور ۱۱ نومبر کو مہاراجہ ایدر و میر علیم اوخان والی سندھ و نواب جونا گڈھ و غیرہ و سر سالار جنگ بہادر و مہاراجہ میسور وغیرہ سے حسب دستور بالا ملاقات بازدید فرمائی اور ۱۲ نومبر وقت ۱۲ بجے کی رئیسان کاٹھیاوار درجہ دوم و رئیسان سارا دکن کو کن و مرہٹے سرداروں سے ملاقات کی

تفصیل تحائف ہائی کہ حضور شاہزادہ نے دیار بمبئی کے رؤسائے ذیل کو بطور یادگار مرحمت فرمائے

نمبر نام رئیس	نمبر تحفہ	نام تحفہ	تعداد تحفہ	کیفیت
۱ مہاراجہ کولاپور کے واسطے از جانب شاہزادہ	۱	تلوار بیش قیمت	ایک	اس تلوار پر پرنس اور مہاراجہ کا نام کندہ ہے
	۲	ناسدان طلائی	ایک	نہایت خوبصورت جسپر خط طغرا کندہ ہے
	۳	تمغہ نقرئی	ایک	جسپر شاہزادہ کے ہندمین وارد ہونیکی تاریخ درج ہے
	۴	تصویر شاہزادہ صاحب	ایک	✗
	۵	البلاس کتاب	ایک	کتاب نقشجات مختلف دیار کی
	۶	انگریزی تصاویر رنگ برنگ	ایک	✗
	۷	کتاب تصاویر خاندان شاہی	ایک	✗

شاہزادہ صاحب اوٹھے اور کمرہ دربار سے تشریف لے گئے اور ہر ایک رئیس کی تشریف آوری اور
برخاستگی کے وقت گیارہ توپوں کی سلامی ہوئی ٭

ملاقات راؤ صاحب کچھہ — دس بجے ۴۵ منٹ پر جناب شاہزادہ صاحب نے راؤ صاحب
کچھہ جی سے ایس آئی ہی پرایوٹ ملاقات فرمائی راؤ صاحب کے ہمراہ آٹھہ مصاحب اور ایک مصاحب مامور بکار خاص تھا
اور ایک دستہ سواران میجر سارٹوریس صاحب اور ایک خاص ایڈی کمپ نے گھوڑہ پر سوار ہوکر
گورنمنٹ کے دروازے سے استقبال کیا شاہزادہ صاحب نے نصف فرش پر مصافحہ کرکے اپنے داہنی
طرف جگہہ دی راؤ صاحب کے داہنی جانب انگریزی افسر مامور بکار خاص اور مصاحبین درجہ
بدرجہ بیٹھے بعد گفتگوے چند لمحہ میجر سارٹوریس صاحب نے سرداران کو پیش کیا جنھوں نے معمولی
نذر گذرانین اور شاہزادہ صاحب نے چھوکر معاف فرمائین بعدہ شاہزادہ صاحب نے راؤ صاحب کو دست مبارک سے
اور سرداران کو میجر ممدوح نے عطر و پان تواضع کیا اور وقت رخصت شاہزادہ صاحب نے
نصف فرش تک مشایعت کی اور آمد و رفت کی ستّرہ ستّرہ ضرب توپ کی سلامی اور گارڈ آف انر نے بھی سلامی اداکی

ملاقات مہاراجہ صاحب ایدر — گیارہ بجے ۴۵ منٹ پر حضور شاہزادہ صاحب نے
مہاراجہ صاحب ایدر سے ملاقات تخلیہ فرمائی مہاراجہ صاحب ایدر کے ہمراہ ایک افسر مامور بکار
خاص جسکو گورنمنٹ بمبئی نے ہمراہ کیا تھا اور چھہ مصاحب تھے میجر ڈبلیو سارٹوریس اور ایک
ایڈی کمپ نے گاڑی سے اوترتے وقت اور میجر ہنڈرسن صاحب نے کمرۂ دربار تک استقبال کیا
اور شاہزادہ صاحب نے تین قدم بڑھکر مصافحہ کیا اور داہنی جانب جگہہ دی بعد گذرانے نذر
سرداران مہاراجہ کے شاہزادہ صاحب نے معاف فرمائی شاہزادہ نے دست مبارک سے عطر و پان
مہاراجہ صاحب کو عطا فرمایا اور وقت آمد و رفت کے ستّرہ ستّرہ ضرب توپوں کی اور گارڈ آف انر نے بھی سلامی ادا کی

ذکر بازدید — ملاقات بازدید حضور شاہزادہ ویلز کی مہاراجہ سیاجی راؤ گایکواڑ — ۹ نومبر کو بوقت پانچ بجے شام کے حضور شاہزادہ صاحب ویلز نے بازدید کی ملاقات مہاراجہ صاحب
سیاجی راؤ والی بڑودہ سے فرمائی حضور شاہزادہ صاحب ویلز کے ہمراہ ایجنٹ گورنر جنرل و
اسپیشل کمشنر بڑودہ اور چیف سکریٹری گورنمنٹ بمبئی اور میجر ہنڈرسن صاحب اور میجر
آرڈ ڈبلیو سارٹوریس صاحب اور ایسی افسر خاص مصاحبین تھے جنکو شاہزادہ ویلز نے تجویز کیا تھا

اور نظر قبول فرما کر معاف فرمائی بعدہ شاہزادہ صاحب نے دست مبارک سے عطر و پان میر صاحب کو عطا فرمایا اور پندرہ پندرہ ضرب توپ آمد و رفت کی سلامی سر ہوئیں ۔

ملاقات مہاراجہ گائیکوار گیارہ بجے ۱۰ منٹ پر عالیجناب شاہزادہ نے مہاراجہ سیاجی راؤ گائیکوار سے ملاقات کی مہاراجہ صاحب کے ہمراہ نو شخص مصاحب تھے جنمین سرٹی راؤ ما دھوراؤ کی سی ایس آئی اور حضور گورنر جنرل کے ایجنٹ کی جانب سے ایک افسر تھا مہاراجہ کے قیام گاہ سے جلوس مین دستہ سواران تھا میجر ارڈ بلیو سارٹوریس اور شاہزادہ صاحب کے دو ایڈی کمپ نے گورنمنٹ ہوس سے ۵۰۰ گز کے فاصلہ پر گھوڑون پر سوار ہو کر مہاراجہ صاحب کا استقبال کر کے ایوان شاہی مین لے آئے شاہزادہ صاحب نے لب فرش تک استقبال کیا اور مصافحہ کر کے جانب راست نشست کی اجازت دی مہاراجہ کی بائین طرف وزیر اعظم اور دیگر سرداران ریاست جانشین ہوئے اور ایجنٹ گورنر جنرل و اسپشل کمشنر اور دیگر افسران برٹس اپنے اپنے مدارج کے شاہزادہ صاحب کے بائین جانب جانشین ہوئے مہاراجہ کے مصاحبون نے جو نذر گذرانی قبول ہو کر معاف ہوئی شاہزادہ نے دست مبارک سے مہاراجہ کو عطر و پان عطا فرمایا اور آمد و رفت پر ۱۵ ضرب توپ سلامی سر ہوئین ۔

ملاقات نواب صاحب بہادر جوناگڈہ و جام صاحب نوانگر و راجہ صاحب راجپیپلا و نواب پالن پور و نواب ادھی پور

۹ ماہ نومبر کو بوقت گیارہ بجے ۱۵ منٹ کے حضور شاہزادہ ویلز نے رئیسان مندرجہ عنوان سے بطور نیچ کے ملاقات فرمائی ایک ایک افسر پولیٹین گورنمنٹ بمبئی کی جانب سے مقرر ہوا اور گارڈ رسالہ کا ہر ایک رئیس کے ہمراہ آیا میجر سارٹوریس صاحب نے ہر ایک رئیس کا استقبال کیا شاہزادہ صاحب نے صرف اوٹھکر مصافحہ کیا اور ہر ایک رئیس کو اپنے داہنے جانب بٹھایا اور ہر ایک رئیس کی داہنی جانب وہ افسر بیٹھے جو سرکار کی جانب سے مقرر ہوئے تھے اور شاہزادہ صاحب کی بائین جانب افسران سرکاری ہر ایک رئیس کے ہمراہ پانچ پانچ سردار تھے اور وہ اپنے اپنے رئیس کے عقب بیٹھے جب کل رئیس جمع ہوئے تو میجر سنڈرسن صاحب نے ہر ایک کو شاہزادہ کے حضور پیش کیا شاہزادہ صاحب نے اپنے دست مبارک سے عطر و پان کی تواضع کی بعد ازان

لب فرش تک مشایعت کی اور اونیس ۱۹ ضرب توپ کی سلامی آمد و رفت پر سر ہوئین اور گارڈ آف اینر نے بھی سلامی دی ✦

ملاقات مہاراجہ میسور — دس بجے ۱۵ منٹ پر عالی جناب شاہزادہ صاحب نے مہاراجہ میسور سے ملاقات تخلیہ فرمائی مہاراجہ صاحب کے ہمراہ اونکے امین اور ۹ مصاحب تھے جلوس مین ایک دستہ سواران کا تھا میجر آرڈ بلیو سارٹورس صاحب اور دو ایڈی کیمپ نے گورنمنٹ ہوس سے ۵۰۰ گز کے فاصلہ سے استقبال کیا اور پیدل ایوان شاہی تک ہمراہ گئے جب مہاراجہ صاحب گاڑی پر سے اوترے تو چیف کمشنر میسور نے پیشوائی کی اور شاہزادہ کے حضور مین لے گئے شہزادہ صاحب نے لب فرش تک استقبال کیا اور مصافحہ کرکے اپنے داہنی جانب جگہہ دی اور مہاراجہ کی داہنی جانب اونکے امین اور دیگر مصاحبین بیٹھے چیف کمشنر میسور شہزادہ صاحب کے بائین جانب کرسی نشین ہوئے اوزندر شاہزادہ صاحب نے قبول فرماکر معاف فرمائی اور راجہ صاحب کو شہزادہ صاحب نے خاص دست مبارک سے عطر دیان عطا فرمایا اور وقت رخصت شاہزادہ صاحب نے لب فرش تک استقبال کیا اور اکیس ۲۱ ضرب توپ کی سلامی سر ہوئین اور گارڈ آف انر نے بھی سلامی کی ✦

ملاقات مہارانا اودے پور — دس بجے ۳۰ منٹ پر عالی جناب شاہزادہ بہادر نے حضور مہارانا اودے پور سے پرایوٹ طور پر ملاقات فرمائی مہارانا صاحب کے ہمراہ پولٹکل اجنٹ اودے پور اور ۹ مصاحب تھے اور جلوس مین دستہ سواران جناب شہزادہ بہادر نے مثل مہاراجہ صدر کو عزت و افتخار بخشا و وقت آمد و رفت کے ۱۹ ضرب توپ کی سلامی سر ہوئی

ملاقات حضور میر علیمراد خانصاحب بہادر والی خیرپور سندہ —

عالی جناب شاہزادہ صاحب نے گیارہ بجے ۵ منٹ پر جناب میر علی مراد خانصاحب والی خیرپور سندہ سے ملاقات فرمائی میر صاحب کے ہمراہ ایک افسر مامور بکار خاص جسکو گورنمنٹ بمبئی نے اسی غرض سے بھیجا تھا اور اونکے چھ مصاحب ہمراہ تھے میجر آرڈ بلیو سارٹورس صاحب اور شاہزادہ صاحب کے ایڈی کیمپ نے کمرہ دربار کے دروازہ تک استقبال کیا اور شاہزادہ کے حضور لے گئے حضور ممدوح نے طرف کھڑے ہوکر مصافحہ کیا اور داہنی جانب کرسی دی

سر سالار جنگ | کولاپور | مہاراجہ کیکوار | مہاراجہ میسور | مہاراجہ اودیپور

نواب جیرپور | راجہ چنپیلا | نواب پالن پور | مہاراجہ ایدر | مہاراجہ کچھ

ملاقات شاہزادہ ویلز اور سر سالار جنگ بہادر ۹ نومبر کو جناب سر سالار جنگ بہادر جی سی ایس آئی اور اون امرا نے جو ہمراہ حضور نظام الملک کے آئے تھے عالی جناب شاہزادہ ویلز سے ملاقات کی نصف فرش تک شاہزادہ صاحب نے پیشوائی فرمائی اور گاڑی سے اوترنے پر میجر ہنڈرسن صاحب نے استقبال کیا شاہزادہ صاحب نے جلد دکلا اور نواب صاحبان خورشید جاہ و اقبال الدولہ سے مصافحہ کیا اونھوں نے معمولی نذرین پیش کین جو چھو کر معاف ہوئین شاہزادہ صاحب نے اپنی داہنی طرف نشست کی اجازت دی بعد ازان سر سالار جنگ بہادر نے ایک سو ایک اشرفی اپنی طرف سے نذر گذرانی شاہزادہ صاحب نے منظور فرما کر معاف فرمائین بعد چند لمحہ گفتگو کی میجر ساٹورس صاحب نے اور امیران ریاست مذکور کو پیش کیا بعدہ عالی جناب شاہزادہ بہادر نے سر سالار جنگ اور دگر امرا کو عطر و پان اپنے دست مبارک سے دیا اور دیگر امرا کو صاحب مذکور الصدر نے عطا فرمائی آمد و رفت کے وقت اکیس ۲۱ مرتبہ توپون کی سلامی سر ہوئین اور گارڈ آف آنر نے بھی جو قیامگاہ کے سامنے متعین تھے سلامی ادا کی ہر ایک افسر یورپی وردی زیب بدن کیے ہوئے تھا +

ملاقات مہاراجہ کولاپور صبح کو وہ نیچے راجہ کولاپور نے شاہزادہ صاحب سے ملاقات تخلیہ فرمائی اون کے ہمراہ نو سردار تھے اور جلوس مین دستہ سوار ونکا تھا گورنمنٹ ہوس سے ۵۰۰ گز کے فاصلہ پر میجر ڈبلیو ساٹورس صاحب اور ایک طرف شاہزادہ صاحب کی ایڈی کمپ نے گھوڑی پر سوار ہو کر راجہ صاحب کا استقبال کیا اور جس وقت گاڑی اوترے اوس وقت ہنڈرسن صاحب اور ایڈی کمپ نے پیشوائی کی اور عالی جناب حضور شاہزادہ صاحب کی حضور مین لے گئے لب فرش تک شاہزادہ صاحب نے پیشوائی کر کے بعد مصافحہ کے داہنی جانب جگہ دی راجہ صاحب کے جانب داہنی وہ افسر جو راجہ صاحب کے ہمراہ ڈیوٹی پر تھے اور دیگر سردار درجہ بدرجہ بیٹھے بعد گفتگوے چند لمحہ کے نذر پیش ہوئی شاہزادہ صاحب نے قبول فرما کر معاف فرمائین وقت روانگی شاہزادہ صاحب نے راجہ صاحب کی

مقام پیریل سے مع مایوس سواری مع رسالہ گورہ بمبئی سواران ہندوستانی نہایت عظمت شان سے
روانہ ہوئی حضور ولیسلے بہادر وصاحب گورنر بمبئی و کمانڈر انچیف بہادر ہمراہ تھے گاڑیون
کی ایسی کثرت تھی کہ سڑک پر گذار دشوار تھا پولیس کے لوگ بھی عاجز تھے شاہزادہ صاحب اس
روشنی کی سیر گلگشت فرماتے ہوئے اور نہایت شگفتگی خاطر سے سبکا سلام لیتے ہوئے
تبسم کنان روان تھے اور تمام مخلوق کیا انگریز کیا ہندوستانی سب کی طرف سے ہر طرح کی
اطاعت و مسرت کا سامان شاہزادہ صاحب کے پیش نظر تھا اور حضور محتشم الیہ کے بشرے سے
اس گرمجوشی اور تواضع و تکریم سے خوشی کے آثار نمایان تھے اوسی روز میونسیپل کمیٹی بمبئی
کی طرف سے سر پیس جہاز کے گورون کا کھانا ہوا چار بجے کے پہلے اس جلسہ مین اکثر رؤسا بمبئی و
و صاحبان انگریز ذیمہ صاحبات بمبئی بلائین گئین تھی اور خاص ٹکٹ اسکا تقسیم ہوا تھا گورنر
نے نہایت خوشی سے کھانا کھایا اون گورون کی وردیان نیلگون تھین اور دروازہ مکان دعوت
سے یہ لوگ نہایت گرمجوشی سے برآمد ہوئے راجہ کولاپور اور راجہ راج پیپلا اور راجہ اودیپور
خورد و راجہ ساونت واڑی کے سردار موجود تھے اونکے پس پشت پارسی عورتون کی نشست تھی
شاہزادہ صاحب روشنی کا ملاحظہ فرماتے ہوئے اوس طرف تشریف لائے اوس جلسہ کے
مہتمم نے صدر دروازہ سے استقبال کیا شاہزادہ صاحب نے چند معززون سے ہاتھ ملایا
اور اونکے ہمراہ اوس کمرہ مین تشریف لے گئے جہان جہازی گورہ کھانا کھا رہے تھے اور نہایت
خوشیان کر رہے تھے اس کیفیت کو شاہزادہ صاحب ملاحظہ فرما کر مسکرائے اور ارشاد کیا کہ
مین تم لوگون کو مسرور دیکھکر نہایت خوش ہوا مین ہندوستانی سر پیس جہاز کی سیاہیون
اور ملاحون کی تندرستی کا جام پیتا ہون یہ فرماکر شاہزادہ نے ایک گلاس شربت لیمون کا پیا اور اون لوگونکا
نہایت خوشی سے تمام لیا جسکو ملاحون نے دیکھکر نہایت خوشی ظاہر کی شاہزادہ صاحب اوسی راستے سے
ہو کر مع جناب ولیسلے بہادر کی اپنی گاڑی پر سوار ہوئے اور اینفسٹون ڈاک کو تشریف لیگئے

کیفیت دربار حضور پرنس آف ویلس بہادر — ناظر تاریخ کی خدمت مین
التماس ہے کہ ماقبل ملاحظہ روشنی خجاب شاہزادہ صاحب بہادر نے دربار نبا بر ملاقات
رؤسائے ذیل کے منعقد فرمایا ✤

۵۱ مہاراناؤدیپور اس وجہ سے ناراض تھے کہ اونکو خلاف دستور مہاراجہ گایکوار کے بعد عمر ملا تھا ۱۲

۵۲ قلعہ سے تین میل تک سڑک پر دورویہ جس قدر مکانات سرکاری رعایا کے تھے اور بازار اور مارکیٹ اور دفاتر سرکاری اور ادنے اور اعلے کے مکان دونوں جانب سڑک کے سب پر انواع اقسام کے گلاسون کی روشنی نہایت کثرت اور رونق سے تھی اور جابجا محرابدار دروازے بلند و عمدہ عمدہ رنگ برنگ کے بنے تھے جن پر روشنی نہایت تکلف سے ہو رہی تھی اور سنہرے روپہلے حرفون مین جو نقط (ویلکم) لکھا ہوا تھا اوس سے عجیب کیفیت نمودار ہوتی تھی کسی دروازے پر شاہی علامت شہزادہ ویلز کی تکلف سے نمایان تھی کسی مقام پر گیاس کی روشنی اپنی چمک دمک دکھا رہی تھی مقام چرچ گیٹ کے اسٹیشن پر بہت شان دار دروازہ دو رویہ بلند بلند مینار لمپون کی روشنی سے منور تھے اوسکے بعد ملکہ معظمہ کی تصویر دونون طرف دروازون پر لگی تھی ایک دروازہ بہت بلند آراستہ کیا گیا تھا اوسکے بعد بھنڈی بازار مین بہت بلند ترپولیا کا دروازہ پھر گلاب کے پل اور وکٹوریہ باغ کے قریب بعدہ لال باغ کے پاس وہان سے ٹانک بندر کی راستے پر مسٹر سالون کے بنگلے کے ناکے پر بہت عمدہ دروازہ بنا تھا ان ہر دروازون پر ہزارہا گلاس نئی نئی ترکیب اور صنعت سے روشن تھے بھنڈی بازار مین جو مسجد تھی اوسکے گنبد اور مینارون اور تمام چھت اور دیوارون کی روشنی کا عالم نرالا تھا گویا تمام مسجد نور کا ایک قبہ تھا حضور شاہزادہ صاحب اوسکی ترکیب دیکھکر محظوظ ہوئے اسٹیشن پلیٹیشو لا اسٹیشن ریلوے اوزلٹن ہال و بمبئی کلب و فرنچ بنگ و ہائی اسکول و مشن اسکول وغیرہ کی علاوہ پوسٹ آفس بمبئی کے پوسٹ ماسٹر صاحب نے نہایت نفاست اور کثرت سے روشنی کی تھی کہ تمام روشنی اوسکے نزدیک گویا ستارہ پیش مہتاب تھی جابجا سڑکون کے گرد و پیش میدانون کے درختون مین اور تالاب کے کنارے ہزارہا چینی لال ٹین آویزان تھین جو عجیب خوشنما معلوم ہوتی تھین پارسیون کے گلی کوچے مین لال ٹینون کی روشنی عجیب غریب لطف دکھاتی تھین غرض کہ کثرت روشنی سے سارا بمبئی عالم نور ہو رہا تھا اور گلاسون کی چمک اور لال ٹینون کی دمک لمپون کی صفائی گیاس کی نفاست سے ہر کوچہ و بازار جگمگ جگمگ کر رہا تھا گویا تمام شہر مین آگ لگی ہوئی تھی اور زمین سے آسمان تک نورانی ہو رہا تھا فی الواقعہ یہ روشنی لایق یادگار تھی اسلیے درج تواریخ نہ کی گئی اور امید ہے کہ شاہزادہ کی یادگاری کیواسطے یہ تواریخ پسند حکام ممالک مغربی و شمالی ہوونگے فقط

شاہزادہ صاحب نے جواب دیا کہ مجھکو امید ہے کہ نظام صاحب جلد تندرست ہو جائین پھر سر سالار جنگ نے التماس کیا کہ افسوس ہے کہ شاہزادی صاحبہ آپکے ہمراہ نہین ہین بعدہ لارڈ صاحب نے سر جمشید جی جی بھائی سے شاہزادہ صاحب کی ملاقات کرائی پھر مہاراجہ گائیکواڑ سے ہاتھ ملایا اور سر جرمیٹ صاحب اور سر ماد ہو راو جو گائیکواڑ کے قریب کھڑے تھے شرف اندوز ملازمت ہوئے لارڈ صاحب نے پھر مہاراجہ میسور سے ملاقات کروائی بعد ازان مہاراناودے پور سے اگرچہ اون کے سینہ مین آتش غضب مشتعل ہو رہی تھی مگر پرنس آف ویلز نے عنایات دلی سی اوسپر آشکارا فرمائی بعدہ کرنل ہربرٹ صاحب سے ملازمت ہوئی بعدہ مہاراجہ کولاپور اور نواب علی مراد خانصاحب بہادر دادی خیرپور سندہ اور مہاراجہ ایدر اور جام نوانگر سے ملاقات فرمائی نواب صاحب جوناگڈہ نے شاہزادہ صاحب سے اپنی زبان مین پوچھا آپکا مزاج مبارک اچھا ہے آپکی والدہ صاحبہ کا مزاج بخیر و عافیت ہے علے ہذا القیاس اسی قسم کی گفتگو سنکر شاہزادہ صاحب مسکرائے اور دیسائی صاحب سے فرمایا کہ افسوس مجھکو اس ملک مین آئے اس قدر عرصہ نہین ہوا کہ اس زبان سے واقف ہو جاتا لارڈ صاحب نے اس گفتگو کو زبان انگریزی مین سمجھایا شاہزادہ صاحب تبسم فرماکے آگے بڑھے بعدہ ٹھاکر بھونگر و راجہ راج پیپلا و راجہ پالن پور و راجہ لتا درہ و راجہ باسنورہ راجہ چھوٹا اودے پور و راجہ دھرم پور سے ملاقات فرمائی یہان سے آگے درجہ ادنے کے سرداران دکن موجود تھے مسٹر منڈرسن صاحب کی وساطت سے اون سے مکالمت فرمائی اوس وقت شاہزادہ صاحب فلیڈ مارشل کی پوشاک پہنے ہوئے تھے اور تین تمغا (نیٹہ گاریا اسٹار اف انڈیا) زیب لباس تھی جب شاہزادہ صاحب گاڑی پر سوار ہونے لگے تو پارسیون کی خوبصورت لڑکیون نے قدم بڑھاکر چمیا اور گلاب کے پھول اون کے قدم پر نثار کیے شاہزادہ صاحب اس سنئے دلاویز تماشا کو ملاحظہ فرماکر خوش ہوئے اور لڑکیون کا سلام لیکر آگے بڑھے اور نہایت عظمت و شان جسروانہ سے سواری رشک باد بہاری گورنمنٹ ہوس تک پہونچی وہان بھی فوج صف بستہ کھڑی تھی انھون نے سلامی دی اور حضور والا مع لارڈ صاحب بہادر کے بنگلہ فرودگاہ مین پہنچے وہان عزو جاہ مثل خورشید کے برج اسد مین شرف بخش ہوئے ۹ نومبر کو تمام شہر مین روشنی ہوئی جناب شاہزادہ صاحب شام کے وقت ملاحظہ روشنی کو واسطے

آٹھ آٹھ گھوڑون کی ٹولی باندھے ہوئے عمدہ گھوڑے اور سوار بھی عمدہ وردیان پہنے ہوئے سرخ دستار زیب سر کیے کمال صفائی کے ساتھ تھے آگے آگے پیدل مین افسر اور رسالدار وغیرہ عجیب وغریب سامان سے تھے بعدہ گورنر بمبئی کی باڈی گارڈ کا پورا رسالہ سواران جمالہ مردار کا اسکے بعد صاحبان یورپین کی دو گاڑیان بعدہ صاحب گورنر بمبئی کی اونکو اون سے مقام فرودگاہ عمارت گورنری پر پہل کے بندوبست کو بھیجنا چاہیے تھا اوسکے بعد رسالہ سواران بعدہ چھ گاڑیان چار اسپہ صاحبان عہدہ دار ملکی و لشکری اوسکے بعد حصہ سواران نیزہ بردار باڈی گارڈ حضور وبیسلے بہادر بعداد سکے حضور خسرو عالی وقار شاہزادہ پرنس آف ویلز بہادر نہایت عمدہ شاہی گاڑی پر مع جناب فیضمآب نواب نائب السلطنت انریبل نارتھ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل و وبسرائے کشور ہند اور سر آرتھر ولسلی فرد صاحب بہادر و دیگر صاحبان ہمراہی جلوہ فرما تھے چہرہ مبارک سے شان شاہانہ اور شوکت خسروانہ عیان اور اخلاق اور ترحم دلی جلال ہمایون سے دبدبۂ سکندری کے ساتھ نمایان تھے سب رعیت کو کمال توجہ کے ساتھ دیکھتے اور خوبی کلام سے سب کا سلام لیتے چلے جاتے تھے شاہزادہ کی سواری کے پیچھے نمبروار مفصلۂ ذیل رئیسون کی سواریان تھین —

سر سالار جنگ بہادر مدار المہام سرکار نظام حیدرآباد وجناب فخر الامرا بہادر وزیر اعظم ریاست کورد دیگر امرا کی گاڑی

مہاراجہ برودہ کی طلائی گاڑی — مہاراجہ میسور — مہاراجہ ٹراونکور — راجہ کولاپور

راؤ کچھ حاضر بجائے راؤ کچھ کے راجا بید — نواب امیر کبیر علی مراد خان بہادر والی حیدرآباد سندہ نواب والی جوناگڈھ

جام نوانگر — ٹھاکر بھونگر — راجہ دھرانگدرا — راجہ راج پیپلا — دیوان پالن پور — نواب سارد ہن پور

نام رؤسا مدرجہ دوئم — سرداران میرٹھ واکابران شہر بمبئی سیٹھ وساہوکاران خطاب یافتہ بعدہ دولتمندان دربار مذکور اور سب راجاؤن کے رسالہ خاص باڈی گارڈ کے رنگارنگ کے زندق برق وردیان پہنے ہوئے کمال رونق کے ساتھ چلے جاتے تھے خلایق کا ہجوم بیشمار تھا اسی قدر لکھنا کافی ہے کہ شہر بمبئی مین قریب ساٹھ لاکھ آدمی کے آبادی ہے اون مین سے علاوہ بیمار اور معجول آدمیون کے کوئی اپنے مکان مین نہ رہا ہوگا اندرون قلعہ سے گورنمنٹ ہاؤس تک کہ تین میل سے کم نہوگا سڑکون کے دونون اور مکانون اور کمرون پر آدمی ہی آدمی نظر آتا تھا راستہ چلنا دشوار تھا بلند مکانون پر پارسیون کی عورتین رنگین زردوزی لباس پہنے ساڑیان مغرق باندھے لڑکون کو لیے کھڑی تھین فقط

انگریزی حکومت کو اقبال مند کیا ہے ہماری کوشش ہمیں جو حکومت کی بہبودی اور امن کے
قایم رکھنے کے باب میں کی جائیں برکت دے گا ــــ
اس اڈریس کو پڑھ کر جناب شاہزادہ صاحب نے سبکو سلام کیا اور جناب لارڈ ہارڈنگ بہادر وک
صاحب بہادر نائب السلطنت کے پیچھے ہو کر روانہ ہوئے اور یہان سے ایک نہایت عمدہ جلوس
قایم ہوا اور آہستہ آہستہ بوزک واقع شام گورنمنٹ ہوس کی جانب چلا اور راستہ میں نہایت
عمدہ انتظام اور روشنی ہوئی تھی شاہزادہ بھر اہی جناب لارڈ صاحب بہادر کے دو کیاڑو سے
دروازہ کی طرف روانہ ہوئے حضور نائب السلطنت بہادر نے اول سر سالار جنگ سے ملاقات کروائی
سر سالار جنگ نے کہا کہ مجھکو افسوس ہے کہ نظام صاحب بیماری کے سبب سے آپکی ملاقات کو نہ آسکے

سلہ سر سالار جنگ مدار المہام نواب نظام حیدر آباد کے ہیں چونکہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر ویسرائے کشور ہند نے
نواب حیدر آباد کو بسبب بیماری طبیعت کے حاضری دربار سے معاف فرمایا تھا اسلیے سر سالار جنگ نمایندہ
سے ۹۲ باشندگان پریزیڈنسی بمبئی نے حضور شاہزادہ ویلز کا نہایت گرمجوشی اور دلی محبت سے استقبال کیا
شہر کے ہر دو جانب ہزارہا آدمیوں کا ہجوم تھا اور مکان کے کوٹھوں پر بھی تماشائیوں کا جم غفیر تھا راستہ
میں دروازوں پر عجیب عمدہ عمدہ کام کیا ہوا رنگا رنگ سے آراستہ تھے اور مینوسپل کمیٹی کے مکانوں پر طرح
طرح کے پھریرے اڑ رہے تھے یہانسے آگی ڈانسن ہوٹل ہے وہان ایک نشان نہایت عمدہ نصب تھا اور فرانس
اور دیگر سلطنتوں کے نشانات نمایان تھے یہان سے کنگ یونیورسیٹی بمبئی اور سرکاری دفتروں کے مکانات
ہیں اوپر پھریرے لگے ہوئے نہایت تکلف سے آراستہ تھے فرانس کا بنگلہ بھی رنگین پھریروں اور عمدہ
آرایشوں سے سجا ہوا تھا اور انتظام سواری شاہزادہ صاحب کا اس طرح سے تھا کہ اول مسٹر جیکٹن صاحب بہادر
اسسٹنٹ کمشنر پولیس پوری وردی اور تمغا پہنے سواران پولیس کو ہمراہ لیے ہوئے سڑک کا اہتمام اور
حفاظت کرتے ہوئے سبکے آگے جاتے تھے بعدہ ایک رسالہ سواران گورہ کا بہت نفیس وردی پہنے ہوئے
بہت عمدہ گھوڑوں پر سوار چار چار گھوڑوں کی قطار باندھے شمشیر برہنہ بمحافظت و شوکت سوار لیے ہوئے نکلا اور اسکے
پیچھے نوبت خانہ شاہی گولہ اندازوں کی رسمت چست و چالاک گھوڑوں پر شمشیر برہنہ لباس پر تکلف پہنے مع
چھ ضرب توپ کے جہت چک ومک سے برآمد ہوا اور اسکے بعد سواران ہندوستانی پھر ہارس کے تین ترپ

تقریر ولیعہد پرنس آف ویلس بہادر

صاحبو مین آپ کی تلطف آمیز ایڈریس کا دل سے شکر ادا کرتا ہون اور بلاشبہہ ملکہ معظمہ کی حضور مین آپ کی وفاداری کی نسبت اپنی رائے ظاہر کرونگا آپ کی وفاداری اس مبارکباد کی کے اظہار سے نہین بلکہ ہر ایک بات مین جس طرف میری نظر جاتی ہے سب سے اظہار اطاعت کی کیفیت نظر آتی ہے مجھکو اس بات کی بڑی خوشی ہے کہ مینے اپنے ہندوستان کا سفر ایک ایسی جگہہ سے شروع کیا جو مدت سے انگلنڈ کی شاہی خاندان سے تعلق رکھتی ہے یہ دیکھکر مجھکو زیادہ تر خوشی حاصل ہوئی کہ جس وقت سے یہ بندرگاہ انگریزون کی حکومت مین آیا ہے روز بروز افزون ترقی ہے اس شہر کا قدرتی موقع ایسا ہے کہ خواہ کسی زبردست کے ماتحت ہو یہ ضرور ہے اوسمین بڑی سوداگری ہو مگر یہان آبادی کو دیکھکر جسمین مختلف قومین آباد ہین اور سب محنت و مشقت مین مصروف ہین یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ لوگ ایسے عدل گستر حاکم وقت تا تحت سلطنت ایزبل لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر وایسرائے کشور ہند کے ماتحت ہین جو اون تمام مشخصون کی جو قانون کی متابعت کرین پشت پناہ ہے جہان اقوام کی تمیز کچھہ نہین ایک نظر دیکھنا ہے کہ تمام اشخاص کو مذہبی عقائد و رسوم پر عمل کرنے کی کامل آزادی ہے اور تجارت یا اور پیشون کے کرنے کا اختیار حاصل ہے مین آپ کے اڈریس مین اس امر کا اظہار دیکھکر خوش ہوا کہ سرکار انگلشیہ کی حکومت مین مختلف اقوام و مذاہب کے لوگ باتفاق رہتے ہین اور ہر ایک اپنے اپنے فن کی ترقی مین مصروف ہین اور سب ملکر تاج شاہی کے وفادار ہین اور اپنے ملک کے انتظام مین شریک ہین مین ملکہ معظمہ کو اس بات کی اطلاع دونگا کہ ہندوستان کے لوگ اس امر سے نہایت خوش ہوئے کہ آپ نے مجھکو ہندوستان کی سیر کی اجازت دی اور پرنسس آف ویلز اور نیز مجھکو اس بات کا بڑا افسوس ہے کہ وہ میرے ساتھہ نہ آسکین اور انکو اوائل عمر سے ہندوستان کے معاملات کی طرف بڑی توجہ ہے اور جس خوشدلی سے آپ نے مجھکو مبارکباد دی ہے وہ جب اس خبر کو سنین گی تو انکو تاسف ہوگا کہ خود اس جلسۂ خوشی مین شریک نہو سکین صاحبو مین تہ دل سے آپکی ان خواہشون کا جو میری تندرستی کے لیے ظاہر کی گئی ہین شکریہ ادا کرتا ہون اور مجھکو امید ہے کہ وہی خدائے تعالے جسنے ابتک ہندوستان مین

آتے تھے بہت کم زندہ رہتے تھے اب یہ شہر اس قدر آباد و شگفتہ ہوگیا کہ بہ نسبت عظیم الشان شہر لندن کے درجہ دوم پر ہے یہان کے مینوسیول کمیٹی کی آمدنی دو لاکھ پونڈ ہے و غیر ملکونکی تجارت ۴۰ ملین سالیانہ ہے اور سرکاری محصول جو صیغۂ تجارت سے وصول ہوتا ہے تین ملین سالانہ ہے پس یہ تمام ترقی و رونق جو اس شہر کو ہوئی وہ گورنمنٹ کی آزادانہ حکومت سے ہوئی گورنمنٹ کے زمانہ حکومت مین امن و امان قائم ہے بندوبست نہایت عمدہ قانون مین ہر شخص کا درجہ برابر ہے تجارت کو آزادی ہے جسکے باعث سے ہندو مسلمان پرٹگیز یورپین پارسی یہودی سب قومون کو بہمہ وجوہ اپنے جان و مال کی طرف سے اطمینان ہے اور سب مخلوق امن و عافیت سے اپنے کاروبار مین مصروف ہے اب ہملوگ نہایت مسرت سے یہ دیکھ رہے ہین کہ حضور نے اپنی رونق افروزی سے ہمولوگون کو اعزاز و افتخار بخشا اوس سے ہمکو از حد خوشی ہے اور حضور پر اس امر کا اظہار کرتے ہین کہ ہم لوگون کو غایت درجہ کا اطاعت و انقیاد حکومت انگلستان کی بدل منظور ہے اور بدولت عملداری حضور ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی ہمکو ہر طرح کی آزادی نصیب ہے اب ہم حضور سے یہ استدعا کرتے ہین کہ حضور ازراہ عنایت ملکہ معظمہ کے روبرو ہماری اطاعت و وفاداری کا اظہار کرین اور اس امر کا بھی ظاہر کرنا ضرور ہے کہ حضور کی رونق افروزی سے ہم لوگ کس قدر خوش و خورم ہوئے حضور عالیہ ملکہ معظمہ نے اپنے ولیعہد انگلستان کو ہندوستان بھیجا کہ حضور محتشم الیہ ہندوستان کی حالت سے خود واقف ہون ہم عقیدت کیشون کو اس امر کا افسوس ہے کہ حضور شاہزادی بیگم حضور کے ہمراہ تشریف نہ لائین اگر حضور ممدوحہ بھی ہندوستان مین تشریف لاتین تو رعایاے ہند کی جوش محبت اور خلوص دلی کا حال حضور ممدوحہ پر ظاہر ہوجاتا اب ہم لوگون کی دعا خداوند کریم کی جناب مین جو احکم الحاکمین ہے یہ ہے کہ حضور کا جو قصد ہندوستان کی تشریف آوری سے ہے اوسپر حضور کامیاب ہون اور خدا آپ کو اپنے امن و حفظ مین رکھے اور ہمکو یقین ہے کہ حضور کی رونق افروزی سے ہندوستان کے حق مین بہتری متصور ہے اور ہند اور انگلنڈ کے باہم سلسلہ اتحاد و ارتباط مستحکم ہوجاویگا فقط

حضور شاہزادہ بہادر نے فرط عنایت سے اوس ایڈریس کو لیکر اپنی زبان مبارک سے جواب اڈریس فرمایا جسکا ترجمہ حسب ذیل ہے ✦

جہازون پر سے مرہٹون جو سمندر کے کنارہ پر تھے شاہزادہ ویلز کا استقبال گورنر بمبئی اور دیگر جلیل القدر افسران وچیف جسٹس وکمانڈر انچیف بمبئی نے کیا۔ ہندوستانی شہزادے اور رئیس حاضر تھے یہ لوگ نہایت عمدہ پوشاک پہنے ہوئے جو جواہرات سے مرصع تھی ایک ایڈریس مینوسیپل کمیٹی بمبئی نے ایک نقرئی بکس مین رکھکر حضور ممدوح کی خدمت مین پیش کیا جسکا مضمون یہ تھا

ایڈریس از جانب مینوسیپل کمیٹی بمبئی

بحضور خسرو عالیجناب شہزادہ پرنس آف ویلس بہادر۔ ہم صدر انجمن اور ممبران مینوسیپل کارپوریشن بمبئی نہایت اپنی عزت اور توقیر سمجھتے ہین کہ آج ممبران مینوسیپل کارپوریشن و کل باشندگان بمبئی حضور کے روبرو اس بات کی مبارکباد دینے کے لیے حاضر ہوئی ہین کہ حضور بخیر و عافیت تمام داخل ہندوستان ہوے اور ایک ایڈریس حضور کی خیر مقدم اور اظہار اطاعت و فرمان برداری لائے ہین ہم اس بات کے دیکھنے سے نہایت خوش ہین کہ حضور نے ہندوستان کی کل اور بلاد سے بندرگاہ بمبئی کو زیادہ پسند فرمایا اور پہلے یہان ہی نزول اجلال فرمایا اور اسی مقام سے ہندوستان کے دیگر مقامات مین رونق افروزی کا ارادہ ہے جس قدر حکومت انگلستان کی فائدے بمبئی ظاہر کر سکتا ہے اوس قدر اور ملک کے باشندے نہین کر سکتے بمبئی کے دیکھنے سے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ یورپ کی تہذیب اور علوم وفنون نے یہان کس قدر ترقی کی ہے اور بمبئی کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے اگر ہندوستان مین عمدہ طور سے انتظام کیا جاے تو یہان کی مختلف اقوام عملداری سرکار مین بہت خوشی سے اپنی زندگی بسر کر سکتے ہین بمبئی ایک شاہی شہر ہے اور پہلے پہل یہی جزیرہ سرکاری عملداری مین شامل ہوا ہے یعنے دو سو برس کا زمانہ ہوا کہ یہ جزیرہ چارلیس دویم کی برتکیز دولہن کو جہیز مین دیا گیا تھا پس بمبئی کو سپاس گزار ہونا چاہیے کہ اس دو سو برس کے عرصہ مین اوسکو کیا کیا عمدہ ترقیان حاصل ہوئین زمانہ سابق مین یہ جزیرہ بالکل ویران تھا اور یہان صرف پہاڑیان نظر آتی تھین اور فقط ناریل پیدا ہوتا تھا اور آبادی کی تعداد قریب دس ہزار آدمیون کے تھی وجمعہ ہزار پونڈ سرکار مین مالگزاری کا داخل ہوتا تھا اور مقام تانا و باسین سے بمبئی کی آمد درفت مال تجارت کی بہت کم تھی اور آب وہوا بھی یہان کی محض خراب تھی کہ اور ملکون کے لوگ جو یہان

کوا سجی ونشا اور مسٹر رستم جی سہراب جی و مسٹر جاجی بھائی بھلجی اور مسٹر بہرام جی اور مسٹر احسان حسین اور اور معززین کو بھی پیش کیا حضور خسرو عالیجناب شہزادہ صاحب نے ایک انگوٹھی بطور اپنی یادگار کے سلطان پیچ کو عطا فرمائی اور چار بجے شام کو شاہزادہ صاحب جہاز سربیس پر واپس تشریف لائے اور شام کو کشتی پر سوار ہوکر روشنی کی سیر فرمائی اور فی الحقیقت بندر مین بڑی روشنی تھی مسٹر کوا سجی ونشا کی مکانات مین بھی کثرت سے روشنی تھی حقیقت مین یہ مکان قابل دید بنے ہین علامات شہزادگی چراغون کی روشنی سے ظاہر کی گئی تھی جس سے بڑا لطف معلوم ہوتا تھا جو خاص دروازہ ہے اوسمین بھی نہایت عمدہ طور سے روشنی ہوئی تھی حضور ممدوح بحر قلزم مین ہوکر بہت اچھی طرح سے گذرے تھے شدت سے گرمی تھی اور موسم کی عمدگی نہایت فرحت خیز تھی فقط

جلسۂ مقام بمبئی (ب) شائقین تاریخ کو پوشیدہ نرہے کہ ۲ ماہ نومبر ۱۸۷۵ع کو حضور پرنور جناب نواب نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر وایسرائے کشور ہند بنابر پیشوائی حضور شہزادہ کے رونق افروز بمبئی ہوئے گورنر بمبئی نے مع اپنے ہمراہیون کے نواب ممدوح کا استقبال کیا اور اتواب شاہانہ بنابر سلامی سر ہوئین ازان بعد چیف جسٹس ہائی کورٹ اور کمانڈر انچیف بہادر نے حضور ممدوح کے روبرو باتعظیم وتکریم پیش آئے اوسکے بعد ممبران کونسل بمبئی وکمانڈر انچیف افواج بحری ہند و دیگر ممبران ایڈیشنل وممبران کونسل حضور وایسرائے وکمشنران مال وصاحبان سکریٹری گورنمنٹ وانڈر سکریٹری گورنمنٹ وارلن ڈلن کمیٹی وچیرمن میونسپل کمیٹی وکمشنران میونسپل وتمام افسران محکمہ جات بمبئی حضور لارڈ صاحب بہادر کی پیشوائی کو حاضر ہوئے پھر تمام شاہزادگان ورؤسا وراجگان وسرداران ہند جو شہزادہ ویلز کی ملاقات کو آئے تھے حضور مین حاضر ہوئے اور اسٹیشن ریلوے سے اسٹیشن چرچ گھاٹ تک دورویہ فوج حضور کی سلامی کو حاضر تھی آٹھوین ماہ نومبر ۱۸۷۵ع کو حضور پرنور شاہزادہ ویلس بہادر آٹھ بجے ۱۰ منٹ پر جہاز سے بمبئی مین فرودگش ہوئے تمام فوج بحری وبری نے اتواب سلامی مرکین حضور ممدوح کے ہمراہ اونکے ہمراہی اور حضور گورنر بحر بہادر وایسرائے کشور ہند تھے بڑے زور شور سے اور دھوم دھام سے اتواب سلامی اون

حصہ بسر کرین اور وہ بھی نہایت آرام و امن و امان کے ساتھہ ہمیشہ حکمرانی کرین اور شہزادہ بیگم ویلز کو خدا معہ عیال و اطفال کے حضور کے ساتھہ ایک مدت تک خوشی اور مسرت کے ساتھہ سلامت رکھے اور جہانتک دنیا مین امن و عیش و آرام دیکھتا ہے وہ سب حضور کو نصیب ہو

جناب شہزادہ صاحب نے اس اڈریس کا مندرجہ ذیل جواب دیا

اس اڈریس کے پیش کرنے سے مین آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون مین حضور ملکہ معظمہ کو اونمین فرمانبرداری کے کلمات سے مطلع کرون گا جو آپ لوگون نے اس اڈریس مین میری نسبت اور حضور ملکہ معظمہ کی نسبت بیان کیے ہین — عدن اول حصہ ملکہ معظمہ کی عملداری ہندوستان کا ہے اور مجھکو نہایت خوشی ہے کہ مین پہلے اسی حصہ مین آیا مینے نہایت خوشی سے اس جزیرہ کی ترقی کو سنا اور مین اس امر کا شکریہ ادا کرتا ہون جو آپ نے میری یادگار کیواسطے تجویز کیا ہے جو شفاخانہ میرے نام پر آپ لوگ تیار کرین گے اوس سے بیمارونکو شفا ہوا کرے گی اور جسمانی عارضون سے لوگ نجات پایا کرین گے شاہزادہ بیگم ویلز اور میرے لڑکے اون کلمات کو سنکر نہایت خوش ہوئے جو آپ لوگون نے اونکی نسبت بیان فرمائے ہین اے سب صاحبو میری خواہش ہے کہ آپ تندرست رہین اور روز بروز آپ لوگون کی ترقی ہو — سنا گیا کہ جب یہ اڈریس پڑھا جاتا تھا تو سب لوگون نے شہزادہ ویلز کو دیکھکر ایک نعرہ خوشی کا مارا تھا عدن مین شہزادہ ویلز کا استقبال بڑی دھوم سے ہوا اور اوس سے حضور ممدوح نہایت درجہ خوش ہوئے بعد اوسکے ایک جلوس قرار دیا گیا اس جلوس مین آٹھہ گاڈیان تھین ایک گاڑی پر شاہزادہ ویلس اور سر ہارٹل فیر صاحب اور سر ڈیوک آف سنرلینڈ صاحب سوار تھے یہ گاڑی سٹر کو اس جی منشا کی تھی یہانسے حضور ممدوح مع جنرل شانڈر صاحب کے بڑی تزک و احتشام سے کمنپو مین گئی بعد اوسکے وہان سے تالاب کی سیر کو تشریف لیگئے اور اوس راستہ سے ہوکر نکلے جہان پارسیون اور بوہرون کی دوکانین کثرت سے تھین بعدہٗ حضور شاہزادہ ویلز نے ۲۰ نمبر ہندوستانی پلٹن کے مسکوٹ مین حاضری تناول فرمائی اور وہانسے ایک بجے واپس آکر زریڈنسی مین ٹفن کھائی اور ایک لیوی دربار منعقد ہوا جس مین بہت آدمی تھے اس دربار مین صاحب زریڈنٹ نے روبرو حضور ممدوح کے اون سفیرون کو پیش کیا جو مختلف سلطنتون کی جانب سے عدن مین رہتے ہین اور سلطان لپج اور اونکے دو ستون اور مسٹر

نہایت ادب سے حضور کے روبرو واسطے خیر مقدم کہنے کو آئے ہین کیونکہ آپ سب سے پہلے حصہ
مشرقی عملداری ہند مین داخل ہوئے ہین ہم بڑے ممنون ہین کہ ہمکو ایسا نیک موقع ملا ہے کہ جسمین
ہم حضور کی معرفت اپنی خیر خواہی اور فرمانبرداری جو ہمکو گورنمنٹ انگلنڈیہ کی نسبت ہے حضور والا
ملکہ معظمہ کی خدمت مین ظاہر کرین اور نیز اوس اطاعت کا اظہار کرین جو ہمکو آپ سے ہے اور ہم اوس
ارادہ کے نہایت مداح ہین جس ارادہ سے حضور ہندوستان کی سیر کرنے کو تشریف لائے ہین
اور ہمکو قوی امید ہے کہ جو محبت ملکہ معظمہ کی رعایا ہندوستان کو انگلستان سے ہے اوسمین آپکے
آنے سے اور بھی ترقی ہو جاوے گی ہم اقرار کرتے ہین اور شکریہ ادا کرتے ہین اوس ترقی دولت
کا جو ہمکو ملکہ معظمہ کی حکمرانی کے وجہ سے ہوئی ہے اور یہی سبب ہے جو کہ روز بروز اس عمدہ جزیرہ
کی ترقی ہوتی جاتی ہے جبکہ عدن ۱۸۳۹ع مین فتح کیا گیا تھا اور یہا ایک ایسا مقام ہے جو ملکہ معظمہ
کی حکمرانی مین فتح ہوا اوس زمانہ مین مقام عدن ایک چھوٹا گانون تھا جہان مچھلی والے
آکر ٹھہرا کرتے تھے اور مچھلیان مارا کرتے تھے مگر سرکار برٹش انڈیا کے انتظام کی وجہ سے
اب یہ گانون ایسا آباد ہو گیا کہ جسکو اب آپ عمدہ شہر ملاحظہ فرما کر خوش ہون گے اسمین ۳۰ ہزار
آدمی مختلف القوم اور مختلف المذاہب کے آباد ہین اس ملک مین تجارتی مال غیر ملکون سے آتا ہے
اور یہان سے اور ملکون مین جاتا ہے مال تجارتی کے سالانہ آمد و رفت کی حساب سے معلوم
ہوا کہ دو ملین اسٹرلنگ کا مال صرف عدن سے آتا جاتا ہے ہمکو یہ معلوم ہوا ہے کہ حضور ممدوح
اس غرض سے آئے ہین تاکہ یہان کی لوگون کی عادات اور اونکے طرز و طریق کو ملاحظہ
فرماوین اور اونسے واقف ہون پس جب اپنی خواہش کو پورا کر لین گے اور تمام ہندوستان کا
طرز و طریق کو ملاحظہ کرین گے تو ہمکو یقین کامل ہے کہ ہندوستان کی بہبودی مین ضرور ہی
کوئی نتیجہ ظاہر ہوگا ہمنے عدن ۳۰ ہزار روپیہ جمع کیا ہے اور ہمارا ارادہ ہے کہ اگر آپ اجازت دین
تو عدن مین ایک ہسپتال اعنے شفاخانہ بنا وین جسکا نام اسپتال شہزادہ ویلس رکھا جاوے
تاکہ عدن مین آپکی یادگار قایم رہے اخیر مین ہم حضور کے روبرو نہایت صدق دل سے یہ دعا
کرتے ہین کہ حضور ممدوح کی والدہ ماجدہ اعنے ہماری مہربان ملکہ معظمہ کی بہت بڑی عمر ہو
اور ایک مدت دراز تک ہم اونکے سایہ مین امن و امان کے ساتھ رہین اور اپنی زندگی کا بیش بہا

اول یادداشت مبارکباد تشریف آوری جناب فیضمآب شاہزادہ پرنس آف ویلز بہادر ولیعہد و ابن حضور پر نور عادل دوران کیسر اے زمان سکندر حشمت شاہنشاہ ملکہ کوین وکٹوریا فرمان فرماے مجموعہ گریٹ برٹن و ہند کا ہندوستان مین

ناظرین تواریخ پر پوشیدہ نرہے کہ حضور شاہزادہ پرنس آف ویلس لور یادل حضور شاہنشاہ ملکہ کوئن وکٹوریہ فرمان فرماے مجموعہ گریٹ برٹن و ہند دام حشمتہا کے ہین اور ولیعہد ملکہ ممدوحہ کے ہین شاہزادہ ممدوح سنہ ۱۸۴۱ عیسوی مین بطن ملکہ سے پیدا ہوے ہین اور اب شاہزادے ڈنمارک سے منسوب ہوئی شاہزادہ ممدوح نہایت سلیم الطبع اور دردمند ہین اور فیاض بھی ہین امسال ۱۸۷۵ع مین ۳۴ سال کی عمر مین بنابر سیر ہندوستان کے رونق افروز ہند ہوے اگر حضور ممدوح کی سیر و دربار و ملاقات رئیسان ہند کا کہ جو مختلف شہرون مین ہوئی ہے حرف بحرف لکھا جاوے تو ایک دفتر جدا تیار ہو اسلیے بنابر زیب تاریخ ہذا چند دربار نامی گرامی درج ذیل کیے جاتے ہین انڈین گزٹ ریلوے سروس مین لکھا ہے کہ جب تک شاہزادہ صاحب ہندوستان مین رہین گے تب تک شاہزادہ نواب گورنر جنرل و لیسرائے کشور ہند کے مہمان رہین گے چنانچہ حسب الحکم گورنر جنرل بہادر کے ڈائرکٹر جنرل ڈاک خانجات نے اپنے ماتحتون کو حکم دیا تھا کہ جب تک شہزادہ ہند مین رہین جو چٹھیان بنام لوگون کی روانہ ہون اونپر محصول معاف ہے

جلسہ شہر عدن

اے واضعان تاریخ شاہزادہ البرٹ ایڈورڈ مخاطب بہ خطاب پرنس ویلس یکم نومبر ۱۸۷۵ع کو جہاز سرائس نامے پر چھ بجے صبح داخل عدن ہوے سلامی شاہانہ سر ہوئی جنرل شنائیڈر صاحب نے مع ایک زرق برق اسٹاف اور تمام افسران ملکی و جنگی سرشتہ نے شاہزادہ ممدوح کا استقبال کیا شاہزادہ ویلس بہادر نے چھاؤنی کی سیر فرمائی سڑک پر دورویہ فوج صف بستہ استادہ تھی اور پہاڑون پر سے سلامی نہایت زور شور سے ہو رہی تھی اور ہندوستانی سوداگرون کی طرف سے ایڈریس ذیل پیش ہوے ایڈریس حضور عالیجناب شاہزادہ ویلز ہم باشندگان عدن تاجر و دیگر

متعلق ہو کر عرض کیا کہ اس ملک مین قحط پڑنا ممکن نہین ہے کسواسطے کہ اول پیداوار
فصل خریف بدرجہ اوسط ہے دوم غلہ فروشون کے یہان غلہ بکثرت ہے سوم زراعت
فصل ربیع بھی سرسبز و شاداب ہے اور ہر طرح سے توقع پیداواری غلہ ربیع کی قابل اطمینان
ہے حضور ممدوح بعد اس گفتگو کے نو بجے رات کو خاص ٹرین پر نہضت فرما کر الہ آباد ہو
یہ ٹرین بسبب ہونے رات کے اور نیز بخیال استراحت جناب معظم الیہ کے پانچ بجے
کے قریب الہ آباد پہونچے جناب معلے القاب سر انریل ولیم میور صاحب بہادر
لفٹنٹ گورنر الہ آباد سی ایس آئی مع صاحبان سیول کے منتظر قدم بوسی قدوم
میمنت لزوم کے تھے اور نسے ملاقات ہوئی و بسواری چار سپہ فٹن کے جناب ممدوح
لفٹنٹ گورنر کی کوٹھی پر تشریف لے گئے آٹھوین دسمبر کو بعد ملاحظہ تعمیرات سرکاری
و دیگر کارخانجات کے نواب وایسرائے بہادر نے نوین دسمبر کو بعد دوپہر کے میور کالج
الہ آباد کی بنیاد کا پتھر اپنے دست مبارک سے رکھا یہ مدرسہ بعد طیاری تمام عمارات
ممالک مغربی و شمالی باستثنائے روڑکہ تا جگنج آگرہ کے بہتر ہوگی مسٹر ڈبلیو مرس صاحب
بہادر نے اسکا نقشہ عربی طریق پر ترمیم کے ساتھ بنایا تھا اور اسکے مصارف کا تخمینہ
مبلغ چھ لکھ روپیہ تجویز کیا گیا ہے منجملہ اوسکے دو لکھ روپیہ اوسی سال عطا ہو چکا تھا
گورنمنٹ اس کالج کے فنڈ تعمیرات کے عام عطیات سے دو چند کرنا تجویز کیا ہے
دسنوین دسمبر کو جناب ممدوح نہضت فرمائے کلکتہ ہوئے اور بندوبست
قحط مین مصروف ہو کر ایسا عمدہ بندوبست اس قحط کا فرمایا کہ
خلق خدا کو ذرا رنج و تردد نہین ہوا کرورہا غریب و
محتاج کی جان بچی اور سب دعاگو ہین کہ
خداوند ہمارے ایسے نائب سلطنت
گورنر جنرل وایسرائے کشور ہند
کو تا ابد سرسبز و
خوش رکھے

نہر سارہ جاری نکرنے کی جو تجویز کی ہے تم لوگ اوسکا حال اپنی تقریر مین ذکر کر چکے ہو لیکن امید ہے کہ تم لوگ چاہ کھدوانے مین ہر طرح کی تائید کروگے کیونکہ جس جگہہ پر پانی زمین سے نزدیک ہو جیساکہ ملک اودہ مین ہے وہان کوئین سے آبپاشی بخوبی ہو سکتی ہے ہم جانتے ہین کہ تم لوگونکو اس بات سے بڑا افسوس ہوگا کہ مسٹر بیرد صاحب نے بسبب علالت طبع کے استعفا دیا ہے اور جو یہ خواہش رکھتے تھے کہ آپ لوگون سے دوبارہ ملین اوس خواہش کو چھوڑا بسبب ایسے استعفا کے علیہ حضرت ملکہ معظمہ کے ہاتھ سے ایک کارکن منتظم جاتا رہا وہ ایسا رکن عالیشان تھا کہ تم لوگون کے ساتھ دلی محبت وملاپ رکھتا تھا اور تمھارے حقوق راجی کی ترقی کی کوشش کرنے مین تمھارا عزیز ہو گیا تھا ✦ ✦ ✦ سر جارج کوپر صاحب بہادر صدہ ممبر کمشنری پر اوسکی جگہہ بحال ہوگا صاحب موصوف پر سرکار کا پورا اعتبار ہے اور ہمکو یقین ہے کہ جیسے آج تک تملوگون کی عادت ہے ویسا ہی ہر ایک امر مین جو درپیش آئیگا اوسکی گفت شنود اون سے کروگے اور صاحب موصوف کو اپنا حقیقی دوست سمجھکر اونکی صلاح کو قبول رکھوگے تملوگون نے اپنی تقریر مین ہمارا ذکر ایسا کیا ہے کہ ہم جانتے ہین کہ ہمارے پایہ سے زیادہ ہو گیا ہے جب سے ہم اس ملک مین جناب ملکہ معظمہ کی طرف سے نائب ہوکر پہونچے ہین یہی سعی کی ہے کہ ہمارے شایقین نامورون نے جو تدبیرین کی ہین اوسکے قائم رکھنے اور حضور ملکہ معظمہ کے فرمان بجالانے مین کوتاہی نہو اور فرمان مذکور یہ ہے کہ ہر قوم وملت کی رعایا کے مذکورات اور فایدون پر نظر رکھکر ہندوستان کا انتظام ہوتا رہے ہمکو نہایت خوشی ہے کہ ملک اودہ کے تعلقہ داران اصول مذکور کے قایم رکھنے اور جاری کرنیکی قدر جانتے ہین - ۶ دسمبر ۱۸۵۸ع کو علی الصباح حضور ممدوح داخل فیض آباد اور شام کو مراجعت فرماے لکھنؤ ہوکر ۱۰ تاریخ کو کرجا کیمپ مین بعد عبادت خدا کے روانہ کانپور ہوے چنانچہ کانپور مین جسب تفصیل سابق انتظام ہو گیا تھا جناب مسٹر کلارمینٹ جان دانیل صاحب بہادر ممبر بورڈ کانپور نے کمشنران مینوسیول کانپور یعنے پراگ نرائن ورام سروپ وتیجر سمیوج وغیرہ کو جناب ولیسرلے بہادر کے حضور پیش کیا جناب نواب مہمنشم الیہم نے زبان مبارکباد سے فرمایا کہ بوجہ قحط بنگالہ کے اس ملک مین بھی قحط پڑنا ممکن ہو سکتا ہے بجواب اوسکے جملہ کمشنرون نے

موقع ملا اس سے ہمکو اوسی قدر خوشی حاصل ہوئی کہ بڑے دربار مین تم لوگ سب بڑی شان و نمود
اور مصارف سنگین کے ساتھہ ملتے ہمارے اگلے زمانہ کے گورنر جنرل یا جلاس کونسل نے جو تدبیرین
بہ نسبت ملک اودہ کے ظاہر کین تھین ہم بہت خوش ہین کہ تم سب اوسکی قدر بخوبی جانتے ہو
تم مین بہت وہ لوگ ہین کہ دربار مین لارڈ کیننگ صاحب بہادر کے ۱۸۵۹ع مین شریک تھے
اوس وقت لارڈ صاحب ممدوح نے تم سبھون سے کہا تھا کہ جب تک ہر ایک شخص تم لوگون کا
سرکار انگریزی کی نسبت نمک حلالی و وفاداری بجالاوے اور اپنی رعایا کی نسبت بھی انصاف
کرے تب تک علیہ ملکہ معظمہ کی ہر ایک نائب اوسکی تعلقہ داری کے حقوق اور اوسکی عزت برقرار
رکھین گے اور یہ بھی کہا تھا کہ سرکار انگریزی نے جیسی سخاوت تم لوگون کے ساتھہ کی ہے تم لوگ بھی
ویسی ہی سخاوت اپنے تابعدارون بلکہ ادنے ترین کسان کے ساتھہ کرو اور یہ بھی کہا تھا کہ اون
کسانون کو پیشگی روپیہ دیکر اور دوسری طرح کی مہربانیون سے اونکو اپنی زمین کی آبادی مین
مدد دیو اور اپنے حاکمون کے ساتھہ باطاعت و نیک چلن ہو جس سے وہ رعایا بھی یہی عادت
اختیار کرے اور ہمارا اعتقاد ہے کہ تمام لوگون نے لارڈ کیننگ صاحب بہادر کی بتائی ہوئی صلاح
کے مضمون کے موافق کام کرنے مین کوشش کی ہے لیکن ہمکو بڑا افسوس ہے کہ اندنون مین رعایا
کی طرف سے جمعبندی کی باب مین بہت نالشین گذری ہین اور ہوتا ایسی نالشون کا البتہ
خلاف ہے اوس مناسبت کو جو رعایا اور مالک کے ساتھہ چاہیے سر جارج کوپر صاحب بہادر نے تم
لوگون کی رائے پوچھی ہے کہ اس کثرت سے نالش ہونے کا سبب کیا ہے شاید کہ اون سبببلی
بعض سبب تمام لوگون کے اختیارات سے باہر ہین لیکن ہم اعتقاد رکھتے ہین کہ جس امر مین اپنا اور
عام کا نقصان ہو اوسکی درستی مین آپ لوگ حتے الوسع کوشش کرینگے زمین کی بابت
جو قوانین ہین اوسکے کسی امر کی نسبت اگر تم لوگون کی رائے مین کچھہ عیب معلوم ہوئے
تو اوسکی درستی کے لیے جو سرکار مین گذارش کروگے سرکار اوسپر غور و فکر کامل فرماویگی
ہم جانتے ہین کہ تین سال سے اس ملک مین پوری فصل نہین ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ
بعض جگہہ فصل خریف بالکل ناقص ہوگئی ہے ہمنے صاحب چیف کمشنر بہادر ممالک اودہ کو
اختیار دیا ہے کہ وہ صاحب حکام اضلاع کے ساتھہ مشورت کرکے جتنی مدد لازم سمجھین دیوین

ترغیب دینے سے اور ہندوستان کی لیاقت حاصل ہونے سے سب فرقون کے لوگ حضور کی طرف اور دعاگو ہین ہم لوگ نہایت شکرگزار ہین کہ ہمارے ہردل عزیز اور رحیم ملکہ معظمہ نے حضور کو جو تمام خوبیون وصفات حمیدہ سے موصوف ہین اپنا قایم مقام مقرر کیا ہملوگ صرف اپنے اہل وطن کے خیالات وکیفیات دلی کو ظاہر کرتے ہین اس کہنے سے کہ بعد زمانہ نواب چارلیس جان وائیکونٹ کیننگ صاحب بہادر کی ہمارے شہنشاہ کی عملداری کی نسبت کسی وایسرلے نے ایسا وثوق واعتبار عام طور سے سب لوگون کے دلونمین نہین پیدا کیا ہملوگ نہایت عجز سے حضور کی خدمت مین عرض پرداز ہین کہ حضور ہمدردی ملکہ معظمہ شاہنشاہ ہندوستان کو ہماری شکرگزاری دائمی و خیرخواہی دوامی کا یقین دلاوین ملکہ معظمہ دام سلطنتہا اپنی سب ہندوستان رعایا کے دلون مین تخت نشین ہوکر حکومت کرتی ہین اور ہم مشرقی رعایا خدا یتعالے کی درگاہ مین ہر روزہ اور ہر لحظہ ملکہ معظمہ کی سلامتی اور خوشی وخورمی کیواسطے دعاگو ہین خاتمہ پر ہملوگ حضور کی خدمت مین ملتمس ہین کہ حضور ہمارے شہنشاہ رحیم کی خدمت مین ہملوگون کی جانب سے گذارش کردین کہ ہم لوگون کی تمناے دلی وآرزوے قدیم یہ ہے کہ علاوہ دیگر القاب معظم کے حسب دستور مثل بادشاہان ماسبق ہند کے ہماری ملکہ معظمہ بھی القاب شہنشاہ ہند ظل سبحانی منظور فرماوین ٭

نقل ترجمہ ارشاد جناب نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر بجواب ٭ اڈریس مندرجۂ بالا واقع ۵ دسمبر سنہ ۷۳ ع ٭

آج کی رات تم سبھون نے ہماری دعوت کی ہے ہمنے بڑی خوشی سے قبول کی اور جو تقریر اس وقت تم لوگون نے پڑھکر سنائی اوسمین نسبت علیہ ملکہ معظمہ کے جو جو نمک حلالی کی باتین لکھی ہین ہم اوسے جناب ممدوحہ کی خدمت مین اطلاعاً گذارش کرین گی ہمارا یہان دربار کرنیکا ارادہ تھا مگر جس سبب سے نہونے پایا وہ بخوبی تم سبھون کو معلوم ہوا ہوگا اس دربار کے نہونے سے غالباً تم لوگون کو افسوس ہوا ہوگا مگر مجبوری سے جو نہوسکا اوسمین ہمکو بھی کمال افسوس ہے لیکن ہمارے آنے مین جو تم سبھون نے دل سے خوشنودی ظاہر کی ہے اور ہمکو اس وقت تم سبھون سے ملنے کا

اوا کرین کہ بسبب اون بیشمار احسانات اور دوامی فوائد کے جو کہ سرکار انگلستان نے ہمکو عطا کیا ہے ہلوگ کسقدر ممنون و شکر گزار ہین یہ ہماری امید دلی آخری برآئی کہ آجکی شب کو حضور نائب السلطنت نے بہ پذیرائی دعوت ہم تابعداران کے عز و افتخار بڑھائی اور اوس سے جو مسرت ہمارے دلون مین ہے حیطۂ بیان مین نہین آسکتی ہے اس امر کو دریافت ہونے سے کہ صوبہ اودہ کا دورہ دور گوشہ مین بھی انتظام قرار واقعی ہو گیا ہے اور بنا بر حفاظت جان و مال کے بندوبست مستحکم ہو گیا ہے حضور کو بہت مسرت ہو گی اون قوانین سے جو اس صوبہ مین جاری ہین اون سے اکثر نتائج بہبودی کے ظاہر ہوتی ہین اور عملدرآمد اون قانون مین بوجہ عدم طرفداری کے ہر فرقہ کی قوم کو یقین کامل ہو گیا ہے کہ عملداری سرکار نیک نیتی پر مبنی ہے اور بہت سے خراب دستورات خوبی سے بدل چکے ہین اور آیندہ کی ترقی کیواسطے ہمارے قائم مقامون کے دلون مین تعلیم کے ذریعہ سے تخم ترقی بوئے جاتے ہین اس ہندوستان مین ہر ایک فرقہ کے لوگون کو یقین کامل ہے کہ عملداری سرکار انگریزی مین بے انصافی ہرگز نہونے پاوے گی اور جس حق و مرافق کا سرکار نے وعدہ کیا ہے وہ بلا نقص قائم رہین گے ہم تابعدار حضور کے نہایت ممنون ہین کہ حضور نے اون امور مین جو متعلق سرسبزی اودہ تھی بہت توجہ فرمائی ہے اور دربارہ نہر سارده کی حضور کا رزلیوشن سراسر دانائی و رحم سے پُر تھا اگرچہ طرح کہ اولاً قصد کیا گیا تھا اوسپر عملدرآمد ہوتا تو زر کثیر صرف ہوتا اور فائدہ اوسکے مطابق نہوتا ہلوگون کو دغدغہ تھا کہ ایسے بندوبست سے خراب نتائج پیدا ہوتے اور اسلیے ہلوگون نے اپنے وجوہات بہت ادبانہ عرض کر دیے کہ حضور اس انتظام پر نظر ثانی فرماوین اور تعمیر نہر مذکور کو منظور نفرماوین حضور نے ہماری التماس پر توجہ فرما کر ہلوگون کو اپنے بار احسان سے ممنون فرمایا سر جارج کوپر صاحب بہادر سی + بی چیف کمشنر بہادر اودہ نے جو اون عذرات کی سفارش حضور عالی کی خدمت مین کی ہلوگون پر یہ کمال احسان فرمایا حضور کے عہد حکومت مین آمدنی اور خرچ مملکت ہند کا یکسان ہو گیا اور ہم تابعدار آمدنی پر ٹکس موقوف کر دینے سے حضور کے نہایت مشکور ہوئے چونکہ حضور ہمارے ملک کی خیر اندیشی مین بہت مصروف ہین اسلیے حضور کا نام ہند کے ہر باشندہ کے دل مین عزیز ہے تعلیم کی ترقی کیواسطے

جانب راست صاحب سکریٹری و جونیر سکریٹری چیف کمشنر اودہ بیٹھے اور اون صاحبون نے تمام رؤسائے و شہزادون کو اونکے مرتبہ کے موافق حضور مین ولیسرائے بہادر کے پیش کیا اور جانب چپ صاحب چیف کمشنر بہادر اور فارن سکریٹری و صاحبان کمشنر مندرجہ صدر رونق بخش ہوئے اول درجہ کے آٹھ رئیسون کو سکریٹری صاحب چیف کمشنر اودہ نے ولیسرائے بہادر کے روبرو پیش کیا اور نامی دوسرے رؤسا شہر کو جونیر سکریٹری نے پیش کیا اور ہر ایک رئیس نے ایک ایک اشرفی نذر پیش کی بعد ازان سکریٹری چیف کمشنر نے اون آٹھ رئیسون کو عطر و پان تقسیم کیا اور باقی رئیسون کو جونیر نے عطر و پان عنایت کیا اور جب حضور گورنر جنرل بہادر مع چیف کمشنر و فارن سکریٹری وغیرہ دربار سے تشریف لیگئے تو اون آٹھ رئیسون کو سکریٹری چیف کمشنر اودہ نے اونکی گاڑیون تک پہونچادیا اور باقی رؤسا شہر کو جونیر سکریٹری نے مشایعت کی اوسی روز دوپہر کو تعلقہ داران اودہ نے جو لکھنؤ مین موجود تھے شرف ملازمت حضور ولیسرائے بہادر حاصل کیا ۴ تاریخ کو گورنر جنرل بہادر نے مدرسہ جات اور چند نامی مقامات کا ملاحظہ فرمایا اور شام کو چھتر منزل مین جلسہ ہوا اور اوسی تاریخ راتکو ایک جلسہ دعوت کا حضور ولیسرائے کی طرف سے منعقد ہوا جسمین رؤسائے شہر سے جناب محسن الدولہ سی ایس آئی خطاب مختار الدولہ وغیرہ رونق افروز تھے ۵ تاریخ کو قیصر باغ مین اودہ کے تعلقہ دارون کی طرف سے جلسہ دعوت حضور ولیسرائے بہادر کا نہایت خوبی کے ساتھ ہوا روشنی و آتشبازی قابل دید تھی اور اس جلسہ مین رؤسائے اودہ نے ایک اڈریس مندرجہ ذیل بحضور جناب ولیسرائے بہادر کی پیش کی

نقل اڈریس از جانب تعلقہ داران اودہ بحضور جناب نواب نائب السلطنت

رایٹ انریبل نارتھ بروک صاحب بہادر ولیسرائے گورنر جنرل مختار ہند

ہم فرمانبردار تعلقہ داران صوبہ اودہ حضور کی خدمت مین بکمال ادب و دست بستہ ملتمس ہین کہ بنزول قدوم میمنت لزوم حضور کی دارالسلطنت صوبہ ہذا مین ہمکو نکو بہت بڑی خوشی و افتخار حاصل ہوا ہم لوگ چند سال سے نہایت متمنی اس بات کے تھے کہ اس شہر مین اپنی رحیم شہنشاہ کے قایم مقام کو مبارکباد و رونق افروزی دیکر رطب اللسان ہون اور شکریہ اس امر کا

پسند فرما کر اظہار خوشنودی فرمایا ۹ بجے میموریل باغ مین رونق افروز ہوئے وہانسے داخل کوٹھی ہوکر ۱۲ بجے کے وقت قیام گاہ سے اودہ ریلوے اسٹیشن تک انتظام صفائی اور نفاست آب پاشی سے طیار تھا اور صاحب مجسٹریٹ کے بنگلہ سے میموریل باغ تک پولیس اور وہانسے ریلوے اسٹیشن تک فوج جنگی اول روز کی طرح جمع تھی اور توپخانہ لب سڑک دریاے گنگ جمایا ۱ بجے کے وقت جناب محتشم الیہم مع صاحبان سیول ومیلٹری باجلوس شاہانہ حشم وخدم کے ساتھ چلے جب کہ ریلوے اسٹیشن پر پہونچے ۲۱ ضرب توپ سلامی سر ہوئین اور ریل پر ایک نہایت عمدہ اسپیشل ٹرین طیار تھی اوسپر سوار ہوکر روانہ لکھنؤ ہوئے —

مقام لکھنؤ و فیض آباد — ۲ دسمبر ۱۸۷۳ع کو ۳ بجے دن کے نواب گورنر جنرل بہادر اسٹیشن ریل پر رونق افروز ہوئے جس ٹرین پر لارڈ صاحب سوار تھے اوسکی محافظت خود صاحب ٹرافک میجر سپرنڈنٹ ریلوے نے کی تھی حضور نواب چیف کمشنر صاحب بہادر ممالک اودہ مع لیڈی صاحبہ ودیگر صاحبان عالیشان وشہزادگان والا ودومان نہایت فاخرہ مرق کی پوشاکین زیب تن کیے ہوئے پلیٹ فارم پر سوار واسطے استقبال کے تشریف رکھتے تھے سب نے نہایت گرم جوشی سے استقبال کیا ہنگام نزول اجلال شلک سلامی سر ہوئین اور حضور محتشم الیہم نے افسران سیول ومیلٹری سے ہاتھ ملایا بعدہ بتوزک شاہانہ سواری چلی جناب نواب معظم الیہ مراحم خسروانہ سے سبکا سلام لیتے ہوئے داخل معسکر عالی ہوئے ۳ تاریخ کو اہتمام ملاقات ہوا — ۱۱ بجے کے وقت شہزادگان اودھ و رؤساے معزز ملازمت حضور محتشم الیہم مین باریاب ہوئے اون سب رئیسون کو صاحب سکریٹری وجونیر سکریٹری چیف کمشنر اودھ نے لیجاکر کرسیون پر بٹھالا اس موقع پر صاحبان کمشنر ہاے بریلی ولکھنؤ وسیتاپور بھی شریک دربار تھے جبکہ جمیع صاحبان کرسی نشین ہوئے تو حضور ممدوح مع صاحب چیف کمشنر وفارن سکریٹری واندر سکریٹری کے تشریف فرما ہوئے حضور وایسرا بہادر کی ہلہی ہین صاحب پرایوٹ سکریٹری وجونیر سکریٹری وصاحب کمشنر بھی تشریف لائے اوس وقت سب لوگ تعظیم کے واسطے کھڑے ہوگئے اور جب تک حضور وایسرائے تخت شاہانہ پر رونق افروز رہے تب تک سب لوگ باادب استادہ رہے صاحب حضور وایسرائے کی

وفرش و فروش پُر تکلف سے آراستہ و پیراستہ کیا اور احاطہ کوٹھی مین خیمہ ہاے متعدد واسطے فرودگاہ دیگر صاحبون کے نصب کرائے اور خود بدولت بنابر اداے رسم استقبال سرحد ضلع پر تشریف لیگئے حضور جناب نواب انریبل نارتھ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل وویسرائے کشور ہند فتحگڈہ سے بسواری ڈاک یکم دسمبر ۷۳ء ۴ بجے رات کو رونق افروز کانپور ہوئے چنانچہ دو بجے سے کمپنی باغ یعنی میڈل فارم نواب گنج سے صاحب مجسٹریٹ کی کوٹھی تک کہ تخمیناً چار میل کا فاصلہ ہوگا سڑکون پر صفائی اور آبپاشی ہوگئی اور بحسن انتظام بابو بالکرام صاحب تحصیلدار پرگنہ جاجمؤ ضلع کانپور کے یہ انتظام ۵ بجے تک بوجہ احسن تدبیر ہوا نواب گنج سے صوبہ دار کے تالاب تک ملازمان پولیس اور وہان سے صاحب مجسٹریٹ کی کوٹھی تک فوج جنگی کے سوار و پیدل ہر دو جانب لب سڑک تین تین قدم پر حاضر تھے اور تُرب سواران رسالہ اول ہندوستانی واسطے اداے رسم پیشوائی کے دروازہ میڈل فارم نوابگنج پر موجود تھے قریب ۶ بجے جناب عظمت مآب نائب السلطنت بہادر مع صاحب مجسٹریٹ کانپور و جناب سکریٹری بہادر نوابگنج مین بسواری گاڈی چار اسپہ داخل ہوئے اوس وقت سواران فوج و ملازمان موجودہ پولیس نے سلامی اوتاری وہان سے جناب مفخر الیہم بہ نوبت شاہانہ کوٹھی قیام گاہ پر جلوہ افروز ہوئے باجہ نوازون نے دھیمے سُرون سے باجا بجانا شروع کیا جب حضور ممدوح قیام گاہ پر رونق افروز ہوگئے ملازمان پولیس و سیاہ اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوگئی صرف ایک گارڈ گورہ کا واسطے پہرہ و حفاظت قیام گاہ کے حاضر رہا قریب ۹ بجے شب کے جناب ویسرائے بہادر نے بحاضری صاحبان اسٹاف و چند صاحبان ہیول ملیٹری کے طعام تناول فرمایا اور ۱۰ بجے استراحت کے لیے کمرۂ خوابگاہ مین تشریف لیگئے ۲ دسمبر کو علی الصباح از قیام گاہ تا بہگزین خوب صفائی اور چھڑکاؤ ہوا اور ملازمان پولیس کا سڑک پر ہر چہار طرف انتظام رہا اوس وقت جناب ویسرائے بہادر بسواری فٹن دو اسپہ مع صاحبان سکریٹری و مجسٹریٹ و ایکٹ صاحب کمشنر و قسمت و اسٹوار صاحب مہتمم میگزین و دیگر صاحبان عالیشان کے واسطے ملاحظہ قلعہ و میگزین کے تشریف لیگئے قلعہ سے ۲۱ ضرب شلک سلامی سر ہوئین حضور ویسرائے زائد از ڈیڑھ گھنٹہ قلعہ کے اندر ہر قسم کے کامونکو جو وہان طیار ہوتے ہین ملاحظہ فرماتے رہے اور

ہوتی ہے آپ لوگ ان صورتحال اور اون تدابیر پر جو ہمنے کی ہین آزادانہ خیال سے معلوم کرونگے کہ تردد کا اگرچہ ایک بڑا سبب ہے لیکن اس امر کے باور کرنے کی بھی عمدہ وجوہات ہین کہ سرکار اور رعایا خدا کی عنایت سے ان مشکلات کا جو ہمکو درپیش ہے اچھا بندوبست کرسکی گی —

صاحبان آپ لوگون نے اپنے اڈریس مین میری آگرہ کے متفرق رفاہ عام مقامون کے دیکھنے کا ذکر کیا ہے مجھے نہایت خوشی ہوتی ہے کہ بغرض دیکھنے اون جگہون رفاہ عام کے جو متفرق شہرون مین سے ہمنے ہندوستان کے مختلف مقامات کی سیر سے حظ اوٹھایا اور مین خیال کرتا ہون کہ مین آگرہ کو بسبب اسکے کہ اوسمین رفاہ عام کے جلسہ اور کمیٹیان موجود ہین اچھی طرح سے مبارکبادی دیسکتا ہون خصوصًا آگرہ کا خیرات خانہ دیکھکر مین خوش ہوا کہ رحم اور تلطف اور کفایت اور بہت سے محتاجون کی پرورش ہوتی ہے جیساکہ آپ لوگون پر ظاہر ہے کہ گورنمنٹ ہند مینوسیپل کی ترقی سے نہایت خوش ہوئی ہے اور مین اگرچہ بمقابلہ جناب مسٹر ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی وشمالی اس وقت گفتگو کر رہا ہون لیکن مین کہنے سے درگذر نہین کرسکتا ہون کہ جو جناب مغربی الیم نے تدابیر مینوسیپل کی ترقی کیواسطے کین اونکو ہم نہایت پسند کرتے ہین ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ممالک بحیثیت مینوسیپل گورنمنٹ کی ترقی پر ہے یہ سچ ہے کہ آیندہ یہ بہت عمدہ صورتین پیدا کرین گی نہایت ہی فائدہ کی یہ بات ہے کہ باشندگان ہند سے جو مینوسیپل کمیٹی کے ممبر ہین رائے اور خیالات آزادانہ ملاکرین مین یہ کہتا ہون کہ ممالک مغربی وشمالی کے مینوسیپل کمیٹی جنمین آپ لوگون کا اول درجہ ہے اس امر پر غور کرین کہ وہ امتحان مین ہے یعنے وہ ایک قسم کے نمونہ ہین جسپر تمام ہندوستان کی نظر ہے مجھے یقین ہے کہ یہ خیال آپ لوگون کا بنا رہیگا اور اپنے کام عقلمندی سے انجام کرنے پر مائل کرین گے اور یہ دکھلادین گے مقامی پنچایتی حکمرانی تھوڑے عرصہ مین اس ملک مین مستحکم بنیاد پکڑ سکتی ہے اے صاحبان اخیر مین مجھے یہ کہنا ہے کہ مجھے آگرہ مین آنے سے خوشی ہوئی ہے تمھارا اور اون سب لوگون کا جو اسکے باعث ہوے بہت ممنون ہون اور بخوشی و خرمی آپ لوگون سے خیرباد کہتا ہون فقط

مقام کانپور — خبر آمد آمد جناب فیضمآب وزیرالہند دام اقبالہ کی سُنکر حضور مسٹر جان کلارینٹ دانیل صاحب بہادر مجسٹریٹ ضلع کانپور نے بتقریب مہمانداری انیمی کوٹھی کو نہایت الات

صرف سے کچھ زیادہ ہی) بہت اچھی پیداواری ہے ممالک برہما مین چاول ایسی افراط سے پیدا ہوا ہے کہ کبھی نہین ہوا ممالک مغربی وشمالی مین باستثنائے چند مقامات شرقی کے مدراس بمبئی و پنجاب مین بھی فصل بہت عمدہ پیدا ہوئی ہے ہمکو یقین ہے کہ جیسا سالہاے ماضیہ مین ہوا ہے اس زمانہ گرانی مین بھی کہ جو ہند کے آٹھوین حصہ سے زیادہ خلایق پر موثر نہین ہے معقول انتظام رہے گا مجھے اس امر کی دریافت کرنے کی عمدہ وجہ ہے کہ جس طرح تجارت یہان پر عمدہ ہے بجا حال اور مقامات کا بھی ہے گورنمنٹ نے غلہ کا محصول ریل پر کم کر دیا ہے اور آئندہ جہان کہین غلہ کی روانگی کی ضرورت ہوگی وہانکا بھی روانگی غلہ کا محصول براہ ریلوے کم کر دیا جاویگا ہم لوگون کو یہ بات ذہن نشین ہے کہ ایک ملک مین قحط کے وقت غلہ جا بجا پہونچانے کے واسطے تجارت سے بڑھکر اور کوئی عمدہ طریقہ دستیاب نہین ہو سکتا ہے نظر بحالات بالا ہمارا ارادہ نہین ہے کہ اس ارادے مین کسی طرح مخل ہون اور اسی وجہ سے نرخ کی ایک مقدار معین کرنے سے ہمنے صاف انکار کیا اور نہ ہمنے منظور کیا کہ دوسرے مقامات کو جو غلہ بھیجدیا جاتا ہے اوسکے انسداد کیواسطے سخت بندوبست کیا جاوے کلکتہ کے نقشتجات پر مٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ دو مہینے مین نرخ بڑھ جانے کی وجہ سے چاول کی روانگی دوسرے مقامات کو بہت کم ہوئی یعنے صرف ۱۷۵۰۰ ٹن چاول باہر کو روانہ ہوا ۱۸۷۲ء مین برماہاے اکتوبر و نومبر ۴۷۶۲۷ ٹن روانہ ہوا تھا حال مین جو مال باہر کو روانہ ہوا انجیال موجودگی بہت کم تھا جیسا کہ ہمنے پیشتر کہا ہے کہ ہمارا ارادہ تجارت کی آزادی مین دست اندازی کا نہین ہے ہمکو خاص تدبیرون سے تجارت کے نقصانات کی اصلاح کرتے ہین اگر ملک کے کسی حصہ کی ضرورت کے واسطے ایسی تدابیر ناواجب ہوجاوین جس اضلاع مین قحط ہے وہان کے صاحبان کمشنر سے ہمنے خود دریافت کیا ہے اونکو گورنمنٹ پر کامل بھروسہ ہے اور مجھے اطمینان ہے کہ وہ اپنا کام انجام دینگے اونکی تمام تجویزون پر عمل درآمد کیا گیا ہے اونکو اختیار رہے کہ سخت ضرورت کے وقت اپنی رائے کے مطابق کارروائی کرے مجھے امید ہے کہ قبل کلکتہ واپس جانے کے کارخانجات پرورش قحط زدگان کو دیکھونگا اور قسمتون کے حکام سے جہان گرانی ہے ملاقات کرونگا اس طرح سے دوبدو دریافت حال سے بمقابلہ تحریری رپوٹون کے مجھے زیادہ واقفیت

کرے گی ابھی تک اس مدد کا وقت نہین آیا ہے لیکن جس وقت اور جس جگہہ ضرورت ہوگی انتظام اس امر کا
کردیا گیا ہے فورًا مدد دینا شروع کردیا جاوے گا یہ بات شاذ و نادر ہوتی ہے کہ کبھی کوئی آفت اوے
اور اوسکے دفعیہ کی کوئی تدبیر فورًا نہ کیجاوے جناب ملکہ معظمہ کی وسیع عملداری مین کبھی کوئی
آفت ایسی نہین ہوئی ہے جسمین یہ ثابت نہوا ہو کہ سلطنت برٹانیہ نہایت تردد کی ساتھ اوسکے
دفعیہ مین شریک ہمدردی نہوئی ہو اس وقت سے بڑھکر اور کسی موقع پر زیادہ موثر نمونہ نہین
دکھلایا جاسکتا ہے جس وقت کہ بنگالہ مین فصل خراب ہوجاوے گی خبر تار برقی کے ذریعہ سے لندن مین
پہونچی گی ہلوگون نے سنا ہی کہ شہر لندن کے باشندگان نے قحط سالی مین مدد دہی سے بنگالہ والون کی
ہمدردی مین بہت جلدی کی اس ہمدردی اور فیاضی کے تمام برٹش انڈیا مین شکرگزاری کی ساتھ
قدر کیجاوے گی مجھے اس بات مین شک نہین ہے کہ آپ لوگون نے بنگالہ مین اپنے ہمقومون اور ہموطنون کی
واسطے (بشرطیکہ ضرورت ہو) ہندوستان کی ہمدردی کا صحیح صحیح اظہار کیا ہے سالہای گذشتہ
کی نہایت سخت گرانی تجارت کی عام شوارع سے بہت دور دور مقامون مین محسوس ہوئی
تھی ایسے مقامات کے اول باشندگان بغرض پرورش باشندگان کی بمدد ہر ایک مقام کی حکام
کی سمجھنے اندازہ کرلیا ہے کہ غالبًا کس قدر خلایق سرکار کی پرورش کی محتاج ہوگی اور بہت بہت
غلہ جو (اون مقامات کو بھیجا جاویگا کہ جہان غلہ کی کمی ہوگی) قیمتی خرید کرلیا ہے اور خرید کی اجازت
دی ہے سرکار نے وہی تدابیر بلا کمی وبیشی کی ہے جو بنگالہ کی لفٹنٹ گورنر حال اور دوسرے
حکام جنھون نے ۱۸۶۵ع کے قحط مین تردد تلاش کی اور اوسکی رپورٹ لکھی گئی تھین ۱۸۶۸ع
و ۱۸۶۹ع مین ممالک مغربی و شمالی مین جو سخت قحط ہوگیا تھا اور جناب سر ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ
گورنر ممالک مغربی و شمالی کے حکیمانہ کارروائی سے عمدہ بندوبست کیا گیا تھا اوسنے جو تجربہ
حاصل ہوا اوسی سے سمجھنے اس بندوبست حال مین مدد دیا ہے گورنمنٹ ایسے ایسے
بندوبست کرنیکے بعد جنکو مینے بیان کیا ہے اس امر مین شک کرنے کی کوئی وجہ نہین پائی کہ
اوس گروہ خلایق کو جو اپنی پرورش آپ کرسکتا ہی اپنے واسطے غلہ بہم پہونچاتے ہین ہندوستان
کی دوسری جگہون سے مدد لیجاوے مثل ضلع باقرگنج متعلقہ بنگالہ (جہان چاول اس افراط
سے پیدا ہوتا ہے کہ وہان کے باشندگان اور کل اضلاع قسمت اوڑیسہ کے رہنے والون کے

اِس پریشانی کے رفع کرنے کی تدبیرین بہت جلد کرلین ہین یعنی ہمارا خاص منشا یہ ہے کہ جہانتک
ممکن ہو اس گرانی کا بندوبست کیا جاوے یعنی رعایاے ملکہ معظمہ مین سے کسیکی جان کا زیان نہونے
پاوے آج کل جو حالت ہے اوسکی نسبت ہمکو کامل طور پر خبرین قابل اعتماد پہونچ چکی ہین اور تدابیر انتظام
رفع پریشانی مین ہمارے اوس تجربہ نے نہایت مدد دی ہے جو سالہاے گذشتہ مین انھین اطراف
مین قحط غلہ کے سبب سے ہمکو حاصل ہوا سنہ ۱۸۶۵ع کی گرانی صرف اوڑیسہ مین تھی بلکہ مسٹر ایف کارل
صاحب کی عمدہ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوس سال بہار اور قسمت راج شاہی مین بھی چاول کم
ہوا تھا سنہ ۱۸۶۵ع مین تقریبًا دو کرور چالیس لاکھ آدمیون کو قحط نے گھیر لیا اور قریب اوسی قدر
آدمیونکو اس سال بھی گرانی سے تکلیف اوٹھانا پڑیگی سنہ ۱۸۶۵ع کی گرانی سنہ ۱۸۶۴ع مین کم پیداواری کے بعد
ہوئی تھی لیکن اس سال کی گرانی کئی سال اچھی پیداواری ہونیکے بعد ہوئی تھی بہار و
راج شاہی مین چاول کا نرخ ماہ بماہ اکتوبر و نومبر سنہ ۱۸۶۵ع اس سال کے انھین مہینون کے
نرخ سے بہت گران تھا ہمکو اس سال جہانتک علم ہے بہ نظر حالات عامہ بہ قرین قیاس سمجھا
جاتا ہے کہ اس سال کی گرانی سنہ ۱۸۶۵ع و سنہ ۱۸۶۶ع کی گرانی سے زیادہ نہوگی بلکہ فصل سرما
مین اور آیندہ فصل زمستان مین بارش ہوئی تو بلاشبہہ گرانی کم ہوجاویگی جو تجویزین ہمنے کین ہین
بذریعہ ریزولیوشن گورنمنٹ گزٹ آف انڈیا کی مشتہر کی گئی ہین ایام قحط مین وے لوگ تکلیف
اوٹھاتے ہین جنکا گذر محنت مزدوری سے ہوتا ہے اس قسم کے لوگ اور اور لوگ جو مزدوری
تلاش کرتے ہین اونکی واسطے گورنمنٹ صرف بڑی بڑی تعمیرات ہی نہین جاری کریگی بلکہ جہانتک
ممکن ہوگا اونکے گھرون کے قرب وجوار مین چھوٹے چھوٹے کام جاری کیئے جاوین گے ہندوستان
کے باشندے اس بات مین ممتاز رہے ہین کہ وہ لوگ اپنے رشتہ دارون کی جو محنت مزدوری
نہین کرسکتے ہین پرورش کرتے ہین اور بھی جو لوگ آفت مین مبتلا ہوتے ہین اونکی خبرگیری
کرتے ہین لیکن ایام قحط سالی مین جس طرح کہ بڑی امداد اونکی فیاضی سے طلب کیجاویگی امید
نہین ہوسکتی کہ وہ پورے پورے ہوسکے اور جو لوگ محنت و مزدوری کرسکتے ہین اکثر وے
لوگ شکم پری کے ذریعون سے محروم رہین گے جب کبھی ایسی پریشانی کی حالت نظر آویگی
گورنمنٹ ہر ایک مقام کے باشندگان مالدار کی مدد سے بندوبست مناسب اون محتاجون کیواسطے

کرتے ہین کہ اس قدیم مشہور شہر آگرہ مین بھی جلد آپ تشریف فرما ہوکر اسکو مفخر و ممتاز فرماوین گے

جناب معلے القاب وسیر ایہا در نجو اب اڈریس کے کلمات ذیل زبان مبارک سے ارشاد فرمائے

مین تمھاری اس وفاداری اڈریس سے نہایت مسرور ہون کہ آپ لوگون نے جس عمدہ طریق سے بطور نائب السلطنت آگرہ مین میری خاطرداری کی اور خصوصًا تاج محل کی نفیس روشنی سے مجھکو محظوظ کیا اسکی اطلاع بحضور ملکہ معظمہ دام ملکہا کیجاویگی اور مجھے افسوس ہے کہ وہ دربار جسکا مینے ارادہ کیا تھا ملتوی کرنا پڑا اور اسکے التوا سے عام کو کسی قدر نا امیدی ہوگئی تاہم راجپوتانہ اور ممالک متوسط کی فرمانروا اور سردارون اور راجگان اور ملکہ معظمہ کی دیگر رعایاے ممالک ہذا کے بعض ممتاز لوگون سے مجھسے ملاقات ہوئی جنمین سے اکثرون نے خود یا اونکے آبا و اجداد یا متعلقون نے زمانۂ خوف و خطر مین خدمات شایستہ سے ملکہ معظمہ کو خوشنود کیا اور جس وجہ سے دربار ملتوی کیا گیا وہ یہ ہے کہ قریب ایک مہینہ کے زمانہ گذرا جس وقت کہ دربار کا تمام انتظام ہوچکا تھا اوسکے بعد ہمکو یہ خبر ملی کہ بنگال احاطہ مین غلہ نہایت کم ہوا چونکہ خلایق کا ایک گروہ کثیر غلہ کی کمی سے حیران و پریشان تھا اسلیے ہمنے یہان یا لکھنو مین دربار کا ہونا غیر ممکن خیال کیا مگر اس امر کے دریافت ہونے سے مجھکو کمال خوشی ہوئی کہ ان لوگون نے جو دربار مین شریک ہونیکو تھے میرے مطالب صحیح صحیح سمجھ لیے مینو سپلٹی آگرہ نے اپنے ہموطنون اہل بنگالہ کی نہایت ہمدردی ظاہر کی ہے اور شہر آگرہ تجارت کا بڑا عالیشان مرکز ہے لہذا گورنمنٹ کے افعال و خیالات کو مشتہر عام کرنے کی غرض سے مین بخوشی اس موقع پر آپ لوگون کو اس حال سے مطلع کرتا ہون کہ جس قدر غلہ کی گرانی کا آپ لوگ خیال کرتے ہین اور اس فعل ہو جانے سے جو ابتری ہوگئی اوسکے انسداد کے لیئے جو تدابیر کیے گئے ہین اونسے آگاہی دیتا ہون یعنی اب صورت حال یہ ہے کہ تمام بہار اور قسمت راج شاہی مین موسم سرما کا چاول بہت ضایع ہوا اور اون اضلاع کے بعض مقامات مین بسبب قلت بارش کے ربیع کے دوکشت مین بہت ہرج واقع ہوا اور دیگر اضلاع بنگالہ مین چاول کی زراعت کو کہین کہین گزند ہوا ہے لیکن غلہ کی کمی کی وجہ سے زیادہ تر پریشانی کا احتمال صرف بہار اور قسمت راج شاہی مین خیال کیا جاتا ہے گورنمنٹ اپنے فرایض سے بخوبی واقف ہے اور ہم نے

جس مین جناب سر ولیم میور صاحب شامل ہین اور رائے حاصل کی جاوے بعد ازان مسودات قوانین مال اور لگان ممالک مغربی و شمالی کی بابت تحریک ملتوی رہی اصل مطلب یہان کونسل منعقد ہونے کا یہی تھا کہ مسودات قوانین مال و لگان کی بابت تحریک کیجائے لیکن یہ التوائے جسکا کچھ خیال اور کچھ گمان بھی نتھا اس وجہ سے ہوا کہ جناب ڈیوک آف ارگایل بہادر کی ایک تحریر جناب وایسرائے بہادر کے نام موصول ہوئے تھے جسمین ڈیوک مفخر الیہم اوس رعایت حقوق کاشتکارون کی بابت جس سے مالکان زمین کو ضرر پہونچتا ہے اعتراض فرماتے ہین اور اس معاملہ پر زیادہ غور فرمانے کے واسطے ارشاد کرتے ہین لہذا بر خاست اس جلسہ کے جناب ممدوح باقی راجاؤن کے یہان باز پرسی کے لیے تشریف لیگئے ۲۴ ماہ نومبر ۱۸۷۳ء کو جناب مستطاب وایسرائے بہادر بنابر ملاحظہ ہاسپٹل ہسپتال کے واسطے تشریف لیگئے وہان پر صاحبان میونسپلیٹی آگرہ نے ایک اڈریس حضور مین وایسرائے ممدوح کے گذرانی کہ جسکا مطلب مفصلہ ذیل ہے —

اڈریس از جانب میونسپول آگرہ

خلایق پناہا — آگرہ کے میونسپول کمشنر نہایت شکر گزار ہین کہ حضور کے اس قدیم شہر کی دلنواز دی سے یہانکے باشندون کو عزت و افتخار حاصل ہوا اس وقت مین آپ کی تشریف آوری کی خبر سے تمام ادنے و اعلے و اوسط درجہ کے لوگون کو کمال خوشی حاصل ہوئی اگرچہ بڑے دربار کے ملتوی ہونے کی خبرین پہلے آچکی تھین آپکی رعایا پروری کے خیالات کے جنکی وجہ سے دربار ملتوی رہا نہایت سنا اور توصیف کی جاتی ہے میونسپلٹی کو اس واقع کے معلوم ہونے سے نہایت تاسف ہوا کہ بعض اضلاع بنگال مین قحط نمودار ہوا اور التماس کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ جو تدبیرین کہ وہان کی بہبودی اور پرورش محتاجون کے باب مین تجویز کرے گی اونمین تا بمقدور میونسپلٹی کی جانب سے بھی مدد دی جاوے گی اور چونکہ آپ نے آگرہ کے کیے ایسی مقاصد کو بغرض بہبودی رعایا ملاحظہ فرمایا جنمین تعلیم دی جاتی ہے یا اور اور کام رفاہ عام کے کام مین آتے ہین لہذا میونسپلٹی اسکا خاص شکریہ ادا کرتے ہین اور نیز آپکی اون عنایت کا کہ اون مدارس وغیرہ مین جس جگہہ روپیہ کی زیادہ تر ضرورت ہے آپ نے فیاضانہ عطیات مرحمت فرمائے میونسپلٹی آپ سے بحالت ممنونیت خیر باد عرض کرنے کے بعد اس تمنا کا اظہار

لیڈی ازبیل مس[1] بیرنگ بیگم صاحبہ کی روضہ تاج گنج اور ۱۵ اسی تاریخ روز شنبہ کو قلعہ کا ملاحظہ کیا
لفٹنٹ گورنر بھی اوس روز بہمراہ صاحب حضور تھے ۱۸ اسی تاریخ کو کمپ مین لیوی ہوئی اور آگرہ
کلب گھر کی طرف سے ٹیکاف ہاؤس مین کھانا ہوا اور جناب گورنر جنرل بہادر مع لفٹنٹ
گورنر بہادر کے تشریف لیگئے اور ۱۹ اسی تاریخ کو راجہ بھرت پور کی جانب سے حضور ممدوح کی تواضع
ہوئی تھی مہاراجہ کی جانب سے مسٹر لوٹن صاحب کمپنی مہتمم باورچی خانہ ہوئے تھے جو
نواب سر جان لارنس صاحب بہادر سابق گورنر جنرل کے دربار مین مہتمم کھانے کا کام انجام
دیا تھا ۲۰ اسی نومبر کو ایک ایک راجہ علیحدہ علیحدہ باریاب ملازمت جناب نواب گورنر جنرل
بہادر ہوا ہر راجہ کے واسطے چند لمحہ مقرر تھے لیکن ساڑھے ۱۰ بجے سے ایک بجے ۱۰ منٹ
تک یا ڈیڑھ گھنٹہ بعد مالوے[2] ۱۱ ضرب توپ سلامی آمد و رفت ہر راجہ بموجب نقشہ ذیل سر ہوئین

مہاراجہ ریوان	کشن گڑھ	بھرت پور	دھولپور	دتیا	بنارس	ستھر
۱۷ ضرب	۱۷ ضرب	۱۷ ضرب	۱۷ ضرب	۱۷ ضرب	۱۷ ضرب	۱۷ ضرب

چرکھاری	کل انواب	مالوے[2] ۱۱
۱۷ ضرب		

اور ۲۱ اسی نومبر کو جناب ولیہد صاحب بہادر بازدید کیواسطے
سب راجون کے یہان آپ تشریف لیگئے اور سب جگہہ اکیس[21] اکیس[21] ضرب توپ کل سلامی ۱۷ ضرب
توپ راجہ لوگون کی طرف سے حضور ممدوح کی سلامی سر ہوئین مگر راجہ ریوان و بھرت پور و بنارس
صبح ۸ بجے سے ملاقات ہوئی گیارہ بجے سے جلسہ واضع آئین و قوانین یعنے لیجس لٹیف کونسل ہند
کا جلسہ آگرہ مین منعقد ہوا جس مین نواب محتشم الیہم صدر نشین ہوئے اور سر فلٹ ڈوس
صاحب بہادر اس جلسہ مین بطریق تماشائی مقرر تھے اول مینوسپول و دیہاتی پولیس
کی متعلقہ مسودہ ہاے قانون پیش کیے گئے سر ولیم میور صاحب بہادر نے مسودہ اول پر کچھہ تقریر کی
اور مسٹر ایپ بھوس صاحب نے دونون ترمیم مین جنکو حضور ممدوح پسند فرما چکے تھے بغرض
حصول رائے کونسل ظاہر کین ازان بعد مسٹر ایپ بھوس صاحب نے یہ بیان بھی پیش کیا کہ مجموعہ
ضوابط فوجداری کی اوس دفعہ مین جسمین سزاے تازیانہ ہے ترمیم کیا جاوے و مسودہ درباب
مینوسپلٹی بریٹش برہما پیش کیا جاوے اور ایک مسودہ قانون جس سے برٹش انڈیا مین سلاطین
ملک غیر سے بھرتی کی ممانعت ہو طیار ہونے کی ضرورت بیان کی بایں وجہ سلیکٹ کمیٹی کی

کی آواز آتی تھی چونکہ حضور نے اینکم ٹکس معاف فرمایا تھا اس وجہ سے رعایا بمبئی اپنی جان نثار کرنیکو تیار تھی

کیفیت دربار آگرہ کی ۔۔۔ ۲۰ دسمبر ۱۸۷۳ع کو حضور لارڈ صاحب بہادر کا ارادہ تھا کہ آگرہ مین دربار عام ہوگا اور بڑی تیاری اس دربار کی ہوئی تھی اور قلعہ بھی اوسی طرح آراستہ ہونیوالا تھا کہ عہد بادشاہان خاندان اکبری کے ہوتا تھا مگر بسبب شدنی امر کے بنگال احاطہ مین سامان قحط نمودار ہوے اور حضور ممدوح کو بندوبست رفع قحط کا کرنا ضرور ہوا پس دربار ملتوی رہا مگر تاہم بطور ملاقات رئیسون کے حضور فیض گنجور کوہ شملہ سے آتے وقت آگرہ مین قیام فرمایا رئیسان والیان حسب ضابطہ ذیل قدمبوسی سے شرف اندوز ہوے یعنے ۸ ماہ نومبر ۱۸۷۳ع کو مہاراجہ والی بھرتپور درانا اودے پور وراجہ دتیا زینت افزائے آگرہ ہوے ۱۱ ماہ مذکور العدد کو نواب سر ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی وشمالی اور مہاراجہ ریوان وکشن گڈہ وسمتھر وبنارس وچرکھاری وبجاور اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس مقام کو زینت بخشی اور تمام صیغہ ریاستہاے عنیوا اور صیغون کے صاحبان سکریٹری گورنمنٹ بھی رونق افروز ہوئے ۱۴ ماہ نومبر ۱۸۷۳ کو بروز جمعہ ۸ بجے ۴۰ منٹ گذرے جناب نواب گورنر جنرل بہادر یل دریاے جمن پر آپہونچے سوای معمولی سواران اور پیادون کے تمام سردار اور رئیس وحکام فرنگ وصاحب ایجنٹ بہادر راجپوتانہ و کمشنران قسمت وحکام ضلع پرالوٹ سکریٹری گورنمنٹ ممالک مغربی وشمالی ورؤسا وتعلقہ داران کلان بنابر استقبال کے زرق وبرق سے رونق افروز تھے جب جناب نواب ممدوح کی تشریف آوری مین ذرا سا دقیقہ رہگیا حضور سر ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی وشمالی جریدہ وردی اسپ مع سواران باڈی گارڈ واسطے استقبال کے اسٹیشن ریل پر تشریف لے گئے والمختصر پر ۲ منٹ گذرنے بعد حضور گورنر جنرل بہادر بعد عبور دریاے جمن ہاتھی پر سوار ہوئے آگے صاحبان سکریٹریان گورنری اوسکے بعد حضور کا ہاتھی بہت سجایا اونکے بعد نواب سر ولیم میور صاحب بہادر کا ہاتھی تھا نواب گورنر جنرل بہادر محبت کی نظر سے ہر ایک کو دیکھتے جاتے اور ہاتھ شاہانہ اوٹھاکر سبکا سلام قبول فرماتے جاتے تھے جب سواری آخر صف پر پہونچی باج گذاران مہاراجہ بھرتپور وریوان وغیرہ کی فیل نمبروار عقب عقب روانہ ہوتے گئے وگران پر پہنچ کر جہان خیمہ شاہی استادہ تھا یہ سب عمائد سمرکاب رہے اوسی روز شام کو حضور ممدوح نے بھراہی جناب

آغاز چمن ثالث از خیابان سوم مختصر سیر گلشن ہند

ذکر فرمانروائے جناب ملکہ معظمہ لندن دام اقبالہا کی ولیعہد شاہزادہ پرنس آف ویلس کا ہند مین رونق افروز ہونا

ذکر حکومت جناب نواب ہز اکسلینسی ڈی رایٹ انریبل ٹھامس جارج ہیئر ابرون نارتھبروک صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند مس ابتدای ۱۸۷۲ع لغایت ۱۸۷۶ع

جناب فیضمآب نواب انریبل تھامس جارج ہیئر ابرون نارتھبروک صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند نے ۲۸ ماہ اپریل ۱۸۷۲ع کو ایوان شاہی فورٹ ولیم بنگالہ اعنے کلکتہ مین اجلاس فرمایا اور سر ولیم اسٹریچی صاحب بہادر اپنے قدیم کام پر جلوہ گر ہوئے لارڈ صاحب بہادر نے اعلیحضرت قیصرہ ہند کہ جو ہندوستان کی رعایا پر نہایت بار عظیم تھا معاف فرمایا کہ تمام ہند ثنا خوان و دعاگو نواب ممدوح ہوئے اسی سال بمبئی مین حضور ممدوح نے ایک نہایت عظیم دربار عام فرمایا اور رئیسان و والیان ہند کو اپنی ملازمت سے سرفراز فرمایا اسی دربار مین جناب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کو اسٹار اف انڈیا کا خطاب حضور ممدوح نے عطا کرکے زبان مبارک سے فرمایا کہ اے رئیسان ہند ہم اکثر ولایت مین سنا کرتے تھے کہ اہل ہند محض بیمروت ہوتے ہین لیکن ہمکو برعکس اوسکے نظر آیا اور وہ بے بنیاد معلوم ہوا بعد برخاستگی دربار کے نواب صاحب بہادر شہر بمبئی کے ملاحظہ کو تشریف لیگئے رئیسان شہر خصوصًا پارسیون نے نواب ممدوح پر بارش گلہاے تازہ اور رنگا رنگ کی کی تمام چوک مین پھول ہی پھول نظر آتا تھا اور ہر طرف سے آواز مبارکباد

عدالت مین شہادت دی تھی کہ جب شیر علیخان کو یہ خبر پہونچی تھی کہ برادر میرا عبداللہ بجرم قتل نارمن صاحب چیف جسٹس ہائی کورٹ فورٹ ولیم کلکتہ کے پھانسی دیگیا تو وہ نہایت غمگین ہوا اور ایک بڑے جلسۂ دعوت مین کہ جو خود اوسنے کی تھی بیان کیا کہ عبداللہ میرا ذاتی بھائی تھا مگر اوس شخص کا طریقہ ابتدا سے انتہا تک بے ادب رہا خیر اب پھانسی پائی لیکن ایک صدمۂ اس سے عظیم ہونیوالا ہے وہ یہی ہے چنانچہ ۱۳ مارچ ۱۸۷۲ عیسوی کو عدالت اپیل سے حکم پھانسی کا شیر علیخان کو صادر ہوا اسلے واضعان توارنج بعد پھانسی کے اسکا مغز تولا گیا تو وزن مین ۴۷۰ اونس اوترا سابق مین لندن شاہی کی سوسیٹی مین بابت اوسط اوزان مغزون کے بعد امتحان کامل کے نقشہ مندرجۂ ذیل بنایا گیا تھا ؎

اوسط مغز اہالیان لندن	اوسط مغز اہالیان فرانس	اوسط مغز اہالیان جرمن	اوسط مغز اہالیان سکاٹلند	اوسط مغز اہالیان انگلستان	اوسط مغز اہل سلام	اوسط مغز امریکا	اوسط مغز اہالیان حبش
۴۵-اونس ۵۰ کسر	۴۴-اونس ۵۹ کسر	۴۴-اونس ۶۲ کسر	۴۴-اونس ۱۱ کسر	۴۴-اونس ۱۱ کسر	۴۴-اونس ۴۴ کسر	۴۴-اونس ۴۴ کسر	اہالیان یورپ سے کم و شاذ و نادر زیادہ

غرض اس تحریر سے یہ ہے کہ بموجب قرارداد حکمائے انگلستان کے جنکا مغز بڑا ہوتا ہے وہی لوگ اکثر شہرۂ آفاق ہوتے ہین چونکہ شیر علیخان قاتل کا مغز نہایت وزنی تھا اگر یہ شخص تعلیم و تربیت پاتا تو موافق قاعدہ کلیہ حکما کے علم و فضیلت و حکمت مین بڑا نیکنام ہوتا جتنا وہ اس قتل ناحق کیواسطے بدنام ہوا ہے پس جن لوگون کو خالق مطلق نے مغز زیادہ عطا فرمایا ہے اونکو چاہیے کہ تحصیل علم مین کوشش کرین جسکے ذریعہ سے وہ اپنے وقت مین ایک بڑے نامی گرامی حکیم اور اہل علم مشہور ہو سکتے ہین کیونکہ مغز کا قدرتی عطیہ انکی محنت کا ایک بڑا معادن ہے ؎

جناب لیڈی کونٹیس میو صاحبہ یعنے میم نواب گورنر جنرل سابق کی ۵ مارچ ۱۸۷۲ء کو کلکتہ سے روانہ ہو کر ایک روز جبل پور مین قیام فرما ہوئین اور چار روز بمبئی مین رہکر گلاس گو نامی جہاز پر داخل لندن ہوئین اور خزانہ شاہی سے پنشن مقرر ہو گئی اور نہایت عزت اور توقیر سے مسکن پر فیروز کش ہوئین

چمن ثانی تمام ہوا

ملک کے رحلت فرمانے کا ضرر پہونچا جسنے کہ اوس عہدہ کے امورات کا انصرام جو کہ اون تمام
عہدون مین سے جو ملکہ معظمہ اپنی خاص رعایا سے کسی کو عطا فرماتی ہین بالاتر ہے اور نائب السلطان
و مالک کل برٹش انڈیا کا ہے اور نہایت اعلے ہے اوسکو ایسی قابلیت کے ساتھ انجام کیا
جو ایسے رتبہ کے واسطے شایان ہے جن اشخاص کو لارڈ صاحب مرحوم کے ساتھ امتیاز رابطہ
دوستی و اتحاد کا حاصل تھا اور بالخصوص جنکو اونکے ساتھ انصرام امور سلطنت مین افتخار شرکت
کا تھا یہ ایک ایسا حادثہ گذرا ہے جسکے بیان کرنیکے وہ متحمل نہین ہوسکتے ہین اور جناب فیضمآب
شہنشاہ ملکہ کیوٹین وکٹوریہ دام ملکہا کو ایسے وزیر الملک کی وفات سے نہایت غم و رنج ہوا

شعر شہنشاہ جہان را درد و ماتش دیدہ پرنم شد ہر سکندر اشک حسرت ریخت افلاطون عالم شد

نشائقین علم تاریخ پر مخفی نرہے کہ قاتل لارڈ مذکور کا حسب و نسب اس طرح پر ہے کہ شیر علی
و عبداللہ دو پنجابی ذاتی بھائی تھے شیر علی خان کو میجر جینس صاحب بہادر نے ۱۸۶۴ء کو
فوج مین بھرتی کیا بعد عذر کے میجر ممدوح نے اپنی اردلی مین رکھا زان بعد عرصہ دراز تک یہ شخص
کرنیل ٹیلر صاحب و پالک صاحب کی اردلی مین نوکری کرتا رہا ماہ مارچ ۱۸۷۵ کے درمیان
اسنے امبیلہ کی لڑائی مین بڑا کارنمایان کیا تھا بعد اوسکے باعانت ایک اور شخص کے
حیدر نامے اپنے رشتہ دار کو پشاور مین اوس عداوت سے مار ڈالا جو اوسکی پشتہا پشت
سے چلی آتی تھی مگر چونکہ عدالت فوجداری کے نزدیک یہ شک تھا کہ شیر علیخان نے پشاور
مین اپنے ہاتھ سے خون کیا ہے یا نہین بلحاظ اسکے وہ دائم الحبس کیا گیا اور تھوڑے عرصہ کے بعد
وہ جیلخانہ مین بیمار ہوا مگر جب صحت پائی تو عدالت فوجداری سے یہ سوال کیا کہ مجھے بعوض قید
دوام کے پھانسی دی جاے اور عرض کیا کہ مین لڑکا تھا اور دوبارہ مقدمہ ہذا کے مینے صرف ایک ہی
قتل کیا ہے مگر کچھ شنوائی نہوئی کیونکہ یہ ایک مضبوط قیدی تھا اور واضح ہو کہ یہ شخص جسکی نوکری
کرتا تھا اوسکی آقا اسکو بہت پسند کرتے تھے اور غصہ اسکے مزاج مین کثرت سے تھا اکثر اپنے
ساتھی ملازمونکی ساتھ لڑائی کیا کرتا تھا مگر قرینہ سے جہادی نہ معلوم ہوتا تھا بلکہ اپنی جان سے
بے پرواہ تھا چنانچہ اپنی ہلاکت کے واسطے ایسے ایک قائم مقام شاہ وقت کا قتل کیا بروقت
تحقیقات مقدمہ کے ایک قیدی نے بطور شہادت سرکاری کے از جانب سرکار مجسٹریٹ کی

رسم ماتمی ادا کی جاوے اور تمام عہدہ داران مالی اور فوجی و جہازی ملازمان ملکہ معظمہ دام اقبالہا کے
ایک مہینہ تک رسم تعزیت کی ادا کرین اور چاہیے کہ جناب ملکہ معظمہ کی تمام رعایاے مملکت ہند
کی کل اقوام جناب عظمت مآب آرل میو صاحب مقتول کی تعزیت کی رسوم مین ادا کرنیکو شریک ہون
سامعین تاریخ اس حادثہ عظیم کو سُنکر تاسف کرو کہ ۷ اسر فروری ۱۸۷۲ع کو **جہاز ڈفلنی**
نامے مع لاش لارڈ مرحوم کے اندر سرحد بندر کلکتہ کی روز سہ شنبہ کو داخل ہوا اور جناب
صاحب عالیجاہ نواب لفٹنٹ گورنر بنگال مع مصاحبان اپنے کے اور صاحب بی ایچ ایس بہادر
اور میجر جنرل نارمن صاحب بہادر سی بی ممبران کونسل اور سکریٹریان گورنمنٹ ہوم ملیٹری
ڈپارٹمنٹ اور مصاحبان جناب وایسرائے سابق لب ساحل واسطے پیشوائی جہاز کے تشریف
لیگئے اور اوس مقام تک گئے کہ جہان سے جنازہ روانہ ہوگا فقط

جناب قائم مقام گورنر جنرل بہادر اور جناب کمانڈر انچیف بہادر اور صاحبان چیف جسٹس آف
بنگال و رونیبل یونڈلارڈ بشپ کلکتہ اور آرڈنیری ممبران کونسل گورنر جنرل پر لنسپ گھاٹ
پر واسطے پیشوائی لاش جناب امیر کبیر لارڈ میو صاحب بہادر کے حاضر ہوئے جملہ ہمراہیان جنازہ
چار بجے شام کو مجتمع ہوکر پر لنسپ گھاٹ ساحل قلعہ کے میدان مین خضر پور کی سڑک تک
موجود تھے ایک بیڑا توپخانہ شاہی پر لنسپ گھاٹ کے قریب حاضر تھا وقت ورود لاش
کے بعدد ۲۱ ضرب توپ شاہی پی در پی سر ہوئین بعد طے ہونے آخر توپ توپخانہ مذکور سے
بعدد ۲۱ ضرب توپ قلعہ کے برج سے سر ہوئین اسی اثنا مین ہمراہیان جنازہ پر لنسپ گھاٹ
سے روانہ ہوکر پیادہ پا براہ سڑک قلعہ بسمت جنوب باغ عدن ہوتے ہوئے بترتیب داخل اول شاہی گورنمنٹ
یعنے ایک افسر سوار محکمہ صاحب کوارٹر ماسٹر اور کسی قدر سواران رسالہ اول بنگال گارڈ کلکتہ پلٹن
دالنیر مع بندوق سرنگون نمبر ۱۴ اور ۱۰۷ پلٹن گورہ شاہی ماتمی باجا بجاتے ہوئے خاص باجا
وایسرائے صاحب بہادر و باڈی گارڈ پیادہ و پیڈل چرچ اور قلعہ کے پادری صاحب و پادری صاحب
جناب گورنر جنرل وایسرائے بہادر و ڈاکٹر جے فرز صاحب سی ایس آئی و کرنل جی بلن صاحب
کامپ باڈی گارڈ و کپتان ایچ الیف گریگر صاحب و لفٹنٹ ٹی ڈیلین صاحب ایڈی کمپ توپ
گاڑی پر کپتان آر ایچ گرنڈ صاحب و ڈاکٹر او برائن صاحب رکھے ہوے ایڈی کمپ و کپتان

آغاز حادثہ

اے ممتحنان تاریخ اس حادثۂ عظیم کے تحریر سے قلم کو رشک اور مؤلف کے اشک کاغذ کو ایسا نم کرتے ہین اور رعشۂ تاسف سے ہاتھ لرزان ہے کہ لکھنا دشوار لیکن تاہم قدرے حال جناب فیضمآب میر الامرا نواب ارل لارڈ میو صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند و قایم مقام شہنشاہ لندن کے سفر آخری کا حسب تفصیل ذیل بطور مختصر درج تاریخ کیا جاتا ہی مصرع گر قبول افتد زہی عز و شرف

امروز افسوس ہے کہ بتاریخ ۷ مہ فروری ۱۸۷۲ع کو حضور پر نور والی و سرپرست ہندستان مہربان رعایا ارزیل نواب ارل لارڈ میو صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند نائب السلطنت واسطے ملاحظہ جزیرۂ پورٹ ویلیر کی تشریف لیگئے و ۶ بجے شام کو عمارات سرکاری کا ملاحظہ فرماتے ہوئے قریب ۷ بجے کے ارادہ سواری کشتی کا کیا کہ اسی اثنا مین یک بیک خونخوار جفاکار بدشعار ناقص الاطوار شیر علی خان پٹھانی بدبخت ناہنجار کہ مدت دائم الحبس حکومت ہا تھا جوانان گارڈ سے گذر کر حضور ممدوح کو ایک تیز چاقو سے ہلاک کیا افسوس صد افسوس کہ مملکت ہند کو آغاز عملداری انگریزی سے یہ نیا ضرر ایسے حاکم مہربان و سرپرست کے قتل کا ملا و تا صدور حکم ثانی جناب ارزیل نواب سر جان اسٹریچی صاحب بہادر اراکین کونسل کا درجہ اول تا تشریف آوری گورنر جنرل جدید کی حسب الحکم ولایت قایم مقام گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند مقرر ہوئے

ذکر حکومت نواب سر جان اسٹریچی صاحب بہادر قایم مقام گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند من ابتدی ۹ مہ فروری ۱۸۷۲ع لغایت ۲۷ مہ اپریل ۱۸۷۲ع

۹ مہ فروری ۱۸۷۲ع کو جناب قایم مقام گورنر جنرل بہادر نے ایوان گورنری مین جلوس فرمایا اور بلحاظ حادثۂ عظیم جناب نواب گورنر جنرل سابق کے حکم دیا کہ نشان قلعہ فورٹ ولیم کا تا صدور حکم ثانی نصف بلندی تک اوترا رہے اور آج کی تاریخ سے بعد دوپہر قلعہ فورٹ ولیم کی فصیل سے شلک توپ ۱۰۱ ضرب توپون کی ایک ایک منٹ کے بعد سر ہو لیکن اور اخیر توپ غروب آفتاب کے وقت سر کیجائے اور جس وقت یہ حکم ماتمی دوسرے صدر مقامات گورنمنٹ اور فوج کی جہاز نیون کی کلان مقامات مین پہونچے اوسروز سے

ایک عالم کو رنج اور شاہ دوران کو غم ہوا یعنی ۳۰ جنوری ۱۸۷۲ء کو جناب ارنیل نواب آرل لارڈ میو صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند مع جناب لیڈی صاحبہ بروز سہ شنبہ وقت شام بسواری گلاس گو نامی جہاز داخل برٹش برہما ہوئے و بروز دوشنبہ دوسرے روز جہاز ڈھاکہ نامی علے الصباح کو وقت پہونچا اور جہاز سے کل صاحبان عالیشان اوتری اور پانچ بجے شام کو اوسی روز جس قدر جہاز دریائی رنگون مین ہمرکاب نواب ممدوح کے گئے تھے اونہیں پھر پہونچے اور لائے گئے اوس وقت گھاٹ نہایت عمدگی کے ساتھ آراستہ تھا و تمام افسر ملازم سرکاری موجود تھے چار سو فٹ تک بارگاہ تیار کی گئی تھی جس مین ایک طرف رئیسان رنگون و دوسرے جانب مستورات رئیسان رنگون کی بنابر استقبال حضور ممدوح کے کھڑی تھین اون لوگون نے ایک عرضداشت مبارکباد کی پیش کی جناب لارڈ صاحب بہادر نے ۴ فروری علے الصباح دربار عام فرمایا جس مین ۱۹ اشخص ہندوستانی افسران کو خدمت کارگزاری کے صلہ مین پوشاک طلائی اور تمغہ مرحمت فرمای اور زبان مبارک سے دُرفشان ہوئے کہ حاضرین دربار کا مین شکرگزار ہون کسلیئے کہ اون لوگون نے وقت آنے وکیل جناب شہنشاہ ملکہ کوئن وکٹوریہ دام اقبالہا کے برہما مین حق تعظیم و تکریم کا بخوبی ادا کیا اور یہی باعث زیادہ تر ہماری خوشی کا ہے کوئی شخص تم لوگون سے اپنے دل مین یہ خیال نکرے کہ مین یہان کچھ تبدل و تغیر کرنے آیا ہون بلکہ ارادہ مین پیگو و تناسرم مین انگریزی حکومت تمھاری بہتری کیواسطے قایم ہی تاکہ تم سب لوگ باہم اپنی خوشی و آرام سے رہو جو وقت اور چیز تمھارے قبضہ مین ہے حفاظت سے رہے تم لوگونکی حقوق اور چال چلن پر لحاظ کیا جاویگا اہالیان ملک جو رسم یعنے مذہبی جھنڈا کھڑا ہونے سے یہ خیال باندھے ہوئے تھے کہ لارڈ میو انگریزی برہما پھر شاہ برہما کو دے دینگے یہ خیال لب دور کردو سب رئیسان رنگون نے بعد ادائے شکریہ کثیر کے بجواب اسکے عرض پرداز ہوئے کہ سرکار انگریز بہادر کا ہم لوگون پر ہمیشہ ایسے ہی خیال قایم رہے ۔

حضور ممدوح بعد درخاستگی دربار عام کے سرکاری جدید عمارتون کا ملاحظہ فرماتے ہوئے مع حضور لیڈی صاحبہ کے رومن کیتھلک اسکول کے طلباء کو انعام عطا فرمایا اور سیر کرتے ہوئے خیمہ گاہ مین رونق افروز ہوئے ۔

اے غرہ ناشدہ بخود و دودمان تو
ناز و جہاں شرف بہ تو و دودمان تو

چیزے کہ فخر اہل جہان ست عاریت
دولت عزیز عالم آن رایگان تو

مے زیبدت کہ سیر جہان در دمے کنی
اے رخش آسمان ہمہ دم زیر ران تو

گر خیمہ ترا ست طنابش شعاع مہر
جز آسمان دگر نہ سزد سائبان تو

جز تو کرا ست این ہمہ سامان خوشدلی
سوگند من بخود شد لیئے جاودان تو

طبع تو کان فیض و سخنہای بذل وجود
لعل و جواہر انچہ بر آید ز کان تو

مارا کہ بے بہار شگفتی نہ طبع ما
بنمود حق رہ چمن بیخزان تو

افتادہ ام بدان کہ زمین ایکہ بگذرد
از سدۂ ہمای بلند آشیان تو

خواہند جز تو سایۂ لطف خدا کرا
یعنے عیان ست بر ہمہ لطف نہان تو

مدّاح ہمچو ما و ممدوح چون تو کو
تو قدر دان مائی و ما رتبہ دان تو

آن شیوہ ہا کہ کس نہ پذیرد ز ان من
وان طرز ہا کہ خلق پسندد ز ان تو

آزردگی ربائے ہمانان زمان تست
کا زردہ ہیچ کس نبود در زمان تو

علمی تو طرفہ جوہر شمشیر خود نمود
بو نصر گشتۂ خرد خسروہ دان تو

کس را چو تو کجا ست بہر علم و طاقتی
ابر دو ترش کمن نکشد کس کمان تو

آمد ز سر نشاط و نمود این زمین پسند
خیزد ازین زمین نہ دگر ناتوان تو

اما در ان زمان کہ تو بر خیز گو بمیش
بر خیزد و دعا کند از بہر جان تو

چیزے کہ خوشتر ست بہ دنیا و آخرت
یارب نجوشترین نمط با دزان تو

دیگر ز بیم ما و تو تا روز رستخیز
تو قدر دان مائی و ما قدر دان تو

یادداشت ثانی در بیان گریہ وزاری ماتم جناب نواب آرل لارڈ میو صاحب بہادر گورنر جنرل و وایسرائے کشور ہند

ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ اب یہ مؤلف تاریخ نہایت غم و افسوس کے ساتھ بیان کرتا ہے کہ افسوس صد افسوس یہ ولایت ہندوستان ایسے حاکم و نائب السلطنت سے خالی ہوا جاتا ہے کہ جسکی وفات سے

قصیدۂ ثانی من تصنیف بابو ہرگوبند وکیل عدالت دیوانی ضلع اگرہ تخلص نشاط

اے برتر از قیاس ملائک مکان تو — تو سایۂ خدا فلک سائبان تو
بخت جوان چنین بکہ بخشید حق ہنوز — سوگند پیر چرخ بہ بخت جوان تو
وہ شہسوار عرصۂ گیتی و تا ابد — فتح ست و ہمرکاب و ظفر ہمعنان تو
اہرمن نگر بہ پردہ چہار تنبۂ فنا — گردون پناہ جست بذکر الامان تو
آزار بیحد ست گریزان ز دور تو — آرام بے حساب بود در زمان تو
دانی تو شاہزادۂ لندن چہ بودۂ — ای کہ نیست در ہمہ عالم نشان تو
با خاکسار خویش کنی مرحمت مدام — گردد ہمیشہ گرد زمین آسمان تو
بر صفحۂ سپہر چہا نقش مے کشد — کلک گہرفشان کہ بود در بنان تو
در باغ خلد باز مران این نمط سخن — اے باغ خلد گرد سر بوستان تو
ای کا تو چہ خوش کہ اہل زمان جملہ از تو شاد — وے من چہ خوش کہ آمدم اندر زمان تو
بنشین بچشم من کہ نبود دست ہیچ جاے — غیر از کنار جوئی سرو روان تو
جستم بسے در آدمیان و نیافتم — یعنے نبود جز بملائک نشان تو
گر کس گمان گرفت بہ بیعقلی از درت — بگرفت در میانش غم بیکران تو
ہست از دہا سنان تو و از زبان او — جوئی اگر نشان ہمہ نوک سنان تو
دریا بود مگر دل آفاق بخش تو — نیسان بود مگر لب گوہر فشان تو
بلبل چہ آورد بکف از گل یکی ورق — در صد ورق نہ ختم شود داستان تو
بنشین بصحن باغ و بکش ساغر و بخوان — آن مطلعے کہ عرضہ دہد مدح خوان تو

قصیدۂ ثالث من تصنیف بابو ہرگوبند وکیل عدالت دیوانی ضلع اگرہ تخلص نشاط

دارد مدام سبز زمین را زمان تو — خواہد ہمیشہ زندہ مکین را مکان تو
آن جیست کو نا مدہ از غیب بہر تو — وان کیست کو نخواستہ امن و امان تو

۲۵ جنوری سہ شنبہ کو شاہزادہ صاحب قریب آٹھ بجے دنکے آگرہ سے فتحپور سیکری تشریف لیگئے وہ گھوڑے پر سوار اور دو چار صاحبان انگریز بہادر اونکے ہمرکاب تھے اور رسالہ کے سوار جلوس مین چلتے تھے جب کہ فتحپور سیکری مین پہونچے صاحب کلکٹر بہادر وہان کی سیر دکھلاکر واپس تشریف لائے اور شاہزادہ صاحب نے وہان قیام فرمایا —

۲۶ جنوری چارشنبہ کو شاہزادہ صاحب بھرتپور کی جانب تشریف لیگئے بھرتپور کے مہاراجہ نے تمام فوج پہلے سے آراستہ کرکے دورویہ کھڑی کر رکھی تھی اور بڑی تیاری کی تھی فقط دو ہزار روپیہ اوس نے فقیرون کو خیرات دیا مارچ مہینہ منشاء کو شاہزادہ صاحب والا تشریف لیگئے وقت رونق افروزی روضہ تاج گنج دو قصیدہ حسب ذیل حضور مین شاہزادہ صاحب کے پیش ہوئے

قصیدہ من تصنیف کنور چکرورتی سنگہ خلف مہاراجہ بلوان سنگہ ابن مہاراجہ چیت سنگہ والی کاشی

الحمد کہ این گوہر بحر شاہی		طرفہ بے مثل و عدیل آمدہ چون در یتیم
رشک اسکندر و دارا و جم و کیکاوس		فخر شاہان سلف مالک تاج و سریم
اے زہے شوکت و اجلال و زہی جاہ و حشم		چرخ در خدمت او خم شدہ بہر تسلیم
اے خوشا رتبۂ ارکان جناب ممدوح		ہر یکے سرو گلستان وفا و تکریم
چشمۂ علم و ہنر منبع جود و بخشش		ہست چون لارڈ میو صاحب ذیجاہ ندیم
عاقل و عالم و ہر علم جناب میور		قدردان رؤسا زیرک و دانا و فہیم
نیست محروم کس امروز ز دست جودش		چیدۂ یافت از و قسمت ہر یک تقسیم
بارور گردد اگر نخل مرادم چہ عجب		گل کند غنچۂ امید نگاہش چو نسیم
این دعا صبح و مسا ورد زبان من و خلق		پرنس آلفرڈ بود بادشاہ ہفت اقلیم
دشمنش را ندہد جاے بقول شاعر		روح را صحبت ناجنس عذابی ست الیم
آرزوی کنور امروز بر آمد صد شکر		کو بہند آمد از فضل خداوند کریم
ہاتف غیب ندا داد پے سال ورود	تمام شد	زینت مملکت و رونق شاہان قدیم

منشاء

تشریف لیگئے تا تشریف بری شاہزادہ صاحب شہر مین ناکہ بندی بدستور رہی بعد سواری نکل جانیکے لوگونکو جازت آمد و رفت کی ملی ——— روضہ مین جن لوگون کے پاس سفید ٹکٹ تھے وہ چبوترہ تک سیر کرتے رہے اور جنکے پاس رنگین تھے وہ شامیانہ شاہی تک اور روضہ پر جانیکی بھی مجاز تھی تین حاکم صاحب کمشنر آگرہ صاحب کلکٹر آگرہ و انسپکٹر جنرل پولیس تقسیم ٹکٹ کے مجاز تھے شیخ نجم الدین تحصیلدار اور منشی شیونرائن صاحب کی محنت و جانفشانی انصرام امور مین قابل ہزار دن تعریف کے ہے منشی صاحب نے اپنے مکان کے متصل سوانگ اور ناچ اور روشنی کا بندوبست اچھا کیا تھا مناسب جگہ سے روشنی صاحب کلکٹر ریمٹ کی کچہری پر کمال زیبایش اور خوش اسلوبی کے ساتھ تھی مگر روضہ کے اندر تو خدا کی قدرت تھی اور سامعین تاریخ کو یقین کرنا چاہیے کہ بعد زوال سلطنت خاندان مغلیہ کے اگر کچھ روشنی ہوئی یہ ہوئی اگر مفصل حال لکھا جاوے تو ایک کتاب علیحدہ تیار ہو جاوے اگر گلزار ابراہیم کے مانند تھی تو دریا مین ہزارون چراغ آسمان کے نارون سے زیادہ —

۲۳ جنوری یکشنبہ کو اعلے رئیسون کی ملاقات شاہزادہ صاحب سے ہوئی اور ۳ بجے کمپ سے سوار ہو کر یادری ٹولہ کے گرجا گھر مین تشریف لاے وہان بھی حسب معمول انواب سلامی سر ہوئی اور

۲۴ جنوری - دوشنبہ کو واسطے ملاقات بازدید کے نواب صاحب والی رام پور کے لشکر مین جناب شاہزادہ صاحب تشریف لے گئے اون کے برابر گاڑی مین میجر جنرل صاحب اور روبرو اونکے رابرٹ سمسن صاحب سکریٹری گورنمنٹ الہ آباد بیٹھے تھے اور دو چار سو گاڑیان اور بھی تھین جنمین جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر الہ آباد اور دیگر صاحبان عالیشان تھے چھٹے رسالہ کے سوار جلوس مین تھے جس وقت خیمے سے برآمد ہوئے توپ خانہ کی سلامی سر ہوئی اور جب نواب صاحب کے لشکر مین پہونچے اونکی طرف سے ۲۱ ضرب توپ کی سلامی سر ہوئی چند عرصہ تک قریب ۲۰ منٹ کے شاہزادہ صاحب نواب رامپور کے خیمہ مین کرسی پر رونق افروز رہے بعد گفتگوے شوق آمیز کے دربار برخاست ہوا اور وقت تشریف بری شاہزادہ ممدوح کے ۲۱ ضرب توپ اور سر ہوئین جب اپنے خیمہ گاہ مین تشریف لاے یہان بھی توپون کی سلامی سر ہوئی

نمبر رتبہ	نام رئیس بقید سکونت		نمبر رتبہ	نام رئیس بقید سکونت	
۲۳	راجہ لچھمی نرائن دوبے رئیس	جونپور	۴۱	راؤ بلونت راؤ والی کروی ضلع	باندا
۲۴	راجہ بشنپ سنگھ رئیس بارہ ضلع	الہ آباد	۴۲	بابو فتح نرائن رئیس	بنارس
۲۵	راجہ تیج مل سنگھ دیا ضلع	ایضاً	۴۳	بابو گردداس متر رئیس	بنارس
۲۶	راجہ لچھمی پرشاد سنگھ رئیس اسوتھن	ضلع فتحپور	۴۴	بابو سیوا پرشاد جاینٹ انسپکٹر	بنارس
۲۷	راجہ جگن داس ڈپٹی کلکٹر مختار	علیگڈھ		سررشتہ تعلیم —	
۲۸	راجہ پرتھی سنگھ	آوا	۴۵	رائے نرائن داس رئیس	بنارس
۲۹	راجہ جگمر ناتھ سنگھ راجہ بوایان	ضلع شاہجہانپور	۴۶	محمود علی خان	چھتاری
۳۰	راجہ ہردیو بخش سنگھ والی کھیڑی ضلع	فرخ آباد	۴۷	رائے آسا پال سنگھ بہادر	الہ آباد
۳۱	راجہ دلسکھ رائے والی بلرام ضلع	ایٹہ	۴۸	سیٹھ رگھوناتھ داس خلف	متھرا
۳۲	راجہ جسونت راؤ والی لکھنا ضلع	اٹاوا		سیٹھ لکھمی چند	
۳۳	راجہ پرتاب سنگھ تاج پور ضلع	بجنور	۴۹	شیخ شرف الدین والی شیخوپورہ ضلع	بدایون
۳۴	راجہ مہیش نرائن والی بازر ضلع	جونپور	۵۰	رائے پردومن	مرادآباد
۳۵	راجہ رام چندر والی رام پور ضلع	ایٹہ	۵۱	بشمبر ناتھ راؤ جوتی پرشاد	آگرہ
۳۶	راجہ کالکا پرشاد نبیرہ راجہ بیجناتھ	بریلی	۵۲	سید میر علی شاہ	آگرہ
۳۷	راجہ لچھمی سنگھ والی قرولی ضلع	مین پوری	۵۳	کنور لچھمن سنگھ ڈپٹی کلکٹر	بلندشہر
۳۸	سید محمد علی شاہ خلف نواب جانفشاں خان سروھنہ ضلع	میرٹھ	۵۴	شیخ خیرالدین احمد ڈپٹی کلکٹر	بریلی
۳۹	سید میر سردار بہادر	بلندشہر	۵۵	سید امداد العلی ڈپٹی کلکٹر	کانپور
۴۰	راؤ مادھو راؤ بنایک	×	۵۶	گنگا پرشاد خلف راجہ بیجناتھ	بریلی

بعد سلام ہو جانے کے شاہزادہ صاحب روضہ کے اوپر تشریف لیگئے اور آستانہ کی جو ریت دریا کی جس میں موجود تھی اوسکے چھوٹنے کی کیفیت دیر تک ملاحظہ فرماتے رہے بعد اوسکے ۹ نو بجے سوار ہوکر

منڈی اور وہان سے میٹھائی کے پل پر اور وہان سے نوری دروازہ اور وہان سے شفاخانہ کی طرف اور وہان سے کناری بازار کی سیر کرتے ہوئے کوتوالی کی سڑک سے راوت پاڑہ کی سڑک پر ہو کر جھیتہ کی چوکی پر ملین گنج کو تشریف لے گئے اور وہان سے پرمٹ کی کوٹھی سے ہو دریائی سڑک سے سیدھے تاج گنج میں داخل ہوئے ۱۵ اور روضہ کے دروازہ پر پہونچنے کے وقت (گارڈ آف آنر) نے اونکی پیشوائی کی جب روضہ کے اندر مقام خاص پر جلوس فرمایا اوس وقت نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی نے موافق مرتبہ کے رئیسون کو حسب تفصیل ذیل پیش کیا ؎

نمبر رتبہ	نام رئیس بقید سکونت		نمبر رتبہ	نام رئیس بقید سکونت	
۱	نواب کلب علیخان صاحب بہادر مع اپنے بڑے بیٹے ذوالفقار علیخان صاحب بہادر اور علی اصغر خان اونکے چچا اور شیخ وجیہ الزمان وکیل مع محمد عثمان خان نائب ریاست	والی رامپور	۹	راجہ سردیو نراین سنگہ بہادر	والی سنبھل تحصیل ضلع غازیپور
			۱۰	راجہ سردنکر راؤ وزیر	گوالیار
			۱۱	راجہ پرتاب سنگہ	متعلقہ ضلع مین پوری
			۱۲	راجہ شیوراج سنگہ کاشی والہ	متعلقہ ضلع مرادآباد
۲	مرزا رحیم الدین بخت عرف مرزا موجی	آگرہ	۱۳	راجہ بلوان سنگہ ایضاً	ایضاً
۳	مرزا محمد محسن بخت	آگرہ	۱۴	راجہ مہپال سنگہ بانسی	متعلقہ ضلع گورکھپور
۴	رن اندر بکرم شاہ شہزادہ	نیپال	۱۵	راجہ سیتلا بخش سنگہ بہادر والی	بستی
۵	مہاراجہ ایشری پرشاد نراین سنگہ مع کنور بھوپ نراین سنگہ مع چار سردار	والی بنارس	۱۶	سردار سورج سنگہ بہادر	مجیٹھا
			۱۷	راجہ ٹیکم سنگہ والی مرسان	ضلع علیگڈہ
۶	مہاراجہ مرزا وزیر رام گجپتی راج متی سلطان بہاہ مع لڑکے کے	وزیر اگرم	۱۸	راجہ کیشو رائے مع پسر راج کنور	کرسیر
			۱۹	راجہ کیشو سرن سہائے والی بربر	ضلع مرزاپور
۷	مہاراجہ بہادر مع کنور سرنام سنگہ اور دو سردار	والی بھداور	۲۰	نواب سعادت علیخان عرف نظام الدولہ	کانپور
۸	مہاراجہ مہیشر بخت سنگہ مع راج کنور	والی ڈومراؤن	۲۱	نواب باقر علیخان عرف محسن الدولہ	ایضاً
			۲۲	نواب دولہا بھنوئی نواب محسن الدولہ	ایضاً

ہیرا ہیرا کرکے پڑا غل مچایا شاید یہ رسم انگلستان کی ہے کہ ٹوپیان اوتار کر اپنے شاہزادے کو دیکھکر ایسا غل مچایا اور اونکا چہرہ کمال مسرت پر دلالت کرتا تھا جس وقت شاہزادہ صاحب کی گاڑی آگے بڑھی دوسری گاڑی مین وہ میم صاحبات تھین جو نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی وشمالی کے رشتہ دار ہین تیسری گاڑی مین شاہزادہ صاحب کی ہمراہی سوار تھے اور بعد اوسکے نواب اور راجہ اور رئیس ہندوستانی اپنی اپنی گاڑی اور گھوڑے نیز کمال شوکت و شان سے چلے جاتے تھے منجملہ اونکے نواب صاحب والی رام پور کے حسن و جمال پر سبکی نظر پڑتی تھی فتبارک اللہ احسن الخالقین گھوڑون پر صاحبان نج ہائی کورٹ اور برگڈیر صاحب جنرل صاحب اور ممبران صدر بورڈ اور حکام ملکی و فوجی جو شاہزادہ صاحب کے استقبال کے لیے بعضے اسٹیشن ریل اور بعضے پل تک تشریف لے گئے تھے جب شاہزادہ صاحب کی سواری اسی طمطراق اور احتشام سے جسکو دیکھکر اہل شہر پھولے نہ سماتے تھے پریٹ پر پہونچے وہان کے توپخانہ سے سلامی سر ہوئی اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے لشکر مین اوسی زیب و زینت اور با جلوس داخل ہوئے +

۲۲ جنوری — روز سہ شنبہ کی شام کو جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی طرف سے شاہزادہ ممدوح کے خاطر روشنہ تاج گنج مین ایک جلسہ بڑے دھوم دھام کا ہوا نہر قندیلین سرخ و سبز علاوہ جھاڑ و فانوس کی درختون اور روشون پر لوہے کے تارون سے آویزان تھین اور روضہ کے سامنے ریت مین بہت اقسام کی آتشبازی آویزان تھی میونسپل کمیٹی آگرہ کی طرف سے بنظر خیر خواہی شہر مین اکثر مقامات پر ناچ و رنگ کے جلسہ اور روشنی انواع اقسام کی ہوئی تھی اور جو راہ شہر کے اندر اونکی تشریف آوری کے لیے مقرر ہوئی تھی اوسپر اہل پولیس کا نہایت سخت بندوبست تھا ہر شخص مثل تصویر جہان تہا وہان کھڑا تھا چھ بجے شاہزادہ صاحب اپنے قیام گاہ سے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے ہمراہ مع اونکی لیڈی صاحبہ اور جنرل چیمبرلین صاحب کے سوار ہوے اونکے ہمراہ صدہا گاڑی حکام اور میمون کی اونکے بعد اکثر رئیس اور ہندوستانیون کی گاڑیان روان تھین شاہزادہ صاحب قیام گاہ سے ٹھنڈی سڑک ہوتے ہوئے لوہے کی

زر نقد نثار کرین تو وہ نخشتا ہوا آیکا ہے لہذا دل وجان نظر کو لائے ہین مقبول خدام صاحب اقبال ہو
اور نظر کرم سے دامن ہم رعایا خیر خواہ کا مالامال ہو یہ شرف واعزاز جو ہم رعایا کو آپکی برکت قدم
سے حاصل ہوا اوسکا شکریہ ارادت دل سے ادا کرتے ہین اور دست بدعا ہین کہ خداوند کریم ہماری
ملکہ معظمہ ادام اللہ ملکہا واجلالہا کو سلامت باکرامت رکھے اور اونکے سایہ عاطفت مین آپ کو
اور جملہ شاہزادگان والا تبار کو ہم خیر خواہ رعایا کے سرون قایم رکھے فقط

العبد منشی شیونرائن اسسٹنٹ سکریٹری میونسپلیٹی کمشنر آگرہ

بعد اس سپاس نامہ کے جناب صاحب کلکٹر بہادر آگرہ نے اپنا اڈریس بزبان انگریزی پڑھا اوسکے بعد
شاہزادہ صاحب نے ایک کاغذ نکالکر دونون کے جواب مین بزبان انگریزی پڑھا اور اوسکا ترجمہ اردو مین سنایا گیا

نقل ترجمہ اڈریس از جانب شاہزادہ صاحب بہادر بزبان انگریزی

ای صاحبو میونسپل کمیٹی شہر آگرہ کمیٹی کی اس مبارکبادی سے مجھے نہایت خوشی
اور خرمی ہوئی اور مجمع ہذا نے جو بیان کیا کہ میرا آنا اس قدیم شہر مین باشندونکو موجب فرحت
اور سرور ہوا مین اسکو ایک دلیل مستحسن قبول کرتا ہون اوس وفاداری کا جو حضرت ملکہ معظمہ
کی طرف اور اوس عقیدت وارادت خاندان شاہی کی طرف جو ہندوستان کے ہر اطراف مین واضح
اور نمایان ہے مجتمع ہونا رؤسا اور راجگان ہند کا شہر آگرہ مین جو ملک تنگ حالی کی نسبت
ناممکن ہوا مین اوسکی نسبت دلگیر ہون اور متاسف لیکن مین شکر ادا کرتا ہون کہ خدا نے فضل
اچھی کی کہ جس سے اجناس کی کثرت اور فراوانی بھی ہوئی اور قحط وتنگی کے آثار تمام ملک
سے جاتے رہے فقط مقام شاہزادہ آگرہ دستخط انگریزی شاہزاد آلفریڈ

جب یہ رسم ادا ہوئی تب شاہزادہ صاحب نے ہاتھ سے ٹوپی اوٹھاکر سنجیدہ پیشانی سبکا
سلام لیا منشی شیونرائن صاحب اسسٹنٹ سکریٹری نے دونون سپاس نامون کو ملفوف
کرکے اوس تحصیلی سبز اطلس کارچوبی مین جسمین سلمے ستارہ کا کام اور سلمے سے بیچ مین
نذر آگرہ لکھا ہوا تھا رکھکر شاہزادہ صاحب کے حضور مین پیشکش گذرانا اونھون نے
بدست خاص لیکر جنرل صاحب کو وہ تحصیلی دے دی اور سواری آگے روانہ ہوئی آگے
چبوترہ پر جو دس پانچ صاحبان انگریز کھڑے ہوے تھے اونھون نے اپنی اپنی ٹوپیان اوتارکر

استقبال کے تشریف لے گئے تھے اور صاحبان انگریز بھی گھوڑونپر سوار تشریف آوری کے انتظار تھے جوتی پرشاد کے گھاٹ کے متصل سڑک کے جو ترہ پر جسکو دریسی کہتے ہین ایک شامیانہ کھڑا تھا اوسکے نیچے ممبران انجمن رفاہ خلایق آگرہ اور حکام ضلع مع دیگر صاحبان انگریز منتظر تشریف آوری تھے جناب ڈبلیو ڈیشوڈ بہادر میر مجلس انجمن موصوف نے ایک اڈریس یعنے سپاس نامہ بزبان انگریزی اور منشی شیونرائن صاحب سکریٹری انجمن مذکور نے بزبان اردو تحریر کیا تھا جو آگے لکھا جائے گا الحاصل سوا گیارہ بجے دن کے شاہزادہ صاحب ایک خاص ریل مین اسٹیشن پر تشریف لائے اور ایک سلامی اوس مقام پر سر ہوئی جس وقت گاڑی مین سوار ہوکر چلے تو قلعہ سے ۱۲ ضرب توپ سلامی سر ہوئین اب چارون طرف سے خلقت کا ہجوم اور آدمیون کی دھوم ہوئی اول ایک رسالہ جسکی وردی سبز بانات کی تھی نمودار ہوا چار چار گھوڑون کی قطار باندھے ہوئے چلے آتے تھے بعداوسکے ایک رسالہ گورون کا پھر توپخانہ اوسکے بعد چار گھوڑون کی گاڑی مین شاہزادہ صاحب اور لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی اور اونکی لیڈی صاحبہ اور جنرل چیمبرلین صاحب بیٹھے ہوئے تشریف لائے جس وقت انجمن رفاہ خلایق آگرہ کے خیمہ کے نزدیک پہونچے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے اشارہ سے گاڑی ٹھہرائی گئی اوسی وقت گاڑی کے برابر سڑک پر کھڑے ہوکر منشی شیونرائن صاحب سکریٹری نے اردو سپاس نامہ سنایا ؎

اڈریس اردو منجانب مینوسیپل کمیٹی آگرہ

شعر وہ آئین گھر مین ہمارے خدا کی قدرت ہے ؎ کبھی ہم اونکو کبھی گھر کو اپنے دیکھتے ہین ؎

اے شاہزادۂ والاجاہ و اے ملکزادۂ عالم پناہ آج آپکے مقدم سے آگرہ اور ساکنان آگرہ کو افتخار اور ارجمندی ہے اور دعوے سربلندی آج وہ یوم سعید ہے کہ شب و روز عید ہے آنکھون کو کانون پر رشک تھا کہ اونھون نے اوصاف حمیدہ سنکر فیض پایا اب آنکھون کی مراد بر آئی کہ اونھین اپنی فرمانروائی ادام اللہ اقبالہا کا نور نظر نظر آیا یہان کی خاک اگر اکسیر پر ہنسے تو روا ہے اور گلی کوچہ یہان کے اگر کہکشان پر فخر کرین تو بجا ہے آج آگرہ خلد برین سے بہتر ہے ساکنان شہر رتبہ مین رضوان سے برتر ساکنان آگرہ جو دولت قدمبوسی کو حاضر ہین اگر

تاریخ وار کہ جسکے سُننے کے اکثر خیر خواہ حضور شاہزادہ صاحب کے مشتاق ہین درج کیجاتی ہے ۔

مقام آگرہ ۱۷ جنوری ۱۸۷۵ عیسوی بروز دوشنبہ کو جناب سر ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی مع اپنے لشکر کے آٹھ بجے دن کو چند مصاحبون کے ساتھ گھوڑے پر سوار روضہ تاج گنج تک تشریف لیگئے اور اوسی وقت گھوڑے سے اوترکر روضہ کے اندر تشریف فرما ہوئے حکام ضلع اور کمشنران مینوسیول آگرہ استقبال کے لیئے تشریف پہلے سے لیگئے تھے حضور ممدوح نے روضہ تاج گنج کا ملاحظہ فرمایا گلہاے شگفتہ اور عمارات پختہ کی سیر سے کمال محظوظ ہوئے قریب سوا آٹھ بجے اپنے لشکر گاہ مین بمقام نومحلہ داخل ہوئے

۱۸ جنوری روز سہ شنبہ گیارہ بجے دنکے انگریزی دربار ہوا سوے صاحبان انگریزی کے ہندوستانی اوسمین کوئی نتھا شہزادہ کے آنے کی خبر سے گرم رہین اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی مع حکام ضلع اونکی خاطر و تواضع کے لیئے تدابیر مناسب اہتمام بلیغ فرمائے رہے شہر مین سڑکون کی صفائی اور دوکانون کی آراستگی سفیدی وغیرہ سے ہوتی رہی علاوہ اور طیاریون کے موافق رسم انگلستان دریا کے کنارہ سے قلعہ کے امر سنگھ دروازہ تک تین دروازہ چوبی بنائے گئے تھے اون مین بانسون کی جالیان اور تختہ وغیرہ لگے تھے ساخت اور طرز ہر دروازہ کا جداگانہ تھا اور بعض بعض جگہہ آینہ بھی لگے تھے کسی مین باغ کے تانہ پھول اور کسی مین ہار آویزان تھے اول دروازہ پر بحروف طلاے **خیر مقدم** لکھا ہوا تھا

۲۱ جنوری روز جمعہ کو شاہزادہ صاحب کی تشریف آوری کی خبر تحقیق ہوئی نواب لفٹنٹ گورنر بہادر مع اپنے مصاحبون اور سکریٹرون کے ایک خاص ٹرین مین وقت ساڑھے نو بجے دنکی ٹونڈلے کے اسٹیشن پر واسطے استقبال کے تشریف لیگئے چھٹیار سالہ بنگال کا اونکے ہمراہ تھا اور ایک توپخانہ سلامی کے لیئے اسٹیشن ریل پر موجود رہا اور جو سڑک شاہزادہ صاحب کی تشریف بری کے لیئے چھڑکی جاتی تھی اوسکے دونون طرف خلقت کا ہجوم اور آمد آمد کی دھوم تھی کچھ فوج مع توپخانہ پریٹ اور کچھ اسٹیشن ریل سے لیکر امر سنگھ دروازہ تک قلعہ کے نیچے موجود تھی قلعہ کے اوپر گوری اور انگریز تماشائی کھڑے تھے اور برج قلعہ پر کولہ اندازون دربین لگائے منتظر تشریف آوری کے تھے بہت سے ہندوستانی رئیس اور راجہ اور نواب پل تک واسطے

اوسکے دوسرے روز شاہزادہ موصوف مع اون ہندوستانی راجاؤن کے جو کلکتہ مین جمع تھے شاہانہ جلوس کے ساتھ مختلف جلسون اور تماشا گاہون مین تشریف لے گئے اوسکے بعد اور اور طرح کے جلسے مثل گھوڑدوڑ وغیرہ اور دربار کے ہوئے اور ہندوستانی راجاؤن نے شاہزادہ صاحب کی ملاقات کی اور ہندوستانی راجہ اپنے اپنے جلوس کے ساتھ شاہزادہ سے ملاقات کے واسطے اوس جنگی جہاز پر تشریف لے گئے جس مین شاہزادہ صاحب دنیا کے گرد سیر فرماتے ہین اور کلکتہ کے عام اہل جلسہ نے شاہزادہ صاحب کی مذمت مین سپاس نامہ پیش کیا اور ایک نہایت وسیع میدان مین فوج کا معائنہ کیا گیا اور کلکتہ کے ہندوستانی باشندون نے شاہزادہ اور حضور گورنر جنرل کشور ہند کی دعوت کی اور شاہزادہ ممدوح اسٹار آف انڈیا کے نائٹ کمانڈر مقرر ہوئے اس رسم مین بیگم صاحبہ والی بھوپال بھی تشریف رکھتی تھین اور مہاراجہ صاحب گوالیار و جے پور جو درجہ اول کے نائٹ گرینڈ کمانڈر ہین اوسکے ادا کرنے مین شریک تھے باقی اور ہندوستانی راجاؤن مین سے راجہ شیوراج سنگھ صاحب و راجہ سرجے منگل سنگھ صاحب و مہاراجہ صاحب وزیانگرام و اہلکار مہاراناد ھولپور نیز راجہ صاحب و مہاراجہ صاحب دھولپور و مہاراجہ ریوان و مہاراجہ صاحب کیوتھلہ و مہاراجہ صاحب تہور و راجہ الور و والی قرولی و نوابصاحب رام پور اور بہت رئیس اور سرداران راجہ ہائے مفصلہ بالا کے ہمرکاب تھے ان لوگون نے شاہزادہ صاحب کی بڑی سرگرمی سے خاطر و تواضع کی حضور شاہزادہ صاحب کا ہندوستان مین تشریف لانا اہل ہند کے لیے کمال خوشی کا باعث ہوا اسلیے ہر شہر مین اونکی تواضع اور خاطرداری کے واسطے خیرخواہ رعایا کمال تکلف اور سامان عمل مین لائی کلکتہ مین جو کچھ تیاریان اور سامان اونکی مہمانداری کے لیے حکام اور رئیسان عظام نے کی تھین مہاراجہ صاحب بنارس نے بھی کوئی دقیقہ زیب و زینت مہمانداری کا باقی نہین رکھا گو کہ یہ سب بطور یادگار زمانہ ہین اور قابل درج تاریخ ہی مگر افسوس ہے کہ اس مختصر سیر گلشن ہند مین اس قدر وسعت نہین ہے کہ کل احوال درج کیا جاے اس لیے جزا لگر مقام آگرہ کے دربار کی کیفیت جو تمام ہندوستان سے قابل تحسین اور یادگار و خلاصہ تمام دربارون کا ہوا ہے اس لیے واسطے ناظرین تاریخ کے دربار آگرہ کی کیفیت حرف بحرف

و ہم لارڈ عہد نامہ کو جس مین اس شرطین مذکورۂ بالا ہین ۲ مئی ۱۸۱۷ع کو تامس ڈکلس
نورمانٹھ صاحب بہادر سی ایس آئی نے باختیار کل مفوضہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر
و لیرائے کشور ہند منجانب سرکار انگریزی — مہاراجہ رنبیر سنگھ صاحب بہادر نے
قرار دیا اور یہ قرار پایا ہے کہ اس عہد و پیمان کی نقل جناب نواب صاحب گورنر جنرل بہادر ہند
سے حسب ضابطہ تصدیق ہوکر ۱۸۱۸ع یا قبل اوسکے مہاراجہ صاحب بہادر کو دی جاویگی فقط

یادداشت اول ذکر تشریف آوری جناب فیضمآب شاہزادۂ ثانی ڈیوک آف ایڈنبرا بہادر بن حضور فیض گنجور شہنشاہ حضرت ملکہ کوئن وکٹوریہ دام ملکہا و اقبالہا و اجلالہا

شایقین تاریخ کو پوشیدہ نرہے کہ شاہزادۂ ڈیوک آف ایڈنبرا اسمعلی فرزند حضور شاہنشاہ
ملکہ معظمہ کے ہین اور شاہزادی روس کی حضور ممدوح کو منسوب ہے ۱۶ اگست ۱۸۴۴ع کو
شہر لندن کی قصر شاہی مین بطن شاہی سے پیدا ہوئے اور نام عالی جاہ کا الفرڈ آرنسٹ
البرٹ رکھا گیا بعد سن بلوغ کے حسب دستور ملک انگلستان ڈیوک آف ایڈنبرا کا
خطاب دربار شاہی سے عطا ہوا شاہزادہ صاحب اپنے بڑے بھائی شاہزادۂ حضور
پرنس آف ویلس ولیعہد بہادر سے تین برس عمر مین چھوٹے ہین ۱۸۶۳ع مین یونانیون
نے بعد وفات شاہ یونان کے شاہزادہ کو بادشاہ اپنا ملک گریک کا بنانا چاہتے تھے مگر
شاہزادہ صاحب کو منظور نہوا اب جرمنی کی سلطنت مین شاہزادہ کو ملکہائے ساکسیس
لوبرگ اور گاتھا کی سلطنت بطور وراثت کی ملینگی قصہ کوتاہ قبل طلوع شاہزادۂ
آفتاب ثانی کی کوئی یگانہ یا قرابت دار شہنشاہ لندن کا ہند مین نہین آیا تھا ۱۸۶۹ع
مین حضور پرنور شاہزادہ صاحب چھبیس ۲۶ سال کی عمر مین اپنے قدوم میمنت لزوم سے ہندوستان
کو زینت بخشی اور بعد دربار و ملاقات رؤسائے بمبئی وغیرہ کے حضور ممدوح داخل کلکتہ
ہوئے شاہزادۂ موصوف کی تشریف آوری کے دن شام کے وقت تمام کلکتہ مین نہایت
دھوم سے روشنی کی گئی اور روشنی کے بعد نہایت عمدہ آتشبازی کا تماشا ہوا بعد

قبضہ مین رہے گی اور بموجب شرایط عہد و پیمان ہذا مہاراجہ صاحب کے حقوق فرمانروائے اوس اراضی مین ویسی ہی رہینگے جیساکہ دیگر قلمرو مین اور صاحبان کمشنر اون حقوق مین کسی طرح مداخلت نکرینگے

پنجم - مہاراجہ صاحب نے منظور فرمایا ہے کہ جہانتک ممکن ہوگا صاحبان کمشنر کے فیصلہ جات و ہدایات مقررہ حسب منشاے دفعہ سوم کے تعمیل مین مدد دی جاویگی ٭

ششم - مہاراجہ صاحب نے منظور فرمایا ہے کہ ہر ایک شخص کو اختیار ہے کہ خواہ وہ رعایا انگریزی یا اونکی یا حاکم یا رقندیا کسی دیگر شاہ کی ہو کسی مقام پر اندر علاقہ صاحبان کمشنر بہادر مذکور کے رہے یا مختلف منازل پر یا بغرض تجارت بار برداری مہیا اور طیار رکھے اور کرایہ پر چلاے ٭

ہفتم - صاحبان کمشنر کو اختیار ہوگا کہ گودام رسد مقرر کرین اور دیگر اشخاص کو برلب سڑک ایسے مقامات پر جو اونکے نزدیک شایستہ ہون مجاز ٹھہرائین کہ گودام رسد مقرر کرین و اشیاے خوردنی وغیرہ کا نرخ ٹھہرائین جس نرخ پر تاجر وغیرہ وہ اشیا خرید سکین اور سراے یا دیگر مکان آرام مسافرونکا جو برلب سڑک بنایا جاوے کرایہ مقرر کرین افسران انگریزی متعلقہ کلو وغیرہ و افسران مہاراجہ موصوف متعینہ لداخ کو ہدایت کی جاوے گی کہ صاحبان کمشنر کی درخواست پر اشیاے خوردنی وغیرہ بہ نرخ بازار جہانتک ممکن ہو کوشش کرین ٭

ہشتم - مہاراجہ صاحب نے منظور فرمایا ہے کہ کسی طرح کا محصول شاہراہ مذکور مین نہ لیا جائیگا اور علاوہ ازین تمام محصول جو مہاراجہ صاحب کی قلمرو حکومت مین اسباب مرسلہ بذریعہ رودنہ پر لیا جاتا ہے موقوف کیا جاے گا یعنے جو اسباب وسط ایشیا سے ہند کو یا ہند سے وسط ایشیا کو اونکی قلمرو مین فروخت کیواسطے آئے گا خواہ براستہ مذکور بالا یا براستہ دیگر اوسپر جو محصول مہاراجہ صاحب مناسب سمجھینگے لگائینگے

نہم - سرکار انگریزی نے منظور فرمایا ہے کہ جو اسباب بذراجہ رودنہ برٹش انڈیا سے گذکر وسط ایشیا یا مہاراجہ کی قلمرو مین آئے گا اوسپر کچھ محصول نہ لگایا جائے گا اور علاوہ ازین سرکار انگریزی نے منظور فرمایا ہے کہ جو محصول شال وغیرہ پارچہ جات ساختہ ملک مہاراجہ صاحب و مرسلہ بطرف بیرون علاقہ برٹش انڈیا پر لگایا جاتا ہے موقوف کیا جائیگا

سڑک کے زیر علاقہ صاحبان کمشنر بیدار ہے گا اوسپر محصول نہ لیا جاویگا

دفعہ ۱۱ — اگر کوئی دیہہ اندر علاقہ صاحبان کمشنر کے آجاوے تو نسبت مالگزاری کے یا کسی حالت مین معاملات غیر متعلقہ تجارت مین معمولی تحصیلداران کی مداخلت ضرور ہووے تو صاحبان کمشنر کو اون معاملات مین کسی طرح کے دخل کا اختیار نہوگا لیکن یہ مناسب ہے کہ حکام ماں ایسی غلطی کے رفع کرنے کے لیے قبل از صاحبان کمشنر کے علاقہ کے اندر کسی شخص کو گرفتار وغیرہ کرینگے اونسے اوس معاملہ کی نسبت دریافت کرلین تب صاحبان کمشنر حسب اقتضاے رائے شخص تلاش کردہ شدہ کو پکڑوا سکین گے یا اس امر کے دریافت کرنے کے لیے کہ آیا اونکی مداخلت ضرور ہے یا نہین سراسری تحقیقات کرین گے ٭

دفعہ ۱۲ مہاراجہ صاحب نے اس سال واسطے تعمیر سڑک اور پلون کے پانچہزار روپیہ اور آئندہ کو اونکی پرداخت کے لیے دو ہزار روپیہ سالیانہ دینا منظور فرمایا ہے علی ہذا القیاس واسطے مرمت سڑکون کے فی سڑکے سو روپیہ سالیانہ منظور فرمایا ہے اور علاوہ ازین خرچ کے ضرورت ہوگی تو صاحبان کمشنر مہاراجہ کی خدمت مین ایک رپورٹ ارسال کرکے خاص منظوری منگوائینگے اوس روپیہ کو صاحبان کمشنر خرچ کرانگے حکام متعینہ لداخ و عملداری سرکاری کو ہدایت کیجاویگی کہ صاحبان کمشنر کی درخواست پر حسب شرح بازار مزدور مقرر کرکے روانہ کرنے مین کوشش بلیغ کرین اس سڑک کے پلون پر کسی طرح کا محصول نلیا جاوے

دفعہ ۱۳ — بطور بندوبست چند روزہ تا وقتیکہ عدد سڑک مقرر نہ ہولیوے یا تا اختتام سال ہذا صاحبان کمشنر کے اختیارات جنکا ذکر قواعد بالا مین ہوا ہے مختلف سڑکون لداخ اور لاہل اور سپیتی پر رہین گے جس مین آمد و رفت تا جران رکھین گے ٭

تمام شد

چہارم — صاحبان کمشنر کا علاقہ سڑک کے دونون طرف زیادہ سے زیادہ دو کوس پہنائی مین ایک خطہ سے محدود کیا جاویگا الا صاحبان کمشنر زیادہ تر پہنائی واسطے چراگاہ کے شامل کرنا ضروری متصور کرین جو سرویر حسب منشاے دفعہ اول مقرر ہون گے اس زیادہ سے زیادہ پہنائی مین عملداری کی حدود مقرر کرین گے جو پہنائی صاحب کمشنر سے جسمین چراگاہ شامل ہوگی نہایت شائستہ مقرر ہوکر انفصال پاوے گی اور صاحبان کمشنر کا علاقہ اوس حد سے باہر نہوگا جو اس طرح سے مقرر کیے جاوین گے جو اراضی اون حدود مین آئے گی وہ بلا شرکت غیرے مہاراجہ صاحب کے

دفعہ ۵ — صاحبان کمشنر کو اختیار ہوگا کہ جملہ مقدمات دیوانی کو بلا لحاظ مالیت جائداد متنازعہ کے انفصال کریں

دفعہ ۶ — جب صاحبان کمشنر کی رائے متفق ہوگی تب جملہ مقدمات میں اونکا فیصلہ قطعی ہوگا لیکن جب اونکی رائے متفق نہوگی تو فریقین کو اختیار ہوگا کہ ایک منصف مقرر کریں اور تحریر کریں جسکا فیصلہ ہمکو قبول و منظور ہوگا اور اگر فریقین ایک منصف مقرر کرنے میں متفق نہون تو ہر ایک فریق جدا جدا اپنے لیے مقرر کرے گا اور صاحبان کمشنر ایک تیسرا منصف مقرر کرین گے اور جس فیصلہ میں زیادہ منصفان متفق الرائے ہون وہ فیصلہ قطعی ہوگا ✤

دفعہ ۷ — جو مقدمات فوجداری جنکا حوالہ ضمن ۴ میں دیا گیا ہے صاحبان کمشنر کو ایسے جرائم کی مقدمات کی سماعت کرنیکا اختیار ہوگا جنکو عملداری انگریزی میں عدالت فوجداری کا مجسٹریٹ درجہ اول یا اونے سماعت کرسکتا ہے اور جہانتک کہ ممکن ہوگا مجموعہ ضابطہ فوجداری کی تعمیل کیجاویگی ✤

مقدمات سنگین و جرائم متعلقہ قانون خاص نسبت مذہب مجریہ سلطنت کشمیر واسطے تحقیقات کے مہاراجہ صاحب کو سپرد کیے جاوین گے بشرطیکہ ملزم اہل یورپ رعایاے سرکار انگریزی سے نہو ورنہ اوسکو واسطے تحقیقات کے نزدیک تر عدالت فوجداری انگریزی با اختیار کے علاقہ کو روانہ کیا جائیگا ✤

دفعہ ۸ — کل تاوان جو مقدمات فوجداری میں لیے جاوین اور کل اسٹامپ رسید جو بموجب شرع مجریہ سلطنت مہاراجہ صاحب یا بعد مقدمات دیوانی وصول ہونگے خزانہ کشمیر میں جمع کیے جاوینگے جو اشخاص عدالت فوجداری سے قید ہونگے اگر وہ رعایا سرکار انگریزی ہون تو نزدیک کے سرکاری جیلخانہ میں بھیجے جاوین گے اور اگر وہ رعایا سرکار انگریزی نہون تو اونکو واسطے قید کے مہاراجہ صاحب کے جیل خانجات کو روانہ کیے جاوین گے ✤

دفعہ ۹ — اگر کوئی جگہ جس سے باشندگان علاقہ الیسہ وغیرہ ہمیہ سوختنی یا چوبہاے عمارت ضرورت عمارت لیتے ہین سڑک کی حد میں آجاوین گے تو صاحبان کمشنر وزیر لداخ سے ایسا بندوبست کرلین گے کہ اون لوگون کی رفاہیت میں ہرج نہ ہونے پاوے گا ✤

دفعہ ۱۰ — جو معاملات اندر حدود سڑک کے واقع ہون گے وہ اسباب راہ تندہ کے متعلق متصور ہونگے اگر کوئی تاجر اپنا پشتارہ کھولکر کچھ اسباب فروخت کرے گا تو اوس سے کچھ محصول نہ لیا جاویگا تاوقتیکہ وہ اسباب حدود سڑک کے اندر مہاراجہ صاحب کے ملک میں واسطے تجارت کے نہ لیا جاوے اور جو اسباب کچھ عرصہ تک حدود

اسلیے شرایط ذیل قرار پائے ہین ؛

اول حسب مرضی مہاراجہ صاحب واسطے مسافت راستہ ہاے تجارت واقع قلمرو مہاراجہ صاحب مذکور از انگریزی سرحد لاحل تا قلمرو حاکم یارقند جسمین راستی **درہ چنگ چیمون** خالی ہے افسران سرکار انگریزی مقرر کیے جائینگے مہاراجہ صاحب اون سرحدیون کے ہمراہ اپنی سلطنت سے ایک افسر روانہ فرماوینگے اور حتے المقدور اونکی مدد کرینگے جو راستی پیمایش ہوجاوینگے اونکا ایک نقشہ تیار ہوگا اور اوسکی ایک نقل مصدقہ مہاراجہ صاحب کو دیجاویگی

دوم بعد امتحان و پیمایش کے جو راستہ درہ **چنگ چیمون** کے جانب برائے ترقی تجارت وسطایشیا سرکار انگریزی سے نہایت شایستہ قرار پاویگا اوسکو مہاراجہ صاحب واسطے جملہ مسافران و تاجران کے ہمیشہ مدام شاہراہ مقرر فرماوینگے ؛

سوم - جس قدر سڑک مذکور مہاراجہ کی قلمرو سے گذرے گی اوسکی نگرانی و پرداخت کے لیے دو کمشنر سالانہ مقرر ہوا کرینگے ایک منجانب سرکار انگریزی و دیگر منجانب مہاراجہ صاحب صاحبان کمشنر اپنی خدمات وغیرہ کے بجالانے مین ایسے قواعد کے پابند رہینگے جو اب جداگانہ مرتب کیے گئے اور جو بعد ازان وقتاً فوقتاً باہم اختیار سرکار انگریزی و مہاراجہ صاحب کے طیار ہونگی

۵

قواعد ذیل برای ہدایت صاحبان کمشنر مقررہ حسب المنشاے دفعہ سوم عہدنامہ مذکورہ بالا اطلاع عام کے لیے مشتہر کیے جاتے ہین

دفعہ ۱ چونکہ بسبب آب و ہوا ملک کے یہ ناممکن ہے کہ صاحبان کمشنر سال بھر وہان رہین اسلیے اونکا اختیار ۱۵ مئی سے اول دسمبر یا دس قدر عرصہ مزید تک رہیگا کہ جب تک گذرتا جرآن سے اونکا رہنا سڑک پر ضروری ہوگا ؛

دفعہ ۲ - بایام غیر حاضری کسی کمشنر کے دوسرا کمشنر مقدمات کی سماعت و انفصال کرے گا مگر اپیل ایسے مقدمات کی دونون کمشنرون کے باہم اجلاس مین ہونگے ؛

دفعہ ۳ - مابین یکم دسمبر و ۱۵ مئی یا دیگر تواریخ کے جو بعد ازان قرار دیے جاوینگے جبکہ صاحبان کمشنر وہان پر موجود نہونگے کل مقدمات کو وزیر لواخ انفصال کریگا مگر اپیل اونکا دونون کمشنرونکے باہم اجلاس مین پیش ہوگا

دفعہ ۴ - صاحبان کمشنر مقدمات ترقی و سہولیت و حفاظت تجارت کے سوا لے جنکے لیے عہد و پیمان ہوا ہے اور جنمین کوئی فریق یا طرفین رعایا سرکار انگریزی یا ریاست ہود یگر مقدمات مین مداخلت نکرینگے

تفصیل تحفہ جات امیر صاحب کے پانچوین سردار کی جو گورنمنٹ انگریزی نے عطا فرمائے

تحائف تعداد	نام تحایف	قیمت	تحائف تعداد	نام تحایف	قیمت
۱	چاندی کے قبضہ کی بیش قبض	۱	۱	مخمل کا چغہ	۱۵
۱	یک نالی بندوق	۱۵	۱	تھان مشجر ساٹھن	۱۰
۱	کیولر گیلاس	۱۰	۱	تھان گاچ	۱۰
۱	دوشالہ	۱۰	۱	تھان گلبدن	۱۰
۱	رومال شالی	۱۰	۱	پگڑی بنارسی	۱۰
۱	تھان کمخواب	۱۸	۱	تھان ململ	۱۰
۱	دوپٹہ بنارسی	۱۵	۱	تھان لیمپٹ	۱۰
۱	دوپٹہ بنارسی	۱۰	۱	میزان قیمت کل تحائف	۱۰

جن چیزونکی قیمت نہین لکھی گئی ہے اونکا تخمینہ سات ہزار پانسو روپیہ کا کیا گیا ہے پس اس صورت مین جملہ تحائف امیر صاحب اور اونکے صاحبزادہ اور پانچون سردارون کی قیمت ۱۵ ۳ ۹ صاحبہ ہزار ترسٹھ ہزار پانسو پانچ روپیہ پندرہ آنہ تین پائی ہوئے اور سوائے اس رقم کے تحایف جن مین ایک پورا تھوک کمپو کے بیش بہا اور تین سانڈ گھوڑے عربی اور اور اجناس مع ایک خوبصورت کشمیری شال اور بہت سے تحفہ گاڑیون کے گھنٹہ تھے اور وہ امیر صاحب کو بہت پسند آئے کل قیمت بیس ہزار روپیہ کی تھی جناب نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب نے امیر صاحب بہادر والی کابل کو پیش کیے

۲ مئی ۱۸۷۰ع کو جناب فیضمآب ارل میو صاحب بہادر گورنر جنرل وسیرائے کشور ہند نے واسطے ترقی و حفاظت تجارت وسط ایشیا کے بہ نسبت حال زیادہ تر آسانی ہونیکے واسطے عہد و پیمان جدید مہاراجہ جمو و کشمیر سے کیا چنانچہ نقل اسکی ذیل مین درج ہوتی ہے

نقل عہد نامہ مابین گورنمنٹ انگریزی و مہاراجہ جمو

چونکہ بنا بر ترقی و حفاظت تجارت وسط ایشیا کے بہ نسبت حال زیادہ تر آسانی معلوم ہوتی ہے

تفصیل تیسرے سردار کے تحائف کی

تعداد تحائف	نام تحائف	قیمت	تعداد تحائف	نام تحائف	قیمت
۱	چاندی کے قبضہ کی پیش قبض	×	۱	چوغہ مخمل کا	۱۵۰
۱	دونالی بندوق	+	۲	تھان مشجر ساٹھن کا	۱۲۰
۱	نیوکیولگیلاس	۱۲۵	۱	تھان ململ	۴۰
۱	دوشالہ	۱۵۰	۱	تھان جاکونٹ	۴۰
۱	تھان کمخواب	۱۲۰	۱	تھان کمرکہ	۳۵
۱	رومال شالی	۱۵۰	۱	تھان لیسیٹ	۴۰
۲	دوپٹہ بنارسی	۱۴۰	۱	تھان گلبدن	۶۰
۱	پگڑی بنارسی	۵۰		میزان قیمت تحائف	۱۴۰۰

تفصیل تحائف سردار چہارم کی

تعداد تحائف	نام تحائف	قیمت	تعداد تحائف	نام تحائف	قیمت
۱	چاندی کے قبضہ کی پیش قبض	×	۲	تھان مشجر ساٹھن کا	۱۲۰
۲	دونالی بندوق		۱	تھان زربفت ساٹھن	۴۰
۱	نیوکیولگیلاس	۱۲۵	۱	تھان گلبدن	۶۰
۱	دوشالہ	۱۵۰	۱	تھان ململ	۴۰
۱	شالی رومال	۱۵۰	۱	تھان جاکونٹ	۴۰
۱	تھان کمخواب	۱۲۰	۱	تھان ڈھاکہ ململ	۱۵۰
۲	دوپٹہ	۱۴۰	۱	تھان کمرکہ	۳۵
۱	پگڑی بنارسی	۵۰	۱	تھان لیسیٹ	۴۰
۱	چغہ مخمل	۱۴۰	۱	میزان قیمت کل تحائف	۱۴۰۰

تفصیل تحائف جو امیر صاحب کے پہلے سردار کو جو گورنمنٹ انگریزی نے عطا فرمائے

تعداد تحائف	نام تحائف	قیمت	تعداد تحائف	نام تحائف	قیمت
۱	دوشالہ	۱۵۰	۱	تھان مخمل مشجر	مالا للہ
۱	رومال شالی	۱۵	۱	تھان ململ	۱۰۰
۱	تھان کمخواب نمبری ۲۰۰۷	۶۰	۱	تھان جاکونٹ	۱۲۵
۲	بنارسی دوپٹہ	۱۵۰	۱	تھان بک ململ	۱۰۰
۱	بنارسی جیغہ	۱۵۰	۱	تھان کمرکھہ	۷۵
۱	بنارسی پگڑی	۱۵۰	۱	تھان لیمپٹ	۱۲۵
۱	تھان گلبدن	۱۲۵	۱	میزان قیمت تحائف	۱۵۰۰

تفصیل تحائف امیر صاحب کے دوسرے سردار کی

تعداد تحائف	نام تحائف	قیمت	تعداد تحائف	نام تحائف	قیمت
۱	چاندی کے قبضہ کی پیش قبض	۲	۱	تھان مخمل مشجر	۱۵۰
۱	دونالی بندوق	۱۵۰	۱	تھان ساٹھن	۶۰
۱	نیوکیولر گیلاس	۱۵۰	۱	تھان گلبدن	۱۲۵
۱	شالے رومال	۱۵۰	۱	بنارسی پگڑی	۱۵۰
۱	تھان کمخواب	۱۵۰	۱	تھان بک ململ	۱۰۰
۱	دوپٹہ بنارسی	۱۵۰	۱	تھان ململ	۷۵
۱	جیغہ بنارسی	۱۵۰	۱	تھان لیمپٹ	۱۲۵
۱	تھان گاچ	۱۵۰	۱	میزان کل قیمت تحائف	۱۵۰۰

تفصیل تحایف جو صاحبزادۂ امیر صاحب کو گورنمنٹ انگریزی نے نذر دی

تعداد	نام تحائف	قیمت	تعداد	نام تحائف	قیمت
۱	چاندی کا خوان آراستہ	۳ سو ۳ پاؤنڈ	۲	سمحان کمخواب	۱۰۰
۱	جڑاؤ خوان کا سرپوش دیبہ موتیوں سے آراستہ	۱۰۰	۳	بنارسی دوپٹہ	۱۵۰
۱	سونے کا ہار مع دھکدھکی	۵۰	۱	بنارسی لنگی	۱۰۰
۱	سونے کا ہار مع بازوبند زمرد	۵۰	۱	بنارسی ریشمی گاچ	۵۰
۱	انگشتری ہیرے کی	۱۰ ہزار	۱	بنارسی واسکٹ	۱۰۰
۱	عمدہ شیشہ	×	۱	بنارسی مشجر مخمل	۱۰۰
۱	چھوٹی گاڑی کا گھنٹہ	×	۱	بنارسی سادی مخمل	۱۰۰
۱	سونے کی آٹھ دنکی گھڑی	۱۵۰	۱	بنارسی ڈھاکہ ململ	۲۰
۱	سونے کی زنجیر گھڑی مذکور کی	۱۰۰	۱	بنارسی کامدانی	۲۰
۱	نیوکمیولر گیلاس	۲۰	۱	بنارسی چکن ململ	۵۰
۱	چاندی کا آبخورہ	۹ سو ۷ پاؤنڈ	۱	بنارسی پگڑی	۱۰۰
۱	ایضاً ایضاً	۱۲ سو ۹ پاؤنڈ	۱	بنارسی زردساٹھن	۱۰۰
۱	چاندی کی دوات نمبر ۱۰	۶ سو ۵ پاؤنڈ	۱	ریشمی زردوزی کرتا موتی اور جواہر کا	۱۰۰
۱	دوشالہ	۲۰۰	۱	زردوزی شال جامہ وار	۱۰۰
۱	شال جامہ وار	۱۰۰	۱	میزان کل قیمت تحایف کی	۱۰ ہزار
۱	ریشمی رومال	۱۰۰			

تفصیل تحایف جو امیر صاحب کے پہلے سردار کو جو گورنمنٹ انگریزی نے عطا فرمائے

تعداد	نام تحایف	قیمت	تعداد	نام تحایف	قیمت
۱	پیش قبض چاندی کے قبضہ کی	×	۱	پستول	۵۰
۱	دونالی بندوق	۱۵۰	۱	نیوکمیولر گیلاس	۲۰

تفصیل تحفہ جات خاص امیر صاحب کو نذر ہوئے

تعداد	نام تحایف	قیمت	تعداد	نام تحایف	قیمت
۶	تھان کمخواب	الف	۱	ہودا چاندی کا	الف ۱
۱	لمبتی شال کشمیری	الف ۱	۱	کارچوبی جھول	الف ۱
۱	رومال کشمیری	۱	۶	کارچوبی زین پوش	۱۵۰
۱	دوشالہ کشمیری	۱۵۰	۳	عربی گھوڑے	۳۰۰
۱	شالی چغہ	۱۵۰	۳	ایضاً اللغا	×
۲	تھان مشجر مخمل	۳۰۰	۱	ہودا	×
۱	تھان قرمزی مخمل	۱۵۰	۳۰۰	ڈبے کارتوس	۱۵۰
۲	تھان جامع دار	۱۵۰	۵۰۰	ڈبیان لوڈیڈ کارتوس	۱۵۰
۲	تھان کامدانی	۱۵۰	۴	تھیلیان کاسن کی	۱۵۰
۱	تھان ململ ڈھاکہ	۱۵۰	۸	صندوق کاسن کے	۱۵۰
۲	تھان چکن ململ ڈھاکہ	۱۵۰	۱۰۰۰	ڈبہ کارتوس کے	۱۵۰
۱	تھان ڈوریہ	۱۵۰	۵۰۰	لوڈیڈ کارتوس	۱۵۰
۱	گھوڑیکا ساز طلائی	الف			
۱	ایضاً نقرئی	۱۵۰		میزان کل قیمت تحایف جو امیر صاحب کو نذر ہوئے	
۱	ایضاً نقرئی	۱۵۰			

تفصیل تحائف جو صاحبزادہ امیر صاحب کو گورنمنٹ انگریزی نے نذر دیئے

تعداد	نام تحایف	قیمت	تعداد	نام تحایف	قیمت
۱	دونالی رفل	۱۵۰	۱	جوڑی پستول	×
۱	دونالی بندوق	۱۵۰	۱	چاندی کے قبضہ کا پیش قبض	×
۱	دونالی ٹوپی دار بندوق	۱۵۰	۱	باجے کا صندوق	۱۵۰

تفصیل تحفہ جات جو خاص امیر صاحب کو نذر ہوئے

	نام تحایف			نام تحایف	
۱	دو نالی رفل	الف	۱	چاندی کا پیالہ نمبر ۱۹	سمار
۱	دو نالی رفل	لمار	۱	بڑی گاڑی کا گھنٹہ	×
۱	دو نالی بندوق	لامہ	۱	ایضاً ایضاً	×
۲	پستول	صاعہ	۱	شیشہ	مالصہ
۱	گلٹ کی ڈھال	مامہ	۱	ایضاً	محہ
۱	ایضاً ایضاً	مامہ	۱	بڑا بابجے کا صندوق ۲ سُر کا	امامہ
۱	سونے کی کھودی ہوئی گھڑی جو گھنٹے کے موافق بجے	امامہ	۱	جوڑا مکیہ دیوار کی روشنی کا مع فانوس	×
۱	زنجیر طلائی	الماہ	۱	تھان کارچوبی ساٹھن کا	مامہ
۱	ہلاسدا بی طلائی مع تصویر جناب ملکہ معظمہ	صامہ	۱	ایضاً ایضاً	لصہ
۱	انگشتری طلائی ہیرے اور یاقوت سے جڑی ہوئی	سمار	۱	ایضا ایضاً	مامحمار
۱	جوڑا چاندی کے جڑاؤ صراحی کا	سمار	۱	تھان گلدار ساٹھن کا	مالصہ
۱	چاندی کا کوزہ مع رکابی	×	۱	ایضاً ایضاً	مالصہ
۱	״ ״ حقہ مع لوازمہ	صماعصہ	۱	تھان ریشمی جین کا	صہ
۱	جوڑا گلاب پاش نقرہ کا مع رکابی ہائے	امامصہ	۱	چغہ بنارسی	مامحصہ
۱	چاندی کا پیالہ اور چمچے	مالصہ	۱	کارچوبی ساٹھن کا چغہ جواہر سی جڑا ہوا	صمار
۱	چاندی کا پیر نیشن پیسن	الماہصہ	۱	بنارسی پگڑی	مامصہ
۱	تھوک چاندی کی سالون اور اونکے سرپوش اور ایک چمچہ اور ایک رکابی کے	×	۱	کمربند بنارسی	صہ
۱	چاندی کا گلدان	صامہ	۱	لنگی بنارسی	مامر
۱	چاندی کی چنگیر	مامہصہ	۱	کھیس بنارسی	مامصہ
۲	چاندی کے کوزے	لمالصہ	۵	دوپٹہ بنارسی	مالصہ

تو فرش پر ذرا بھی جگہہ باقی نرہی اور جو تحفہ جات نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب نے امیر صاحب کو نذر کیے تھے اونکی نمایش کے واسطے جگہہ نہ ملی سُنا گیا ہے کہ اون تحفون مین بعض بعض بیش قیمت گھوڑے اور ایک توشیخانہ مع ساز و سامان کے تھا جبکا سر دربار پیش ہونا ناممکن تھا تھوڑی دیر بعد ایک مصاحب نے ایک بیش بہا اور مرصع شمشیر پرتلہ سمیت حضور ویسرائے کے سامنے پیش کی حضور ممدوح نے اوسکو کھڑے ہوکر امیر صاحب کے بذر کیا اور اوس وقت بھی سب لوگ کھڑے ہوگئے تھے اور اوسکی بہت جلد مسٹر سوڈ ونڈ مکلوڈ صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر پنجاب نے ایک ہار نہایت بیش قیمتی اور بڑے بڑے موتیون کا امیر صاحب کے فرزند ارجمند کے گلے مین پہنا دیا پھر تحفہ جات وہان سے اوٹھائے گئے کسی قدر گفتگو کے بعد دربار کی برخاستگی کا اشارہ اس طرح پر کیا گیا کہ حضور ویسرائے تخت شاہانہ سے اوٹھکھڑے ہوئے اور جس طرح وقت تشریف آوری امیر صاحب کا استقبال کیا گیا تھا اوسی طرح سے لب فرش تک اونکی مشایعت کی مگر حضور ویسرائے پھر واپس نہین آئے بلکہ اپنے خیمہ گاہ کو تشریف لے گئے اور جب کہ تمام سردار مناسب طور سے اپنی سواریون تک پہونچا دیے گئے تو سب لوگ جوق جوق ہوکر اپنے گھرون کو چلے گئے غرض کہ بطور مذکورۂ بالا وہ معلے انبالہ کا دربار جسکی سیر و تماشا کے واسطے ہزارون تماشائی گئے تھے بخوبی تمام خاتمہ کو پہونچا ؛

تفصیل اون تحفہ جات و تحائف کی جو گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے امیر صاحب اور اونکے صاحبزادہ اور پانچ سردارونکو نذر گذری مع قیمت

تفصیل تحفہ جات جو خاص امیر صاحب کو نذر ہوئے

نمبر شمار	نام تحایف	قیمت	نمبر شمار	نام تحائف	قیمت
۱	تلوار با قبضہ طلائی	۵۰۰	۱	پیش قبض با قبضہ طلائی	×
۲	پرتلہ کارچوبی موتیون سے جڑا ہوا	۱۵۰۰	۱	ڈھال جواہر سے جڑی ہوئی	۵۰۰
۱	تلوار با قبضہ نقرئی		۱	گلٹ کی دونال بندوق	۱۵۰۰
۱	پرتلہ کارچوبی موتیون سے جڑا ہوا	۱۵۰۰	۱	ایضاً ایضاً	۱۵۰۰

تفصیل تحفہ جات خاص امیر صاحب کو نذر ہوئے

تعداد	نام تحایف	قیمت	تعداد	نام تحایف	قیمت
۱	دونالی رفل	۱۰۰	۱	چاندی کا پیالہ نمبر ۱۹	۳۰۰
۱	دونالی رفل	۱۵۰	۱	بڑی گاڑی کا گھنٹہ	×
۱	دونالی بندوق	۱۵۰	۱	ایضاً ایضاً	×
۲	پستول	۶۰	۱	شیشہ	۱۵۰
۱	گلٹ کی ڈھال	۱۵۰	۱	ایضاً	۶۰
۱	ایضاً ایضاً	۱۵۰	۱	بڑا بجے کا صندوق ۲ سُر کا	۱۲۰
۱	سونے کی کھودی ہوئی گھڑی جو گھنٹے کے موافق بجے	۱۲۰	۱	جوڑا کنول دیوار کی روشنی کا مع فانوس	×
۱	زنجیر طلائی	۱۵۰	۱	خوان کار چوبی ساٹھن کا	۱۵۰
۱	ہلاسدانی طلائی مع تصویر جناب ملکہ معظمہ	۶۰	۱	ایضاً ایضاً	۱۵۰
۱	انگشتری طلائی ہیرے اور یاقوت سے جڑی ہوئی	۳۰۰	۱	ایضا ایضاً	۳۰۰
۱	جوڑا چاندی کے جڑاؤ صراحی کا	۳۰۰	۱	تھان گلدار ساٹھن کا	۱۵۰
۱	چاندی کا کوزہ مع رکابی	×	۱	ایضاً ایضاً	۱۵۰
۱	״ ״ حقہ مع لوازمہ	۳۰۰	۱	تھان ریشمی چین کا	۶۰
۱	جوڑا گلاب پاش نقرہ کا مع رکابی ہائے	۱۲۰	۱	چُغہ بنارسی	۱۵۰
۱	چاندی کا پیالہ اور چمچے	۱۵۰	۱	کار چوبی ساٹھن کا چغہ جواہر سے جڑا ہوا	۳۰۰
۱	چاندی کا پیر نیشن پیسن	۱۵۰	۱	بنارسی پگڑی	۱۵۰
۱	تھوک چاندی کی سالون اور ان کے سرپوش اور ایک پیچ اور ایک رکابی کے	×	۱	کمربند بنارسی	۶۰
۱	چاندی کا گلدان	۱۵۰	۱	لنگی بنارسی	۱۲۰
۱	چاندی کی چنگیر	۱۲۰	۱	کھیس بنارسی	۱۵۰
۲	چاندی کے کوزے	۱۵۰	۵	دوپٹہ بنارسی	۱۵۰

تو فرش پر ذرا بھی جگہہ باقی نہ رہی اور جو تحفہ جات نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب نے امیر صاحب کو نذر کیے تھے اونکی نمایش کے واسطے جگہہ نہ ملی سُنا گیا ہے کہ اون تحفون مین بعض بعض بیش قیمت گھوڑے اور ایک توپخانہ مع ساز و سامان کے تھا جسکا سر دربار پیش ہونا ناممکن تھا تھوڑی دیر بعد ایک مصاحب نے ایک بیش بہا اور مرصع شمشیر پرتلہ سمیت حضور وایسرائے کے سامنے پیش کی حضور ممدوح نے اوسکو کھڑے ہوکر امیر صاحب کے نذر کیا اور اوس وقت بھی سب لوگ کھڑے ہوگئے تھے اور اوسکی بہت جلد مسٹر سوڈونڈ مکلوڈ صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر پنجاب نے ایک ہار نہایت بیش قیمتی اور بڑے بڑے موتیون کا امیر صاحب کے فرزند ارجمند کے گلے مین پہنا دیا پھر تحفہ جات وہان سے اوٹھائے گئے کسی قدر گفتگو کے بعد دربار کی برخاستگی کا اشارہ اس طرح پر کیا گیا کہ حضور وایسرائے تخت شاہانہ سے اوٹھکھڑے ہوئے اور جس طرح وقت تشریف آوری امیر صاحب کا استقبال کیا گیا تھا اوسی طرح سے لب فرش تک اونکی مشایعت کی مگر حضور وایسرائے پھر واپس نہین آئے بلکہ اپنے خیمہ گاہ کو تشریف لے گئے اور جب کہ تمام سردار مناسب طور سے اپنی سواریون تک پہونچا دیے گئے تو سب لوگ جوق جوق ہوکر اپنے گھرون کو چلے گئے غرض کہ بطور مذکورۂ بالا وہ معلے انبالہ کا دربار جسکی سیر و تماشا کے واسطے ہزارون تماشائی گئے تھے بخوبی تمام خاتمہ کو پہونچا ؛

تفصیل اون تحفہ جات و تحائف کی جو گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے امیر صاحب اور اونکے صاحبزادہ اور پانچ سردارونکو نذر گذری مع قیمت

تفصیل تحفہ جات جو خاص امیر صاحب کو نذر ہوئے

نمبر شمار	نام تحایف	قیمت	نمبر شمار	نام تحائف	قیمت
۱	تلوار با قبضہ طلائی	۵۰۰	۱	پیش قبض با قبضہ طلائی	۲۰۰
۲	پرتلہ کارچوبی موتیون سے جڑا ہوا	۱۵۰۰	۱	ڈھال جواہر سے جڑی ہوئی۔	۵۰۰
۱	تلوار با قبضہ نقرئی۔		۱	گلٹ کی دونال بندوق	۱۵۰۰
۱	پرتلہ کارچوبی موتیون سے جڑا ہوا	۱۵۰۰	۱	ایضاً ایضاً	۱۵۰۰

چوتھی گاڈی مین امیر صاحب کے دوسرے سردار اور حضور وایسرائے کے مصاحب خاص اور نواب عطا حسین محمد خان اجنٹ گورنمنٹ انگریزی متعینہ کابل اور حضور امیر صاحب کے تیسرے سردار تشریف رکھتے تھے ؛

پانچوین گاڈی مین امیر صاحب کے چوتھے سردار اور کپتان ایرٹن صاحب مع امیر صاحب کے پانچوین سردار بیٹھے ہوئے تھے ؛

چھٹی گاڈی مین امیر صاحب کے چھٹے سردار اور حضور وایسرائے کا ایک مصاحب خاص اور منشی نجبتیار خان بیٹھے تھے ؛

جبکہ امیر صاحب قریب آپہونچے تو حضور وایسرائے صاحب بہادر تخت سے اوٹھ کھڑے ہوئے اور اونکے ساتھ سب لوگ اوٹھ کھڑے ہوئے حضور ممدوح مع مصاحبان خاص اور ممبران کونسل کے لب فرش تک استقبال کے واسطے تشریف لیگئے اور امیر صاحب کا ہاتھ پکڑ کر تخت تک لائے اور اسی طرح نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب امیر صاحب کے صاحبزادیکو اونکی جگہہ تک جو حضور وایسرائے کی جانب چپ قرار پائی تھی لیگئے حضور وایسرائے نے کرسی پر رونق افروز ہونے کے پیشتر امیر صاحب سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ ای امیر شیر علیخان مین ملکہ معظمہ والی سلطنت برٹانیہ وایرلینڈ و ہند کی جانب سے آپکو تہ دل سے مبارکباد دیتا ہون اور جو دلی خوشی مجھکو آپ کی خاطر تواضع سے کہ آپ ملکہ معظمہ کے مہمان ہین حاصل ہوئی ہے اوسکا اظہار کرتا ہون مجھکو یقین ہے کہ یہ ملاقات اس بات کا آغاز ہے کہ ملکہ معظمہ اور آپکے درمیان مین خلوص اور اتحاد اور جن قومون پر ملکہ معظمہ ہند مین حکمران ہین اونکی اور آپکی تمام رعایا کے بھی درمیان مین باہمی ربط وضبط اور رضامندی برسونک قایم رہے جب کہ اس گفتگو کا ترجمہ امیر صاحب بہادر کو سنایا گیا اور اونھون نے قبول فرمایا تب حضور وایسرائے نے کرسی شاہانہ کو زینت بخشی اور امیر صاحب حضور ممدوح کی جانب راست رونق افروز ہوئے اور سب لوگ اپنی اپنی جگہہ پر بیٹھہ گئے بعد دس منٹ گذر جانے کے ہندوستانی خدمتگارون نے اون عمدہ اور عجیب و غریب تحفون مندرجۂ ذیل کا لانا شروع کیا جو گورنمنٹ انگریزی کی جانب سے امیر صاحب کو نذر کیے گئے تھے یہ تحفہ جات اس کثرت سے تھے کہ جب وہ باترتیب رکھے گئے

صف بستہ کھڑے ہوئے تھے جنوب کی جانب خیمہ کے باہر بہت سے تماشائی ہاتھیون پر سوار
اس دربار کی کیفیت دیکھ رہے تھے اور ہزارہا آدمی مختلف سواریون پر اور پیادہ پا اس دلچسپ
سیر سے حظ وافر اوٹھا رہے تھے اور گوشۂ جنوب مشرق کی جانب تھوڑے فاصلہ پر سلامی
کیواسطے توپین کھڑی ہوئین تھین جب کہ سب سردارون کو اون افسرون نے جو اس کام
کیواسطے متعین تھے اونکی جگھہ پر بٹھلا دیا اور باقی سب حاضرین دربار بیٹھہ گئے اوس وقت
حضور وایسرائے گورنر جنرل بہادر کشور ہند مقابل کے دروازے سے پانچ بجے سے کسی قدر پیشتر
درباری خیمہ مین رونق افروز ہوئے اور چھہ مصاحب حضور کے آگے آگے دونون طرف چلتے تھے
اور جونھین حضور ممدوح نے تخت پر قدم مبارک رکھا باجا بجنا شروع ہوا اور توپون کی
سلامی سر ہونے لگین لیکن حضور ممدوح بجاے اسکے کہ کرسی پر رونق افروز ہون بظاہر اس
امید مین کھڑے رہے کہ شاید امیر صاحب کابل بہت جلد تشریف لاوین لیکن امیر صاحب کی
تشریف آوری مین کسی قدر توقف ہوا اور تمام حاضرین جلسہ مع آرل میو صاحب بہادر کی چند
عرصہ تک کھڑے رہے آخر حضور ممدوح بعد انتظار بسیار کرسی شاہانہ پر رونق افروز ہوے
اور سب لوگ بھی حضور کے ساتھہ بیٹھہ گئے حضرت امیر شیر علیخان صاحب کی تشریف آوری مین
پاؤ گھنٹہ سے زیادہ دیر ہوئی جو اکثر اوقات ایسے موقعون پر گران معلوم دیتی ہے آخرکار
توپون کی آواز سے ظاہر ہوا کہ امیر شیر علیخان رئیس کابل تشریف لاتے ہین چنانچہ امیر صاحب
اپنے چند خاص مصاحبون سمیت جلوس مندرجۂ ذیل کے ساتھہ تشریف لائے ۔

اول گاڈی مین عالیجناب امیر صاحب و حضور لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب و مسٹر سین کار صاحب
سکریٹری فارن ڈپارٹمنٹ و میجر پالک صاحب بہادر کمشنر پشاور رونق افروز تھے ۔

دوم گاڈی - مین امیر صاحب کے فرزند ارجمند مسمی ولد عبداللہ خان اور جنرل
کمانڈنگ صاحب کمشنر سرحد اور مرالیوٹ سکریٹری حضور وایسرائے اور کرنیل ہی صاحب تشریف رکھتے تھے

تیسری گاڈی مین امیر صاحب کے سردار اعظم اور جنرل ٹیلر صاحب بہادر ایجنٹ گورنر
ریاستہاے ہندوستانی متعلقہ پنجاب اور ڈاکٹر ٹیلر صاحب اے رنائب سکریٹری فارن ڈپارٹمنٹ
بیٹھے ہوئے تھے ۔

قنات کے قریب ایک بلند تخت رکھا ہوا تھا اور اوس تخت پر تین شاہانہ کرسیان جو نہایت خوبصورت اور غرق از مرصع تھین بچھی ہوئی تھین اور تین تپائیان پائون رکھنے کو اونکے مقابل تھین اور جوڑی بردار نہایت ادب اور سلیقہ کے ساتھ اپنے اپنے موقع پر کھڑے ہوئے تھے خیمہ مین ہر ایک طرف بشکل نصف دائرہ کے کرسیون کی قطار لگی ہوئین تھین اور جانب راست جو قطار کرسیون کے مقابل مین تھی اوسپر صاحبان لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی و پنجاب اور حضور سر ولیم مینسفلیڈ صاحب بہادر کمانڈر انچیف و لارڈ نپیر صاحب بہادر آف میکڈالا اور کونسل کے ممبر اور اور گورنمنٹ کے اعلے اعلے افسر موجود تھے اور جانب چپ صاحب سکرٹیری فارن ڈپارٹمنٹ اور اونکے نائب اور صاحب سکریٹری گورنمنٹ پنجاب اور صاحبان کمشنر ضلع پشاور و جالندھر و دہلی اور اور لوگ تشریف رکھتے تھے اور اوس مقام پر کپتان گری صاحب بہادر سیول کمشنر انبالہ بھی تشریف رکھتے تھے جنکو حضور وایسرائے نے اپنے اور امیر صاحب کے درمیان مین مترجم مقرر کیا تھا مقابل کی قطارون کے پیچھے جو دو قطارین کرسیون کی تھین اونمین جانب چپ کی قطار مین سرکاری افسر نہایت زرق برق پوشاک پہنے صیغہ جنگی کے اور جانب راست کی قطار مین امیر کابل کے چند خاص خاص معاصب اور اہالیان مطابع اور قوم سکھ و دیگر قوم کے سردار مفصلہ ذیل اپنے اپنی ہمراہیون سمیت رونق افروز تھے ٭

راجہ پٹیالہ بہادر (لقب سلامی توپ ۱۷ عدد ضرب) راجہ جنید (۱۵ عدد ضرب) راجہ نابھہ (۱۵ عدد ضرب) راجہ کپورتھلہ (۱۵ عدد ضرب) نواب مالیر کوٹلہ (۱۵ عدد ضرب)

اِن کے پیچھے ہر ایک طرف دو میم صاحبات والا صفات اونچے اونچے تختون پر رونق افروز تھین جو جناب لیڈی میو صاحبہ کی خاص درخواست پر شریک دربار ہوئین تھین اور جنکا ایسی رسمون مین موجود ہونا ایک جدید بات تھی تماشائی بھی نہایت کثرت سے موجود تھے ہندوستانی چوبدار سرخ بانات کا لباس پہنے ہوئے خیمون کے چارون طرف کھڑے ہوئے تھے اور رنگ برنگ پھولون کے دستے جا بجا قرینہ سے رکھے ہوئے تھے دروازے پر دس بارہ گز کے فاصلہ پر اردلی کا گارڈ جس مین ایک کمپنی ہائے لنڈرز نمبری ۹۷ شامل تھی کھڑا ہوا تھا اور باقی تمام رجمنٹ مع پیادون کے اور پلٹنون کے دور تک لشکر گاہ کی راستہ مین

واضح ہو کہ جہاز دخانی موسومہ نیمنس جسپر جناب معلی القاب رائٹ ہنریبل سرجان لیرد سیو لارنس صاحب بہادر پیرونٹ جماعہ سی + بی + اور (نیرمند) حسب تجویز والا سے حضرت فیض موہبت ملکہ معظمہ محتشمہ دام اقبالہا ہند کے نائب سلطنت اور گورنر جنرل مقرر ہو کر سوار تھے بوقت پاؤ گھنٹہ بعد ۵ بجے شام کے مقام گارڈن ریچ کے قریب پہونچا جملہ صاحبان سکریٹری صیغہ گورنمنٹ اور مصاحبان خاص جناب گورنر جنرل بہادر جہاز نیمنس پر بغرض ادائے مراسم تعظیم سرجان لارنس بہادر کے حاضر ہوئے اور جناب ممدوح نزول اجلال فرما کر اوسی وقت عازم ایوان گورنری ہوے اور بوقت نو بجے پاؤ گھنٹہ بعد ۶ بجے شام کے واقع ۱۱ جنوری ۱۸۶۴ع کو جناب مستطاب رفعت مآب سرجان لیرڈ سیو لارنس صاحب بہادر پیرونٹ جماعہ سی موسومہ باتفاق نائٹ گرانٹ کراس اور مجموعہ عالیہ موسومہ اسٹار آف انڈیا کے نیٹ ۵ عہدہ گورنر جنرل پر بعد ادائے حلف معمولی کونسل ایوان گورنری نائب السلطنت کی کرسی پر اجلاس شاہانہ فرمایا اگرچہ جناب ممدوح نے پوری پنجسال کام گورنری کا انجام دیا مگر کوئی کام صاحب ممدوح کے وقت مین قابل تواریخ نہین ہوا ۳ دسمبر ۱۸۶۸ عیسوے کو عہدہ سے مستوفی ہو کر کلکتہ سے ولایت تشریف لے گئے +

ذکر حکومت نواب ارل میو صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند از ابتدای ۱۸۶۹ع لغایت ۱۸۷۲ع

یکم جنوری ۱۸۶۹ع کو جناب مستطاب ارل میو صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند نے ایوان گورنری فورٹ ولیم مین اجلاس فرمایا اور ۲۳ ماہ مارچ ۱۸۶۹ع کو بمقام انبالہ مین دربار فرمایا +

کیفیت دربار مقام انبالہ — ناظرین تاریخ کو واضح ہو کہ ۲۷ مارچ ۱۸۶۹ع روز دوشنبہ کو پانچ بجے شام کے وقت انبالہ کا دربار عظیم ظہور مین آیا وہ درباری خیمہ جو حضور ویسرائے کی لشکر کے میدان کے سرے پر استادہ کیا گیا تھا اوسکا طول قریب ایک سو فٹ کے تھا اور چار بڑی بڑی چوبون پر استادہ کیا گیا تھا اندر خیمہ کے سرخ رسیون سے بہت سو خوشنما جھاڑ آویزان تھے اور اوسکے اوسط مین جگہہ خالی تھی اور جانب شمال

دفعہ اول کی گذری اور عہدہ دار شاہ موصوف کے پاس بعہدۂ اجنٹ متعین ہو مقدمہ کی تحقیقات کرکے کیفیت اوسکی بخصور جناب نواب گورنر جنرل بہادر اجلاس کونسل کے بھیجی کہ نواب ممدوح بواسطے تجویز اوس جرم کے کمیشن مقرر فرماوین گے اور اوسکو اختیار مجموعہ ضوابط فوجداری عطا کرین گے مگر اوسکو اختیار حکم صدور سزا کا نہوگا صرف اپنی رای سو نواب ممدوح کو مطلع کریگا کہ دے صرف درباب حراست ذات یا نیلام جایداد شاہ موصوف حسب صورت مقدمہ حکم دین گے

دفعہ ۴ — عدالت دیوانی یا فوجداری یا محکمہ مال مجاز نہوگی کہ کوئی حکمنامہ بلا حصول منظوری نواب گورنر جنرل بہادر بخط سکریٹری شاہ اودہ فی ذات یا جایداد پر جاری کرے اور اگر کوئی کرے تو عمل اوسکا ملا نہوگا

دفعہ ۵ — شاہ اودہ کسی عدالت فوجداری یا دیوانی یا محکمہ مال یا اہل کمیشن کے روبرو بغرض اظہار یا اظہار حلفی کے حاضر نہ کرائے جاوینگے

دفعہ ۶ — جب شاہ اودہ کی شہادت ضرور ہو تو بند سوال خدمت مین صاحب اجنٹ کے بھیجا جاے گا کہ دد شاہ اودہ کو معاینہ کرکے جواب باقرار صالح قلم بند لاے گا اور مع سارٹیفکیٹ اپنے متعمیل باضابطہ کے عدالت فرستندہ مین واپس کرے گا

دفعہ ۷ — اگر اظہار مطلوب ہو تو اظہار دو حلف روبرو صاحب اجنٹ کے لیا جاویگا اور اظہار مع سارٹیفکیٹ متعمیل ہونے حلف باضابطہ کے عدالت فرستندہ مین واپس ہوگا

دفعہ ۸ — بموجب موافق ایکٹ ہذا کے سوالات کے جوابات یا حلف شاہ موصوف سے لیے جاوین اوس وقت سوا صاحب اجنٹ کے کوئی دوسرا بلا اجازت شاہ اودہ کے حاضر نہوگا مجاز نہوگا

دفعہ ۹ — جو جواب سوال یا اظہار شاہ موصوف سے بموجب ایکٹ ہذا کے لیا جاویگا بطور شہادت کے منظور ہوگا اور جو اعتراض کہ اوسپر ہر اجلاس عدالت یا معرفت اہل کمیشن کے ہونیکی صورت مین رد ہوسکتے ہین اس صورت مین بھی وارد ہوسکین گی

دفعہ ۱۰ — ایکٹ ہذا بعد وفات شاہ موصوف کے جاری نرہے گا

ذکر حکومت نواب سر جان لیوڈ میولارنس صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسراے کشور ہند من ابتداے سنہ ۱۸۶۴ ع لغایت سنہ ۱۸۶۹ ع

جہاں ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۳ ع کو لارڈ ایلجن صاحب عہدہ گورنری پر مرگئے انکے عہد مین کوئی تذکرہ قابل تحریر تاریخ نہیں ہوا

آغاز
چمن ثانی خیابان
ثالث

دربیان تشریف آوری جناب شاہنشاہ زادہ ڈیوک آف اڈنبرا ملکہ معظمہ دام اقبالہ و مکرم جناب فیضمآب آرل لارڈ میو صاحب بہادر گورنر جنرل ویسرائے کشور ہند دام اقبالہ و ذکر حکومت جناب نواب لارڈ ایلجن صاحب بہادر گورنر جنرل ویسرائے کشور ہند دام اقبالہ من ابتدای ۱۲ مارچ ۱۸۶۲ء لغایت ۲۰ ماہ نومبر ۱۸۶۳ء

سائران تاریخ پر پوشیدہ نہ رہے کہ بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۸۶۲ عیسوی کو جناب فیضمآب نواب لارڈ ایلجن صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند نے ایوان گورنری کلکتہ مین اجلاس فرمایا اور بپاس خاطر اور عزت واجد علی شاہ اودہ مقیم کلکتہ کے ایک قانون بابت نالش بنام شاہ موصوف حسب ذیل اجرا فرمایا

نقل ایکٹ نمبر ۸ بابت ۱۸۶۲ء

دفعہ ۱ - شاہ اودہ سوائے اون جرمون کے جنکی سزا مجموعہ تعزیرات ہند مین سزاے موت مقرر ہے اختیار عدالتہاے فوجداری سے باہر ہین پس بجز جرایم مذکورہ کے کسی عدالت فوجداری کو سماعت و اختیار ایسی نالش کا جو بنام شاہ اودہ ہو یا صدور کسی حکم نامہ کا بنام اونکے نہوگا ✤

دفعہ ۲ - افسر پولیس یا دیگر عہدہ دار بلا وارنٹ کے شاہ اودہ کو گرفتار نہ کرسکیگا نہ بغرض گرفتاری کسی شخص یا تلاشی کسی شے کی بجز موجودگی و اجازت ایجنٹ مقررہ گورنمنٹ انگریزی کے مسکن شاہ اودہ کے داخل نہ ہوسکیگا ✤

دفعہ ۳ - اگر کوئی نالش یا اطلاع نسبت شاہ موصوف یا بکسی جرم سوائے جرم مندرجہ

امید رکھے گا اوسکی امید مثل تعمیر اوپر ریگ دریا کے بے ثبات ہوگی یہ رفاہت اور عقیدتمندی
صرف اس تدبیر سے حاصل ہوسکتی ہے کہ تاکید تمام اور بندہبی کے دست اندازی سے
حذر کیا جاوے اور استحقاق ملکیت واقع جائداد مع حقیت اور حقوق کی احتیاط سے محفوظ اور برقرار
رکھا جاوے اور قوانین کی تیاری اور تعمیل عدل اور حقوق پروری کے ساتھ ہو یہ کام جیسا کہ
مذکور ہوچکا ہے نہایت اہم اور گران وزن ہے مگر اسکے آغاز تکمیل کے بہت سے آثار نظر آتے
ہین اور جس مضمون کا سپاس نامہ آج بنارس کے شرفا کی طرف سے ملکہ معظمہ کے نائب کے روبرو
پڑھا گیا ہے وہ بھی اونھین آثار مین سے ایک عمدہ اثر ہے اے مہاراجہ و راجگان و بابو و رائے و شرفائے
بنارس ہم دلسے آپکی خیر خواہی اور کلمات عقیدت مندانہ کا شکریہ ادا کرتے ہین آپ ہماری الوداع مشفقانہ
قبول کرین بعد ازان جناب محتشم الیہم ارباب ہندوستانی جلسہ سے رخصت ہوئے اور مہاراجہ
بنارس سے ملاقات خانگی فرماکر بنارس سے نہضت فرماہوئے اور مثل معمولی سترہو مین حضور نواب
چارلیس جان وانیکوٹ ارل کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند ۱۸۵۶ء
سے نہایت ۱۲ مارچ ۱۸۶۲ء کام گورنر جنرلی کا نہایت شائستہ و داد و دہش و عدل
و انصاف سے انجام دیکر رعیت کو مانند طفل شیر خوارہ کے پرورش
کی اور ایام غدر ۱۸۵۷ء کو اپنی دانشمندی سے فرو کیا اور دشمنون
کو پامال اور خیر خواہون کو مالامال کر دیا مگر افسوس ہے کہ ایسا
مہربان اور صاحب رحیم اور نیک مزاج اور غریب پرور
فرمان روا ۱۲ مارچ ۱۸۶۲ء کو استعفا
دیکر ولایت تشریف لیگیا واپسی
ہند کو حضور ممدوح کی تشریف
آوری کا
نہایت
افسوس
رہا

عند الحصول سپاس نامہ مرقومہ الصدر جناب معلی القاب
نواب گورنر جنرل بہادر دلیسرائے کشور ہند نے یہ ارشاد فرمایا

اے مہاراجہ اور رجگان اور بالوا اور راسے اور شرفاے بنارس ہمکو اس مرتبہ بنارس مین آنے اور آپ کا یہ سپاس نامہ ارادتمندانہ حاصل کرنے سے نہایت خوشی حاصل ہوئی آپنے بنارس کو ایک بہت قدیمی شہر ظاہر کیا ہے سچ ہے اور اگر آپ یہ بھی کہتے کہ سواے قدامت کے ہند کا کوئی اور شہر اس سے زیادہ آباد اور زرخیز نہین ہے تو حق سے تجاوز نہوتا بلکہ سلف سے ہنود کے علوم اور فنون کی یہان ترقی رہی ہے اور ہنود کے مذہب مین یہ زیارت کی بہت پاک جگہہ ہے اور اس شہر کے عمدہ عمدہ باشندے قدر و منزلت مین ملکہ معظمہ کی اور اور رعایاے ہندوستانی سے کم نہین ہین پھر ایسے اشخاص کی راے اور تمناے دلی کیونکر ہندوستان کے فرمانراے وقت کے نزدیک بالتخصیص لحاظ اور التفات کے لایق نہو جس عبارت مین آپنے اپنی راے اور تمناے دلی ظاہر کی ہے ہم اوسکی شکرگزار ہین ہم اس بات سے خوش ہین کہ ہر چند آپ دوسرے مذہب مین ہین آپ اس امر کے بے تامل تسلیم کرتے ہین کہ قوم نصاری کی عملداری کا واجب ترین منصب نرم ہے اور یہ گورنمنٹ ہند نے اپنا کام واجب ادا کیا ہم اس بات سے بھی خوش ہین کہ آپکے نزدیک عملداری وقت مین ترحم کے ساتھہ عدل بھی ہے اور ہم آپکے اس اقرار بے ساختہ کے سننے سے نہایت محظوظ ہوے کہ آپ کو ثبوت کامل حاصل ہوا ہے کہ وہ عمدہ ملکہ معظمہ دام دولتہا بجہت حفظ استحقاق حقوق رعایاے ہند ہر جگہہ الفا کو پہونچا اگیا یہ قیاس درست ہے کہ ملکہ معظمہ کو ہند مین کچھہ زیادہ ملک حاصل کرنا مرکوز خاطر نہین ہے البتہ گورنمنٹ کو اتنا منظور ہے کہ رعایا قانون کی اطاعت اور معاہدین عہدنامہ کی متابعت کرین اور اس بات مین کچھہ اگر ضرورت ہوگی تو اوس پر لحاظ کیا جائیگا لیکن ہند کی فرمانروائی انگلستان کی گردن پر ایسا بارگران ہے کہ اوسمین اضافہ کرنا ہرگز مصلحت نہین ہے اول کار عظیم ذمہ انگلستان کے یہ ہے کہ ہند کی انیسو اسی کرور رعایا ہمیشہ مرفہ الحال اور دل سے ملکہ ممدوحہ کی مشکور رہے اور ہر شخص کی ترقی اور امن موقوف ہے اوپر ظہور اون نتایج کے اور کوئی شخص عام اس سے کہ وہ ہمارا ہموطن ہو یا ہنود جو بلاظہور اون نتایج کے ہند مین اپنا سرمایہ یا جرات کام مین لاکر دولتمند ہونیکی

بلکہ خواہش ملکہ کہ منسوب باشندگان اس دیار کے اور عہد و اتفاق ملکہ ممدوحہ در باب تسلیم او، تحفظ
اور نگہداشت استحقاق حقوق رعایاے ہند مثل رعایاے انگلستان کے ظاہر کرکے حضرت موصوفہ
کی نہزار ہا رعایا کی خاطر پریشان و اضطراب کو تسکین و قرار بخشا بلکہ حضور نے ابھی سے اس ملک مین
ثبوت ایفاے وعدہ حضرت معظمہ اس طرح نمایان کیا ہے کہ حضرت ممدوحہ کے نام حامی ہو ہندوستانی
رؤسا کو منتخب کرنے کا قدیمی استحقاق بخشا اور اس استحقاق کہ اونکی ذات مین بحال رکھا اس تجویز
سے حضور نے گویا تمام عالم مین یہ روشن کیا کہ ملکہ معظمہ دام حشمتہا کو جنکی مملکت سمندر سے سمندر
تک ہے اور آفتاب اوسپر تابان رہتا ہے زیادہ ملک حاصل کرنا منظور نہین ہے بلکہ منظور
ہے کہ ہند کے سردار لوگ اور قدیمی خاندان اور اونکی اولاد ہمیشہ پشتاً بعد پشتاً باعزاز و اکرام
آبائی اپنی جائداد موروثی پر جو اونکو جان سے زیادہ عزیز ہے قابض اور متصرف رہین معہذا
جو کہ حضور نے ملکہ معظمہ کی اس تجویز خاوندانہ پر بخوبی عمل فرمایا ہے کہ منجملہ اہل ہند کے جو جو
اشخاص فی رتبہ اور معزز اور معتبر ہون اور بوجہ حسن اعتبار سرکار دولت مدار اپنی عزت اور
توقیر کی قابل ہون وہ اپنے ملک خاص کی حکومت مین شریک حکام وقت رہکر انکو اختیارات
مجتمعہ بیٹھی ملا کرین ہم لوگ حضور کی اس قدرشناسی سے زیادہ تر حضور کے ممنون منت ہوئے
ہین اس بات کو بھی سملوگ بڑے شکر سمجھتے ہین کہ ایسا عمدہ فوائد کہ روز حصول تک حضور کی
توانائی جسمانی اور اعتدال مزاج بدستور قایم رہا اور علاوہ اسکے کہ حضور نے بغاوت دفع کرکے
ہر جگہ امن و امان اور انتظام مناسب قایم فرمایا حضور کی تدبیرات ملایم اور دانشمندانہ اور نظر
پرورش حضور کی حکمرانی ہمیشہ رعایاے ہند کی خاطر اور جگر پر نقش پذیر رہیگی اور اب کہ حضور
تشریف فرما ہوتے ہین ایک عالم حضور کو دعا دیتا اور دل و جان سے حضور کا شکر ادا کرتا ہے کہ
ہملوگون کو یہ آرزو ہے اور دعا مانگتے ہین کہ حضور صحت و سلامتی کے ساتھ اپنے وطن مین پہونچکر
جو جو اعزاز و اکرام ملکہ معظمہ دام حشمتہا کی پیشگاہ سے حضور کو عنایت ہوئے ہین انسے ہمیشہ
بہرہ اندوز رہین اور حضور ہمارے اس قول کو باور فرماوین کہ حضور کا اسم اعظم اور حضور کی
حکومت سراپا دانشمندی اور رحمت ہمیشہ پشتاً بعد پشتاً ہماری اور ہماری اولاد کی نقش کالحجر رہیگی
الحاصل ہملوگ بصد عجز و انکسار عرض پرداز ہین کہ ہماری الوداع عقیدت مندانہ حضور مین مقبول ہو

۱۷ دربار مقام بنارس

۲۴ نومبر کو ۱۸۶۱ع کو جناب فیضمآب نواب گورنر جنرل بہادر وایسرائے کشور ہند کے دوبارہ کے وقت صاحب کمشنر قسمت بنارس کے مکان پر بعض ارباب سرگروہ باشندگان شہر بنارس سے ملاقات فرمائی اسٹیشن کے بڑے بڑے عہدہ داران ملکی اور جنگی اور پلٹن شاہی نمبر ۹ کا ایک گارد تعظیماً دربار کے وقت حاضر تھا ارباب سرگروہ میں راجہ دیو نرائن سنگھ اور بابو فتح نرائن اور بابو ہرک چند اور لالہ نرائن داس اور بابو گوردا س اور شہر کے معزز لوگ کہ قریب ایک ہزار آدمی حاضر ہوے شامل تھے مہاراجہ بنارس ارباب سرگروہ کا میر مجلس تھا مہاراجہ موصوف نے سپاس نامہ مفخر الیہم کے حضور پڑھ سنایا ✤

نقل سپاس نامہ مہاراجہ بنارس

عالم پناہا ✤ ہملوگ کہ مہاراجہ اور راجہ اور راے اور بابو اس قدیمی شہر بنارس کے رہنے والے ہین اس وقت کہ حضور بنارس مین آخر مرتبہ تشریف فرما ہوے ہین نہایت عجز و انکسار کے ساتھ اپنی دلی خیر خواہی اور محبت خدویانہ ظاہر کرنے کے لیے حضور کے درد ولت پر حاضر ہوے ہین ہملوگ صرف ظاہر کرنے اپنی خیر خواہی اور محبت قلبی نسبت ذات بابرکات ملکہ معظمہ دام اقبالہا کہ جنکے حضور قایم مقام اعظم واکرم ہین حضور کی قدمبوسی کو نہین آئے ہین بلکہ اس وجہ سے کہ ہملوگ خاص حضور کی ذات اقدس کے مرہون منت ہین کہ حضور نے ایک ایام پر اشرف مین اس ملک کے باشندون سے کمال انصاف اور ترحم اور فیاضی کے ساتھ سلوک فرمایا اگر حضور اس وقت انتقام پر مستعد ہوتے اہل ہند کو کچھ جاے شکایت نہوتی اور ہماری ہم قومون کی بیدردی اور خونریزی کی پاداش مین خون کا دریا جاری ہوجاتا حضور نے خلاف عادت سلاطین ہند سلف اہل اسلام کے جو عند الظہور بغاوت بے تامل تمام ہند مین آگ لگاتے اور قتل کرتے رہے عین ظفریابی کے وقت اور قوت غیر متناہی کی حالت مین اس بات کو کہ حضور گورنمنٹ کی کے قایم مقام ہین یاد فرماکے اون اشخاص پر معذوری کہ لائق تھے عین حالت محرومی مین رحم فرمایا اور باوصف اسکے حضور نے منجر فان قانون کو نرمے کامل دلائی اور گورنمنٹ کی عظمت وجلال کو بھی بحال رکھا لیکن ہملوگون کی عقیدت واخلاص کو نسبت ذات معلے حضور کی اس وجہ سے زیادہ ترقی وافزایش ہے کہ حضور نے ساعت ظفریابی مین نہ صرف انتقام عادلانہ لینے مین تامل کیا

بیٹھ گئی جناب محتشم الیہم نے کھڑے ہوکر سرداران نیٹ سرفراز یافتہ سے مکالمہ فرمایا کہ ای مہاراجہ پٹیالہ
ومہاراجہ پٹیالہ وبیگم صاحبہ بھوپال ونواب رام پور ہمنے آپ صاحبون کو رتبہ وتمغہ موسومہ اسٹار آف
انڈیا عطا کرکے جناب ملکہ معظمہ زادستوکتہا کے احکام کی تعمیل کی اب ہم آپکو اس امر کی سبارکباد پہونچاتے ہین
کہ اب اس رتبہ جلیل القدر کے بھائی بند ونمین شامل ہوئے اور یہ وہ رتبہ ہے کہ جو حسب الارشاد مبارک
حضرت ممدوحہ اس غرض سے مقرر ہوا ہے کہ مملکت ہند کی والیون اور سردارون اور باشندون
کو جناب ممدوح کی شفقت کا ثبوت کامل علانیہ حاصل ہو اور ملکہ معظمہ کی رضای خاطر درباب
متعلق کرلینے انتظام فلمرو انگریز واقعہ ہند ساتھ بندگان خاص حضور پرنور کے ہمیشہ منقوش
خاطر عاطر رہے (کہ اس مضمون رزولیوشن تین برس ہوئے اسی روز اس مقام سے
تمام اطراف ہند مین مشتہر کیا گیا تھا) وحسب طریقہ سلاطین کے ملکہ معظمہ کو ایسے اشخاص کے
انعام سے معزز وممتاز کرنے کا موقع ملے جو بدرجہ اعلی خیرخواہ اور کارگذار رہے ہون حضرت ممدوحہ
اپنی خواہش کو ظاہر کرچکی ہین کہ جناب موصوفہ کے احکام کی تعمیل مین کوئی رسم تواضع اور تکریم کی
جیسی محبت اور شفقت ملکہ معظمہ نسبت ذات آپ کے واضح ہو کہ اس وجہ سے کہ آپ نے کمال
خیرخواہی اور ثابت قدمی اور خدمات عمدہ سے جناب ممدوحہ کی عاطفت کا استحقاق پیدا کیا ہے
یا کوئی ایسا امر جس سے اس رتبہ عظیم مقررہ ملکہ معظمہ کی عظمت واجلال سو فروگذاشت نہوے
ہمکو یقین کامل ہے کہ آپ صاحبونکی طرف سے ہمیشہ اس رتبہ اعظم کے حق شناسی اور قدردانی
ہوگی اور بوجہ اسکے کہ یہ رتبہ سب سے پہلے آپ صاحبونکو عطا ہوا ہے امید ہے کہ آپ ہند کے
باشندونمین ایسا طریقہ اختیار کرینگے کہ انکا عمل دیکھنے سے ہند کے سرداران باجگذار کو ملکہ
معظمہ زادحشتہا کے ساتھ محبت دلی واتحاد قلبی پیدا ہوگا صاحب سکریٹری نے جناب
محتشم الیہم گورنر جنرل بہادر کی تقریر ہندوستانی مین ترجمہ کرکے سنائی بعدازان جناب
نواب گورنر جنرل بہادر اپنی کرسی سے اوٹھکر سرداران رتبہ نیٹ بہادر یافتہ کے کرسیون تک
تشریف لے گئے اور درجہ بدرجہ ہاتھ ملاکر ہر ایک کو مبارک کہی +

نواب رام پور سے کہ نیٹ چہارم تھے مبارکباد کہکر جناب نواب گورنر جنرل بہادر مبارک کے
خیمہ مین تشریف فرما ہوے اور مشک شاہانہ سر ہوئی +

بیچ کی سڑک کے ہر دو طرف اسپان رسالہ صف وار استادہ تھے رسالہ انگریزی خیمونکے قریب
اور رسالہ ہندوستانی سڑک کے آخر پر قیام پذیر تھا اور خیمہ معلے کے دروازون پر جوانان
گارد اس غرض سے کہ سردارون کے تشریف لانے پر پریزینٹ آرم یعنے بندوق سے تعظیم
ادا کرین کھڑے کیے گئے تھے سرداران موصوفین کی تعظیم مین دربار کے اندر تشریف لانیکے
وقت اس تفصیل سے توپون کی سلامیان ہوئین مہاراجہ گوالیار مہاراجہ پٹیالہ
بیگم بھوپال نواب رام پور وقت مقررہ پر جناب وایسرائے گورنر جنرل بہادر بھراہی صاحب
سکریٹری گورنمنٹ اور انڈر سکریٹری اور مصاحبان خاص کے رونق افروز دربار ہوئے اور شلک بادشاہانہ سر ہوئین
جب جناب محتشم الیہم تخت پر جلوس فرما اور شلک سلامی تمام ہوئی صاحب سکریٹری نے
اشتہار مرقومہ ۲۰ جولائی سنہ ۱۸۶۱ع درباب تقرر رتبہ مذکورہ بتجویز مبارک جناب
ملکہ معظمہ دام سلطنتہا اول مرتبہ بزبان انگریزی اور مرتبہ ثانی ہندوستانی مین پڑھ سنایا بعد
ازان مہاراجہ سیندھیا بھراہی جناب سپہ سالار سر ہیوروز صاحب بہادر جی سی بی اور سی
ایس آئی اور صاحب سکریٹری رتبہ مذکور کے تخت کے محاذی تشریف لیگئے اور صاحب انڈر
سکریٹری گورنمنٹ جناب محتشم الیہم کے داہنی طرف اوس گدی کو ہاتھ مین لیے ہوئے کھڑے
رہے جسپر مہاراجہ موصوف کے تمغہ وغیرہ رکھے تھے تب جناب محتشم الیہم نے کرسی سے اوٹھکر
مہاراجہ سیندھیا سے یہ ارشاد فرمایا کہ اے مہاراجہ سیندھیا جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی نام سے
اور جناب ممدوحہ کے حکم کے مطابق ہم آپکو اس رتبہ کا تمغاے موسومہ اسٹار اف
انڈیا سے سرفراز کرتے ہین اور جناب موصوفہ خلد اللہ ملکہا کی تجویز قدس سے آپ اس رتبہ کے
نیٹ مقرر رہوئے ہین بعد اس تقریر کے ساتھ جناب معزی الیہم نے پارچہ ہاے علامت
رتبہ موسومہ رینڈ اور کالر مہاراجہ صاحب کو پہنایا اور تمغاے موسومہ بالا مہاراجہ صاحب
کے ہاتھ مین رکھا صاحب سکریٹری نے تقریر متذکرہ بالا کو زبان ہندوستانی ترجمہ کرکے سنایا
بعد ازان مہاراجہ صاحب بھراہی صاحب سپہ سالار بہادر اور صاحب سکریٹری پھر اپنی کرسی پر
تشریف لیگئے باقی تین سرداران کے ساتھ جو رتبہ کے نیٹ مقرر ہوئے ہین درجہ بدرجہ
یہی مراسم بالاعمل مین آئین اور اوسی مضمون کی تقریر ہوئی جب جمیع اہالی جلسہ اپنی اپنی کرسیون پر

۲۳ سے فروری ۱۸۴۴ء جلوس
ملکہ معظمہ دام اقبالہا
مطابق ۱۸۶۱ء عیسوی

حسب الحکم جناب معلے القاب نواب گورنر جنرل بہادر ویسرائے کشور ہند
ای سی بیلی قایم مقام سکریٹری گورنمنٹ ہند

(س) دربار مقام الہ آباد — ۲۹ اکتوبر ۱۸۶۱ء روز سہ شنبہ کو جناب معلے القاب نواب گورنر جنرل بہادر ویسرائے کشور ہند نے تدریجاً مہاراجہ گوالیار اور بیگم صاحبہ بھوپال اور مہاراجہ پٹیالہ اور نواب رام پور سے مقام الہ آباد مین ملاقات خانگی فرمائی بروقت تشریف آوری اور تشریف بری سرداران موصوفین کے سلامی کی توپین حسب تفصیل ذیل سر ہوئین

مہاراجہ سیندھیا — بیگم صاحبہ بھوپال — مہاراجہ پٹیالہ — نواب رام پور

۳۰ اکتوبر روز چارشنبہ کو جناب مفخر الیہم نے مہراہی صاحب سکریٹری اور پرایوٹ سکریٹری اور مصاحب اور ہمرکابی اکثر دررسالہ ڈریگون کے سرداران موصوفین کے خیمہ مین تشریف لیجاکر اونسے ملاقات فرمائی جناب مفخر الیہم کے ہر خیمہ مین تشریف لانے و لیجانے کی وقت شلک شاہانہ سر ہوئین یکم نومبر ۱۸۶۱ء روز جمعہ وقت نواخت ۱۱ گھنٹہ روز کے جناب معلے القاب ویسرائے گورنر جنرل بہادر نے باعتبار حیثیت سردار اعظم رتبہ معظمہ موسومہ اسٹارات انڈیا یعنے نیر ہند کے سرداران مفصلہ ذیل کو رتبہ معظمہ مذکورہ سے سرفراز کرنیکے لیے جلسہ شاہانہ فرمایا + مہاراجہ سیندھیا + مہاراجہ پٹیالہ + جناب سکندر بیگم صاحبہ والی بھوپال + نواب رام پور کہ سرداران موصوفین بالا معظمہ دام اقبالہا کی تجویز سے رتبہ مذکور کی نیٹ نامزد اور مقرر ہوئے ہین سرداران مستحق رتبہ مذکور اور سرکاری عہدہ داران ملکی اور جنگی اور اور اشخاص (مع قرابت داران و متوسلان سرداران موصوفین کے) جنکو شریک جلسہ ہونیکا ایما ہوا تھا اوس ساعت سے پہلے جو عطاے تمغاے سلطانی کے لیے مقرر ہوئے تھے دربار کے خیمہ مین پہونچکر اپنی اپنی جگہہ مقررہ پر بیٹھہ گئے عہدہ داران انگریز کو تخت کی بائین اور سرداران ہندوستانی اور اون کے صاحبان پولٹکل اجنٹ کو تخت کی داہنی طرف کرسیان ملین اور ایک ایک صاحب پولٹکل اجنٹ بطور سرگروہ اپنی اپنی فرقہ کے تخت سے قریب تر تھا معسکر کے

یعنے جناب امیر الامرا نائب ملکہ معظمہ گورنر جنرل بہادر ہند اس رتبہ موسومہ میوسٹ ایگزالٹڈ آرڈر آف دی اسٹار آف انڈیا کا اول سردار مقرر ہوا اور جناب ممدوح کو یہ رتبہ اس ایام تک حاصل رہے گا جب تک جناب ممدوح منصب اعلی ولیسرائے گورنر جنرل ہند پر مسلط رہین اور جناب محتشم الیہم کو وہی اختیارات حاصل رہین گے جو رتبہ مذکور کے قوانین مین مذکور اور مندرج ہوئے اور ہرگاہ مقتضائے دانشمندی اور مصلحت ہے کہ رتبہ مذکور کا سردار ایسے اشخاص کو جو وقتاً فوقتاً مابدولت کی تجویز اقدس سے نامزد ہوکر اس رتبہ کے بہادر مقرر کیے جاوین عہدہ موسومہ نائیٹ بیچلر عطا کرنے کا مجاز ہے لہذا ہم اور ہمارے ورثا اور قایم مقامون اپنے ولیسرائے اور گورنر جنرل ہند مقررہ وقت اور اوسکے وارثونکو جو بالفعل عہدہ جلیل القدر سرداری میوسٹ اگزالٹڈ آرڈر آف دی اسٹار آف انڈیا پر سرفراز ہے اقتدار و اختیار بخشتے ہین کہ ولیسرائے مابدولت کے نام اور طرف سے خطاب اور مرتبہ اور اعزاز نیٹ بیچلر کا اون اشخاص کو عطا کرتے رہین جو مابدولت کی تجویز سے رتبہ مذکور کے بہادر مقرر ہووین ✣ ✣ معہذا ہم اپنے نائب سلطنت اور گورنر جنرل ممالک ہند مقررہ وقت اور اوسکے وارثون کو اس امر کا بھی اقتدار اور اختیار دیتے ہین کہ نائب موصوف مابدولت کے نام اور طرف سے اون اشخاص کو رتبہ مزبد کی علامات اور اعلام عطا کرین جو ہمارے اور ہمارے ورثا اور قایم مقامونکی تجویز سے اس رتبہ کے بہادر مقرر ہووین ✣

اور ہرگاہ اس رتبہ کی تعظیم اور تکریم کے لیے ضرور ہے کہ اس سے اہلکاران تعمیل متعلق ہووین لہذا اس فرطاس کی رو سے ہم اور ہمارے ورثا اور قایم مقام اپنی رسلے اور تجویز اس طرح پر ظاہر کرتے ہین کہ آج سے ہمیشہ کے لیے ایک شخص سکریٹری اور ایک رجسٹر اس رتبہ مذکور سے متعلق رہیگا اور اون اہلکارونکے کارہاے متعلقہ قوانین محولہ بالا مین صراحت کے ساتھ مندرج ہونگے بالآخر ہم اپنے اور اپنے وارثون اور قایم مقامون کے لیے اقرار کرتے ہین کہ یہ فرمان شاہی یا اوسکی نقل مندرجہ یا اوسکے مشتے باعتبار اصل مشتمل اور مفہوم اسکے قانوناً صحیح اور درست اور جائز اور موثر اور ہر طرح سے کافی ہوگا گو اوسمین کوئی سہو یا نقص یا سقم رہگیا ہو یا کوئی امر یا دہ یا شے اسکے خلاف پاؤ ✣

چنانچہ بتصدیق عبارت مذکورہ بالا یہ فرمان دستخط والا سے مزین ہوا —

وکٹوریہ ملکہ معظمہ انگلستان

Knights Bachelor

آیندہ مین مذکور ممانعت اونکی نسبت نہو رتبہ مذکور حاصل کرنے سے محروم نرہین گے
مگر شرط یہ ہے کہ مابدولت کا ارشاد اور حکم اس طرح پر صادر ہوتا ہے کہ اگرچہ اس رتبہ کے بہادران عالی
کی تعداد تعداد معین سے تجاوز نہین کر سکتی تاہم ہم اور ہمارے ورثا اور قائم مقام اسی امر کے ممتنع
رہین گے کہ درصورت اقتضای رای اپنی کسی کو شہزادگان شاہی متعلقہ خاندان بادشاہ مرحوم جارج کو
اکسٹرا نمبر مقرر کرین ✤ اور مابدولت کا یہ بھی ارشاد اور حکم ہے کہ ہمکو اور ہمارے ورثا
اور ہمارے قایم مقامون کو اختیار رہے گا کہ بذریعہ نفاذ کسی قانون یا قوانین آیندہ بہادران
معمولی کی تعداد مین قدرے اضافہ دائمی کرین گو ایسے قانون یا قوانین کا مضمون اس فرمان کے خلاف یا یا حاوے
اور مابدولت کا یہ بھی ارشاد اور حکم ہے کہ ہمکو اور ہمارے ورثا اور قایم مقامونکا اختیار رہیگا کہ سرداران
یا رؤساے ممالک غیر کو جو بدالسنت ہماری اس رتبہ کے لائق ہون رتبہ مذکور کی بہادر غیر نمبری کا منصب
عطا فرماوین اور یہ کہ ایسے بہادران غیر نمبری کی تعداد اس طریق پر اور اوس قانون کی رو سے محدود
کیجاوے جو ہمارے اور ہمارے ورثا و قایم مقامون کی ہدایت سے نفاذ پاوے ✤
معہذا انبظر اسکے کہ اس رتبہ کے قوانین بلا توقف بطور جائز استقرار پاوین ✤
مابدولت کی پروانگی اور ارشاد ہے کہ ایک مہر فورًا طیار ہوکر اسپر یہ نقش کھودا جاوے کہ زمین سبز پر
ایک ستارہ پانچ نقطون کا اور زمین سفید پر مابدولت کی علامت شاہی اور اوسکے دور مین
یہ الفاظ کہ مہر میوسٹ ایگزالٹڈ آرڈی اسٹار اف انڈیا کھدی رہین ✤
اور مابدولت کا ارشاد اور خاطر عاطر ہے کہ مہر مذکور آیندہ اس رتبا کی مہر ہووے اور قوانین
متعلقہ رتبہ مذکور ہمارے دستخط اقدس سے مزین ہوکر اور ہماری اراکین سلطنت مین سے کسی سکریٹری
اعلے کے دستخط سے مصدق ہوکر مہر مذکور کے ثبت ہونے سے استحکام پاوین گے چنانچہ
وہ قوانین اور قوانین آیندہ جو ہمارے یا ہمارے ورثا اور قایم مقامونکی پیشگاہ سے نفاذ پاوین
بعد ثبت مہر مذکور اوسی طرح جائز اور نافذ اور واجب الاتباع ہونگی کہ گویا وہ قوانین اور جملہ شرائط اونکے لفظ بلفظ
اس فرمان شاہی مین مندرج ہوکر از روی ثبت مہر کلان بلکہ معظم ممالک مجموعہ گریٹ برطین اور آیرلنڈ کی تکمیل ہوگئین تھین
معہذا مابدولت کی تجویز اقدس سے مابدولت کا عزیز مغرز اور مشیر اکبر جارلیس جان آرل کیننگ صاحب بہادر
نیٹ گریٹ کراس میوسٹ اگزیل آرڈر آف دی باتھ

KNIGHT GRAND CROSS of the MOST HONORABLE ORDER

ہند کے ہماری شفقت کا ثبوت کامل علانیہ حاصل ہووے اور ہماری رضائے خاطر درباب
متعلق کرلینے انتظام قلمرو انگریز واقع ہند ساتھ بندگان مابدولت کے ہمیشہ انکے منقوش خاطر
رہے اور مابدولت کو ایسے اشخاص کی صلہ سے ممتاز کرنیکا موقع ملا کرے جو بدرجہ اعلی خدمت گزار یا خیرخواہ ہون
پس خاص و عام پر واضح ہو کہ مابدولت نے اپنی مرضی خاص و عام کامل اور عزم مبارک سے ایک رتبہ
جدید بہادری جو آج سے دوام کے لیے ساتھ نام اور لقب اور خطاب موسٹ ایگزالٹڈ آرڈر آف دی اسٹار آف
انڈیا کے موسوم ہو کر معروف و مشہور رہے گا تجویز اور ایجاد اور مقرر کیا جانا خطاب مذکور اس
تحریر کی رو سے تجویز اور ایجاد اور مقرر ہوتا ہے ✤

اور مابدولت کا ارشاد اور ایما اور حکم اس طرح پر شرف صدور پاتا ہے کہ رتبۂ مذکور مین ایک
شخص سیوبرین یعنے سردار اعلی اور ایک گرانڈ ماشٹر یعنے سردار اور ۷۵ نفر نیٹ یعنے بہادر
شریک رہین اور مختار الکیم وقتاً فوقتاً ہمارے ورثا اور قائم مقامونکی تجویز سے مقرر
ہو کر رتبہ مذکور کے بہادران معمولی قرار پاوین گے اور بہادران موصوف مع چند نفر ایکسٹرا
اور انرپری نیٹ یعنے بہادران فاضل جو ہمارے اور ہمارے ورثا اور قائم مقامون کی
تجویز سے وقتاً فوقتاً نامزد ہون گے رتبہ مذکور سے سرفراز کیے جاوین گے ✤

مابدولت کا یہ بھی ارشاد اور ایما اور حکم ہے کہ ہم اور ہمارے ورثا اور قایم مقام یعنے بادشاہان اور
ملکہاے عظیم الشان ممالک مجموع گریٹ برٹن اور آیرلنڈ آرڈر مذکور کے اول سرداران اعلے ہونگے ✤
مابدولت کا یہ بھی ارشاد اور ایما اور حکم ہے اور مابدولت کے ورثا اور قایم مقام بھی اسکے پابند رہین
کہ ہماری مملکت ہند کا وایسرائے اور گورنر جنرل بہادر وقت آرڈر مذکور کا گرانڈ ماسٹر رہیگا اور باعتبار
اوس حیثیت کے آرڈر مذکور کا اول اور اعلے بہادر سمجھا جاوے گا ✤

اور مابدولت کا یہ بھی ارشاد اور ایما اور حکم ہے کہ اس رتبۂ جلیل القدر کے انتظام کے لیے قوانین
اور قواعد مناسب وقتاً فوقتاً ہمارے اور ہمارے ورثا اور قایم مقامونکی تجویز سے جو آرڈر مذکور کے
سرداران اعلے ہین صدور پاکر حسب اقتضاے زمانے ہماری ترمیم اور منسوخ کیے جاوینگے —

اور مابدولت کا یہ بھی ارشاد اور ایما اور حکم ہے کہ ہند کے والیان اور سرداران ہندوستانی
اور ہماری رعایا مین سے وہ اشخاص جو اس قسم کی لیاقت رکھتے ہون وہ کسی قانون یا قوانین منفوذہ

اودہ سے ہدایت لیجیے اور سابق مین جیسا کہ اونکی عیشین سر رابرٹ منٹگمری صاحب بہادر مسٹر ڈینگفیلیڈ صاحب بہادر کو نیک صلاح دہندہ اور دوست صادق پایا تھا صاحب چیف کمشنر حال کو بھی پائیگا

دفعہ ۱۶- ہم اس سے اور بھی خوش ہین کہ جو فائدہ کہ سر رابرٹ منٹگمری صاحب بہادر و مسٹر ڈینگفیلیڈ صاحب بہادر اور اونکے شریکان یعنی کرنیل ریوس صاحب بہادر اور کرنیل پیرو صاحب بہادر کی کوشش سے آپ لوگونکو ہوئی اونکی قدر آپ لوگ بخوبی سمجھ گئے ہین ٭

دفعہ ۱۷- اے تعلقہ داران اودہ یہ امر معلوم نہین ہے کہ ہم اور کبھی ملک اودہ مین آوینگے یا نہین بلکہ غالب ہے کہ آنا نہو اگر یہ ملاقات ہماری اور آپ لوگون کی اخیر ہے تو بھی خواہش آبادی آپکے ملک کی جو ہمارے دل مین ہے کم نہوگی کیونکہ یہ خواہش نہ صرف اسواسطے ہے کہ سرسبزی ملک اودہ سے چین و آرام ساٹھ لکھ آدمیونکو حاصل ہے جو ایسے حالات مختلف مین ملکہ معظمہ کی رعایا ہوگئے اور جس سے انکی بہبودی کا فکر و تردد ہمکو عین فرض ہوا ہے جیسا کہ آگے کسی گورنر جنرل بہادر کو نہوا تھا بلکہ اسواسطے بھی کہ نیک انتظام ریاست اودہ جو از طرف سرکار انگریزی ظہور مین آیا دلیل پایدار اس بات کی ہے اور ہوگی کہ حکمرانی ساتھہ ترحم اور اطمینان دہی کے رعایا کو خیر خواہ اور وفا بنانے کے لیے راہ راست ہے اور ایسا بخوبی تجربہ ہوگیا ہے کہ باوجود عداوت و دشمنی گذشتہ کے اور مغائرت کلی قومیت اور مذہب اور چال و چلن کے یہ بات آپکو لوگونسے دیکھنے مین آئی ٭

(ن) دربار مقام کلکتہ — ۱۰ اگست ۱۸۶۱ع کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے واسطے اجرائے فرمان جناب ملکہ معظمہ مندرجۂ ذیل کے دربار فرمایا اور روبرو حاضرین جلسہ کے صاحب سکریٹری گورنمنٹ ہند نے بآواز بلند ترجمہ پڑھکر سنایا ٭

نقل فرمان واجب الاذعان حضور معدلت ظہور جناب ملکہ معظمہ وکٹوریہ فرمان فرمای ممالک مجموعہ گریٹ بریطن و آئرلنڈ حامی دین مسیحی و دام مملکتہا

محررہ ۸ جولائی ۱۸۶۱ع جو کہ مابدولت نے اس امر پر غور فرمایا ہے کہ فرمانروایان ملک اکثر اپنے خادمان ذی لیاقت کو شیخیت اور خیر خواہ کو بجا دی عمدہ عمدہ خدمات کے خطاب وغیرہ مراحم اعزاز عطا فرماتے آئے ہین تاکہ اورونکو ادای خدمات عالی کی ترغیب ہو اور ہرگاہ مرکوز خاطر عاطر ہے کہ مابدولت کی مملکت ہند کے والیون اور سرداروں اور رعایا کو بذریعہ تقرر تبہ جدید بہادران

دفعہ ۱۰ — اور فراخور حالی بھی ملک کی اس درجہ پر ترقی پائی کہ اس ملک کے لوگ اطلاع ممالک غربی و شمالی کے اپنے قحط زدہ بھائیوں کی گریہ وزاری سننے مین ہندوستان کے سارے باشندون مین اپنی مستعدی اور فیاضی ظاہر کی —

دفعہ ۱۱ — آپلوگ جو مجسٹریٹ مستقل اپنے علاقہ کے ہین گورعایاے جدید ملکہ معظمہ کی ہین مگر خود انتظامی کی نسبت درجہ اول رکھتے ہین کیون کہ دوسرے اشخاص نے آپ کی اس حکومت کی مثال سے ہدایت پائی اور اس انتظام وقانون کو عاقلانہ بہ تعظیم قبول کیا ✦

دفعہ ۱۲ — ہرچند تغیرات و تبدیلات جنکا مختصر بیان ہوا چند سال گذشتہ سے آپلوگونکی ملک مین واقع ہیں اور اونسے ایک ایسی نصیحت حاصل ہوتی ہی کہ جسکا دل مین کھنا نہ صرف آپلوگ بلکہ سارے باشندگان ہندکو بہتر ہے

دفعہ ۱۳ — آپلوگون نے بچشم خود دیکھا ہے کہ آپلوگون مین کوئی گروہ یا قوم یا جمعیت نہین ہے کہ جو انگریزی گورنمنٹ کے مقابلہ کا حوصلہ کرے اور سزا نپاوے اور یہ بھی دیکھا ہوگا کہ بعد دینے سزاے علی قدر جرائم کے اسکے معاف کرنے اور بھول جانے پر بھی سرکار مستعد ہوتی ہے اور جو لوگ شوق سے خدمتگزاری سرکار ملحوظ رکھتے ہین عوض دینا اوسکا سرکار کی طرف سے کبھی فروگذاشت نہین ہوتا اور یہ بھی دیکھا ہے کہ خواہش اور نیت سرکار کی یہ ہے کہ ہندوستانی بڑے بڑے رئیس اور سردار اور زمیندارون کے بیچ مین سے اون لوگونکو انتخاب کرے جو کہ بخوبی قابل اطمینان ہین اور جبا ایسے لوگ دستیاب ہون تب اونکے ہاتھ بخوشی بہت سا اختیار سپرد کرے اور روبرو ہر قسم رعایا کی اونکی عزت بڑھاوے ؛

دفعہ ۱۴ — ان باتونکو اپنی نواحی یعنے ملک شمالی و مغربی وغیرہ کے رئیسون کو سمجھایئے اور اپنے لڑکونکو سکھلایئے اور جیسا آپ لوگون نے بعوض اون خوش سلوکیون کے جو آپ لوگون کے ساتھ مرعی ہوا سرکار انگریزیکی شکر گزاری کا ارادہ اس سیاس نامہ سے ظاہر کیا ہے اگر یہ فی الحقیقت ہے تو مناسب ہے کہ نیک کارگزاری مین ہر ایک شخص بھر مقدور کوشش کرے تا کسی کو یہہ کہنے کا موقع نہو کہ سرکار نے آپ لوگون پر بیجا اطمینان کیا یا رئیسان ہند قابل اطمینان نہین ہین اس اتہام سے بچنیکو ضرور ہے کہ اپنے اختیار حاصلہ کو ساتھ محنت اور جانفشانی اور دیانت کے جاری کرنے مین ثابت قدم رہیئے جیسا کہ آج تک رہے ہین —

دفعہ ۱۵ — اگر کسی بات مین شک یا مشکل واقع ہو تو جناب چیف کمشنر صاحب بہادر ممالک

جواب سپاس نامہ تعلقہ داران اودہ کا زبان مبارک جناب معلے القاب سے

بعد ملاحظہ سپاس نامہ مندرجہ صدر کے جناب نواب گورنر جنرل بہادر اس طرح دُر فشان ہوئے

دفعہ ۱ — اے تعلقہ داران ملک اودہ ہم آپکے سپاس نامہ کو نہایت خوشی سے منظور کرتے ہین آپ لوگونکی جوش خیر خواہی اور وفاداری جو کہ بنسبت ملکہ معظمہ اور اوسکی سرکار کی سپاس نامہ مذکور مین جھلک رہی ہے منظور کرتے ہین

دفعہ ۲ — ہم اس سے بھی خوش ہین کہ آپ لوگون نے درمیان مین ایک مجمع رعایا کی جو آپ لوگون کو اور آپکے صوبہ کو اتنک کم جانتے ہین ونیز روبرو سے افسران اعلے درجہ ملک کے جو آپ سے ملنے کو جمع ہین اسلیے اوس عہدنامہ کو مقام دار السلطنت ہند یعنے کلکتہ مین کذرانا منظور کیا +

دفعہ ۳ — آپلوگون نے کئی واقعات حال اودہ کی جو حوالہ کیئے ہین وہ حقیقت مین پُر حادثہ ہین

دفعہ ۴ — چھ برس پیشتر اسکے ملک اودہ مین تمام ہندوستان سے بڑھکر بد انتظامی تھی نہ تو خطرہ جان و مال اس ملک سے کہین زیادہ تھا و نہ ظلم و تعدی زیادہ غضبناک تھی —

دفعہ ۵ — بعد دو برس کے جبکہ ملک اودہ تحت حکومت انگریزی کی آیا اوس وقت مین بغاوت و سرکشی اس ملک مین جلد آگئی اور ہر گوشہ مین شعلہ زن ہوئی دو برس اور کذرنیکے بعد سرکشی دبا دی گئی اور امن حاصل ہوا

دفعہ ۶ — اوس وقت مین آپ لوگون مین سے سنگین جرم والونکو سخت سزا دیگئی مگر جو لوگ تبعیت مین حاضر ہوئے اونپر رحم کیا اور جنھون نے صداقت سے خیر خواہی کی اونپر مہربانی مبذول ہوئی

دفعہ ۷ — اسکے بعد دو برس کے عرصہ مین جبکہ ملک اودہ مین امن و امان ہوا آبادی بھی اوسکے ساتھ اس قدر جلدی کی ترقی پاتی گئی کہ اب ہندوستان مین اس سے بڑھکر کوئی ضلع یا صوبہ سرسبز نہین ہے اور نہ آئندہ کسی ملک کی نسبت اس سے بڑھکر امید پائی جاتی ہے +

دفعہ ۸ — حقوق قدیم تعلقہ داری کے ایک بنیاد پختہ اور جدید پر بحال رکھی گئی اور بڑے بڑے خاندان اس سرزمین کے ساتھ دیئے جانے تقویت اور سہولت کے برقرار رکھی گئی اور حقوق اونکے بھی محو نہ ہوئے بلکہ محفوظ رکھے گئے —

دفعہ ۹ ہر چند آگے کی نسبت فوج کم کی گئی اور پولیس مین بھی تخفیف ہوئی مگر امن و امان اس قدر بڑھا کہ ایک انگریز لڑکا بھی ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک بصحت و سلامتی جا سکتا ہے +

بلا اوٹھانے تکلیف درباداری دور دورکے اپنے گھر بیٹھے ہوئے اپنے سرداروں سے جو انکے
معاملات کو بخوبی جانتے ہین فیصل کر لیتے ہین اور بلا دست اندازی کسی عملہ کے بلا دقت اپنے
مطلب کو حاصل کر لیتے ہین حضور والا تبدیلات مشروحہ بالا کے قایم کرنے سے حضور پر نور نے
نہ صرف اپنی احسانمندی کے ہمیشگی کا دعوے ہم رعایا پر قایم کیا بلکہ انصاف بیغایت کو
اس قدر ترقی دی کہ جسمین کبھی کوئی عاقل شبہہ نہین کر سکتا یہ ملک اودہ درحقیقت اپنی
شادابی اور سرسبزی کے مقابلہ مین کسی باغ کی کچھ حقیقت نہین رکھتا تھا مگر کچھ عرصہ سے
وحشی اور درندہ دو قسم کے جانورون سے بھر کر مانند بیابان پُرخطر کے دکھلائی دیتا تھا
شکر صد شکر حضور فیض گنجور کے رحم و کرم کا اور احسان و احسان صاحبان عالی مقدار
کی کوشش جمیلہ کا کہ جس سے یہ جنگل خاردار فوراً رشک گلزار ہو گیا اور جسکو ۲۶ سر اکتوبر ۱۸۵۹ء
کے دربار عام مین جو کہ بمقام لکھنو ہوا تھا خود حضور لامع النور نے بہ تحسین ملاحظہ فرمایا وہ ایک
عجیب موقع لایق یاد رکھنے کے تھا وہان پر آپ ہمارے نائب السلطنت کھڑے ہوئے تھے
افسران ملکی و جنگی سے اور آپ کے روبرو ہلوک تھے بمنزلہ رئیسان سلطنت جمہوریکی طرف
سے جملہ باشندگان اودہ کے اوس وقت مین آپکا چہرہ روشن تھا باشندگان ملک اودہ
کے پیار سے مبارک مبارک ہماری عزیز جناب فلک رکاب ملکہ معظمہ اور مبارک ہے
وہ روز اور ساعت جبکہ ہمارے نائب السلطنت نے ہمارا حق قدیمی جو ہم سے ایک
عرصہ سے چھوٹ گیا تھا ہمکو عطا فرما کر خواہش خدا کو جسکا پیار و رحم اپنی مخلوق پر ازحد ہے
پورا کیا اور بخشین ہمکو وہ خلعتین اور جاگیرین اور مناصب کہ جنکا اثر ہمارے دور کی نسلون
تک قایم و برقرار رہے گا اور اس بخشش سے نہ صرف دریادلی اور فیاضی کو درجۂ غایت پر
پہونچایا بلکہ ہر فرد کو آرزومند بنایا واسطے کرنے خیرخواہی سرکار دولت مدار انگلشیہ کے
اب ہم اپنے بیانات کو اس جگہہ مختصر کر کے بدل آرزو رکھتے ہین کہ یا پروردگار عالم ہمارے
ایسے عادل بادشاہ اور اونکے نائب السلطنت کو ہمیشہ ہمارے اوپر قایم رکھکر ہمارے
اور ہماری اولاد کے دلون کو طرف دعا کے اور زبان کو طرف ثنا کے مایل رکھہ کیون کہ بغیر
اون نوازشات کے ہم رعایا سے صرف اس قدر ممکن ہے فقط

نام نامی جناب فلک رکاب ملکہ معظمہ اور اونکے نائب یعنی حضور پرنور کے کہ جسنے سلطنت انگریزی
کو ساری ہندوستان خصوصاً ملک اودھ میں از سر نو اس بنیاد پر قایم کیا اور اس انتظام کو واسطے
مثال آیندہ کے چھوڑا ہم لوگ ہرچند یہ دعوے نہین کر سکتے کہ اس سے پہلے انتظام نہ تھا اور
پولیس اور جوڈیشل اچھا مگر یہ بیشک کہہ سکتے ہین کہ جو تبدیلات محکمہ جات مذکورہ بالا بتجویز
حضور پرنور واقع ہوئی ازبس مفید حال رعایا ہوکر باعث تکمیل مطالب شایقین کے ہوئی اور
اس بات کو ثابت کر دیا کہ بادشاہ انگلستان نہ بادشاہ صرف اپنی قوم کا ہے بلکہ ہندوستانیون
سے ویسا ہی سلوک رکھتا ہے جیسا کہ نائب خدا کو چاہیے چنانچہ منجملہ اسکے ایک بندوبست تعلقہ داری
کا ہے کہ رواج پاکر نہ صرف واسطے رفع وحشت عالم کے مفید ہوا بلکہ اسکے بجز فائدہ کا ایک
قطرہ یہ بھی ہے کہ جسکو اب ہم وقت امن و امان کے کہتے ہین اگر بغور ملاحظہ فرمایا جاوے تو
آسودگی ملک کا نیک نتیجہ جو بن جانے بہت سے باغات و چاہات اور تالاب پختہ و خام اور
دیگر مکانہا وغیرہ سے ظاہر ہوتا ہے بندوبست سابق مین جو ساتھ زمینداروں
جبر کے عمل مین آیا تھا کمتر پایا گیا ہے جیسا کہ ۳۳ مہینے کے تجربہ سے اس بندوبست حال
مین پایا گیا اور سبب اسکا یہی معلوم ہوتا ہے کہ اول تو وہ اگلے چھوٹے چھوٹے زمیندار بھیا چارہ
کی اس قدر مقدرت کا ہے کو رکھتے تھے کہ ہزارون روپیہ صرف کرکے یہ چیزین بنا سکین دوم
آپس کے جھگڑون سے منافع اونکا صرف پرورش اور صرف عدالت کے واسطے
کافی تھا خلاف اوسکے اب تائید تبدیلات مذکورہ بالا و ذیل کے حقداران جزوی تو
اپنے چھوٹے حق پر جو تعلقہ داران کی طرف سے مقرر ہے بلا صرف احدے متمتع ہوکر بخوبی
آسودہ حال ہین اور تعلقہ داران اپنے نفع لایق سے صرف تعمیر مذکورہ بالا کے متوجہ
ہوکر آرایش ملک مین مصروف و مشغول حضور کے کرم سے مالامال ہین دوم تبدیلات
پولیس جدید بھی جو معرفت کرنیل برؤس صاحب بہادر اور دیگر افسران کے اجرا ہوکر باعث
حفظ جان و مال رعایا کا نہ صرف چور و ڈاکون سے ہوا بلکہ بابت رشوت یک قلم مسدود ہوئی
حفظ حقیقی نظر آیا عادل زمانہ حفظ اوسی کو کہتے ہین جس سے بلا دست برد غیر مال پر رعایا خود
قابض رہے سوم تبدیلات جوڈیشل بھی جسکے رائج ہونے سے ہر مسکین رعایا اپنی قبضہ

پر ہم کو شش جمیلہ کو کار فرما پاکر دیسا کہ حضور پر نور نے اس موقع پر بعد تشریف بری جناب
رابرٹ منٹگمری صاحب بہادر کے بذریعہ حسن تدبیر جناب مسٹر وینگفلڈ صاحب بہادر چیف کمشنر
حال کے انتظام باقی ماندہ کو کہ جسکی صرف بنیاد قایم ہو چکی تھی نقطۂ اختتام پر پہونچا کر ہمارے
جناب فلک رکاب ملکہ معظمہ دام دولتہا و سلطنتہا اور اپنے درجہ کو فرض حق سے ادا کیا
اور درمیان صاحب عاقلون کے بلند نامی حاصل کی ہم رعایا بصدق دل حضور پر نور کے
اس حکیمانہ انتظام پر کہ جسکا وجود ابتک صرف کتابون مین دیکھا گیا تھا مبارکباد پہونچاتی ہین
اور یقینا یاد کرتے ہین کہ اگرچہ تدبیرات رفع وحشت کی بخوبی عمل مین آگئی تھین مگر ممکن تھا کہ وہ
خستہ دل اور خراب حال رعایا مدت مدید تک اپنی حالت اصلی پر آتی اگر حضور پر نور بذریعہ
مسٹر وینگفیلڈ صاحب بہادر ساتھہ یقین دلانے اس بات کے کہ اونکا حق قدیمی جو آٹھہ سو برس
سے دائرۂ تنزل مین تھا واسطے دوام کے اوپر ایک بنیاد پختہ اور جدید کے اونکو بخشا
گیا یا اونکی حکومت جانگی اونکے ماتحت رعایا پر سرتوپی مسلم رکھی گئی قوت تازہ بخشی حضور والا ہم
ہندوستانی اس اپنے گھر کو اپنا نہین سمجھتے کہ جسکی زمین ہماری حق ملکیت مین واسطے دوام
کے نہو اور اون گھر والون کو بھی اپنا گھر والا نہین سمجھتے جن پر اپنی حکومت کا اثر پیدا نہو پس اس سے
کوئی بات بڑھکر نہ تھی کہ جس سے ہمارے دلونکو نور اطاعت آجاتی اور بصدق دل دولت
انگلشیہ کی ترقی کو دست بدعا ہوتے حضور پر نور کے جانشینان موصوفین نے یہ دونون
امر نہ صرف واسطے خوشی ہماری کے سوچا تھا بلکہ واسطے مضبوطی اوس رشتۂ محبت کے
جو ہماری اور حکومت انگریزی کے درمیان مین قایم ہو کر باعث استحکام دولت لازوال
کا ہوا حضور والا ممکن ہے کہ نہ تلوار ایک ملک کو فتح کر سکتی ہے اور ایک خاندان کو
بڑھا سکتی ہے مگر مضبوطی دائمی متعلق ہے ساتھہ محبت رعایا کے چنانچہ یہ ایک سرگذشت
ہے کہ جسکا ثبوت ہزارون برس کی تواریخ دیتی ہے قطع نظر اسکے حضاران محفل باور کرتی
ہین کہ تلوار کا کام کاٹنا ہے نہ وصل کرنا مرحبا بہت عاقلون نے رشتۂ محبت کو باعث
استحکام سلطنت تصور کیا تھا چنانچہ خاندان تیموریہ مین سے اکثر جلال الدین محمد اکبر بادشاہ
اسکے پیرو کار ہوئے تھے مگر ظہور اوسکا باقی اور محفوظ رکھا گیا تھا واسطے روشن کرنے

گرد و نواح اور لیئق جو کہ ہر مریض کی مقدار مرض کو تشخیص کر سکین مقرر ہون اوس وقت ایک طرف
شعلۂ آتش بغاوت کا بلند ہو کر صفحہ تمدن کو جلا رہا تھا اور ایک طرف سے بجھانے اوس نار غضب
کی طوفان آب شمشیر مبارزان لشکر جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر موج زن ہو کر سارے
ملک کو تہ و بالا کرنے پر کہ جسکی وہ قدرت تمام رکھتا تھا مستعد و سرگرم تھا اور ایسے وقت
کشمکش مین مسکین رعایا جو بسبب الحاق مرض سودا کے از خود رفتہ ہو کر کسی طرح اپنے حفظ
کی تدبیر نہین کر سکتی تھی بعینہ مثل جانور اوس جنگل کے کہ جسمین چارون طرف سے آگ لگ جاتی
ہے نہ پاے رفتن نہ جاے ماندن کی حالت سخت مین گرفتار تھی مرجا جناب رابرٹ منٹگمری
صاحب بہادر چیف کمشنر سابق اور اونکے مددگاران یعنی کرنیل بیرو صاحب بہادر اور کرنیل
بروس صاحب بہادر کی رکے دور اندیش پر کہ ایسے وقت نازک مین عنان توسن غضب کو
روک کر دفعتاً بساط صلح و آشتی آراستہ کیا اور جیسے کوئی حکیم با تدبیر مریض کے بدن سے
مادۂ فاسد کو کہ جسکے الحاق سے سارا بدن بیکار رہتا ہے نکال کر اور تدبیرات
عمل مین لاتا ہے ٹھیک ٹھیک ویسا ہی صاحب موصوف نے پہلے بد اندیشان اور ناخلفان
کو جنکی نزدیکی سے رعایا بھی سودل سے آزردہ ہو کر دوست اور دشمن کو نہین پہچان سکتی تھی
زمرۂ رعایا سے جدا کر کے ایک کنارہ کیا اور بمدد مددگاران موصوفین کے ہم نیمجان رعایا
کو تسکین کرنا شروع کیا کہ یہ ایک پہلا درجہ تھا اس امن و امان کا من بعد اسکے واسطے تسکین
اون مریضون کے اشتہار برجستہ کہ جس سے صورت و یقین حفظ و مال و ملک کی پیدا ہو سکتی
تھی واسطے اون لوگون کے جو کہ فوراً تعیت مین حاضر ہوے حضور پر نور سے صادر ہوئی کہ
کہ وہی باعث تسکین ہو کر ایسا موثر ہوے کہ ہر کہ و مہ مرض سودا سے چھوٹکر اپنی حالت
اصلی پر پہونچا حضور والا ماقبل و من بعد کے حاکمون کا بھی دستور دیکھا گیا ہے کہ ایسے
مواقع مین تادیب و تنبیہ عام کو جایز رکھا گیے مگر در حقیقت خدا نے حاکم کو مثل ماں باپ کے
اپنی مخلوقات پر مقرر کیا ہے اور پرورش رعایا اوسکے ذمہ فرض ٹھہرا کر بعوض اوس بڑی
حق کے خراج لینا جایز گردانا پس باپ کو نہین چاہیے کہ سودا زدہ لوگون کو اپنی مہر سے
دور کر کے دریاے قہر مین پھینک دے بلکہ لازم ہے اپنے اوپر سختی گوارا کر کے اس بارہ مین

گورنر جنرل بہادر بنابر ملاقات رئیسان اودہ کے لکھنؤ مین رونق افروز ہوئے اور رئیسان شہر نے ایک سپاس نامہ مندرجۂ ذیل حضور ممدوح کے روبرو پیش کیا ؎

نقل سپاس نامہ مندرجۂ ذیل جو تعلقہ داران ملک اودہ کی طرف سے ۱۶ اپریل ۱۸۶۱ء کو بحضور فیض گنجور جناب معلے القاب نواب گورنر جنرل بہادر دلیسرائے ملکہ معظمہ کے پیش کیا گیا

سپاس نامہ از طرف تعلقہ داران اودہ بحضور جناب دلیسرائے گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ ــــ

پہلے ہم لوگ شکر کرتے ہین اوس رحیم کریم پروردگار عالم و عالمیان کا جسنے بعد بخیر گذرانے اوس ایام ناکام گذشتہ کے یہ آج کا دن مبارک ہم رعایا کو نصیب کیا یہ موجودات مع جملہ اپنے اشیا کے ایک باغیچہ ہے واسطے شگفتگی طبیعت اوسی حکیم مطلق کے پس جب حاکمان تند خو مثل آفتاب تابستان کے اپنی تیزی سے اسکو تر مردہ بلکہ بے گل و برگ کر دیتے ہین تب وہ معرفت کسی اپنے برگزیدہ کے بارش رحم و کرم کی فرماکر اسکو سرسبز و شاداب کرتا ہے اور پس ازان آپ تماشا کے عالم مین کہ جسکا وہ مشتاق ہے پھر متوجہ ہوتا ہے اور اوس اپنے برگزیدہ کو بچشم عالمیان عزیز و نیکنام بناتا ہے چنانچہ یہ ایام گذشتہ اوسکا ایک نمونہ ہے کہ جسمین بعد آفات غیر انتہا کے جو حکام تند خو اور بد کردار ان جنگ جو سے ظاہر ہوا اعتمار تہ برگزیدگی کا ہماری جناب ملک و کا ملکہ معظمہ دام دولتہا و سلطنتہا اور اونکے جانشین ہمارے لارڈ ہردل عزیز اعنے حضور والا کو حاصل ہوا فی الحقیقت حضور والا کو رتبہ برگزیدگی اور ہردل عزیزی کا اور ہم رعایا کو مرتبہ شکر گزاری اور ثنا خوانی کا حاصل ہے حضور والا ہم رعایا نہ صرف اسقدر شکر گزار ہین کہ حضور پر نور واسطے پرورش ہمارے بلکہ واسطے خوشی خدا کے اپنے رحم و کرم کو اور غضب و غصہ کے سرپوش کیا اور ساتھ انصاف کے احکامات مفید و سرکیولرات اصوابدید کو متواتر بھیجتے گئے بلکہ زیادہ تر مقام شکریہ ہے کہ واسطے گردآوری اوسکی خود بہ نفس نفیس الہ آباد مین نزول اقبال فرماکر ہر وقت اور ہر آن خبر گیران رہے اور واسطے تعمیل مراتبات مندرجہ بالا کے جمیع حکام ایسے مقرر فرمائے جنکا ہونا واسطے انجام ہونے اون مراتبات کے اور کامیابی ہم رعایا کی ازبس مفید ہوا حضور والا وہی حکیم ہمیشہ اپنے مطلب کو پورا کر سکتا ہے کہ جسکے شفاخانہ مین

سکندر بیگم صاحبہ سے بحق گورنمنٹ انگریز ایام غدر مین ظہور پذیر ہوئین مرگنہ بیر سیہ
بطور ملکیت دوامی بیگم صاحبہ کو عطا فرمایا بروقت عطاے انعام مذکور جناب مختشم الیہم نے
جناب بیگم صاحبہ سے فرمایا کہ اے بیگم صاحبہ ہم بہت خوشی سے آپکے ساتھہ اس دربار مین ملاقات
کرتے ہین ہم بہت عرصہ سے اس موقع کے منتظر تھے کہ اون خدمات کا شکریہ ادا کرین جو آپ کی
ذات سے بحق گورنمنٹ ملکہ معظمہ ظہور مین آئین آپ ایسی ریاست کی سردار ہین جسکی یہ صفت
تاریخ ہند کے ہر ورق سے واضح ہے کہ اس ریاست نے کبھی سرکار انگریز کے مقابلہ مین سر نہین
اوٹھایا اور ایسے نازک ایام مین جب سرکار انگریز کے دشمن لوگ ریاست کے چاردن طرف
مجتمع ہوکر حملہ پر مستعد تھے آپنے باوصف عورت ہونیکے اپنے کاروبار ریاست کو اس قدر شجاعت
اور دانائی اور حسن تدبیر کے ساتھہ انجام دیا جو اعلے اعلے سردارون یا بہادرون کو زیبا ہے
اور سوا اس خدمات عمدہ کے کہ آپنے گرد و نواح مین بغاوت دبادی اور جملہ اشخاص انگریز کو
کہ اون مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر بھی تھے حفاظت سے رکھا جب کبھی جماعت ہاے فوج
انگریزی آپکے قریب پہونچی آپنے ہر مرتبہ اپنے مقدور بھر اونکو مدد پہونچائی اور انکو جلد روانہ کیا ایسی
ایسی خدمتون کا صلہ بہت ضرور ہے لہذا ہم اس وقت ضلع بیرسیہ کی عملداری آپکو دوامًا عطا
کرتے ہین یہ ضلع پہلے ریاست دھار کے تابع تھا لیکن ریاست مذکور کو بغاوت کی باعث اسپر
کچھہ دعوے باقی نرہا اور اب ہم یہ ملکیت ہمیشہ کے واسطے ریاست بھوپال کو اس امر کی یادگاری
کے لیے بخشتے ہین کہ یہ ریاست آپکی بہادری اور دانائی کے سبب سے ایک نازک ایام مین خیرخواہ
اور ثابت قدم رہے اور آپکی ذات خاص کو یہ ملکیت عطا کرتے مین ہمکو اس وقت اس وجہ سے
کمال خوشی ہے کہ ملکہ معظمہ کی افسر اور جبلپور اور ساگر کے شرفاے ہندوستانی اور آپکی ریاست
کے بڑے بڑے عہدہ دار بھی حاضر اور شاہد ہین بعد طے مراسم معمولی جناب معلے القاب نواب
چارلیس جان وائنکوٹ کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل و ایسرائے کشور ہند دام اقبالہ دربار سے
تشریف لیگئے اور شلک شاہانہ سر ہوئین بعد ازان جناب سکندر بیگم صاحبہ اور
نواب قدسیہ بیگم اعزاز مناسب کے ساتھہ رخصت کی گئین اور دربار برخاست ہوگیا ۔

(۴) دربار بمقام لکھنؤ ۔ ۱۶ اپریل ۱۸۶۱ع کو جناب گردون رکاب نواب

ظاہر کرنا منظور ہے کہ آپ ریاست کے مراتب ماوجب جو ملکہ معظمہ کا حق ہے صدق دلی سے ادا کرکے گورنمنٹ موصوف کی آرزوی مشفقانہ کو تقویت دیتے رہین گے ۔

(۲) راجۂ بجاور کو خلعت عطا کرنے کے وقت جناب محتشم الیہم نے یہ فرمایا کہ اے راجہ بجاور ہمکو اس امر سے نہایت خوشی حاصل ہوئی کہ عین اس وقت پر آپ عنقریب اپنی ریاست کا کام اپنے ذمہ لینے والے ہین آپکے ساتھہ دربار عام مین ملاقات حاصل ہوئی ہر چند اس کام کے لیے آپکا سن کم ہے لیکن اس امر کے ثبوت پانے سے ہمکو خوشی ہوئی ہے کہ آپ اون مراتب مواجب سے جو گورنمنٹ انگریز کا حق ہے واقف ہوکر اونکی تعمیل کی طرف بخوبی متوجہ ہین جو آپنے اپنی بعض رعایا کو جنھون نے آپکے ملک مین پھر ستی ہونیکا رواج نکالا تھا بی توقف سرانجام کامل پہونچائی یہ بات مجھکو نہایت پسند آئی آپکی ذات شریف سے ہمکو امید ہے کہ آپ اپنے ملک کی فرمانروائی مین مراتب ماوجب کا لحاظ رکھین گے اور گورنمنٹ انگریز بہادر کی خیرخواہی کرتے رہین گے آپ خاطر جمع رکھین کہ جب تک آپ اس طریق پر قایم رہین گے آپکے خاندان کا اعزاز اور آپکے ملک کی سلامتی ہمیشہ مدنظر رہیگی بعد طے مراسم اخیر کے جناب نواب گورنر جنرل بہادر دیسرائے کشور ہند دربار سے تشریف لیگئے اور شلک شاہانہ سر ہوئی اور مہاراجہ اندور اور راجہ بجاور اعزاز مناسب کے ساتھہ خیمہ گاہ سے رخصت کئے گئے اور دربار برخاست ہوگیا ۔

(۱) دربار بھوپال ۱۷ ماہ جنوری ۱۸۷۱ع روز سہ شنبہ کو جناب گردون جناب نواب گورنر جنرل بہادر دیسرائے کشور ہند بنا بر ملاقات جناب سکندر بیگم صاحبہ اور دیگر امرائے خاندان بھوپال کے بھوپال مین دربار عام فرمایا اور جناب بیگم صاحبہ کے تشریف لانے اور لیجانے کے وقت لوے لوے ضرب توپ کی سلامی ہوئی بعد دربار خاص کے جناب محتشم الیہم نے دوپہر کے وقت جناب بیگم صاحبہ اور دوسرے امرائے خاندان بھوپال اور رؤساے و شرفاے ہندوستانی قسمت جبلپور کے ساتھہ مقام بھوپال مین دربار عام فرمایا انتظام اور عمل درآمد اس دربار کا مثل دربار جبلپور کے تھا روسا مفصلہ ذیل کو علی التفاوت خلعت عطا ہوے

۱ جناب سکندر بیگم صاحبہ والی بھوپال ۲ نواب قدسیہ بیگم رئیس بھوپال

۳ منشی بھوانی پرشاد وکیل ریاست بھوپال ۴ بابا بلونت راؤ رئیس جبلپور

۵ بہادر صورت سنگھ رئیس اجمیر جناب مغفر الیہم نے بجلدوے خدمات عمدہ جو جانب جناب

دربار عام کے وقت مہاراجہ اندور کے ہمراہی مین تین ۳ اور راجہ بجاور کی ہمراہی مین دس ۱۰ مصاحب موجود تھے رؤساے اور شرفاے ہندوستانی کرسی شاہانہ کی داہنی طرف اور افسران انگریز ملکی و جنگی بائین طرف جلوس فرما ہوئے جب سب اہل دربار حاضر ہوئے جناب مفخر الیہم رونق افروز دربار ہوے اور شلک شاہانہ سر ہوئی رؤساے اور شرفاے ہندوستانی درجہ بدرجہ جناب مفخر الیہم کے حضور حاضر ہوے اور نذر معمولی پیش کرتے گئی اور جو جو خلعت کے لائق تھے اونکی نذرین مقبول ہوئین اور باقی ماندون کی نذرین واپس کی گئین چنانچہ رؤساے اور شرفاے مفصلہ ذیل کو خلعت عطا ہوئے ؎

۱				۲	۳						
مہاراجہ اندور مع چار کرسی مصاحب مفصلہ ذیل کے				راجہ بجاور	حاضر مشاہ سلیمان	مسکناے رئیس ملک ناگپور مفصلہ ذیل					
۱	۲	۳	۴	۴	۴	۴	۵	۶	۷	۸	۹
گوشی راؤ دادا صاحب	راؤ رام چندر بھاؤ صاحب	بخشی کمان سنگھ	گنپت راؤ	مصاحب ندارد	مصاحب ندارد	انتونی مرانگرو	جنگلجی انگرو	بریگیڈیر جنرل اسمتھ	کپتان ولیم کیمپبل	نواب حسن خان	راؤ بہادر نرسی کیشو

(۱) مہاراجہ اندور کو خلعت عطا کرنیکے وقت جناب نواب گورنر جنرل بہادر ولیسراے ہند نے یہ فرمایا کہ اے مہاراجہ ہولکر ہم خوش ہین کہ اس وقت آپکی اور آپکے اہالی ریاست کے ساتھہ قلمرو انگریزی مین ملاقات ہوئی ہم بہت عرصہ سے یعنے جب سے ہمکو ہند کے اضلاع شمالی مین جانے کا اتفاق ہوا تھا آپکی ملاقات کے مشتاق تھے مگر فرصت نہ ملی تھی ہم آپکو اس امر کی مبارکباد دیتے ہین کہ آپکے ملک مین بالکل امن و امان اور آپکا اختیار بخوبی ہوگیا ہے اور یہ نتیجہ احسن اسی فوج انگریزی کے ذریعہ سے حاصل ہوا جسکو آپنے چندمرتبہ اعانت بلیغ بروقت پہونچائی تھی ہم آپکی امداد کے شکرگزار ہین اور اس امر کے یقین ہونے سے ہمکو خوشی ہے کہ سررشتۂ اتحاد درمیان ریاست اندور اور گورنمنٹ انگلستان کے اس وجہ سے زیادہ مستحکم ہوجاویگا اس امر کے اعادہ کی حاجت نہین کہ گورنمنٹ ملکہ معظمہ کی عین رضاے خاطر ہے کہ خاندان ہولکر ہمیشہ برسر اقبال رہے اور ترقی پر ہو کیونکہ ہمنے یہ بات آپسے پیشتر علانیہ ظاہر کی تھی اور تمام ہند مین اسکی شہرت ہوگئی ہے مگر اس وقت ہمکو اس بات کا اعتبار کامل

آپکے خاندان مین چلا آیا ہے وہ آپکے فرزند ارجمند کے نام قایم رہیگا اور جو پنشن راجہ صاحب کو اب ملتی ہے راجہ صاحب کی اولاد کو اوسکے دو ثلث ملا کرین گے پھر جناب محتشم السیم نے مہاراجہ بٹیاسے یہ فرمایا کہ ہم صاحب کمشنر سے یہ حال سنکر بہت خوش ہوئے اس بات سے کہ آپنے اپنے حقیت واران تابع مین تحصیل علم کی ترقی کے لیے بہت کوشش کی ہے زان بعد جناب محتشم السیم نے راجہ ہنوا سے یہ فرمایا کہ ہم صاحب کمشنر سے یہ احوال سُنکر بہت خوش ہوے ہین کہ آپ نے اپنے علاقہ مین بہت اچھا انتظام کیا اور تحصیل علم کی ترقی مین ساعی رہے پھر جناب مفخر المہم نے مہاراجہ دیو مونگاسی سے یہ فرمایا کہ ہمارے اور آپکے پچھلی ملاقات مین آپنے یہ ذکر فرمایا تھا کہ آپکی خدمات کے صلہ مین جو جاگیر تجویز ہوئی تھی گورنمنٹ کی منشا کی تعمیل مین کچھہ دشواری پیدا ہوئی سو ہمکو یقین ہے کہ وہ قباحت اب آپکے حسب دلخواہ رفع ہوگئی ہوگی اسکے بعد راجہ جے منگل سنگھ بہادر کو امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر سے یہ ارشاد ہوا کہ ہم بھاگلپور کے صاحب کمشنر سے یہ بات سنکر خوش ہوئے ہین کہ ہماری اور آپ کے ملاقات کے بعد جو سال گذشتہ مین بمقام کلکتہ ہوئی تھی آپ گورنمنٹ کے امور ملکی مین سعی بلیغ کرتی رہی ہین اور اب زیادہ تر اس بات کے لیے ہمارے شکریہ کے مستحق ہین کہ انتظام محصول آمدنی کی تعمیل مین آپنے خود اپنے اقتضاے طبع سے صاحب کمشنر کو بخوبی مدد دی بعد طے مراسم اختتام جلسہ امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر دربار سے تشریف لیگئے اور شلک شاہانہ سر ہوئی اور حاضرین جلسہ اٹھگئے

(ک) دربار بمقام جبلپور — ۱۴ ماہ جنوری سنہ ۱۸۶۱ع روز دوشنبہ کو جناب گرڈون رکاب نواب گورنر جنرل بہادر وایسرائے کشور ہند نے بنا بر ملاقات مہاراجہ اندور اور راجہ بجاور اور راجہ سلیمان شاہ ناگپور والہ کے متواتر مقام جبلپور مین دربار خاص فرمایا مہاراجہ اندور کی ہمراہی مین پانچ کس منتظمان ریاست اور راجہ بجاور کی ہمراہی مین تین کس اصحاب مصاحب موجود تھے مہاراجہ اندور کی تشریف آوری اور تشریف بری کے وقت ۱۰۱ ضرب توپ اور راجہ بجاور کے واسطے ۲۱ ضرب توپ کی سلامی ہوئی بعد ازان دوپہر کو اوسی روز جناب نواب گورنر جنرل بہادر وایسرائے کشور ہند نے واسطے ملاقات تینون رؤسائے مسطور الصدر اور شرفاے ہندوستانی ملک ناگپور کی جبل پور مین دربار عام فرمایا اور

حسب رسم و رواج قدیم اپنے خاندان کے کسی سپر متبنے کو اپنا جانشین مقرر کرین بعد ختم لوازم ملاقات کے جناب محتشم الیہم اپنے دولت خانہ کی طرف تشریف فرما ہوئے فقط

(ط) دربار درمیان بجرہاے ستلج اور جمن — ۳ مئی ۱۸۶۰ع کو جناب امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے واسطے ملاقات سرداران کوہستان واقع مابین بجرہاے ستلج اور جمن کے دربار فرمایا جب سرداران موصوفین بہراہی اقربائے قریب اور بڑے بڑے عہدہ داران ریاست اور افسران اسٹیشن ملکی اور جنگی جمع ہوئے تب جناب محتشم الیہم بہراہی جناب سپہ سالار بہادر رونق افروز جلسہ ہوکر کرسی خسروانہ پر جلوس فرمایا اور ہر ایک سردار اور رئیس ہندوستانی جناب معزی الیہم کی ملاقات کے لیے حاضر ہوتا گیا اور بعد پیش اور مقبول ہونے ہدایاے معمولی کے خلعت مناسب درجہ بدرجہ ہر ایک کو عطا کیا بمعاوضہ اوسی خیر خواہی اور خدمات شایستہ کے جو جانب سرداران موصوفین سے ایام غدر مین ظہور پذیر ہوئی تھین جناب محتشم الیہم نے شکریہ ادا کرکے اون جملہ انعام کو جو اس سے پہلے تجویز ہوئی تھی منظور اور بحال فرمایا راجہ بسہار کی طرف متوجہ ہوکر جناب مفخر الیہم نے یہ فرمایا کہ گورنمنٹ کو امید ہے کہ آیندہ اطلاع ترقی انتظام ریاست مذکور کی پہونچتی رہے بعد طے مراسم باقی ماندہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر کرسی شاہانہ سے اوٹھ گئے اور شلک شاہانہ سر ہوئین اور دربار برخاست ہوگیا

(ی) دربار مقام پٹنہ احاطۂ بنگال — ۲۸ نومبر ۱۸۶۰ع کو جناب امیر کبیر نواب گورنر جنرل بہادر نے بنابر ملاقات عمدہ عمدہ رؤساے ہندوستان کی اضلاع بہار کے مقام پٹنہ مین دربار عام فرمایا جب رؤساے ہندوستانی اور عہدہ داران ملکی اور جنگی پٹنہ اور قرب وجوار پٹنہ کے جمع ہوئے تب جناب مفخر الیہم دربار مین رونق افروز ہوئے و شلک شاہانہ سر ہوئی تمام رؤساے ہندوستان نے درجہ بدرجہ جناب مفخر الیہم کی ملازمت حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوتے گئے اور بعد نذر کرنے ہدایاے معمولی کے خلعتہاے مناسب سے سرفراز کیے گئے خلعتہاے عطا کرنے کے وقت جناب معزی الیہم نے بعض رؤساے ہندوستانی سے مکالمہ فرمایا یعنے راجہ بھوپ سنگھ بہادر سے یہ ارشاد کیا کہ آپکی عرضداشت موصول ہوکر ہمارے حضور مین پیش ہوئی اور آپکی درخواست اس قیاس کے ساتھ منظور کی گئی کہ سالہا سال سے جو خطاب

دربار درجہ بدرجہ بحضور جناب معزی الیہم حاضر ہوتا گیا اور ہدایاے معمولی پیش ہوکر مقبول ہوئے اور ہر ایک کو درجہ بدرجہ انعام اور خلعت مناسب عطا ہوئے ٭

وکیل نواب بہاولپور تحفہ ہاے مرسلہ نوابصاحب کو لیکر شریک دربار ہوا اور خلعت مناسب سے سرفراز کیا گیا بعد طے مراسم باقی ماندہ جناب محتشم الیہم کرسی شاہانہ سے اوٹھ گئے اور مہاراجہ کشمیر خیمہ شاہی سے تشریف لیگئے اور بوقت ضرب توپ سلامی ہوئی اور دربار برخاست ہوگیا

۹ مارچ کو جناب مفخر الیہم مہراہی جناب نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب اور صاحب سکریٹر گورنمنٹ ہند اور بڑے بڑے عہدہ داران ملکی اور جنگی متعینہ چھاونی اور صاحبان معاصب خاص جناب ممدوح واسطے ملاقات مہاراجہ کشمیر کے مہاراجہ صاحب کے خیمہ مین تشریف لائے خود مہاراجہ صاحب اور اقربا قریب اور بڑے بڑے عہدہ داران ریاست مہاراجہ صاحب حسب رواج قدیم ملک جناب معزی الیہم کے استقبال کو گئے اور جناب ممدوح کی تشریف آوری اور مراجعت فرمانے کے وقت سلک شاہانہ سر ہوئی پہلے خراج سالیانہ یافتنی ملکہ معظمہ مہاراجہ کشمیر کی طرف سے پیش ہوکر امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی پیشگاہ مین ملکہ معظمہ کی طرف سے قبول فرمایا گیا بعد ازان ہدایاے معمولی پیش اور مقبول ہوکر جناب نواب گورنر جنرل بہادر دام حشمتہ مہاراجہ صاحب سے ارشاد فرمایا کہ ہمکو منظور ہے جو شکرانہ ہمنے مہاراجہ صاحب کو اس عمدہ سلوک کے عوض کل ادا کیا جو ایام غدر مین واقع ہندوستان مین مہاراجہ صاحب سے فوج ملکہ معظمہ کے ساتھہ ظہور مین آیا وہی شکرانہ مہاراجہ صاحب کے دربار خاص مین روبرو جملہ عہدہ داران دیوان خاص سے مکرر ادا کیا جاتا ہے مہاراجہ صاحب خاطر جمع رکھین کہ احسان اوس حسن سلوک کا تادوام عہدہ داران گورنمنٹ ہند اور اہالیان سلطنت انگلستان کے دلون سے فراموش نہوگا مہاراجہ صاحب یقین رکھین کہ یہ امر عین مقتضاے خاطر گورنمنٹ ملکہ معظمہ ہے کہ خاندان مہاراجہ صاحب کا تادوام قایم رہکر تمام ملک مہاراجہ صاحب کا صلح اور ترقی کے ساتھہ مہاراجہ موصوف کے دخل مین رہے آرزو ے دلی ہماری یہ ہے کہ مہاراجہ صاحب کا فرزند ارجمند آیندہ اس ملک خوش فضا کا فرمانروا لے لایق ہووے اور اگر خدانخواستہ آیندہ کوئی فرزند صلبی مہاراجہ صاحب کا باقی نرہے تو گورنمنٹ انگلستان نہایت رغبت سے اجازت دیوے گی کہ مہاراجہ صاحب

باقی ماندہ جناب محتشم الیہم اپنی دولت خانہ کو مراجعت فرما ہوئے۔

مقام بارہ ریاست پٹیالہ ۲۴ جنوری ۱۸۶۶ء کو بروقت تشریف آوری امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر مقام بارہ واقع قلمرو مہاراجہ پٹیالہ کے مہاراجہ موصوف مع صاحبزادہ اپنے کے جناب مفخر الیہم کے استقبال کو آئے اور خیمہ گاہ تک ہمراہ رہے ۲۵ جنوری کو جناب مفخر الیہم نے واسطے ملاقات مہاراجہ صاحب اور انکے اقربا اور متوسلین اور عمدہ عمدہ عمدہ داران ریاست پٹیالہ کے دربار فرمایا مہاراجہ صاحب کے آنے اور تشریف لیجانے کے وقت ستّرہ ستّرہ ضرب توپ سلامی سر ہوئین اوسی روز تیسرے پہر جناب محتشم الیہم بہمراہی عملہ صاحبان مصاحب متعینہ اسٹاف عام اور خاص کے تعظیماً مہاراجہ صاحب کی ملاقات کو تشریف لائے پہلے ولیعہد پٹیالہ اور بعدازان مہاراجہ صاحب حسب رواج ملک جناب مفخر الیہم کے استقبال کو گئے اور بروقت تشریف آوری اور مراجعت جناب ممدوح بمقام خیمہ گاہ مہاراجہ صاحب کے شلک شاہانہ سر ہوئی بعد پیش اور مقبول ہونے ہدایائے معمولی اور طے دیگر مراسم ضابطہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے دولت خانہ کو معاودت فرما ہوئے۔

(ح) دربار سیالکوٹ علاقہ پنجاب ۸ مارچ ۱۸۶۶ء روز پنجشنبہ کو امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے واسطے ملاقات مہاراجہ کشمیر اور سرداران دیرہ جات کے مقام سالکوٹ مین دربار فرمایا مہاراجہ کشمیر نے جو پہلے سے بہمراہی افسران اور افواج ملکہ معظمہ اپنے علاقہ سے چھاونی سیالکوٹ مین تشریف لا چکے تھے اور جسکی تعظیم اور تکریم اوس درجہ تک جو والیان خود مختار کا حق ہے ادا ہو چکی تھی بشمول اپنے صاحبزادہ اور برادر عم زاد اور عمدہ عمدہ اہلکاران ریاست کشمیر جناب محتشم الیہم سے ملاقات خانگی حاصل کی اور بروقت تشریف آوری مہاراج صاحب کے لوے ضرب توپ سلامی ہوئی بعدازان مہاراجہ صاحب اور انکے خویش واقربا اور عمدہ داران ریاست اور سرداران ڈیرہ جات اور دیگر رؤسائے ہندوستانی اور عمدہ عمدہ عمدہ داران ملکی و جنگی چھاونی کے دربار عام مین جمع ہوئے اور جناب مفخر الیہم بہمراہی جناب سپہ سالار بہادر اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب رونق افروز دربار ہو کر کرسی شاہانہ پر جلوس فرما ہوئے مہاراجہ صاحب اور ہر ایک سردار اور رئیس ہندوستانی موجودہ

کس قدر پسند ہوئی آپکی مالکیت مین اضافہ کیا گیا اور سند مہری اور دستخطی مشعر بحالی ملکیت مذکور بذات آپکے اور آپکی اولاد کے زیر تحریر ہوا ہے اگر خدانخواستہ آپکی اولاد مین سلسلہ تناسل کا شکست ہوجاوے تو آپکو اختیار رہیگا کہ خاندان بھونسلی سی سپر متبنے مقرر کرین اور وہ تبنیت بخوشی تمام منظور کیجاویگی ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کو منظور ہے کہ آپ کے خاندان خیرخواہ کا اختیار اور توقیر ہمیشہ ترقی پاتی رہے +

اسی موقع کو مناسب سمجھکر جناب محتشم الیہم نے حسب مرضی گورنمنٹ ملکہ معظمہ کی میان اگر سنگھ کو خطاب راجہ کا اور ریاست ہندورہ کی جو بروقت وفات راجہ رام سنگھ مدبر مجازی میان ہنکو کے ملکہ معظمہ کی قلمرو مین شامل ہوگئی تھی عطا فرمائی اور راجہ اگر سنگھ سے یہ ارشاد فرمایا کہ اگر سنگھ کو معلوم ہو گو ہمکو اس بات کا افسوس ہے کہ وہ بوجہ علالت طبیعت کرسی چھوڑنے سے معذور ہے کہ خدمت عمدہ اوسکے باپ رام سنگھ سابق راجہ ہندورہ کی فراموش نہین کی گئی اور اگرچہ اگر سنگھ اس خاندان کی اولاد صلبی سے نہین ہے اور ریاست ہندورہ کی بوجہ عدم قیام اولاد صلبی رام سنگھ کے ملکہ معظمہ کی قلمرو مین شامل ہوگئی ہے الا وہ ریاست اگر سنگھ کو اور اوسکے ورثا کو واپس کیجاویگی و اگر سنگھ مطلع ہووے کہ یہ انعام ایک گونہ بوجہ شکرانہ اون خدمات کے جو بروقت مہم پنیال بتائید افواج انگلستان اوسکے باپ سے ظہور مین آئی تھین اور ایک گونہ بہ تسلیم خیرخواہی خود اگر سنگھ واقع ۱۸۵۷ع کے عطا ہوا ہے +

بعد طے مراسم باقی ماندہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر بہمراہی جناب سپہ سالار بہادر کرسی خسروانہ سے اوٹھ گئے اور شلک شاہانہ سر ہوئی اور مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ ناہی جیند و نابھہ اپنے اپنے خیمہ مین پہونچاے گئے اور دربار برخاست ہوگیا دوسرے روز جناب مفخر الیہم بہمراہی صاحب سکریٹر گورنمنٹ ہند اور صاحبان مصاحب خاص جناب ممدوح سرداران پٹیالہ و جیند و نابھہ کے خیمون مین تعظیماً ملاقات کو تشریف لیگئے سب رواج ملک سرداران موصوفین بہمراہی بعض اقربا ے قرابت دار اور عمدہ عمدہ اہلکاران ریاست کے جناب معزی الیہم کے استقبال لوگئے اور ہر خیمہ مین تشریف لاے اور مراجعت فرمانے کے وقت شلک شاہانہ سر ہوئی ہر ملاقات مین ہدایاے معمولی پیش ہوکر مقبول ہوئے اور بعد طے مراسم

یہ ظاہر کرتا منظور ہے کہ آپکی جائداد اور اقتدار عرصہ ممتد تک آپ کی اولاد مین جو مثل آپکے شجاع اور خیر خواہ گورنمنٹ ہین قایم اور برقرار رہے گا ہماری ہدایت کے مطابق قطعہ سند مشعر بحالی آپکے اوپر اس تمام جائداد اور تمام حق و مرافق مشمولہ جائداد کی تیار ہوئی ہے اور ہمنے اوسمین یہ شرط درج کرائی ہے کہ اگر خدانخواستہ کسی وقت آپ کی اولاد نہو تو آپ کو اختیار ہوگا کہ خاندان قدیمی بھونسلی سے جسے آپ کا خاندان فرع ہے پسر متبنے مقرر کرین اور وہ متبنے التسلیم ہوکر اسکی قدر قرار واقعی ہووے ✤

راجہ جنید جناب مغفرالیہم نے یہ ارشاد فرمایا کہ اے راجہ جنید ہماری اور تمام رعایای انگلستان مقیم ہند کو خوب ذہن نشین ہے کہ جب اس طرف ہند مین رعایا آفات غدر مین مبتلا تھی آپنے کس صدق دل سے گورنمنٹ انگلستان کی دستگیری اور اپنے حتے المقدور افواج ملکہ معظمہ کی مدد کی اور آپ کے جوانان لشکر کس دلیری اور جانفشانی سے سپاہیان باغی مجتمعہ قلعۂ دہلی کے مقابلہ مین رہے آپکو وہ اضافہ جائداد اور اقتدار جو بجلدوے خیر خواہی اور خدمات شایستہ حاصل ہوا ہے مبارک ہو بغرض بحالی اور استحکام اوس ملکیت کے آپکو سند مُہری اور دستخطی دی جاویگی اور آپ خاطر جمع رکھین کہ ملکہ معظمہ کی عین رضاے خاطر ہے کہ آپ اور آپکی اولاد ملکہ ممدوحہ کی متوسل صادق قرار پاکر ہمیشہ اسپر قایم اور متصرف رہین اور اگر خدانخواستہ آپکی اولاد مین کسی وقت سلسلہ تناسل کا شکست ہوجاوے تو ملکہ معظمہ کی عین مرضی ہے کہ آپ بنظر قیام خاندان اپنے کے خاندان بھونسلی سے پسر متبنے مقرر کرین اور وہ تبنیت کمال خوشی سے تسلیم کیجاویگی

راجۂ ناہھہ ۔ راجۂ ناہھہ سے جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے یہ ارشاد فرمایا کہ اے راجۂ ناہھہ آپ گورنمنٹ انگلستان کی تائید و اعانت مین مثل دیگر سرداران خاندان قدیمی اپنے بدرجۂ مساوی ساعی اور سرگرم رہے ہین جو آپنے افواج ملکہ معظمہ کو اس طرح پہ مدد دی کہ تو پہاے کلان بحر تسلج سے دہلی پہونچائین یہ خدمت نہایت پسندیدہ اور قابل تحسین تھی آپکو بجلدوے خیر خواہی اور جانفشانی مثل دیگر سرداران ہمقوم آپکے انعام اور توقیر دی گئی ہے اُس انعام اور توقیر سے آپکو ظاہر ہوگا کہ گورنمنٹ کو آپکی کارگزاری

عہدہ داران عمدہ ریاست کے حاضر تھے بروقت تشریف آوری اور مراجعت کرنے مہاراجہ پٹیالہ
کے سترہ سترہ ضرب توپ اور راجہ جنید و ناجہ کی تعظیم گیارہ گیارہ ضرب توپ اور راجہ کھلور
کی تکریم من سات سات ضرب توپ سلامی سر ہوئین قبل تشریف لانے جناب محتشم الیہم کے
بعض بعض اہلکاران مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ ہاے جنید اور ناجہ مع ہدایاے جناب ممدوح
کے قدمبوسی کو خیمہ گاہ انبالہ مین حاضر ہوئے اور خلعتہاے مناسب سے سرفراز کیے گئے معہذا
۱۹ جنوری ۱۸۶۲ع روز چہارشنبہ کو دربار عام ہوا اور جملہ سرداران مفصلہ بالا مع اپنے اقربا
و متوسلین کے اور دیگر والیان و سرداران و رؤساے عمدہ علاقہ جات مابین دریاے ستلج
قسمت انبالہ اور عہدہ داران ملکی اور جنگی متعینہ انبالہ اور اضلاع قرب و جوار کے دربار عام
مین جناب محتشم الیہم کی ملاقات سے سرفراز ہوئے جب جملہ صاحبان مجلس جمع ہوئے اوس وقت
جناب نواب گورنر جنرل بہادر بہراہی جناب سپہ سالار بہادر رونق افروز جلسہ اور اجلاس
فرما ہوئے اور شلک شاہانہ سر ہوئین مہاراجہ پٹیالہ کو جناب معزی الیہم کے داہنے ہاتھ کرسی
ملی تب ہر ایک سردار اور رئیس ہندوستانی جناب مفخر الیہم کے حضور حاضر ہوتے گئے اور
ہدایاے معمولی پیش ہوکر مقبول ہوئے اور ہر ایک کو درجہ بدرجہ خلعت مناسب مرحمت ہوئی
بروقت عطا ہونے خلعت کے مہاراجہ پٹیالہ کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر زبان مبارک سے
یہ ارشاد فرمایا کہ اے مہاراجہ پٹیالہ یہ موقع مناسب جانکر ہم آپکے روبرو علانیہ اور بزبان خاص
اون عمدہ عمدہ خدمات کا شکریہ ادا کرتے ہین جو آپ سے براہ خیرخواہی ظہور مین آئین
نہ صرف اس وجہ سے کہ آپ نے سرکار کی فوج کو خاطر خواہ مدد دی بلکہ اس وجہ سے بھی کہ آپ
فوراً بلا دریغ اعانت کو مستعد ہوئے اور آپکی خیرخواہی صادق اور واثق سے کہ ابتداے غدر
سے ظہور مین آئی باقی رعایا ملکہ معظمہ سکناے ممالک مغربی کو عبرت ہوئی — اس جگہہ
ضرورت اعادہ خدمات مذکورہ کی نہین ہے وہ فرداً فرداً جمیع حاضرین پر واضح ہین اور حال
مشرح انکا اُن کاغذات سرکاری مین مندرج ہے جسمین تمام کارگزاری اور جانفشانی
ازواج ملکہ معظمہ جنھون نے اس قلمرو ہند مین حکومت انگلستان کی نئی سر سے پھر قایم رکھی مرقوم ہے
پس ممکن نہین کہ وہ خدمات کبھی فراموش ہو جاوین اور حاضرین دربار کے روبرو ہمکو زیادہ تر

اور شلک شاہانہ سر ہوئین اور دربار برخاست ہوگیا تیسرے پہر کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر بمعراہی صاحب سکریٹر گورنمنٹ ہند اور دیگر صاحبان معصاحب مہاراجہ پٹیالہ کے خیمہ مین ملاقات کو تشریف لائے مہاراجہ صاحب اپنے خیمہ سے کچھ فاصلہ پر جناب محتشم الیہم کے استقبال کو آئے اور جناب ممدوح کے تشریف لانے اور مراجعت فرمانے کے وقت شلک بادشاہانہ سر ہوئین بھیر تحایف معمولی پیش ہوکر مقبول ہوئے و بعد طے مراسم باقیماندہ جناب محتشم الیہم نے اپنی دولت سرا کو مراجعت فرمائی

(و) دربار دہلی - ۳۱ دسمبر ۱۸۵۹ع کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے مہاراجہ صاحب بھرتپور سے ملاقات خانگی فرمائی بروقت تشریف لانے اور مراجعت فرمانے مہاراجہ صاحب کے گیارہ گیارہ ضرب توپ کی سلامیان ہوئین بجلدوے خدمات عمدہ انجام دادہ اہلکاران ریاست بھرتپور بیچ ایام غدر کے خلعت قیمتی دس ہزار روپیہ مہاراجہ صاحب کو عطا ہوا اور مہاراجہ صاحب کی شادی حال کی تعظیم مین ہدایاے مناسب مرحمت ہوئے امراے ہمراہی مہاراجہ صاحب کو بھی انعام اور خلعت ہاے مناسب عطا ہوئے بعد طے مراسم معمولی اور تشریف لیجانے مہاراجہ صاحب کے جناب مفخر الیہم نے انبالہ پہونچنے سے پہلے وکلاء مہاراجہ پٹیالہ سے ملاقات کرکے ہدایا پیش کردہ مقبول فرمائی اور الفاظ معمولی متضمن اظہار رضامندی خاطر جناب ممدوح معرض بیان مین آئی

تیسرے پہر کو جناب محتشم الیہم بمعراہی جناب ایڈ اڑیل جیمس ولسن صاحب اور صاحب سکریٹر اور دیگر صاحبان خاص کے جناب مہاراجہ صاحب کے خیمہ مین تشریف لائے مہاراجہ صاحب اپنے خیمہ گاہ سے کچھ فاصلہ پر جناب محتشم الیہم کے استقبال کو گئے اور جناب ممدوح کی تشریف آوری اور مراجعت کے وقت شلک شاہانہ سر ہوئین بعد پیش اور مقبول ہونے ہدایاے معمولی جناب مغفری الیہم اپنے دولت خانہ کو معاودت فرما ہوئے ٭

(ز) دربار انبالہ - ۱۸ جنوری ۱۸۶۰ع روز سہ شنبہ کو امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے واسطے ملاقات خانگی سرداران علاقہ جات اینجانب بحر ستلج اور کوہستان واقع غرب و جوار کوہ شملہ کے مقام انبالہ مین دربار خاص فرمایا سرداران مفصلہ ذیل جناب ممدوح کی قدمبوسی سے سرفراز ہوئے ٭ مہاراجہ پٹیالہ راجہ جیند راجہ نابہ راجہ کہلور راجہ کپورتھلہ نواب ملیر کوٹلہ سردار لسی بمعراہی ہر سردار کے بعض اقربا قریب اور

(۵) دربار مقام میرٹھ ۲۴ - دسمبر ۱۸۵۹ء کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند نے بنا بر ملاقات مہاراجہ پٹیالہ اور امرا اور رؤسائے عمدہ قسمت میرٹھ واقع ممالک مغربی اور قسمت ہائے دہلی و حصار واقع قلمرو حکومت لفٹنٹ گورنری پنجاب کے مقام میرٹھ مین دربار فرمایا امرا اور رؤسائے ہندوستانی مفصلہ ذیل کو جناب محتشم الیہم سے ملازمت خانگی حاصل ہوئی مہاراجہ پٹیالہ رئیس پنجاب دسی رئیس لاہور رئیس دربانہ نواب کنزال سنبھلہ لکھی چندیلو بہادر مہاراجہ پٹیالہ کی تعظیم کو تشریف آوری درمیان وقت گیارہ گیارہ ضرب توپ سے مرحبا جناب مفخر الیہم نے مہاراجہ موصوف سے ارشاد فرمایا کہ بلحاظ خیر خواہی اور خدمات عمدہ جو ایسے ایام غدر مین ظہور پذیر ہوئین گورنمنٹ انگلشیہ کو منظور ہے کہ آیندہ اگر مہاراجہ صاحب کی اولاد صلبی نہ ہے تو موافق رواج قدیمی ریاست پٹیالہ کے مہاراجہ کو متبنے کرنیکا اختیار رہیگا بعد ازان جب رؤسای مذکور اور دیگر امرا اور عمائد ہندوستانی بشمول عمدہ عمدہ عہدہ داران ملکی اور جنگی متعینہ میرٹھ دربار عام مین جمع ہوے تب جناب نواب گورنر جنرل بہادر بہمراہی جناب انریبل جیمس ولسن صاحب ممبر چہارم جلسۂ کونسل اپنی کرسی شاہانہ پر جلوس فرما ہوے اور شلک شاہانہ سر ہوئین تب ہر امیر اور رئیس کو جناب محتشم الیہم کی ملاقات حاصل ہوئی اور اونکے ہدایاے معمولی پیش ہوکر مقبول ہوئے اور سب کو خلعت درجہ بدرجہ عطا کیے گئے مہاراجہ پٹیالہ کو بجلدوی خیر خواہی اور خدمات شایستہ بابت ایام غدر کے خلعت قیمتی بیس ہزار روپیہ اور استحقاق سلامی گیارہ ضرب توپ کا لسلا بعد لسل مرحمت ہوا اور بروقت اظہار اس انعام کے جناب مغفرۃ الیہم نے اس بات کا افسوس ظاہر کیا کہ مہاراجہ صاحب بوجہ ابتری انتظام بوندیل کھنڈ کانپور کے دربار عام مین حاضر ہونے سے متعذر رہے اور بصدہا تکلیف اونکو اتنی مسافت دور و دراز طے کرنا پڑی تاہم جناب ممدوح کو یہ موقع واسطے علانیہ ظاہر کرنے شکریہ گورنمنٹ بعوض خدمت عمدہ مہاراجہ صاحب مستحسن معلوم ہوا خصوص اس نظر سے کہ اونھون نے ملکۂ معظمہ کی رعایا نصاریٰ کی جان بچائی اور مہمات حال مین جو بسر داری ڈبلیو ویلر صاحب ظہور مین آئین افواج ملکۂ معظمہ کو مدد دی اور دوسرے امرا اور رؤسا کو جنکو بجلدوے خیر خواہی گورنمنٹ انگلشیہ پہلے خطاب عطا ہو چکے تھے جناب ممدوح نے اسناد معمولی مرحمت فرمائین بعد اداے مراسم مابقی حسب رواج ملک جناب مفخر الیہم کرسی خسروانہ سے اوٹھ گئے

نمبر	نام صاحب خلعت	قسم خلعت	کیفیت
۲	بابا مہر گڈھ افسر کمانیر فوج سیندھیا	خلعت قیمتی صد ہزار	مع اراضی منضبطہ دو ہزار روپیہ سالیانہ بطور جاگیر معافی دوام کے لیے عطا کی گئی
۳	بابا بلونت راؤ افسر کمانیر فوج ایضاً	ایضاً	ندارد
۴	مولوی محمد ناصر خان ناظم عدالت ایضاً	ایضاً	〃
۵	لالہ ہری بوا س گوبند وکیل مہاراجہ ایضاً	ایضا	〃
۶	کاظم علیخان رسالدار مہاراجہ ایضاً	ایضا	مع جاگیر منضبطہ ماہ رسالیانہ کی اراضی
۷	ٹھاکر لکھمی سنگھ وزیر جے پور	خلعت پانچ ہزار روپیہ	ندارد
۸	نواب فیض علیخان سپہ سالار ایضاً	خلعت دس ہزار روپیہ وصا	〃
۹	پنڈت بینو دین سکریٹری جاٹی جے پور	خلعت ایضا	〃
۱۰	مولوی فخر الدین خان مجسٹریٹ جے پور	خلعت دو ہزار روپیہ	〃
۱۱	بھوپال سنگھ عہدہ دار ایضاً	خلعت ایکہزار وصا	〃
۱۲	سرستی سنگھ اہلکار ایضاً	خلعت ایکہزار روپیہ	〃
۱۳	کپتان جیون علی افسر کمانیر توپخانہ ایضاً	خلعت ایک ہزار روپیہ وصا	〃
۱۴	حسین لعل داس عہدہ دار ایضاً	خلعت وصا	〃
۱۵	ٹھاکر پرتاب سنگھ	ر ایک ہزار دو سو روپیہ	〃
۱۶	کنگا سنگھ وکیل ریاست فرودی	ر ایک ہزار روپیہ	〃
۱۷	ٹھاکر لکمیدر سنگھ الور	ر سے ہزار روپیہ	〃
۱۸	نواب جہاں خان فراش دار نواب جاورہ	ر ایک ہزار وصا	بجلدی خیر خواہی غدر محاصرہ دہلی کے وبازیاد جاگیر عطیہ سابق
۱۹	راجہ جسونت راؤ بہادر سالن لکھنا ضلع اٹاوہ	ر پانچ ہزار روپیہ	

بعد طے دیگر مراسم تکریم و تعظیم کے جناب مفخر الیہم مہراہی جناب سپہ سالار بہادر اپنی کرسی سے اوٹھ گئے اور شلک سلامی بادشاہ بسر ہوئین اور مہاراجہ ہائے گوالیار و جے پور اپنے اپنے خیمہ مین تشریف لیگئے اور جلسہ برخاست ہوا یکم دسمبر روز پنجشنبہ کو جناب محتشم الیہم مہراہی صاحبان سکریٹری لوریمنٹ ہند اور مصاحب جناب ممدوح بنابر ملاقات رؤسا اور امرا مفصلہ بالا کے انکے خیمہ گاہون مین تشریف لیگئے مطابق رواج ملک کے رؤسا اور امرا مذکورین مہراہی اپنے اپنے مصاحبون جناب مفخر الیہم کے استقبال کو تشریف لائے اور حضور ممدوح ہر ایک خیمہ گاہ مین تشریف لیگئے اور وہانسے مراجعت فرمانیکے وقت شلک شاہانہ تعظیماً سر ہوئین ہر ایک ملاقات کے وقت ہر ایک معمولی پیش ہوکر مقبول خاطر ہوئے اور مراسم معمولی سے فارغ ہوکر جناب مفخر الیہم اپنے دولت سرا کو تشریف لیگئے

وعدہ کیا کہ پرگنہ نیک ہرا جو ایام غدر میں اودے پور کی رانا کے قبضے میں آگیا تھا واپس ہوکر نواب صاحب کو عطا کیا جاوے گا ✤

(۶) نواب جاورہ — کو خلعت قیمتی بیس ہزار روپیہ کی مرحمت ہوئی اور بازدیاد تعداد سابق انکی سلامی بتعداد ۲۱ ضرب توپ قرار پائی اور جس قدر روپیہ بابت خراج خزانہ کنٹونمنٹ افواج مالوہ نواب صاحب سے لیا جاتا تھا اوسمین سے کچھ معاف کیا گیا اور جناب مفخر الیہم نے نواب صاحب سے اس امر کا شکر ظاہر کیا کہ نواب صاحب بلا لغزش ہوا خواہ گورنمنٹ رہے اور علاقہ مالوہ مین عملداری انگریزی کو اپنے رعب اور حکومت سے قایم رکھا ✤

(۷) مہاراجہ دھولپور — کو خلعت تعظیمی عطا ہوا اور نواب گورنر جنرل بہادر دونیسرائے کشور ہند نے مہاراجہ موصوف سے اس امر کا شکر ظاہر کیا کہ مہاراجہ صاحب نے شروع غدر مین چند رعایاے نصارے کی جان بچائی اور ہمیشہ اپنی ذات سے خیر خواہ سرکار رہے مگر مہاراجہ صاحب کو نصیحت کی گئی کہ وہ اپنے اہلکارون دربار سے اپنے احکام کی تعمیل کرایا کرین اور ہرگز دھولپور مین اون مجرمونکو پناہ لینے کی اجازت ندیا کرین جن پر الزام ایسا ہو کہ وہ عملداری انگریزی مین جرایم کبیرہ عدالت فوجداری کے مجرم ہوئے ہین ✤

معذا ریاست ہاے ہندوستانی کے عمدہ عمدہ سردار اور وزرا کو جو اپنے آقا کے احکام کی تعمیل مین سرگرم اور ملکہ معظمہ کی فوج کی مدد دینے مین ازبس ساعی تھے درجہ بدرجہ انعامات مفصلہ ذیل عطا کئے گئے

	نام صاحب خلعت	قسم خلعت	کیفیت
۱	راو راجہ دنکر راو گھاٹے وزیر و دیوان خاص مہاراجہ سیندھیا	جاگیر یا پنجہزار روپیہ سالانہ کی اندر قسمت بنارس	جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے راو راجہ دنکر راو گھاٹے وزیر و دیوان خاص مہاراجہ سیندھیا سے یہ ارشاد فرمایا کہ اے دنکر راو بعد حصول اجازت مہاراجہ کو اختیار جو آپ کے آقا ہے اور والی ملک ہین ہم از جانب گورنمنٹ ہند اس وقت اون خدمات نمایان کا جو تم نے بیادا کیے ہین جو بلازمت مہاراجہ موصوف اور بخیر خواہی حاکمان وقت آپ سے ظہور مین آئے ہین آپکو جاگیر معتبر اراضی منضبطہ خاص مستمرت بنارس مین عطا ہوگی اوسکی مالگذاری آپکو پانچ ہزار روپیہ حاصل ہوا کریگی ہم قیاس کرتے ہین کہ ایسے ایام غدر مین کمتر کسی والی ملک کو ایسے خیر خواہ اور شجاع عقلمند وزیر کی ملازمت میسر ہوئی ہے

۴ مہاراجۂ الور۔ کو خلعت بیش عنش ہزار روپیہ قیمت کا عطا ہوا بعد عطاے خلعت جناب مختشم الیہم نے مہاراجۂ مذکور سے ارشاد فرمایا اے مہاراجۂ الور آپ کے والد مرحوم کی خاطر سے آپ ہر طرح سے شریک دربار ہونیکے مستحق ہین اس ممالک راجپوتانہ مین راجہ بینی سنگھ سے کوئی والی زیادہ ہوشیار اور کارگزار اور منجملہ خراجداران ملکہ معظمہ زیادہ خیرخواہ نہین ہوا عین ساعت مرگ مین آپکے والد نے عمدہ عمدہ جوانان فوج کو واسطے مدد دینے گورنمنٹ انگریز بہادر کے روانہ کیا اور منجملہ اونکے بہت سے جوان اسی شہر کے قریب اپنے اپنے کام کے انجام دہی مین مارے گئے افسوس ہے کہ آپکے والد بزرگوار اس وقت تک واسطے معاوضہ خون اون جوانان مقتول کے زندہ نہ رہے مہاراجہ آپ کی صغیر سنی سے خوف ہے کہ جو امور ملکی ایسے والی قدیم خاندان کی وارث گدی نشین سے متعلق ہین تنہا آپ سے اونکا انجام نہوگا ہمکو علم ہے کہ مشیران ناعاقبت اندیش جو آپ کے ساتھ تھے اور آپ اونسے دھوکھا کھا چکے ہین مگر وہ اشخاص بدکیش اب آپکے پاس نہین ہین اور ہم آپکو نصیحت کرتے ہین کہ آپ آج سے اوس وقت تک جب آپ سن بلوغ کو پہونچکر ریاست کو سنبھالین گے آپ ایام درمیانی کو ایسے شغل مین صرف کیجے کہ آیندہ کے امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل ہند بہادر اوس وقت آپکی خوش اطواری کے لحاظ سے آپکی سرداری کو تسلیم اور حکومت کی تائید کرین آپ اپنے والد نیکنام کے روشن کا اتباع کرین کہ اس صورت مین ضرور گورنر جنرل بہادر ہند آپ کے معاون ہون گے آپکو چاہیے کہ صاحب پولٹکل احنٹ یعنی میجر اڈن صاحب کی صلاح کے مطابق عمل کرتے رہین اور جو کلمات نصیحت ہماری زبان سے ادا ہوے شفقت براہ معرض تقریر مین آئے آپ بھی بطریق دوستانہ اونکو گوش زد رکھین آپکے والد مرحوم کی سپاہ کی جس قدر توپین کم ہوگئین ہین دربار الور کو پھر واپس کی جاوین گی اور اگر دستیاب نہوسکین گی تو اون کی جگہ اور توپین عطا ہون گی ✤

(۵) نواب ٹونک۔ کو خلعت قیمتی بیش عنش ہزار روپیہ کی عطا ہوئی بروقت عطاے خلعت جناب مختشم الیہم نے اوس خیرخواہی اور اعانت کا شکرانہ ادا کیا جو نواب صاحب سے ایام غدر مین ظہور پذیر ہوئین خصوص اوس خدمت عمدہ کا کہ نواب صاحب نے بمقابلہ فوج باغی کہ جو بسرداری تاتیا ٹوپی حملہ آور ہوئی تھی قلعہ اور قصبہ کو محفوظ رکھا اور جناب ممدوح نے نواب صاحب سے

خیر خواہی سے ساعی اور سرگرم رہے بمقابلہ اور ریاستون کے قلمرو جے پور مین غدر اور فساد علے الاتصال نہین رہا مگر بعض ایام نازک ایسے واقع ہوے ہین جنمین آپکو خیر خواہی ظاہر کرنیکا موقع ملا ہے جب فوج باغی آپ کی ریاست کے قریب آئی اور اس امر کی دعویدار ہوئی کہ آپ افسران انگریز پناہ گرفتہ کو اونکے حوالہ کرین آپ نے اپنی دار السلطنت سے یہ جواب فرمایا کہ تمھین آکر لیجاؤ اور جب صاحب پولٹکل اجنٹ فاصلہ دور دراز پر کارسرکار انجام دیتا تھا آپنے اونکے عیال و اطفال کو کمال احتیاط اور آرام سے اپنی حفاظت مین رکھا جب آپکو موقع نظر آیا آپنے پچاس نفر اہل نصارے کو بحفاظت اپنے سواران خاص کے شہر آگرے تک صحیح اور سلامت پہونچایا آپ نے اپنے ملک مین شوارع عام کو صاف رکھکر بلکہ معظمہ کی افواج کو حتی المقدور مدد دی بجلدوے خیر خواہی مفصلہ بالا ہم چاہتے ہین کہ آپ پرگنہ کوٹ قاسم کو قبول کرکے اپنی قلمرو مین شامل کرین یہ پرگنہ تھوڑے دن ہوئے کہ بادشاہ دہلی کی جاگیر تھا لیکن بوجہ بغاوت بادشاہ مذکور کے وہ پرگنہ ضبط کیا گیا اور اب کہ وہ ریاست مین شامل کیا جاتا ہے ہمکو یقین ہے کہ وہ دوام کے لیے آپ ایسے رئیس خیر خواہ کے قبضہ مین رہیگا یہی موقع مناسب ہے کہ ہم اس وجہ سے آپکے اور اہل دربار جے پور کے شکر گزار ہوین کہ وہ اپنے وعدہ پر ہمیشہ ثابت قدم رہین اور گورنمنٹ کی خواہش کو مدنظر رکھکر قلمرو جے پور مین حرکت سستی ہونیکے انسداد مین ساعی رہین اور قاتلونکو اور راہزنون کو حرکات خلاف قاعدۂ مذہب سے باز رکھین ؛

(۳۵) **مہاراجۂ قرولی** کو خلعت قیمتی بیس ہزار روپیہ کا عطا کیا گیا اور تمام زر قرضہ جو گورنمنٹ کو یافتنی تھا اونکے واسطے معاف فرمایا وقت عطاے انعام مذکور کے حضور ممدوح نے علانیہ مہاراجہ موصوف کا شکر ادا کیا اس وجہ سے کہ مہاراجہ صاحب تمام غدر مین بدل و جان خیر خواہ سرکار رہے اور شروع غدر سے تھوڑے روز بعد اپنی طرف سے اشتہار جاری کیا کہ ہم اپنی ذات سے سرکار دولتمدار انگریز بہادر کے ساتھہ ہین اور ہماری جملہ رعایا کو واجب ہے کہ ہماری مدد کرین اس وجہ سے کہ ممالک عملداری انگریز مین انتظام بٹھانے کیواسطے فوج بھیجے اور نیز اس وجہ سے کہ مہاراجہ موصوف نے اسکے بعد نہایت نازک ایام مین راجۂ کوٹا کی مدد کی ؛

او سکے بارہ مہینہ بعد جب زیادہ تر خونریزی اور فساد گوالیار مین برپا تھا سی آگرہ شہر سے
اکثر سپاہ کا جو زور وارہ کیا گیا جو ہمراہی جناب سر ہیوروز صاحب بہادر کے آپ کے دشمنون پر غالب
آئے اور عرصہ بیس روز مین اب اونکی مدد سے مکرر اپنی مستعد ریاست پر جلوس فرما ہوے اس
شہر کے قرب و جوار مین بھی دو اُمور عمدہ بابت شروع اور ختم غدر کے ظہور مین آئے تھے تمام اس
سال اور درمیان مین آپ اپنے مقدور بھر دل و جان سے گورنمنٹ انگریزی کی تائید کرتے رہے
اور ہر حال مین ایکو گورنمنٹ کے حق اور اتحاد سابقہ کا خیال رہا اب ہم گورنمنٹ مذکور کے سردار اعلیٰ
ہین آپ کی اعانت کا شکریہ دل سے ادا کرتے ہین آپکو روشن ہو کہ بلحاظ آپ کی خدمات
عمدہ اور بنظر ترقی حکومت اور رتبہ آپکے جاگیر بمنافع سے لکھ روپیہ سالیانہ آپ کی قلمرو
حکومت مین شامل کیجاویگی اور آپکی سپاہ پیدل کی تعداد مین بمنسوخی قید سابق اضافہ کیا جائیگا
اور باقی مالگزاری جو بابت اضلاع مفوضہ آپکے ریاست سے واجب الوصول ہے معاف
کی گئی اور آیندہ اگر پیداوار اون اضلاع سے اوس منافع سے کم پائی جاوے جو عہدنامہ
گوالیار مین مشروط ہے تو اوسکی بابت آپکی ریاست سے چھ مطالبہ نکیا جاویگا اس سے پہلے ہم
آپکی خاطر جمع کر چکے ہین کہ اگر خدانخواستہ آپکی صلبی اولاد نہو تو عین مرضی گورنمنٹ یہ ہے کہ آپ
اپنی خاندان کی رسم و رواج کے بموجب پسر متبنے کو اپنا جانشین مقرر کرین اور نیز آپ کی رعایا
خوب اس بات کو ذہن نشین رکھے کہ جناب ملکہ معظمہ کی عین رضاے خاطر عاطر یہ ہے کہ ایسا
خیرخواہ اور عالیجاہ مثل خاندان سیندھیا ہمیشہ قایم اور اوسکا اقبال ترقی پر رہے اور ہمکو امید
بلکہ ہمیشہ یقین ہے کہ یہ امید پر آویگی کہ آپ اپنی ریاست کے تمام سامان ملکی اور جنگی کو واسطے
قائم رکھنے امن و امان رعایا اور ترقی رفاہ خلایق زیر حکومت ریاست اپنی کے
حتے المقدور صرف مین لاتے رہین گے ۔

(۲) **مہاراجہ جے پور کو** ۔ پرگنہ کوٹ قاسم عطا کیا گیا اس انعام کے عطا کرنے مین جناب
مفخر الیسم نے مہاراجہ صاحب سے ارشاد فرمایا کہ اے مہاراجہ جے پور شریک ہونا آپکا اس دربار مین
ہماری طبیعت کو نہایت موجب خوشی اور خرمی ہے خصوص اس نظر سے کہ آپ راجپوتانہ
کے خاندانہاے قدیم اور معزز سے ہین اور منجملہ خراجداران ملکہ معظمہ سے آپ ازبس خیرخواہ ہین اور

نواب ٹونک مہاراجہ جسونت مہاراجہ بہادر نواب جاورہ بعض مراتب داران قرب اور عمدہ دار ملکی ہر ایک والی و رئیس کے ہمراہ تھے بروقت تشریف لانے اور مراجعت فرمانے مہاراجہ سیندھیا کے توپ ضرب توپ سرہوئین اور باقی کو مفصلہ ذیل اتواب آمد و رفت کے وقت سرہوئین - مہاراجہ جے پور مہاراجہ قرولی مہاراجہ الور نواب ٹونک مہاراجہ دھولپور نواب جاورہ - بتاریخ ۳۰ نومبر روز چہارشنبہ ۱۸۰۹ع کو والیان اور رؤساے مفصلہ بالا مع صاحبان ہمراہی اور عمدہ داران عمدہ رؤساے متمت آگرہ ممالک مغربی و شمالی اور عمدہ داران ملکی اور جنگی متعینہ آگرہ کو دربار عام مین جناب مفخر الیہم سے شرف ملازمت حاصل ہوئی جب کل اہالی مجلس جمع ہوئے تب جناب مفخر الیہم ہمراہی جناب سپہ سالار بہادر بمنصب دربار ہوکر کرسی خسروانہ پر جلوس فرما ہوے اور شلک شاہانہ سرہوئین مہاراجہ سیندھیا والی گوالیار کو حضور ممدوح کی جانب یمین و مہاراجہ جے پور کو جناب ممدوح کے جانب یسار کرسی عنایت ہوئی جب خلعت مناسب درجہ بدرجہ جملہ والیان اور رؤساء اور دیگر حاضرین دربار کو مرحمت ہوئی اور انعام مفصلہ ذیل بجلدوے خیرخواہی سرکار دولتمدار اور خدمات شایستہ بابت ایام غدر کے عطا ہوے +

(۱) **مہاراجہ سیندھیا** کو قلمرو جدید اور استحقاق بری رہنے کا تعمیل بعض عہود سے جو کہ عہدنامہ گوالیار مصدقہ ۱۸۰۴ع کی رو سے مہاراجہ موصوف کے ذمہ کیے گئے تھے عطا ہوا جس وقت یہ انعامات مہاراجہ بہادر کو مرحمت ہوئی جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے ان سے یون ارشاد فرمایا کہ اے مہاراجہ گوالیار آپ سے اس جماعت مین جسمین جناب سپہ سالار بہادر اور عمدہ عمدہ داران افواج ہند اور ملازمان متعہد عالیقدر گورنمنٹ اور دیگر صاحبان انگریز معزز و مشرف اور اکثر رعایاے خیرخواہ ہندوستانی ملکہ معظمہ کے شریک مجلس ہین ملاقات کرنے مین ہمکو کمال خوشی ہے زیادہ تر اس وجہ سے خوشی ہوئی کہ مقام آگرہ مین آپ سے ملاقات حاصل ہوئی تھوڑی روز بعد آغاز غدر کے جناب کاپتان صاحب لفٹنٹ گورنر سابق ممالک مغربی و شمالی مرحوم آگرہ نے ہماری پاس خبر بھیجی کہ آپ بلا توقف اون کی اعانت کو مستعد ہوکر اپنے لوازمان خاص سے کسان متعہد کو اونکے ہمراہ کرنے پر حاضر تھے

نمبر	نام خلعت یا بندہ	قیمت خلعت	کیفیت
۱	راجہ شیو راج سنگھ رئیس کاشی پور کو خلعت قیمتی	لغایت ہزار	اور استحقاق ملکیت در مواضع منضبط حسبی الملتمس ہزار سالانہ کے عطا ہوا
۲	حکیم سعادت علی خلعت قیمتی	صد روپیہ	اور استحقاق ملکیت در مواضع منضبط حسبی الملتمس ہزار سالانہ کے عطا ہوا
۳	مولوی وجیہ الزمان کو خلعت قیمتی	الف ہزار	عطا ہوا
۴	علی بخش خان کو خلعت قیمتی	صد ہزار	اور استحقاق ملکیت در مواضع منضبط حسبی سمت ہزار سالانہ عنایت ہوا
	اسی طرح اور صاحبونکو کم قیمت کے	لغایت عطا کیے	

جب راجہ پوایان بغرض حصول خلعت معمولی جناب مفخر الیہم کے حضور مین آیا جناب ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ راجہ پوایان کو یاد رکھنا چاہیے کہ صرف بوجہ اوس حسن خدمت کے جو پچھلے وقت اون سے براہ خیر خواہی گورنمنٹ ظہور مین آئی ہے اونکو شریک دربار ہونیکی اجازت دی گئی اور اون پچھلے دو برس کے اول ایام مین جو کچھ اون سے وقوع مین آیا اوس سے ہمکو چشم پوشی کرنا منظور ہے اور ہمکو امید ہے کہ اسکے کوئی ایسا فعل از قسم انحراف اطاعت گورنمنٹ یا عدم خیر خواہی ملکہ معظمہ ظہور مین نہ آویگا جسکے باعث خطاے سابقہ پر پھر لحاظ کرنا پڑے بعد طے مراسم باقی ماندہ کے جناب معزی الیہم اپنی کرسی سے اوٹھ گئے اور شلک شاہانہ سر ہوئی اور دربار برخاست ہوگیا بعد دو پہر کے جناب نواب گورنر جنرل بہادر بہراہی صاحب سکرٹیر گورنمنٹ ہند اور صاحبان مصاحب جناب ممدوح تعظیماً نواب رام پور کے خیمے مین ملاقات کے لیے تشریف لائے نصف فاصلہ پر باین خیمہ جانب طرفین کے نوابصاحب جناب مفخر الیہم کے استقبال کو گئے اور اونکی تعظیم مین بروقت تشریف لانے اور مراجعت فرمانے محتشم الیہم کے شلک بادشاہانہ سر ہوئی زمان بعد تحایف معمولی پیش ہوکر مقبول ہوے اور مراسم معمولی طے کرکے جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے معاودت فرمائی +

(۵) دربار آگرہ - ۲۹ نومبر ۱۸۵۹ء روز سہ شنبہ کو جناب امیر کبیر نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند نے واسطے ملاقات خانگی والیان اور رؤساے ممالک متوسط ہند اور راجپوتانہ کے مقام آگرہ ممالک مغربی و شمالی کے دربار فرمایا والیان اور رؤساے مفصلۂ ذیل جناب محتشم الیہم کی ملاقات سے ذخیرہ اندوز شادمانی ہوئے +

مہاراجہ سیندھیا والی گوالیار — مہاراجہ جے پور — مہاراجہ قرولی — مہاراجہ الور — مہاراجہ

رونق افروز دربار ہوئے اور کرسی شاہانہ پر جلوس فرمایا شلک شاہانہ سر ہوئی زان بعد نواب عالی خطاب رام پور اور دیگر امرا و رؤسائے حاضرین کو جناب محتشم الیہم سے ترتیباً ملاقات ہوئی اور نذرانہ ہائے معمولی پیش ہوکر مقبول ہوئے اور جناب مفخر الیہم نے اپنی طرف سے خلعت اور انعام درجہ بدرجہ عطا فرمائے انعام ہائے مفصلہ ذیل بجلدوے خیر خواہی سرکار اور خدمات شایستہ ایام غدر کے مرحمت ہوئے ؎

(۱) نواب رام پور کو خلعت قیمتی بیس ہزار روپیہ اور پرگنہ کاشی پور واقع ضلع مراد آباد بطور جاگیر مسلاً بعد نسل برائے دوام کے اور شلک تعظیمی لہ علاوہ ضرب سے ۱۷ ضرب توپ تک قرار پائی اور اسی قدر نواب ممدوح کے خطاب منصبی اور القاب مراسلت میں اضافہ کیا گیا بروقت عطا کرنے ان سب انعام اور اعزاز کے جناب مفخر الیہم نے نواب ممدوح سے اس طرح ارشاد فرمایا کہ نواب صاحب ہمکو اس وقت اوس کارگزاری عمدہ کا شکریہ ادا کرنے میں کمال خوشی ہے جو گورنمنٹ ملکہ معظمہ کی اعانت میں آپ سے ظہور میں آئی ہے اگر ہم یہ کہیں کہ اب مفسدون کی جماعت میں اپنی ذات خاص سے گورنمنٹ کی ہمیشہ خیر خواہ رہے تو حق انصاف ادا نہیں ہوتا ہے آپنے مزید برآں بہت بڑا کام کیا جس قدر سامان آپکے ملک میں موجود تھا وہ برای مدد دہی اہلکاران اور عہدہ داران ملکہ معظمہ کے ہمیشہ استعمال میں آیا اور آپ نے اپنی سعی اور کارگزاری سے اپنی جان پاک کو خطرہ میں ڈالکر اپنے گرد و نواح کی حد میں امن و امان کو قایم رکھا مگر آپ سے عمدہ ترکار نواب یہ نمایاں ہوا کہ آپ نے عین ایام خطرہ میں جماعت کثیر رعایائے نصاری ملکہ معظمہ کی حفاظت کرکے اونکو آرام سے رکھا زیادہ تر اون خدمات عمدہ کے ظاہر کرنے میں ہمکو اس وجہ سے خوشی ہے کہ یہ اظہار روبرو جناب سپہ سالار بہادر افواج ملکہ معظمہ اور بحاضری عمدہ عمدہ عہدہ داران ملکہ موصوفہ اور عہدہ داران ملکی ذی اقتدار متعینہ اون اضلاع کے جو آپکی حکومت قلمرو سے ملحق ہیں اور بمواجہ دیگر صاحبان عالی قدر کی عمل میں آیا ہمکو یقین واثق ہے کہ صاحبان نامگرفتہ آپکی کارگزاری کو فراموش نکرینگے اور امید ہے کہ رعایائے ہند حاضرین دربار ہذا آپکی خیر خواہی اور خدمات شایستہ کو ہمیشہ مدنظر رکھی گی ؎

(۲) علی صغر خان نواب ممدوح کے داماد کو خلعت قیمتی پانچ ہزار روپیہ کی عطا فرمائی ؎

(۳) راجہ ناگود کو منجملہ علاقہ منضبطہ اجی راجگڈہ کی چار ہزار روپیہ سالیانہ منافع کی اراضی مرحمت فرمائی ٭
(۴) راجہ دیونرائن سنگھ بہادر رئیس بنارس کو خطاب راجہ بہادر کا اور خلعت قیمتی دس ہزار روپیہ وزن اقمشہ دوامی محاصل پرگنہ سیدپور عنایت ہوا ٭
(۵) دیوان سردار سنگھ جاگیردار لوکاسی کو خطاب راؤ بہادر کا اور خلعت قیمتی دس ہزار روپیہ اور جاگیر بمنافع دو ہزار روپیہ سالیانہ عطا ہوئی ٭
(۶) نانا ہندو پت جاگیردار علی پورہ کو خلعت قیمتی پانچ ہزار روپیہ کی مرحمت ہوئی۔
(۷) راج دھار رودر سنگھ جاگیردار گوری کو خطاب راؤ بہادر کا اور خلعت دس روپیہ عطا فرمایا گیا
اور اور انعام کم قیمت بخشے گئے اور اون اشخاص کو جو انعام کے مستحق نہ تھے حسب معمول خلعتہائے تعظیمی عطا ہوئے بعد طی مراسم معمولی جناب نواب گورنر جنرل بہادر دربار سے تشریف لے گئے اور سلامی بادشاہانہ ادا ہوئی اور جلسہ برخاست ہوگیا دوسرے روز جناب ممدوح مغزی الیہم نے ہر سہ امراء عظام یعنے مہاراجہ ریوان اور بنارس اور چرکھاری اونکے خیمون مین تشریف لیجاکر ملاقات کی ہنگام تشریف بری جناب ممدوح کے صاحب سکریٹری گورنمنٹ ہند اور مصاحب اور توپ رسالہ ڈرگون گارڈ دوم ازان افواج ملکہ معظمہ اور سرداران باڈی گارڈ اور رسالہ اول ہمرکاب رہے جب نواب محتشم الیہم ہر ایک مہاراجہ کی خیمہ مین تشریف لیگئے اور پھر برآمد ہوے دونون وقت سلامی شاہانہ ادا ہوئی اور پیشکش اور نذرانہ ہاے معمولی پیش ہوکر مقبول ہوئی اور بعد طے مراسم مروجہ ملک کے جناب ممدوح فی دائرہ دولت کی طرف مراجعت فرمائی ٭
(ج) دربار کیمپ فتحگڈہ - ۱۱ نومبر ۱۸۵۹ء ہیکبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر و لیسرائے کشور ہند نے مقام فتحگڈہ مین واسطے ملاقات جناب مستطاب نواب رام پور اور امراے عمدہ اور روساے قسمت ہاے روہیل کھنڈ اور آگرہ اور میرٹھہ کے دربار فرمایا اور نواب ممدوح نے بشمول ہر دو پسر کلان اور بھائی اپنے جناب محتشم الیہم سے ملاقات خانگی حاصل کی اور اونکی تشریف آوری اور تشریف بری کے وقت ہر دو مرتبہ ۱۰۱ ضرب توپ سر ہوئی بعد ازان نواب ممدوح اور دیگر امراے و رؤساے ہندوستانی مع عہدہ داران عمدہ ملکی اور جنگی متعینہ چھاونی دربار عام مین شریک مجلس ہوئے اور امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر بہمراہی جناب سپہ سالار بہادر

ظہور مین آئے گورنمنٹ کو منظور ہے کہ اگر منجملہ اتنے کے کسیکی اولاد صلبی باقی نرہے تو آپ کو اختیار متبنہ کر لینے کا حاصل رہے گا بعد ازان جب امرا و جاگیرداران مفصلۂ بالا اور دیگر رؤساے ہندوستانی اور اہل ہند مع عمدہ اہلکاران ملکی اور جنگی متعینہ کانپور دربار عام مین مجتمع ہوے تب جناب مغفری الیہم نے بہراہی جناب نواب سپہ سالار بہادر رونق افزاے جلسہ ہو کر کرسی شاہانہ پر جلوس فرمایا اور شلاک سلامی شاہانہ سر ہوئی بعد مقبول ہونے پیشکش اور نذرہاے معمولی کے ہر ایک امیر اور رئیس ہندوستانی کو علی الترتیب انعام اور خلعت عطا ہوئے انعام ہاے مفصلۂ ذیل بجلدوے خدمات خیر خواہی متعلقہ ایام غدر کے مرحمت ہوئے ٭

(۱) مہاراجہ ریوان کو خلعت قیمتی دس ہزار روپیہ اور استحقاق اس امر کا کہ لگاتار بعد نسلان بہ ضرب توپ سلامی تعظیماً سر ہوا کرین حضور ممدوح نے عطا فرمایا ٭

(۲) مہاراجہ چرکھاری کو خلعت قیمتی بیس ہزار روپیہ اور پرگنہ فتحپور و پرگنہ شاہ گڈہ بطور عطیۂ دوامی اور استحقاق اس امر کا کہ لگاتار بعد نسلان بہ ضرب توپ سر ہوا کرین عطا فرما کر جناب محتشم الیہم نے زبان مبارک سے فرمایا کہ جو جو خدمات اس رئیس سے بدین تفصیل بے نظیر ظہور مین آئین کہ وہ تمام ایام غدر مین نہ صرف سرکار دولتمدار کا خیر خواہ ثابت قدم رہا بلکہ افواج جناب ملکہ عالیہ کو بسعی و سرگرمی مدد دیتا رہا اور زیر باری کثیر گوارا کر کے اور نہایت جانفشانی اور جانبازی سے اپنی جان کو علانیہ خطرہ مین ڈالکے ملکہ معظمہ کی رعایاے قوم انگریز کی جان بچائی شکریہ ان خدمات کا جناب محتشم الیہم نے بر ملا دربار مین ادا کیا اور جناب سپہ سالار بہادر اور تمام حاضرین جلسہ کو اس مرآفرین طلب پر متوجہ ہونیکا ارشاد فرمایا کہ مہاراجہ موصوف اس صدق دلی سے گورنمنٹ ملکہ معظمہ کا ہوا خواہ تھا کہ بروقت تشدد محاصرہ باغیان کے اپنے بیٹے کو اونکے حوالہ کرنے پر آمادہ ہوا مگر مسٹر روس صاحب ایجنٹ قوم انگریز کو جو اونکی حفاظت مین تھا باغیون کے حوالے نکیا اور اوسی وقت جناب ممدوح نے جملہ اہلکاران انگریز کو تاکید کی کہ اگر اونکو آیندہ مہاراجہ موصوف کی قلمرو مین جانے کا اتفاق ہو تو اونکی خدمات کو ذہن نشین رکھین اور مراسم تعظیم و تکریم جنکا مہاراجہ صاحب بدرجہ اولی الحق ہے بسر و چشم ادا کرین ٭

کیونکہ وہ ممالک اودھ مین اہلکار دی اقتدار اور نائب معتبر گورنمنٹ کا ہے اور آپ خاطر جمع رکھین کہ وہ ہمیشہ آپ کا صلاح کار غمخوار اور دوست دلسوز رہے گا ✤

ہمکو افسوس ہے کہ ہم تمھاری زبان خاص مین تقریر نہین کر سکتے مگر ہمارے کلمات ترجمہ ہوکر آپکو سمجھا دیے جاوین گے اور تاکید آپ سے یہ درخواست ہے کہ آپ ان کلمات کو فراموش نکرین بعد ازان تقریر مذکورہ بالا زبان اردو مین ترجمہ کی گئی اور صاحب سکریٹری گورنمنٹ ممالک غیر نے ترجمہ کو پڑھ سنایا پھر بعد طے مراسم تقسیم عطر و پان کے جناب محتشم الیہم اپنی کرسی سے اوٹھ گئے اور شلک شاہانہ سر ہوئی اور دربار برخاست ہوگیا۔

(ب) دربار مقام کانپور

۳ سر نومبر ۱۸۵۹ع روز جمعہ کو جناب امیر کبیر نواب گورنر جنرل بہادر وایسرائے کشور ہند نے بغرض ملاقات مہاراجہ ریوان وراجہ ہاے و جاگیرداران بوندیلکھنڈ و امرا اور رؤساے اعظم قسمت ہاے بنارس اور الہ آباد واقع ممالک مغربی و شمالی مقام کانپور گرانٹ پریٹ پر دربار عام فرمایا امرا اور جاگیرداران مفصلہ ذیل جناب محتشم الیہم کی ملاقات خانگی سے سرفراز ہوے۔

نمبر	نام راجہ	اتواپ سلامی	نمبر	نام جاگیردار		نمبر	نام جاگیردار
۱	مہاراجہ ریوان	۱۰ ضرب	۱	جاگیردار	جگنی	۹	گوری ہار
۲	مہاراجہ بنارس	۱۰ ضرب	۲	〃	لوگاسی	۱۰	جاگیردارنی کانون
۳	مہاراجہ چرکھاری	۱۰ ضرب	۳	〃	بلدو		
۴	راجہ بردندہ	ندارد	۴	〃	ترہوان		
۵	راجہ ناگود	〃	۵	〃	بھرئی		
۶	راجہ سترہٹا	〃	۶	〃	بھوسونڈہ		
۷	راجہ ماندہ	〃	۷	〃	علی پورہ		
۸	راجہ دیوزاین سنگھ بہادر	〃	۸	〃	کانپتا رہولہ		

بعنایت نواب گورنر جنرل بہادر نے مہاراجہ ہاے ریوان و چرکھاری اور جاگیرداران لوگاسی اور گوری ہار سے ارشاد فرمایا کہ بلحاظ خیر خواہی سرکار دولتمدار کارہاے نیک جو ایام غدر مین آپ سے

ازسر نو جاری اور برای دوام قایم کیا گیا ہے خاطر جمع رکھو کہ جب تک تم صاحبون مین سے
ہر ایک تعلقہ دار خیر خواہ اور ملکہ معظمہ کا فرمانبردار رہے گا اور اپنی رعایا سے بانصاف
پیش آویگا تو ہم اور ملکہ معظمہ کا ہر ایک قایم مقام مثل ہمارے تمھارے جملہ حقوق تعلقہ داری
اور رتبہ و توقیر کو قایم رکھے گا اور کوئی شخص اوسمین کمی و بیشی نکریگا آپ کو اون اسناد کی
شرایط سے یہ بھی دریافت ہوا ہوگا کہ وہی حقوق برعایت اونھین شرایط کے آپ کے
وارثون مین نسلاً بعد نسل قایم رہین گے پس بلحاظ اس استحکام حق مالکیت کے آپکو چاہیے
کہ اپنی اراضی کی ترقی کے واسطے اپنا وقت اور زر نقد اور مساعی مناسب صرف مین لاتے
رہو جس طرح گورنمنٹ نے آپ کے ساتھہ رعایت کی ہے اوسی طرح آپکو لازم ہی کہ آپ
اپنے ماتحتون سے اوس اثامی ادنے تک جو زمین کی کاشت کرتا ہے رعایت کرتے رہو
آپکو چاہیے کہ اونکو نہ صرف زر تقاوی دیتے رہو بلکہ منظر تکثیر پیداوار اراضی کے ہر نوع
اونکی مدد کرو اور ایسا رویہ اختیار کرو کہ رعایا آپ کے نمونہ پر حاکمان وقت کی اطاعت کرے
معہذا اس ملکیت کے استحکام دائمی کے ملحاظ سے آپکو چاہیے کہ اپنے اہل و عیال کو اس طریق
پر تعلیم اور پرورش کرو کہ آیندہ جب اونکو رؤسا اودھ کا منصب حاصل ہو تعلیم و تادیب
کے فوائد مستحسن ظہور مین آوین آپکو چاہیے کہ گورنمنٹ کو اپنے باپ کی جگہہ تصور کرو اور یہی
بات اپنے عیال و اطفال کے ذہن نشین رکھو اے تعلقہ داران اودھ ہمکو امید ہے
کہ تمھارے درمیان کوئی ایسا نا مبنیا مطلق نہوگا جسکو یہ گمان ہو کہ گورنمنٹ کو تمھارے
مذہب مین کچھہ نقصان رسانی منظور تھی اگر ایسا شخص کوئی موجود ہے اوسکے واسطے
کلمات خاطر جمعی کے جو پہلے بیان ہو چکے ہین پھر زبان پر لانا ضرور نہین خود مرور ایام
اور تجربہ اور غور سے یہ خیال فاسد رفع ہو جاویگا لیکن خود اونکی بہبودی کے لیے ہم
اونکو تنبیہہ کرتے ہین کہ اشخاص مفسدہ کے افسانہ ہاے دروغ سے دھوکھا کھاکر کوئی
امر از قسم عدم اعتبار یا خلاف اطاعت گورنمنٹ عمل مین نہ لاوین بالآخر جب آپکو
کسی امر مین شبہہ پیدا ہو یا اپنے دل کا حال ظاہر کرنا منظور ہو تو صاحب چیف کمشنر کے
حضور رجوع لیجاؤ اور صاحب موصوف ہر ایک امر کو راست راست بیان کرے گا

ملکی متعینہ لکھنؤ حاضر رہے جب جناب ممدوح کرسی خسروانہ پر رونق افروز ہوئے شلک شاہانہ سر ہوئین تب تعلقہ داران اور جمیع حاضرین دربار ترتیبًا آتے گئے اور نذرانہ ہاے معمولی پیش ہوئے اور جناب مفخر الیہم نے اونکو قبول فرمایا تب خلعت اور خطاب اور دیگر انعام از قسم اراضی اور زر نقد اون صاحبونکو مرحمت ہوئی جنھنے ایام غدر مین خیر خواہی عمدہ ظہور مین آئی خصوص انکو جنھون نے رعایاے قوم انگریز کی جان بچائی اور ملکہ معظمہ کی افواج کی مدد کی اور اس وجہ سے گورنمنٹ کی رعایت کے مستحق ہوئے ؛

خطاب ہاے مفصلۂ ذیل عطا کیے گئے

نمبر	نام صاحب خطاب	خطاب	نمبر	نام صاحب خطاب	خطاب
۱	راجہ درگا بخش سنگھ رئیس بلرام پور و تلسی پور	مہاراجہ بہادر	۳	بابو رستم شاہ رئیس دیرہ اور اماہٹ	راجہ بہادر
۲	راجہ مان سنگھ رئیس شاہ گنج و گونڈہ	مہاراجہ بہادر	۴	لالہ گوری شنکر رئیس مراؤن	راجہ بہادر
			۵	لالہ تلا رام خیراتی کو	راے بہادر

بعد ازان خلعتہاے معمولی باقی تعلقہ داران اور صاحبان ہندوستانی حاضرین دربار کو تقسیم کیے گئے زان بعد وہ اشخاص جو بوجہ خدمات شایستہ ایام غدر کے مستحق انعام کے تھی الا دربار مین حاضر تھے روبرو جناب مفخر الیہم کے ترتیبًا حاضر ہوئے اور جو جو انعام بنابر اونکے تجویز ہوئے تھے جناب ممدوح نے اونکو منظور فرمایا تب جناب ممدوح نے تعلقہ داران اودہ سے فرمایا کہ اے تعلقہ داران اودہ تمھارے ملک مین آنے اور تمھاری ملاقات کرنے اور ملکہ معظمہ کی طرف سے جو تمھارے فرمان روا ہین تمھارے ساتھہ کلام کرنے مین ہمکو کمال خوشی ہے اوس وقت سے ایک سال کامل نہین گذرا ہے جب یہ ملک غدر اور خونریزی کا موقع خاص تھا اور یہان کی رعایا کا چال چلن اس قدر ناقص ہوگیا تھا کہ گورنمنٹ کو اوسکے ساتھہ مجبوری سختی سے پیش آنا پڑا مگر شکر ہے کہ بالفعل اودہ کے ہر گوشہ مین امن و امان ہے اور ہم آیندہ کی بابت آپسے کلام کرتے ہین نہ ایام ماضیہ کی بابت منجملہ آپ کے جو رؤسا موجود ہین اونکو اسناد جائداد عطا شدہ جو گورنمنٹ سے واپس کی گئی ہے کل مرحمت ہوئی تھین اون اسناد کی شرایط کی معاینہ سے آپکو معلوم ہوا ہوگا کہ انتظام قدیمی تعلقہ داری جو اودہ مین رائج تھا

اودہ سے بحفظ و مراتب تعظیم و تکریم حسب تقاضای عہدہ ہا و مناسب صاحبان موصوف کی ملاقات حاصل ہوئی وہ خاطر جمع رکھین کہ عین منشا گورنمنٹ یہ ہے کہ آیندہ اونکو اپنی حفاظت خاص مین رکھکر انکے ساتھہ کمال رعایت سے پیش آوے بمعاوضہ اس تحفظ و رعایت کے ہم صاحبان موصوف سے امید رکھتے ہین کہ وہ ایسے روش مستحسن مرعی رکھین کہ اون کے اطوار کی سعایۃ سے باشندگان لکھنؤ ہمیشہ خیرخواہ اور ہر امر مین ملکہ معظمہ کے فرمانبردار رہین جب صاحب سکریٹری گورنمنٹ ہند صیغہ ممالک غیر نے کلمات جناب ممدوح کو زبان اردو مین ترجمہ کیا تب ہدایاے معمولی تقسیم ہوئے اور جلسہ برخاست ہوا ؛

۲۶ اکتوبر ۱۸۵۹ع روز چہارشنبہ کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے مقام لکھنو مین دربار واسطے ملاقات تعلقہ داران اودہ اور رؤساے عمدہ شہر لکھنؤ اور نیز واسطے تقسیم انعام ملین رعایا اور اشخاص ہر قسم کے جنہون نے خدمات شایستہ بخیرخواہی گورنمنٹ ایام غدر مین ظہور پذیر ہوئین تھین دربار عام فرمایا ؛ اولاً جناب ممدوح نے اس نواح کی نو تعلقہ داران عمدہ سے ملاقات خاکی فرمائی جنھون نے مشروع غدر مین انگریزا ور ملکہ معظمہ کی دیگر رعایا کی نثار کی جان بچائی وہ یہ ہین ؛

۱	مہاراجہ درگ بجے سنگھ رئیس	بلرام پور		۶	راجہ ہردیو بخش رئیس	کمتیاری
۲	مہاراجہ مانسنگھ رئیس	شاہ گنج		۷	راجہ رستم شاہ	دہرہ
۳	راجہ درگ بجے سنگھ رئیس	مرارمؤ		۸	بابو اجیت سنگھ رئیس	ترول
۴	راجہ لال مادہو سنگھ رئیس	گڈہ امیٹھی		۹	راجہ مردان سنگھ رئیس	برادہ
۵	راجہ ہنوت سنگھ رئیس	دھارا پور اور گاہ کنکر				

بعدازان وہ افسران فوج ہندوستانی جو حاضر باش لکھنو تھے اور جنھون نے ایام غدر مین خصوص حصار رزیڈنسی کے بچانے مین کمال شجاعت ظہور مین آئی جناب مفخر الیہم کی ملاقات کو آئے تب جناب نواب محتشم الیہم نے جملہ تعلقہ داران اور دیگر صاحبان عالی رتبہ ہندوستانی کے دربار عام مین ملاقات فرمائی اور اس جلسہ مین سپہ سالار بہادر اور جمیع عہدہ داران ملکی اور جنگی اور صاحبان مصاحب اور جناب چیف کمشنر اودہ اور جملہ صاحبان فوج اور عہدہ داران

نمبر	نام جائداد ناتا راؤ	محلہ واقع جایداد	نمبر	نام جائداد رانی جھانسی	محلہ واقع جائداد
۱۳	مکان خشتی بعض سنگی	بہیر و بازار	۱	مکان خشتی سنگی	گڈہ پاسی ٹولہ
۱۴	ایضاً ایضاً و سفالہ پوش	ایضاً	۲	دو کان خشتی دو منزلہ	ایضاً
۱۵	قطعہ مکان چونہ دسنگی معروف مکان بالا جی	منگلہ گوری	۳	مکان خشتی سنگی	برمہا گھاٹ
			۴	ایضاً	ایضاً
۱۶	قطعہ مکان خشتی و سفالہ پوش	ایضاً	۵	باڑہ خشتی و کلی سفالہ پوش	سیت ساگر
۱۷	قطعہ مکان خشتی و سنگی	واقع محلہ ہاتھی گلی	۶	مکان کلی ایضاً	ایضاً
۱۸	لکڑی تیجر واینٹ موجودہ مکان بالا جی	مالیت صمہ ۱۸۰۰	۷	خشتی مکان	سیت ساگر
			۸	مکان پختہ	گڈہ باسی
۱۹	ظروف برنجی وغیرہ	۱۲ ۱۸ عہ	۹	ظروف برنجی	صہ ۱۳ ۱۸ عہ
۲۰	قالین و تصویر وغیرہ	۱۲ ۱۸ عہ ۹ پائی	۱۰	لکڑی	۱۸ عہ
				تمام شد	

تفصیل دربارہای جناب امیر کبیر نواب چارلیس جان وانیکوٹ کننگ صاحب بہادر گورنر جنرل و نسیرای کشور ہند

(الف) ۲۴ اکتوبر ۱۸۵۹ء کو خیمہ گاہ مقام لکھنو میں روز دوشنبہ کو امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند نے واسطے ملاقات اہالی خاندان شاہ اودہ کے دربار فرمایا بعد طی ملاقات خانگی ساتھ تین امرائے خاندان مذکور یعنے نواب مرزا قمر قدر اور نواب مصطفے علیخان اور نواب محسن الدولہ کے جناب نواب محتشم الیہم نے باقی جمیع صاحبان خاندان سے دربار عام میں ملاقات کی اور جناب سپہ سالار بہادر اور عہدہ داران عمدہ ملکی اور جنگی اور صاحبان جنگی مصاحب اور افسران قلعہ لکھنو شریک مجلس رہے جب جناب مفخر الیہم کرسی خسروانہ پر جلوس فرما ہوے اوسی وقت شلک شاہانہ سر ہوے بعد ازاں اہالی خاندان بادشاہ اودہ واسطے ملاقات جناب ممدوح کے ترتیبا آتے گئے اور پھر تشریف لیجاکے اپنی اپنی مقام کی نشست پر جناب ممدوح نے زبان مبارک سے فرمایا کہ اس وقت ہمکو کمال خوشی ہے کہ جمیع صاحبان خاندان بادشاہ

نمبر	نام صاحب خطاب	مقام صاحب خطاب	خطاب عطا شدہ	تاریخ عطائے خطاب	کیفیت
۱۰	سیٹھ لکھمی چند ساہوکار	متھرا خاص	رای بہادر	سنہ ۱۸۵۹ء ۲۸ فروری	بجلدوی کارگزاری مستحسن جو ایام غدر مین مالکان کوٹھی سے ظہور مین آئی تھی
۱۱	دیوان مہندر سنگھ	زمیندار موضع پارنا پرگنہ تاہ ضلع آگرہ	رای بہادر	سنہ ۱۸۵۹ء ۲۸ فروری	بجلدوی خیرخواہی و کارنمایان ایام غدر کے
۲۹	ناصر علیخان بہادر ڈپٹی مجسٹریٹ	الہ آباد	ذوالقدر	سنہ ۱۸۵۹ء ۲۹ مارچ	بجلدوی خدمات شایستہ بابت ایام غدر
۳۰	ناظر گوردھن سہائے	مراد آباد	راجہ	سنہ ۱۸۵۹ء ۲۱ اپریل	بجلدوی خیرخواہی سرکار ایام غدر
۳۱	دلسکھ رائے	بلرام متصل کاسگنج ضلع ایٹہ	راجہ بہادر	سنہ ۱۸۵۹ء ۲۷ مئی	بعوض خیرخواہی اور خدمات شایستہ بابت ایام غدر
۳۲	شیخ حیزالدین احمد ڈپٹی مجسٹریٹ	گورکھپور	خان بہادر	سنہ ۱۸۵۹ء ۳۱ مئی	ایضاً
۳۳	راؤ بھوانی سنگھ رئیس	مین پوری	راجہ بہادر	سنہ ۱۸۵۹ء ۲۴ جون	ایضاً

واقعہ ہوئی

بعد ضبطی و نیلام جائداد نانا راؤ ڈھونڈھو پنتھ باغی واقع بٹھور ضلع کانپور کی بنارس مین جائداد نانا راؤ کی ۲۲ اگست سنہ ۱۸۵۹ء کو مفصلہ ذیل نیلام ہوئی اور رانی جھانسی کی بھی املاک اسی روز موجودہ بنارس ضبط ہو کر نیلام ہوئی تھی

نمبر	نام جائداد نانا راؤ	محلہ واقع جائداد	نمبر	نام جائداد نانا راؤ	محلہ واقع جائداد
۱	باغیچہ معروف باجی راؤ واقع علاقہ	تھانہ چیت گنج	۷	قطعہ مکان خشتی	چوستھی گھاٹ
۲	قطعہ مکان پختہ و سنگی معہ گھاٹ سنگی تالب دریائے گنگ	محلہ منشی کا گھاٹ	۸	قطعہ باغ خشتی	واقع محلہ کبیر خورجہ تھانہ چیت گنج
۳	قطعہ مکان خشتی	واقع چوستھی گھاٹ تھانہ دشاشومیدھ	۹	قطعہ مکان معروف حویلی کاشہ کی	بھیرو بازار
۴	ایضاً	باسی ٹولہ گوتوالی	۱۰	مکان خشتی و پختہ	ایضاً
۵	ایضاً	چوستھی گھاٹ	۱۱	مکان خشتی و سفالپوش	ایضاً
۶	ایضاً	ایضاً	۱۲	مکان خشتی	ایضاً

پس جناب ممدوح اجلاس کونسل تجویز فرماتے ہین کہ حکم صاحبان کمیشن کا تفضل حسین خان کی نسبت تعمیل پاوے بشرطیکہ وہ فوراً دوام کے واسطے قلمرو حکومت گورنمنٹ انگریزی سے باہر نکل جاوے اگر مدعی علیہ اس شرط کو منظور کرے تو وہ بطور قیدی منظر بندی سپاہیان گارد کے ممالک گورنمنٹ ہند کی سرحد تک پہونچا دیا جاوے گا اور وہان اوسکی رہائی ہوگی ورنہ اگر مدعی علیہ یہ شرط قبول نکرے یا بعد قبول کرنے کے فی الحال یا آیندہ وعدہ خلافی کرے یا وعدہ خلافی کا قصد کرے تو حکم پھانسی مصدرہ صاحبان عدالت اوسپر جاری کیا جاوے ✤

بعد فرو ہونے ایام غدر کے جناب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند نے خطاب رؤسائے ہند کو بجلدوے خیر خواہی ایام غدر کے مفصلہ ذیل عطا فرمائے ✤

۱	نام صاحب خطاب	مقام صاحب خطاب	خطاب عطا شدہ	تاریخ عطائے خطاب	کیفیت
۱	مولوی مظہر جمیل	ڈپٹی کلکٹر ہوشنگ آباد سابق بریز ڈنگی ممالک مغربی و شمالی حال ممالک متوسط	خان بہادر	۱۰ سنہ ۱۸۵۸ء ۱۰ نومبر	بجلدوی خدمات شایستہ ایام غدر
۲	لال بہادر زمیندار	ضلع فتحپور ہنسوہ ممالک مغربی	راؤ	۲۰ سنہ ۱۸۵۸ء ۲۰ نومبر	بجلدوے خیر خواہی شایان ایام غدر
۳	مصر بیجناتھ مہاجن	بریلی متعلقہ مغربی و شمالی	راؤ	۲۰ سنہ ۱۸۵۸ء ۲۰ نومبر	ایضاً
۴	راؤ تیج مل	تعلقہ دار دیوا ضلع الہ آباد	راجہ	۳۰ سنہ ۱۸۵۸ء ۳۰ نومبر	بجلدوے کمال خیر خواہی و خدمات شایستہ ایام غدر
۵	آسا پال سنگھ مال گزار	تعلقہ جات تاردہ و بسودہ و بیگا پیر وغیرہ	رای بہادر	ایضاً	ایضاً
۶	نانک چند	پرگنہ جھونسی	رای بہادر	ایضاً	ایضاً
۷	رام پرشاد مہاجن	دارا گنج واقع الہ آباد	رای بہادر	ایضاً	ایضاً
۸	چودھری نذھیر سنگھ	بلہور واقع نجیب آباد ضلع بجنور	راجہ	۲۱ سنہ ۱۸۵۸ء ۲۱ دسمبر	بجلدوے خیر خواہی و اعانت سرکار بابت اوس تمام ایام غدر کے جسمین نواب نجیب آباد ناجایز حکومت کرتا تھا
۹	چودھری پرتاب سنگھ	سکنہ ناجپور ضلع بجنور	راجہ	ایضاً	ایضاً

ذریعہ سے یہ محکمہ کمیشن مقرر ہوا ہے تعمیل اس حکم کی تا حکم ثانی ملتوی رہی ٭
امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل صاحبان کمیشن کی تجویز اور حکم کو صحیح اور درست تصور کرکے منظور فرماتے ہین یعنے جو ثبوت اور شہادت بروقت دریافتی مقدمہ داخل ہوئی تھی وہ سراسر مزید تجویز مذکور کی ہے اور سوائے حکم مذکور کے دوسرا حکم قانوناً مجرم کی نسبت صادر نہو سکتا تھا مگر تحقیقات کے وقت یہہ امر منکشف ہوا بلکہ مدعی علیہ نے بغرض موقوفی تعمیل حکم مذکور کے یہ عذر پیش کیا کہ اپنے تئین حاضر کرنے سے پہلے میجر بارو صاحب اسپیشل کمیشن متعلقہ کپ جناب سپہ سالار بہادر نے مدعی علیہ کو اس مضمون سے خط لکھا کہ تم اپنے تئین حاضر کرو اور اوس خط مین یہ عبارت مندرج تھی کہ قصور اون لوگون کا جنھون نے بذات خاص رعایاے قوم انگریز کو قتل نکیا ہو معاف ہوا ہے اور یہ کہ اگر اوس نے کسی شخص قوم انگریز کو بذات خاص قتل نکیا ہو بلا خوف و خطرہ اپنے تئین حاضر کرے ٭
بلا لحاظ اس امر کے کہ میجر بارو صاحب کو تفضل حسین خان کے نام ایسا خط لکھنے سے کیا غرض تھی اور مدعی علیہم نے اوس سے اوس وقت کیا مراد اخذ کی اس امر مین شبہہ نہین ہے کہ بفور رسید خط کے مدعی علیہ نے اپنے تئین حاضر کیا اور اب مدعی علیہ اس بیان سے متدعی ہے کہ رجا اوس وعدہ عفو قصور کا جو میجر بارو صاحب نے فرمایا تھا میری نسبت چاہیے کیونکہ صرف اعانت قبل وقوع جرم مجھپر ثابت ہوئی ہے اور رعایاے قوم انگریز کے قتل مین بذات خاص شریک ہونا میری نسبت ثبوت کو نہین پہونچا ٭
امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل میجر بارو صاحب کے عمل کو بالکل ناجایز سمجھتے اور اوسکو ہرگز تسلیم نہین کرتے ہین کیونکہ صاحب موصوف نے خلاف مضمون اشتہار ملکہ معظمہ کے وعدہ کیا تھا بلکہ وہ وعدہ خلاف اس حکم صریح گورنمنٹ کے تھا جسکی رو سے مدعی علیہ عفو سے مستثنے کیا گیا تھا مگر جناب ممدوح کو منظور نہین ہے کہ یہ شکایت کیجاوے کہ مدعی علیہ نے اوپر وعدہ ایسے اہلکار انگریز ذی حیثیت مثل میجر بارو صاحب کے اپنے تئین حاضر کیا تھا اور اس احضار کا نتیجہ یہ ہے کہ اب مدعی علیہم ایسے جرم کی علت مین پھانسی پاتا ہے جو اس جرم سے کم ہے جسکی نسبت اہلکار مذکور نے یہ ظاہر کیا تھا کہ یہی ایک جرم قابل العفو نہین ہے ٭

ماہ جون سے تا دسمبر ۱۸۵۷ع گورنمنٹ موصوف کے مقابلے مین جنگ و جدل کی اور اوسی ایام مین ضلع فرخ آباد سی کہ جو منجملہ اون مقامات کے تھا جن مین باغی لوگ بکثرت مجتمع تھے بطور سرغنہ اور ترغیب دہندہ کے بغاوت کرتا رہا ۔ دوم یہ کہ تفضل حسین خان نے ماہ جون و دسمبر ۱۸۵۷ع تک ضلع فرخ آباد اور اوسکے گرد و نواح مین بہت سی رعایاے قوم انگریزی کے قتل کرنیمین قبل اور بعد وقوع جرم اصل مجرم اور معاون تھا کہ تفصیل اوسکی حسب ذیل ہے ۔

اولاً بیچ قتل کرنے کم و بیش ۴۰ نفر قوم انگریز کے مقام مانپور کٹری یعنی بگ دریا پر واقع ماہ جولائی ۱۸۵۷ع ۔ ثانیاً بیچ قتل کرنے چند مستورات اور اطفال قوم انگریز اور چند نفر رعایاے دولتی اور عیسائی لوگونکی کہ تعداد اونکی تخمیناً ۱۴ نفر ہوگی اوپر میدان پریٹ فتحگڈہ کے ماہ جولائی ۱۸۵۷ع کو ۔ ثالثاً بیچ قتل کرنے کالیخان سپاہی وفادار متعینہ ۱۰ پلٹن ہندوستانی کے ماہ جولائی ۱۸۵۷ع کو ۔ رابعاً بیچ قتل کرنے دو نفر سکھہ وفادار سرکار نامعلوم الاسم کے جو ماہ جولائی ۱۸۵۷ع مین شامل کالیخان کے ماری گئے

صاحبان عدالت نے مقدمہ کو باحتیاط تمام اور بلا جانب داری تحقیقات اور تجویز کرکے حکم مندرجۂ ذیل صادر فرمایا یعنے یہ کہ ۔ حکام اس عدالت کے بالاتفاق تجویز کرتی ہین کہ جرائم متذکرۂ ذیل تفضل حسین خان مدعی علیہ سابق نواب رئیس فرخ آباد پر ثابت ہوے ہین ۔ مدا اول مندرجۂ صدر ۔ مدد دوم مندرجۂ صدر ۔ مدعی مذکور کے ضمن ۲ ثابت ہوئے یعنے مدعی علیہ تخمیناً ۲۳ جولائی ۱۸۵۷ع مقام پریٹ فتحگڈہ مین بیچ قتل کرنے ۴۰ نفر اشخاص کم و بیش قوم انگریز اور دولتی اور عیسائی از قسم مرد و زن و اطفال کے قبل اور بعد وقوع جرم کے معاون رہا ۔

مدعی مذکور کی ضمن ۳ ثابت ہوئی یعنے مدعا علیہ فرخ آباد مین تخمیناً ۲۹ جولائی ۱۸۵۷ع کو دو نفر سکھہ وفادار لامعلوم الاسم کے قتل کرنے مین قبل اور بعد وقوع جرم معاون تھا ۔ پس بنظر ثبوت جرائم مذکورہ حکام عدالت ہذا یہ حکم دیتے ہین کہ تفضل حسین خان پھانسی پاوے اور جملہ جائداد اوسکی ہر قسم کی سرکار مین ضبط ہوے لیکن بموجب احکام گورنمنٹ ہند جسکے

لوگ بیان کرتے ہین کہ جملہ اعلے وادنے اوس خوشی و خورمی مین شریک تھے جو دربار مین ہوئی تھی
دفعہ ۴ - راجہ ہاے قدیم راجپوتانہ نے بھی خیر خواہی اور محبت اپنی ظاہر کی اور رئیسان
اعظم ممالک محروسہ سرکار نے جو تمام ایام سرکشی سپاہیان ہندوستانی مین صدق دلی اور
نیک نیتی سے علانیہ خیر خواہ گورنمنٹ انگلستان رہی ہین اپنی وفاداری نمایان کی -
دفعہ ۵ - معہذا دوسرے رؤسا اہل اسلام اور ہنود مثلاً نواب ناظم بنگالہ اور راجہ
میسور نے بہت پیغام اور وعدہ مبنی بر اشتہار کے بعجلت تمام اپنی خوشنودی طبع اور رضاے
خاطر کا اظہار کیا سب نے مفسدون کی بغاوت کو قابل لعنت کے قرار دیا اور تمام عالیا کلمات
محبت آمیز اور الفاظ خیر خواہی اور جان نثاری نسبت ملکہ معظمہ انگلستان کے زبان پر لاتے تھے +
دفعہ - ۶ - پس باشندگان اعلے وادنے کے اعمال مذکورہ بالا سے اہالیان گورنمنٹ
ملکہ معظمہ کو امید ہے کہ آیندہ ملک مین صلح و رفاہ قائم رہے گی اور یہ امر ثابت ہے کہ
رؤسا ہندوستان اس وعدہ ملکہ معظمہ کو باور کرتے ہین جسمین لکھا ہے کہ رؤسا کی حشمت
اور مرتبہ اور حقوق مین فرق نہ آنے پاویگا پس اہلکاران گورنمنٹ کی نیت خاص یہ ہے
کہ آپ رؤسا کے اوس گمان کو ہر طرح سے مضبوط اور مستحکم کرتے ہین فقط

(دستخط) لارڈ اسٹانلی

۱۰ مئی ۱۸۵۹ع کو جناب فیضمآب نواب کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند
دام اقبالہ نے نواب تفضل حسین بانی ریاست شمشگڈہ کی مثل کو فیصلہ کیا چنانچہ خیابان اول
تاریخ ہذا مین ذکر حکومت نواب مذکور الصدر کا کیا گیا ہے لہذا نقل مثل کی ذیل مین درج کرنا مناسب معلوم ہوا

نقل مثل نواب تفضل حسین رئیس فرخ آباد

واضح ہو کہ امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر اجلاس کونسل نے کاغذات مثل مرتبہ کے
صاحبان اسپیشل کمیشن کو جو واسطے تحقیقات اور تجویز مقدمہ تفضل حسین خان سابق نواب
فرخ آباد مین جمع ہوے تھے بغور تمام ملاحظہ فرمایا +
وہ جرائم جو مدعی علیہم مذکور کے ذمہ قرار دیے گئے تھے حسب تفصیل ذیل ہین -
یہ کہ تفضل حسین خان نے باوصف اسکے کہ وہ گورنمنٹ انگلشیہ کا تابعدار تھا سرکشی کرکے

ہمارے حکام ماتحت کو ایسی قدرت دیوے کہ واسطے افادۂ خلایق کی انھین ہماری مراد ونکے اتمام مین بیھونچاوین

تمام شد

خداوند تعالی ہمیشہ شہنشاہ حضور ملکہ کیوین وکٹوریہ دام اقبالہ وملکہ کو برکت ترقی عمر ودولت کی دیوے فقط

بعد اجراء اس اشتہار کے جناب ملکہ معظمہ دام ملکہا کے حکم سے ایک مراسلہ اور مقام لندن سے وزیر اعظم ہند نے بنام نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند کی بھیجا اور نواب ممدوح نے ۳ جون ۱۸۵۸ع کو بنا بر آگاہی رئیسان کی مشتہر کیا نقل اوسکی ذیل مین درج ہوتی ہے ٭

نقل مراسلہ مندرجۂ ذیل نمبر ۸ امر قومہ ۲۱ اپریل ۱۸۵۹ع نوشتۂ جناب سکریٹری اعظم ہند مقیم لندن بنام امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند

دفعہ ۱ مراسلات مندرجہ حاشیہ جو بیغہ فارن پارنمنٹ سے موصول ہوئے ہین اونسے معلوم ہوا کہ واسطے جاری کرنے اشتہار ملکہ معظمہ کے بیچ دربارہاے جملہ راجہ ونواب ہندوستان کی کیا بندوبست کیا گیا ہے اور اوسکی سماعت سے خاطر رؤساے مذکور پر کیا اثر ہوا ٭

دفعہ ۲ بالیان گورنمنٹ ملکہ معظمہ انگلستان کو مراسلات مندرجہ بالا اور کاغذات ملفوفہ کے معاینہ اور اس امر کی اطلاع یابی سے کمال خوشی حاصل ہوئی ہے کہ اشتہار ملکہ معظمہ مرغوب طبع اکثر دربارہاے رؤساے ہندوستان کی ہوا ہندوستان کے تمام اضلاع اور ممالک ملحقہ مین یعنے جمبو کی کوہ شمالی سے ہند کے تمام ممالک جنوبی تک باشندگان ہند نے اوس اعلام نامہ کے جواب مین جو آپ نے در باب قیام عملداری جدید کے جاری کیا تھا عرائض اسمی ملکہ معظمہ باظہار خیر خواہی اور محبت اور جان نثاری آپنے ارسال کیے ہین اور بروقت مشتہر ہونے اشتہار ملکہ معظمہ کے عملداریہاے ہندوستانی مین رعایا نے اوسکی تعظیم وتکریم کی

دفعہ ۳ ۔ خصوص جناب نواب نظام اور مہاراجہ نیپال اور مہاراجہ ہاے قوم مرہٹہ مثلاً مہاراجہ سیندھیا اور ہولکر اور گیکوار نے حشمت کے ساتھہ ملکہ معظمہ کے اشتہار کی تکریم کی اونھون نے روز ورود اشتہار کے ہر طرح سے رونق اور زینت دی گلی کوچون مین روشنی ہوئی اور عوام نے خوشی سے انبار ہیزم مین آگ لگائی اور جا بجا نوبت خانے بجے اور

٭ ۱ دون مراسلات کا جواب اسلیے نہین لکھا کہ فقط تعمیل واسطے نشر اشتہار کے آیا تھا ۱۲

٭ ۲ نواب گورنر جنرل ہند ۱۲

٭ ۳ فارن وپارلیمنٹ کا دفتر ہے ۱۲

ہووے ہمارے قائم مقام اور گورنر جنرل نے ایک خطبہ مین یہ امید دلائی ہے کہ منجملہ اون اشخاص کے جو غدر مکروہ کے ایام مین جرم مضر سرکار کے مرتکب ہوے اکثر کی تقصیرات بشرط بعض شرایط مخصوص کے معاف کی جاوین گی اور جو سزا اون لوگون پر عائد ہوگی جنکی تقصیرات نے احاطہ ترحم سے انکو باہر کیا ہے اسکا بھی اعلان کرایا ہے چنانچہ ہمارے قایم مقام اور گورنر جنرل بہادر کے عمل مذکور کو ہم پذیرا اور قبول کرتے ہین علاوہ اسکے حسب ذیل اعلان فرماتی ہین سوائے اون لوگون کے جنکی نسبت ثابت ہوا ہو یا آیندہ ثابت ہو کہ وے رعیت سرکار انگریز کے قتل مین بذاتہ شریک ہوئے دوسرون کی نسبت ترحم ظاہر کیا جاویگا مگر یہ نسبت شرکا قتل کے انصاف مقتضی اس بات کا ہے کہ ان پر ترحم نہو۔

جن لوگون نے جان بوجھ کر قاتلون کو پناہ دی ہو یا جو لوگ باغیون کے سردار ہوئے ہون یا ترتیب دینے والے ہوے ہون اونکی نسبت صرف یہی وعدہ ہو سکتا ہے کہ اونکی جان بخشی ہووے لیکن ایسے لوگون کی سزا کی تجویز مین اون سب احوال پر جنکے اعتبار سے وے اپنی اطاعت سے پھر گئے غور کیا جائے گا اور اون لوگونکی نسبت جو نئے سوچے مفسدون کی جھوٹی باتون پر اعتماد کر کے مجرم ہوئے بڑی رعایت ظاہر کیجاے گی ✤

دوسرے اور سبھونکو جو سرکار کی مخالفت مین ہتھیار بند ہین وعدہ ہوتا ہے کہ اونکی تقصیر سرکار کی نسبت اور ہماری سلطنت اور منزلت کی نسبت بلا شرط معاف اور عفو اور فراموش کیجاے گی مگر وے اپنے اپنے گھرون مین جائین اور اپنے اپنے پیشہ صلاح و سداد مین ہاتھ لگاوین ہماری یہ بھی مرضی شاہانہ ہے کہ رحم اور عفو کی یہ شرایط اون سبھونسے بھی متعلق ہون گی جو قبل تاریخ پہلی جنوری ۱۸۵۹ع کے شرایط مذکور کے مطابق عمل کرین ✤

جب ملک مین خدا کے فضل سے پھر امن چین ہو تو دل و جان ہماری آرزو ہے کہ ملک ہند مین صنعت کاری کی تقویت ہووے اور افادہ خلایق کے لیے کارہا مثل ملیاری سڑک و نہر وغیرہ مرتب ہووین اور ملک کا انتظام بنظر افادہ ہماری رعایا باشندہ ملک مذکور کے ہوتا رہے رعیت کی فراغت بالی سے ہماری اقتدار اور اونکی قناعت سے ہمارا بیخطرے حاصل اور اونکی شکرگزاری ہمارے لیے پورا صلہ ہے اور خدا سے قادر ہمکو اور

جو لوازم بہ نسبت اپنے دوسری رعایا کے ہمارے اوپر عائد ہے اونھین لوازم کو بہ نسبت رعایاے ممالک ہند کے ہم اپنے ذمہ واجب جانتے ہین اور خدا کے فضل سے وفاداری اور راستی کے ساتھ لوازم مذکور کی تعمیل کرین گے ٭

اگرچہ ہمکو مذہب عیسائی کی صدق کی نسبت یقین کلی حاصل اور تسلی خاطر سے جو اوس سے ہوا کرتی ہے ہمکو ساتھہ شکر گزاری کے اعتراف ہے تو بھی ہمکو نہ منصب ہے نہ آرزو کہ کسی رعیت سے خواہ مخواہ اپنے عقیدے کو قبول کراوین ہمارا حکم شاہانہ اور مرضی ہے کہ کسی ایک مذہب کو کسی دوسرے مذہب پر ترجیح نہ دی جاوے اور کسی شخص کو بوجہ اعتقاد یا رسمیات مذہبی کے ایذا نہ دیجاوے اور سب رعیت کو قانون کی رو سے بغیر طرفداری کے محافظت ہوتی رہے اور ہماری طرف سے تاکید ہوتی ہے کہ کوئی متنفس جو ہماری نوکری مین ملک ہند کے انتظام کے لیے مقرر ہو کسی رعیت کے اعتقاد اور عبادت مذہبی کے نسبت دست اندازی نکرے ورنہ ہمارا غضب ہوگا اور یہ بھی ہمارا حکم ہے کہ جانتک ممکن ہو ہماری سب رعیت کسی قوم یا مذہب کے ہون بلا تعرض اور طرفداری کے ہماری نوکری مین ایسے عہدہ پر مقرر کیے جاوین جسکی خدمت کے بلحاظ تربیت اور قابلیت اور دیانت کے بخوبی انجام دے سکین ٭

ہمکو بخوبی معلوم ہے کہ اہل ہند اون اراضی کو جو اونکے بزرگون سے ورثہ پہونچی ہے بہت عزیز جانتے ہین اور اونکی اس سمجھہ پر ہم نظر التفات رکھین گے اور حقوق اونکے جو کہ اراضی سے متعلق ہین بشرطیکہ ادا کرنے مطالبہ سرکار کے محفوظ رکھنا منظور ہے اور ہمارا حکم ہے کہ قانون کی تجویز اور بھی قانون کے نفاذ مین عموماً حقوق قدیمی اور ملک ہند کی رسم و رواج اور دستور پر لحاظ ہوتا رہے بعض مفسد لوگ کلام دروغ پھیلا کے ہموطنون کو ورغلانا اور اونسے بغاوت فاش کروائی اور ملک ہند پر بلا اور آفت پڑی اور یہ حال سن کے ہمکو نہایت افسوس ہوا ہے سو ہماری قدرت اور اقتدار اس طرح ظاہر ہوا ہے کہ معرکہ کے میدان مین بغاوت باغیون کے دفع کی گئی اب ہماری مرضی ہے کہ ان شخصون کی نسبت جو دھوکھا کھاے ہوے پھر اطاعت مین آنی چاہے اونکی تقصیرات کے معاف کرنے سے اپنے ترحم کو ظاہر کرین ٭

اس نیت سے کہ زیادہ خونریزی ہونی نہ پاوے اور ہماری ممالک ہند مین جلد امن چین

ہین کہ ہمارے اور ہمارے ورثا اور جانشینون کی وفاداری اور اطاعت کرین اور جس کسیکو ہمارے نام اور ہماری طرف سے ملک کے انتظام کرنے کے لیے وقت بوقت آیندہ مقرر کرنا مناسب سمجھین اوسکی فرمانبرداری کیا کرین —

اور جو فرزندار جمند معزتا و معتمد علیہ مشیر خاص نواب چارلیس جان وینکوٹ کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند کے وفاداری اور قابلیت اور فہم و فراست کی نسبت ہمکو اطمینان اور خاطر جمعی کلی حاصل ہے اسلیے صاحب موصوف یعنے وینکوٹ کیننگ صاحب کو ممالک مذکور کے انتظام ہماری طرف اور ہمارے نام سے کرنے کے لیے اور بر عایت ان قوانین اور آئین کے جو ہمارے وزیر الممالک کے ذریعہ سے اسکے پاس وقت بوقت پہونچے عمل کرنے کے لیے ہمارا قائم مقام اول اور ممالک مذکور کا گورنر جنرل و ویسرائے کیا ؛

اور جو کوئی بالفعل کسی عہدہ پر کیا ملکی کیا فوجی سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کی نوکری مین مامور ہے اس قرطاس کی رو سے سب کسی کو اپنے اپنے عہدہ پر بحال اور قایم فرماتے ہین مگر ہماری مرضی آیندہ شرط ہے اور وہ سب اوسکین آئین اور قوانین کی رعایت کرتے رہین جو آیندہ نافذ کیے جائین گے —

اور رؤسان ہند کو اطلاع دیتے ہین کہ جس کسی عہد و پیمان کو خود اور بل ایسٹ انڈیا کمپنی نے ظہور مین لایا یا انکی اجازت سے انعقاد پایا اون سب کو ہم قبول اور پذیرا کرتے ہین اور اونکی ایفا بعینہ کرتے رہین گے اور چشمداشت ہے کہ والیون کی طرف سے بھی اُسی طرح تعمیل ہوتی رہے گی ؛

جو ملک بالفعل ہمارے قبضہ مین ہے اسکا ازدیاد نہین چاہتے ہین ہمکو گوارا نہوگا کہ کوئی شخص ہماری مملکت یا حقوق مین دخل بجبر کرے اور انتقام نہ پاوے اور علی ہذا القیاس پیش قدمی کسیکی نسبت مملکت یا حقوق اور ونکی ہماری جانب سے منظور نہوگی والیان ہند کے حقوق اور منزلت مثل اپنے حقوق اور منزلت اور عزت کے عزیز سمجھین گے اور ہمکو آرزو ہے کہ والیان ہند کو اور ہماری رعایا کو بھی ایسی سعادت اور فن اخلاق کی ترقی جو ملک کی صلح اور نیک نیتی اور نیک انتظام سے پیدا ہوتی ہے حاصل ہوتی رہے —

جو لوازم بہ نسبت اپنے دوسری رعایا کے ہمارے اوپر عائد ہے اونھین لوازم کو بہ نسبت رعایاے ممالک ہند کے ہم اپنے ذمہ واجب جانتے ہین اور خدا کے فضل سے وفاداری اور راستی کے ساتھ لوازم مذکور کی تعمیل کرین گے ٭

اگرچہ ہمکو مذہب عیسائی کی صدق کی نسبت یقین کلی حاصل اور تسلی خاطر سے جو اوس سے ہوا کرتی ہے ہمکو ساتھہ شکر گزاری کے اعتراف ہے تو بھی ہمکو نہ منصب ہے نہ آرزو کہ کسی رعیت سے خواہ مخواہ اپنے عقیدے کو قبول کراوین ہمارا حکم شاہانہ اور مرضی ہے کہ کسی ایک مذہب کو کسی دوسرے مذہب پر ترجیح نہ دی جاوے اور کسی شخص کو بوجہ اعتقاد یا رسمیات مذہبی کے ایذا نہ دیجاوے اور سب رعیت کو قانون کی رو سے بغیر طرفداری کے محافظت ہوتی رہے اور ہماری طرف سے تاکید ہوتی ہے کہ کوئی متنفس جو ہماری نوکری مین ملک ہند کے انتظام کے لیے مقرر ہو کسی رعیت کے اعتقاد اور عبادت مذہبی کے نسبت ست اندازی کرے والا ہمارا غضب ہوگا اور یہ بھی ہمارا حکم ہے کہ جانتک ممکن ہو ہماری سب رعیت کسی قوم یا مذہب کے ہون بلا تعرض اور طرفداری کے ہماری نوکری مین ایسے عہدہ پر مقرر کیے جاوین جسکی خدمت کے بلحاظ تربیت اور قابلیت اور دیانت کے بخوبی انجام دے سکین ٭

ہمکو بخوبی معلوم ہے کہ اہل ہند اون اراضی کو جو اونکے بزرگون سے ورثہ پہونچی ہے بہت عزیز جانتے ہین اور اونکی اس سمجھہ پر ہم نظر التفات رکھین گے اور حقوق اونکے جو کہ اراضی سے متعلق ہین بشرط ادا کرنے مطالبہ سرکار کے محفوظ رکھنا منظور ہے اور ہمارا حکم ہے کہ قانون کی تجویز اور بھی قانون کے نفاذ مین عموماً حقوق قدیمی اور ملک ہند کی رسم و رواج اور دستور پر لحاظ ہوتا رہے بعض مفسد لوگ کلام دروغ پھیلا کے ہموطنون کو ورغلانا اور اونسے بغاوت فاش کروائی اور ملک ہند پر بلا اور آفت پڑی اور یہ حال سن کے ہمکو نہایت افسوس ہوا ہے سو ہماری قدرت اور اقتدار اس طرح ظاہر ہوا ہے کہ معرکہ کے میدان مین بغاوت باغیون کے دفع کی گئی اب ہماری مرضی ہے کہ ان شخصون کی نسبت جو دھوکا کھاے ہوے پھر اطاعت مین آنی چاہے اونکی تقصیرات کے معاف کرنے سے اپنے ترحم کو ظاہر کرین ٭

اس نیت سے کہ زیادہ خونریزی ہونی نہ پاوے اور ہماری ممالک ہند مین جلد امن چین

ہین کہ ہمارے اور ہمارے ورثا اور جانشینون کی وفاداری اور اطاعت کرین اور جس کسیکو ہمارے نام اور ہماری طرف سے ملک کے انتظام کرنے کے لیے وقت بوقت آیندہ مقرر کرنا مناسب سمجھین اوسکی فرمانبرداری کیا کرین ۔

اور جو فرزندار جمند معزتا و معتمد علیہ مشیر خاص نواب چارلیس جان وینکوٹ کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسرلے کشور ہند کے وفاداری اور قابلیت اور فہم و فراست کی نسبت ہمکو اطمینان اور خاطر جمعی کلی حاصل ہے اسلیے صاحب موصوف یعنے وینکوٹ کیننگ صاحب کو ممالک مذکور کے انتظام ہماری طرف اور ہمارے نام سے کرنے کے لیے اور بر عایت ان قوانین اور آئین کے جو ہمارے وزیر الممالک کے ذریعہ سے اسکے پاس وقت بوقت پہونچے عمل کرنے کے لیے ہمارا قائم مقام اول اور ممالک مذکور کا گورنر جنرل و ویسرے کیا ۔

اور جو کوئی بالفعل کسی عہدہ پر کیا ملکی کیا فوجی سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کی نوکری مین مامور ہے اس قرطاس کی رو سے سب کسی کو اپنے اپنے عہدہ پر بحال اور قایم فرماتے ہین مگر ہماری مرضی آیندہ شرط رہے اور وہ سب اونھین آئین اور قوانین کی رعایت کرتے رہین جو آیندہ نافذ کیے جائین گے ۔

اور رؤسان ہند کو اطلاع دیتے ہین کہ جس کسی عہد و پیمان کو خود انر بل ایسٹ انڈیا کمپنی نے ظہور مین لایا یا انکی اجازت سے انعقاد پایا اون سب کو ہم قبول اور پذیرا کرتے ہین اور اونکی ایفا بعینہ کرتے رہین گے اور چشمداشت ہے کہ والیون کی طرف سے بھی اُسی طرح تعمیل ہوتی رہے گی ۔

جو ملک بالفعل ہمارے قبضہ مین ہے اسکا ازدیاد نہین چاہتے ہین ہمکو گوارا نہوگا کہ کوئی شخص ہماری مملکت یا حقوق مین دخل بجبر کرے اور انتقام نہ پاوے اور علی ہذا القیاس پیش قدمی کسیکی نسبت مملکت یا حقوق اور ونکی ہماری جانب سے منظور نہوگی والیان ہند کے حقوق اور منزلت مثل اپنے حقوق اور منزلت اور عزت کے عزیز سمجھین گے اور ہمکو آرزو ہے کہ والیان ہند کو اور ہماری رعایا کو بھی ایسی سعادت اور فن اخلاق کی ترقی جو ملک کی صلح اور نیک نیتی اور نیک انتظام سے پیدا ہوتی ہی حاصل ہوتی رہے ۔

ان سب پر ملکہ معظمہ کی وفاداری اور اطاعت واجب پس سب سے حال اور آیندہ نواب گورنر جنرل بہادر ملکہ معظمہ کے حکم پر رحم اور رحمت کے ایفاء با وفا بعینہ طلب کرین گے ٭

بعد اختتام اس کلام کے صاحب سکریٹری سرکار ہند ہمرکاب نواب گورنر جنرل بہادر ہند نے حسب الحکم نواب محتشم الیہ کے اشتہار جناب مکرمہ اور معظمہ ملکہ وکٹوریہ جو بنام والیان و سرداران و جمہور انام ہند کے بھیجا گیا تھا اور جسکی نقل بعینہ ذیل مین درج ہے زبان انگریزی و ہندستانی مین پڑھا جب اشتہار ختم ہوا اسی وقت شلک شاہی فصیل قلعہ سے سر ہوئین اور افواج نے اپنے اسلحہ کو ندر کیا سلام کے وقت آتشبازی سر ہوئی دوسرے روز شب کے وقت الہ آباد مین اور جسرہ کے باغ مین روشنی ہوئی فقط — خدا ہمیشہ ملکہ معظم کا حافظ رہے —

نقل اشتہار مذکورۃ الصدر

نواب گورنر جنرل بہادر کی یاس سے حکم محکم ملکہ معظمہ انگلستان کا پہونچا ہے کہ جو مبارک ہند کے والی اور سردار اور جمہور انام کو ملکہ ممدوحہ کی نافذ فرمایا ہے اور دربار الہ آباد مین حکم نومبر کو پڑھا گیا اب اطلاع عام کی لیے گزٹ سرکار مین شہر کیا

ملکہ معظمہ باجلاس کونسل بنام والیان و سرداران و جمہور انام ہند

ملکہ معظمہ وکٹوریہ بفضل خدا مملکت گریٹ برٹن وایرلینڈ اور آبادیہاے اور مضافات واقع یورپ و ایشیا و افریقہ و امریکا اور اسٹریلیا ایشیا کی ملکہ اور ظہیر المذہب کی طرف سے خاص و عام مین حسب تفصیل ذیل مشتہر کیا جاتا ہے —

واضح ہو کہ بوجوہ کاملہ ہمارے اس ارادہ کو ہمنے بصلاح اور اتفاق راے امراے ملٹری اور ملکی کے اور مختاران عوام جو پارلیمنٹ مین فراہم ہوے مصمم کیا ہے کہ ممالک ہند کا انتظام جسکا انصرام انریبل ایشٹ انڈیا کمپنی کو آج تک امانتاً مفوض رہا ہے اپنے اہتمام مین لاوین ٭

پس اس فرمان کی رو سے ہم اطلاع دیتے اور اعلان فرماتے ہین کہ بصلاح اور اتفاق راے مذکورہ بالا کے ہمنے ملک مزبور کا انتظام اپنے اہتمام مین لیا اور ہم اس فرمان کی رو سے اپنی جمیع رعایا کو جو قلمرو مذکور مین موجود ہین تاکیداً فرماتی

مین لیا اپنے ماتحت ہند کی تمام عدالتین اور دفتر سرکاری مین یکم نومبر ۱۸۵۸ع کو تعطیل کرکے بند کردین اور واسطے اجراء اشتہار متذکرۂ صدر کے الہ آباد مین دربار عام کیا ؛

کیفیت دربار جناب نواب گورنر جنرل بہادر بمقام الہ آباد

جناب نواب ایرل جان وائیکوٹ کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند نے واسطے اجراء اشتہار محکومہ یکم نومبر ۱۸۵۸ع جناب ملکہ کوئین وکٹوریہ دام ملکہا کے یکم نومبر سنہ حال کو دربار منعقد فرمایا جملہ افواج انگلشیہ اور ہندوستانی موجودۂ قلعہ الہ آباد اوس وقت قلعہ کی فصیل پر صف بستہ کھڑی تھی پانچ بجے شام کے وقت جناب ویسرائے بہادر کشور ہند بہراہی مصاحبان خاص مع ملکہ معظمہ کے افواج متعینہ ہند کی نواب سپہ سالار کمانڈر انچیف اور صاحب موصوف کے مصاحبون کے آگے اور اور عمدہ اہلکاران قلم و سیف نے فصیل قلعہ پر سے استقبال کیا اشخاص ولایتی کے لیے نمایشگاہ طیار ہوئی تھی اور عملہ سرکاری کے واسطے مقام مناسب طیار ہوئے تھے اور شہر کے باشندون کو حاضر ہونیکی ترغیب دی گئی تھی جب امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل و ویسرائے بہادر کشور ہند تشریف لائے اوس وقت جملہ افواج نے تعظیماً اپنے اپنے اسلحہ کو ندر کیا اوس وقت جناب محتشم الیہ نے زبان مبارک سے سب کی طرف مخاطب ہوکر درفشان ہوئے کہ واضح ہو کہ ملکہ معظمہ نے اپنی مرضی مبارک کو اس طرح ظاہر کیا ہے کہ ملکہ ممدوحہ قلمرو انگریزی واقع ہند کی انتظام کو اپنے اہتمام مین لاوین پس جناب ممدوحہ کا مین قایم مقام اور گورنر جنرل خاص و عام کو اطلاع دیتا ہون کہ جملہ اعمال متعلقہ انتظام ہند آج کی تاریخ سے مفخر الیہا کے نام نامی سے جاری کیے جاوینگے اور اب کی تاریخ سے ہر فرقہ اور قوم کے لوگ جو ایسٹ انڈیا کمپنی کے عہد مین متفق ہوکر انگلستان کی شان اور اقتدار برقرار رکھنے مین ساعی ہوی آیندہ سے ملکہ معظمہ کے تابع متصور ہون گے ۔ اور مین تمام لوگون کو فہمایش کرتا ہون کہ سب کوئی موافق اپنے رتبہ کے موقع پر حتی المقدور اپنے دل و جان سے ملکہ ممدوحہ کے حکم اور مرضی مندرجہ شاہی اشتہار کے انجام دینے کی اعانت کرین ۔ ملک ہند مین ملکہ معظمہ کی کرورہا رعایاے ہندوستانی موجود ہین

اور شہنشاہ وقت نے تمام مضامین یادداشت منظور فرما کر حسب آئین ۱۶ و ۱۷ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریہ باب ۹۰ دفعہ ۲ کے دستخط ثبت کرکے خدمت مین گورنمنٹ کے بھیجی گئی

جی ڈی ڈکسن سکریٹری

جواب یادداشت از گورنمنٹ ہند

امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر نہ صرف سرکار ہند بلکہ تمام فرقہ کی طرف سے و سرکار موصوف کی تبعیت مین کاربند ہوے متکلم ہے اور جناب ممدوح اس بات کا اطمینان دیتا ہی کہ ہر فرقہ اہل قلم و اہل سیف متعینہ ہند ان الفاظ وداع متضمن خوش نیتی اور پسندیدگی کی نسبت شکر گذاری یا ادب کا اظہار کرتے ہین اور یقین ہے کہ ملک ہند کے نوکران اہل قلم اور اہل سیف اوسکو تسلیم کرین گے ؛

جناب نواب گورنر جنرل بہادر کو یقین ہے کہ ہر فرقہ مین صرف ایک ہی رای نسبت بہ تسلیم سلوک منصفانہ اور ملحاظ اور عالی ہمتی سرکار کمپنی اعظم کے جسکے انتظام مین ملک ہند انہین سے جاری ہے

حسب الحکم امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر و ویسرے کشور ہند

(دستخط) جارج فریڈرک اندبنشٹن سکریٹری سرکار ہند

ناظرین تاریخ کو واضح ہو کہ ہم اپنے شہنشاہ ملکہ کیسرہ وکٹوریہ دام اقبالہا کے رحم اور رعیت پروری کا حال لکھتے ہین کہ جاے غور ہے کہ فقط چند سپاہیون کے خون پر نادر شاہ نے تمام دہلی اور ناحق ناحق تیمور لنگ شاہ نے تمام متھرا کر قتل کروائی تھی خدانخواستہ اگر آج عملداری اہل اسلام یا دیگر اقوام کی قایم ہوتی تو ایسے غدر کے ہو جانے سے تمام ہند کو نیست و نابود کر دیتا جناب شہنشاہ ملکہ نے براہ ترحم قصور تمام بلوایون کا معاف فرمایا گو کہ ان ناہنجارون نے صدہا قوم نصاری کا خون اپنی گردن پر ناحق لیا بعد معافی قصورات کے اپنی رعایا کی دلجمعی کے واسطے ایک اشتہار مفصلۂ ذیل صادر فرما کر واسطے اجرا ہونے کے جناب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند کی خدمت مین کلکتہ روانہ کیا ؛

بعد ورود منشور شاہی کے نواب محتشم الیہ نے بذریعہ حکم نمبر ۱۰۱ مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۸۵۸ع کے اس خوشی کیواسطے کہ حضور شہنشاہ نے انتظام ملک ہند کا اپنے قبضۂ اقتدار

باشندون کے تحسین اور دلسوزی حاصل کی فخر سے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی مجیب ہے
کہ اونکی رویہ سابق سے اسبات کی اطمینان کلی حاصل ہوئی ہے کہ جن لوگون نے سرکار
کمپنی کی معرفت تربیت پائی ہے اونسے زیادہ لیئق یا زیادہ جان نثار نوکر بادشاہ کو
حاصل نہونگے اور اس سرکار کو کسی طرح اس بات کا دعوے نہین ہے کہ جو تحسین اور
لوگون کو سزاوار ہے اور جنکے نام ہر اقلیم مین جہان اشاعت علوم ہوا مشہور ہین
اپنی طرف عائد کرے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی اس امر کی امیدوار ہے کہ کتب تواریخ مین
اسبات کا ذکر ہوگا کہ نوکران موصوف نے ایسی راہ کھولی کہ ہر شخص جو اب سرکار کمپنی
کی نوکری اہل قلم و اہل سیف مین نامور ہے اور ملکہ معظمہ اور اونکی اسلاف شاہانہ
کی اہل قلم اور مبارز لوگ اوسکے وسیلہ سے عمدہ لیاقت انتظام ملکی اور سپہ گری کی ظاہر کرین
اس سرکار کو بعجز و انکسار آرزو ہے کہ سرکار کمپنی کے انتظام سے یہ بات ثابت ہووے
کہ انتظام مذکور قادر مطلق کے ہاتہ مین واسطے فائدہ بلکہ اقل درجہ ملک ہند کی رفاہ
کے لیے سپرد ہوا تھا اور سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی مستدعی ہے کہ حق تعالی جلشانہ
ہند مین جلد تر امن چین اور جان و مال کی حفاظت اور انتظام کرکے ملکہ معظمہ کے
انتظام کو برکت دیوے اور ملکہ ممدوحہ کی کوشش کو واسطے بہبودی رعایاے ہند کی
اس طرح موثر کرے کہ کروڑہا رعایا خواہندہ ملکہ معظمہ کی ذات اور اوسکی حکومت
شاہانہ کے طابع ہون گے ہمیشہ اس راہ مین ترقی پاوین جسکے سبب انسان اور
ہر فرقہ نامور اور نمایان اور فارغ البال ہوتا ہے اور ملکہ معظمہ کی ہمت عالی کی
بابت جو اونکے لیے صرف ہوئی اپنی وفاداری اور تابعداری ملکہ معظمہ کی ذات
اور انتظام سے متعلق کرکے صلہ پیش کرین ✤

یہ یادداشت بذریعہ چٹھی ڈایریکٹری نمبری ۱۴ بابت ۱۸۵۸ع بعد دستخط مندرجہ
ذیل کے حضور مین پارلیمنٹ کے پیش ہوئی —

شہر لندن
یکم ستمبر ۱۸۵۸ع

دستخط الیف کری ڈبلیو جی اسٹاک

ماہ اگست کے ۱۸۵۸ عیسوی ۳۰ تاریخ روز دوشنبہ مقام لندن ہال اسٹریٹ مین فراہم ہوا

ایک شریف نے التماس کی کہ بعد انقطاع تعلق سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کو ملک ہند کی انتظام سے اسمرتبہ کو بعد کوئی جلسۂ عام فراہم نہوا کریگا اور اوسکے التماس کرنے پر بالاتفاق تجویز ہوئی کہ سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی حسب الارشاد پارلیمنٹ اون اختیارات کو جو قلمرو ملک برطانیہ واقع ہند کے انتظام سے متعلق ہین اور جو زمان دراز سے بادشاہ کی طرف سے اس سرکار کے پاس امانتاً مفوض رہی واپس کرنے کے وقت بدل وجان ہر رتبہ اور درجہ کے نوکر اور اہلکار کی ممنون احسان ہے کہ اونھون نے ساتھ وفاداری اور جان نثاری اور حزم وہوشیاری کی اپنے خدمات کو انجام دیا اور امید ہے کہ اونکی بہبودی کیواسطے سرکار موصوف کی استدعا تسلیم کیجاے

اہالی ہند کو اس بات کی اطمینان کلی دینے سے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کو خوشنودی حاصل ہوتی ہے کہ جناب معظمہ ملکہ وکٹوریہ سراپا رحیم معلوم ہوگی اور اس سرکار کی خدمات شایستہ کو جو اونھون نے اس اہلکار کی تبعیت مین جسکو ملک برٹانیہ کی حکومت مین قایمقام ملک بند ہونیکا افتخار آج تک حاصل تھا انجام دین فراموش نکریگی اور سلطنت برٹانیہ کی وفاداری کی بابت صلہ دینے کو موجود رہیگی

سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کو یقین ہے کہ شرکاء سرکار کمپنی متعلقہ سررشتہ ملک جس طرحسے محال کی ناموری ہی ہے اوسی طرح رکھین اور اس سرکار کو چاہیے کہ حسب مومی الیہم بادشاہ کی نوکری مین بلاتوسط غیرے منتقل ہوویں اوس وقت اونکی تعظیم اور اطمینان ملک کے سردارون اور جمہور انام کی طرف سے ہوا کرے

اس سرکار کی ہموطنون کی نسبت جو سرکار کمپنی کے انتظام مین بطور اہل قلم یا اہل سیف ملک ہند مین مامور ہین اور جنھون نے خصوصاً اندنون مین مشقت عظیم اوٹھائی اور اپنی خدمت کو بوجہ احسن انجام دیا کہ ملکہ معظمہ اور جناب ممدوحہ کے ملک کے

زمینداروں نے عمر بھر باقی رہی وہان پر بندوبست استمراری جاری کر دیا کہ بے اندیشہ مالگزاری جمع ہو جاتی ہے جن راستوں سے گذر بکری کا محال تھا وہان بگھیوں کا راستہ ہوا اور جہان روپیہ میل پر پہلی میسر نہ تھی وہان پر ریل دو دو آنون پر دوڑا جہان قاصد نہ جا سکتا تھا وہان سرشتہ ڈاک اور تار برقی جاری کیا جہان ٹھگون نے بہلوانون کو قسم دلائی تھی اونھین مقامون پر بوڈھے اشرفی چھالتے چلے جاتے ہین ایسا انتظام کیا جہان ہزارون کی تجارت تھی کمپنی نے لاکھون کی جاری کر دیا انتظام پولیس و دار الشفا و مدرسہ و انصاف و قانون و مدرسہ و علم و ہنر تمام عیش و عشرت کے سامان عجیب غریب مہمون کا تماشا تمام رعایاے و والیان ہند اور اپنے بادشاہ حضور ملکہ معظمہ کو دکھلا کر حسب الحکم پارلیمنٹ کے تمام ملک ہند بلا عذر و حجت جناب فیضمآب شاہنشاہ انربل ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ شہنشاہ گریٹ بڑیٹن وایرلنڈ و ایشیا و دیگر جزو عات یورپ و افریکا و امریکا و اسٹریلیشیا دام اقبالہا و ملکہا کو سپرد کر دیا اور ۲ اگست ۱۸۵۸ عیسوی کو عدالت پارلیمنٹ سے یہ حکم صادر ہوا کہ سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کو آیندہ سے ملک ہند سے کچھ سروکار نہین رہا البتہ جو کچھ روپیہ اونکا فاضل ہو اوسکا سود خزانہ شاہی سے لیا کرین اور جملہ امورات سلطانی بادشاہ کے اہتمام سے ہندوستان مین انجام ہون گے یہ بھی ہندوستان کی بڑی خوش نصیبی ہوئی کہ دو کاندار دنکی حکومت سے نکل کر خاص شہنشاہ کی حکومت مین در آیا اور ہند کی رعایا بھی رعایاے کوئین وکٹوریہ مشہور ہوئی ۳۰ اگست ۱۸۵۸ع کو سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی نے واسطے ظاہر کرنے اپنی منشا کے مقام لندن مین ایک جلسہ کیا اور واسطے آگاہی خاص و عام رعایاے ہند کے حسب الحکم ملکہ معظمہ دام اقبالہا کے اوسکی ایک یادداشت ہندوستان بھیجی گئی اور بحکم جناب نواب گورنر جنرل بہادر کے ۳ نومبر ۱۸۵۸ع کو مشتہر کی گئی واسطے ملاحظہ ناظرین کے درج تاریخ کی جاتی ہے —

منتخب یادداشت جلسہ عام سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی جو امر خاص کی بابت

آغاز
خیابان ثالث از
مختصر سیر گلشن ہند در بیان
سلطنت شاہنشاہ ملکہ کوئین وکٹوریہ
قیصر ہند من ابتدای ۱۸۵۸ الغایت ۱۸۷۶ ع
اندر چہار چمن مفصلہ
ذیل

آغاز چمن اول

بیان اختتام حکومت کمپنی و داخل ہونا مملکت ہند کا دربار ملکہ وکٹوریہ معظمہ بہادر شاہنشاہ انگلنڈ و ہند و دیگر جزائر ہای عجیب غریب دربار ہای جناب نواب چارلیس جان وانیکوٹ کیننگ صاحب مہادر گورنر جنرل و وایسرای کسور ہند

کو کہ سرکار کمپنی بہادر نے اپنے ملک کا انتظام بخوبی بعد غدر کے کر لیا تھا مگر عدالت پارلیمنٹ واقع لندن کی یہ صلاح و رای ٹھہری کہ اب زیادہ مدت کیواسطے سرکار کمپنی کو ٹھیکہ پر ملک ہند نہ دیا جائیگا اور کمپنی سے حکومت لیکر داخل حکومت شاہی مین کیا جاوے جاے غور ہے کہ سرکار کمپنی نے جو ایک ولایت کی سوداگر اور دوکان دار تھی اپنی عقل اور تجویز سے اتنا بڑا ہندوستان سا ملک اپنی تحت حکومت مین لاکر محاربہ پلاسی سے لیکر آج تک سو برس کے عرصے مین کیسے کیسے کام اور ملک کہان سے کہانتک ماتحت کر کے جس زمین مین مونجی بھی نہ بچرتے تھے اوسی اراضی پر خاصے باغ اور کاشتکاری کا ذریعہ اجرا کر جن مواضعات کے

نمبر	سفر مینا		توپ خانہ			گورہ				ہندوستانی				نمبر
			اسپی	نرگاوی		سوار		پیادہ		سوار		پیادہ		
	رسالہ	کمپنی	رسالہ	کمپنی	رسالہ	رسالہ	کمپنی	رسالہ	کمپنی	رسالہ	کمپنی	رسالہ	کمپنی	
لکھنؤ	۰	یک	۰	دو	۳	۱	۱	۲	۴	۰	۱	۱	۰	
سیتاپور	۰	۰	۰	۱	۰	۰	۱	۱	۴	۰	۱	۱	۰	
فیض آباد	۰	۰	۰	۱	۰	۰	۱	۲	۰	۰	۱	۱	۰	
رائے بریلی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۴	۰	۱	۱	۰	
سلطانپور	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴	۰	۱	۰	۰	
گونڈا	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۰	۰	۲	۲	۰	
میزان	۰	۰	۰	۴	۰	۸	۸	۸	۴	۰	۸	۸	۰	

لکھنو کی فتح ہوئی تھی تمام باغی پست ہوگئے اور بلوہ فرو ہوگیا اور سرکار کمپنی نے پھر اپنا انتظام ضلع بندی اور عدالت کا ہر ایک مقام پر چمکا دیا اور قبل غدر جیسا کچھ تھا بعد غدر بھی ہوگیا اور سب رعیت امن و امان سے آباد ہوئی اور یقین تھا کہ کمپنی کو پھر سند جدیدہ ہندوستان کی حکومت ہو مگر عدالت پارلیمنٹ دربار شاہی مقام لندن نے کمپنی کو آیندہ کیواسطے ملک امانت دینا مناسب نہ سمجھا اور حکم ضبطی کا دیدیا چنانچہ خیابان سوم تواریخ ہذا میں دکر اوسکا آیندہ کیا جائے گا۔

التماس مؤلف

ناظرین کو مژدہ ہو کہ من ابتدا ۱۸۵۷ء لغایت ماہ اگست ۱۸۵۸ء مدت یکسو دو سال کمپنی نے عملداری کی اوسکا ذکر خیابان ہذا میں مندرج ہوا اب حکومت کمپنی تمام ہوئی۔ غدر کا حال بہت کچھ ہے بلکہ کانپور کا جو لکھا گیا اس سے زیادہ مؤلف تاریخ کو معلوم ہے مگر چونکہ اس تواریخ میں فقط خلاصہ بیان مطلب کا مختصر ہونیکے واسطے لکھا گیا ہے اسواسطے زیادہ طول کرنا درد سر ناحق سمجھکر مختصر پر اکتفا کیا۔ دستخط بابو رام بن اجودھیا پرشاد مؤلف تاریخ ہذا

خیابان ثانی تمام ہوگیا

کسی زمانہ مین فوج چھتر سنگھ مین ملازم تھا لیکن اب فوج یعقوب خان مین ملازم ہے اور نام اوسکا اسلام ہے نکلے اور دونون کی نسبت شبہہ غلط ہوا۔

شہر لکھنؤ کا بندوبست سرکار نے بعد فتح کے اس طرح سے کیا کہ جنرل نپیر صاحب بہادر نے واسطے دمدمہ کی جانب اوتر شہر کے اور دلکشا سے بجانب پورب اور موسی باغ سے جانب پچھم جگہہ تجویز کر کے اور چند جگہہ یعنے کوٹھی دلکشا اور کوٹھی بیگم صاحبہ اور موتی محل اور قیصر باغ و فرح بخش محل اور کوٹھی رزیڈنٹی اور پل آہنی اور پختہ پل حسین آباد و علی نقی کا مکان واقع دریاے گومتی داخل دمدمہ کے ہوے اور منجملہ اون مکانات کے تین مکان ایسے کئے کہ جس سے دہشت شہر کو اور پل وغیرہ گومتی کو ہوے تفصیل اوسکی یہ ہے۔ پختہ پل پل آہنی کوٹھی رزیڈنٹی اور پختہ پل کا طول ڈیڑھ میل کا اور اوسمین مچھی محل یعنے مچھی بھون بھی محاوط ہے اور وقت ضرورت کے اس مکان مین تین ۳ ہزار آدمی رہ سکتا ہے اور ۵ سو آدمی سے مقابلہ بھی کر سکتے ہین اور یہ مکان واسطے رکھنے اسباب سلح خانہ کے ہی اوسکی تعمیر مین سرکار کا چار لکھہ روپیہ صرف ہوا اور پل آہنی و مچھی بھون کے درمیان مین ہی اور اوسمین ایک قلعہ ہے کہ جو دو سو آدمی کو کفایت کرے اس کل تعمیر مین مبلغ دو لکھہ اسی ہزار حسب تفصیل ذیل صرف ہوا۔

قلعہ پل پختہ	پل آہنی کے واسطے	متفرق عمارات کے لیے	اور پانچ سڑکین درمیان شہر کے واسطے آرام خاص و عام
دو لکھہ اسی ہزار	اسی ہزار	اسی ہزار	کے تجویز ہوئین

ایک سڑک سابقہ جو کانپور کو جاتی ہے دوسری قلعہ سے چار باغ اور تیسری قلعہ سے تلکو پورہ چوتھی موسے باغ اور پانچوین علی نقی خان کے مکان سے موسے باغ اور جو سڑک دلکشا کو اوتر کی جانب سے جاتی ہی اوسکی بھی مرمت کی گئی۔

تفصیل افواج جو واسطے حفاظت اودہ کی اوس وقت تعینات ہوئی تھی

۸ ہزار گورکھیون کی فوج لیکر دشمنون کو پسپت کرتے ہوے کمانڈر انچیف صاحب کے پاس پہونچے ۶ مارچ کی لڑائی مین بہت دشمن کام آئے ۱۱ کو پل آہنی پر قبضہ سرکار کا ہوگیا ۱۵ ۱۶ کی لڑائی مین تمام باغی کٹ گئے یہانتک کہ برجیس قدر و نانا راو و بیگم مع کچھ سپاہیون کے نیپال بھاگ گئے اور سرکار نے اشتہار ذیل بنابر گرفتاری نانا راؤ بہ عطای انعام کے جاری فرمایا

نقل اشتہار مجریہ گورنمنٹ ہند عطاے انعام بابت گرفتاری نانا راؤ باغی

بنابر آگاہی ہر خاص و عام کے اشتہار دیا جاتا ہے کہ جو کوئی نانا ڈھونڈھو پنتھہ مفسد بٹھور والا عرف نانا صاحب کو زندہ گرفتار کرکے کسی چھاونی یا لشکر سرکار انگریزی مین خدمت مین افسر اوس لشکر یا چھاونی کے حاضر کرے اوسکو انعام ایک لکھہ روپیہ کا دیا جاویگا اور یہ بھی اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر کوئی سپاہی باغی یا کوئی مفسد نانا ڈھونڈھو پنتھہ مذکور کو حسب مرقومہ بالا گرفتار کرکے حوالہ سرکار کرے تو سوا لے انعام مذکور کے قصور و جرم اوسکا یک قلم معاف کیا جاویگا — یہ اشتہار حسب الحکم نواب گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ کے مقام الہ آباد مین دفتر فارسی ڈپارٹمنٹ سے تاریخ ۶ مارچ ۱۸۵۹ع کو جاری ہوا

دستخط

جی ایف ایڈلیس صاحب سکریٹری ممالک ہند

ہمرکاب نواب گورنر جنرل بہادر

ابھی ۱۸۵۹ع مین نانا راؤ کے شبہہ مین گوالیار کی ریاست مین چند کس گرفتار ہوکر کانپور بھیجے گئے اور بڑی تحقیقات درپیش رہی مگر نرائن راؤ صوبہ دار خاندان نانا راؤ نے جو بخوبی اوسکی شناخت سے واقف تھے بتلایا کہ یہ نانا نہین ہے —

راؤ صاحب ۱۸۶۳ عیسوی مین گرفتار ہوکر عدالت فوجداری ضلع کانپور اجلاس شمش سے سزاے پھانسی کا مستوجب ہوا —

مسٹر شا صاحب نے جو سفیر پارقند کو تشریف لے گئے تھے دو آدمیون کو نانا راو کی شبہہ مین گرفتار کیا مگر ایک محمد علی نامی مسلمان اور دوسرا کنہیا نامے ہندو جو

سیندھیا کی فوج بھی برسرپرخاش ہوئی جھانسی کی رانی نے علیحدہ ریاست قائم کی قصبہ کوتاہ تمام
ممالک مغربی وشمالی وادی دوبوندیل کھنڈ مین خاصاغدر تھا باپ بیٹے کو نہ پوچھتا تھا ایک ایک
پائی کی زمیندار راجہ بنگئے تھے بجز لوٹ مار کے کوئی کام نتھا ایک کوڑی لیکر راستہ چلنا
دشوار تھا بندوق بند ایک بور پہ نظر آتا تھا ایسا نقشہ دیکھکر جناب فیضمآب نواب سرجان
وائیکوٹ لارڈ کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل وویسرائے کشور ہند نے کمانڈر انچیف کو دہلی
پر حملہ کرنے کا حکم دیا سرجان لارنس صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر پنجاب نے ۷ ہزار گورکی کا لشکر
صاحب بہادر کی مدد کو پنجاب سے روانہ کیا کمانڈر انچیف بہادر نے ۸ جون ۱۸۵۷ء کو
دہلی کے سامنے مورچہ باندھا خوب لڑائی ہوئی جون جولائی و اگست برابر لڑتی لڑتی ۱۴ ستمبر ۱۸۵۷ء کو
انگریزون نے قلعہ پر حملہ کیا ۱۵-۱۶-۱۷-۱۸ شہر مین لڑائی ہوتی رہی ۱۹ ستمبر ۱۸۵۷ء
کو سرکاری فوج اندر قلعہ کے داخل ہوئی دہلی کا یہ حال تھا کہ دو دو چار چار انچ پر باغیون کی
لعش پڑی تھی قتل نادرشاہی سے کچھ کم نتھا اور سرکاری فوج سے کل کشتہ و زخمی ۳۱۱۱
مین ۴ ہزار آدمی کام آیا تھا بادشاہ مع بیگم کے بھاگے مگر جان بخشی کے قول سے انگریزی
پناہ مین چلی آئے سرکار نے پھر بھی رحم کیا فقط رنگون مین قید کردیا جہان جاکر وہ مرگیا اب
اوسکی اولاد وہان کچھ وظیفہ پاتی ہے ۱۹ جون کو ہیوز در صاحب نے گوالیار اور
۳۰ کو شہر کالپی فتح کیا۔

جولائی مہینے مین میجر جنرل ہیولاک صاحب بہادر نے الہ آباد فتح کرکے دو ہزار گورہ اور
ہندوستانی فوج جدید لیکر ۱۲ جولائی کو ضلع فتحپور ہسوہ مین داخل ہوکر ۱۳ جولائی کو
پانڈو ندی کے کنارہ نانا راؤ کا مقابلہ کیا اوسنے مع فوج باغی شکست کھائی اور بھاگا ۱۷
جولائی کو لشکر انگریزی داخل کانپور ہوا اور انتظام انگریزی شروع ہوا۔

۱۴ ستمبر ۱۸۵۷ء کو سرکار انگریزی نے لکھنو پر حملہ کیا اور یہی لشکر جسنے کانپور فتح کیا تھا
مع اوٹرم صاحب کے داخل بیلی گارد ہوا اور اوسی اثنا مین مسٹر کالن کیمپبیل صاحب
بہادر کمانڈر انچیف نے بھی چار ہزار آدمیون کا لشکر لیکر کانپور سے داخل لکھنو ہوئے
اور ماہ مارچ ۱۸۵۸ء کو مہاراجہ جنگ بہادر وزیر نیپال بنا بر مدد گورنمنٹ انگریزی کے

اور بنارس کی فوج بھاگ کر جنھوں نے ہتھیار غدر کے تھے جونپور ہوتی ہوئی اودہ مین داخل ہوے
ادھر ۳ جون ۱۸۵۷ع کو کانہپور کی فوج نے بلوہ مچا دیا اور باجی راؤ پیشوا کے متبنی نانا راؤ
ڈھونڈو پنتھ کو اپنا افسر مقرر کیا اور جنرل ہولر صاحب کے مورچہ کو جا گھیرا مرد عورت و
لڑکا و لڑکی و سوداگر ملازم فوج سات سو سے زیادہ انگریز ہولر صاحب کے مورچہ مین تھا
اور بہت سے انگریز مع بال بچون کے قتل ہوے نانا صاحب کی طرف سے راؤ صاحب انگریزی
پانچ گھر مین جہان اب سرکاری بنگ گھر بن گیا ہے کچہری کرتا تھا ۲۲ روز ہولر صاحب سے
لڑائی ہوئی جب مورچہ مین سامان جنگ نرہا ہولر صاحب نے نانا راو سے قول کرالیا کہ
ہم جان نہ لینگے اور قلعہ کو خالی کر دیا اوس بے ایمان دغاباز نانا راو نے اول سب کا
کام تمام کیا اور نہایت بیرحمی سے مارا فی گورا ایک روپیہ انعام مقرر تھا ایک کشتی پر چند
انگریز بیچ کر موضع جیورا کی مزرعہ بشنوپورہ مین جو متعلقہ قصبہ نواب گنج کے ہی آرہے تھے
جواہر سنگھ نامی زمیندار جیورا نے اونکو نانا راو کے حوالہ کر دیا سرکاری عملداری ہونے پر پچاسی
پانی کانپور سے زیادہ قتل عام و قتل صاحبان فرنگ کا کسی ضلع مین نہین ہوا ۶ جون
۱۸۵۷ع کو الہ آباد مین غدر مچا اور ایک مولوی صاحب کل فوج کے افسر ہوکر نیزا
جہاد کا کھڑا کر دیا لیکن قلعہ مین اونکو دخل نملا کیونکہ انگریزی لشکر کے اختیار مین تھا ۴ جون
۱۸۵۷ع کو ضلع فتحگڈہ سے دو سو انگریز جو نانا راو سے بیخبر تھے جان بچانے کیواسطے
داخل کانپور ہوئے اوس خونخوار نے اونکو بھی زندہ نچھوڑا ۱۸ جون کو نواب فضل حسین
فتحگڈہ فرخ آباد کی نوابی کا پھر مالک ہوا اور فوج سب اوسکی گرد رجوع ہوئی
اودہ مین بیگم و شاہزادہ برجیس قدر بجاے اپنے باپ واجد علی شاہ کے قایمقام
ہوکر بلوہ مچا دیا واجد علی شاہ پر کلکتہ مین اس شبہہ سے کہ شاید یہ بھی فتور نہ برپا کرے
پہرہ گورون کا کر دیا گیا اور نواب علی نقی خان بھی قید ہوا اور سر ہنری لارنس صاحب
چیف کمشنر اودہ لکھنو بعد جنگ بسیار کی مارے گئے لیکن ہیلی گارد کے اندر جو انگریز
تھے اونکی جوانمردی کی تعریف ہے کہ کوئی باغی اون سے نہ بول سکا جون کی کسی
تاریخ کو بریلی مین نواب خان بہادر خان نے فوج کا افسر ہوکر بلوہ شروع کیا ہلکر اور

۱۰ ماہ مئی ۱۸۵۷ع کو روز یکشنبہ دوپہر کے وقت ایک ہزار سات سو گورہ اور دو ہزار سات سو
ہندو سپاہی میرٹھ مین موجود تھا انگریز لوگ گرجا گھر مین عبادت خدا مین مشغول تھے
پوربی فوج نے موقع پاکر ایک بارگی چھاونی مین آگ لگا دی اور کئی گورون اور
افسرون کو گولیون سے مار ڈالا اور وہان سے گرجا گھر مین جاکر انگریزون اور بیبیون
اور بچون کو نہایت بیرحمی سے قتل کیا ۱۱ تاریخ کو تمام فوج میرٹھ کی دہلی مین
داخل ہوئی اور زیر جھروکہ شاہی کے روبرو انھون نے بادشاہ کی سلامی اوتاری
اون پوربیہ سپاہیون نے جو اندرون قلعہ تھے فورًا قلعہ کا دروازہ کھول دیا
بعدازان انگریزان موجودہ اندرون قلعہ کو قتل کرنا شروع کیا پھر میگزین پر
حملہ آور ہوے لفٹنٹ ویبی صاحب نے بعد جنگ بسیار کے تجویز کیا کہ اب میگزین
بچنا دشوار ہے فورًا میگزین مین آگ لگا دی جسکے صدمہ سے مع ایک سو سپاہ
بغی کے آپ بھی مرگیا اوس وقت دہلی مین ۴۵ انگریز افسر موجود تھا کچھ
بھاگ گیا باقی سب فنا ہوگئے یہ خبر سنکر جس ضلع مین فوج ہندوستانی تھی بعض
بعض ضلعون کے افسرون نے بلوہ کو فرو کیا اور فوج سے ہتھیار لے لیے پنجاب
کے اضلاعون مین بھی بلوہ مچ گیا تھا مگر حسن کارگزاری افسران بیدار مغز کے جلد
رفع ہوگیا اور بہت سے مفسد سپاہی مارے گئے بہت سی فوج وہان سے بھاگ
راستہ بھاگ کر دہلی مین داخل ہوئی اور شاہ عالم کے پوتہ بہادر شاہ ظفر جو پنشن دار تھا
پھر وارث تخت خاندان تیموریہ کا بنایا گیا اور بادشاہی مغلیہ کے قائم ہوئی اور ضلع
ضلع کی فوج چھاونی جلاتے اور قیدی رہا کرتے جیلخانہ توڑتے خزانہ لوٹتے دہلی مین
جمع ہوتے جاتے تھے گورکھپور اعظم گڈہ کے ضلع کے کلکٹرون نے خزانہ حفاظت کے واسطے
بنارس بھیجدیا بنارس مین نیل صاحب نے ۳ جون ۱۸۵۷ع کو ایسا عمدہ انتظام
کیا اور ہندوستانی فوج کو اوسکی دباو کا ایسا ڈر غالب آیا کہ فورًا پریٹ پر اپنے
اپنے ہتھیار کرنیل نیل صاحب کے حوالہ کردیے اور شہر بنارس بلوہ سے محفوظ رہا
اور ادھر گورکھپور و اعظم گڈہ کی فوج نے خزانہ بنارس بھیجنا دیکھکر فورًا بلوہ مچا دیا

رئیس گے ہین اونکا کب مقابلہ کرسکتے تھے یہ وہی فوج جسنے پیشتر انھین والون کو شکست دیکر
سرکار کمپنی کی طرف سے لڑے تھے کب وے رئیس اب اوسکے روبرو آسکتے تھے اصل بنا
اس غدر کی یہ ہے کہ جس طرح سرکار نے ولایت سے بندوقین بیشتر بجاے توڑی دار کے
پتھر کلہ کی اور چند روز بعد پتھر کلہ کی عوض مین ٹوپی دار فوج کیواسطے منگائی گئین اسی طرح
۱۸۵۷ع الطلدرفل نامے ایک جدید قسم کی بندوقین آئین اور اوسکے چلانے کے
ہدایت نامہ مین یہ حکم تھا کہ بندوق کی نلی سے تنگ ہونیکی وجہ سے کارتوس مین
گرنز[۵۱] یعنے کوئی چکنائی ضرور لگانی چاہیے نہین تو وہ بیچ مین رہجاوے گا قصہ
کوتاہ کلکتہ کے میگزین مین یہ حکم سنایا گیا اور سرکار نے حسب رواج ملک گریٹ[۵۲]
بریطن کے اوسمین چکنائی کی جگہہ چربی[۵۳] لگائی اور فوج نے اون کارتوسون کو منہ مین
ڈالنے سے انکار کیا اور تمام سپاہ بغی ہوگئی تینون احاطونکی فوج ہندوستانی
تین لکھہ آدمی کی تھی اور ۴۰ ہزار یا نسوگورے تھے اون مین سے پانچ ہزار[۵۴]
دوسو گورے ملک ایران مین بھیجے گئے تھے جملہ ہندوستانیون نے بذریعہ چھپی
کے آپس مین ہر ایک سپاہی کو اس حال سے آگاہ کردیا کہ کارتوسون مین سور و گاے
کی چربی لگی ہے اہل اسلام سور و ہندو گاے و سور دونونسے بیزار ہوے اور سب سرکار سے منحرف ہوگئے

[۵۱] گرنز لفظ انگریزی کی چکنائی ۱۲ [۵۲] گریٹ بریطن یعنی ولایت انگلستان ۱۲ [۵۳] ملک انگلستان مین گھی
و تیل و سرسون و تیسی وغیرہ کا بہت گران بکتا ہے اور گھی تو شاذ و نادر لوگ کھاتے ہین کھن کثرت سے کھایا جاتا
ہے اکثر چربی بکثرت سے استعمال مین آتی ہے ۱۲ [۵۴] بنا بر ملاحظہ ناظرین تاریخ کے رپورٹ کپتان رٹ
صاحب کا خلاصہ لکھتا ہون پیاری صاحب بیان مدہین جو انگلشڈ رفل چلانے کیواسطے حکم ہوا ہے ہندوستانی
سپاہی بہت بگڑ گئے ہین کسی بدمعاش نے افواہ اوڑادی تھی کہ کارتوس مین گاے اور سور کی چربی لگی
ہے اور فوج کو اس افواہ پر اعتبار ہوگیا کامل اعتبار کی وجہ یہ ہے کہ میگزین کے ایک خلاصی نے ایک سپاہی
سے پانی کا لوٹہ مانگا اوسنے اوٹھانے مین انکار کیا اوسنے جواب دیا کہ برتن ہاتھ سے اوٹھانے مین تمھارا
دین جاتا ہے چربی لگی کارتوس کس طرح کاٹوگے سب سپاہیون نے شام کے وقت مجھسے عذر کیا کہ ہم یہ کارتوس چربی
لگی نہ کاٹین گے ہمنے جواب دیا کہ اونمین بکری کی چربی لگی ہے اوسکا جواب اونھون نے یہ دیا کہ ہماری دیکھی

سکہ واجد علی شاہ اودہ

	شکل سکہ و سنہ جلوس		خط سکہ و سنہ ہجری		عبارت طرف اول	عبارت طرف ثانی
	شکل	سنہ جلوس	خط	سنہ ہجری		
۱	مدور	سنہ ۱۰	نستعلیق	سنہ ۱۲۷۲ھ	سکہ زد بر سیم و زر از فضل باری الہ ظل حق واجد علی سلطان عالم بادشاہ	حلقہ کرن و ضرب بیت السلطنت لکھنو ملک اودہ افتر نگر سنہ جلوس میمنت مانوس
۲	″	سنہ ۲	″	سنہ ۱۲۶۹ھ	ایضاً	سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب ملک اودہ بیت السلطنت لکھنو

گوشۂ دوم بہ اختتام رسید

آغاز گوشۂ ثالث در بیان غدر ایام سنہ ۱۸۵۷ع و اختتام حکومت کمپنی

سن غدر سنہ ۱۸۵۷ع کا اصل حال اسکی بنا کی نہیں معلوم ہوتی کہ کس وجہ سے یہ آفت ناگہانی اس دیار پر آگری وہ فوج جو سرکار کمپنی کے واسطے جان ہاتھ پر رکھی تھی بڑی بڑے ملک کابل و لاہور و گوالیار و دکن وغیرہ فتح کیے و بڑے بڑے سرکشوں کو پست کیا سرکار کمپنی نے بھی اوس فوج کی بڑی قدر کی کہ حد کو پہونچا دیا وہی فوج آناً فاناً بدل گئی قصہ مختصر جس طرح دیگر مورخان سلف نے حال غدر کا بیان کیا ہے اور جو کچھ دلیل بنائے غدر اون لوگون نے قائم کی ہے اوسی طور پر مؤلف بھی لکھتا ہے اول ۲۹ سے فروری سنہ ۱۸۵۶ عیسوی کو لارڈ ڈلہوسی صاحب گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند مستوفی ہوکر ولایت تشریف لیگئے و بجاے اونکے لارڈ کیننگ صاحب بہادر نے اجلاس فرمایا۔

ذکر حکومت اٹرنیل نواب لارڈ جان وائینکوٹ کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند من ابتدای سنہ ۱۸۵۶ع لغایت سنہ ۱۸۶۲ع

واضح ہو کہ اس غدر کا بانی نہ کوئی رئیس تھا اور نہ کوئی بادشاہ تھا اور نہ کسی ملک سے چڑھائی تھی فقط خود سرکار کی فوج باغی تھی اور بد معاشون نے شورہ پشتی پر کمر باندھی تھی جب خود سرکار کا کوئی دباؤ اوس فوج پر نہ تھا تو دوسرے راجہ لوگ جو بطور

قسمت	ضلع	مالگزاری عہد شاہی	مالگزاری سرکار حسب بندوبست جدید	جمع اراضی وجاگیر حسب پرتہ بندوبست جدید	جمع اراضی وجرات متعلقہ حسب پرتہ بندوبست جدید	میزان کل آمدنی بندوبست جدید	تعداد تعلقات اور جمع مالگزاری اوسکی	
							تعداد نمبر	جمع
	ہردوئی						۶۴	
	سیتاپور						۱۷۱	
	لکھیم پور						۷۲	
	میزان						۳۰۷	
	بہرائچ						۴۲	
	گونڈہ						۵۲	
	ملاپور						۳۶	
	میزان						۱۳۰	
	میزانگل						۶۹۶	

سرکار انگریزی نے انتظام اس ملک کا پنج سالہ کردیا اور موافق پنجاب کے یہان بندوبست کیا گیا اس ملک مین گورنمنٹ کا خرچ سالتمام مین ۷۵۵۶۰۰۰ روپیہ کا ہوتا ہے اور آمدنی ۱۲۶۶۴۰۰۰ روپیہ کی ہے اس حساب سے مبلغ ۵۱۰۸۰۰۰ روپیہ سرکار کو بچ رہتا ہے اسکو آمدنی سرکار انگلشیہ سمجھنا چاہیے یعنے صوبہ اودہ سے اس قدر فائدہ ہوتا ہی اور آمد کی تفصیل مختصر یہ ہے —

مالگزاری	۱۰۵۶۴۰۰۰	یک کرور مرار
نمک افیون وغیرہ	۱۸۰۰۰۰۰۰	لکھ کرور
اسٹام وغیرہ	۳۰۰۰۰۰۰	لکھ
میزان	۳۰۳۹۴۰۰۰	لکھ کرور ہزار

۱۸۵۷ع مفسدہ مین حکام انگریزیہ کو یہ ثابت ہوا کہ بانی فساد اسکی بادشاہ معزول ہین اسلیے مع علی نقی خان کے بادشاہ کو گورونکی حراست مین رکھدیا تھا مگر جب عملداری سرکار انگریزی یکمشت مین بدستور ہوگئی اوس وقت دیہ کرورکا موضع ہوگیا باقی احوال اودہ کو گوشۂ ثالث مین بیان بعد کے لکھا جاویگا

پانچ لاکھ روپیہ سالانہ تھی ۱۸۵۵ء عیسوی مین رپورٹ مرسلہ سلیمن صاحب بہادر حکام ولایت نے منظور فرماکر گورنمنٹ ہند کو لکھا کہ ملک اودھ مین سراسر بدانتظامی ہے اور ہمیشہ والیان اوس ملک کو بنابر اصلاح کے تحریر ہوتی رہی مگر کچھ اثر پذیر نہوئی اس سے مناسب ہے کہ اوس خطہ زمین کو ضبط کرکے بادشاہ اور اوسکے اقارب کیواسطے قدرے وظیفہ مقرر ہوجاوے چنانچہ جناب نواب گورنر جنرل کشور ہند نے ذریعۂ اوٹرم صاحب کے واجد علی شاہ کو ۸ فروری ۱۸۵۶ء کو اطلاع اس امر کی کی کہ تم دست برداری اس ملک سے لکھدو اسپر بادشاہ راضی نہوا مگر موافق تحریر صدر کے مسٹر اوٹرم صاحب رزیڈنٹ اودھ نے ۹ فروری ۱۸۵۶ء کو اس ملک کو ضبط کرلیا اور نواب گورنر جنرل بہادر نے واجد علی شاہ کو ۱۲ لکھ روپیہ سالیانہ اور ۱۵ لکھ روپیہ بنابر محل و تنخواہ نوکرونکے مقرر کردیے واجد علی شاہ نے ۹ برس بادشاہت کرکے جب دیکھا کہ گورنمنٹ ہند کچھ شنوائی نہین کرتی ہے کلکتہ مین جاکر قیام کیا اور وہان سے اپنے چچا اور ولیعہد کو بنابر فیصلہ مقدمہ کے ولایت لندن بھیجا مگر وہان حکم گورنمنٹ بحال رہا سرکار نے ملک اودھ کو چار حصون پر حسب تفصیل ذیل تقسیم کیا۔

قسمت	ضلع	مالگزاری عہد شاہی	مالگزاری سرکار حسب بندوبست جدید	جمع اراضی معافی و جاگیر حسب پرتہ بندوبست جدید	جمع اراضی معافی و خیرات متعلقہ مذہب حسب موجودہ بندوبست جدید	میزان کل آمدنی بندوبست جدید	تعداد تعلقات اور جمع مالگزاری اوسکی	
							تعداد	جمع
لکھنؤ کمشنری	لکھنؤ	۱۲ لاکھ ہزار	۱۰ لاکھ ۵۰ ہزار	۱ لاکھ ہزار	۱ لاکھ ہزار	۱۲ لاکھ ۵۰ ہزار	۵۷	۱۰ لاکھ ۵۰ ہزار
	دریاباد	۱۰ لاکھ ۵۰ ہزار	۸ لاکھ ۵۰ ہزار	۱ لاکھ ۵۰ ہزار	۱ لاکھ ۵۰ ہزار	۱۰ لاکھ ۵۰ ہزار	۶۹	۸ لاکھ ۵۰ ہزار
	اونام	۱۰ لاکھ ۵۰ ہزار	۸ لاکھ ۵۰ ہزار	۱ لاکھ ۵۰ ہزار	۱ لاکھ ۵۰ ہزار	۱۰ لاکھ ۵۰ ہزار	۴۴	۸ لاکھ ۵۰ ہزار
فیض آباد کمشنری	میزان کل	۱۲ لاکھ ۵۰ ہزار	۱۰ لاکھ ۵۰ ہزار	۱ لاکھ ۵۰ ہزار	۱ لاکھ ۵۰ ہزار	۱۲ لاکھ ۵۰ ہزار	۱۷۰	۱۰ لاکھ ۵۰ ہزار
	سلطانپور	۱۰ لاکھ ۵۰ ہزار	۸ لاکھ ۵۰ ہزار	۱ لاکھ ۵۰ ہزار	۱ لاکھ ۵۰ ہزار	۱۰ لاکھ ۵۰ ہزار	۲۷	۸ لاکھ ۵۰ ہزار
	فیض آباد	۱۰ لاکھ ۵۰ ہزار	۸ لاکھ ۵۰ ہزار	۱ لاکھ ۵۰ ہزار	۱ لاکھ ۵۰ ہزار	۱۰ لاکھ ۵۰ ہزار	۲۸	۸ لاکھ ۵۰ ہزار
	پرتاب گڈھ	۱۰ لاکھ ۵۰ ہزار	۸ لاکھ ۵۰ ہزار	۱ لاکھ ۵۰ ہزار	۱ لاکھ ۵۰ ہزار	۱۰ لاکھ ۵۰ ہزار	۳۴	۸ لاکھ ۵۰ ہزار
	میزان	۱۲ لاکھ ۵۰ ہزار	۱۰ لاکھ ۵۰ ہزار	۱ لاکھ ۵۰ ہزار	۱ لاکھ ۵۰ ہزار	۱۲ لاکھ ۵۰ ہزار	۸۹	۱۰ لاکھ ۵۰ ہزار

کہ جو عہد نامہ کرنیل لو صاحب رزیڈنٹ سابق ملک اودھ کے لکھا گیا تھا آپ کے اجداد سے عہد
ہوا تھا کہ بصورت ہونے فتور کے اہالیان سرکار انگلشیہ اس ملک کو اپنے قبضہ مین لاکر اپنا
بندوبست کرلین گے اور جو منافع بعد وضع اخراجات کے باقی رہے گا حوالہ خزانۂ شاہی ہوگا
مگر یہ تجویز پارلیمنٹ لندن نے منظور نفرمائی اور اوسکو عرصہ دراز ہو چکا اور ابتک سرکار
گورنمنٹ نے ہر طرح کی رعایت اس خاندان پر مرعی رکھی لیکن افسوس ہے کہ آپ نے کچھ بادشاہی
انتظام نکیا بادشاہ نے بصد نیاز عرض کیا کہ البتہ کچھ بدانتظامی ہے اور یہ سب جلد رفع
ہوجاوے گی بعد قیل وقال بہت کے یہ امر قرار پایا کہ اگر اندرون دو برس کے درستی نہوگی
تو اہالیان انگریزی کو ملک مین مداخلت کرنی ضرور ہوگی اور اس امر کو قطعی سمجھنا چاہیے
مگر بادشاہ اس بات کو کچھ خیال مین نلایا بلکہ برابر عیش وعشرت مین مشغول رہا اور جناب
لارڈ ڈلہوسی صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند نے بعد تشریف بری لارڈ ہارڈنگ صاحب
کے اجلاس گورنری مین جلوس فرمایا اور حسب الحکم پارلیمنٹ ولایت بعد گذرنے میعاد
دو برس کے کرنیل سلیمن صاحب رزیڈنٹ اودھ کو لکھا کہ تم رپورٹ مفصل حالات
اودھ کی لکھو اونھون نے جواب لکھا کہ بغیر معاینہ ملک کے یہ رپورٹ غیر ممکن ہے گورنر جنرل
بہادر نے مجمل نامہ اس مضمون سے کہ گورنمنٹ انگریزی کو کچھ حالات دریافت کرنے
ملک اودھ کی ضرور ہین اسلیے کرنیل سلیمن صاحب تمھارے ملک مین آکر دیکھین گے
اور تم اونکی اعانت کرو بنام بادشاہ کے ارقام فرمایا برطبق پہونچنے اس حکم کے یکم دسمبر
سنہ ۱۸۵۰ عیسوی کو صاحب رزیڈنٹ سررشتہ متوسط اودھ کا پردازان شاہی ہمراہ ہوکر
واسطے معاینہ ملک کے تشریف فرما ہوئے اور صاحب نے کوئی دقیقہ بنابر حصول مطلب
گورنمنٹ انگریزی باقی نچھوڑا اور تمام ملک بخوبی معاینہ فرمایا اور رپورٹ حسب المنشای
کام ولایت کے گورنمنٹ ہند کی حضور ارسال فرمائی واجد علی شاہ کے عہد مین کرنیل
اچمنڈ صاحب رزیڈنٹ کپتان بروصاحب قائم مقام کرنیل سلیمن صاحب کپتان ہیسٹنگ صاحب
قائم مقام جنرل اوٹرم صاحب قائم مقام اور بعد جانے کرنیل سلیمن صاحب کے جنرل اوٹرم
صاحب مستقل ہوے اور نائب السلطنت نواب علی نقی خان اور آمدنی ملک یک کرور

آغاز شگوفہ ثانی از چمن چہارم ذکر بربادی حکومت ملک اودھ

واضح ہو کہ بعد وفات امجد علی شاہ مغفور کے ۱۲۶۳ھ عیسوی کو حضرت واجد علی شاہ بادشاہ مغفور کے بیٹے دستور کے موافق کپتان ہالنگس صاحب کے ہمراہ دولت خانہ سے دار الامارۃ مین تشریف لائے اوس وقت بڑے صاحب مع دوسرے انگریزون کے گلستان ارم نامی مکان مین موجود تھے قانون کے موافق سب مراتب عمل مین آئے وزیر الممالک بھی اوس خلوت مین شریک تھے اور اوسی روز ۹ بجے تخت سلطنت پر جلوس فرمایا جتنے ارکان دولت اوس وقت موجود تھے سبھون نے نذرین گذرانی بعد اسکے محل سرائے کو تشریف لے گئے صبح کو پھر اجلاس ہوا سب اہالی موالی حاضر ہوے بادشاہ کی عمر ۳۵ برس کی تھی اور سلطان عالم کا تولد ۱۲۳۰ھ ہجری مین ہوا تھا حضرت جان پناہ کی اولاد مفصلہ ذیل تھی —

نام بیگم	تعداد اولاد
نواب مخدرہ عظمی کے	۴ شاہزادہ ہوے
نواب حضرت محل صاحبہ کی	مرزا برجیس قدر
نواب معشوق محل صاحبہ کے	مرزا فریدون قدر بہادر
نواب سبحان محل صاحبہ کے	شہزادی صغرے بیگم
اور قضیہ حسینہ سے	جہان آرا بیگم

۱۲۶۴ھ کی اخیر مین بعد واپسی لاہور جناب لارڈ ہارڈنگ صاحب گورنر جنرل بہادر کشور ہند نے واجد علیشاہ سے ملاقات کرکے فرمایا کہ آپکی سلطنت مین بڑی بے انتظامی اور ابتری ہے اور معلوم ہوگا ملک اودھ مین عجیب عجیب بدانتظامیان ہو رہی تھین شاہ اودھ شب و روز عیاشی اور حرامکاری اور لذایذ حیوانی مین غلطان و پیچان رہتا تھا اور اپنا وقت اور عقل اور آمدنی ملک کی خوشامدیون اور حرامکارون اور رنڈوم ڈھاڑیون کی صحبت مین برباد کرتا تھا ناچ اور راگ کی محفل رات دن گرم رہتی تھی ملک کا انتظام ظالمون کے ہاتھ سپرد تھا عملے نے ایسی لوٹ مچا رکھی تھی کہ جو جسکے ہاتھ پڑا صاف اگ کیا رعایا کی ہمیشہ جان کا خطرہ اور مال کے لٹ جانے کی فکر رہتی زمیندارون سے آمدنے وصول کرنا بڑی جوانمردی کا کام تھا چنانچہ یہی بڑی بہادری کی جاتی تھی ہر ایک زمیندار کے گھر پر پانچ

واضح ہو کہ ۱۱ دسمبر ۱۸۵۳ء کو راگھوجی بھونسلہ راجہ ناگپور نے وفات پائی یہ شخص اس ملک مین
سلطنت حاصل کرنے مین گورنمنٹ انگریزی کا بڑا ممنون احسان تھا کیونکہ جب وہ آپا صاحب
مرہٹہ سے شکست کھاکر بھاگا ہے تو وہ اوس وقت نابالغ تھا اور انگریزی مدد سے ۱۸۱۸ء مین
پھر کر اوسکو گدی ملک برار کی نصیب ہوئی تھی اور جب تک وہ نابالغ رہا یعنی آٹھ برس کے عرصہ تک
انگریزون نے اوسکے ملک کا انتظام کیا کہ وہ ملک زرخیز ہو گیا تب ۱۸۲۶ء مین اوس ملک کی حکومت
اوسکے سپرد کی گئی ۲۷ برس تک اس راجہ نے بڑی شکرگذاری سے عملداری کی اور جب وہ مر گیا تو
کوئی لڑکا اوسکا وارث نہ تھا چونکہ بھونسلا کے خاندان مین یہ دستور تھا کہ سوائے وارث مرد کے
عورت گدی نشین نہین ہو سکتی تھی تو جب کوئی ایسا مدعی وارث سلطنت کا نہ پایا گیا تو بیشک اوسکے
خاندان سے حکومت جاتی رہی اگرچہ اوسکی بیوہ رانی نے ایک لڑکا بعد انتقال راجہ کے گود لیکر
چاہا کہ بجاے اپنے خاوند کے جو فوت ہو گیا ہے اوسکو گدی نشین کرے مگر لارڈ ڈلہوسی صاحب بہادر
گورنر جنرل کشور ہند نے اس امر کی حقیقت حال دریافت کرکے اور یہ جانکر کہ یہ درخواست قابل
پذیرائی کے نہین ہے انکار کیا اور ناگپور کی حکومت داخل حکومت سرکار انگریزی
ہوئی اگرچہ رانی صاحبہ نے اپنے مقدمے کی پیروی ولایت انگلستان
تک کی اور وکیل بھیجے مگر چونکہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند
نے اپنی راے کو ایسا مضبوط اور مستحکم مع وجوہات کے
لکھا تھا کہ اون کا مرافعہ کارگر نہوا بلکہ اوسی بنیاد پر
اور حکومتین بھی جنکا کوئی وارث حقیقی خاندانی
نتھا حکومت انگریزی مین ملا دی گئین اور
ناگپور دارالحکومت ممالک متوسط قرار دیا گیا
اوسکے انتظام کا ذکر خیابان سوم
کے تیسرے حصہ مین ہوگا ٭
شگوفہ اول تمام
ہو گیا

آغاز چمن چہارم

از خیابان ثانی مختصر سیر گلشن ہند من ابتدائے ۱۸۴۸ء تا ۱۸۵۶ء

اندر رسہ شگوفہ

شگوفۂ اول

در بیان ضبطی ریاست ناگپور و فساد برہما

آغاز شگوفۂ اول از چمن چہارم در بیان ضبطی ریاست ناگپور بابت ۱۸۵۳ء و فساد ملک برہما

واضح ہو کہ جنوری ۱۸۵۲ء مین برہما کے صوبہ دار نے حسب الحکم راجہ برہما کے رنگون مین انگریزی سوداگرون پر زیادتی کرنا شروع کردی اول اون سے محصول خلاف عہد کے زیادہ طلب کیا بعد اوسکے اونکا مال قیمتی تلف کر ڈالا اور اون کو قید کیا اوس وقت لارڈ ڈلہوسی صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند نے آٹھ ہزار سپاہ کا لشکر جنرل گاڈونصاحب کے ہمراہ رنگون روانہ کیا اونھون نے ۸- اپریل ۱۸۵۲ء کو برہما والون سے مرتبان فتح کیا رنگون مین انگریزون کی برہما کی بیچیس ہزار فوج تھی چنانچہ چند لڑائیون مین سب شکست کھا کر بھاگی نواب گورنر جنرل بہادر نے ۲۸- دسمبر ۱۸۵۲ء کو پیگو کی ضبطی کا حکم دیدیا برھما کے راجہ نے گورنمنٹ انگریزی کو راضی کر کے صلح کرلی +

ماہ جنوری ۱۸۵۳ء کو سند سابق کی میعاد گذرنے کے بعد بادشاہ کے بیان سے کمپنی کو سند جدید عطا ہوئی اور حکم ہوا کہ کورٹ آف ڈائرکٹرس مین جو کمپنی کی کچہری ولایت مین تھی ۳۰ کی جگہہ اٹھارہ ڈایرکٹرس رکھے جائین اور ۶ ڈائرکٹر منجملہ اٹھارہ کے پارلیمنٹ سے مقرر ہون گے اور پانچ پانچ ہزار روپیہ سالیانہ اونکی تنخواہ مقرر ہوگی احاطۂ بنگال اور پنجاب مین ایک ایک لفٹنٹ گورنر ہونے کا حکم ہوا لیجس لیٹیف کونسل ہند کے ممبرون کا شمار زیادہ کیا گیا +

سلہ لفظ بادشاہ سے ملکہ وکٹوریا دام ملکہ مراد ہے ۱۲

اسطرح سے اندر پانچ سال کے مہم لاہور تمام ہوئی اور مارچ سنہ ۱۸۴۹ع مین لاہور داخل
عملداری انگریزی ہوگیا ملک لاہور کی جنگ دیکھنے سے قوم انگریز کا رحم زیادہ
تمام اقوام دنیا سے پایا جاتا ہے اور سکھون کی سلطنت غارت ہونے کی
وجہ بجز جہالت اور نافہمی کے دوسری دلیل نہین ہے اور رعایاے
لاہور بھی عملداری انگریزی سے راضی ہے اور گورنمنٹ انگلشیہ نے
جیساکہ اشتہار مین وعدہ فرمایا تھا اوسیطرح لوگون کے حقوق
قائم رکھے اور بندوبست مالگذاری بھی سرکار نے اسطرح
کیا کہ مطلقاً ساکنان ملک لاہور کو ناگوار نہین گذرا
اور بخوشی و رغبت بلا عذر آمدنی تاریخ معینہ
پر زمیندار لوگ داخل خزانہ سرکاری
کرتے ہین پس ثابت ہوتا ہے
کہ بہ نسبت عہد سکھون کے
ملک لاہور مین اب انتظام
بہتر ہے اور رعایا
خوش ہے
فقط

چمن سوم خیابان ثانی تمام ہوا

بھی ۱۸۴۳ء مین حسب خواہش راجہ دلیپ سنگھ کے ولایت تشریف لے گئین اور ۱۸۶۳ء کو مرگئین اور ہندوستان مین لاش اونکی قریب دریاے پنج ندی مقام گورداوری کے جلادی گئی ۔
ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ جب ملک لاہور فتح ہوا ہے سرکار انگریزی کے یہان کل عملداری مین تعداد فوج کی مفصلہ ذیل تھی ۔

نام ملک	تعداد رعایا	آمدنی سالیانہ	شمار فوج
آمدنی اوس قدر ہندوستان کی جتنا ملک سابق سے سرکار انگریزی کی حکومت مین ہے	دس کروڑ	۲۱ کروڑ	قریب دو لاکھ کے
آمدنی ملک پنجاب	۵۰ لاکھ	دو کروڑ	۵۰ ہزار
ملک برما و اوا	۳۵ لاکھ	۱ کرور ۸۰ لاکھ	ایک لاکھ ۵۰ ہزار
ملک نیپال کی ترائی جو سرکاری حکومت ہے	۳ لاکھ	۵۲ لاکھ	۲۰ ہزار
ملک سندھ	۱۰ لاکھ	۵۲ لاکھ	۵۰ ہزار
افغانستان	۶۵ لاکھ	ایک کرور ۸۰ ہزار	۵۰ ہزار
ملک حیدرآباد دکن	۸۰ لاکھ	۳ کرور	+
گوالیار ملک سیندھیا	۴۰ لاکھ	ایک کروڑ ۴ لاکھ	۴ ہزار
ناگپور	۲۵ لاکھ	۴۷ لاکھ ۴۵ ہزار سالیانہ	×
میزان کل	میزان کل	میزان کل	+
۹ ملک	۱۴ لاکھ ۵ کرور	۳۱ کرور ۳۶ لاکھ ۲۵ ہزار سالیانہ	+

واضح ہو کہ ۱۷۴۶ء مین منجملہ سرکاری فوج کل سپاہی ہندوستانی قواعد نہ جانتے تھے اونکو قواعد سکھلائی گئی اور جب نواب سراج الدولہ صوبہ دار مرشدآباد سے لڑائی ہوئی تھی اوس وقت حسب ذیل فوج تھی
گورہ سوار ۔ گورہ سپاہی پیادہ ۔ گولہ انداز ۔ ہندوستانی ترک سوار ۔ ہندوستانی سپاہی
۱۹۱ ۱۰۰۹ ۳۰۷ ۱۲۶۰ ۱۳۰۳۸
اور ۱۷۶۴ء مرشد کی لڑائی مین ۲ گورہ ولایتی سوار اور پیادہ ۔ اور جنگ پہ ہمایون سادر محمد قلعہ بہرت پور مین اول مرتبہ
۱۳۲۰۹

اور واضح ہو کہ سرکار انگریزی کسی کے مذہب رعایاے ملک پنجاب ہندو یا مسلمان یا سکھ
مین دست انداز نہوگی کیونکہ سرکار انگریزی کا یہ طریقہ نہین ہے کہ کسیکے مذہب سے سروکار
رکھے اور نہ کسی مذہب کو ایسی اختیار اور اجازت ہوگی کہ کسیکے مذہب کی ہجو یا کسی عبادتخانہ
مین داخلت کرے اور اگر کرے گا تو مستوجب سزا ہوگا اور جو سردار دربار لاہور سرکار انگریزی
سے برسر مقابلہ ہوے ہین اون کے تمام وکمال عمدہ اور جاگیرین ضبط ہونگے اور تمام
قلعہ اور گڈھی ملک پنجاب کے مسمار کردیے جائینگے بلکہ ایسی تدبیر ہوگی کہ پھر سرکار انگریزی
کے ساتھ مردمان فسادی پنجاب برسر فساد نہون اور نہ تاب سرکشی کی رہی گورنر جنرل بہادر
تمام رعایاے ملک پنجاب کو اطلاع دیتے ہین کہ بلاحجت وتکرار اطاعت سرکار انگریزی قبول
کرین اور اونپر سرکار مہربانی اور ملائمت سے حکمرانی کرے گی اور احیاناً اگر کوئی پھر رعایاے
لاہور سے فتنہ اور فساد کرے گی وہ توقع لطف اور مہربانی کی سرکار انگریز پر نہ رکھے بلکہ
مستوجب سزاے سنگین کا ہوگا فقط

یہ اشتہار حسب الحکم جناب نواب آنریبل لارڈ ڈالہوسی صاحب بہادر گورنر جنرل بہادر
وسپہ سالار کشور ہند کے جاری ہوا +

دستخط - ایچ ایم ایلیٹ صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہند

العبد - ودستخط - مہاراجہ دلیپ سنگھ والی لاہور

اور حضور نواب گورنر جنرل بہادر نے ۴ لاکھ روپیہ سالیانہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کا مقرر کرکے
مہاراجۂ ممدوح کو بنارس بھیجدیا اور وہان سے راجہ صاحب ولایت تشریف لے گئے
اور لندن مین علم انگریزی کی تعلیم پائی اور ایک رئیس انگریز نے اپنی لڑکی مہاراجہ موصوف
کو منسوب کردی تا تحریر تاریخ ہذا کے مہاراجۂ ممدوح ولایت لندن مین موجود تھے اور
لاہور مین گورنر جنرل بہادر نے جاگیر راجہ تیج سنگھ اور دیوان دینا ناتھ اور شیخ امام الدین
اور حکیم نور الدین وغیرہ کی بحال اور قائم رکھے باقی سب سردارون کی ضبط کرلین جواہر
کوہ نور ملکہ معظمہ کے حضور ولایت بھیجا گیا اور جو کچھ انتظام ضلعبندی اور حاکمون کا لاہور
مین کیا گیا ہے وہ سب تیسرے چہاربان کے چہن سوم مین لکھا جاے گا اور اب چند کنور

ہوئی اور فوج انگریزی اون کو شکست دیتی اور بھگاتی ہوئی ستلج اوتر کر داخل ملک لاہور ہوئی
مہاراجہ دلیپ سنگھ مع سرداران لاہور کے عذرخواہ معافی تقصیر کا ہوکر اطاعت گورنمنٹ
انگریزی کا قبول کرنے والا ہوا گورنر جنرل بہادر فرمانفرمائے ہندوستان نے ازراہ کرم اور
نوازش کے فوج خالصہ کا قصور معاف کردیا اور ملک لاہور سرکار لاہور کو قائم رکھا اور عہدنامہ
جدید فیمابین سرکار لاہور اور سرکار انگریزی کے از سر نو لکھا گیا چنانچہ اہالیان سرکار انگریزی
تاہنوز اپنے قول و قرار مندرجہ عہدنامہ کے قائم رہی اور تعمیل کرتی ہے مگر سرداران
وافسران سرکار لاہور نے بالکل عہدشکنی خلاف عہدنامہ کے اختیار کرکے یہانتک کہ جو سالیانہ
نعلبندی کا اوس مین مندرج تھا ادا نہ کیا اور بھی جو گورنمنٹ انگریزی نے ان کو قرض
دیا تھا وہ بھی ادا نہ کیا پھر سرداران اور سرکار لاہور نے فرمانبرداری اور اطاعت سرکار
انگریزی کی جو قبول کی تھی اوس سے بھی منحرف ہوگئی بلکہ لڑائی پر آمادہ ہوئی اور اکثر
صاحبان انگریز بہادر جو اون کے دربار مین مقرر تھے اونکا ناحق خون کیا اور بعضون
کو فریب دیکر قید کیا اور جن سردارون نے عہدنامہ پر دستخط کیئے تھے اون مین سے
بھی بعض شریک فساد ہوئے اور تمام سکھ اس بات پر کمر باندھے تھے کہ سلطنت انگریزی
کی اپنے حتے المقدور تباہ و برباد کردین اور گورنر جنرل فرمان فرمای کشور ہند سابق
نے اپنے اختیار مین حکم دیدیا ہے کہ سرکار انگریزی کو ہرگز ہرگز یہ منظور نہین ہے کہ کسی ریاست
کو ضبط کرین چنانچہ سرکار انگریزی ابتک قائم ہے اور ضبط کرنا ملک کا خلاف شرط ہے لیکن
یہ شرط ہے کہ اگر سرکار لاہور پھر بغاوت کرینگے تو ملک بے شک ضبط ہوگا چنانچہ اب واسطے
حفظ ملک اور امن رعایا کے ضرور ہے کہ کوئی ایسی تدبیر کرنا چاہیئے کہ جس سے باغیون
اور سرکشان لاہور سے رعایا اس دربار کی بے خوف ہوجاوے اور آرام پاوے۔
اس واسطے نواب گورنر جنرل بہادر لارڈ ڈالہوسی صاحب ارشاد فرماتے ہین کہ اب
حکومت سکھون کی تمام ہوئی اور تمامی ملک مہاراجہ دلیپ سنگھ کا داخل اور شامل
ملک انگریزی ہوا اور ہمیشہ سرکار انگریزی مہاراجہ دلیپ سنگھ کی عزت اور تعظیم برقرار
رکھے گی اور جو سردار سکھ سرکار انگریزی سے لڑے نہین ہین اونکی جاگیر برقرار سرکار رکھیگی

کے سپرد کر دیئے پانچ سو قیدی ہند بھیجے گئے اور دیوان دینا ناتھ کو حکم ہوا کہ تم ہمکو حساب ریاست تمام اور کمال سمجھا دو ٭

فرد حساب خراج اضلاع پنجاب بموجب تحریر دینا ناتھ دیوان دربار لاہور

یک کرور ۷ لاکھ ۱۰ ہزار علاوہ خراج کشمیر

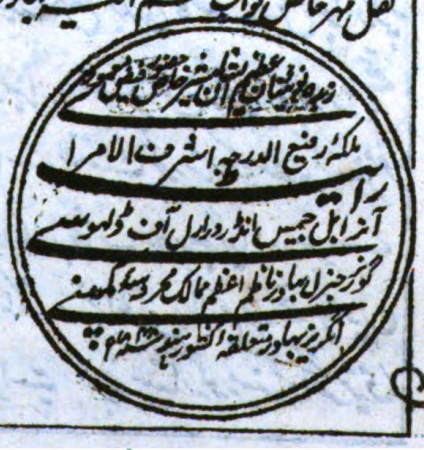
ملتان	دوابۂ باڑی	دوابۂ رچنا	دوابۂ جج	دوابۂ سندہ ساگر
۲۷ لاکھ	۲۳ لاکھ	۱۳ لاکھ	۹ لاکھ	۱۴ لاکھ

پشاور	میر بجرے	ڈیرہ اسمٰعیل خان	جاگیرات وغیرہ
۷ لاکھ ۵۰ ہزار	۱۴ لاکھ	۵ لاکھ	۵۶ لاکھ

گورنر جنرل بہادر نے رئیسان کو حکم دیا کہ سکنائے ملتان وقت لڑائی کے جو بھاگ گئے ہین تلاش کر کے پھر آباد کیے جاوین اور بموجب حکم جناب نواب گورنر جنرل کے زیر حکم نواب لفٹنٹ گورنر ممالک بنگال کے ایک کونسل شہر لاہور مین بنابر انتظام ملک کے قائم ہوئی اوس کونسل کے سر دفتر سر ہنری لارنس صاحب بہادر بدر ماہہ ۷ ہزار روپیہ اور دو صاحب اور جنکے در ماہہ چار ہزار مقرر تھے اور ایک انگریز میر مجلس اور مہاراجہ دلیپ سنگھ اور ادسکہ اس فتنہ و فساد سے بری مقرر ہوے اس کونسل مین نواب گورنر جنرل بہادر نے اشتہار ذیل ۲۹- مارچ کو جاری فرمایا اور صاحب سکرٹری نے باواز بلند سب کو پڑھ سنایا ٭

نقل اشتہار جناب ازبل نواب لارڈ ڈوالہوسی صاحب بہادر گورنر جنرل بہادر و ولیسرای کشور ہند مرقومہ ۲۹ مارچ ۱۸۴۹ء

نقل مہر خاص نواب محتشم الیہ بہادر



چونکہ بعد وفات مہاراجہ رنجیت سنگھ والی لاہور کے کہ دوست سرکار انگریزی کا تھا اور عہدنامہ ساتھ سرکار کے رکھتا تھا سپاہ خالصہ والا کیان ملازم سرکار لاہور اوپر ملک انگریزی کے کہ دریاے ستلج کے اس پار واقع ہے یورش لائی اور افواج انگریزیہ سے شکستین پے در پے کھائین اور بہت قتل

لہ خاصہ نام سپاہ لاہور ۱۲

لہ والیان نام سپاہ لاہور ۱۲

Lord Dalhousie Governor General 1844

کے مکان مین بھیجی گئی اون کے نزدیک مال واسباب بہت سا تھا محکم سنگھ کارندہ مولراج بھی گرفتار ہوگیا قلعہ ہرن نامے بھی سرکار کے قبضہ مین آیا میجر سکوٹ صاحب انجنیر بمبئی نے قلعۂ ملتان کو پھر آراستہ کیا کہ جنگی ہو اور قلعہ سے تمام اسباب بیکار اور لاشون کا انبار جو قلعہ مین تھا نکال کر میدان صاف کیا اور رخنون کو جو لڑائی مین دیوار پر ہوگئے تھے آراستہ کیا اور توپین بھی قلعہ پر چڑہا دین شیام سنگھ اور رام سنگھ برادران مولراج واسطے حفاظت عیال اور اطفال مولراج کے مقرر ہوئے وقت روبکاری کے دیوان مولراج نے گورنر جنرل کے حضور ایک خط نوشتہ دربار لاہور پیش کیا جسکا یہی مضمون تھا کہ اگر تم سرکار انگریزی سے برسرخاش ہوگے تو ہم لوگ بھی مدد دین گے اور ادھر ایجنٹ صاحب کو فریب دینگے اور ظاہر مین اونکے شریک رہین گے +

دیگر حالات لاہور

یعنے لفٹنٹ پوی صاحب اور لفٹنٹ ہربرٹ صاحب اور مسٹر طامسن جو مع اپنی بی بی کے شیر سنگھ کے قید مین تھی شیر سنگھ نے ایک روز پیشتر اپنے آنے کے انگریزی پناہ مین سب کو بہ حفاظت تمام سرکار انگریزی کے تفویض کر دیا بعد فتح اس جنگ کے تمام ملک پنجاب زیر اقتدار سرکار انگریزی کے ہوگیا اور کوئی دشمن باقی نرہا اوس وقت نواب گورنر جنرل بہادر نے حسب شرائط نوشتہ عہدنامہ لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر سابق گورنر جنرل بہادر کے کہ اگر پھر قوم سکھ ساتھ سرکار انگریزی کے فساد برپا کرے گی ملک اونکا ضبط ہوگا حکم دیا کہ ملک ضبط کیا جاوے اور معرفت لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی اور شمالی کے انگریز آگرہ سے طلب ہوئے اور بندوبست ضلع بندی کا حسب ذیل ہوا اور چند ضلع پر ایک ایک کمشنر کہ جنکے مشاہرے فی کس دو ہزار سو پچاس روپیہ ماہواری تھے مقرر ہوا اور ضلع مین ڈپٹی کمشنر مقرر ہوے اور بجاے لفٹنٹ گورنر کے چیف کمشنر مقرر ہوے لیکن کچھ روز بعد وہان بھی لفٹنٹ گورنر ممالک پنجاب مقرر ہوگیا اور سوا ے مردمان ممالک مغربی وشمالی کے باشندگان ملک نے الحال ملازم نہ رکھے جاوین اوسی عرصہ مین ۱۶ ہزار سکھ کہ باغی تھی حاضر ہوکر اپنے اپنے ہتیار گورنمنٹ انگریزی

رسوم ادا کرکے پختہ زمین مین دفن کیا میجر ویلر صاحب اندر قلعہ کے بتلاش اسباب
کے تشریف لے گئے قلعہ کے اندر پارچہ ریشمی اور غلہ اور دفن زر و اور سیاہ کہ سانول سنگھ
نے جمع کیا تھا کثرت سے دستیاب ہوا اور نیل اور افیون کثرت سے ملی اور دارالضرب
ملتان مین اشرفی اور روپیہ نقد اور سلاح خانہ مین تلوار بیش قیمت اور اور اسلحہ وغیرہ دستیاب
ہوے صحن قلعہ کا لاشون اور ٹوٹے پھوٹے اسباب سے بھرا تھا اور ایک صندوقچہ مروارید
کا کہ جس مین ۳ لاکھ کا جواہرات تھا دستیاب ہوا اور حکم لشکر انگریزی سے صادر ہوا کہ تمام
عورتین اور بچہ مولراج کے قلعہ کے اندر باحفاظت اور باحرمت رکھے جاوین اوڈورڈ صاحب
نے دیوان مولراج سے دریافت کیا کہ تم اندر قلعہ سے کون اسباب چاہتے ہو اوس نے
جواب دیا کہ ایک گورنکھی پشتک جو ہدایت نامہ مذہب ہمارے کا ہے دوسرے چند تصاویر
فرانسیسی متیرے کتاب طب کہ وہ بھی بے نظیر ہے اگر سرکار دیدے تو بہتر ہے حلیہ مولراج
کا صاحبان انگریزیون لکھتے ہین کہ عمر مولراج کی ۳۳ برس کی تھی اور قد دراز پانچ
فٹ اور ۱۱ انچھ اور پیر کوتاہ رنگ سبک یعنے پھیکا اور چہرہ متوسط اور پیشانی بلند چشم
مانند فیل کے اور وضع سنجیدہ صاحب غیرت اور مولراج جب قلعہ سے نکلا ہے اور ایک
خوبصورت اسپ کے سوار تھا جسکے اوپر سرخ ابریشمی اسباب زین وغیرہ موجود تھا
اور مولراج لبادہ ریشمی ناریجی پہنے اور سر پہ دستار رنگین رکھے تھا اور پیچھے ایک اوسکا
سردار اون کے ہمرکاب تھا اور دونون طرف دو دو گورون کا پہرہ تھا اور میجر پیچر صاحب
اون کے داہنے جانب تھے مول راج کسی سے کچھ گفتگو نکرتا تھا خاموش تھا اور نہ وہ
اوس وقت کسی کا سلام لیتا تھا فوج انگریزی کو خشم آلودہ نظر سے دیکھتا تھا لیکن
اوسکے چہرے پہ مطلق تغیر نہ تھی مول راج کا ایک تکیہ قلعہ کے اندر برآمد ہوا مشہور ہے
کہ وہی تکیہ اوسکی مان اپنے سرہانے رکھتی تھی اوسکے اندر سے اتنا مال برآمد ہوا تھا
طلا خالصہ ۱۲ بار کنگن مرصع شمشیر بیش قیمت مالاے مروارید کٹار قیمتی اور اس شہر
ملتان مین ۹ ہزار دو سو عمارت ۱ قبضہ ۳ سیلک موجود تھی جنرل کورٹ لینڈ صاحب بعد
اس فتح کے ناظم ملتان مقرر ہوے ۸ فروری کو قبایل مول راج قلعہ سے نکلوا کر امیر خان

کمانڈر انچیف لکھتے ہین کہ لشکر مارگھم صاحب اور وندا س صاحب کہ ملتان سے آیا اور شریک فوج ہوکر مقام مذکور سے طرف شاہ دوال کے کوچ کیا اور وقت ہفت ساعت روز برآمد کے واسطے حملہ مخالفین کے روانہ ہوا اور بعد دو گھنٹہ کے سکھون کو شکست فاش نصیب ہوئی اور اونکے تمام اسباب حرب اور توپ ہاے کلان کے فوج انگریزی متصرف ہوئی لیکن شمار توپون کا کہ متفرق پڑی ہین نے الحال نہین ہوا ہے اور ۱۲- کوس کے گرد سے اسباب سکھون کا متفرق ملا ہے اور نقصان فوج سرکار انگریزی کا اس مہم مین نہایت کم ہوا ہے ۲۰۰ آدمی مارا گیا اور ۴۰۰ سکہ زخمی ہوا اور مارا گیا اور کپتان گلبرٹ صاحب تعاقب شیر سنگھ اور چتر سنگھ کا مع فوج کے کیئے ہوئے گیا ہے اوسکا ذکر آگے کیا جاوے گا +

۱۴ ماہ - مارچ سنہ ۱۸۴۹ء کو سردار چتر سنگھ اور شیر سنگھ جان سے آزردہ ہوکر اپنے تئین میجر گلبرٹ صاحب کے حوالہ کردیا صاحب موصوف نے اپنے لشکر سے قلعہ اٹک کا جو افغانون سے لے لیا تھا فتح کرلیا اس طرح مہم لاہور تمام ہوئی +

متفرق حالات ملتان

نواب گورنر جنرل بہادر نے ازراہ مزید قدردانی کے حکم نافذ فرمایا کہ جو کچھ اسباب اور نقد جو ملتان کے محاربون مین سکھون کا سرکار انگریزی کے اقتدار مین آیا ہے تمام فوج کو کہ جسنے ملتان فتح کیا ہے حصہ کے موافق تقسیم کردیا جاے اور جو مال شہر سے لوٹا گیا ہے بلا ادا ے ۱۳- لاکھ روپیہ کے مہاجنان شہر کو واپس نہ دیا جاوے چنانچہ فوج نے ایسا ہی کیا اور بعد اوسکے فوج مسٹر ایکیون صاحب اور مسٹر اینڈرسین کی لاش بکے قتل سے یہ بلوہ ہوا ہے تلاش کرکے دفن قبر خام سے نکال کر حسب دستور مذہب

سلہ بعض لوگ کہتے ہین کہ اونسے دو صاحبون کے سر کاٹ کر قلعہ کے باہر لٹکا کے تھے محض غلط ہے بلکہ اونسے دو شالہ کا کفن دیکر قبر مین بند کیا تھا اور صاحب بہادر کے جیب سے ایک کاغذ برآمد ہوا تھا کیونکہ مسٹر اینڈرسن صاحب مجروح ہوکر قید مین مرے تھے اونھون نے لکھا تھا کہ ہماری اور مسٹر ایکیون صاحب کی قتل مین مولراج بڑا قصور ہے بلکہ بیدست وپا ہے سراسر قصور اوسکی فوج کا ہے اور ہم لکھتے ہین اور ہم لکھتے ہین کہ اگر مولراج گرفتار کیا جاوے تو پھانسی دیا جاوے

کی اور ۱۳- جنوری کی فتح مین سرکار انگریزی کے ہاتھ شیر سنگہ کی ۱۵ مرتب توپ اور متفرقات اسباب قریب ۸ ہزار روپیہ کی مالیت کے حاصل ہوا اور لشکر شیر سنگہ کا بھاگا اس لڑائی مین ۱۳ افسر انگریزی لشکر کے مقتول اور ۳۳ مجروح ہوئے اور جو لڑائی مقام چلیان کی مشہور ہے وجہ زیادہ مجروح اور مقتول ہونے لشکر انگریزی کی اس مہم مین یہ ہے کہ اول بارش دوم فوج جدید انگریزی زبان نہ سمجھتی تھی اس لڑائی مین ایکہزار چھ سو سپاہی مجروح اور ۶۰۰ آدمی مقتول ہوے تاہم فوج انگریزی کے سپاہیون نے اپنی جرأت سے حریف کی چالیس توپون کے پیالہ مین میخاے آہنی ٹھونک دین ۲۱- فروری ۱۸۴۹ء کو اخیر لڑائی مقام گجرات مین واقع ہوئی اوسکی کیفیت یہ ہے کہ ۹ گھڑی دن چڑھے جنگ شروع ہوئی دو گھنٹہ کامل لڑائی ہوئی دو افسر توپخانہ انگریزی اور ایک افسر رسالہ ۱۴- نمبر کا اور ایک افسر پلٹن دویم پیادہ کا مارا گیا اور مسٹر کاک صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور تین افسر اور زخمی ہوے اور قریب دو سو آدمی کے سپاہی اور پیادہ قتل اور مجروح ہوے اور ۲۸- توپ سرکار انگریزی کے اقتدار مین آئین اس معرکہ مین فوج انگریزی نے قابل تحسین اور آفرین کے جانفشانی کی اور شیر سنگہ معہ سپاہ باقیماندہ کے بھاگا اور کمانڈر انچیف کے سوارون نے اوسکا تعاقب کیا +

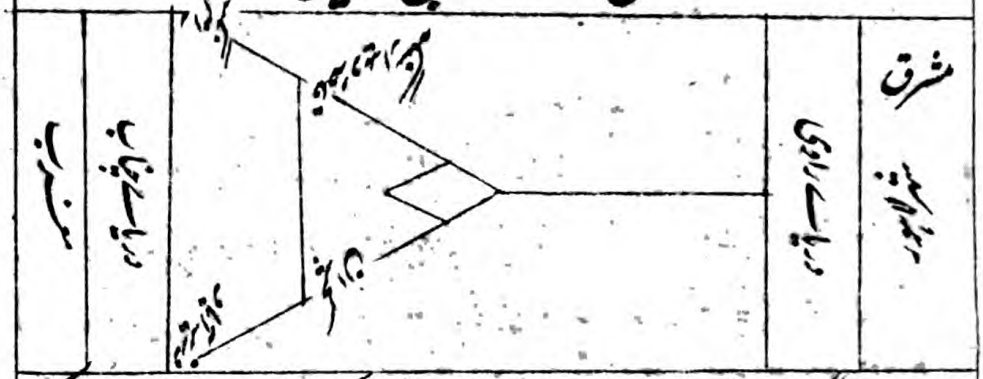
ناظرین تواریخ پر پوشیدہ نرہے کہ بعد اس مہم فتح ہونیکے جناب کمانڈر انچیف صاحب نے مشرح کیفیت درج کرکے ایک رپورٹ بحضور لارڈ گورنر جنرل بہادر کے کمپ فیروزپور کو بھیجی تھی اور حضور موصوف نے اس خوشی مین ایک اشتہار بنابر آگاہی ہر خاص اور عام کے جاری فرمایا تھا نقل اوسکی ذیل مین درج کیجاتی ہے +

نقل اشتہار مجاریہ نواب ارزل لارڈ ڈالہوسی صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند مورخہ ۲۴- فروری ۱۸۴۹ء مقام کمپ فیروزپور

ہر خاص و عام کی آگاہی اور اطلاع کے واسطے مشتہر کیا جاتا ہے کہ از روے چٹھی کمانڈر انچیف بہادر کے معلوم ہوا کہ بتاریخ ۲۱- فروری کو اوپر سکھون کے ایسی فتح نمایان ہوئی کہ کم ہوئی ہوگی اور انجام اس فتح کا سرکار انگریزی کو فائدہ کثیر دے گا

ایک انگریز کو گرفتار کر کے حوالہ سردار چتر سنگھ کے کر دیا سردار مذکور نے پانچ سو روپیہ بطور انعام کے سردار سلطان محمد خان کو عطا فرمایا اور ایک ہزار روپیہ بطور ضیافت کے میجر صاحب کی خدمت مین بھیجا مگر صاحب بہادر نے قبول نہین کیا اور رعایاے پشاور اس بدعہدی سے سلطان محمد خان سے ناراض رہتی تھی اور غائبانہ سخت سست کہتی تھی لیکن قلعۂ اٹک ابھی تک دشمنون کے حملہ سے بچا ہے اور فوج انگریزی لاہور سے دریاے چناب تک اس راہ سے گئی تھی جسکا نقشہ درج ہے۔

مشرح نقشہ گذرگاہ فوج انگریزی



جناب نواب گورنر جنرل بہادر بعد ملاحظہ اس رپورٹ کے جانب محاربہ ملتان کے تشریف لے گئے اور ادھر وہ فوج شیر سنگھ اور چتر سنگھ کے تعاقب پر تعینات تھی وہ پانچ حصہ مین منقسم ہوئی اول حصہ زیر حکم میجر ٹھکول صاحب بہادر کے مقام کاہیلہ مین اور دوسرا حصہ جنرل کیمبل صاحب کے تحت مین مقام کاہیلہ سے تھوڑے فاصلہ پر اور تیسرا حصہ بھرای کمانڈر انچیف بہادر موضع چتوانیہ مین چوتھا حصہ فوج تابع بریگڈیر پیٹی صاحب کے مقام رام نگر مین پانچوان لشکر بریگڈیر پوپ صاحب کے ہمراہ وزیرآباد مین پڑا تھا اور سردار دوست محمد خان والی کابل نے چتر سنگھ کو لکھا کہ بھائی محمد خان نہایت بدشعار اور نالایق ہے اوسکی صلاح سے ہم باز آکر میجر جنرل لارنس صاحب کو تفویض گورنمنٹ انگریزی کر دو ورنہ تمھارے حق مین بہتر نہوگا چنانچہ ۱۰ ماہ جنوری ۱۸۴۹ء کو چتر سنگھ نے جنرل لارنس صاحب کو لاہور بھیجدیا اور ۱۳ جنوری کو فوج انگریزی نے دریاے جہلم کے قریب شیر سنگھ کو ایک شکست فاش دی اور ادھر مہاراجہ دلیپ سنگھ نے جنرل لارنس صاحب کی تواضع تکریم

گیا اس مہم مین کل ۴۰ آدمی لشکر انگریزی کے قتل ہوے اور ۱۳ افسر مجروح ہوے اور دشمن کا تمام لشکر کام آیا اور وہ ہاتھی جسپر چتر سنگھ سوار تھا فوج انگریزی کے ہاتھ آیا اور رپورٹ کا ہماری خلاصہ مطلب یہ ہے کہ سکھون کی فوج نے شکست پائی اور دریاے جھیلم کے اوس پار بھاگ گئی اب کہ ملک دوآبہ جو درمیان جھیلم وچناب کے واقع ہے وہ بھی سرکاری حکومت مین در آیا اور رعایا وہان کی انتظام انگریزی سے امن وامان پاکر نہایت خوش اور رضامندی سے خود بخود گورنمنٹ انگریزی کو رسد پہونچاتی ہے اور فوج میجر ویلیر صاحب کی قلعہ ہاے دشمن کو منہدم کرتی ہوئی طرف جالندہر کے گئی ہے ۷ دسمبر کو مین فتحیاب ہوکر رام نگر واپس آیا اور ۸ تاریخ ماہ مذکور کو بہت سا اسباب اور رسد واسطے لشکر تھکول صاحب بہادر کے کہ شیر سنگھ کا تعاقب کیے چلا جاتا تھا اوپر کشتی کے بار کرکے دریاے چناب کے راستہ سے روانہ کیا اب اس وقت تمام لشکر انگریزی ۳ حصہ ہوکر ایک پیشاور اور ہزارہ واسطے مقابلے سردار چتر سنگھ کے کہ بڑا بدمعاش ہے روانہ کیا اور دوسرا حصہ ملتان مین دیوان مولراج سے لڑ رہا ہے اور تیسرا حصہ فوج انگریزی راجہ شیر سنگھ سے برسرپیکار ہے اور راجہ مہیال ہوی سنگھ والی جالندھر جسنے کہ اکثر افواج انگریزی کو تکلیفین دین اور لشکر گارڈنر صاحب سے جنکے ہمراہ صرف ۳ کمپنی تھین ہزیمت پاکر اپنے قلعہ سے دست بردار ہوا اور راجہ امید سنگھ جو باغی تھا وہ مع ایک دوسرے راجہ کے گرفتار ہوا اب جو تین راجہ بنی تھے وہ قید ہین اور ۱۳ روز کی لڑائی مین فساد کوہستانی بھی موقوف ہوگیا اس معرکہ مین ایک افسر اور ۶ نفر انگریزی سپاہی زخمی ہوے اور دو مارے گئے۔

مکرر مضمون رپورٹ مذکور

۳ دسمبر ۱۸۴۸ء کو سردار سلطان محمد خان[1] نے میجر لارنس صاحب بہادر اور دوسرے

[1] سلطان محمد خان بھائی حقیقی امیر دوست محمد خان والی کابل کا تھا اور قدیم ملازم سرکار لاہور کا تھا اور بالفعل ہمراہ صاحبان انگریز کے پشاور مین تھا جبکہ فوج جدید لاہور مین صاحبان انگریز کو تنہا چھوڑ کر چلی گئی سلطان محمد خان واسطے حفاظت لوگون سب کے پشاور مین آیا اور اوسکی نیت برگشتہ ہوئی دونون صاحبونکو تنہا پاکر گرفتار کرکے چتر سنگھ کی حوالہ کردیا

مشرح حال اس لڑائی کا درج تھا اوسکی نقل ذیل مین درج کیجاتی ہے کہ جس مین ہر خاص وعام کو اوس سے وقفیت کامل ہوجاے ۔

نقل رپورٹ

فضل خداوند تعالی سے اور سعی اور کوشش سے فوج انگریزی دریاے چناب عبور کرکے تاریخ ۳ - دسمبر ۱۸۴۵ء کو چیر سنگھ اور سرداران سکھ سے برسر مقابلہ ہوئی اور افواج سکھان نے شکست فاش پائی اور ۳۴ ہزار سپاہی اور ۲۸ ضرب توپ سکھون کی اور دریا کے اوپر ایک نہایت مضبوط مورچال سکھون نے باندھا تھا اور یہ مقام رام نگر سے ۲ کوس کے فاصلہ پر تھا یہ حال دیکھکر مینے فوج دشمن کو ایسا فریب دیا کہ برسر مقابلہ سب دشمنون کو اپنی جانب رجوع کیا اور وے لوگ پل دریاے چناب کا چھوڑکر ہمارے مقابلہ پر آئے ہمنے فوج انگریزیکے دو حصہ کیے چھوٹا حصہ اپنے نزدیک رکھکر ایک دمدمہ باندھکر توپون کے فیر کا حکم دیا اور فوج دشمن نے جانا کہ انگریزی فوج اسی قدر ہے سب سمٹ کر مقابلے پر آئے اور پل خالی کردیا اور وہ بڑا حصہ فوج انگریزی کا کہ جس مین ۱۲ ہزار سوار اور پیادے موجود تھے ۶۲ ضرب توپ لیکر زیر حکم میجر تھکیول صاحب بہادر دریا کے اوس طرف روانہ ہوا جس وقت دریا پار سب فوج اوترکر قریب مورچہ دشمن کے پہونچ گئی تب مینے بھی اپنی فوج آگے کو بڑھائی چنانچہ میرے ساتھ کی فوج نے دریا کے اوپر پیپے کا پل رکھکر عبور دریا کیا اور مین مع چند پیادہ اور سوارون کے برابر دشمن کے اوپر توپین فیر کرتا رہا تاکہ اون کو اس فریب کی خبر نہو کہ مانع عبور فوج دریا ہون لیکن ۳ دسمبر ۱۸۴۵ء کے بعد دوپہر کے فوج دشمن کو اس فریب سے اطلاع ہوگئی تب اونھون نے فوراً تھکول صاحب کے لشکر پر توپ رنیی شروع کی اور لشکر انگریزی سے ایک توپ بھی سر نہ ہوئی تب سکھ لوگون کو یقین ہوا کہ لشکر انگریزی مسلح نہین ہے اوسکو فوراً آکر چارون طرف سے گھیر لیا جب تھکول صاحب نے دیکھا کہ لشکر دشمن کا سمٹکر یکجا ہوگیا فوراً اپنے لشکر کو حکم توپ کی فیر کا دیا غرض سکھون کے لشکر نے شکست پائی اور اپنے مورچون مین آگ لگاکر بھاگ گئے اور انگریزی دو رسالون نے اونکا تعاقب

اپنے باپ کی مدد کو رام نگر مین پہونچا اور دونون باپ بیٹون نے لشکر جمع کرکے سرکار سے
لڑائی کے در پے ہوئی ۱۵- نومبر ۱۸۴۸ء کو شیر سنگھ تمام رئیسون سکھ لاہور کو خط لکھکر مستدعی
ہوا کہ اگر تم سب لوگ سرکار انگریزی سے منحرف ہوکر ہمارے مددگار رہو تو یقین ہے کہ عملداری
انگریزی لاہور سے خارج ہوجاوے یہ حال دیکھکر لاہور سے جنرل کیمبل صاحب نے ۲۱ تاریخ
نومبر ۱۸۴۸ء کو قلعہ دیدار سنگھ سے نکل کر جانب علی پور کے جو کہ رام نگر سے ۹ میل
کے فاصلہ پر واقع ہے کوچ کیا اور صاحب موصوف کے ہمراہ رسالہ نمبر ۱ اور ۱۴ سوار ہندوستانی
اور نمبر ۱۵- و ۶۹- پلٹن پیادہ ہندوستانی مع چار توپ خانہ کے اور آٹھ سو چھکڑہ باربرداری
وغیرہ کا کہ اوس مین اسباب لڑائی کا لدا تھا ہمراہ تھے صاحب موصوف کے لشکر مین
فی فیل خوراک ماہواری ایک سو روپیہ ایک شتر کا ۵۰ روپیہ اور فی گاڑی کا ۴۰ روپیہ
اور گھوڑے کا ۴۰ روپیہ ماہواری تھا اور اس حساب سے اس لشکر مین بڑا خرچ تھا اور
راجہ شیر سنگھ اور چتر سنگھ کے ہمراہ ۱۰ پلٹن کہ جس مین فی پلٹن چھ سو سپاہی کہ کل اوسکا
توپل ۶۰۰۰ آدمی ہوا اور ۶ توپ تھی گورنر جنرل بہادر نے ایسا حال سنکر واسطے
مدد جنرل کیمبل صاحب کے جنرل کوینٹن صاحب کے ہمراہ پانچہزار سوار اور پیادہ
کی فوج اور ۳۰ توپ روانہ کین صاحب مذکور دریای راوی سے عبور کرکے امین آباد
مین مع فوج کے داخل ہوئے اور نواب گورنر جنرل بہادر نے چتر سنگھ سے یہ
کہلا بھیجا کہ جو انگریز اور اسباب مقام پشیور مین بلامدد فوج پڑے ہین اگر اون کو
کچھ بھی ضرر پہنچا تو تم جوب یاد رکھنا کہ تمہارا بیٹا گلاب سنگھ جو لاہور مین ملازم فوج
ہے بے دریغ قتل کیا جاوے گا +

کیفیت جنگ چتر سنگھ با فوج انگریزی بمقام رام نگر تاریخ ۳- دسمبر ۱۸۴۸ء
بموجب رپورٹ کمانڈر انچیف بہادر بحضور نواب لارڈ ڈالہوسی
صاحب گورنر جنرل ہوئی تھی

ناظرین تواریخ کو واضح ہو کہ بعد جنگ مقام رام نگر کے جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر
نے ایک رپورٹ حضور مین جناب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند سے کی تھی اوس مین

لشکر دیوان مولراج کی جان کے خوف سے سرکار انگریزی کی پناہ مین بھاگ آئے اور اون کی زبانی معلوم ہوا کہ قلعہ کے اندر کل ہزار سپاہی نزدیک مول راج کے باقی ہین ۲۲۔ جنوری ۱۸۴۹ء کو مولراج مع اپنے سردارون کے حاضر لشکر انگریزی ہوا اور تمام ہتیار حوالہ وش صاحب کے کر دیئے وش صاحب نے مولراج کو بڑی عزت سے اوتارا اور قلعہ مین پہرہ گورون کا کر دیا گیا اور خزانہ پر ایک کمپنی تعینات ہوئی مگر حکم تھا کہ کوئی سپاہی اندر نہ آنے پاوے اور چالیس ضرب توپ سرکار انگریزی کے ہاتھ آئین جناب گورنر جنرل بہادر نے بعد فتح ہونے قلعہ ملتان کے فیروز پور سے حکم جاری کر دیا کہ ہر ایک مقام کے بڑے کمپ مین اس فتح کی مبارکباد مین ۲۱۔ ضرب توپ فیر کیجاوین مولراج وہان سے بنارس بھیجا گیا بنارس پہونچکر اپنی موت سے مرگیا بعد فتح ملتان کے طامس ولیم بیل صاحب پروفیسر مؤلف کتاب مفتاح التواریخ نے قطعہ تاریخ فتح ملتان کا یہ کہا ہے **نظم** مولراج چو شد منہزم و بے زر و بے پر شد + منصوری اقبال بانگریز مسیر شد + تاریخ ز ہاتف پے این فتح چو پرسیدم اوبا دل من گفت کہ ملتان مسخر شد + **تاریخ ہجری دیگر** چو شد مفتوح قلعہ سخت ملتان + دانند رقید شد مولراج نادان + ز بہر گوہر تاریخ ہجری + دل من شد بہ بحر فکر غلطان

شکستم فرق دیو دیوان مولراج بدل گفتم مبارک فتح ملتان
۱۲۶۵ھ ۱۸۴۹ء

مفصل کیفیت بلوے پشاور

واضح ہو کہ ملتان جس وقت لڑتا تھا کئی صوبہ متعلقہ لاہور سرکار انگریزی سے برسر نزاعش تھی اور انگریزی فوج کئی حصہ ہو کر ایک ہی تاریخ کو سب جگہ پہونچے تھے اب ملتان کے فتح ہونے کے بعد مین پشاور کے بلوے کا ذکر کرتا ہون جو ہمراہ لڑائی ملتان کے لڑتا تھا واضح ہو کہ چتر سنگھ اٹاری والہ صوبہ دار پشاور ہمراہ مول راج گورنمنٹ انگریزی سے باغی ہوا اور مسٹر ایبٹ صاحب متعینہ پشاور پر حملہ کیا صاحب موصوف بسبب قلت فوج کے اٹک کے قلعہ مین تشریف لیگئے اور ادھر شیر سنگھ اوسکا بیٹا فوج انگریزی سے منحرف ہو کر مع اپنے لشکر کے مولراج کے پاس گیا اور وہان سے

۱۲ جنوری کو سکھ سردار شیر سنگھ اور اسکا بیٹا مع فوج کے مولراج سے جا ملے اور ۱۳ کو مولراج نے سکھ سردارون کی معرفت انگریزون سے صلح کی درخواست کی ۱۴ کو مولراج نے ہتیار ڈالدیئے ۱۵ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۱۶ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۱۷ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۱۸ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۱۹ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۲۰ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۲۱ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۲۲ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۲۳ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۲۴ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۲۵ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۲۶ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۲۷ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۲۸ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۲۹ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۳۰ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۳۱ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۳۲ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۳۳ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۳۴ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۳۵ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۳۶ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۳۷ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۳۸ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۳۹ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۴۰ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۴۱ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۴۲ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۴۳ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۴۴ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۴۵ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۴۶ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۴۷ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۴۸ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۴۹ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۵۰ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۵۱ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۵۲ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۵۳ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۵۴ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۵۵ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۵۶ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۵۷ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۵۸ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۵۹ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۶۰ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۶۱ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۶۲ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۶۳ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۶۴ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۶۵ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۶۶ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۶۷ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۶۸ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۶۹ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۷۰ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۷۱ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۷۲ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۷۳ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۷۴ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۷۵ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۷۶ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۷۷ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۷۸ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۷۹ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۸۰ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۸۱ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۸۲ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۸۳ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۸۴ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۸۵ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۸۶ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۸۷ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۸۸ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۸۹ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۹۰ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۹۱ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۹۲ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۹۳ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۹۴ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۹۵ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۹۶ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۹۷ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۹۸ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۹۹ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے ۱۰۰ کو مولراج کی فوج نے ہتیار ڈالدیئے

منہدم کردیئے اور وہان سے گڈھی پر کہ نہایت مضبوط تھی اور وہان قبر سانول سنگھ مولراج کے بابکی تھی بلا مزاحمت دیگرے فوج انگریزی پہونچی اور فوج بنگالہ نے دمدمہ باندھکر جانب قلعہ کے توپین فیر کرنا شروع کین اور دشمن کے ہتیارونکی رکھنے کی جگہ مین آگ لگادی صبح ہوتے سکھون نے بھی قلعہ کے اندر سے گولہ اندازی شروع کی اور اس لڑائی مین انگریزی فوج کے میجر گارڈن صاحب ۶۰ پلٹن سے اور ولسن کلن صاحب ۷۲ پلٹن ہندوستانی سے اور لفٹنٹ نیک سنیھ صاحب پلٹن ۹ ہندوستانی سے اور میجر کیمس صاحب پلٹن ملکہ اور لفٹنٹ کرنیل بلنس صاحب لور سرکڈ وکل صاحب لور لفٹنٹ ہل صاحب مجروح ہوئے ۲۹- دسمبر کو ایک گولہ فوج انگریزی کا اندر قلعہ کے باروت خانہ مین جاگرا اور آگ لگ گئی جسکے صدمہ سے ملتان کے قلعہ کی ایک دیوار گرگئی جنرل وش صاحب بہادر نے بانجام دہی کارہاے گولہ انداز کو وش اشرفی انعام دین اور اوس دیوار کے ساتھ تین سو آدمی سکھ اور ۹ ہزار من بارود اور دوسرے اسباب حرب ضائع گئے اور مولراج کا بڑا نقصان ہوا ۲- جنوری ۱۸۴۹ء کو شہر ملتان انگریزی اقتدار مین درآیا اور سوملتان شہر ملتان بھی فوج انگریزی سے برسرمقابلہ ہوئے اوس مین رئیسان ہندو سنگھ سردار اور شیام سنگھ اور دوسرے سردار قتل ہوئے تمام اسباب شہر ملتان کی لوٹ کا شام کے وقت ایک روز کا ۲۰- بجیر فیل اور بہت سے گھوڑے اور گائین اور اقسام غلہ اور پانچ لکھ روپیہ کا اجناس متفرق شہر مین جمع ہوا تھا جلا دیا گیا مہاجنان شہر نے ۱۵ لاکھ روپیہ تاوان دینا اس اقرار سے قبول کیا کہ شہر ملتان مین لوٹ اور غارتگری نہ ہو مگر لارڈ صاحب نے نامنظور کیا ۹- ماہ جنوری ۱۸۴۹ء کو دیانکش وکیل سانول سنگھ کا کہ رفیق مول راج کا تھا بطور وکیل خدمت مین وش صاحب کے واسطے معافی قصورات کے مولراج کی طرف سے حاضر ہوا صاحب بہادر نے اوس سے پوچھا کہ تم تحفہ نامہ کیا کہتے ہو اوسنے جواب دیا کہ نہین صاحب بہادر نے فرمایا کہ تمھارا کہنا قبول نہوگا ۵۰ نفر سز

لہ سکھون کے بیان مرہ جلانا متروک ہے مگر سانول سنگھ تو کھتری تھا اور چیلہ نانک شاہی لوگون کا تھا اور سکہ مشہور تھا اسلیے اوسکا مقبرہ کو جسکو سمادھ کہتے ہین بنائی گئی تھی ۔

اور ادھر جناب فیض مآب نواب لارڈ ڈلہوسی صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند حال سرکشی رئیسان لاہور کا سُنکر ماہ نومبر ۱۸۴۸ء کو داخل لاہور ہوئے اور ۷ دسمبر ۱۸۴۸ء کو ملتان کی لڑائی مین فوج انگریزی سکھون کے مورچون پر مصروف ہوئی اور ہری سنگھ کمیدان لشکر مول راج کا زخمی ہوکر گرفتار ہوگیا اور شفاخانہ انگریزی مین جاکر مرگیا بعد اس لڑائی کے کہ انگریزون نے مورچہ سکھون کا ہٹا دیا اور فوج جا بجا تعین کردی مولراج نے جدید فوج جمع کی لیکن اوس فوج نے بھی شکست پائی اور تمام اسباب مولراج کا جلگیا اس لڑائی مین مولراج بذات خود شریک تھا بعد ہزیمت اس مرتبہ کے دیوان مول راج نے ایک دربار اندر شیوالہ کے منعقد کیا اور تمام سکھون کو اون کی بزدلی سے بڑی ملامت کی اور اوسی وقت مین ۱۱ دسمبر کو ایک بلیٹن بمبی سے داخل ملتان ہوئی اوس مین افواج مفصلہ ذیل تھی - دو بلیٹن پیادہ - ایک توپخانہ - پانچ سو لانسر سندھی رسالہ جکیب صاحب اور ایک توپخانہ قلعہ کشا اور ایک رسالہ ملازم خاص ملکہ ہمراہ وش صاحب کے پہونچی اور اس طرف نواب گورنر جنرل بہادر لارڈ ڈلہوسی صاحب لودھیانہ سے ملتان مین تشریف لائے اور ادھر ملتان مین پانچ ہزار فوج پہلی موجود تھی ۲۸ دسمبر ۱۸۴۸ء کو ۱۱ گھڑی دن چڑھے چند بلیٹن انگریزی واسطی لڑائی ملتان کے روانہ ہوئین اور اس طرح پر مورچہ بندی ہوئی کہ جانب راست بلیٹن ۲۲ نمبر ہندوستانی اور ۵ کمپنی گورہ بلیٹن شاہی ملکہ ہمراہ کرنیل فرنکس صاحب کے اور جانب چپ بلیٹن نمبر ۷۲ ہندوستانی اور ۵ کمپنی بلیٹن نمبر ۳۲ گورہ ملکہ معظمہ زیر حکم مسٹر ارگھم برگڈیر کے تھین اور ۶ نمبر بلیٹن گورہ کی اور بلیٹن نمبر ۳ بمبی ہندوستانی ہمراہ اڈورڈ صاحب کے اور پل شیش محل کے حملہ آور ہوئے اور فوج بمبی نے اور مقامون کا راستہ روکا اور فوج جانب چپ نے مقام رام تیرتھ اور شیوالہ پر حملہ کیا اور فوج راست نے حملہ کرکے سکھون کے گروہ کو بھگا کر اون کے مورچون کو کہ جدید تیار ہوئے تھے جو دین سے

سلہ اس مرتبہ چند توپین گورنمنٹ انگریزی کے ہاتھ ملتان کی آئین تھین اونمین ایک توپ پر یہ عبارت کندہ تھی
احد یار فرزند فتح محمد لاہوری این توپ را بحکم فوج خالصہ شریف در سنہ ۱۸۱۸ھ طیار کردہ است ۱۲۰

کی ہے اور ہمیشہ سے یہان کا قاعدہ ہے کہ چارج اور کلید صوبہ دار سابق صوبہ دار جدید کو اوسکے روبرو دیدیتا ہے کہان سنگہ کو وہان لے چلنے مین دے دون کلید دینے مین کچھ مجھکو انکار نہین ہے صاحبان موصوف نے جواب دیا کہ امورات سرکاری مین درگاہ کو دخل نہین ہے کہ تم گفتگو جہالت کی مت کرو معلوم دیتا ہے کہ زمانہ بد نے تمکو بھی گھیرا ہے کیونکہ تجھے کلید دینے سے انکار ہے مولراج صاحبان انگریز کی گفتگو سُنکر خاموش ہورہا مگر جو سردار ملتانی اوسکے ہمراہ تھے اونھون نے اپنے سردار کی ایسی ہجو صاحبان فرنگ کی زبان سے سنکر تاب ضبط کی نہ لائی اور غصہ مین آکر دونون صاحبون کو قتل کر ڈالا اور مول راج کو باعزت قلعہ مین لیجاکر تمام فوج ملتان کو جمع کیا اور تمام فوج یکزبان مہاراج مولراج صوبہ دار سے عرض پرداز ہوئی کہ تم خوف مت کھاؤ ہم سب تمھارے عیوض اپنی جان دیدینگے اور جب تک ہم زندہ ہین تمکو کسی طرح کا گزند افواج فرنگ سے نہ آنے پاوے گا اور مول راج کی فوج کی تعریف اوسکی مانی بھی کی اور ایک خزانہ کہ مولراج کے باپ کا پوشیدہ اوسکے نزدیک تھا واسطے امداد اپنے بیٹے کے خزانہ کی کنجی حوالہ مولراج کردی اور ادھر مسٹر کاریصاحب نے حال قتل ہونے دونون سردارون قوم فرنگ کا سنکر نواب بہاول پور سے واسطے مدد کے لشکر طلب کرکے ہمراہ مسٹر اڈورڈ صاحب کپتان کے بنابر مہم ملتان روانہ کیا ماہ جون سے شروع اکتوبر ۱۸۴۸ء تک بڑا کشت وخون ملتان مین ہوا اہالیان تاریخ سلف کا قول ہے کہ جس طرح سکھ ملتان مین لڑے ایسی شجاعت سے کسی لڑائی مین نہین لڑے اور اس مہم مین سکھ لوگ ایسی جلدی جلدی توپین فیر کرتے تھے کہ جسکا بیان غیر ممکن ۔ غرض ۹ اگست کو فوج انگریزی نے دیوان مولراج پر حملہ کیا لیکن کچھ کارگر نہوا ڈیڑھ گھنٹے کی لڑائی مین کئی افسران انگریزی مارے گئے اور یقین تھا کہ قلعہ ملتان فتح ہوجاتا کہ اوسی عرصہ مین راجہ شیر سنگہ کمپ انگریزی سے بیخاستہ خاطر ہوکر معہ اپنی فوج کے مول راج سے ملگیا اور چند روز ملتان مین رہا تھا کہ مولراج اور شیر سنگہ کے درمیان تنازع ہوگیا شیر سنگہ پشاور اپنے باپ چتر سنگہ کے پاس چلا گیا ۲۰ ماہ نومبر ۱۸۴۸ء کو پشاور مین ایک بلوہ ہوگیا۔ جسکا ذکر آگے لکھا جائیگا

۱ دیوان مولراج کا ارادہ تھا کہ سردار سنگہ جو بڑے قصوروار سرکار انگریزی کا انگریزی افسرون کو قتل کرکے کیا ہے مین لاہور مین رہ پڑے کہ حضور حاضر ہوکر اپنا قصور اون سے معاف کرالون لیکن اوس کی فوج نے اوسکو نہ دیا ورنہ وہ ایسی عذر معذرت کرلیتا ۱۲

۲ نواب بہاولپور چونکہ سرکار انگریزی کا خیر خواہ تھا اوسنے کل سپاہ اپنی مدد کے لیے ہمراہ فوج انگریزی کے کردی ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

کردیا جناب لارڈ صاحب بہادر نے باستماع اس خبر کے حکم دیا کہ منشی گنگا رام اور کاہن سنگھ کو جلکے بقلم عہدنامہ ساتھ مسکوٹ گھر کے لکھا گیا بھانسی دیجاوے اور رانی چندہ کنور قلعہ شیخوپور سے عملداری سرکار انگریزی بنارس مین بھیجی جاوین چنانچہ رانی صاحبہ بارہ لاکھ روپیہ کا اسباب اپنے ہمراہ لیکر شہر بنارس مین آئین گورنمنٹ انگریزی نے وہ اسباب اور سب جواہرات فروخت کرکے نقد روپیہ خزانہ سرکاری مین جمع کردیا اور حکم دیا کہ حسب یحتاج راسنصاحب کے خرچ کیلئے جاوے اور لاہور مین سردار بجر سنگھ اور دیوان دینا ناتھ وغیرہ قید ہوئے اور سرکار کا بالکل اعتبار ریسون اور فوج لاہور سے جاتا رہا اور بالکل دیوانخانہ وغیرہ مین گورہ ہاے ولایتی کا پہرہ کرادیا گیا رانی صاحبہ بنارس سے حیلہ کرکے نیپال چلی گئین اب اوسکا حال آگے لکھا جاوے گا۔

موجب فساد صوبہ ملتان متعلقہ ریاست ملک لاہور

ناظرین تواریخ پر مخفی نرہے کہ ساونل سنگھ قوم کاکھڑی رنجیت سنگھ کے زمانہ سے صوبہ ملتان کی صوبہ داری پر سرکار لاہور کی جانب سے تعینات تھا اور ہر سال بالکل آمدنی ملک سرکاری کی خزانہ لاہور مین جمع کرکے فاضلی حاصل کرتا تھا اوسکے مرنے پر اوسکا بیٹا مولراج جانشین ہوا یہ بھی ہمیشہ حساب وکتاب صاف رکھتا تھا سرداران لاہور کو یہ رشوت نہ دیتا تھا اونھون نے کاری صاحب کی خدمت مین عرض کیا کہ صوبہ داری ملتان سے حساب سمجھنا چاہیئے کاری صاحب نے ملتان سے مولراج کو طلب کیا وہ حاضر آکر تمام حساب وکتاب صاحب موصوف کو سمجھا گیا اب سرداران دربار کو حسد ہوا اور کاری صاحب کو اس بات پر آمادہ کیا کہ اپنے باپ کا حساب مول راج سمجھا دے اوسنے جواب دیا کہ باپ کا حساب ہم نہین جانتے اس کلمے کو سنکر صاحب موصوف نے بلا تحقیقات جرم قائم کرکے اوسکو عہدہ سے برخاست کردیا اور اوسکی جگہ پر سردار کہان سنگھ نامے مقرر ہوا اور دو صاحبان انگریز مسٹر رینس ایگنیو صاحب اور لفٹنٹ اینڈرسن صاحب ہمراہ کہان سنگھ واسطے دلانے دخل اور کلید قلعہ ملتان کے مول راج کے پاس تشریف لے گئے مولراج بڑی خاطرداری اور تواضع سے صاحبان انگریز کے ساتھ پیش آیا اور کہنے لگا کہ یہان ایک درگاہ شیخ بہاؤالدین نامی

عہدۂ گورنر جنرل سے مستعفی ہوکر ولایت کو تشریف لے گئے یہ صاحب بڑے رحم دل اور دانا تھے اونھون نے ایک قانون اس مضمون کا جاری کیا تھا کہ طلباے مدارس جو سرکاری زبان مین پڑھکر طیار ہون اون کو اور لوگون پر جو تربیت یافتہ مدارس سرکاری فنون و رباب پانے عہدہاے جلیل القدر کے ترجیح دینی مناسب ہے ۔

ذکر حکومت جناب نواب ارل لارڈ ڈالہوسی صاحب بہادر گورنر جنرل ایسرائے کشور ہند من ابتداے سنہ ۱۸۴۸ء لغایت سنہ ۱۸۵۶ء

۱۹ ماہ جنوری سنہ ۱۸۴۸ء کو جناب نواب لارڈ ڈالہوسی صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند نے ایوان گورنری مین احلاس فرمایا ان کے عہد مین لاہور مین ایک عجیب و غریب حادثہ ہوا یعنے رانی چندہ کنور صاحبہ نے باتفاق چند سرداران مثل گنگا رام و منشی کاہن سنگھ وغیرہ کے جملہ ملازمان اور سرداران ہندوستانی متعینہ مسکوٹ گھر انگریزی کو بطمع زر و جاگیرات کے اس امر پر راضی کیا کہ جس روز صاحبان انگریز متعینہ چھاؤنی لاہور بنابر طعام کے مسکوٹ گھر مین داخل ہون تمام کھانا اور شراب مین زہر ہلاہل ملا دیا جاوے تا یہ سب نیست ہوجاوین اور عمل انگریزی لاہور سے خارج ہووے اور اس امر مین رئیسان لاہور نے ایک اقرارنامہ ملازمان مسکوٹ کو لکھ دیا اور نقد روپیہ بھی دیا تقسیم روپیہ کے وقت خانسامان مسکوٹ گھر نے باورچی کو کسی قدر کم حصہ لگایا اوسنے مسٹر کاری صاحب وزیر اور قائمقام گورنر جنرل دربار کو اطلاع کردی اور تمام زہر اور اقرارنامہ ضبط کروایا اور سب ملازم مسکوٹ گرفتار ہوئے مسٹر کاری صاحب نے مشرح حال بحضور لارڈ گورنر جنرل بہادر کے گذارش کیا کلکتہ سے حکم گیا کہ اون لوگون کو سزاے موت دیجاوے چنانچہ یہ حکم لاہور مین پہونچا اور اتوار کا دن تھا چونکہ اوس روز قوم عیسائی مین بجز عبادت خدا کے اور کوئی کام نہین ہوتا لیکن مسٹر کاری صاحب نے حکم دیا کہ ایسے سخت دشمنون کو فوراً قتل کرنا چاہیئے وقت پھانسی کے ایک مجرم جو قدیم متوطن کشمیر تھا عرض پرداز ہوا کہ اگر سرکار میرا خون معاف فرماوے تو مین سرکار کو اون لوگون کے نام مشرح بتادون کہ جنھون نے ایسا اقرارنامہ لکھا ہے مسٹر کاری نے فرمایا کہ تیرا خون بخشا گیا تب اوسنے تمام مکر اور فریب رانی چندہ کنور صاحبہ کا ظاہر

انتظام ملک پنجاب کا کچھ روز نہایت تدبیر اور انصاف سے ہوتا رہا لیکن شدنی کب ٹلتی تھی یکایک ۱۵ جولائی ۱۸۴۳ء مین شیخ امام الدین پسر غلام محی الدین متوفے عامل سابق کشمیر نے جسکو اب مہاراجہ گلاب سنگھ نے عہدۂ بالا سے برخاست کر دیا موافق اغراے لال سنگھ وزیر لاہور کے کہ جسنے اوسکو پوشیدہ خط لکھا تھا مہاراجہ گلاب سنگھ کو کشمیر مین دخل اپنا کرنے سے مانع ہوا اور برسر پرخاش ہوا مہاراجہ گلاب سنگھ کی مدد کو میجر لارنس صاحب بہادر ایجنٹ سر فوج انگریزی کے شریک ہوے اور امام الدین گرفتار ہوا وقت روبکاری کے امام الدین نے خط نوشتہ وزیر لاہور کو پیش کر کے ظاہر کیا کہ مجکو ہرگز لڑائی سے سروکار نہ تھا حسب الحکم راجہ لال سنگھ وزیر لاہور کے مین لڑا گورنر جنرل بہادر نے بعد تحقیقات اس حال کے لال سنگھ کو عہدۂ وزارت سے برخاست کر کے آگرہ مین بھیجا اور حکم دیا کہ لال سنگھ سرکار لاہور کی حکومت مین نہ آنے پاوے اور بسبب نہونے کسی شخص قابل وزارت کے جناب گورنر جنرل بہادر نے میجر لارنس صاحب بہادر ایجنٹ کو دربار مین تا بلوغ رسی مہاراجہ دلیپ سنگھ کے وزیر مقرر کیا جب وزیر لال سنگھ صلاح کار رانی چندہ کنور لاہور خارج ہوا رانی صاحبہ کو بغیر اوسکے ایک ساعت چین نہ تھا مہاراجہ دلیپ سنگھ کو بفائدہ صلاحین دینی لگین جناب گورنر جنرل بہادر نے باستماع اس خبر کے حسب صلاح دربار لاہور کے حکم دیا کہ رانی صاحبہ لاہور سے بفاصلہ چند کروہ کے مقام شیخوپورہ مین رہا کرین اندر ایک مہینہ کے ایک مرتبہ راجہ دلیپ سنگھ سے ملاقات ہوگی چنانچہ ۲۰ - اگست ۱۸۴۳ء کو رانی صاحبہ قلعہ شیخوپورہ مین جو لاہور سے چند فاصلہ پر تھا بھیجی گئین اور جناب میجر لارنس صاحب بہادر عہدہ سے مستعفی ہو کر ولایت تشریف لے گئے اور مسٹر کار یصاحب عہدۂ وزارت اور رزیڈنٹ پر جو پراپوٹ سکرٹر گورنمنٹ ہند کے تھے مقرر ہوے اور لاہور مین ایک کونسل مقرر ہوئی جس مین کاری صاحب ایجنٹ اور قائمقام گورنر جنرل لاہور اور چندر ئیس ذی عزت لاہور ممبر مقرر ہوئے اور بغیر اجازت اوس کونسل کے کوئی کام فیصل نہوتا تھا اور تمام رعایا اس بندوبست سے خوش تھی ۔

۱۸ جنوری ۱۸۴۴ء کو جناب فیض مآب نواب لارڈ ہارڈنگ صاحب گورنر جنرل بہادر کشور ہند

کتبۂ توپ بست و ششم بفضل اکال از حکم بادشاہ رنجیت سنگھ بہادر بلند اقبال توپ راہ بان باہتمام جواہر مل کارخانہ صوبہ سنگھ ساخت لاہور سمبت ۱۸۸۶ - بکرماجیت +

کتبۂ توپ بست و ہفتم - اسم این توپ سرکار عالی جنگ حسب تحریر تاریخ سمبت ۱۸۷۴ +

کتبۂ توپ بست و ہشتم - ایضاً ایضاً ایضاً

کتبۂ توپ بست و نہم - ایضاً ایضاً نمبر ۱۸۸ ایضاً

کتبۂ توپ سی ام - بفضل سری اکال پورکھی جی از حکم بادشاہ رنجیت سنگھ بہادر بلند اقبال توپ خانصہ پسند کارخانۂ دار السلطنت لاہور باہتمام جواہر مل سمت ۱۸۹۴ - عمل پسران سدا سنگھ +

کتبۂ توپ سی و یکم - ایضاً ایضاً ایضاً

کتبۂ توپ سی و دوم بفضل و حکم اکال جی از حکم بادشاہ رنجیت سنگھ بہادر اقبال توپ توپ کارخانہ صوبہ سنگھ دار السلطنت لاہور سمبت ۱۸۸۰ درخت تیج سنگھ +

کتبۂ توپ سی و سوم - ایضاً ایضاً ایضاً

کتبۂ توپ سی و چہارم از فضل اکال پورکھی جی از حکم بادشاہ رنجیت سنگھ بہادر بلند اقبال توپ شیورشن بان کارخانۂ دار السلطنت لاہور باہتمام جواہل سمبت ۱۸۸۶ عمل پسران سدا سنگھ درخت تیج سنگھ -

کتبۂ توپ سی و پنجم - فضل سری اکال جی ایضاً ایضاً

کتبۂ توپ سی و ششم - از فضل گورو نانک و لطف گوبند سنگھ از حکم بادشاہ بہادر رنجیت سنگھ + شد توپ نوتپار عدو خوار بہرت بان + منصوب توپخانۂ سردار تیج سنگھ + سمبت ۱۸۹۰ بکرماجیت +

کتبۂ توپ سی و ہفتم - بفضل سری اکال پورکھی جی ضرب رام بان بعہد بادشاہ جسجاہ جدید ہشتر زمان کرن دوران مہاراجہ الدھراج رنجیت سنگھ بہادر دام اقبالہ حسب الحکم مقرب بارگاہ سلطانی مصاحب درگاہ خاص الخاص خاقانی سردار خوشحال سنگھ در سمبت ۱۸۹۵ - راجہ بکرماجیت مطابق ۱۲۵۶ ہجری باہتمام باگھی خان توپ ریز طیار کرانیدہ شد +

کتبۂ توپ سی و ہشتم - ایضاً ایضاً ایضاً

باہتمام منشی دلیا عراسمت اعمل رای سنگھ توپ ساز اتمام یافت +

کتبۂ توپ ہفتدہم - بفضل سری اکال جی ازحکم رنجیت سنگھ بادشاہ بہادر بلند اقبال توپ شتر بکھی کارخانۂ دارالسلطنت لاہور باہتمام جواہر مل سمت ۱۹۰۴ اعمل پسران مدھا سنگھ +

کتبۂ توپ ہیجدہم - ضرب سام بان بفضل سری اکال جی بعہد بادشاہ جمجاہ جدھشٹر زمان کرن دوران مہاراج الدھراج رنجیت سنگھ بہادر خلد اللہ ملکہ مقرب بارگاہ سلطانی مصاحب درگاہ خاص الخاص خاقانی سردار خوشحال سنگھ در سمت ۱۹۰۵ بکرم مطابق ۱۲۶۴ھ باہتمام باگھی خان توپ ریز تیار کنانید +

کتبۂ توپ نوزدہم - زبان انگریزی کوئی عبارت درج تھی مؤلف تاریخ سابق نے اوسکا ترجمہ درج نہیں کیا لہذا مجبوری ہے لیکن اوسکے اوپر نظم یہ کندہ تھی - نظم از فضل گورو نانک ولطف گوبند سنگھ + وزحکم شاہزادہ کنور نونہال سنگھ + شد توپ نو تیار ظفر جنگ شاہ پسند منصوب توپخانۂ جرنیل تیج سنگھ + ضرب سورج مکھی ساخت لاہور سمت ۱۹۰۷ - بکرماجیت +

کتبۂ توپ بستم - از فضل گورو نانک ولطف گوبند سنگھ + وزحکم بادشاہ بہادر رنجیت سنگھ + شد توپ نو تیار عدو کوب و دوربان + منصوب توپخانۂ جرنیل تیج سنگھ + ساخت دارالسلطنت لاہور کارخانۂ صوبہ سنگھ سمت ۱۹۰۹ + بکرماجیت +

کتبۂ توپ بست ویکم - بفضل سری اکال پورکہ جی مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر دام ملکہ وسلطنتہ سری مہاراج الدھراج ضرب موسوم اندربان حسب الامر اشرف واقدس در سمت ۱۹۰۹ راجہ بکرماجیت باہتمام صاحب ارسطو فطرت فلاطون فطنت موشیو شیوالیر جنرل کورٹ صاحب بہادر ریختہ شد +

کتبۂ توپ بست ودوم - ایضاً ایضاً ایضاً

کتبۂ توپ بست وسوم - ایضاً ایضاً ایضاً

کتبۂ توپ بست وچہارم - سمت ۱۹۰۲ فتح حضرت مرتب ساخت توپ اژدہا شال برق صدا سنای امین الملک امام الدین بہادر خطاب شاہی شاہانہ سنہ ۱۲۶۱ھ -

کتبۂ توپ بست وپنجم - سہای سری راجہ سوجیت سنگھ سمت ۱۹۰۸ بکرم +

باہتمام جواہر مل کارخانہ صوبہ سنگہ دارالسلطنت لاہور سمت ۱۸۸۶ بکرم درتحت سردار تیج سنگہ۔

کتبۂ توپ دہم ۱۰ - فضل اکال از حکم بادشاہ رنجیت سنگہ بہادر بلند اقبال توپ سر بان باہتمام جواہر مل کارخانہ مجبوبہ سنگہ دارالسلطنت لاہور سمت ۱۸۸۶ بکرم درتحت سردار تیج سنگہ۔

کتبۂ توپ یازدہم ۱۱ - بفضل سری اکال جی مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر دام ملکہ وسلطنتہٗ سری صاحب الدھراج ہذا ضرب موسوم بنصرت بان حسب الامر اقدس در سمت ۱۸۸۶ راجہ بکرماجیت باہتمام صاحب ارسطو فطرت فلاطون فطنت موشیو شیوالیز جنرل کورٹ صاحب بہادر نجیتہٗ

کتبۂ توپ دوازدہم ۱۲ - بموجب حکم حضور فیض گنجور دلیپ سنگہ صاحب سرتاج خالصہ بادشاہ رنجیت سنگہ بہادر جیو دام اقبالہ باہتمام میان قادر بخش در قلعۂ مبارک لاہور توپ لالہ مونی رام ورام دیال تیار شد سمت ۱۸۸۶ - اسم توپ فتح جنگ درعمل محمد حیات +

کتبۂ توپ سیزدہم ۱۳ - بفضل سری اکال پورکہ جی مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر دام ملکہ وسلطنتہ سری مہاراجہ صاحب الدھراج در سمت ۱۸۸۸ از راجہ بکرماجیت ہذا الضرب موسوم البسلان حسب الامر اشرف اقدس اعلی حضور انور در سمت ۱۸۹۷ باہتمام صاحب ارسطو فطرت فلاطون زمان موشیو شیوالیز جنرل کورٹ صاحب بہادر در عیدگاہ بحسن خدمت فضل علی کمیدان صاحب موصوف ساختہ شد +

کتبۂ توپ چہاردہم ۱۴ - بفضل سری اکال جی کی جے مہاراجہ بادشاہ رنجیت سنگہ بہادر دام ملکہ وسلطنتہٗ سری مہاراجہ صاحب الدھراج در سمت ۱۸۸۶ راجہ بکرم سنگہ ہذا الضرب موسومہ مجنون حسب الامر اشرف واقدس اعلی حضور انور در سمت ۱۸۹۷ باہتمام صاحب ارسطو فطرت فلاطون زمان شیوالیز جنرل کورٹ صاحب بہادر در عیدگاہ بحسن خدمت فضل علی کمیدان شاگرد صاحب ممدوح ساختہ شد +

کتبۂ توپ پانزدہم ۱۵ - ارب سہاے روپ سنگہ را الوپ سنگہ کل تیار شد در سمت ۱۸۵۱ +

کتبۂ توپ شانزدہم ۱۶ - (نظم) مہت این توپ از دہاے دہان + از دم خود شرار برق افشان
بیک آواز خود کند ناگاہ + بخت دشمن چو دود خویش سیاہ + پے تفتیح قلعہ سخت چو جنگ +
زین سبب نام گشت نصرت جنگ + در عہد بادشاہ رنجیت سنگہ بہادر توپ سردار جرالا سنگہ گیر

کتبۂ توپ اوّل - اکال سہای **نظم** توی طالع شاہ رنجیت سنگہ + ہمہ ملک را زیر کردہ چو خنگ + کھرگ سنگہ شہزادہ عالی مکان + کہ دانای کوران بود و ماوران + فتح جنگ شد ورزمانے نیار + کہ ہجدہ صد و بود ہشتاد و چار + جمعدار این توپ شد رائے سنگہ + کہ در جانفشانیست او بے درنگ + بموجب صلاح لالہ جیکھ یار + غلام نبی گفت تاریخ وار + بالصبد دستخط گرو تارا گرنتھی پنجم ماگھ سمت ۱۸۸۴ بکرم + -

کتبۂ توپ دوم (نظم) چو اژدرہا بجان و دل بسے داغ کہن دارم + حذر کن ای رقیب از من کہ آتش در دہن دارم + **قطعہ** ای راست روی توپ زنواب نامدار + در راستی و سخت دلی خود یگانہ + اژدردمی و شیر نژادی و جنگ جو + ماری و مہرہ داری و صاحب خزانہ + سرکار نواب محمد شجاع خان بہادر وصفدر جنگ ۱۲۵۳ھ آلیوی شش کوہ شکن بوزن یکصد و دہ من + گولہ بمقدار دہن و باروت نصف از گولہ وزن +

کتبۂ توپ سوم - توپ سی بان برون باب شتاہولی طول سیب وال للہ در عہ ۱۳۶ دی و بعض عبارت در شاستر درج بود +

کتبۂ توپ چہارم - سری اکال سہائے (نظم) ہست این توپ مہربلی رام + با تفنش گفتہ فتح و نصرت دوام + ضرب آتش فشان و برق شرار + صبح اعدا و دود داد چون شام + سمت ۱۹۰۲ بکرم +

کتبۂ توپ پنجم - بفضل اکال سہای از حکم بادشاہ رنجیت سنگہ بہادر بلند اقبال توپ جنگ بجلی باہتمام جواہر مل کارخانہ صوبہ سنگہ ساخت دار السلطنت لاہور سمبت ۱۸۹۸ بکرم تحت فتح سنگہ

کتبۂ توپ ششم - بفضل سری اکال پورکی جے از حکم بادشاہ رنجیت سنگہ بہادر بلند اقبال ز سنگہ بکھی کارخانہ دار السلطنت لاہور باہتمام جواہر مل سمت ۱۹۰۲ بکرم در عہد سپہ سالار سدہا سنگہ +

کتبۂ توپ ہفتم - بفضل سری اکال پورکی جے مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر دام ملکہ و سلطنتہ سری مہاراجہ ادھراج ضرب سوسوم بفتح بان حسب الامر اقدس در سمت ۱۹۰۲ - سال راجہ بکرماجیت باہتمام صاحب رسلو بنظرت فلاطون فطنت نموسیتو شیوالیز جنرل کورٹ صاحب بہادر +

کتبۂ توپ ہشتم - این توپ بگورمکھی مین لکھا تھا پڑھا نہین گیا +

کتبۂ توپ نہم - بفضل اکال از حکم بادشاہ رنجیت سنگہ بہادر بلند اقبال توپ شش بان

حضور محمد دح نے جواب دیا کہ اس قدر بزدمیش کہان اور علاوہ بران اس کا سہ گونہ خرچ ہوگا
مہاراجہ صاحب موصوف نے عرض کیا کہ جس قدر بزدمیش چھاؤنی امرتسر مین صرف ہونگے
ہم بقیمت ارزان دینگے لارڈ صاحب نے کہا کہ ازین چہ بہتر اور حضور محتشم الیہ نے حسب رضا
و پاس خاطر راجہ گلاب سنگھ کے منادی کردادی کہ اگر کوئی شخص مادہ گاؤ کبیج کرے گا
وہ مجرم سرکار ہوگا اور مہاراجہ گلاب سنگھ نے برابر بزدمیش ارزان ہر روز بہم پہونچانا اختیار کیا +

بیان اون دوسو چھپن توپونکا جو سرکار انگریزی لاہور سے کلکتہ لین لے گئی

بموجب حکم لارڈ صاحب کے دوسو چھپن ضرب توپ کہ منجملہ اونکے ۲۲۰ ضرب بہادران
فوج انگریزی نے باغیون سے بزور لے لین اور ۳۶ ضرب توپ سرکار لاہور سے
گورنمنٹ نے بطور ضبطی کے صلح ہونے کے وقت لین تھین لفٹنٹ گورنر بنگال کے
اہتمام سے براہ خشکی دہلی اور آگرہ اوالہ آباد اور کان پور اور بنارس وغیرہ ہوتے ہوئے
کلکتہ پہونچادین جب وہ توپین قیام گاہ کے شہر مین داخل ہوتی تھین میدان مین
تماشا دیکھنے کے واسطے مردمان معزز اور رعایا کے رکھدیجاتی تھین اور ہر خاص و عام
اونکی نزدیک جاکر دیکھ سکتے تھے اون مین جو ۳۶ ضرب توپ کہ لاہور سے سرکار نے بعد
صلح کے لی تھین اون پر قطعہ اور عبارتین مندرجۂ ذیل درج تھین اور ایک صاحب
باآواز بلند لوگون سے کہتا تھا کہ یہ توپین جوانان لشکر فرنگ نے ۶۰ دن کے اندر
مدکی اور فیروزپور اور لیوال اور سوبران ان چار لڑائیون مین فتح کین ہین +

تفصیل اون ۳۸ ضرب توپون کی کہ سکھون سے سرکار انگریزی نے لیکر کلکتہ روانہ کین کہ جنیز نوشتہ نہایت خفی قلم کی تھے

واضح ہو کہ قلم آہنی سے نہایت باریک حروف ہر ایک توپ پر کندہ تھے اور ۶ توپین اوس
مین چھوٹی نہایت خوبصورت تھین اور اون پر علاوہ نقش و نگار رنگ برنگ کے کام
طلائی بھی تھا اور ایک توپ اوس مین بالکل طلائی تھی اور خاصکر واسطے جمالجہ دلیپ سنگھ
صاحب کی بنی تھی +

واقعہ اول کی یہ ہے کہ ۲۰ مارچ ۱۸۴۶ء کو شہر شاہ لاہور کے دروازہ پر پیراگورہ کا تھا جو گاہ سے شام کے وقت جانور واپس آتے تھے ایک مادہ گاؤ نے بوجہ شرارت گورہ پر ضرب پہونچائی اوسنے بندوق ماردی وہ مرگئی تمام دوکانداران شہر نے اپنی دوکانین بند کردین اور تمام شہر مین بلوہ کردیا میجر لارنس صاحب اجنٹ مع چند صاحبان فرنگ کے بنا بر رفع بلوہ کے تنہا مقام واردات پر تشریف لے گئے بازاری لوگ ہر طرف سے یورش کرنے لگے صاحب بہادر نے واپس جاکر رجمنٹ سواران انگریزی کو حکم دیا کہ یہ رعیت بازاری ہے اس کو مت مارو نگرڈرا کر بلوہ موقوف کرادو اور راجہ لال سنگھ وزیر ریاست کو بنا بر سزادہی کے قلمی فرمایا راجہ موصوف نے مجرمان خونی کو توپ سے اوڑوادیا اور بہت سے آدمیون کو سزادی ۔ تفصیل دوسرے واقعہ کی اس طرح پر ہے کہ چند مسلمان سپاہیان لشکر متعینہ لاہور نے جناب صاحب کمشنر سے اس امر کی درخواست کی کہ ایک دو دوکان قصائی کی لشکر مین مقرر ہون کمشنر صاحب نے منظور فرمایا کہ لاہور اور جالندھر اور امرتسر وغیرہ مین دکانین مقرر ہوئین رئیسان شہر نے کمشنر صاحب سے عذر کیا لیکن کچھ شنوائی نہ ہوئی تب وہ بلوے پر آمادہ ہوئے اور کچھ بھاگ گئے اور کچھ قید ہوئے گلاب سنگھ والی جموں نے بھی کشادگی دوکان قصابون کا خلل سنا جب گورنر جنرل بہادر کا دربار امرت سر مین ہوا اور مہاراجہ گلاب سنگھ کی طلبی ہوئی اوسنے بہانہ بیماری کا کیا لیکن کئی مرتبہ بلوانے سے آئے حضور ممدوح نے وجہ عدم حاضری دریافت کی مہاراجہ موصوف نے صاف بیان کیا کہ ہمارے مذہب مین گاؤکشی نہایت جرم کبیرہ ہے اور یہ روا ہے کہ زور ہو تو گاؤکش کو مانند فرج شدہ کے فوج کرے ورنہ اپنے تئین ہلاک کرے نہ کہ یہ مقام ہمارا امرت سر گورو دوارہ تیرتھ اعظم ہے اور یہان ایسا واقعہ ہو ہمسے ایسی بدعت نہین دیکھی جاتی ہے کہ ہزارہا گایئن فرج ہوتی ہین لارڈ صاحب نے بصد افسوس فرمایا کہ درحقیقت تمھارے کلام مین کوئی فرق نہین ہے مگر چاری مجبوری ہے کہ مردمان ولایتی کی خورش گوشت ہے اور لشکر مین تمام ولایتی آدمی ملازم ہین مہاراجہ صاحب نے بصد ادب جواب دیا کہ اس قدر بزوہش کا گوشت استعمال مین لایا جاوے تو کیا نقصان ہے

کیفیت انتظام راجہ لال سنگھ وزیر لاہور و سرکار انگریزی بابت ملک لاہور

راجہ لال سنگھ وزیر لاہور نے بنا برآمد دفعت صاحبان فوج انگریزی متعینہ لاہور کے سڑک بڑی اور چوڑی بنوائی کہ جسپر گھبی وغیرہ بخوبی چل سکے اور مکان واسطے توپخانہ کے تیار کیا لشکر سے ۵۰ سپاہی کہ محض خورد سال تھے تخفیف کر دیئے ایک اخبار نویس ہمون مین حسب الرضا مہاراجہ گلاب سنگھ کے مقرر کیا تاکہ وہ وہان کی خبرون سے رانی صاحبہ کو مطلع کیا کرے اور بھائی سنگھ نامی ایک وکیل اس نیت سے مقرر ہوا کہ سرکار لاہور کے جانب سے ملک دوابہ مین رزیڈنٹ کے حضور حاضر ہا کرے اور ہر ایک پلٹن مین ایک ایک منشی قائم رکھکر باقی تمام منشیونکو جو پلٹنون مین مورولنج سے زیادہ تھے موقوف کر دیا اور دیوان اجودھیا پرشاد نامی کو معہ دو کمپنی سپاہی کے بنا بر بندوبست سرحدات کے اسمین مقرر کیا اور ادھر جان لارنس صاحب نے جو ملک دوابہ مین کمشنر مقرر ہوئے تھے چار محرر اپنے دفتر مین معرفت مجسٹریٹ دہلی کے طلب کر کے مقرر کیے۔

۲۴۔ مارچ ۱۸۴۶ء کو حضور گورنر جنرل بہادر نے مقام لدھیانہ مین فرمایا تھا اوس مین تمام حکمران ذیعزت اور جمیع راجاے گرد و نواح لاہور کے فراہم ہوے تھے لارڈ صاحب بہادر نے زبان مبارک سے بنسبت مہاراجہ پٹیالہ کے فرمایا کہ سرکار انگریزی آپ کی خدمتگذاری اور رسدرسانی سے جنگ لاہور مین بہت خوش اور راضی ہے اور وقت آمد و رفت آپکے لشکر انگریزی اور اضلاع عملداری انگریزی مین ۵۰ ضرب توپ کی سلامی ہمیشہ ہوا کرے گی اور کسی قدر ملک بھی تمکو دیا جاے گا بعد اوسکے فرمایا کہ افسوس ہے کہ راجہ لاڈو دھناحق فوج یعنی مین شریک ہو کر سرکار سے برسرپیکار ہوا اور اپنی سزا کو پہنچا راجہ گلابسنگھ کو حکم دیا کہ تم بھی شریک فوج دشمن رہے ہو دربار مین تم کو جگہ نہ دیجاوے گی رئیس فریدکوٹ کو حضور گورنر جنرل بہادر نے بعوض خیرخواہی خطاب راجگی کا بمزید عنایت اپنی کے عطا فرمایا اور اور بہت رئیسونکو خطاب عطا فرمائے۔

وقوعہ ملک لاہور مین بعد تشریف بری لارڈ صاحب کے عجیب و غریب وقوع مین آئے تفصیل

سرکار لاہور کی طیار ہو جاوے گی اپنی مقررہ فوج کو برخاست کردین گے +

دفعہ ۲ - چونکہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کی درخواست سے سرکار انگریزی نے لاہور مین جدید فوج مقرر کردی ہے لہذا اوس فوج کا خرچ اور تیاری چھاؤنی کا خرچ سرکار انگریزی کو مہاراجہ موصوف دام دام ادا کرین گے +

دفعہ ۳ - مہاراجہ موصوف فوج جدید اپنی جلد مقرر کرکے واسطے برخاستگی فوج انگریزی وکیل سرکار انگریزی کو فوراً اطلاع دینگے +

دفعہ ۴ - اندر میعاد معینہ کے چاہیئے کہ مہاراجہ موصوف فوج بھرتی کرین یا نہ کرین مگر فوج انگریزی اوس میعاد پر برخاست کردی جاے گی پھر کسی امر کا کچھ انتظار اور کچھ عذر وحیلہ نہ سنا جائے گا +

دفعہ ۵ - جو جو حق جاگیرداروں کو خصوصاً رنجیت سنگہ اور کھرک سنگہ اور شیر سنگہ نے عطا فرمائے ہین اور وہ جاگیردار خاصکر خاندان مہاراجہ موصوف سے ہین سرکار انگریزی اون کو ملحوظ رکھے گی اور جو جاگیردار سرکار انگریزی کے ملک مین آگئے ہیں وہ حیات تک قائم رہین گے +

دفعہ ۶ - سرکار انگریزی آپ تحصیل فصل خریف کی ملک مقبوضہ مین امسال کرے گی چاہیئے کہ مہاراجہ صاحب موصوف اعانت اور مدد کرین +

دفعہ ۷ - جو ملک سرکار لاہور نے گورنمنٹ انگریزیکو مفوض کیا ہے اوسکے قلعہ جات مین جسقدر اسباب موجود ہے علاوہ توپ کے جو سرکار لاہور طلب کرے وہ دیدیا جائیگا بشرطیکہ سرکار انگریزی نے نہ پسند کیا ہو اور اگر پسند کیا ہوگا تو اوسکی قیمت دیدیجاویگی اور سرکار لاہور کو اختیار ہے کہ چاہین اوس اسباب کو رکھین چاہین کسیکے ہاتھ فروخت کرڈالین سرکار اس امر مین ہرگز مداخلت نکرے گی +

دفعہ ۸ - ہر دو سرکار کی جانب سے چند امین اور کمشنر بنا بر تعین حدود اوس ملک کے جو سرکار انگریزی کو تفویض ہوا ہے مقرر کیجاوین +

بعد تحریر اس عہدنامہ کے جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند موسم گرما دیکھکر کوہ شملہ پر تشریف لے گئے اور مہم لاہور اختتام ہو گئی +

شرط نہم۔ کسی وقت اور کسی ساعت اگر کوئی دشمن مہاراجہ گلاب سنگھ پر تاخت لاویگا گورنمنٹ انگریزی فوراً مدد دیگی +

شرط دہم۔ مہاراجہ گلاب سنگھ نے برائے تعظیم اور تکریم سرکار انگریزی کے اوپر اپنے لازم کرکے اقرار کرتے ہین کہ ہم ہر سال یکم جنوری نوروز کو گورنمنٹ انگریزی کو ایک گھوڑا اور ۷ بیش کہ جنکے بال سے شال بنتا ہے اور ۳ زوج دوشالہ نذر گذرانینگے + فقط

۲۴۔ مارچ ۱۸۴۶ء کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے جالندھر کی چھاؤنی جدید کا ملاحظہ فرمایا اور دربار عام منعقد ہوا مہاراجہ دلیپ سنگھ والی لاہور کیطرف سے درخواست گذری کہ زیادہ فوج سرکار انگریزی کی طرف سے لاہور مین متعین کیجاوے لارڈ صاحب نے وجہ تعیناتی فوج دریافت کی اوسکا جواب یہ دیا گیا کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ اور تمام اہلکاران لاہور شر اور فساد باغی سکھون سے نہایت ہراسان ہین اور ہر وقت احتمال رہتا ہے کہ جماعت اون فتنہ پردازون کی ابھی بخوبی عملداری پنجاب سے نہین نکالدی گئی ہے شاید وہ کسی وقت غفلت مین دوڑ آوے اور لاہور مین فوج بھی کم ہے گو کہ لارڈ صاحب کو یہ امر منظور نہ تھا مگر بپاس خاطر مہاراجہ دلیپ سنگھ کے فرمایا اور عہدنامہ مندرجۂ ذیل دوسرے مرتبہ تحریر کیا گیا +

نقل عہدنامہ دوم مرقومہ ۲۴ مارچ ۱۸۴۶ء کہ فیمابین سرکار انگریزی و سرکار لاہور کے ہوا تھا

چونکہ سرکار لاہور نے واسطے رہنے لاہور مین فوج انگریزی جدید کے واسطے حفاظت ذات مہاراجہ صاحب و حراست امراے دربار اور شہر کے اوس وقت تک کہ جب تک فوج جدید سرکار لاہور کی طیار نہ ہونیکے درخواست کی ہے اور جناب گورنر جنرل بہادر نے از جانب سرکار انگریزی درخواست منظور فرمائی اس واسطے عہدنامہ ہذا آٹھ دفعہ کا فیمابین دونون سرکارون کے مرتب کیا گیا +

دفعہ ۱۔ جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند جس قدر مناسب سمجھینگے واسطے حفاظت سرکار لاہور کے فوج مقرر کرینگے اور بعد ماہ دسمبر ۱۸۴۶ء کے کہ اوس وقت تک فوج جدید

لاہور سے امرتسر تشریف لاکر گلاب سنگھ کو خطاب مہاراجگی کا عطا فرمایا اور رئیس ملک جموں وغیرہ کا بالاستقلال نسلاً بعد نسلاً مقرر کیا اور یہ عہدنامہ اوس مقام پر فیمابین سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب کے مرتب ہوا +

تفصیل شرائط ہای عہدنامہ

شرط اول - سرکار انگریزی نے مہاراجہ گلاب سنگھ اور اوسکی اولاد ذکور کو نسلاً بعد نسلاً و طبقاً بعد طبقاً تمام ملک کوہستانی کہ جانب مغرب راوی اور طرف مشرق رود سندھ کے واقع ہے تفویض کیا اور یہ ملک اوس ملک کا ایک حصہ ہے جو مہاراجہ دلیپ سنگھ نے سرکار انگریزی کو دیا ہے +

شرط دوم - حد شرقی پر اس ملک کے امین اور کمشنر بنابر تعین اوسکی حد کے مہاراجہ گلاب سنگھ اور سرکار انگریزی کی طرف سے مقرر ہونگے +

شرط سوم - اس ملک کے عوض میں مہاراجہ گلاب سنگھ نے ۷۵ لاکھ روپیہ نانک شاہی سرکار انگریزی کو دینا قبول کیا ہے منجملہ اوسکے ۲۵ لاکھ روپیہ قبل ۱۵ اکتوبر ۱۸۴۶ء کے داخل خزانہ انگریزی کرینگے +

شرط چہارم - حدین ملک مہاراجہ گلاب سنگھ کی بدون اطلاع سرانگریزی تبدیل نہونگی

شرط پنجم اگر کوئی نزاع درمیان مہاراجہ گلاب سنگھ اور سرکار لاہور کے واقع ہو اوسکا فیصلہ صاحبان انگریز کرینگے اور مہاراجہ مذکور کو فیصلہ سرکار انگریزی کا منظور کرنا ہوگا

شرط ششم - مہاراجہ گلاب سنگھ اقرار کرتے ہین کہ ہم اور بعد ہماری ہماری اولاد جب فوج گورنمنٹ انگریزی واسطے مقابلہ دشمن کے ادھر سے گذرے گی اور کسی طرف جاتی ہوگی ہم سہ فوج کے مددگار ہونگے +

شرط ہفتم - مہاراجہ گلاب سنگھ اقرار کرتے ہین کہ ہم کسی انگریز یا متوطن امریکا خواہ فرنچ یا یورپ کو اپنے یہان بلا اجازت اور منظوری سرکار انگریزی کے ملازم نہ رکھینگے +

شرط ہشتم - مہاراجہ گلاب سنگھ اقرار کرتے ہین کہ شرائط ہای دفعہ ۵ و ۶ و ۷ مندرجہ عہدنامہ اول سرکار لاہور کی با فوج انگریزی جو ہین وہ ہمکو بھی منظور ہین +

دیدیا اور اوسی روز قلعہ گوت کانگڑا جو سرکار نے لاہور سے پایا تھا اور وہان ایک افغانی قلعدار تھا وہ خالی کرنا تھا بعد جنگ بسیار سرکار انگریزی نے فتح کیا اور ۹ مارچ ۱۸۴۶ء کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے لاہور مین دربار کیا اور تمام حاضرین جلسہ کے روبرو بعد تحریر ہو جانے عہد نامہ مندرجہ بالا کے راجہ گلاب سنگھ کو جو وزارت سے برخاست کر دیا گیا تھا ملک کشمیر بعوض خیر خواہی کے جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے دیدیا اور ۱۰ ماہ مارچ کو مہاراجہ دلیپ سنگھ خاص واسطے ملاقات گورنر جنرل بہادر کے تشریف لائے اور یہ امر قرار پایا کہ واسطے حفاظت مہاراجہ دلیپ سنگھ کے خاص لاہور مین دس ہزار فوج کہ جس مین دو پلٹن گورہ باقی ہندوستانی رہے گی اور جو ملک سرکار لاہور سے سرکار انگریزی نے پایا ہے اوسکے حفظ کے واسطے ملک دوابہ مین دو جگہ چھاؤنی انگریزی کی جاوے اول جالندھر دوم فریدکوٹ کانگڑا تجویز ہوا ۱۱ ماہ مارچ کو لارڈ صاحب واسطے بازدید مہاراجہ دلیپ سنگھ کے شمن بیج مین تشریف لے گئے اور ۱۲ مارچ کو جانب شملہ لاہور سے کوچ کیا وقت رخصت کے مہاراجہ دلیپ سنگھ سے گورنر جنرل بہادر نے زبان انگریزی مین یہ فرمایا جسکا ترجمہ مسٹر کار لیصاحب سکریٹری نے باواز بلند کہہ سنایا کہ جن سکھون نے ناحق فتنہ اور فساد برپا کیا تھا وہ اپنی سزا کو پہونچے اب سرکار لاہور کو لازم ہے کہ ایسا انتظام کرے کہ ریاست اور ملک سرسبز اور رعیت شاد اور قلعہ آباد رہے اور سرکار انگریزی سے قائم رسم اتحاد رہے اسمین عین بہبودی اور بہتری رئیس لاہور کی ہے سکھون نے سنکر پسند کیا اور لارڈ صاحب بہادر سب کو درجہ بدرجہ دعا سلام کرکے رخصت ہوئے ۱۴ مارچ ۱۸۴۶ء کو لاہور سے علے الصباح جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے کوچ کیا اور امرتسر مین پہونچکر راجہ گلاب سنگھ کو خطاب مہاراجگی کا دیا اور عہد نامہ لکھا گیا +

نقل عہد نامہ قیما بین سرکار انگریزی اور راجہ گلاب سنگھ وزیر سابق لاہور حال والی جمون و کشمیر

۱۲ مارچ ۱۸۴۶ء کو جناب نواب آنریبل لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند

شرط پانزدہم - لیکن امور مذہب اور خانگی مین سرکار انگریزی دربار لاہور مین مداخلت نکرے گی لیکن اگر مہاراجہ صاحب کسی امر مین سرکار سے صلاح چاہین گے تو نواب گورنر جنرل بہادر ازراہ خیر خواہی اور ہوا خواہی اونکی کے دست انداز ہونگے + فقط قبل تحریر اس عہد نامہ کے رانی چندہ کنور نے جو مختار سلطنت از جانب مہاراجہ دلیپ سنگہ نابالغ کے تھی دیکھا کہ اب ہر دو سرکارین صلح ہوگئی اور آخر کار اب عہد نامہ ہو جاوے گا راجہ گلاب سنگہ کو بلا قصور اوسکی خیر خواہی پر کہ جسکی عقلمندی اور ہوشیاری سے صلح ہوئی تھی نظر نکر کے عہدۂ وزارت سے برخاست کردیا اور لال سنگہ کو پھر خلعت وزارت عطا فرمایا لارڈ صاحب اپنے دل مین رانی صاحبہ کی جہالت سے نہایت رنجیدہ ہوے لیکن چونکہ فیمابین دونون سرکارون کے عہد ہوگیا تھا کہ امورات خانگی مین سرکار کو کچھ دخل نہوگا لاچار خاموش ہورہی +

اور ادھر ۸ مارچ ۱۸۴۶ء کو راجہ لال سنگہ وزیر نے رزیڈنٹ صاحب بہادر سے پوچھا کہ جو ملک سرکار کو دیا گیا ہے اوس مین جس قدر جاگیرات جاگیردارون کی ہین اونکی نسبت کیا بندوبست ہوگا رزیڈنٹ بہادر نے فرمایا کہ جسقدر معافی جاگیر مہاراجہ رنجیت سنگہ نے عطا فرمائی ہین بدستور قائم رہین گی اور جو کوئی سند مہاراجہ مرحوم کی نہین رکھتا ہے یا اور مسند نشینون نے عطا کی ہین ضبط ہون گی اور جو کچھ مال اور املاک سکھون کا وقت جنگ کے سرکار کے ہاتھ آیا ہے ہرگز نہ دیا جائے گا اور ملک و مال جعد از خوشحالی کا اوس وقت تک کورٹ آف وارڈس رہے گا جبتک کہ اوسکا وارث نابالغ ہے سردار رنجور سنگہ نے اپنے باپ لہنا سنگہ مجیٹھیہ کی جاگیر کا دعوے کیا اور سند پیش کی اوسکو جواب دیا کہ تم عورت منکوحۂ لہنا سنگہ سے نہین ہو بطن کنیز سے مشہور ہو تمھارا حق نہین ہے علاوہ اسکے تم نے چھاؤنی لودھیانہ مین گورنمنٹ انگریزی کا بڑا نقصان کیا ہے تم باغی تصور کیے جاتے ہو ۹ مارچ کو میجر لارنس صاحب بہادر رزیڈنٹ نے مع کمانڈر انچیف کے شہر لاہور مین جاکر راجہ دھیان سنگہ وزیر سابق کے مکان کی کنجی جو بلبوۂ سکھان مین مارا گیا تھا اوسکے بھائی حقیقی راجہ گلاب سنگہ کو بلاکر مع کل اسباب کے

نوکر رہون گے رکھے گی اور سوائے اسکے بلا اجازت سرکار انگریزی کے ہرگز مقرر نکرین گے اور اگر عندالضرورۃ قدرے فوج زائد درکار ہوگی گورنمنٹ مقرر کرنے کی اجازت دیگی لیکن بعد رفع ضرورت وہ فوج موقوف کردیجاوے گی۔

شرط ہشتم۔ ۳۶ ضرب توپ کہ لڑائی سے واپس آئین ہین چاہیئے کہ حوالہ سرکار انگریزی کے بہت جلد کرین +

شرط نہم۔ جمیع وجوہات محصول دریاے ستلج اور بیاس سے سرحد متھن کوٹ تک اور وہان سے بلوچستان تک تعلق سرکار انگریزی کے رہیگی لیکن گورنمنٹ ہند اوسکو تحصیل کرواکے نصف سرکار لاہور کو دیدیا کرے گی اور واسطے آمد و رفت تاجرون اور مسافرون کی کوئی سرکار ممانعت نکریگے +

شرط دہم۔ اگر سرکار انگریزی عندالضرورت واسطے حفاظت سرحدون اپنی کے فوج سرکار لاہور کی سرحد سے لاوے گی تو اوسکے پہونچانے کا سامان رسد اور کشتی وغیرہ کا ذمہ سرکار لاہور رہے گا اور فوج انگریزی جس مقام پر گذرے گی یا اس مذہب اوس شہر کا سرکار رکھے گی +

شرط یازدہم۔ سرکار لاہور بلا اجازت سرکار انگریزی کے ہرگز ہرگز کسی انگریز اور مردم امریکا یا ملک افرنگستان کو نوکر نہ رکھے گی +

شرط دوازدہم۔ راجہ گلاب سنگھ وزیر ریاست کو بہ نسبت اوس ملک کے کہ مہاراجہ کھڑک سنگھ کے وقت سے اوسکے نزدیک ہے اور بہ نسبت اوس ملک کے کہ بعد تحریر عہدنامہ سرکار انگریزی کے اوس کو خیرخواہی کے عوض مین دونون سرکار نے مصلحت کرکے دی اور وقت دینے سے سرکار لاہور اوسکو وہان کا حاکم مستقل جانین گے اور گلاب سنگھ سرکار انگریزی کو عہدنامہ علیحدہ لکھدین گے +

شرط سیزدہم۔ اور اگر درمیان راجہ گلاب اور سرکار لاہور کے کوئی تنازع برپا ہوگا اوسکا فیصلہ سرکار انگریزی کردے گی اور ہر دو فریق کو وہ فیصلہ منظور کرنا ہوگا +

شرط چہاردہم۔ حدود ملک لاہور کی بلا اجازت سرکار انگریزی کے تبدیل نہ ہونگی +

اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے سنہ ۱۹ء مین ہوا تھا اوسکو رد کر دیا اب کہ از سر نو عہد جدید فیمابین دونون سرکار کے ہوتا ہے تاکہ آیندہ کے واسطے فتنہ و فساد بسبب نزاع باہمی کے وقوع مین نا وے مضبوطی ہو اور بواسطہ اہلکاران معتبر ہر دو سرکار کے یہ عہدنامہ مرتب ہوا اور گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے ایف کاری صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہند اور میجر لارنس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اور سرکار لاہور کی طرف سے بھائی رام سنگھ اور سردار چتر سنگھ اٹاری والا اور سردار رنجور سنگھ اور راجہ لال سنگھ اور سردار تیج سنگھ اور دیوان دینا ناتھ اور فقیر نورالدین وغیرہ واسطے انعقاد عہد جدید کے مقرر اور معین ہوئے

تفصیل شرائط مندرجہ عہدنامہ

شرط اول ۔ درمیان مہاراجہ دلیپ سنگھ رئیس لاہور اور گورنمنٹ انگریزی کے ہمیشہ اتحاد اور دوستی رہے گی اور کبھی لڑائی نہوگی ۔

شرط دوم مہاراجہ دلیپ سنگھ فقط ملک دوآبہ جو درمیان ستلج اور بیاس کے واقع ہے سرکار انگریزی کو دیدیا آیندہ کوئی اون کا وارث دعوے نکرے گا ۔

شرط سوم ۔ تمام قلعہ جات کہ درمیان اس ملک دوآبہ کے واقع ہین مہاراجہ صاحب موصوف نے سرکار انگریزی کو ہمراہ ملک کے دیدیئے ۔

شرط چہارم مہاراجہ ڈیڑھ کرور روپیہ بعیوض اخراجات اس مہم کے سرکار کو دین چنانچہ سردست پچاس لاکھ روپیہ نقد دیکر باقی ایک کرور کے عوض مین ملک کوہستان اور تمام حقوق درمیان رود اور سندھ اور بیاس کے جو واقع ہین مع ملک کشمیر اور ہزارہ کے ہمیشہ کے واسطے سرکار انگریزی کو دیدیا ۔

شرط پنجم ۔ مہاراجہ صاحب موصوف ہمیشہ سرکار کو مدد دینگے ۔

شرط ششم ۔ مہاراجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ تمام فوج سرکش ملازم اپنے کو تنخواہ کو یکلخت موقوف کر دینگے اور کر دیا اور اب نہ مقرر کرینگے اور فوج مقررہ اوسی طور اور اوسی قدر تنخواہ پاویگی جس قدر مہاراجہ رنجیت سنگھ دیتے تھے ۔

شرط ہفتم ۔ سرکار لاہور فقط ۲۵ پلٹن کہ جس مین فی پلٹن آٹھ سو سپاہی اور ۱۲ سو سوار

بیان انتظام راجہ گلاب سنگھ وزیر لاہور کا

خزانۂ لاہور مین اسقدر زر نقد نہ تھا کہ حسب الحکم جناب نواب گورنر جنرل بہادر کے تنخواہ کل فوج کی ادا ہوجاوے اور فوج نے بزور خود رانی صاحبہ سے اپنی تنخواہ ۱۲ روپیہ ماہواری مقرر کرالی تھی راجہ گلاب سنگھ وزیر لاہور نے حکم دیا کہ جس قدر تنخواہ فوج قدیم وقت مہاراجہ صاحب مہاراجہ رنجیت سنگھ مرحوم مین پاتی تھی ابھی اوسیقدر دیجائے گی اور جو فوج مہاراجہ شیر سنگھ نے ملازم رکھی تھی وہ بھی اوسیوقت کے حساب سے ساڑھے چھ روپیہ ماہواری پاوے گی اور جس فوج کو راجہ ہیرا سنگھ وزیر نے رکھا تھا وہ وہی تنخواہ جو ہیرا سنگھ نے پانچ روپیہ ماہواری مقرر کی تھی پاوے گی اور کنٹھی طلائی اور بتکی سکھون سے واپس لیجاوے گی اور اسی حساب سے کل تنخواہ کا روپیہ فوج کو دیکر تمام فوج موقوف کرکے صرف چار پلٹن توپخانہ اور ۲۴ ہزار پیادہ اور ۶ رجمنٹ سوارون جدید ملازم رکھکر اوسکا نام فوج خالصہ رکھا جب گورنر جنرل نے پنجاہ لاکھ روپے کے آنے مین تامل دیکھا فوراً منشی رجب علی کو بطور وکیل کے پاس گلاب سنگھ کے برائے تقاضائے زر مذکور اور طلب توپ کے لاہور کو بھیجا راجہ گلاب سنگھ نے ۲۲ لاکھ روپیہ خزانۂ مندر سے اور ۷ لاکھ روپیہ ملتان سے اور ۸ لاکھ روپیہ کشمیر اور ۳ لاکھ کے جواہرات اور ظروف طلائی وغیرہ جمع کرکے پچاس لاکھ روپیہ ۱۰ مارچ ۱۸۴۶ء کو داخل خزانۂ انگریزی کیا اور حسب الرضا مہارانی چندہ کنور اور مہاراجہ دلیپ سنگھ کے ایک کروڑ کے عوض مین ملک کشمیر اور کوہستان اور حقوق رودو سندھ اور ہزارہ سرکار انگریزی کو دیکر عہدنامہ مندرجۂ ذیل لکھدیا اور مہاراجہ دلیپ سنگھ نے دستخط کردیئے اور اودھر رانی چندہ کنور نے ۹ مارچ کو گلاب سنگھ کو عہدۂ وزارت لاہور سے برخاست کردیا اسکی وجہ آگے درج ہوگی۔

نقل عہدنامۂ اول کہ فیما بین سرکار انگریزی اور سرکار لاہور کے لکھکر ۹ مارچ ۱۸۴۶ء کو تصدیق کیا گیا

چونکہ بسبب عہد شکنی سکھان کے کہ ساتھ فوج انگریزی کے بے وجہ اور بے سبب لڑائی کی اور برانگیختہ کردیا پر ناحق یورش لائے اور وہ عہد جو زمانۂ سلف مین فیما بین گورنمنٹ انگریزی

اور اونکی فوج کے کمان فرمائے اور ملک پنجاب کا حاکم بنایا اور سوائے ملک دوابہ کے کل ریاست اوسکو بخشدی اور بوقت آمد و رفت مہاراجہ دلیپ سنگھ اتواب سلامی سر ہوئین گو مرضی مہاراجہ کی یہی تھی کہ جب تک نواب گورنر جنرل بہادر لاہور مین تشریف رکھین لشکر مین ہم رہین لیکن لارڈ صاحب بہادر نے مہاراجہ کو لشکر کے اندر تکلیف مین دیکھکر باعزت اور احتشام کے رخصت کیا اور حکم دیا کہ کوئی لشکر کا سپاہی شہر مین بدعت نکرے بعد چند روز کے مسٹر لارنس صاحب برادر میجر لارنس صاحب جو مجسٹریٹ اور کلکٹر دہلی کا تھا اوس ملک دوابہ پر جو سرکار لاہور سے گورنمنٹ انگلشیہ کو ملا تھا عہدہ کمشنری پر مقرر ہوئے اور راجہ گلاب سنگھ نے ازجانب سرکار لاہور لارڈ صاحب کی خدمت مین عرض کیا کہ بسبب زیادتی لشکر کے لاہور مین گرانی غلہ کثرت سے ہے اور اب سب طرح سے والی لاہور زیر حکم اور مطیع آپ کے رہین گے اگر آپ کا لشکر یہان سے کوچ ہوجاوے تو بہتر ہے نواب گورنر جنرل بہادر نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ اگر مہاراجہ صاحب دلیپ سنگھ چار شرطین مصرحہ ذیل لکھکر اپنے مہر اور دستخط سے آراستہ کردین تو فوراً لشکر یہان سے چلا جاوے چنانچہ مہاراجہ دلیپ سنگھ نے فوراً حسب دلخواہ گورنمنٹ انگریزی لکھدین۔

بیان اون چار شرطون کا جو گورنمنٹ لاہور نے گورنمنٹ انگریزی کو لکھدین

شرط اول۔ اگر اب خلقت سرکار لاہور کی ملک انگریزی مین فتنہ و فساد برپا کرے گی تو اوسکے جوابدہ مہاراجہ دلیپ سنگھ ہون گے۔

شرط دوم جس قدر توپین کہ لڑائی مین فوج خالصہ پھر لاہور مین واپس لے گئی ہے اور جو کچھ سرکار کمپنی کے ہاتھ آئین ہین بالکل سرکار لاہور گورنمنٹ انگریزی کے حوالہ کردین۔

شرط سیوم۔ کل توپون سے کہ لاہور مین موجود ہین جس قدر گورنمنٹ انگریزی طلب کرے سرکار لاہور بلاعذر دیدین اور تنخواہ کل فوج لاہور کی مع فوج باغی کے دیدین۔

شرط چہارم۔ جناب مہاراجہ صاحب لاہور پچاس لاکھ روپیہ فی الحال اور ایک کرور روپیہ بطور قسط بندی کے عرصہ دو سال مین بطور تاوان کے سرکار انگریزی کے خزانہ مین داخل کرین۔

جو حضور گورنر جنرل بہادر نے از جانب سرکار انگریزی کے جاری فرمائی مہاراجہ ممدوح نے بدرجہ قبول فرمایا اور اب از سر نو ہر دو سرکار کے درمیان رابطۂ دوستی اور اتحاد بطور سابق جاری ہوا نواب گورنر جنرل بہادر بعد انجام و اتمام شرائط مقررہ کے بشرطیکہ سرکار لاہور اوسکے خلاف نہ ہو مہاراجہ ممدوح کے ہر طرح سے مددگار رہین گے کہ رعایاے لاہور بامن و امان بسر کرے اور آفت سے محفوظ رہے پس چاہیئے کہ رعایاے لاہور بے خوف و خطر اپنے اپنے کاروبار مین مصروف ہو اب کوئی فساد برپا نہو گا + فقط

بعد اجراے اس اشتہار کے اوسی تاریخ کو مہاراجہ دلیپ سنگھ والی لاہور بقصد ملاقات نواب گورنر جنرل بہادر کے لاہور سے مقام قصور مین تشریف لاکر داخل لشکر انگریزی ہوے اور لارڈ صاحب بہادر نے بڑی نوازش سے ملاقات کی ۱۹- فروری کو لشکر قصور سے مقام للیانہ مین جو لاہور اور قصور کے درمیان واقع ہے داخل ہوا اور وہان معلوم ہوا کہ ۱۶ ہزار فوج باغی باقی ماندہ کہ آدمے اون مین مسلح اور آدھی نے ساز و یراق نہایت خائف اور ہراسان مقام برہانہ مین پڑے ہین اور ارادہ امرتسر کا ہے نواب گورنر جنرل بہادر نے باستماع اس خبر وحشت اثر کے رانی چندہ کنور صاحبہ والدۂ راجہ دلیپ سنگھ سے کہلا بھیجا کہ آپ کسی طرح اب ہراسان نہون فوج انگریزی خاصکر واسطے آپکی حفاظت کے آئی ہے ۲۰ فروری کو لارڈ صاحب بہادر نے کمانڈر انچیف کو حکم دیا کہ دو رجمنٹ سوار ولایتی اور دو رسالہ سوار ہندوستانی اور کچھ سوار باڈی گارڈ حضور اور ایک رسالہ سواران بے قاعدہ اور دو ترپ توپخانہ ہاپی اور ایک ترپ توپخانہ گورہ اور ایک توپخانہ سواران ہندوستانی کا ہمراہ سواری مہاراجہ دلیپ سنگھ کے جاکر مہاراجہ موصوف کو بہ حفاظت تمام محلسرا کے اندر سے پہونچا آوے اور لارڈ صاحب نے بڑی عزت اور احتشام کے ساتھ مہاراجۂ ممدوح کو رخصت کیا اور ۲۱ فروری کو حضور گورنر جنرل بہادر مع لشکر اور کمپ کے لاہور مین داخل ہوے اور مہاراجہ صاحب دوبارہ واسطے ملاقات کے تشریف لائے اور اپنے سردارون کے عفو قصور کے خواستگار نہایت ادب اور سلیقہ سے ہوے حضور نواب گورنر جنرل بہادر نے مہاراجہ دلیپ سنگھ کو بے قصور اور کنور مہاراجہ رنجیت سنگھ کو دوست وفادار سرکار انگریزی کا سمجھکر تمام قصور اونکے

ذیل کے تشریف واسطے ملازمت جناب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند کے مقام قصور مین لائے اور بہت سا اسباب واسطے نذر کے پیش کیا مگر لارڈ صاحب بڑے تپاک اور مہربانی سے پیش آئے اور اون اشیا مین سے کسی قدر نذر قبول کرلی اور باقیماندہ سب معاف فرمائی۔

تفصیل نذر و پیشکش کہ راجہ گلاب سنگھ برای نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند بہمراہی خود آورده بود و آسماے سرداران و جوانان وغیرہ کہ بہمراہی راجہ گلاب سنگھ برائے ملازمت گورنر جنرل بہادر مذکور آمدہ بودند

ہنڈوی نقد ۳ لاکھ روپیہ	روپیہ نقد ۱۵ ہزار	دوشالہ عمدہ بنارسی ۲۰ زوج	فقیر نورالدین	فقیر چراغ الدین فقیر تاج الدین
پارچہ ابریشمی عدد ۱۰۰ تھان	جامہ وار شال عدد ۴۰ تھان	کمخاب بیش قیمت عدد ۲۵ تھان	دیوان دینا ناتھ	لالہ انند رام لالہ رای کشن چند
بنگی خالص طلائی ۱۸ عدد	کرسی نقرہ ۲ عدد	شمشیر ولایتی بیش قیمت ۱۰ قبضہ	ماڑین صاحب	بسیرای سنگھ بلوا سردار سلطان محمد خان
کمان ۱۰ حلقہ	تفنگچہ نال	لالہ ہرسہائے سیاہی کوہی دوربین		

اور حسب الحکم جناب نواب گورنر جنرل بہادر کے میجر لارنس صاحب اور مسٹر کاری صاحب بہادر سکرٹری گورنمنٹ ہند نے آدھی رات تک فیصلہ جنگ اور صلح مین راجہ گلاب سنگھ سے گفتگو کی آخر الامر یہی قرار پایا کہ اشتہار مندرجۂ بالا کے موافق تمام ملک جو درمیان ستلج اور بیاس کے جو دوآبہ مشہور ہے سرکار انگریزی کو والی لاہور دیدین اور ڈیڑھ کرور روپیہ نقد صرف جنگ کا سرکار لاہور گورنمنٹ انگریزی کو ادا کرین چنانچہ سرکار لاہور نے یہ دونون شرطین قبول کرلین تب ۱۸ فروری ۱۸۴۶ء کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند نے اشتہار ذیل جاری فرمایا +

نقل اشتہار جناب نواب گورنر جنرل بہادر و سپہ سالار کشور ہند مصدرہ ۱۸ فروری ۱۸۴۶ء واسطے اطلاع عمومی مردمان لاہور کے

بر جمیع سرداران اور سوداگران اور کوٹھی والان اور رعایاے دارالریاست شہر لاہور اور امرتسر کو واضح ہو کہ جو مہاراجہ دلیپ سنگھ نے بروز ملاقات نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند کی شکایت نافرمانی اور بغاوت اور کجرفتاری اپنی فوج کی ظاہر کی اور تمام شرائط اور احکام

+ صلح جس کی شرائط کے ریاست لاہور مین تابع ہوئی

کا یہی مقصود تھا اور قبل لڑائی بھی یہی چاہتے تھے کہ لاہور کا ایسا بندوبست ہو کہ سرکار لاہور اور رعایاے لاہور امن و امان سے وقت اپنے اپنے گذرانین اوسکی تصدیق اسی قول سے ثابت ہے کہ سرکار نے اپنی جانب سے کوئی لڑائی یا پنجاب پر کوئی یورش نہین کیا بلکہ جب سکھ از خود یورش سرکار انگریزی پر لائے تب بھی بارہا اون کو سمجھایا لیکن اب جو کچھ اونکا نقصان اور ہرج ہوا وہ اونکی نادانی اور فوج کی گمراہی سے ہوا سرکار انگریزی کسی طرح اون کے تزک اور احتشام کی خواہان نہ تھی اور نہ ہے اب فقط واسطے اطمینان آیندہ کے اتنا تدارک ضرور اور لازم ہے کہ جو ضلع درمیان ستلج اور بیاسا کے مع کوہستان کے جو واقع ہین شامل عملداری انگریزی کیے جائین گو کہ تدارک کرنا بت ضرور تھا کہ بلاوجہ اور بے سبب سرکار انگریزی کو سرکار لاہور نے حیران کیا مگر تاہم جناب نواب گورنر جنرل بہادر کو منظور نہین ہے کہ کل ملک پنجاب ضبط کیا جاوے اور سرکار لاہور کو تکلیف ہو بشرطیکہ اب سرکار لاہور گورنمنٹ انگریزی سے صلح کرے اوس حالت مین سرکار انگریزی کو یہانتک منظور ہے کہ جبتک کوئی وارث خاندان مین مہاراجہ رنجیت سنگھ بیٹھ باشی بانی مبانی سلطنت لاہور کے قائم رہے اوس کے قبضہ مین ملک بدستور رہے ہرگز گورنمنٹ انگریزی کو اوس سے سروکار نہین ہے - واضح ہو کہ کون دلیل واثق تر اس سے ہے کہ لارڈ صاحب نے براہ بردباری قصور فوج لاہور کا معاف فرمایا ہوگا جنھون نے ناحق سرکار انگریزی سے گستاخی کی لیکن اب خیرخواہان خاندان مہاراجہ رنجیت سنگھ سرگرہ باشی کو خصوصاً جو شریک لڑائی کے نہ تھے اطلاع دیجاتی ہے کہ اب باتفاق نواب گورنر جنرل بہادر کے ایسا کچھ بندوبست کرین کہ ریاست خاندان مہاراجہ رنجیت سنگھ مرحوم کی قائم رہے اور فوج کو اپنے تابع حکم رکھین کہ ملک مین امن و امان رہے اور اگر اب پھر عہد شکنی ہوگی تو ابکی مرتبہ سرکار انگریزی بیشک بدرجۂ مجبوری ریاست لاہور ضبط کرے گی ورنہ کچھ سروکار اور کوئی مطلب نہین ہے + فقط

بعد اجراے اس اشتہار کے سرکار لاہور نے کل شرائط مندرجۂ اشتہار قبول اور منظور فرمائین اور ۱۶ فروری ۱۸۴۶ء کو راجہ گلاب سنگھ سرکار لاہور کی جانب سے مع رسیان

* لفظ پرش نر یا کے دن لکھون مین لگایا جاتا ہے کہ جو نیز اقتدار سرکار انگریزی ہون +

جو ستلج پار تھے توڑ دیئے اور سکھ لوگ متفرق ہو گئے اوسی وقت نواب گورنر جنرل بہادر نے ستلج پر پل آہنی رکھکر فوج دشمن پر حملہ کر دیا اور تمام سکھ فوج انگریزی سے شکست کھا کر مارے گئے باقی بھاگ گئے اون کا تمام اسباب معہ ۷۰ ضرب توپ کی سرکار انگریزی کے قبضے مین آیا جب فوج دشمن بالکل پامال ہو گئی نواب لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند کہ بذات خود لڑائی مین موجود تھے مع توپخانہ اور خیمہ گاہ اور کپ کے ستلج عبور کر کے مقام قصور مین قیام کیا اور اشتہار مندرجۂ ذیل جاری کر دیا۔

نقل اشتہار جناب نواب لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند

مرقومہ ۱۴۔ فروری ۱۸۴۶ء مقام قصور علاقہ لاہور

واضح ہو کہ افواج سرکار انگریزی ہر ایک مقام پر فوج سکھان کا مقابلہ کرتے اور شکست پے در پے دیتے دریاے ستلج عبور کر کے داخل ریاست لاہور ہوئے اور کل لڑائی مین دو سو چھپن ضرب توپ سکھون کی فوج انگریزی کے ہاتھ آئین اب ارادہ فوج انگریزی لاہور مین آنے کا رکھتی ہے مگر جو اشتہار کہ بتاریخ ۱۳۔ دسمبر ۱۸۴۵ء کو قبل وقوع لڑائی کے نواب گورنر جنرل بہادر نے جاری فرمایا تھا اوس مین شرط تھی کہ نواب گورنر جنرل بہادر کو از جانب سرکار انگریزی واسطے حفاظت ملک برٹس انڈیا کے اختیار حاصل ہے اوسی اختیار کے بموجب حضور ممدوح واسطے سزا دہی سکھون کے جو خلاف عہد نامہ کے جو مہاراجہ رنجیت سنگھ اور سرکار انگریزی کے درمیان ۱۸۴۶ء مین ہوا تھا سرکار کمپنی کے اضلاع مین حملہ لائے پس اب مطابق تحریر اوس اشتہار کے سرکار انگریزی کو توہین اوسکے عوض مین کہ فوج لاہور نے سرکار انگریزی کی کی سرکار لاہور کو کرنا منظور نہین ہے لیکن فوج انگریزی ملک لاہور سے دست بردار نہ ہوگی بلکہ تاوان بھی جو خرچہ جنگ پڑا ہے سرکار لاہور سے لے گی اور بندوبست بھی اس ملک کا ایسا کرے گی کہ پھر فوج باغی کو طاقت تاخت کی نہ رہے گی اور واضح ہو کہ اس لڑائی اور بندوبست سے گورنمنٹ ہند کی یہ مرضی نہ ہے اور نہ تھی کہ ترقی ملک برٹس انڈیا کی ہوئی چنانچہ اشتہار متذکرۂ بالا مین اوسکا ذکر مندرج ہے فقط نواب گورنر جنرل بہادر

پیغام صلح لارڈ صاحب کے حضور بھیجا مگر لارڈ حضور صاحب بہادر نے جواب دیا کہ اگر رانی چندہ کنور یا راجہ گلاب سنگھ درباب صلح خط وکتابت کرین تو اوسکی تعمیل بے شک کیجائے فوج خالصہ مجاز صلح یا جنگ کی نہین ہے اسی درمیان مین راجہ گلاب سنگھ صوبہ دار کشمیر مع ۱۲ ہزار فوج کے اور ۲۰ ہزار آدمی کو ہی بلوائی ہمراہ لے کر لاہور سے دس کوس کے فاصلہ پر کشمیر سے آکر مقیم ہوا اور خبر اپنے آنے کی رانی صاحبہ کو کی رانی صاحبہ نے کہلا بھیجا کہ اگر تم ہمارے خیر خواہ اور صلاحکار ہو تو تنہا چلے آؤ گلاب سنگھ کو درحقیقت وہ خیر خواہ سرکار لاہور و گورنمنٹ انگریزی کا تھا اور چاہتا تھا کہ فساد باہمی ہر دو سرکار کے درمیان سے رفع کراکے تنہا دربار مین رانی صاحبہ کے چلا آیا اور رانی صاحبہ نے تمام سرداران دربار کے سامنے راجہ گلاب سنگھ کو خلعت وزارت کا عطا فرمایا اور تمام فوج خالصہ بھی گلاب سنگھ سے رجوع تھی اور رانی صاحبہ نے تمام امور ملکی اور جنگی اون کے سپرد کیے اور فوج خالصہ نے تمہارا راجہ گلاب سنگھ سے التجا کی کہ بغیر شرکت آپکے ہمارا فتح ہونا درکنار زندہ بچنا فوج گورنمنٹ برٹش انڈیا سے نہایت مشکل ہے اور جیسا کچھ ہمنے خلاف مرضی سرکار لاہور کے گورنمنٹ انگریزی سے برتاؤ کرار ہوئے اوسکا ثمرہ اچھی طرح پا چکے اور تمام واقعات جنگ متذکرہ صدر گذارش کیے گلاب سنگھ نے سنکر بصد تاسف بیان کیا کہ ہمنے پیشتر بھی تم لوگون کو روکا تھا کہ گورنمنٹ انگریزی سے فساد کرنا بیخ حیات وظلم کی اوکھاڑنا ہے مگر ہمارے کلام کی تم نے کسی نے شنوائی نہ کی۔

جنگ چہارم درمیان سکھان بافوج سرکار برٹش انڈیا

گلاب سنگھ سے جواب پاکر ۱۰ فروری ۱۸۴۶ء کو باقی خالصہ نے قریب دریاے ستلج کے مورچہ بناکر کے لڑائی پر کمر باندھی اور نواب گورنر جنرل بہادر نے کمانڈر انچیف سے ایسا مشورہ کیا کہ اب ستلج کو عبور کر کے ملک لاہور پر یورش کرنا چاہیئے اور خوب تحقیق ہوگیا کہ بجز اوس فوج کے اب اور فوج دشمن کے میان نہین ہے ایسی صلاح آپس مین کر کے حکم لڑائی کا دیا اور پہلے اپنی توپونسے تمام مورچے سکھون کے

کیفیت جنگ سوم کہ در مقام کوالہوال بتاریخ ۱۸ جنوری ۱۸۴۶ء ہوئی تھی

واضح ہو کہ ۲۰ ہزار سکھ جو مع ۶۵ ضرب توپ کے واسطے مدد فوج خالصہ کے اس طرف دریاے ستلج کے اوتر آیا تھا اون مین سے فقط ۴ ہزار فوج سوار اور ۱۲ ضرب توپ کہ ہمراہ اون کے تھین واسطے مقابلہ فوج انگریزی شریک فوج خالصہ کی ہوئے اور فوج انگریزی اوس وقت تک سکھونکی فوج سے آدھی تھی اور ۳۲ ضرب توپ توپخانہ انگریزی مین موجود تھین لیکن اوسپر بھی صاحبان فرنگ نے شیرون کے مانند فوج دشمن کو ہزیمت دی اور ۱۶ ضرب توپ دشمن کی انگریزون کے ہاتھ آئین پانچ ضرب توپ دشمن اپنے ہمراہ لیکر بھاگے دو ضرب اون مین سے دریاے ستلج مین غرق ہوگئین اور فقط ۳۰ نفر فوج ستلج پار اوتر گئی باقی دریا کے چند فاصلہ پر تین ضرب توپ سے برسر مقابلہ ہوے ایک کپتان فوج انگریزی نے ہوشیاری سے رات کو وقت جاکر اونکی تینون توپون مین میخ آہنی ٹھونک دی صبح کے وقت جب اون لوگون کی ہنگام جنگ توپین بیکار نظر آئین سلاح بھاگنے کی ہوئی راجہ لال سنگھ ۲ ہزار سوار اور چند ضرب توپ لیکر واسطے مدد فوج خالصہ کے ستلج کے اوس پار تک آیا تھا حال شکست سکھون کی فوج کی سنکر پل دریاے ستلج توڑکر واپس لوٹ گیا اور انگریزون نے فوج خالصہ کا تعقب کیا کئی سو آدمی فوج خالصہ کا بطاقت شناوری دریا پار اوتر گئی باقی سب فنا ہوگئی۔

روئداد دیگر حالات تاریخی بعد جنگ سوم

فوج خالصہ تیسری شکست سے نہایت حیران ہوئی اور معرفت لالہ چنی لال دیوان کے

۱؎ دوئم فروری ۱۸۴۶ء کو ایک سکھ مسٹر ڈین سٹارٹ صاحب کے قتل کرنے کی نیت سے ستلج پار اوتر آیا تھا لیکن خود قتل ہوگیا۔

۲؎ راجہ لال سنگھ کا تنکے پل سے اصل مطلب یہ تھا کہ افواج خالصہ مین سے تمام رئیسان لاہور گورنمنٹ لاہور ناراض تھے کیونکہ اوس فوج نے بڑی بڑی نقصان عظیم الشان کیے تھے اور ناحق شیر سنگھ ایسے مہاراجہ کا خون اپنی گردن پر لیکر سلطنت لاہور کو غارت کیا گورنمنٹ انگریز ایسے خلاف مرضی گورنمنٹ لاہور کے برسر جنگ ہوئی اور انسان انگریز کو حیران کیا خدا نے ایسے سزادی کہ فنا ہوگئے۔

جنگ دوم جو مقام فیروزپور مین سرکار سے اور سکھونسے ہوئی

بعد اس فتح مذکور الصدر کے افسران انگریزی نے اور مدد واسطے لڑائی کے طلب کی وہ فوج ابھی نہ آئی تھی اور نہ بڑی توپین موجود تھین کہ سکھون نے پھر تھوڑی فوج اور سو ضرب توپ سے لودھیانہ عملداری سرکار مین بدعت پر کمر باندھی گورنر جنرل بہادر نے ہرگز انتظار فوج کا نکر کے اوسی فوج موجودہ کو جس مین کہ اول دوم برگڈ پیادہ اور پلٹین نیٹری ۳۱ بادشاہی اور ۷۰ ۴۰ اور ۴۸ اور نوان اور سوطوان رسالہ سوارون کا اور ۳ ضرب توپ اسپی اور توپخانہ تھا ہمراہ سرہنری اسمٹ صاحب کے جانب لودھیانہ روانہ کیا کہ اوسی اثنا مین فوج ہاے نمبر ۵۳ پلٹن کوٹ سے اور خود کمپ ولودھیانہ کی ۵۵ نمبر کی پلٹن آکر شریک اسمٹ صاحب ہوئی سکھون نے انگریزی فوج دور سے دیکھکر فوراً گولہ اندازی کرنا شروع کی مسٹر اسمٹ صاحب نے تجویز کیا کہ آجکے دن ہماری فوج ڈبل کوچ کر آئی ہے اور ماندگی راہ سے عاجز ہے آج لڑائی کرنا بہتر نہین ہے اور وقت رات کا ہے مگر سکھون نے نہین مانا چنانچہ دو سو آدمی انگریزی فوج کے ضائع گئے اسمٹ صاحب نے جانب فیروزپور جسکو آگے پھیر دیکھتے تھے اپنا لشکر ہٹایا چند انگریز سکھونکے قید مین گئے لیکن اسمٹ صاحب نے وہ وقت ٹال کر اوسی روز ۲۶ جنوری ۱۸۴۶ء کو دو پہر رات گئے چاندنی نکلتے وقت سوارون کو ہمراہ لیکر سکھو نپر حملہ کیا اور تمام فوج سکھون کی قتل ہوگئی اور باقیماندہ لاہور بھاگ گئی قلعہ ملک پٹیالہ جو سکھون نے راجہ سے لیکر تمام ملک اپنے قبضہ مین کر لیا تھا وہ سرکار نے مہاراجہ پٹیالہ کو دیدیا سکھون کو کامل یقین تھا کہ راجہ گلاب سنگھ صوبہ دار جمون ضرور مدد اپنے قول کے موافق دیگا مگر اوسکو خود منظور تھا کہ یہ ظالم فوج تباہ ہوجائے وہ کب مدد دینے کا تھا اور رانی چندہ کنور بھی یہی چاہتی تھی اوسنے روپیہ دینا بند کر دیا اُن لوگون نے عہد کیا تھا کہ اگر اب فتحیاب ہوکر پھر لاہور جاوین گے تو رانی کو معہ دلیپ سنگھ کے قتل کرکے دوسرے شخص کو راجہ وہان کا بنا دین گے اور گلاب سنگھ کو نکال کر عہدہ دوسرے کو دیدین گے لیکن ایسا ہوا کہ پھر خدا نے اون لوگون کو لاہور نہ دکھایا +

بادشاہت پر پیدا کیا کہ سوائے اونکے کوئی سردار مجاز گفتگو دربار رانی چندہ کنور کے نہ تھی اور وہی فوج خزانہ بھی اوٹھاتے تھے رام سنگھ کو جو برادر رانی چندہ کنور کہ جو وزیر دلیپ سنگھ تھی یہ حرکت نہایت زبون معلوم ہوئی اور دلیپ سنگھ کو اور رانی کو جانب تخفیف تنخواہ فوج خالصہ کے جو ع کیا اوس فوج نے اوس وزیہ کو تبتیغ کیا اور ملک مین جابجا غدر مچادیا اور ستلج عبور کر کے عملداری کمپنی مین لوٹ مار کرنا شروع کی۔

وجہ بنای مخاصمت از جانب سکھان باسرکار انگریزی و آغاز مہم اول در لاہور

ماہ اکتوبر ۱۸۴۵ء سے مارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر گورنر جنرل کنور ہند سنکر کہ لاہور مین فوج نے بلوہ مچایا ہے شاید اس طرف نہ اتر آوے اوسکے بند وبست کو لودھیانہ کی چھاؤنی مین تشریف لے گئے اور بند وبست مین تھے کہ کسی قدر فوج زیادہ قریب دریاے ستلج کے مقرر کیجاوے کہ وہی سرحد ریاست لاہور ہے ہنوز یہ بند وبست نہ ہوا تھا کہ وزیر لال سنگھ اور تیج سنگھ سرداران فوج نے ۱۶-دسمبر ۱۸۴۵ء کو ۲۱-ہزار فوج خالصہ اور چالیس توپون کے ساتھ ستلج پار بے محابا اور ترائے گورنر جنرل نے یہ حال دیکھکر فوراً اشتہار لڑائی کا کانھ کے مقام پر دیدیا۔

کیفیت جنگ اول فیمابین سکھون اور فوج انگریزی کہ جو مقام مدکی مین بتاریخ ۱۹-دسمبر ۱۸۴۵ء کو ہوئی

گوکہ فوج انگریزی اوس وقت وہان نہایت کم تھی اور توپین چھوٹی موجود تھین اور سکھون کی فوج ۲۱ ہزار اور چالیس گران توپ موجود تھین لیکن افواج انگریزی اپنی سرکار کی خیرخواہ تھی حکم سنتے ہی مانند شیرون کے ہرن کے بڑے گروہ پر دوڑی لیکن چونکہ توپ انکی بہت کم مقدار تھی اور سکھون کا توپخانہ خوب مضبوط تھا بہت سپاہ انگریزی قتل ہوئی اور کمانڈر انچیف صاحب نے یہ حال دیکھکر فوراً توپخانہ دشمن پر حملہ کردیا اور اپنی جرات سے اونکی فوج کو شکست دی کہ وے لوگ تمام اپنا اسباب چھوڑ کر بھاگے اور بہت سی توپین اور خیمہ وغیرہ جو اون لوگون سے لیجاتے نہ بنے وہ سرکار کے قبضۂ اقتدار مین آئے اور وے لوگ اپنی جانین بچاکر پس پا ہوے۔

وزیر رنجیت سنگھ مسمی دھیان سنگھ سے بیزار ہوکر چیت سنگھ کو کہ مطلق احمق تھا وزیر کرنا
چاہا مگر کھرگ سنگھ کے بیٹے نونہال سنگھ نے چیت سنگھ کو فرصت پاکر قتل کر ڈالا مگر اوسکے
افسوس مین کھرگ سنگھ ماہ نومبر ۱۸۴۰ء مین مرگیا اور یقین تھا کہ نونہال سنگھ رنجیت سنگھ
ثانی جانشین ہوگا مگر افسوس ہے کہ باپ کی کریا حسب رواج مذہب کرکے بسواری فیل آتا
تھا کہ ایکبارگی بطور سلامی کے جو دروازہ قلعہ پر ایک سو پچاس ضرب توپ پڑھی تھی جیسے
ہی راجہ نونہال زیر دروازہ آیا ایکبارگی سلامی کر دی گئین کہ اوسکے صدمہ سے دروازہ
قلعہ کا نہال سنگھ پر گر پڑا اور وہ بھی مرگیا اب سلطنت لاوارث رہی قصہ کوتاہ یہ
رنجیت سنگھ کا پسر دوم شیر سنگھ گدی نشین ہوا اور شیر سنگھ بھی نہایت دانا اور عقلمند تھا
اور سرکار کمپنی سے مثل رنجیت سنگھ کے اخلاص رکھتا تھا لیکن وزیر دھیان سنگھ اسکی
فضول خرچی سے نہایت ناراض ہوا یہانتک کہ دغا سے[1] شیر سنگھ کو مار ڈالا اور اوسکے
وارث نوجوان کو بھی مانند گوسفند کے ہلاک کیا تین روز کے بعد یہ حال طرفداران
شیر سنگھ کو معلوم ہوا کہ دھیان سنگھ کی سازش سے مہاراجہ شیر سنگھ مارا گیا فوراً اون
لوگون نے دھیان سنگھ اور اوسکے وارث ہیرا سنگھ اور اوسکے برادرزادہ اوتم سنگھ بن
گلاب سنگھ کو جو اوسکے ہمراہ تھا قتل کیا اور تین روز تک بڑا کشت وخون رہا اور بعد قتل
ہونے دھیان سنگھ اور اوسکے وارث ہیرا سنگھ وغیرہ کے وہ بلوہ رفع ہوا اور پھر سبھون
نے صلاح اور مشورہ کرکے دلیپ سنگھ کو کہ نہایت شیر خوارہ بیٹا رنجیت سنگھ کا تھا تخت نشین
کیا اور اوسکی مادر رانی سماۃ چندہ کنور کو مختار سلطنت تابالغ ہونے دلیپ سنگھ کے کیا
اور برائے نام یہ ریاست قائم ہوئی مگر تمام سردار اور فوج خاطر خواہ اور خود مختار تھی اور
جو کبھی طبیعت چاہتی کام کرنے کے لیے شاذونادر رانی صاحبہ سے حکم لیا یہانتک کہ پیادگان
فوج خالصہ نے اپنی تنخواہ ۹ ماہواری مقرر کروائی اور فوج خالصہ نے یہانتک رعب

[1] واضح ہو کہ دھیان سنگھ وزیر نے مہاراجہ شیر سنگھ کو بناصنی سے ممانعت کی راجہ نے اوسکو دور کار دیا اوسکے
دوسرے روز ایک مجرم کو قتل کیا دھیان سنگھ نے اوسکے بھائی کو جو سردار فوج تھا اسکے بجی کر دیا اوسنے آکر دھیان راجہ قواعد دیکھتے تھے بندوق سے
تینچہ سر کیا اور راجہ کا کام کیا راجہ نے مرتے وقت یہی کہا کہ یہ کیا دغا ہے۔

گوکہ رنجیت سنگہ ناخواندہ اور مطلق جاہل تھا لیکن عقلمندی اور شجاعت مین خواندہ لوگ پیش نہین
پاتے تھے ایک چشم اور چیچک رو تھا صاحبان انگریز اپنی تاریخ مین رقمطراز ہین کہ وہ شخص آپ
سے کسی پر حملہ نکرتا تھا اور اگر اوس سے کوئی از خود رہبر پرخاش آتا تھا تو البتہ مقابلہ کرتا تھا اور
مغرور اور گستاخون کو اسنے ایسا پست کر دیا تھا کہ اوسکی زندگی مین کوئی پھر سر سو سر نہ اوٹھا
سکا اور کاروبار بادشاہت کا بحالت ناخواندگی بلا مدد اور شراکت کسی اور کے انجام کرتا
تھا ذرا غفلت نہوتی تھی اگرچہ رحم اور افسوس رنجیت سنگہ کے مزاج مین نہ تھا مگر رعیت
پر بھی ظلم نکرتا تھا اور صاحبان فرنگ سے بھی صلح رکھتا تھا اور خیر خواہی کرتا تھا سب سے
زیادہ عقلمندی اوسکی یہی تھی اور رنجیت سنگہ بعوض خون کے کسی کو قتل نکرتا تھا
بلکہ مجرم کے دست اور بینی تراش کے کوہستان کو بھیجدیتا تھا گویا جلاوطن کرتا تھا
اور قابل دید اسکا دربار تھا بکرم اور بھوج اور اکبر کے بعد اسیکے دربار مین ۹ رتن موجود
تھے رتبہ مین شاہ رنجیت سنگہ لکھا گیا لارڈ اکلنڈ کی ملاقات کرنیکے بعد بیمار ہو گیا اور
۲۷ جون ۱۸۳۹ء شام کے وقت ہوش وحواس کے ساتھ ۵۸ برس کی عمر مین
مر گیا جب اوسکی لاش گنگا جل سے نہلا کر چندن کے بوان پر جو طلائی پھولون سے
سجا ہوا تھا جلانیکے لیے لے چلے چار رانیان عمدہ عمدہ پوشاک پہن کر اوندیوں سے
آراستہ نہایت خوبصورت ہمراہ گئین رانی کندن کنور راجہ سنسار چند راج پونت والی کانگڑہ
کی لڑکی راجہ کا سر گود مین لے کر چتا پر بیٹھ گئین تھین باقی تین رانیان جنمین دو سولہ
سولہ برس کی نہایت خوبصورت اور ایک ۱۹ برس کی اور ۷ لونڈیان اوسکے چوگرد
بیٹھ گئین اور نہایت خوشی کے ساتھ کہ ذرا رنج کا نشان اون کے چہرے پر نہ تھا
سبکے دیکھتے دیکھتے جلکر خاک ہو گئین اہل تاریخ کا قول ہے کہ جب چتا مین آگ لگا دی
گئی ایک تھوڑا سا بادل آسمان پر آکر چند بوند برس گیا گویا مہاراجہ رنجیت سنگہ کے
واسطے خود آسمان رویا +

احوال مختصر بعد وفات راجہ رنجیت سنگہ

رنجیت سنگہ کے مرنیکے بعد اوسکا بڑا بیٹا کھرک سنگہ جانشین ہوا مگر کھرک سنگہ نے

تازندگی باوجودیکہ سرداروں نے اوسکو بچایا مگر وہ شخص براہ دانائی ہرگز بجز اخلاق اور دوستی کے کبھی سرکار انگلشیہ کا بدخواہ نہ ہوا مہاراجہ رنجیت سنگھ کے یہان کل سپاہ ۷۵ ہزار تھی اوس مین ۳۰ ہزار فوج خالصہ کی ہم قوم اور سکھ تھے بیش تنخواہ پاتے تھے اور قواعد مثل انگریزی افواج کے سکھلائے جاتے تھے اور علاوہ اون کے ۲۵ ہزار سوار اور گولہ انداز تھے کہ کام توپ کا سکھلاتے تھے اور بہت سے فرانسیسی انگریز واسطے تعلیم کے مقرر تھے کہ قواعد فوج کو سکھلاتے تھے اور ایک سو پچاس توپ عمدہ اور کارآمد میگزین مین تھین اور پنجاہ ہزار سوار اور پیادے بجاے تنخواہ کے نان کار پاتے تھے اور واسطے تنبیہ زمینداروں کے علاوہ ان ۳۰ ہزار کے مقرر تھے سنہ ۱۸۱۸ء مین ملتان اور پشاور اور سنہ ۱۸۱۹ء مین کشمیر رنجیت سنگھ نے فتح کیا گو کہ رنجیت سنگھ کی عملداری سرکار اپنی کے بندوبست کو پاتے تھے مگر تاہم ذرا تفاوت نہ تھی اور بہ نسبت ریاستون ستارہ کے مانند ماہتاب کے تھے آمدنی اوسکی ۳ کرور روپیہ سالانہ کی تھی سرکار نے اوسی ملک سے زیادہ وصول کی اوسکے خزانہ مین ۷ کرور روپیہ نقد علاوہ اسباب کے تھا شاہی تنخواہ بیجاتی تھی تاجرون سے محصول بہت تھا اہلکار اوسکے رشوت خور اور اوسکی عملداری کی سرحد حسب ذیل تھی اور مثل بادام کے اوسکی حکومت کا نقشہ تھا چنانچہ آگے درج ہوگا۔

حد شمال ملک دلمصق بکوہستان ہمالا — حد جنوب ملک شرقی تا دریاے ستلج

حد غرب تا دریاے سندہ — حد شرق جنوب سے ملا ہوا

نقشہ سلطنت رنجیت سنگھ و ملک لاہور



اور آبادی اوسکے ملک کی برابر زمین اور ہموار تھی اور پانچ دریا اوسکی مملکت تک تھے ستلج اور بیاہ اور راوی اور چناب اور جہیلم اور زمین لاہور کی نہایت سیر اور زرخیز ہے اور چاردوانہ رنجیت سنگھ کی حکومت مین تھے۔ باری۔ رچنا۔ سچ۔ ساگر اور نقشہ تو درج ہی ہوچکا ہے۔

یہ خط شمال کیطرف کوہ ہمالا سے بعد چار سو میل کے فاصلہ کو ملا ہے

بطور فاتحہ نانک شاہ کے حلوائے بے دودھ کہ جس مین میوہ اور گھی اور میدہ اور شکر ہموزن ڈالتے ہین بناتے ہین اور وہ کڑاہ گورو نانک کا معروف ہے گوشت اس قوم مین مادہ گاو نرگاو وغیرہ کے سوائے تلوار کا مارا ہوا سب حلال ہے انھین سکھون کا گورو گوبند جسنے اورنگ زیب شاہ ہند کے عہد مین بلوہ مچایا تھا آخر گرفتار ہوا اسکا حال خیابان پہلے تاریخ ہذا مین درج ہو چکا ہے مکرر لکھنا فضول ہے اتنا ہی لکھنا کافی ہے کہ جب سلطنت دہلی پر ضعف آیا اور پنجاب مین سکھون کا دخل ہوا تب اہل اسلام کو نماز ادا کرنا دشوار ہوا مردون کو قبرون سے نکلنا پڑا شیعون نے تعزیہ داری راست راست گریہ وزاری سے اپنے مکان کے اندر تاریک کوٹھری مین کی اور سنت جماعت والون نے اپنی مسجدین تہ خانون مین بنائین۔

بیان پیدایش مہاراجہ رنجیت سنگہ کا بہ تفصیل

کہ ایک غریب شخص کا شتکار مسمی دیسو رہنے والا کسی موضع گردونواح پنجاب کا اور قوم کا سکھ اور اوسکا بیٹا نودہ سنگہ بعد وفات دیسو کے اپنے باپ کی میراث کا مالک ہوا اور اوسکے تین لڑکے مسمے چیت سنگہ اور لہنا سنگہ اور مہا سنگہ تھے سنہ ۱۷۸۰ء مین بعد وفات نودہ سنگہ کے چیت سنگہ جانشین ہوا اور اوسنے ایک موضع کا ٹھیکہ میر منوصوبہ دار لاہور سے لیا اور تھوڑے عرصے مین اپنی دانائی اور کارروائی سے اس قدر ذی رتبہ اور دولتمند ہوا کہ گوجرانوالہ مین اوسنے گڈھی بنائی اور بہت سی زمینداری خرید کرلی اور کسقدر فوج اور لشکر بھی رکھا بعد وفات چیت سنگہ اور لہنا سنگہ کے مہا سنگہ جانشین ہوا اور شاہ عالم کے عہد کے درمیان اوسکو خطاب سرداری کا عطا ہوا جب کہ اوس نے وفات پائی اوس وقت مہاراجہ رنجیت سنگہ کی عمر صرف ۱۲ برس کی تھی اسی باعث سے کاروبار زمینداری اور ریاست کا رنجیت سنگہ کی خوشدامن اور مان پانچ برس تک انجام دیتی رہین سنہ ۱۷۹۳ء مین مہاراجہ رنجیت سنگہ قابض ریاست ہوا سنہ ۱۸۰۱ء مین رنجیت سنگہ نے اضلاع افغانستان کو جو دریاے سندہ کے شرقی کنارہ پر واقع ہین فتح کرکے اپنی حکومت مین ملالیا اور سنہ ۱۸۰۹ء مین سرکار کمپنی کے عہد نامے پر دستخط کرکے عہد دوستی کا کیا اور

آغاز چمن ثالث

از چنابان ثانی مختصر سیر گلشن ہند

در بیان محاربہ پنجاب از سکھان با فوج انگریزی من ابتدای سنہ ۱۸۴۵ع
لغایت سنہ ۱۸۴۹ع

عہد حکومت نواب لارڈ آنرابل لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر گورنر جنرل وویسرائے کشور ہند از سنہ ۱۸۴۴ع تا سنہ ۱۸۴۸ع

۲۳ جولائی سنہ ۱۸۴۴ عیسوی کو آنرابل لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر نے کلکتہ مین فرودش ہوکر ایوان گورنری مین اجلاس فرمایا اور یہ صاحب نہایت عقیل اور مدبر اور سالخوردہ تھی اون کا دلی منشا یہ تھا کہ ہندوستان مین جاکر سب رئیسان ذی شان سے باصلح رہونگا اور کسیکی بربادی کے درپے نہونگا مگر مشیت ایزدی یہ تھی کہ حکومت سکھون کی منیت ونابود ہونے کی بنیاد لارڈ ہارڈنگ صاحب کے ہاتھ سے قائم ہوئی چنانچہ یک بیک پنجاب کا ہنگامہ برپا ہوا جسکا مفصل بیان حسب ذیل ہے۔

بیان اصل بنیاد قوم سکھان

عہد بادشاہت محمد ظہیر الدین بابر ملک پنجاب مین نانکشاہ نامی درویش نے ظہور پایا اور درحقیقت وہ شخص تارک الدنیا اور مرد عارف تھا اوراوسنے ایک جدید مذہب اپنا ظاہر کیا کہ جسکی رو سے ہندو مسلمان کو ایک سمجھکر کچھ فرق نہ رکھا اور ہزارہا چیلہ انہین دو فرقون کا اوسکا ہوا اور وے سب بلقب سکھ مذہب کے مشہور ہوے اور سب مانند اوسکے تارک الدنیا ہوے تھے اور نانکشاہ نے گورمکھی نامی زبان اور علم جدید رائج دیکر ایک کتاب اپنے مذہب کا ہدایت نامہ تصنیف کیا کہ اوسکی سکھ بڑی قدر کرتے ہین اور اوسکو نہایت صفائی اور پاکیزگی سے پڑھتے ہین جو صاحب ذیشان ہین وہ اوسکی جلد زری اور مطلا بندھواتے ہین اور کمخواب وغیرہ قیمتی کپڑونکے جزدان بناکر اوسے رکھتے ہین اور ایک سالمین دو مرتبہ

اس راس نشین سے ناراض ہوکر آگرہ کو چلی گئین اور وہان جاکر طالب نشین ہوئین ہنوز تصفیہ اونکی نشین کا نہ ہوا تھا کہ مہاراجہ جھنکوجی راؤ بھی بے اولاد ۴۵ برس کی اپنی قبیلہ چھوڑکر ۱۸۴۳ء مین مرگیا اوسکی قبیلہ نے بصلاح ارکان دولت جیواجی راؤ کو متبنے کرکے گدی پر بٹھایا مگر جیواجی مذکور کم عمر تھا کام راج کا اور عہدۂ وزارت ۵ مئی ۱۸۴۳ء کو ماما صاحب کو جسکو مامور اوکا خطاب دیا گیا تھا دیا گیا رزیڈنٹ صاحب بھی اس بندوبست سے خوش ہوے مگر چند روز کے بعد رانیصاحبہ نے ماما صاحب مذکور کو نکلوا کر دادا خاصگی والے کو اس کام پر مقرر کیا رزیڈنٹ صاحب یہ حال دیکھکر گوالیار سے دھولپور چلے گئے اور یہان کچھ فوج ماما صاحب کی طرف اور کسیقدر دادا صاحب کی طرف ہوکر پرخاش پر آمادہ ہوئی اس جنگ کا نتیجہ یہ نکلا کہ دادا خاصگی قید کرکے آگرہ بھیجا گیا اور ماہ دسمبر ۱۸۴۳ء کو لشکر گورنر جنرل بہادر کا داخل سرحد گوالیار ہوا اور مہارانی صاحبہ سے گورنر جنرل نے کہلا بھیجا کہ اگر تمکو فوج انگریزی سے صلح رکھنا منظور ہے تو خرچ فوج کا زیادہ کردو اور ۲۹ دسمبر سنہ مذکور کو الصدر کو گورنر جنرل بہادر اور فوج سیندھیا سے مقام مہیپور مین بڑی لڑائی ہوئی اور فوج انگریزی نے فوج سیندھیا کو شکست دیدی اور ۵ جنوری ۱۸۴۴ء کو گورنر جنرل داخل گوالیار ہوئے مہاراجہ سیندھیا نے جدید عہدنامہ لکھدیا اور یہ عہد کیا کہ اٹھارہ برس کا جب تک جیواجی نہو جاوے راج کا کام بالکل حسب اجازت رزیڈنٹ کے ہوگا اور فوج انگریزی زیادہ رہا کرے اور اوسکے خرچ کیواسطے علاقہ جھالنسی وغیرہ سرکار کمپنی کی حکومت مین رہے اور جب مہاراج بالغ ہوجاوین اوس وقت بھی مہاراج گوالیار حسب اجازت سرکار ۹ ہزار آدمی سے زیادہ فوج کسی حالت مین نہ رکھ سکینگے اور ۱۲ جنگی اور ۲۰ چھوٹی توپ سے زیادہ راجہ گوالیار کو رکھنے کا اختیار نہوگا اور فیصلہ حسب آئین مجریۂ انگریزی فیصل ہوا کرین گی اور بلا اجازت کمپنی انگریز بہادر کے کوئی احکام سرکار گوالیار نہ مقرر کرے گی چنانچہ اب تک حسب شرائط عہدنامہ کے کاروبار ہوتا ہے اور درحقیقت اب بھی مہاراجہ کو کسیطرح کا اختیار بلا منظوری رزیڈنٹ کے نہین ہے۔

لارڈ النبرا صاحب کی تجویز اور رسم کی آزادی کورٹ آف ڈایرکٹرس کے ناپسند ہوئی اس علت سے النبرا صاحب نے عہدہ سے برخاست کردیئے گئے اور ماہ جولائی ۱۸۴۴ء مین صاحب موصوف ولایت چلے گئے فقط

بفضل خدای عزوجل چمن ثانی روبا تمام رسید

نے امیر دوست محمد خان کو ہندوستان سے طلب کر کے ستمبر ۱۸۳۸ء مین تخت نشین کابل کا کیا اور آپ مع فوج اور اون صاحبان انگریز اور میم صاحبات کے جو قید تھے لیکر کابل سے ہندوستان چلے آئے اور اوس طرف سے بالکل دست بردار ہو گئے سرکار کمپنی کا اس لڑائی مین کم سے کم ۱۵ کرور روپیہ خرچ پڑا +

کیفیت بغاوت امیران اور غارتگران سندھ کی

واضح ہو کہ ۱۸۳۲ء مین امیران سندھ سے اقرار ہو گیا تھا کہ راستہ سندہ ندی سے آمد و رفت انگریزی آدمیون کی جاری رہے لیکن جہاز فوجی کی آمد و رفت نہو گی مگر ۱۸۳۸ء مین پھر عہدنامہ ہو گیا کہ ایک رزیڈنٹ یہان رہے گا چنانچہ رہنے لگا جب کابل مین جب انگریزی فوج بنا بر مدد شاہ شجاع کے بمبئی سے سندھ ہو کر جانے لگی امیران سندھ نے روکا اور اپنے عہدنامہ کے خلاف بہت سے طریقے جاری کیئے اسی وجہ سے ۱۸۴۳ء مین سرکار کمپنی سندھ پر حملہ آور ہوئی اور بعد جنگ عظیم امیر سندھ نے شکست پائی اور کراچی اور حیدرآباد زیر اقتدار انگریزی آگیا اس لڑائی کے فتح ہونے سے امیر سندھ اور بھی خائف ہو گئے اس وجہ سے لارڈ النبرا صاحب نے سر چارلس نیپیر صاحب کو فوج انگریزی کا افسر مقرر کر کے اوس ملک کے انتظام اور انصرام کے لیے روانہ کیا اوس وقت مین میر رستم علی جو امیر خیرپور کا تھا اور سن رسیدہ بھی تھا اوسنے اپنے بیٹے کو اپنا ولیعہد مقرر کیا اوسکے بھائی علی مراد نے اپنا استحقاق ثابت کر کے سر چارلس نیپیر صاحب سے مدد چاہی اور صاحب بہادر نے اقرار مدد کا کیا اور بعد جنگ عظیم کے صاحب بہادر نے علیمراد کو جانشین کیا لیکن کچھ روز بعد پھر اوسکا بھائی علیمراد پر لشکر لایا اور بڑی جنگ کی چنانچہ وہ دونون مارے گئے بعد اوسکے شیر محمد حاکم میرپور اور سرکار سے بڑی لڑائی ہوئی اور شیر محمد نے شکست پائی اس لڑائی سے حکومت خاندان امیرون سندھ کی تمام ہو گئی اور ملک قبضۂ انگریز بہادر مین آگیا +

ذکر جنگ گوالیار اور گدی نشینی مہاراجہ جیوا جیو سیندھیا کا

جب ۱۸۲۷ء مین دولت راو سیندھیا بے آل اور اولاد مر گیا تو اوسکی بیوہ عورت سلطنت پر قابض ہو کر پہلے اوسنے چاہا کہ اپنے میکے سے کوئی شخص کو راس بٹھلائے لیکن بخوف سیاہ خاندان سے سیندھیا کے ایک لڑکے کو متبنے کر کے بلقب جنکوجی راو سیندھیا کا گدی نشین کیا مگر راسیا جیہ

ماہ فروری ۱۸۴۴ء کو استعفا دیکر ولایت کو تشریف لے گئے اور بجاے اون کے مسٹر لارڈ النبرا صاحب گورنر جنرل مقرر ہوے ۔

ذکر حکومت آنریبل نواب لارڈ النبرا صاحب بہادر گورنر جنرل و ولیسرائے کشور ہند من ابتداے سنہ ۱۸۴۲ء لغایت سنہ ۱۸۴۴ء عیسوی

۲۸- فروری سنہ ۱۸۴۲ء کو لارڈ النبرا صاحب بہادر نے اجلاس گورنری پر جلوس فرمایا اور بعد ملاحظہ رپورٹ مسٹر سیل کے بھراہی سپہ سالار جنرل پالک صاحب کے لشکر کثیر جانب کابل روانہ کیا پالک صاحب ۱۹ اپریل مین کلکتہ سے روان ہوکر ۱۶- اپریل سنہ ۱۸۴۲ء کو داخل جلال آباد ہوے اور مسٹر سیل صاحب سے ملاقات کی اور اگست کے مہینے مین قندہار سے مسٹر نات صاحب با فوج کثیر لڑتا ہوا اور قلعہ غزنی کو توڑتا ہوا اور دروازہ سومنات کا جو محمود لیگیا تھا لیتا ہوا کابل پہونچا اور ادھر سے جنرل پالک صاحب لشکر عظیم لیکر کابل پر حملہ آور ہوئے اکبر خان نے تجویز کیا کہ اب ہر طرف سے لشکر آگیا اور ہمارا لشکر کوہستانی شاید بھر بطمع زر ادھر مائل ہو جاوے تو بجز ندامت کے اور کچھ نہ ہاتھ آئے گا ایسا تجویز کرکے ایک خط سپہدار پالک صاحب کو اس مضمون سے لکھا کہ آپکا سبب لشکر کشی کیا ہے اگر واسطے رہائی قوم اپنے کے تشریف لائے ہین تو اوسکی وجہ یہ ہے کہ میرے قیدین وہ لوگ نہین ہین بلکہ ہمنے برف سے اون کو بچایا اور اقرار کیا کہ فی الحال سرما مین راستہ بند ہے ایام گرما مین تمکو ہندوستان بھیجدینگے اب بارہا کہا کہ آپ ہند تشریف لیجاوین مگر اونھون نے قسم کھائی ہے کہ جب تک امیر نہ آئیگا ہم ہرگز ہندوستان نہ جاوینگے اور اگر آپ شاہ شجاع کی مدد کو تشریف لائے ہین تو ظاہر ہے کہ وہ مارا گیا میری دانست مین اب جدال و قتال ناحق ہے بلکہ اگر آپ امیر کو بھیجدینگے تو ہم لوگ اپنے تئین نائب سرکار انگلشیہ سمجھینگے اور کبھی منہ خدمتگذاری سے نہ پھیرینگے جنرل پالک صاحب نے اکبر خان کی تحریر کو نہایت پسند کیا اور لکھا کہ ہمکو تم سے لڑنا منظور نہین ہے بلکہ رپورٹ بحضور گورنر جنرل دربارہ رہا ہونے امیر دوست محمد خان کے کی گئی ہے لیکن ہم لوگون کو اشتیاق سیر کابل کا ہے اکبر خان نے اجازت دیدی کہ آپ سیر کیجیے اور اون لوگون

پراوس پڑگئی یعنے فوت ہوگئے زندہ اور مُردہ برابر ہوگئے تھے آخر کار اکبر خان نے جو یہ خبر سنی رحم کھاکر سہ لشکر انگریزی فوج مین آیا اور سب صاحب لوگ اور مستورات انگریزی کو کچھ زندہ اور کچھ مُردہ پایا غرض جو لوگ کہ زندہ تھے اونکو انتخاب کرکے خیمہ مین لایا اور اون کی تیمارداری کی جب کہ وہ لوگ ہوش مین آئے الفنسٹون صاحب مع سب افسرون اپنے کے اکبر خان کے نہایت ممنون ہوئے اور اکبر خان بھی نہایت مؤدب اور دست بستہ پیش آیا اور کہنے لگا کہ اب ایام سرما مین آپ لوگ مقام نغان مین کہ عمدہ جگہ ہے قیام کرین اور مین آپ لوگون کی بہر طور مہمان نوازی کرونگا بعد اس ایام کے موسم گرما مین قصد ہندوستان کا کرنا چنانچہ سبھون نے قبول کیا اور نغان مین قیام پذیر ہوئے بہت سے سپاہیون کو الفنسٹون صاحب نے زاد راہ دیکر جلال آباد روانہ کردیا اور وہان اکبر خان ہر روز اون لوگون کی خاطر داری کرتا تھا اون سپاہیون نے جلال آباد مین آکر تمام بربادی فوج اور آفت برف کی سٹرسیل سے بیان کی اور کہا کہ بقایا افسر مقام نغان مین اکبر خان کے یہان قید ہین اور اونسے سبکو قلعہ نغان مین بند کیا ہے سیل صاحب نے یہ خبر سنکر بہت تاسف کیا اور جناب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند کو جملہ احوال لکھکر خواستگار مدد کا ہوا اور ادھر اکبر خان نے قلعۂ غزنی کا فتح کیا اور بادشاہ شجاع نے بخوف اکبر خان کے سوداگرون کا بھیس بنایا اور روانہ ہوا ماہ مارچ ۱۸۴۲ء کو بدمعاشون نے اوسکو ہلاک کرڈالا ابھی مہم کابل فتح نہوئی تھی کہ جناب نواب سٹر اکلنڈ صاحب گورنر جنرل ماہ فروری

عہ ہمہ را بآسایش وخواب وخورد ۔ ہمہ آسودگی سوی نغان ببرد ۔ گزیدہ بیک قلعہ جا دادو گفت ۔ کہ ایجا بمانید باعیش وجفت ۔ درآرم ہمہ ساز وسامان فراز ۔ کہ جان گرد وارد دہانے نیاز ۔ نیارم بجان کسے ہیچ رنج ۔ رسانم بہر نا مورا سپ وگنج ۔ برفت وبہ تیمار خواب وخورش ۔ کہ ہر یک بیاید بجان پرورش ۔ بہ تندی نجستن نہ دارم نگاہ ۔ نباشد بجان کسے کینہ خواہ ۔۱۲۔

عہ زسرما سیہ برفسردہ برد ۔ بلان ودلیران ومردان گرد ۔ بدینسان چو شد کار لشکر تباہ ۔ درآمد بہ اندیشہ تا یان راہ ۔ ہمہ بخت گردنفراز کردند ۔ بجانہا زرم وتیمار کرد ۔ بپیمود الفنسٹن سلیمان ۔ چو پانجہار وکابل دران ۔ بکمی دگر یارش پہلوان ۔ ہمہ بازن ودختر وبچگان ۔ بن ودختران تو ضعف ونزار ۔ فتادند در دست دشمن اسیر ۔ ہر انکس کہ او زندہ بود ومرد ۔ ہمہ را گرفتار کرد دبرد ۔ بہ نغان ہمہ بند بر گذاشت ۔ کنون سوے تو خواہد سرفراشت ۔

شاہ شجاع نے خلاف مرضی اور بے دانست وزیر گنائن صاحب کے ایک لشکر پوشیدہ اس نیت سے روانہ کیا کہ اکبر خان کو خیبر مین جا کر ہلاک کرے کیونکہ وہان وہ تنہا ہے لشکر کو دیکھکر اکبر خان کے ایک سائیس نے زبان پشتو مین جا کر عرض کیا اکبر خان نے فوراً وزیر گنائن کو فریبی اور جعلی تصور کر کے ۲۳ - دسمبر ۱۸۴۱ء کو وقت دوپہر قتل کیا اور ڈریور صاحب کو گھوڑ دوڑ سے روندایا کنجی اور لارنس صاحبان کو قید کر کے خاص اپنے لشکر مین چلا آیا جب الفنسٹون صاحب کو اس واردات سے یعنی قتل لارڈ گنائن صاحب سے اطلاع ہوئی بعد گریہ وزاری تمام کے الفنسٹون نے پھر اکبر خان کو اپنے اوپر مہربان کر کے بارادہ صلح قلعہ کابل چھوڑ کر معہ ۴۴ ہزار سوار پیادہ علاوہ شاگرد پیشہ اور اہل بازار اور مستورات کے ۶ - جنوری ۱۸۴۲ء کو وقت دوپہر باعانت اکبر خان روانہ جلال آباد ہوئے اور اکبر خان نے بنا بر دوراہ اپنا ایک لشکری مسمی بدر خان کو مع کسی قدر لشکر کے اونکے ہمراہ روانہ کیا چنانچہ کابل سے ۵ کوس باہر مقام بوت جاک مین انگریزی لشکر مقیم ہوا اکبر خان نے سامان دعوت وضیافت اور میوۂ تر و خشک افراط سے روانہ کیا رات کے وقت چند بلوائیون نے کہ بعض مورخ کہتے ہین کہ مشورہ اکبر خان کا تھا لیکن صحیح نہین معلوم ہوتا ہے فوج انگریزی پر ایک لشکر عظیم کے حملہ کیا انگریزون نے بدر خان کی سازش سمجھکر اوسکو مقید کیا اوسکا باپ اکبر خان سے فریادی ہوا اکبر خان نے چارون طرف سے انگریزی فوج کو گھیر لیا اور بڑی سخت لڑائی ہوئی اور بہت لشکر انگریزی کام آیا رات کے وقت ناگہانی آفت سے اس قدر برف پڑی کہ تمام فوج انگریزی

---

۱۲ برج آسمان گشتہ کافور بار ۔ زمین شد ز یخ بستہ الماس وار ۔ ازان برف صبح دہشت دربستہ شد زمین ہا فلک پاک پیوستہ شد ۔ ہمہ روز و شب برف بود و ہوا بتگرگ ہمی راند گردون بلا ۔ ازان یخ ہوا گفتہ چون زمہریر بلرزد بستہ راہ دم اندر نفیر ۔ ہمہ شدانان درونا لان فگار ۔ ز رفتار پا ماند و باد و ز کار ۔ ز تن جنبش دست دفسوا شد ۔ سلیح و سپ جملہ بیکار شد ۔ سیاہ و ہمہ سروران فرنگ ۔ ہمہ سر فسردند چون لخت سنگ ۔ ازان یخ چنان شد گذرگاہ دشت ۔ کہ شد رنگ دست و انگشت مشت ۔ فرو ریختہ از تن مردمان ۔ بی و پوست پا گوشت از استخوان ۔ ہوا بود یخ بود و سرما سخت ۔ نہ یارا کہ آتش نہ مورید رخت ۔ فرو بستہ شد پای توپ و تفنگ ۔ ز آب شبنم ز برف و ز رنگ

سے نہ تھا لیکن صرف شاہ شجاع کے کہنے پر کہ سراسر بد اندیش اور خلق سوز ہے کمپنی نے
اسکو فریب مین آکر نقصان اپنے زر اور فوج کا ناحق کیا اور جاے غور ہے کہ جس وقت
سے قندہار اور غزنی و کابل وغیرہ سرکار نے لیا اور صدہا رفیق اور سردار اور بھائی ہمارا
حیدر خان گرفتار ہوا اور دکن روانہ کیا گیا لیکن مین اور میرے باپ نے ہرگز ہرگز قصد
جنگ سرکار انگریزی سے نہ کرکے ملک خالی کرکے چلے گئے اوسپر بھی بادشاہ ظالم نے
ہماری ماں اور دوسرے بال بچون کو جفا کار جبار خان سے لیکر قید کیا بدرجہ مجبوری امیر بابا ہمارا
برسر پرخاش ہوکر آپ کے امان مین چلا گیا اب علوم ہندوستان مین اوسپر کیا حال گذرتا
ہے اور جو کہ وزیر مگنائن صاحب نے ارقام فرمایا ہے کہ ہمکو اکبر خان سے لڑنا منظور نہین
ہے پس یہان بھی راضی ہین اما ملاقات اوس وقت ہوسکتی ہے کہ صاحب از روے
اپنے مذہب کے قسم صادق آشتی کی کھاوین اور ہمارے طرف سے اے سفیر صاحب
سے کہنا کہ یہ تمام آدمی کوہی اور دشتی کہ جان کو جامہ سے باہر جانتے ہین ظلم شجاع سے
آزردہ ہوکر زندگانی سے مجبور اور برسر پرخاش ہین آپ کو چاہیئے کہ آپ یہان سے مع
افواج جانب ہندوستان تشریف لیجاوین اور ہم بحفاظت تمام اون کو خیبر سے باہر
نکال دین اور اوسی وقت فوج کو حکم دیا کہ دروازہ رسد رسانی قلعہ کا راستہ کھولدو اور سفیر
کو خلعت اور انعام دیکر رخصت کیا سفیر نے موجب جواب نامہ کا مگنائن صاحب سے کہدیا
مگنائن صاحب نے جواب لکھا کہ ہم اندر ایک مہینے کے بندوبست باربرداری کرکے قلعہ کو خالی
کردینگے مگر ہمکو کمال اشتیاق تمھارے ملاقات کا ہے اگر تم نہ آسکو تو کوئی ایسی جگہ تجویز کرو
کہ سواے ہمارے تمھارے اور کوئی وہان نہ ہو تو ہم خود آوین کیونکہ ہمکو کچھ آپ سے مشورہ کرنا
ہے از روے تحریر عبدالکریم مصنف محاربہ کابل اور قندہار واضح ہوتا ہے کہ اکبر خان نے
حسب تجویز مگنائن صاحب کے متصل پل قلعہ بالا حصار ایک خیمہ کھڑا کرایا اور مگنائن صاحب
کو لکھا کہ ہم آگئے ہین آپ بھی جلد تشریف لائیے مگنائن صاحب مع افسران ڈیریور صاحب
اور کنجی صاحب اور لارنس صاحب کے بنابر ملاقات اکبر خان تنہا قلعہ سے نکل کر خیمہ گاہ
مین آئے اکبر خان نہایت ادب اور تواضع سے پیش آیا ہنوز گفتگو نہ شروع ہوئی تھی کہ

کا ہے بہتر ہے کہ صلح کرکے اکبر خان سے مع افواج یہان سے جلال آباد چلا جانا چاہیے اور
گنا ٹن صاحب نے حسب نشار اونکے نامہ صلح کا اکبر خان کو لکھا اور قاصد کو دیکر گنا ٹن صاحب
نے فرمایا کہ زبانی بھی اکبر خان سے پیغام آشتی کا کہنا اکبر خان نے اوس خط کو پڑھکر قاصد
سے مہربانی تمام کہا کہ اے سفیر بعد سلام بسیار کے ہمارا پیغام اس طرح گنا ٹن صاحب سے
کہنا کہ ہمکو خوب معلوم اور یقین ہے کہ سرکار انگریزی کو ہرگز ہرگز سرو کار ایسے ملک خار زار

سلہ (نقل حرف بحرف خط گنا ٹن صاحب بنام اکبر خان) ای پہلوان چرا با ما کین ویچگار ربر خاستی و محبت ورزیدی
اسیر مہر خود را یاد نے کنی کہ او بلا واسطہ تہا نزد م آمدہ دلم را از اخلاص خود خوشنود ساخت و رجوع بسر کار دولتمدار ما آورد
چنانچہ ما ہم از دلداری و خدمتگزاری او ہرگاہ ہر چہ خواست دریغ نکردیم و از عتاب عقاب شاہ محفوظ داشتہ او را
حوالہ اش نکردیم و باز روے خودش بطرف ہندوستان باعزت و حرمت مع عیال روانہ ساختیم و برائے
محافظت او یکے از دوستان خود مسٹر نکلس صاحب را ہمراہ او کردیم تا در راہ ہر یک اسباب آرام و راحت
برائے او از سرکار کمپنی مہیا و موجود کند و سفارش او بحضور فرمانروائے ہند لارڈ انگلینڈ صاحب بہادر گورنر جنرل
و سپہ سالار کشور ہند نوشتیم لارڈ صاحب موصوف مشتاق ملاقات گشتہ او را در کلکتہ نزد خود طلب فرمود
و حمید رخان برادرت را از دکن طلب داشتہ حوالہ او نمود و ما بپاس ہمان محبت و الفت کہ با اسیر داشتیم مشتاق
ملاقات تو ہستیم بلکہ اسیر بوقت رخصت مرا بتاکید گفتہ رفتہ است کہ ہرگاہ پور من محمد اکبر خان از توران در
کابل آید باید کہ او را باعزت و حرمت پیش ما ہر کجا کہ باشیم بفرستے اگر خواستہ باشی در اینجا نزد ما باش و اگر گوئی ترا
پیش امیر کہ در ہندوستان است با ساز و سامان شایستہ روانہ کنم و منکہ بر تو از پدر مہربانترم و از جان و دل ترا
عزیزی دارم با من چرا با کین و پرخاش ہستے باید کہ اینہمہ در دسر و زحمت زرم و پیگار را کہ بلا سبب بر خود اختیار
کردہ بگذار و خانہ ہم را از آن خود تصور کردہ بخوف و خطر نزد من بیا تا کہ بعد ملاقات کہ بدان مشتاقم بضیافت
و مہمانداری تو قسمیکہ با میر نمودہ شد بپردازم و اگر با اینہمہ لطف و عنایات و طلب و خواہش کہ در فصول
آمدن تو نمودہ ام از کین ویچگار نگذاری پس از تشون ما کہ کوہ را چون کاہ از جا بر میکند و دریا را تشنہ میسازد و در
خشکے قیامتے برپا میسازد کجا پناہ خواہی برد مگر مرا نسبت تو کہ بمنزلہ فرزندستے ہرگز سر جنگ نیست و بجز مہر و آزرم با تو
با کین ویچگار قصد ندارم جواب با صواب نامۂ مرا فہمیدہ نیکار کہ در خلوت چیست اگر از طلب من بیائی سرت را
بآسمان سروے و بر ترے رسانم و چین نوشتہ مرا عہد و پیمان نہیار و بہان و ثوق و اعتماد کن فقط گنا ٹن صاحب

نسبت زنا بود ہو گئے سڑکین آمد و رفت کی جاری ہوئین مسافر بے خوف و خطر ذدھر
راستہ چلنے لگے بازار صاف انصاف و داد دور از شہرون تک مشہور ہوا کسی قدر چھاؤنی
بھی بنابر افواج انگلشیہ کے طیار ہو گئین تھین بادشاہ نے انعام اور جاگیرین اور
خطاب بھی عطا فرمائے سال بھر اسی طرح امن و امان مین گذرا تھا کہ بادشاہ نے رعیت
پر اضافہ لگان اور محصولات جدید اور ضبطی اور معافی اور نصف تنخواہ وغیرہ کا حکم جاری
فرمایا گو کہ سر ولیم مگناٹن صاحب نے اس امر بیجا سے بادشاہ کو روکا مگر شجاع کے ایام
زوال کے ہمراہ تھے پند سود مند صاحب کی شنکر ہوا کے جھوکھون مین اوڑا دیتا تھا تمام
رعایا اس حکم سے رنجیدہ ہوئی اور بر سر فساد ہوئی کہ اس درمیان مین ایک اور واردات
ہوئی کہ ایک افغانی کی عورت قفل ناجائز مین کسی لشکری سے پکڑی گئی اور اوس کے
خاوند نے اوسکو حسب شرع محمدی کے قتل کر ڈالا مسٹر بارنس صاحب بہادر نے کہ حاکم
فوجداری کے تھے حکم پھانسی حسب آئین انگریزی اوس قاتل کے نسبت صادر کیا
تمام سرغنائے کابل اس بارہ مین عذر خواہ ہوے کہ یہ سزا خلاف آئین اسلام ہے
مگر کچھ شنوائی نہین ہوئی پس افغانون کو ثابت ہوا کہ شاہ شجاع برائے نام بادشاہ
ہے اور عملداری انگریزی ہے کہ جو سراسر خلاف مذہب اور آئین کے ہے۔ اور تمام
افغانون نے یکدل ہو کر ۲- نومبر ۱۸۴۱ء کو تمام شہر کی دوکانین اور مکان بند کرا دیئے
اور اول جا کر مسٹر بارنس صاحب کو کوٹھی پر قتل کر ڈالا اور پھر مسٹر آسمٹ صاحب مہتمم
خزانہ کو قتل کر کے جانب قلعہ کے دوڑے اور رسدہ خانہ جو ایک چھوٹا قلعہ جو
باہر شہر کے تھا اوسکی رسد پر قابض ہو کر اوسکو جلا دیا فوج انگریزی سے سٹر
سلیٹن صاحب فوج لیکر اون کے مقابلہ کو آیا اور کسی قدر افواج کابل کو بھی
شکست دی تھی کہ ۲۲- دسمبر کو اکبر خان بھی تورانی فوج لیکر داخل ہوا اب تمام شہر اور بستی
مین کوہی اور دشتی آدمی افواج باغی نظر آنے لگی اور اکبر خان نے راستہ رسد کا بالکل بند کر کے
قلعہ بالاحصار کو کہ جس مین بادشاہ موجود تھا جا گھیرا اوس وقت مسٹر الفنسٹون اور سلیٹن نے
مگناٹن صاحب کو یہ صلاح دی کہ اب لڑائی کرنا ان جاہلون سے سراسر نقصان ہے اور فوج

مارے گئے اب امیر تنہا مع دونون چھوٹے بیٹون افضل خان اور علی شیر خان کے رہگیا اور پہاڑون مین چھپ رہا افواج انگریزی نے بہت اوسکا پتہ لگایا مگر اوسکا کچھ بھی نشان اون کو نہ ملا بعد چند روز کے امیر نے یہ تجویز کیا کہ تمام فوج تو کام آگئی اور اب روپیہ بھی نہین ہے کہ جدید فوج بھرتی کیجاوے اس سے بہتر ہے کہ سر و لیم مگنائن صاحب کی پناہ مین جاکر حسب اجازت اون کے ہندوستان مین جاکر مقیم ہون کیونکہ اکثر صاحبان انگریز رحم دل اور بامروت ہوتے ہین مجھپر رحم کرینگے ایسا تجویز کرکے ۴- نومبر سنہ ۴۱ء کو مسٹر مگنائن صاحب کے حضور مین جاکر تلوار نذر کردی چنانچہ مگنائن صاحب نے امیر کی بڑی عزت اور توقیر کرکے روانہ ہندوستان کیا اور یکم دسمبر سنہ ۴۱ء کو امیر داخل ہندوستان ہوا اور سنہ ۴۱ء مین داخل کلکتہ ہوا لارڈ گورنر جنرل بہادر نے بڑی عزت اور توقیر سے امیر کو رکھا اور ہر روز عمدہ عمدہ ضیافتین اور ناچ اور رنگ امیر کے واسطے ہوتا رہا اور جو چیز امیر نے کلکتہ مین عمدہ دیکھکر پسند کی لارڈ صاحب نے بلا دریغ براہ مہمان نوازی مول لے دی اور کہتے ہین کہ سرکار انگریزی کا عرصہ مہمانداری امیر یعنے تین مہینے مین دو لاکھ روپیہ خرچ ہوا اور حیدر خان بیٹا امیر کا دکن سے باپ کی ملاقات کے واسطے کلکتہ مین طلب ہوآیا کہ اسی اثنا مین خبر ہوئی کہ اکبر خان نے کابل فتح کیا اور بہت سی فوج کو قتل کرڈالا اور کچھ قید ہین-

ناظرین تواریخ پر مخفی نرہے کہ یہ حال آگے تفصیل وار لکھا جائیگا- اب گورنمنٹ نے اندیشہ کیا کہ آیا امیر ہند مین اپنے بیٹے اکبر خان کی جوانمردی سنکر فساد نہ برپا کرے حکم دیا کہ حیدر خان دکن واپس جاوے اور امیر کو منصوری پر نظر بند رہے چنانچہ ویسا ہوا

بیان فتنہ غارتگران کابل و مہم محمد اکبر خان بن دوست محمد خان امیر کابل مع فوج انگریزی

ناظرین تواریخ پر روشن ہو کہ اب کابل پر بخوبی سلطنت شاہ شجاع کی ہوگئی اور تمام افغانستان پر قابض اور دخیل ہوا و زوار راہزن بحسن انتظام مگنائن صاحب کے

کے درمیان مین مقیم تھا اس امر کی اطلاع دی اور فوج بنابرد دکے طلب کی مسٹر
سیل صاحب نے کابل کو لکھا اور وہان سے قریب دو ہزار فوج کے بنابرد دکائن و
رایٹ کے دینے کو حکم ہوا اور ادھر امیر نے دیکھا کہ تمام فوج کام آئی فقط دو ہزار
سپاہ باقی ہے اور ہنوز مقابلہ کرنا ہے امیر اسی پس وپیش مین تھا کہ مسجد نام سردار
قلعۂ بشدؔ نے خبر آمد امیر سنکر مع اپنی سپاہ کے بنابر مدد امیر کے آپہونچا اور ادھر
کائن ورایٹ صاحب نے قلعۂ بشد پر حملہ کیا مگر افسوس ہے کہ دونون جوان کام
آئے کہ اونکی لاش کا بھی پتہ نہ لگا مگر مسٹر سیل صاحب نے یہ حال سنکر لارنس
صاحب کو مع فوج کے ہندوکش سے طلب کر کے دونون سردارون نے قلعہ بشد
کا محاصرہ کیا اور بعد ایک ہفتہ کے قلعہ کو توڑ دیا اور سید مسجد سردار مارا گیا امیر دلیری
سے لڑتا ہوا مع فوج قلعہ سے برامد ہوکر ایک پہاڑ پر مقیم ہوا اور وہان سے بھاگ کر
مع فوج کے قلعۂ عالی حصار مین پناہ لی مسٹر سیل نے اوس قلعہ کو بھی گھیر لیا امیر نے
بعد جنگ اور قتل بسیار کے قلعہ مین آگ لگادی اور فوج انگریزی سے لڑتا اور ایک
وار مین چار چار خون کرتا ہوا ایک پہاڑ پر جا پہونچا اور وہان سے قلعہ نکرو مین پناہ
لی مگر حاکم قلعہ ظاہر مین امیر سے دوست بنکر مروت دکھاتا تھا مگر باطن مین دشمنی سے پیش آیا اور
قریب دیکر مسٹر سیل صاحب کا لشکر وہان بلوالیا امیر نے اول حاکم کو مع فوج اور اوسکے
خاندان کے قتل کیا پھر قلعہ کو جلادیا اور ایک پہاڑ پر سے برسر مقابلہ ہوا اور چند روز
اس قدر لڑائی ہوئی کہ مسٹر سیل صاحب امیر کی دلاوری سے عاجز آگئے آخر یہ صلاح
ہوئی کہ ایک ایک سردار تنہا اور امیر تنہا مقابلہ کرین چنانچہ پہلے مسٹر فریسبرز صاحب
نے مقابلہ امیر کا کیا صاحب نے کہا کہ اول آپ حوصلہ دل کا نکالین چنانچہ فریسبرز صاحب
نے ایک تلوار امیر کے بازو پر ماری امیر کے بازو پر زخم بھی نہ لگا دوسری مرتبہ امیر نے ایک
تلوار مین اونکا کام تمام کیا فریسبرز کے مرنے کے بعد کپتان شونصاحب نے مقابلہ کیا
دو تلوارین اونکا نشہ شراب اجل پیتے ہی اوتر گیا یعنے مرگئے قصہ کوتاہ اسی طرح سے
قریب ایک ہزار افسر اور مرد انگریزی فوج کے کام آئے اور ہوسوار امیر صاحب کے

صلہ
نام قلعہ
یا فصل
کہ طلب کابل
کیا ہے ۱۲

چاہتا تھا کہ اپنے تئیں خنجر سے ہلاک کرے مگر سردار قندز نے امیر کو سمجھایا کہ اے امیر اگر یہ ہین زیست سے تو آزردہ ہے تو بہتر ہے کہ جس قدر فوج ہماری ہے وہ اور کسیقدر کو ہی آدمی جمع کر کے مقابلہ سرکار کابل کا قصد کر اگر فتحیاب ہوا تو کیا بات ہے اور اگر مارا گیا تو بھی ناموری ہے امیر اس بات پر راضی ہوگیا اوس وقت سردار قندز نے اپنی تمام فوج کہ اوسمین اقوام مندرجہ ذیل کہ قسم افغانسے تھے۔ غور۔ غلزی ساوان۔ قندز۔ بلخ۔ بغلان۔ وغیرہ جمع کر کے ایک لشکر کثیر اور جم غفیر سمیت بجانب کابل روانہ کیا اور ادھر شجاع نے امیر کو جو دیکھا تو نہایت تردد مین ہوا لیکن گفائن صاحب نے امیر کے لشکر سے مقابلہ کرنا سہل سمجھکر بادشاہ کو نہایت دلاسا دیکر الفنسٹون صاحب کو بنا بر مقابلہ کے حکم دیا صاحب ممدوح نے اول ۴ ہزار فوج مسٹر لارنس صاحب کو دیکر فرمایا کہ تم راستہ ہندوکوہ کا روکو اور دوسرا حصہ ۴ ہزار فوج کا مسٹر برنی صاحب کو دیکر حکم دیا کہ تم راستہ غور کا بند کرو اور ۸ ہزار فوج مسٹر ریٹ صاحب اور کائن صاحب کو سپرد کر کے بنابر مقابلہ امیر کے روانہ کیا اور ۴ ہزار فوج مسٹر سیل صاحب کے سپرد کر کے فرمایا کہ تم ان چارون افسرون پر افسر مقرر کیے گئے چنانچہ اسی طرح سے افسران مندرجۂ بالا نے چارون طرف سے امیر کا مقابلہ کیا اور مسٹر واکر اور کائن وریٹ نے دو ہفتہ فوج کا مقابلہ کیا اور تمام فوج اوسکی قتل ہوئی مگر آخر امیر شکست پاکر پہاڑ کے غارمین پوشیدہ ہوئے اور کئی ہزار روپیہ دریا مین ڈالدیا کہ امیر کے ہاتھ نہ آئے اور زبانی واکر صاحب کے مسٹر سیل صاحب کو کہ کابل اور رزم گاہ

سلہ گفتگوی مسٹر واکر صاحب با مسٹر سیل صاحب بہادر) بدو گفت واکر کہ ای سرفراز بیچگونہ کہ چون رفت در ترک و تاز ۔ بہا تا تو دانی کہ نامش امیر ۔ نہنگ است یا دیو یا نر شیر ۔ چو ابر بلا آمد از سوی بلخ ۔ ہزار بہ تیغش شتدم کام تلخ ۔ دل شیر میدرد و صف پیل بندی ۔ خروشد چو دریای نیل ۔ درآید بچنگش اگر اژدہا ۔ ازان چنگ و گیرش نیابد رہا ۔ نیند یشد از زخم توپ و تفنگ ۔ تن خویش در آتش زند بیدرنگ ۔ درآید بقلب سپہ بی ہراس ۔ ندارد بجان و تن خویش پاس ۔ تن او زپولاد یا آہن است ۔ چہ مردست او یا کہ آہرمن است ۔ سپاہش تنگ مایہ و کم عدد ۔ ندانم کہ غول اندیا دیو و دد ۔ ندانم تن شان ز خارا مگر ۔ کہ ناید بر و در جہنم اثر ۔ چو سالار خود حملہ یا گر ز و تیغ ۔ ندارد ندر دادن جان دریغ ۔ انتخاب از محاربہ کابل و قندہار ۱۲ ۱۲ ۱۲

سلہ یہ دونوں افسرون سے بعضے تواریخ ہندوستان کی بنا پر اور بعضے بمبئی کیریر اور ڈاک مورخہ ۱۲

حال امیر دوست محمد خان کا بعد شکست پانے اوسکے کے

ناظرین تواریخ پر مخفی نہ ہے کہ امیر دوست محمد خان کابل سے بخوف شاہ شجاع کے قندز بھاگ گیا اور سردار قندز نے بڑی عزت اور تواضع سے رکھا اور عہد کیا کہ حتے المقدور ہم تمھاری مدد کرین گے کہ اسی اثنا مین کچھ روز بعد شاہ شجاع نے سردار قندز کو پیغام دیا کہ تم امیر کو ہمارے حوالہ کردو ورنہ تمھارے حق مین بہتر نہ ہوگا سردار نے جواب دیا کہ مین فرمان بردار بادشاہ ہون مگر امیر مجھسے زیادہ زورآور ہے اوسکو کسی طرح مین گرفتار نہین کرسکتا ہون اور امیر کو بہت سا دلاسا دیا کہ اسی درمیان مین شاہ توران نے اپنے قاصد کے ہاتھ امیر کو بلا بھیجا اور سردار قندز نے بھی امیر کو صلاح دی کہ تمھارا نصیبا جاگا جو شاہ توران نے بلایا بہتر ہے کہ تم چلے جاؤ امیر نے فوراً راستہ توران کا لیا اور بلخ سے اکبر خان کو ہمراہ لیکر توران پہونچا بادشاہ نے بڑی عزت اور توقیر سے اوتارا اور بعد چند روز کے اپنی فوج سے مشورہ کیا کہ تم لوگ ہمراہ اسکے بنا بر مدد مہم کابل کے جاؤ اون لوگون نے فرمایا کہ حضور بعد گذر جانے موسم سرما کے کہ ہنوز راستہ افغانستان کا برف سے بند ہے ہم لوگ طیار رہین امیر اور اکبر خان دونون فوج کے اس کلام سے آزردہ ہوکر راستہ قندز کا لیا بادشاہ نے بہت سمجھایا اور واپس لانے کی امید سردار کو بھیجا کہ جسسے امیر برسرپرخاش ہوے اور باپ بیٹا دونون رنجی ہوکر توران واپس آئے شاہ توران نے اونکا مرہم کیا جب صحت ہوئی بہت سا لباس فاخرہ اور نقدی دے کر فرمایا کہ اے امیر اب ہماری فوج تجھسے اور تیری سخت کلامی سے بیزار ہے بہتر ہے کہ تم چلے جاؤ امیر نے وہان سے قندز کا راستہ لیا اور وہان پہونچکر آپس مین مصلحت کی کہ عیال و اطفال کو حاکم کش کے پاس جو نہایت رفیق ہے بھیجکر آپ کچھ فوج جمع کرے ایسی صلاح کرکے اپنے چھوٹے بھائی جبار خان کے ہمراہ امیر نے اپنے عیال و اطفال مقام کش کو روانہ کیے اور ادھر شاہ شجاع نے جبار خان کو اتنا روپیہ کا لالچ دیا کہ اوسنے امیر کے لڑکے اور عورتین بادشاہ کے حوالہ کردیئے اوبادشاہ نے اون کو قید کیا جب امیر کو یہ خبر پہونچی نہایت پژمردہ ہوکر

فوج کم تھی سندھ سے مسٹر بیل صاحب چار افسران کپتان کلبرن اور مسٹر کلارک صاحب اور مسٹر رائیٹ صاحب اور مسٹر مور صاحب کو معہ فوج کے بنابرد ولودی صاحب کے بھیجا مگر راہزن اور کوہی آدمیون نے اوس فوج کو بالکل تباہ اور برباد کردیا اور لودیصاحب نے بعد جنگ و جدال بسیار شکست کھاکر قلعہ خالی کردیا اور محمد نصیر خان بجاے باپ کے جانشین ہوا اور مسٹر لودی صاحب کو قید کیا ٭

حالات شکست اور فتح نصیر خان سے جب شاہ شجاع کو خبر پہونچی فوراً بہ تجویز مسٹر ولیم مگنائن صاحب کے مسٹر شیشی صاحب سے فوج کابل سے اور مسٹر ڈیمر صاحب حسب الحکم رزیڈنٹ سندھ کے با فوج قلعۂ قلات کو پہونچے نصیر خان باستماع اس خبر وحشت اثر سے لودی صاحب کو زندان خانہ مین قتل کرکے اس مضمون سے ڈیمر اور شیشی صاحب کو پیغام صلح کا دیا کہ یہ ولایت خارزار تھی از خزانہ تھی مسکن ہم غریبون کا ہے سرکار نے ناحق شاہ شجاع کے فریب مین آکر اپنا خزانہ خرچ کرکے یہان حیران کیا اور مسٹر لودیصاحب ہمارے باپ کو بلا قصور قتل کیا اوسکا عوض ہم نے اوس سے لیا اب ہم خادم سرکار ہین اور ایسی گستاخی نہ ہوگی کہ آپ برسر پرخاش ہون دونون سردار پیغام نصیر خان کا سنکر اوس سے عہدنامہ لکھوالیا کہ ہم آیندہ سے حسب دستور خراج سرکار کابل کو دینگے اور جو فوج ہمارے ملک سے گذرے گی رسد رسانی کے ذمہ دار ہین اور ہرگز اوسکا تعرض نکرینگے ایسے عہدنامہ لکھ جانے کے بعد اونھون نے بعد غور کامل مسٹر بیل صاحب رزیڈنٹ سندھ کو رپورٹ لکھا کہ درحقیقت جرم سرکار کابل کی جانب سے ہے کہ خلاف عہدنامہ محراب خان کے اوسکو مارا اب نصیر خان عہدنامہ لکھکر امیدوار معافی مقصور قتل مسٹر لودی صاحب کا ہے بیل صاحب نے اوس عہدنامہ کو نامنظور کرکے اون سردارون پہ بڑا غصہ ہوا مگر ہنوز فیصلہ اس مہم کا نہ ہوا تھا کہ رزیڈنٹ صاحب نے وفات پائی اور مسٹر اوٹرم صاحب بہادر رزیڈنٹ سندھ مقرر ہوے کہ جنھون نے اوس عہدنامہ کو کہ جسکو مسٹر بیل صاحب نے نامنظور کیا تھا منظور کرلیا اور ملک بلوچستان زیر اقتدار سرکار کابل کے محمد نصیر خان کو بحال رکھا ٭

پر مقیم ہے مسٹر سیل صاحب اور کاکڑ سردار قوم افغانی کو بنا بر تسخیر امیر کے روانہ کیا مگر ایک روز کاکڑ نے امیر کو زبانی ہرکارۂ خاص کے آگاہ کر دیا کہ وہ بھاگ گیا بادشاہ نے اس جرم مین اوسکو قید کر کے ہندوستان بھیجدیا ؛

ذکر جنگ قلعۂ قلات کا اور قتل ہونا محراب خان حاکم قلعۂ قلات کا

ناظرین کو واضح ہو کہ ممالک قلات پشتینی حکومت محراب خان کی ہے اور ہمیشہ باج گزار سرکار کابل رہے ہین اور بعد تباہی شاہ شجاع الملک کے وہ امیر کو خراج دیا کیے لیکن جب شاہ شجاع فوج انگریزی کے ہمراہ سندھ کے راستہ سے قندھار کیطرف گیا اور قلات کی سرزمین پر پہونچا محراب خان باادب پیش آیا لیکن عہد حکومت جدید مین بشاہ کو یہ شبہ ہوا کہ جس طرح سے کاکڑ سردار کوہستان کا کینہ رکھتا تھا اور ظاہرا خدمت کرتا تھا شاید وہ بھی ایسا ہی نہ کرے اسی خیال سے کمانڈر صاحب سے مشورہ کر کے سر جنکین صاحب جو سردار افواج متعینۂ بمبئی سرکار انگریزی کا تھا اور مدد کو کابل گیا تھا اونکے ہمراہ فوج دیکر روانۂ قلات کیا اور وہان جا کر سر جنکین صاحب نے بعد لڑائی بہت کے محراب خان کو قتل کیا اور حسب الحکم سرکار کابل کے مسٹر لوڈیعا صاحب کو وہانکا قلعہ اور تھوڑی فوج سپرد کر کے سر جنکین صاحب بمبئی تشریف لیگئے اور اوس تاریخ سے شمار کیا گیا کہ ہم کابل فتح ہوئی اور گورنر جنرل اکلنڈ صاحب بہادر کو ارل کا خطاب اور جنکین صاحب کو بیرل کا ولایت سے عطا ہوا ؛

تھوڑے عرصہ بعد رعایا اور قوم برادری محراب خان بلوچستان سے افغان اور خیزان نزدیک محمد نصیر الدین بن محراب خان کہ مع اپنے مادر کے شہر کچھ مین مقیم تھا جا کر تمام احوال قتل ہونے محراب خان کا بیان کیا اوسنے اپنے تمام اہل برادری اور جو رعایا اوسکے پاس گئی ہوئی اور کسیقدر فوج کہ سب ایک ہزار آدمی کا انبوہ جمع کر کے اپنی مادر سے رخصت ہو کر بنابر محاصرۂ بلوچستان کے روانہ ہوا اور پیشتر ہر چہار طرف سے راہ بند کر کے قدرے فوج سے قلعہ شال کا محاصرہ کیا اور چار مہینے برابر لڑا مگر انگریز بہادر سے وہ قلعہ نہ چھوٹا وہان سے چلکر قلعہ قلات کا محاصرہ کیا اور مسٹر لودی صاحب کے نزدیک

انعام دیا اب ادہر چند شخص زخمی باقیماندہ جنگ غزنی نے خبر امیر کو دی کہ حیدر خان تمہارا بیٹا حاکم قلعۂ غزنی لشکر کی دغا اور لوٹ جانے تلوار سے انگریزی فوج مین قید ہوکر ہندوستان بھیجا گیا اور قلعۂ غزنی کو شاہ شجاع نے سرنگ لگا کر توڑ دیا اور غزنی زیر حکومت بادشاہ شجاع الملک ہوگئی امیر دوست محمد خان ابھی اسکا جواب بھی نہ دی چکا تھا کہ ایک قاصد نے قلعۂ خیبر سے افغان اور خیزان آکر خبر دی کہ آپکے بڑے بیٹے کو جو خیبر مین مسمے اکبر خان تھا کسینے زہر کھلا دیا چنانچہ اب وہ بیہوش ہے امیر یہ خبر سنکر اطبای دانا اور حکماے یونان کو ہمراہ لیکر وہان پہونچا اون لوگون کے علاج سے اکبر خان کو صحت ہوئی تب اکبر خان اور امیر نے تمام افسران فوج کو جمع کرکے فرمایا کہ تم ہماری طرف دل اور جان سے ہو یا شاہ شجاع سے راضی ہو سبھون نے قسم کھاکر بیان کیا کہ ہم حضور کے پروردہ اور نمکخوار ہین ہرگز ہرگز شجاع سے راضی نہین ہین یہ سنکر امیر نے لڑائی کے واسطے شہر کے باہر خیمہ استادہ کیا +

ذکر فتح قلعۂ کابل

شاہ شجاع الملک نے مسٹر پامر صاحب کو مع تین ہزار فوج کے غزنی کی حفاظت کیواسطے چھوڑ کر ماہ اگست ۱۸۳۹ع کو قریب کابل کے داخل ہوا اور امیر دوست محمد خان کو مع اوسکے بیٹے کے آمادہ لڑائی کا دیکھکر وزیر گنمان صاحب سے مشورہ کیا کہ فوج افغان جانب امیر کثرت سے ہے مگر سب روپیہ کی خواہان ہے اگر اون کو انعام دیا جاوے تو یقین ہے کہ تمام سپاہ امیر کو تنہا چھوڑکر متفرق ہوجاوے اور خونریزی نہو چنانچہ اس مشورہ سے تمام فوج امیر کی متفرق ہوگئی اوس وقت امیر نے کابل سے اکبر خان کو مع عیال و اطفال کے جانب بلخ بھیجدیا اور آپ تنہا جانب قندہار کے چلا گیا اوسکا بیان آگے کیا جاویگا دوسرے روز ۷ اگست ۱۸۳۹ع کو شاہ شجاع مع لشکر جرار داخل کابل ہوا اور بالکل افواج دشمن سے خالی پاکر تخت سلطنت پر شاہ شجاع نے اجلاس فرمایا اور القواب سلامی سرہوئین اور رئیسون اور سردارون کابل نے نذرین گذرانین اس اثنا مین معلوم ہوا کہ امیر دوست محمد خان کابل سے دو منزل

اکرام دینے شجاع الملک کا لشکر بدل فوج انگریزی سے راضی تھے مگر ظاہرا امیر دوست محمد خان کی دلجمعی کے واسطے یہ صلاح بتائی کہ قلعہ جصار نامی واسطے مہم کے مضبوط کرنا چاہیے اور کسی قدر فوج بنا بر مدد حیدر خان کے غزنین کو روانہ کرنا چاہیئے چنانچہ امیر نے ایسا ہی انتظام کیا اور ادھر شاہ شجاع الملک نے حکومت قندہار کی شاہزادہ[1] صفدر کے زیر اقتدار جنرل نائٹ صاحب کے مع فوج چھوڑ کر آپ مع فوج اور مگناٹن صاحب کے ماہ جولائی ۱۸۳۹ء کو جانب غزنی کے کوچ کر گیا۔

غزنی کے قلعہ مین امیر دوست محمد خان کا چھوٹا بیٹا غلام حیدر خان حاکم تھا بہت فوج اوسکی انگریزی جنگی سپہ سالارون کو دیکھکر اپنی جان بچاکر پہاڑون مین پوشیدہ ہو رہے مگر اوسی عرصہ مین کابل سے فوج واسطے مدد کے غزنی پہونچی اور حیدر خان قلعہ سے نکلکر برسر پرخاش ہوا اور بہت سی سرکاری سپاہ کا خون ہوا لیکن اوسی روز تاریخ ۲ جولائی شب کے وقت مسٹر سرجان جنکین صاحب کے رسالہ سے کئی افسرون نے بذریعہ سُرنگ کے قلعہ کا دروازہ توڑ دیا اور ۲۱ جولائی کو ۶ ہزار سوارون نے غزنی کے قلعہ کے اندر حملہ کیا مگر حیدر خان نے سبکو شکست دی اور قلعہ بدستور تا تحت حیدر خان کے رہا ۲۲ جولائی کو پھر انگریزی سوارون نے قلعہ کے اندر دھاوا کیا مگر پھر محروم رہے اور سپاہ بہت کام آئی ۲۳ جولائی کو قلعہ غزنی فوج انگریزی[2] نے فتح کیا اور حیدر خان کو افسران انگریزی نے قوی اور جوانمرد دیکھکر قتل نکیا لیکن گرفتار کرکے ہندوستان مین اوسکی بود و باش کے واسطے حکم دیا اور قلعہ غزنی مین دربار شاہی منعقد ہوا شجاع نے رعیت کو خوشی اور دلاسا دیکر بہت سا زر و جواہر

[1] بعد جانے شاہ شجاع کے جانب غزنی اور کابل کے قندہار مین ایک مہم جدید وقوع مین آئی یعنی اختر خان نامی سردار قلعہ غلزئی نے فتنہ برپا کیا شاہزادہ صفدر نے بارہا اوسکو طلب کیا مگر اوسنے یہی جواب دیا کہ اگر شاہ اور شاہزادہ بلا شرکت انگریز یہاں آکر بادشاہی کریں تو مین اونکا سر رعیت فرمانبردار رہوں لیکن ایسی بادشاہت مین نہ آؤنگا یہ سنکر شاہزادہ ذاد سپہ لشکر کشی کی اور اختر خان گرفتار ہو کر قتل کیا گیا اوسکے قتل ہونے سے اور بھی جابجا قندہار مین فساد ہونے لگا اور افغانی برسر فساد ہوئے اونکا ذکر آگے لکھا جائیگا +

[2] غلام حیدر خان اس روز بھی خوب جنگ کرتا رہا اور بہت سے جوانان افواج انگریزی کام آئے مگر وقت اخیر غلام حیدر خان کی تلوار ٹوٹ گئی چنانچہ افسران انگریزی نے گرفتار کر لیا +

خزانہ سرکاری کرنے لگے اور سب مفسد پست حوصلہ ہوگئے اب شجاع الملک نے دیکھا کہ اکبر خان بڑا بیٹا دوست محمد خان کا قلعۂ جلال آباد مین اور دوسرا لشکا غلام حیدخان قلعۂ غزنی مین اور امیر خود کابل مین مع قصد لڑائی کا رکھتے ہین فوراً مگنا ٹن صاحب سے مشورہ کیا کہ اب کابل پر لشکر کشی واجب ہے اور تامل نامناسب ہے +

جنگ غزنین کا بیان مفصل

جب امیر دوست محمد خان والی کابل کو معلوم ہوا کہ شاہ شجاع الملک نے بمدد فوج انگریزی کے قندہار فتح کرلیا اور اب ارادہ کابل اور غزنین کا ہے اور افسران اور رعایای قندہار کو بہت سا روپیہ بطور انعام واکرام کے مرحمت فرمایا اپنے تمام افسران فوج و رعایاے اور مہاجنان ملک کابل کو جمع کرکے کل حال مہم قندہار کا سنا کر امیر نے فرمایا کہ اب ارادہ شجاع کا غزنی اور کابل پر ہے اور فوج انگریزی امروز فردا مین یقین کہ داخل غزنین ہوجاوے تم لوگون کی اس بارہ مین کیا صلاح ہے گو کہ افسران فوج انعام اور

سال اور حال واضح ہو کہ بادشاہت افغانستان مین دو قوم کثرت سے ایک افغان کہ جنکا مذہب سنیہ ہے اور سب نہین ہے بلکہ سنت جماعت مشہور ہین لیکن قوی اقتدار اور توانگر اور جاہل ہین دوسرے قوم پارسی کہ جنکا مذہب شیعہ ہے اور زد لعلیم اور حساب وکتاب مین ہوشیار ہین مگر تجربہ کاری وغیرہ محروم ہین دروازہ بند کرکے خفیہ کرلیتے ہین اور سب ملازم اور متصدی گری مین افغانونکے نوکر ہین اور اونھین کی وجہ سے وے بڑے مالدار ہین اور ہر فضل اور ہر پیشہ سے ہمیشہ روپیہ کی جمع کی فکر مین رہتے ہین اور اسکو عیب نہین جانتے ہین عورتین بازار جاتی ہین مگر افغان لوگونکے عورتین پردہ دار ہین اور بجز اسباب اور مال روزمرہ کی گھر مین نقد نہین ہے اور فارسی لوگ کہ اونکے نوکر اور اونکی بدولت مالدار ہین جب لشکر انگریزی پونچا تو اون لوگون کو یہ یقین تھا کہ شاہ شجاع بادشاہ ہے اور فوج انگریزی اوسکے ماتحت ہے اسی وجہ سے سب رئیس اور امیر نہایت خوش وخورم تھے بلکہ صاحبان انگریز بہادر نے اکثر اون لوگونکی تواضع کی اور سب آتے تھے اور بہت غریب اور مزدورونکی نوکری لشکر انگریز مین ہونے لگے اکثر حلال عورتین گورون اور افسرونکی خدمت سود و داشتنی انعام کی وجہ سے باتی تھین کہ خفیہ عورتین خرچی پر بھیجا کرتی تھین مگر ایک افسر انگریزی اوسب ذلیل ایک عورت کے چوریان اسکو بیان بہدست کمار کی بھیجین اور اوسکی خاوند کو یہ لگاوٹ معلوم ہوگئی اوسی روز سے قندہار کی رعایا علداری انگریز سے ناراض ہوئی اور اکثر گلی کوچے مین سپاہی آجانے لگے تب سے حکم ہوگیا کہ چار بجے سے کوئی سپاہی لشکر کے باہر نجانے پاوے ۔

بھیجی مسٹر اکلنڈ صاحب گورنر جنرل بہادر نے بعد ملاحظہ رپورٹ اور حال زار شاہ شجاع
کے جواب لکھا کہ شاہ کابل کو بڑی عزت اور توقیر سے رکھو اور جناب ملکۂ معظمہ کی جانب
سے بادشاہ کو مدد دیجاوے گی اور یقین ہے کہ دشمن پامال ہون گے اور ۱۸۳۸ء
کو نواب گورنر جنرل بہادر نے خود لودھیانہ تشریف لاکر شاہ شجاع کی بڑی عزت کی
اور دلاسا دیا اور تمام مصاحبان کونسل کو جمع کرکے مشورہ کیا کہ جو خبر ہے کہ والیان وسط
ہند پر چڑھ لاوینگے اوسکا اعتبار نہین اور اگر آئے بھی تو راستہ کی تکلیف سے عاجز آکر
شکست پاوینگے پس شاہ شجاع کی کہ جو سرکار کی پناہ مین آیا ہے مدد کرنا لازم ہے اس
کونسل ہونے کے بعد گورنر جنرل نے اول رنجیت سنگھ والی لاہور کو بھی شامل کیا اور
اور ہر سندھ کے امیر سے بھی اقرار کیا کہ فوج انگریزی کو ہم اپنے ملک سے نکلنے دینے
مین مزاحم نہونگے اور کچھ رسد کے بھی خبرگیران رہینگے اسکے بعد ۵۰۰، ۷ آدمیون کا لشکر
ہمراہ جان کین صاحب بہادر کمانڈر انچیف بمبئی کے واسطے مدد شاہ شجاع کے ہمراہ کیے
اور اوسی وقت ۱۸۳۸ء مین سر گمنٹن صاحب کو نائب شاہ شجاع کا مقرر کرکے
روانہ کیا شاہ شجاع نے ارادہ کیا کہ پہلے کابل چلنا چاہیئے اسلیئے خیبر کے راستہ سے
قصد کابل کا کیا مگر وہان معلوم ہوا کہ سپہدار اکبر خان بیٹا دوست محمد خان کا مع فوج کے مقیم
ہے اور وہ راستہ پہاڑون کے درمیان تنگ اور تاریک ہے کہ نہ سامان لڑائی کا ہوسکتا ہے
بجز اسکے کہ ایک دو آدمی حسب اجازت اونکے اس راستہ سے چلے جاوین لاچار ہوکر
وہان سے واپس لوٹے اور قصد قندہار کا کیا اس واسطے سندھ کی حکومت مین
ہوتے ہوے بولان گھاٹا پار ہوکر داخل قندہار ہوئے راستہ مین پانی نملا اور علاوہ
اسکے بڑی بڑی تکلیفین سرکار کی فوج نے اوٹھائین لیکن اپنی جرات اور زور شمشیر
سے ۸- مئی ۱۸۳۹ء کو شاہ شجاع کو تخت قندہار پر رونق افروز کیا اور بڑی دھوم دھام
سے سواری شہر مین نکلی کوتوال نے ہر گلی کوچے صاف کرائے اور کھنڈلی خان جانشین
قندہار ایران بھاگ گیا اور قندہار مین بخوبی بندوبست حسن تدبیر گمنٹن صاحب سے
ایسے خیالیتہ انتظام سے ہوا کہ تھوڑے عرصہ مین سب زمیندار محصول سرکاری داخل

تخت طاوسی مین لگایا تھا وہ بھی لیگیا وہی ہیرا نادرشاہ کے خاندان سے افغانون
کے ہاتھ آیا اور شجاع الملک اپنے ہمراہ ہندوستان لایا اور رنجیت سنگھ نے اوسپر
دانت لگایا بیرن چارلس ہوگل نامی اپنی تواریخ مین جو اونھون نے زبانی شاہ شجاع
کے دربارہ لینے کو وہ نورہیرا کے دریافت کیا تھا ارقام فرماتے ہین کہ اول اوسنے
اس الماس کے لینے کے واسطے شجاع کی بڑی خاطرداری کی اور جاگیر دینے کا وعدہ
کیا لیکن بادشاہ نے الماس کے لانے سے انکار کیا اور کہا مین نہین لایا ہون مگر
اوسکی بیگم نے اقبال کیا کہ کسی صراف کے یہان گروہے لیکن رنجیت سنگھ کے یہ
حیلہ اوسکا کارگر نہوا اور بدین خیال کہ وہ الماس غائب نکیا جاوے اوسنے شاہ
کو نظربند رکھا اور پہرا مقرر کیا جو کہ سوائے تلاش کامل کسی شخص کو محل سے نکلنے
کی اجازت نہ تھی رنجیت سنگھ نے شاہ کو یہان تک تکلیف دی اور تنگ کیا کہ دو دو
دن تک بے خورد وخواب رکھا جب شاہ شجاع نے دیکھا کہ بلا دینے الماس کے
میری جان بچنا دشوار ہے ایسا خیال کرکے یکم جون ۱۸۱۳ء کو اوسنے رنجیت سنگھ
کو اپنے پاس بلایا اور جب رنجیت سنگھ وہان آیا تو شجاع نے اوسکی بڑی خاطرداری
کی اور بعدازان ایک گھنٹہ تک خاموش رہا رنجیت سنگھ نے بے صبر ہوکر ایک مصاحب
کو حکم دیا کہ مقصد ملاقات شجاع سے بیان کرے لیکن شجاع نے بجواب اسکے کچھ بھی
نہ کہا مگر اپنے معتمدون مین سے ایک کو اشارہ کیا کہ جو ایک خریطہ لیکر واپس آیا اور
اوسی مسند پر رکھدیا رنجیت سنگھ نے جو اوسکو کھولا وہی ہیرا پایا اور بعد تسلی سوائے
کلام باسلام کے رخصت ہوا اب شاہ شجاع نے اوس سے اپنی رہائی کی درخواست کی
رنجیت سنگھ نے خانہ تلاشی کا حکم دیا اور بالکل جواہرات جو اوسکے نزدیک تھے لیکر شاہ
شجاع کو آزاد کردیا فقط ایک ہیرا اوسکے پاس رہ گیا تھا جسکو شجاع نے ۱۸۳۴ء مین امرتسر
مین ۸۰ ہزار روپیہ کو فروخت کیا اور حیران وپریشان سرکار انگریزی کی عملداری مین داخل
ہوا لودھیانہ کے افسران فوج نے شاہ کو بڑی حرمت اور عزت سے رکھکر کلکتہ کو گورنر جنرل
کے حضور رپورٹ متغیر حالات تباہی شاہ اور جورر اور رعیت وزیردوست محمد خان کے

سے پیش آیا اور وجہ اوسکے ناموت ہونے کی اکثر شارحان تواریخ نے یون لکھی
ہے کہ شاہ نادر شاہ جب ہندوستان پر تاخت لایا اور یہانسے بہت زر وجواہر خزانۂ
دہلی سے لوٹ لے گیا چنانچہ ہیرا کوہ نور نامی بھی جو بے نظیر تھا اور شاہجہان نے

لہ تاریخ کوہ نور الماس کا بیان کہ چند سال پیشتر سلطنت شاہنشاہ محمد جلال الدین اکبر کے نشہ ۹۴۱ھ مین الماس
کوہ نور گولکنڈے کی سرزمین سے برامد ہوا اور وہان کے والیان ملک کے قبضہ مین رہا جب کہ شاہجہان نے
قطب شاہ والی گولکنڈہ کو شکست دی تھی اوس وقت وہ ہیرا شاہجہان کے ہاتھ آیا اور شاہ جہان نے اوسکو
تخت مین لگایا اورنگ زیب عالمگیر نے وہ الماس تاورنیر صاحب فرانسیسی سیاح کو جو شناخت جواہر مین لاثانی
تھا دکھلایا چنانچہ فرانسیسی صاحب مذکور الصدر اپنی تواریخ مین اوسکا حال یون تحریر فرماتے ہین کہ مینے بخوبی وہ
ہیرا دیکھا تو وہ مثل گلسرخ تراشیدہ ہے اور مقدار اوسکا قریب نصف بیضۂ مرغ کے ہے حالت اصلی
ناصاف مین جب کہ وہ ناتراشیدہ تھا اوسکا وزن قریب ۹۰۰ رتی کے تھا اورنگ زیب نے بہت سے جواہرات
اور الماس کہ درحقیقت لاثانی تھے فرانسیسی صاحب موصوف کو دکھلائے مگر اوس الماس کے اور سب پاسنگ
تھے اوسکا رنگ اور چمک دمک لاجواب تھا اور وہی فرانسیسی صاحب لکھتے ہین کہ جان مری صاحب کی تحریر
سے واضح ہوتا ہے کہ اسی الماس کوہ نور کا نمونہ یا نقل کہ جسکا نام کوہ طور ہے شہنشاہ روس کے پاس موجود
ہے اوسکا وزن ایک سو اونتالیس ۱۳۹ رتی ہے اور وہ بھی مانند گلسرخ کے تراشیدہ ہے سنہ ۱۷۳۹ء مین نادر شاہ
ہندوستان گیا تھا اور وہان ایک لاکھ آدمی قتل کرکے نو کرور روپیہ کے ہمراہ یہ الماس کوہ نور بھی فارس لیگیا
سنہ ۱۷۴۷ء مین نادر شاہ مارا گیا اور سلطنت کابل وغیرہ احمد شاہ کے ہاتھ آئی تو اوسوقت یہ شخص کوہ نور بھی فارس
سے زبردستی لے آیا اور اپنے حتی المقدور تمام قیمتی لال اور الماس فارس کے خزانہ سے لوٹ لایا تھا مگر پھر بھی
بجز کوہ نور کے ایسے ایسے الماس فارس مین رہ گئے کہ لاثانی تھے چنانچہ جب سر جان مالکم صاحب ایلچی ہوکر ایران
تشریف لے گئے تھے وہ ارقام فرماتے ہین کہ شاہ ایران نے مجھ تمام اپنے جواہرات دکھلائے جنمین دو عجیب لال تھے
اول دریاے نور جسکی اب بہت درست ہے دوسرا تاج ماہ جسکا وزن ۴۶ ارتی تھا اور ان دونونکے قیمت کا تخمینہ قریب
ایک کرور تشخیص ہوا تھا قصہ کوتاہ وہ الماس کوہ نور سنہ ۱۸۱۳ء مین شاہ شجاع کے قبضہ مین آیا سنہ ۱۸۳۹ء مین لارڈ منٹو صاحب
گورنر جنرل ڈالفنسٹون صاحب کو بسبب معاملات ملکی پشاور مین بھیجا جہان کہ صاحب مذکور نے کوہ نور دیکھا اوس موقع پر
شاہ شجاع کی پوشاک نہایت زرق وبرق اور مکلف تھی اور الماس مذکور بازو بند راست مین تب تھا مگر وہ ہیرا اسکی جان بھی سے تنگ

آغاز چہین ثانی از خاتمہ دوم

در بیان ہاے محاربہ کابل و قندہار و فتح سندہ و کوالیار من ابتداے
سنہ ۱۸۳۶ع لغایت سنہ ۱۸۴۴ عیسوی

بیان دوم

وے حالات جو بعہد سلطنت جناب ملکہ کوئین وکٹوریا بہادر شاہنشاہ
ہند و لندن کے گذرے

سنہ ۱۸۳۶ع کی ماہ مارچ مین اکلنڈ صاحب گورنر جنرل مقرر ہوئے اور سنہ ۱۸۳۷ع مین بعد
وفات ولیم چہارم کے تخت انگلستان پر ملکہ کوئین وکٹوریا دام حشمتہا رونق افروز ہوئین۔

ذکر حکومت آنرابل لواب لارڈ اکلنڈ صاحب بہادر گورنر جنرل ہند
من ابتداے سنہ ۱۸۳۶ع لغایت سنہ ۱۸۴۳ع

۴۔ جولائی سنہ ۱۸۳۶ع کو لارڈ اکلنڈ صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند کے عہدے پر
سرفراز ہوکر ایوان گورنری مین اجلاس فرمایا اور ستارہ کے راجہ کو بنارس مین قید
کیا اوسکے بھائی کو کہ نیکبخت تھا مالک گدی کا بنایا کہ اسی عرصہ مین یک بیک افغانون
سے لڑائی کرنا پڑی جسکا مفصل حال اندوے محاربہ کابل زبان فارسی کی تاریخ سے
ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

بنای فساد افغانان

بعد وفات نادر شاہ کے سلطنت احمد شاہ درانی کی حکومت مین آئی جسکی تیسری
پشت مین بعد کتنے برسون کے ایوب شاہ تخت نشین ہوا اور اوسکو اوسکے
بھائی شجاع الملک نے اندھا کرکے آپ جانشین ہوا اور اکثر رعایا اوسکے ظلم سے
پراگندہ ہوئی اور اکثر لوگ اور حکام صوبجات ہر سر جنگ ہوے امیر دوست محمد خان
وزیر کابل نے یہ موقع دیکھکر بادشاہ سے بنی ہونیکا قصد کیا اور بنی ہوگیا شاہ شجاع
وزیر سے شکست کھاکر ہندوستان مین اس امید سے آیا کہ رنجیت سنگھ سکھ والی
پنجاب کے یہان بھاگ آیا کر وہ کچھ مدد دے گا مگر رنجیت سنگھ برعکس اسکے بددیانتی

امہرسٹ صاحب استعفا دیکر ولایت چلے گئے +

ذکر حکومت آنریبل نواب لارڈ بنٹنک صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند من ابتدای ۱۸۲۸ء لغایت ۱۸۳۵ء

لارڈ بنٹنک صاحب سابق مین گورنر مندراس تھے اور استعفا دیکر ولایت چلے گئے تھے اب پھر ۱۸۲۸ء مین گورنر جنرل ہوکر ہندوستان مین تشریف لائے ان کے عہد مین فقط ایک راجہ کوڈگ کا برسر جنگ ہوا اور قید ہوکر بنارس بھیجا گیا اور بنارس سے ملک الگلستان کو جاکر مع اپنے لڑکی کے عیسائی ہوگیا اسکی بیٹی نے انگریزی پڑھی اور ایک اشراف انگریز سے بیاہی گئی اور اوسکے ملک مین انگریزی انتظام ہوگیا ستی ہونا انھون نے ہندوستان سے یکقلم موقوف کردیا سرکار شاہی کی بڑی خرچ کی کفایت کرائی اور ہندوستانی رئیسون کو بڑے عہدے ملنے کے واسطے ڈپٹی کلکٹر اور ڈپٹی مجسٹریٹ اور منصف اور صدر الصدور کے جدید عہدہ مقرر کیئے آخر ماہ اگست ۱۸۳۵ء مین بنٹنک صاحب موصوف استعفا دیکر ولایت چلے گئے۔

Lord Bentinck

بعد جانے جناب لارڈ صاحب مذکور الصدر کے کونسل کے ممبر اعلی جناب سر چارلس مکٹاف صاحب بہادر قائمقام نواب گورنر جنرل بہادر ہند کے شروع ستمبر ۱۸۳۵ عیسوی کو ایوان گورنری مین جلوس فرما ہوے اور ہندوستانی اخبار نویسون کو آزاد کرکے حکم دیا کہ تم لوگ اوس بات کو جو بلا جانب گورنمنٹ یا کسی حاکم کے غیر ضابطہ ہو اور صحیح ہو درج اخبار کیا کرو اور مارچ ۱۸۳۶ء مین جناب لارڈ سٹر اکلنڈ صاحب عہدۂ گورنر جنرلی پر مقرر ہوکر تشریف لائے اور مکٹاف صاحب اپنے قدیم عہدہ پر چلے گئے ×

C Metcalfe

ذکر حکومت انرابل لارڈ امہرسٹ صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند من ابتدای سنہ ۱۸۲۳ء تا سنہ ۱۸۲۸ء

سنہ ۱۸۲۳ء مین لارڈ امہرسٹ صاحب نے ایوان گورنری مین اجلاس فرمایا برہما والے بھی مانند دیگر ملون کے انگریزی عملداری مین چلے آتے تھے یہان تک کہ چٹگام کے کنارے تک چلے آئے اور وہان کے چوکیدارون کو اونھون نے مار ڈالا کچھار کا ملک فتح ہونے پر وہان کا راجہ سرکاری پناہ مین چلا آیا گورنر جنرل نے بہت سا اون کو سمجھایا مگر اونھون نے نہ مانا تب سنہ ۱۸۲۴ء مین گورنر جنرل نے برہما پر لشکر کشی کی اور آسام اور اراکان فتح کر کے مع ۱۱۰۰۰ فوج کے جہازون پر سوار ہو کر رنگون کو فتح کیا گو کہ سرکار کا روپیہ خرچ ہوا اور بہت سی فوج بھی ضائع گئی لیکن راجہ نے صلح کر کی اور ایک کرور روپیہ خرچ فوج کا دیکر اسام اور اراکان و مرتبان کے جنوبی ملک سرکار کو دیدیا مگر برہما والے اپنی تواریخ مین لکھتے ہین کہ کچھ آدمی جنگلی بھولکر ہمارے ملک پر چلے آئے تھے مگر جب وہ بھوکون مرنے لگے ہمارے مہاراجہ نے کرور روپیہ زاد راہ دیکر اونکو لوٹ جانے کی اجازت دے دی۔

لارڈ امہرسٹ بہادر نے ڈچ والون سے سنہ ۱۸۲۴ء مین ملاکا اور سنگاپور کا ٹاپو لے لیا کہ اتنے مین بھرت پور کا حال بگڑا کہ راجہ رنجیت سنگھ والی بھرت پور سنہ ۱۸۲۳ء کو مر گیا اور بسبب نہونے کسی اولاد کے اوسکا بھائی بلدیو سنگھ جانشین ہوا اور بعد وفات بلدیو سنگھ کے بلونت سنگھ بن بلدیو سنگھ تخت نشین ہوا اوسکا بھائی درجن سال بر سر فساد ہوا لارڈ ڈیوڈ اکٹرلینی نے اوسپر حملہ کیا مگر صدر والون نے ایک بارگی لڑائی کرنا مناسب نہ جان کر اوسکی تجویز نامنظور کی اکٹرلینی نے استعفا دیدیا اور مر گیا لیکن جب سرکار نے دیکھا کہ درجن سال اور مادھو سنگھ بر سر فساد ہین اور بلونت سنگھ کو قید کیا ہے بجاے اکٹرلینی کے چارلیس مکٹاف صاحب کو مقرر کر کے مع کمانڈر انچیف کے بھرت پور پر بھیجا اونھون نے درجن سال کو ۱۸ جنوری سنہ ۱۸۲۴ء مین قید کر کے بلونت سنگھ کو گدی نشین کیا چنانچہ اوسی خاندان مین راج بھرت پور کا قائم ہوا اور سنہ ۱۸۲۸ عیسوی کو

اور خطاب سرڈبلو ڈاکٹر لینی کا عطا ہوا اور مائر اصاحب گورنر جنرل کو مارئیس آف ہسٹنگز کا خطاب دیا گیا ۱۸۱۷ء کے درمیان پنڈارون نے بڑا زور شور اوٹھایا سرکار نے اوسکے بندوبست کے واسطے بنگالہ کی ۶۱ ہزار فوج کا بڑا حصہ گورنر جنرل کے ہمراہ کانپور مین مقیم تھا کہ اسی اثنا مین باجی راو پیشوا جو سرکاری خیر خواہ تھا پھر باغی ہوا سرکار نے تعاقب کیا پیشوا نے پے در پے شکستین کھا کر ۱۸۱۸ء کو ۸ لاکھ روپیہ سال اپنی پنشن مقرر کرواکے گنگا سیون کے واسطے سرکاری پناہ مین آکر بٹھور ضلع کانپور مین رہنے لگا اور اوسکا دوست تریمبک چنارگڈہ کے قلعہ مین قید ہوا۔

آپا صاحب راجہ ناگپور جو سرکار سے ظاہر محبت رکھتا تھا لیکن دلی دشمن تھا موقع پاکر بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا تھا سرکار نے اون پر حملہ کیا جین کنس صاحب کی فوج نے آپا صاحب کو ایسا تنگ کیا کہ وہ رزیڈنٹی مین دست بستہ حاضر ہوکر کہنے لگا کہ فوج سرکش ہوکر بلا اجازت میرے سرکار سے لڑی تھی مین بہرحال تابعدار ہون سرکار نے پھر اوسے گدی نشین کر دیا مگر کچھ روز بعد اوسنے پھر سر اوٹھایا گورنمنٹ نے اوسکو شکست دیکر اوسکی جگہ رگھوجی بھوسالہ کے پوتے کو جانشین کرکے اوس آپا صاحب کو قید کرکے الہ آباد روانہ کیا مگر راستہ سے بھاگ گیا اور گوالیار کی ریاست مین جا چھپا سرکار نے اسی قصور پر سندھیا سے اسیر گڈہ کا قلعہ بالکل اپنے قبضہ مین لے لیا اوناپا صاحب لاہور بھاگ گیا اور ۱۸۱۹ء کو وہین مرگیا اور ۱۸۱۸ء مین ہولکر جسونت راو کے مرنے سے اندور کی ریاست بھی بالکل کمزور ہوگئی اور تمام ریاستہای زیر حکومت سرکار کمپنی کے ہوگئین اور سب محصول ادا کرنے لگین اور اودھر امیر خان وغیرہ سرداران پنڈارون نے شکست پاکر بالکل کمزور ہوکر سرکار کی پناہ مین آگئے اور ٹونک مین کسیقدر ریاست سرکار نے اونکو دیدی چنانچہ نواب ٹونک اونھین کے خاندان مین ہین نواب گورنر جنرل بہادر نے ۱۸۲۳ عیسوی کے درمیان استعفا دیدیا اور ولایت کو بہ نیکنامی اور خوشی کے چلا گیا اور بادشاہ کی حضور سے ایک عمدہ علاقہ انعام پایا اور ہندوستان کو بالکل فساد سے پاک کر گیا۔

بھوسلا کانپور سرا ضلع مین واقع ہے یہان پر صاحب کی مورت ہے اور یہان پر کالنگ کی پورنماسی کو بڑا میلا ہوتا ہے ضلع مین ضلع کی ایک مقام پر تھی یا ہی دریا کے پر فاسیکین جو کانپور کا محلہ ہے وہان اوٹھرائی اور اسی باجی راو کا بیٹا نانا راو

عنایت ہوئی اور لارڈ منٹو گورنر جنرل اپنے کام سے مستعفی ہوکر ولایت چلے گئے۔

ذکر حکومت نواب ارل آف مائرا صاحب بہادر خطاب مارکوئیس آف ہسٹینگز گورنر جنرل کشور ہند از سنہ ۱۸۱۳ء تا سنہ ۱۸۲۳ء

بعد تشریف بری لارڈ منٹو گورنر جنرل کے ولایت انگلستان سے ارل آف مایرا صاحب بہادر گورنر جنرل مقرر ہوکر سنہ ۱۸۱۳ء مین کلکتہ تشریف لائے اور دیکھا کہ نیپال والے روز بروز سرکاری عملداری مین بڑھتے آتے ہین بارہا اونکو سمجھایا مگر وے کب مانتے ہین لاچار ہوکر سنہ ۱۸۱۴ء مین گورنر جنرل نے اول ۳۵۰۰ آدمیون کا لشکر جنرل جلسپی صاحب کے ہمراہ نیپال کی مہم پر روانہ کیا جنرل موصوف نے دیرہ دون ہوتے ہوئے نیپال کے نامی قلعہ کالنگا پر حملہ کیا مگر مارا گیا اور نیپال والون نے فتح پائی۔

جلسپی صاحب کے مرنے پر جنرل روڈ صاحب نے دہلی سے فوج منگا کر نیپالیون پر حملہ کیا اور شکست کھاکر لوٹ کر جھاونی گورکھپور مین قیام کیا اور بہت سی فوج بیمار ہوگئی یہ خبر سنکر تیسرا حملہ اوسی سال جنرل مارلا صاحب نے کیا کہ آج تک اونکا پتہ ونشان نہین ہے کہ کہان گئے جب سرکار نے دیکھا کہ نیپال سے کوئی نہین عہدہ برا ہوتا ہے تب جنرل اکٹرلینی کو حکم نیپال جانے کا دیا اکٹرلینی نے اول ہنڈور کا قلعہ جو نالاگڈہ کی راج دہانی تھا اور نیپال والون نے وہان کے راجہ سے لیکر راجہ رام سنگھ کو نکال دیا تھا اور وہ سرکاری فوج کے ہمراہ لیکر رام سنگھ کو جانشین کیا اور سنہ ۱۸۱۵ء مین اکٹرلینی نے رام گڈہ کا قلعہ نیپالیون سے فتح کرکے اپنا لشکر پہاڑ کے نیچے ندی کے کنارے قائم کیا اور نیپالیون کی فوج مولان کے قلعے مین پہاڑ کے اوپر مقیم تھی ۱۴- اپریل سنہ ۱۸۱۵ء کو اکٹرلینی نے دیوتھل کا شہر فتح کیا اور ۸ مئی سنہ ۱۸۱۵ء اکٹرلینی نے خاص دارالسلطنت نیپال پر حملہ کردیا راجہ نے صلح کا پیغام دیا اور شرائط نامہ لکھا گیا کہ جانب مغرب کالی ندی اور مشرق ریاست سکم سرحد مقرر ہوئی اور ایک رزیڈنٹ شہر کاٹھمانڈو مین رہے گا راجہ نے اوسپر دستخط کردیئے اکٹرلینی کو اس فتح کے شکرانہ مین ولایت سے نقد روپیہ

ذکر حکومت آنریبل نواب سر جارج بارلو اسکوائر بہادر قائمقام گورنر جنرل بہادر کشور ہند از سنہ ۱۸۰۵ء لغایت سنہ ۱۸۰۷ء

بعد وفات کارنوالیس صاحب کے عدالت بورڈ آف کنٹرال کے حضور سے کونسل کا ممبر اعلی سر جارج بارلو صاحب بہادر قائم مقام گورنر جنرل سنہ ۱۸۰۵ء مین مقرر ہوا اور ہولکر جسونت راؤ کو قریب بیاسانڈی کے کہ پنجاب کی جانب جاتا تھا شکست دیکر عہدنامہ لکھوالیا اور سنہ ۱۸۰۶ء کے قریب فوج مندراس نے بغاوت اختیار کی اور برسر مقابلہ ہوے لیکن اس مین کچھ سازش ٹیپو سلطان کے بیٹے کی تھی اس واسطے وے ولایت کے حکم کے موافق کلکتہ مین نظر بند رکھے گئے اور مسٹر لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب بہادر گورنر مندراس اور کمانڈر انچیف مفتونے اپنی بدنامیون کے خوف سے استعفا دیا اور ولایت چلے گئے اوسی عرصہ مین سنہ ۱۸۰۷ء مین سر جارج بارلو صاحب بحکم لندن گورنر مندراس مستقل مقرر ہوئے اور عہدۂ گورنر جنرل پر لارڈ منٹو صاحب مقرر ہوئے۔

B

ذکر حکومت انزابل نواب لارڈ منٹو اسکوائر بہادر گورنر جنرل بہادر کشور ہند من ابتدای سنہ ۱۸۰۷ء لغایت سنہ ۱۸۱۳ء

سنہ ۱۸۰۷ء مین لارڈ منٹو گورنر جنرل بہادر نے ایوان گورنری مین اجلاس فرما کر فرانسیسون سے جزیرہ ہاے مارشش اور ہالنڈیون سے جزیرہ جاوہ فتح کرکے داخل عملداری سرکار کمپنی کردے اس وجہ سے اوسکو شبہ تھا کہ شاید بونا پارٹ شاہ اعظم فرانس کا ہندوستان پر حملہ آور ہوا اس واسطے اوسنے تجویز کیا کہ جو ریاست درمیان افغانستان اور پنجاب کے ہین اون سے صلح کرلینا اور عہدنامہ لکھوالینا اچھا ہے اس واسطے سنہ ۱۸۰۹ء مین پنجاب کے سکھ رنجیت سنگھ کو کہ جو اپنا دخل تسلط اس پار رکھتا تھا اور فوج اپنی انگریزی حدود مین لے آیا تھا روکا اور چارلیس مٹکاف صاحب کو واسطے سمجھانے کے بھیجا مگر رنجیت سنگھ نہایت دانا اور صاحب عقل تھا عملداری انگریزی کو زبردست سمجھکر صلح کرلی اور عہدنامہ لکھدیا اور ستلج حدود ریاست ہوا۔

سنہ ۱۸۱۳ء مین پارلیمنٹ کے حضور سے کمپنی کو ملک ہندوستان کی جدید سند حسب دستور

دہلی تک فوج کا بھیجا کیا شاہجہان آباد کے قریب کرنیل اکٹرلینی رزیڈنٹ دہلی نے اوسی تھوڑی فوج سی اوس ہولکر کو دھمکایا اور شکست دی اور وہ تباہ اور خوار ہوکر مہاراجہ بھرت پور کی پناہ مین آیا اور اوس وقت سنہ ۱۸ع مین وہان پر رنجیت سنگھ قوم جاٹ جانشین تھا ۳- جنوری سنہ ۱۸ع کو لارڈ لیک نے بھرت پور کا محاصرہ کیا مگر چونکہ خندق نہایت عمیق تھا اس وجہ سے ۱۴ روز حیران و پریشان رہے لیکن ۲۲- ماہ جنوری کو ہندوستانی فوج نے قلعہ پر حملہ کیا مگر گورہ لوگون نے انکار کیا اور بھرت پور سے انگریزی فوج ہٹ آئی راجہ رنجیت سنگھ نے انگریزون کو شکست یافتہ جانکر اپنے سردارون سے کہا کہ میری بڑی قسمت تھی جو انگریزی فوج نے شکست پائی اب میری تاب اون سے مقابلہ کی نہین ہے پس ہولکر سے کہدو کہ ہمارے یہان سے چلا جاوے جسونت سنگھ ہولکر نے وہان سے لاہور کی جانب کوچ کیا اور رنجیت سنگھ جاٹ نے ۲۰ لاکھ روپیہ لڑائی کا خرچ دیکر لارڈ لیک صاحب کو عہدنامہ لکھدیا اور اپنا بیٹا رندھیر سنگھ کو بھی اونکے سپرد کردیا اوسکی خاطرداری لارڈ صاحب موصوف نے بہت کی اب آگے بھرت پور کا حال لارڈ اہرسٹ صاحب بہادر گورنر جنرل کے بیان مین لکھا جائیگا جو لڑائی کہ آج تک زبانزد خاص عام بلکہ ایک عمدہ طریقے سے مشہور ہے۔

گورنر جنرل نے یہ منصوبہ کیا تھا کہ تمام فرمانروایان ہندوستان کو اپنے قبضہ مین کرلون تاکہ وے میری اطاعت کرین لیکن سرکار کمپنی نے اس منصوبہ مین صرف زرکثیر کا دیکھکر کچھ اونکی قدردانی نہ کی بلکہ اون سے استعفا لے لیا اور لارڈ ولزلے صاحب گورنر جنرل نے سرکار کمپنی کو سنہ ۱۸ عیسوی مین استعفا دیا اور خود برائے تفریح طبع کے ولایت کو تشریف لے گئے۔

بعد جانے لارڈ ولزلی صاحب بہادر کے سنہ ۱۸ع مین ۳- جولائی کو لارڈ کارنوالس صاحب بہادر نے جو آگے گورنر جنرل رہ چکے تھے پھر ولایت سے مقرر ہوکر ایوان گورنری مین اجلاس فرما ہوئے اور ۵- اکتوبر سنہ ۱۸ع کو قریب غازی پور زمانیہ کے وفات پائی لاٹ یعنے قبر اونکی دیدنے کے قابل ہے۔

عہدنامہ نہین لکھا تھا اور اکثر ظلم کیا کرتے تھے آگرے اور دہلی مین سندھیا کا دخل تھا شاہ عالم ثانی کو اسی سندھیا نے اندھا کر دیا تھا اور تکلیف دیتا تھا گورنر جنرل نے چند بار اوسکو لکھا کہ اپنی حرکت سے باز آوے لیکن اوسنے کچھ جواب نہین دیا گورنر جنرل نے ایسا حال دیکھکر اپنے دل مین تجویز کرکے جنرل ولزلی صاحب اپنے بھائی کو فوج دے کر سنہ ۱۸۰۳ء مین ناگپور روانہ کیا اور لارڈ لیک صاحب کمانڈر انچیف کو سندھیا کے اوپر بھیجا اب دیکھا چاہیئے کہ مسٹر جنرل ولزلی صاحب نے دکن پہونچکر برہان پور اور قلعہ اسیرگڈھ اور ارنگام اور قلعہ گابل گڈھ وغیرہ فتح کرتا ہوا ناگپور مین پہونچا اور وہان کے راجہ کو گرفتار کر لیا راجہ نے لاچار ہوکر علاقہ کٹک بالکل سرکار کو دیکر عہدنامہ لکھدیا اور یہی شرط ہوگئی کہ اب اہالیان فرانس کو اپنی عملداری مین ہم نوکر نہ رکھین گے بلکہ اون کو ہرگز ہرگز رہنے بھی ندین گے۔

اور ادھر لارڈ لیک صاحب نے جو قنوج مین رہتا تھا کیونکہ جب سرکار نے ملک دوآبہ پایا تو فقط فرخ آباد تک عمل تھا یہ حکم سنکر فوراً سندھیا پر اوسنے فوج کشی کی اور علیگڈھ فتح کرتا ہوا قریب دہلی پہونچکر سندھیا کی فوج کو شکست دی اور دہلی مین اپنا قبضہ اور دخل کرکے شاہ عالم کو قید سے چھوڑا کر پنشن مقرر کر دی اور کرنیل اکٹرلینی صاحب کو اوسکی حفاظت کے واسطے چھوڑکر سندھیا کے لشکر کو قریب آگرہ کے پھر تیسری دفعہ شکست دیکر آگرہ مین بھی دخل انگریزی کر دیا غرض سندھیا نے عاجز آکر عہدنامہ سرکار کو لکھ دیا اور بھڑوچ کا ملک بھی سرکار کو دیکر یہ شرط کی کہ اب ہم کبھی فرانسیسیون کو اپنے علاقہ مین نوکر رکھنا کیسا آنے بھی ندین گے +

احوال بھرت پور

گورنر جنرل بہادر سے ہولکر جسونت راؤ والی اندور کو کہ سرکش تھا اور تا ہنوز اجلاس گورنری پر حاضر ہوا تھا چند مرتبہ واسطے تحریر عہدنامہ کے لکھا مگر اوسنے کچھ جواب ندیا تب لاچار ہوکر کرنل مالس صاحب نے فوج لیکر اندور پر لشکر کشی کی لیکن بسبب موسم برسات کے سنہ ۱۸۰۴ء مین ہولکر سے شکست کھائی اور ہولکر اس شکست دینے سے بڑا شیر ہوگیا اور

لہ یہ ولزلی گورنر جنرل کا بھائی تھا اور ولایت مین اسکی بڑی قدر اور عزت ہوئی اور یہ خطاب اوسکی آنت بلین کا عطا ہوا ۱۲ شاہ عالم دہلی مین ایک لشکر جرار پڑا تھا جب اکثر لیک صاحب کی تو بدولت انگریز

Lord Wellesley

سے ملاقات ہوئی اور ہر طرح سے اوسکو دلاسا دیا اور اوسکی عزت کی اور اوسکو ایک بڑا بھاری خطاب عطا کیا سنہ ۱۸۰۳ء اوسکو اوس وقت سے بادشاہ کہنے لگے اور اوسکی اولاد کو بھی اور دلی کا قلعہ اور شہر اوسکو دیدیا اور اوسکی اولاد کو بھی اور اوسکی اولاد کو بھی اور اوسکی اولاد کو بھی

کچھ اپنا بھی فائدہ سمجھا تب چھ لاکھ روپیہ سال پنشن اوسکی مقرر کرکے ملک اوس سے لے لیا اور وہان انگریزی بندوبست کرکے عدالت ہائے دیوانی اور فوجداری اور کلکٹری مقرر کردین۔

ابھی گورنمنٹ ہند دکن سے کلکتہ کو واپس نہوئی تھی کہ ٹیپو سلطان والی میسور نے خلاف شرائط نامہ کے جو انگریزون کو لکھدیا تھا برسر فساد ہوا گورنر جنرل بہادر آپ اپنی فوج اور نظام الملک اور پیشوا وغیرہ سے مدد لیکر فوراً میسور پر لشکر کشی کردی اور ۱۷۹۹ء مین بڑی لڑائی ہوئی اس لڑائی مین گورنر جنرل تھا لڑتے تھے اور فوج علیحدہ تماشا دیکھتی تھی یہان تک کہ افواج انگریزی اور ٹیپو سلطان کی فوج گورنر جنرل کی تعریف گو اور ثناخوان تھی آخرالامر ۴ مئی ۱۷۹۹ء کو ٹیپو سلطان مارا گیا اور ملک سرکاری اقتدار مین آگیا اوس مین سے کسی قدر ملک گورنر جنرل نے نواب نظام الملک حیدرآباد کو دیکر باقی ملک میسور کے قدیم راجہ کے خاندان والون سے جنسے حیدر خان کے باپ دادون ٹیپو خان نے ملک لیا تھا تلاش کرکے میسور مین بلاکر دیدیا اور محصول اوسکا ۷ لاکھ روپیہ سال مقرر کرکے شرائط نامہ لکھوالیا کہ سرکاری فوج حفاظت کے واسطے ملک مین رہیگی اور جب سرکار چاہے گی ملک مین اپنا بندوبست انگریزی طور پر کرلے گی اور ٹیپو کے بیٹون کو کسی قدر پنشن مقرر کردی راجہ نے اوس شرائط نامہ پر دستخط کردیے سرکار کو اس لڑائی مین ٹیپو کے خزانہ سے ایک کرور ایک لاکھ روپیہ نقد اور کسی قدر جواہرات اور پیتل کے ۹۲۰ توپ اور ایک لاکھ بندوق ہاتھ آئین اور آخر ماہ مئی تک گورنر جنرل دکن سے لوٹ آئے سنہ ۱۸۰۱ء مین بعد وفات نواب سورت کے گورنمنٹ نے وہ ملک ضبط کرلیے اور اون مین عدالت ہائے انگریزی مقرر کردین اور کرناٹک کا ملک علی حسین بن عمدۃ الملک سے لیکر کہ خلاف شرائط نامہ کے کام کرتا تھا اوسکے چچا عظیم الدولہ کو دیدیا اور اوسی سال مین ملک روہیل کھنڈ اور دوآبہ نواب سعادت علی خان اودھ سے زیر حکومت انگریزون کے آیا اسکا حال باب اول مین مفصل بیان ہوا ہے سنہ ۱۸۰۲ء مین پیشوا نے بھی گورنمنٹ کو عہدنامہ لکھدیا اوس وقت تک سنبھلا رہا اور تا گیرو والون نے

فوج کا دیا اور کسی قدر ملک پیشوا اور نظام الملک کو جو غیر خواہ کمپنی تھے دیا اور صلح کر لی اور کارنوالس صاحب نے نواب نظام سے نیا عہدنامہ لکھوایا اور آئین واسطے بندوبست اور انتظام ملک کے جاری کیئے احاطہ بنگال کا استمراری بندوبست مالگذاری کا جو تا ہنوز قائم ہے اسنے زمیندارون سے برتاؤ کروایا لیکن پھر ۱۷۹۳ء کے درمیان استعفا دیکر ولایت چلا گیا۔

A

ذکر حکومت نواب آنریبل سرجان شور صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند من ابتدای ۱۷۹۳ء لغایت ۱۷۹۸ء

چنانچہ سرجان شور صاحب ممبر اعلی کونسل کے تھے بعد تشریف بری کارنوالس صاحب کے گورنر جنرل مقرر ہوئے اور ۱۷۹۳ء مین اجلاس گورنری پر بیٹھے انکے عہد مین سب نے سال ہندوستانی صلح سے رہے اور کام اور زنان برداری سے باہر نہین ہوے ۱۷۹۵ء کو نواب محمد علی کرناٹک والا مر گیا اور اوسکی جگہ پر اوسکا بیٹا عمدۃ الامرا جانشین ہوا اور سعادت علی خان مالک اودھ سے عہدنامہ جدید لکھوایا اور الہ اباد کا صوبہ اسکی عہد مین داخل حکومت سرکار کمپنی کے ہوگیا ۱۷۹۶ء کو سرجان شور صاحب نے اپنے عہدے سے استعفا دیا اور ولایت کو چلے گئے وہان اون کو خطاب لارڈ ٹن موتھ کا عطا کیا گیا۔

B

ذکر حکومت نواب آنریبل ارل آف مارنگٹن صاحب بہادر خطاب مارکوس آف ولزلی صاحب بہادر گورنر جنرل ہند از ۱۷۹۸ء لغایت ۱۸۰۵ء

۱۷۹۸ء کو آنریبل ارل آف مارنگٹن صاحب بہادر نے ایوان گورنری مین اجلاس فرمایا اور مارکوس آف ولزلی کے خطاب سے مشہور ہوا کہ اسی عرصہ مین تلیجی راجہ تنجور کا مر گیا اور اوسکا متبنی سرہاجی جانشین ہوا اور اوسکے بھائی امرسنگھ نے گدی کا دعوے کیا لارڈ ولزلی صاحب گورنر جنرل کہ نہایت دانشمند اور شجاع اور مستعد انگریز تھے فوراً خود ملک دکن کی طرف روانہ ہوئے اور وہان پہونچکر تحقیقات کرکے امرسنگھ کو بدیل کر دیا اور سرہاجی کو وارث گدی کا ٹھہرایا مگر کاروبار ریاست کا اوسے چلتا نہ دیکھا اور

ہوگئی کہ جو ملک سرکار انگریزی کا نواب نے اور نواب کا ملک سرکار نے فتح کیا ہو ایک دوسرے کا واپس دیدے۔

اس لڑائی کے بعد راجہ چیت سنگھ والی بنارس برسر فساد ہوا اور خراب ہوا اوسکا ذکر چہارباب اول کے چمن سوم مین بشمول لکھنؤ ہوگیا ہے۔

۱۷۸۵ء مین مسٹر ہسٹینگز صاحب بہادر گورنر جنرل استعفا دیکر ولایت یعنے لندن کیطرف چلے گئے۔

ذکر حکومت نواب سر مکفرسن صاحب بہادر قایمقام گورنر جنرل کشور ہند من ابتدای ۱۷۸۵ء لغایت ۱۷۸۶ء

مکفرسن صاحب بہادر جیس لیٹیف کونسل کا ممبر اعلی تھا بعد جانے ہسٹینگز صاحب کے حسب الحکم کورٹ آف ڈایرکٹرس کے قائمقام گورنر جنرل مقرر ہوا اسکے عہد مین ولایت مین حسب منشاے اور تجویز پارلیمنٹ کے ایک محکمہ بورڈ آف کنٹرآل کا مقرر ہوا اور کورٹ آف ڈایرکٹرس اوسکے ماتحت ہوگئی اور گورنر جنرل بھی اوسی محکمہ سے مقرر ہونا تھا چنانچہ ۱۷۸۶ء مین لارڈ کارنوالس صاحب بہادر گورنر جنرل مقرر ہوکر ہندوستان مین تشریف لائے اور مکفرسن صاحب اپنی جگہ پر کام کرنے لگا۔

ذکر حکومت نواب آنرابل لارڈ کارنوالس صاحب بہادر گورنر جنرل و سپرا کشور ہند از ۱۷۸۶ء لغایت ۱۷۹۳ء

آنرابل لارڈ کارنوالس صاحب بہادر ۱۷۸۶ء مین عہدۂ گورنری پر مقرر ہوکر کلکتہ مین تشریف لائے اور ایوان گورنری مین اجلاس فرمایا اور ۱۷۹۰ء مین ٹیپو سلطان نے راجہ ٹرا نکور پر جو گورنمنٹ انگریزی کا خیرخواہ تھا لشکرکشی کی اور اوسنے سرکار سے مدد چاہی کارنوالس صاحب نے آپ خود راجہ کی مدد کے واسطے نظام الملک اور پیشوا کی فوج لے کر بطور مدد کے راجہ کیجانب سے میسور پہونچے اور ٹیپو سلطان کو ایسی شکست دی کہ اوسنے اپنے دو بیٹے گورنر جنرل کو سپرد کرکے ۱۷۹۲ء مین اضلاع بلیوار اور کوڈگ وندی گل و بارہ محال وغیرہ انگریزون کو دیکر ۳ کرور ۳۰ لاکھ روپیہ خرچ

سنہ ۱۷۷۸ء کے درمیان پیشوا نے ہولکر اور سیندھیا کی ترغیب سے انگریزون سے بغاوت کی اور قریب احمد آباد کے جنرل گوہارڈ صاحب نے اون کو شکست دیکر بھگایا اور اون کی حکومت سے احمد آباد سرکار کی عملداری مین آگیا اور سیندھیا اس مہم سے شکست پاکر ایک لشکر عظیم سے گوہد کے راجہ پر جا دوڑا یعنی حملہ کیا اور چونکہ گوہد کا راجہ خیر خواہ سرکار کمپنی تھا اور سرکار کمپنی اوس سے مدد دینے کا بھی وعدہ کر چکی تھی چنانچہ شرائط قدیم کے موافق گورنر جنرل نے کپتان پوفم صاحب کو انگریزی فوج دیکر واسطے مدد راجہ گوہد کے روانہ کیا اور اوسنے سیندھیا کو گوہد کے علاقہ سے ہٹا کر اوسکا نامی قلعہ لہار کا فتح کر کے اوسکی دارالریاست گوالیار کا محاصرہ کیا گوالیار کا قلعہ نہایت متحکم اور مضبوط بنا تھا مگر پوفم صاحب نے اوس کو اپنی دانائی اور حکمت سے فتح کر لیا اور ادھر گوہارڈ صاحب نے اوسی تاریخ کو علاقہ بسین اور کنکن مین پیشوا کی فوج کو شکست دیکر اپنا قبضہ اور دخل کر لیا ابھی اس تکرار سے نجات نہ ہوئی تھی کہ سنہ ۱۷۸۲ء کے درمیان ملک دکن مین بڑا فساد اوٹھا گورنر جنرل نے لڑائی کرنا مناسب نجان کر سیندھیا کو کل ملک جمنا پار کا جو اوسکا فتح کیا تھا دیکر اوس سے صلح کر لی اور ادھر علاقہ بسین وغیرہ جو مرہٹون سے فتح ہوا تھا پیشوا کو واپس دیکر صلح کر لی۔

(کیفیت فساد دکن) حیدر علے انگریزون سے صلح کر کے اقرارنامہ لکھدینے کے بعد سنہ ۱۷۸۰ء کے درمیان پھر برسر فساد ہو کر ایک لاکھ فوج اور ایک توپخانہ نہایت عمدہ سو ضرب توپ کا لیکر مندراس پر چڑھ آیا وہان انگریزی فوج تھوڑی تھی اوسنے شکست پاکر بھاگنے کا قصد کیا کہ تھوڑے عرصے کے بعد کلکتہ سے نقد روپیہ اور فوج اور بمبئی سے بھی ایک لشکر بہت عمدہ انگریزی مندراس پہونچ گیا اور ۴ برس برابر لڑائی ہوتی رہی کبھی انگریزی فوج نے اوسکا قلعہ لے لیا کبھی اوسنے انگریزی شہر فتح کر لیئے قصہ کوتاہ ابھی لڑائی ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ ماہ دسمبر سنہ ۱۷۸۲ء مین حیدر خان بیمار ہو کر مر گیا اور بجاے اوسکے اوسکا بیٹا ٹیپو خان مسند نشین ہو کر لڑائی مین سرگرم ہوا لیکن جنگ سے عاجز آیا اور اگرچہ ۱۱ مئی سنہ ۱۷۸۴ء کے درمیان اس شرط پر صلح

کے مقرر کیے جاوین اور ایک عدالت سوپریم کورٹ جس مین چار جج بادشاہ کی حضور سے مقرر ہوا کرین گے کلکتہ مین مقرر کیجاوے مگر نواب گورنر جنرل حسب التجویز کمپنی کے مقرر ہوا کرے گا چنانچہ اول گورنر جنرل ہندوستان کا وارن ہسٹنگز مقرر ہوا۔ A

ذکر حکومت نواب مستطاب وارن ہسٹنگز صاحب بہادر گورنر جنرل ولیسرای کشور ہند از سنہ ۱۷۷۳ء تا سنہ ۱۷۸۵ء

جناب وارن ہسٹنگز صاحب بہادر نے ہندوستان مین وارد ہوکر کلکتہ کے ایوان گورنری مین اجلاس فرمایا اور دیکھا کہ صوبۂ بنگالہ بالکل زیر حکومت سرکار کمپنی کے آگیا ہے لیکن بسبب بے انتظامی کے کچھ بندوبست نہین ہوسکتا ہے اوس وقت صدر سے منظوری لیکر کل صوبہ کو ضلعون پر تقسیم کرکے عدالت ہاے فوجداری اور کلکٹری اور دیوانی وغیرہ جاری کردین اور اونکے واسطے علیحدہ علیحدہ حاکم انگریز مقرر کیے اور کلکتہ مین سنہ ۱۷۷۴ء مال کے واسطے ایک عدالت صدر بنام عدالت صدر بورڈ آف ریونیو کے اور عدالت فوجداری کی صدر کچہری بنام عدالت نظامت اور صدر دیوانی مقرر کین اور سنہ ۱۷۷۵ء کے درمیان علاقہ بنارس کا بھی نواب شجاع الدولہ کے جانشین نواب آصف الدولہ سے منتقل ہوکر سرکار انگریزی کی تحت حکومت مین آگیا بالاجی راؤ پیشوا کی وفات کے بعد اوسکے بھائی رگھناتھ راو نے اوسکے بیٹے نارین راؤ پیشوا کو مار کر آپ گدی پر بیٹھا مگر نراین راؤ کی عورت حاملہ تھی اور اوسکے مادھوراؤ نامے لڑکا پیدا ہوا اور جب وہ بالغ ہوا ہولکر اور سیندہیا والون نے اوسکو حقدار گدی کا سمجھکر اوسکے مددگار ہوے اور رگھناتھ راؤ یہ حال سنکر بمبئی بھاگ گیا اور مادھوراؤ گدی پر جانشین ہوا اودھر رگھناتھ راؤ نے پریزیڈنٹ بمبئی سے خواستگار مدد کا ہوکر اوسکے عوض مین سال سٹ اور بسین کا علاقہ سرکار کمپنی کے حوالہ کردیا اور پریزیڈنٹ نے کسی قدر فوج اوسکے حوالہ کردی مگر جب سنہ ۱۷۷۶ء مین گورنر جنرل نے یہ حال سنا فوراً پریزیڈنٹ بمبئی کی تجویز نامنظور کرکے اور مادھوراؤ پیشوا سے لڑائی کا قصد مناسب نجانکر سالسٹ کا ٹاپو اپنے قبضہ مین رکھکر علاقہ بسین کا مادھوراؤ پیشوا کو دیکر صلح کرلی۔

ہوکر بنگالہ ہندوستان مین تشریف لائے اور شاہ عالم سے اوسکے عوض مین کہ میر جعفر نے ۲۶ لاکھ روپیہ سالانہ کا قول و قرار کیا تھا لیکن ادا نہ ہو سکا تھا اوسکے عوض مین بنگال اور بہار اور اوڑیسہ تینون کی سند دیوانی بنام کمپنی کے لکھوائے فقط نظامت پر نجم الدولہ کے رہی مگر ۱۷۶۶ء کی سال مین کمپنی نے نجم الدولہ سے کل اختیارات نظامت اور دیوانی وغیرہ کے لیکر ۵۳ لاکھ روپیہ سالیانہ پنشن مقرر کردی اور اقرارنامہ لکھوای لیا کہ ہمکو ملک سے کچھ سروکار نہین ہے اور اوسی سال نجم الدولہ مرگیا اور ۱۷۶۷ء مین بجاے اوسکے بھائی اوسکا سیف الدولہ مستحق پنشن کا ہوا۔

اب کچھ تھوڑا سا حال دکن کا ناظرین تواریخ کو سناتا ہون کہ ۱۷۶۱ء مین نظام علی نے اپنے بھائی سلاوت جنگ کو مار کر اب مسند نشین صوبہ داری دکن کا ہوا اور ۱۷۶۵ء مین محمد علیشاہ ناظم ملک کرناٹک پر حملہ آور ہوا لیکن چونکہ اوس طرف فوج انگریزی تھی شکست پاکر وہان سے لوٹ آیا اور انگریزی عملداری سے صلح کرلی اور ۱۷۶۶ء مین نظام علی نے فوج فرنگ کی مدد لیکر میسور پر حملہ آور ہوا حیدر علی والی میسور نے شکست کھا کر نظام علی سے صلح کرلی اور انگریزون سے بھی ۱۷۶۸ء مین صلح کرکے عہدنامہ لکھدیا اور اوس سال شاہ عالم نے کمپنی کو اضلاع شمالی سرکار یعنی گنجام اور بجگاپٹم اور راج مہندری اور مچھلی بندر اور گنتور کہ ہنوز داخل احاطہ مندراس ہین سند لکھدی اور مسٹر کلاوصاحب پھر ولایت چلے گئے اور انگریزون نے فرانسیسیون سے اس اقرار پر صلح کرلی کہ بنگالہ سے اپنا بالکل کارخانہ دے اوٹھالین اور پھر کبھی جاری نکرین لیکن وے کارخانہ جو اونکے قبل ۱۷۴۹ء کے علاوہ بنگالہ کے دکن مین جاری تھے انگریز لوگ اوسکو دیدین چنانچہ صاحبان فرنگ نے ایسا ہی کیا۔

اب دیکھنا چاہیئے کہ جب کمپنی نے اپنی دانائی سے اتنا ملک اپنی زیر حکومت کرلیا اوس وقت ۱۷۷۳ء کے درمیان پارلیمنٹ والون نے تجویز کیا کہ کمپنی ملک خراب کردے گی اس لیے ایسا قانون جاری کیا کہ جسکے مطابق دو لکھ پچاس ہزار روپیہ سالانہ پر ایک گورنر جنرل مقرر ہوا اور اوسکی کونسل مین چار ممبر فی ممبر ۸۰ ہزار روپیہ سالانہ

کو بھی رہ گئی اور بالکل عملداری اون کی نیست و نابود ہو گئی۔

بعد جانے لارڈ کلاؤ صاحب کے میر جعفر نے قسط دینا بند کر دی اور شاہ عالم سے جو بنی سرکار تھا نوشتخواند جاری کی اوسکے داماد قاسم علی خان نے انگریزون کو اس شرط پر راضی کیا کہ اگر ہمکو صوبہ داری بنگالہ کی دلاؤ و تو ہم میدنی پور اور بردوان اور چیگام وغیرہ تین ضلع اور ۵ لاکھ روپیہ نقد کمپنی کو اور ۲ لاکھ روپیہ حق اسی کونسل والون کو دینگا انگریزون نے اس شرط پر قاسم علی خان کو مسند نشین کر کے میر جعفر کو کلکتہ مین قید کیا لیکن میر جعفر نظر بند نہ تھا فقط حکم تھا کہ بلا اجازت سرکار کے کلکتہ سے باہر نہ جانے پاوے میر جعفر کے عیال اور اطفال بود و باش کلکتہ کی تحت انگریزون کے غنیمت جانتا تھا کیون کہ اوسکے خون کے درپے قاسم علی خان تھا قاسم علی خان نے اول رام نراین حاکم پٹنہ کو مع زر و مال قتل کر کے بالکل اوسکی املاک ضبط کر لی اور پھر حساب و کتاب صوبہ داری کا سمجھا تو معلوم ہوا کہ چونکہ سرکار کمپنی کی اجناس پر محصول معاف تھا اسلیئے وہ انگریز بھی جو کمپنی کے ملازم تھے محصول نہ دیتے تھے اور سب تجارت کرتے تھے قاسم علیخان نے ایسا حال دیکھکر غور کیا تو آمدنی مین بڑا نقصان پڑتا تھا انگریزون کو لکھا کہ تم لوگ علاوہ مال کمپنی کے کل انگریزی سوداگرون کا محصول نہین دیتے اس سے بڑا نقصان ہمارا ہوتا ہے لیکن کونسل والون نے کہ اونکا مال خود بلا محصول جاتا تھا ذرا بھی شنوائی نہ کی تب قاسم علیخان نے ہندوستان کے سوداگرون کا بھی محصول معاف کر دیا تب انگریزون نے لکھا کہ تم اونکا محصول مت معاف کرو چنانچہ اسی بنیاد پر قاسم علیخان نے شاہ عالم اور شجاع الدولہ وغیرہ کی مدد لیکر انگریزون سے برسر مقابلہ ہوا اور شکست پائی شاہ عالم اور شجاع الدولہ دونون تحت حکومت سرکار کمپنی کے ہو گئے اور یہ لڑائی مقام بکسر مین ہوئی ہے انگریزون نے میر جعفر کو مسند نشین کیا اور فوج انگریزی نے قاسم علی خان کو شکست دی اور قلعہ چنار گڈھ مین اوسکا محاصرہ کیا اور شاہ عالم نے انگریزون سے صلح کر کے اونکی پابندی مین رہنا قبول کیا اور میر جعفر ۱۷۶۵ء کو مر گیا اور بجاے اوسکے اوسکا بھائی نجم الدولہ مسند نشین ہوا اور اوسی سال مسٹر لارڈ کلاؤ صاحب بہادر ولایت سے کمانڈر انچیف

صاحبان انگریز جیسا چاہین قلعہ کو مضبوط کرلین دوم اینکہ تمسال اپنی جاری کرلیوین سوم اینکہ ۳۸ گانون کی زمینداری پرجنکی سنداونکو دربار شاہی سے ۱۷۱۷ء مین مل چکی ہے قابض اور دخیل رہین چنانچہ کلاوصاحب نے اوس شرائط نامہ پر دستخط کردیئے اور سراج الدولہ لوٹ آیا لیکن ۱۷۵۷ء کے درمیان سراج الدولہ پھر برسرفساد ہوا اور قریب مقام پلاسی کے ۲۳ جنوری ۱۷۵۷ء کو انگریزون نے اوسکو ایسی شکست فحش دی کہ وہ راج محل کی طرف بھاگا اور وہان پر اوسکو اوسکے ایک فقیر مدعی نے گرفتار کرکے کہ بجاے میر جعفر کے اوسکا بنوئی گدی نشین ہوا تھا حوالہ کردیا اور اوسنے اوسکو قتل کرڈالا اس مہم مین امین چند سیٹھ کو بڑا نقصان اوٹھانا پڑا اور اوسی صدمہ سے وے مرگئے اور جنگ پلاسی ابتداے انگریزی عملداری ہے اگرچہ صاحبان انگریز نے میر جعفر کو مسند نشین کیا مگر وہ نے الفور دو کرور ۳۷ لاکھ روپیہ نقصان کا موافق شرائط نامہ کے نہ دے سکا کل ڈیڑھ کرور روپیہ دیکر باقی کی ادائی کے لیے قسط اوسنے مقرر کردی اور ادھر ملک دکن کا یہ حال ہوا کہ بعد جانے ڈپلی گورنر فرانس کے لالی نامی ایک شخص ۱۷۵۸ء کے درمیان مقرر ہوکر عہدۂ گورنری پر فرانس سے آیا اور ادھر ۱۷۵۹ء کو عالی گوہر شاہ عالم ثانی اپنے باپ عالمگیر ثانی سے بغی ہوکر میر جعفر پر لشکر لے کر چڑھ آیا انگریزون نے میر جعفر کو مدد دی اور شاہ عالم بھاگا اوسوقت عالمگیر نے کلاوصاحب کو شقہ لکھا کہ اگر تم ولیعہد شاہ عالم کو قید کرکے ہمکو بھیجدوگے تو ہم تمکو وہ زمینداری جو کمپنی کو دی گئی ہے اوسکی کل مالگذاری ۳۰ لاکھ روپیہ کی مع خطاب کے دینگے کلاوصاحب نے ویسا ہی کیا مگر افسوس ہے کہ مسٹر کلاوصاحب ایسا نامی سردار ۱۷۶۰ء مین ہندوستان سے مستعفی ہوکر اپنی ولایت کو چلا گیا۔

اور ادھر انگریزون نے فرانسیسی لالیصاحب گورنر کو شکست دیکر موسلی پٹن بالکل اوس سے خالی کرا کے دکن کے صوبہ دار سلابت جنگ سے مع اور چند اضلاع کے اپنے نام سند حاصل کرلی یہان تک کہ ۱۷۶۱ء مین پانڈی چری بھی انگریزون نے لیکر اوسپر اپنا قبضہ اور دخل کرلیا اور فرانسیسیون کے پاس فقط کالی کوٹ اور سورت کی

کی حکومت شاہ فرانس کے ہاتھ آوے یہ اچھا موقع دیکھکر نظام الملک کے پوتہ مظفر جنگ کو صوبۂ دکن کی خاص گدی پر اور اوسکے رشتہ دار حیدر علی کو ریاست کرناٹک پر قائم کیا اور اون سے ملک کرشنا سے کماری انتریپ تک کا اپنی حکومت مین بطور خرچ فوج کے لے لیا مگر انگریزون نے یہ امر برخلاف دیکھکر ناصر جنگ ابن نظام الملک کو اپنی جانب ملا کر لشکر کشی کی اور مظفر جنگ سے ریاست لیکر ناصر جنگ کو مسند نشین کیا اور ادھر محمد علی خاص وارث نواب کرناٹک کو ملک کرناٹک کا نواب بنایا اور فرانسیسیون کو یہانتک پست کر دیا کہ اونکی بالکل کارخانے بدولت کلاو صاحب کے غارت ہوگئے۔

مفصل بیان ملک بنگالہ کا کہ جس طرح تحت حکومت کمپنی مین آیا

ناظرین تاریخ پر روشن ہو کہ ۱۷۵۶ء کی درمیان الہ وردخان صوبہ دار بنگالہ بقضاے الٰہی سے مرگیا اور سراج الدولہ اوسکا نواسہ اپنے نانا کی جگہہ پر مسند نشین ہوا یہ شخص ہنوز کم عمر تھا حکومت پاکر نشۂ غرور سے مست ہوگیا عیاشی اور ظلم پر کمر باندھی اور بطمع جمع زر کثیر کے کلکتہ مین قلعۂ انگریزی پر حملہ کیا فوج اوس وقت جنگی انگریزون کے بالکل فوج مندراس مین تھی صاحبان قلعہ نے موقع لڑائی کا نہ دیکھکر جہازون پر سوار ہوکر بھاگ گئے اور قلعہ خالی کر دیا اور ڈیک صاحب مہتمم قلعہ بھی اون لوگون کے ساتھ نکل گیا مگر ہولویل نامی انگریزی تواریخ کا بیان ہے کہ ۱۴۶ نفر انگریز کہ اکثر اونمین افسر بھی تھے نواب سراج الدولہ کے قید مین ہوئی اور گو کہ سراج الدولہ نے اپنے سردارون کو حکم دیا تھا کہ ان کو نہایت حفاظت سے رکھو مگر اون نادان سردارون نے ایک ایسی تنگ و تاریک کوٹھری مین اون لوگون کو قید کیا کہ مارے گرمی اور تشنگی سے دوسرے روز اوس مین سے منجملہ اون ۱۴۶ کے ۱۲۳ نفر زندہ مگر بیہوش قریب المرگ برامد ہوئے باقی سب مرگئے تھے اونکو سراج الدولہ نے کشتی پر بجولان قید کیا لیکن جب یہ خبر وحشت اثر مندراس مین پہونچی فوراً لفٹنٹ کرنیل کلاو صاحب بہادر اور میجر جوڈاکسن صاحب ۹۰ گورے اور ۷۰۰ آدمی ہندوستانی فوج لیکر بذریعۂ جہاز کے داخل کلکتہ ہوے اور ۲ جنوری ۱۷۵۷ء کو اوس فوج نے کلکتہ کو فتح کیا اور سراج الدولہ نے دغا سے شرائط ہاے ذیل طی کرکے صلح کرلی اول اینکہ

ادا وسکی تلاشی بھی نہ لی جاوے اور ۳۸ موضع زمینداری خریدنے کو ایسٹ انڈیا کمپنی کو اجازت مل جاوے چنانچہ بادشاہ نے دونون باتین منظور کین مگر صوبہ دار بنگالہ نے زمیندارون کو ممانعت کردی کہ اپنا موضع انگریزون کے ہاتھ نہ فروخت کرین مگر محصول معاف ہوگیا اور انگریز کمپنی کا بھی جو پریزیڈنٹ کلکتہ کی وسنک سے جاتا تھا اوسکا بھی محصول نہ تھا اس بندوبست سے صوبہ دار بنگالہ کا بڑا ضرر یعنے کثرت سے نقصان ہونے لگا۔

سنہ ۱۷۴۴ء کے درمیان فرانسیسیون کے گورنر نے قلعہ پانڈی چری کو فوج سے خوب آراستہ کرکے انگریزون کی عملداری مین آکر مندراس کے قلعہ پر حملہ کیا اور وہان پر فتحیاب ہوئے انگریزون نے قلعہ اونکے حوالہ کیا مگر اوسی سال جہازون پر انگریزی فوج کثرت سے آئی کہ اونسے پھر اپنا قلعہ فرانس والون سے لے لیا اور پانڈی چری کو فتح کرنے کے واسطے ایک لشکر جہازپر روانہ کیا مگر بسبب موسم برسات کے لوٹ آئے اوسی سال راجہ تنجور کا دو لڑکے چھوڑکر مرگیا چنانچہ پرتاب سنگھ لڑکا نابالغ تھا اور اپنے ارکان دولت کے بہکانے سے انگریزون سے درپے تکرار ہوا ایسا موقع دیکھکر اوسکے بھائی ساہوجی نے انگریزون سے اقرار کیا کہ اگر تم ہمکو ملک دلوادیو تو اوسکے عوض مین دیبی کوٹ کا قلعہ اور ضلع تمودیدون گا چنانچہ مسٹر کلاو صاحب جو اوس زمانے مین لفٹنٹ فرح تھا فوراً فوج لیکر اوسکی مدد کو پہونچا اور ریاست کو فتح کرکے ساہوجی کو گدی نشین کیا مگر پرتاب سنگھ نے پیغام بھیجا اور ارکان دولت اور پنچون نے بھی صلاح دی کہ ریاست بڑے بھائی کو واجب ہے اس سے قلعہ دیبی کوٹ انگریزون کو دیا جاوے اور ساہوجی سالیانہ پنشن لیا کرین اور راج یعنے گدی پرتاب سنگھ کو دیدیجاوے کلاو صاحب نے اس تجویز پر راضی ہوکر حسب المنشا اونکے اسکا بندوبست کردیا تواریخ تنقیح الاخبار مین لکھا ہے سنہ ۱۷۴۳ء کے درمیان دکن کا صوبہ دار آصف جاہ ایک سو چار برس کی عمر کا ہوکر مرگیا اور اوسکے لڑکون مین تکرار ہوئی اور پانڈی چری کا والی فرانسیسی گورنر جو انگریزون سے بغاوت رکھتا تھا اور اوسکا ارادہ تھا کہ ہندوستان

تحفہ جات بادشاہ کی حضور مین بھیجا کرتا تھا یہان تک کہ بعد وفات جہانگیر کے شاہجہان نے سندھ اور بنگالہ مین بھی انگریزون کی کوٹھیان جاری کروادین اور محصول بھی بکفایت تمام یعنی تین روپیہ آٹھ آنہ سیکڑہ کے حساب سے ٹھہرالیا۔

سنہ ۱۶۳۹ء مین باجازت مہاراجہ چندرنگر کے انگریزون نے مندراس کہ ویران پڑا تھا آباد کرکے وہان پر قلعہ سینٹ جارج نامے نہایت مضبوط طیار کیا۔

سنہ ۱۶۶۲ء کے درمیان چارلیس نامے ثانی بادشاہ لندن نے جزیرہ بمبئی اپنی شادی مین بادشاہ پورچگال والون سے جہیز مین پایا تھا اوسکو سو روپیہ سال پر ایسٹ انڈیا کمپنی کو دے دیا۔

سنہ ۱۶۹۰ء کے درمیان انگریزون نے بادشاہ دہلی سے گوبند پور اور چھوٹانٹی ان دونون موضعون کے ہمراہ کلکتہ کی کہ نہایت ویران موضع تھا سند حاصل کرکے آپ بستی کو خوب آباد کیا اور ایک قلعہ بناکر اوسکا نام فورٹ ولیم رکھا اور صدر کو بھی دارالحکومت اپنی مقرر کی اور کمپنی نے اپنا رزیڈنٹ بطور افسر کے کلکتہ مین مقرر کیا۔

اور خیال کرنا چاہیئے کہ دریاے ہوگلی کے کنارے اہالیان یورپ کی تین کوٹھیان ہیں اعنی کلکتہ مین انگریزون کے چندرنگر مین فرانسیسیون کے اور جیرہ مین ڈچ والون کی تھی

سنہ ۱۷۱۵ عیسوی کے درمیان فرخ سیر بادشاہ دہلی کی طبیعت شدت سے علیل ہوئی اور اوسی عرصہ مین اوسکی شادی راجہ جودھ پور کی لڑکی سے جسپر بادشاہ دل وجان سے عاشق تھا ہونے والی تھی مگر اس بیماری کی وجہ سے ملتوی تھی اور ہندی حکیم تمام علاج سے لاچار تھے پریزیڈنٹ کلکتہ نے سنکر بہت سے تحفہ اور تحائف کے ساتھ دو سرداراور ہملٹن صاحب ڈاکٹر کو خدمت مین بادشاہ کے روانہ کیا اور مرضی خدا سے ہملٹن صاحب کے علاج نے ایسا فائدہ بخشا کہ بادشاہ فوراً اچھا ہوگیا اور بہت سے انعام دیکر بادشاہ نے عہد کیا کہ جو تم چیز ہم سے طلب کرو ہم تمکو دینے مین ہرگز انکار نکرین گے ہملٹن صاحب نے عرض کیا کہ جو مال پریزیڈنٹ کلکتہ کی دستک سے جانب ولایت روانہ ہوتا ہے اور آتا ہے اوسکا محصول شاہی معاف ہوجاوے

اور ایکہزار دو سو سپاہی سوار تھا البرج کابرل نامے افسر کے تحت مین ہندوستان کو روانہ کیا اون مین ۶ جہاز کالے کوٹ پہونچے اور چونکہ اون پر بڑے بڑے عقل مند لوگ سوار تھے اونھون نے مہاراجہ کے دربار مین رسائی پیدا کرکے حسب اجازت مہاراجہ کے کالی کوٹ مین اپنی کوٹھی تجارت کی جاری کردی سنہ ۱۵۱۰ء مین سوداگران پورچگال نے مہاراجہ بیجاپور سے علاقہ گووا کا فتح کرکے اوسکو اپنا دارالحکومت مقرر کیا کہ ہنوزوہ اون کے قبضہ مین ہے اس عرصہ مین پورچگال کا حال سنکر ڈچ اور اہل فرانس بھی داخل ہندوستان ہوے اور فرانس والون نے مقام پانڈی چری مین اپنی کوٹھی جاری کی۔

A.
AlBeqeYqve

مفصل کیفیت جلسہ ایسٹ انڈیا کمپنی عالی سرکار انگریزی

سنہ ۱۵۹۹ء کے درمیان ولایت لندن مین چند سوداگرون نے متفق الرای ہوکر کام سوداگری کا جاری کیا اور اپنے فراہمی فیصلہ کے واسطے سہ ماہی کا ایک جلسہ بطور کمپنی کے کرتے تھے اوسکا نام کورٹ آف پروپرائیٹر تھا اس جلسہ مین جو سوداگر پانچہزار یا اوس سے زیادہ کا حصہ دار تھا اوسکو اختیار اپنے کارخانہ مین آئین منضبط کرنے کا اور رای دینے کا حاصل تھا اور رای بھی اوسکی پسند کرنا ہوتی تھی اور نفع بھی وہی تقسیم کرتا تھا اور اس جلسہ کے علاوہ اور ان کامون کے اور متفرق کامون کے حکم اجرا کرنے کو اوسکے ماتحت کارخانہ کے ۲۴ آدمی بلقب کارو باری کے مقرر تھے جنکو انگریزی مین کورٹ آف ڈائریکٹرس کہتے تھے اونمین ۱۰ ہزار سے کم کا حصہ دار حاکم نہین ہوسکتا تھا۔

سنہ ۱۶۰۰ء مین اوسی کمپنی نے انگلستان کے بادشاہ ملکہ الزبتھ سے ایک سند اس مضمون کی حاصل کی کہ ۱۵ برس تک سوای ہمارے دوسرے سوداگر انگریزی ہندوستان مین تجارت کرنے نہ جانے پاوین اور سر ہنری ہلٹن کو تین جہاز دیکر ہندوستان روانہ کیا اوسی وقت سے اون سوداگرون کا نام ایسٹ انڈیا کمپنی ہوا اور ہلٹن صاحب مع جہازون کے سورت مین داخل ہوے مگر حاکم سورت برسر فساد ہوا اوس وقت ہلٹن صاحب نے دربار شاہی مین رسائی پیدا کرکے حسب الحکم نورالدین جہانگیر شاہ ہند کے سورت اور گونگھا اور کمبھات اور احمدآباد مین سنہ ۱۶۱۳ء مین اپنی کوٹھیان جاری کین اور اکثر ولایتی

آغاز چمن اول

از خیابان ثانی در بیان نشر یافتن آوازۂ صاحبان فرنگ کا ولایت سے جانب ہند کی اور لینا ملک والیان ہند سے اکبر حکومت کرنا از سنہ ۱۶۰۰ء تا سنہ ۱۷۰۰ء

بیان اون واقعات کا جو از عہد ملکہ کوین الزبتھ تا ولیم چہارم بادشاہ لندن السیٹ انڈیا کمپنی پر گذرے

تاریخہاے سلف اس باب مین شہادت دیتے ہین کہ صاحبان یورپ کو ماقبل سنہ ۱۶۰۰ء کے ہندوستان آنے کے واسطے تری کا راستہ نہ معلوم تھا بلکہ اون لوگون کے جو ایران اور عرب اور مصر وغیرہ کے درمیان بنا بر تجارت آتے جاتے تھے اور جو چیزین ہندوستان سے بصرہ اور مصر ہو کر یورپ جاتی تھین نفع کثیر سے بکتی تھین اٹالیان یورپ ہمیشہ راست کے تلاش مین مصروف رہا کرتے تھے کیلس صاحب نے زمین کو گول تصور کر کے اپنا جہاز ہندوستان آنے کیواسطے جانب مغرب روانہ کیا اور متصل امریکا کے رک گیا صاحبان ڈچ اور فرنگ نے گرد سمندر پھرا خیال کر کے اپنے جہازکو اوتر کیطرف لیچلے اور وہان سمندری برف سے تباہ ہو گئے قصہ کوتاہ اسی طرح حیرانی اور زحمت اوٹھایا کرتے تھے مگر اپنی ہمت سے تلاش راہ مین کبھی غافل نہ تھے کہ ناگاہ سنہ ۱۴۹۷ء کے درمیان ایمبول نامی بادشاہ پورچگال نے اپنے وزیر باسکوڈگاما کو تین جہاز دیکر براہ سمندر جانب جنوب بنا بر تلاش راستۂ ہند کے روانہ کیا وہ خردمند وزیر الاھینہ کے اندر راستہ طے کرتا ہوا امریکا ہوتا ہوا داخل ہندوستان ہوا اور جلیار کے کنارے شہر کالیکوٹ مین اپنا جہاز لگایا یونیورسل ہسٹوری انگریزی کی رو سے واضح ہوتا ہے کہ کالے کوٹ کی مہاراجہ شامورس نامے نے اوسکی بڑی عزت کی مگر اٹالیان عرب نے راجہ کی خاطرداری دیکھکر مزاج راجہ کا اوسکی طرف سے برگشتہ کر دیا وزیر موصوف نے یہ دیکھکر اپنا جہاز فوراً جانب پورچگال لوٹا دیا دوسرے سال وہان کے بادشاہ نے ۱۳ جہاز جنسِ ہادی

وجہ چہارم - رعایا پر وہ طریقے جاری کرنا جنکی اون کو خواہش نہین ہے +
وجہ پنجم - زبردستی سے دست اندازی از جانب سلطان اہل ہند کے رعایا کے مذہب پر -
وجہ ششم طرفداری زیادہ تر قوم اسلام کی بہ نسبت ہنود کے -
وجہ ہفتم حکامونکا موجب حکم شاہی کے رعیت پر جور اور بدعت کرنا اور برباد کرنا اونکے عباد و گاہون کو -
وجہ ہشتم بیدادی رعیت پر اور بادشاہ اہلون کا عیش و عشرت مین مشغول ہونا اور نا انصافی کرنا -
اب اس خیابان مین وہ ذکر مرقوم ہوگا کہ بعد زوال اور ضعف سلطنت دہلی کی تمام ہندوستان متفرق صوبہ جات مندرجۂ ذیل پر تقسیم ہوکر وہان کے عامل اور حکمران اور صوبہ دار وغیرہ خود سر ہوکر بعد چندے خود اپنے تئین بادشاہ سمجھنے لگے چنانچہ وے درج ذیل ہین -

تفصیل صوبہ جات خود سر

پنجاب اور کشمیر اور کماؤن وغیرہ مین پٹھان اور سکھون کی حکومت + دہلی مین بادشاہت مغل + اودہ بہار بنگالہ نواب کی حکومت + آگرہ جاٹون کی حکومت + راجستان مین راجپوتون کی حکومت + گجرات اور مالوہ اور دکن مرہٹون کی حکومت + وسط شرقی حصۂ دکن + نظام الملک کی حکومت + کرناٹک مین نواب کی حکومت + جنوبی ہند کی باقی ملک مین راجگان ہنود کی عملداری + ان سب کو جس طرحسے سرکار کمپنی نے مغلوب کرکے ہندوستان مین اپنی حکومت کا نقشہ جمایا اور عجیب و غریب مہم اور محاربات اور فوج کی شجاعت کا بھی ذکر درج ہوگا اور چونکہ حکومت کمپنی کا وقت مسلمانون اور ملکہ معظمہ کی سلطنت کے درمیان مین ہے اس واسطے اس عہد کو عہد متوسط سمجھنا چاہیے اور معلوم کرنا چاہیئے کہ اگر صاحبان فرنگ نہ آجاتے تو چند روز مین اہل اسلام کے بدولت قوم ہنود کو اپنا دین اور دولت سب تصدق کرنا پڑتا +

فہرست مضامین خیابان ثانی مختصر سیر گلشن ہند کہ چار چمن مین منقسم ہے

چمن اول در بیان تشریف آوری صاحبان فرنگ و فتح کردن ہندوستان از والیان ہند من ابتدائے سنہ ۹۹ھ تا غایت سنہ ۱۲۰۳ھ بالتقریح +

چمن ثانی ذکر محاربات کابل و قندہار و فتح سندھ و گوالیار کا سرکار انگریز کے ہاتھ آنا من ابتدائے سنہ ۱۲۰۳ھ تا غایت سنہ ۱۲۴۳ھ بالتقریح +

چمن ثالث فتح پنجاب بر سرکار انگریز از ابتدائے سنہ ۱۲۴۵ھ تا سنہ ۱۲۶۴ھ -

چمن چہارم - اندر سہ شگوفہ متضمن -

شگوفۂ اول - ضبطی حکومت ناگپور در سنہ ۱۲۶۵ھ -

شگوفۂ دوم - بربادی حکومت اودہ در سنہ ۱۲۷۳ھ -

شگوفۂ سوم - حالات مذکور در سنہ ۱۲۷۵ھ -

آغاز
خیابان ثانی یعنی عہد
متوسط از تاریخ عہد نامہ ہند المعروف
مختصر سیر گلشن ہند اردو کہ درین چہار
چمین اندو درچمنہا سہ
شگوفہ

دربیان تشریف آوری سرکار الیسٹ انڈیا کمپنی وحکمرانیش درہندوستان
من ابتدای سنہ ۱۶۱۳ع لغایت سنہ ۱۸۵۷ع

دیباچہ

فزون ہین نعتین اوسکی بیان سے ٭ زبان ہم شکر کو لاوین کہان سے ٭ عالمان تاریخ کیفیت [illegible] یہ عاصی پرمعاصی مؤلف کتاب یون التماس کرتا ہے کہ جو کچھ تذکرات تاریخی خیابان اول مین درج ہین اوسکو زمانۂ سلف تصور کرنا چاہیئے اور جملہ تواریخ ہاے قدیم کا خلاصہ مطلب اس مؤلف کی راے مین ایسا آتا ہے کہ موجب بادی سلطنت اہل اسلام کی ہندوستان مین آمد وجہین ہین جو بعد عہد سلطنت اورنگ زیب عالمگیر کے عمل مین آئین بجز اوسکے اور کوئی دلیل نہین ہے ٭

وجہ اول حکامونکی مغروری جو اپنے تئین سب سے زیادہ عقیل سمجھتے تھے ٭

وجہ دوم۔ کم توجہی بادشاہ کی رعایا پر بہ نسبت اونکی تکلیف کے۔

وجہ سوم۔ اجرا ہونا حکم اور قانون کا صندانہ طور سے رعیت پر۔

دفعہ ہشتم اراضی معافی واملاک و یہ وزمینہ وجاگیر اجسب تجویز وہی موافق معمول نواب مظفر جنگ مرحوم بحال خواہد ماند ٭
دفعہ نہم چون عہدنامہ ہذا مشتمر بر نہ دفعہ بتاریخ ۴ جون ۱۸۰۵ء مطابق ۳ صفر المظفر ۱۲۲۰ھ در بلدۂ بریلی تحریر یافت نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نقل عہدنامہ ہذا بعبارت انگریزی و فارسی بمہر و دستخط خود حوالۂ نواب مرحوم جنگ کردہ اند نوابصاحب ہم نقل آن بعبارت انگریزی بمہر و دستخط خود حوالۂ معظم الیہ نمودہ اند و صاحب بہادر اقرار مینمایند کہ شرائط عہدنامہ ہذا در عرصۂ سی روز زمین بدستخط و مہر نواب گورنر جنرل بہادر حاصل کردہ حوالۂ نوابصاحب خود خواہند نمود ٭ فقط

بعد تحریر اس قرارنامہ کے فرخ آباد مین دخل عملدارے انگریزی کا ہوا عدالت کلکٹری فوجداری دیوانی جاری ہوئی نوابصاحب کو گورنمنٹ سے بعد نوابصاحب کے شوکت جنگ مسند نشین ہوا اور خدا بخش منشی بطور نائب کے کارگذار رہا اور شوکت جنگ ۱۸۲۶ء کو شاہجہان آباد مین بعارضۂ چیچک کے مرگیا کچھ روز اسکا بیٹا تجمل حسینخان بخطاب ظفر جنگ کے مالک و راضت ہوا لیکن بسبب کم سنی کے علاقہ کو رہا اور وہ اپنے شباب جوانی مین مرگیا اور تفضل حسین جانشین ہوا ٭ اب سرکار نے اس ضلع کو آٹھ تحصیلی متذکرۂ ذیل مین تقسیم کیا ہے اور حال ہر تحصیلی کا بقدر ضرورت واضح ہوگا

متفرق حالات فرخ آباد

ابتدائے عملداری گورنمنٹ انگریز بہادر سے اکثر مکان ڈاکہ زنی اور رہزنی ہوا کرتی تھی مگر مسٹر گرانٹ صاحب مجسٹریٹ اول نے بالکل وہ باتین رفع کردین زمیندار لوگ ایسے پست ہمت ہوگئے کہ تحصیل آسانی سے ہوجاتی ہے تجارت کی کثرت ہے انتظام عدالت دیوانی کا اس طرح پر ہے کہ ایک صاحب جج مع اختیارات سشن کے خاص شہر فرخ آباد مین رہتے ہین اور ایک صدر الصدور اور دو منصف ہین اور چار منصف پرگنات چھبرامئو و قائم گنج و قنوج اور علیگنج مین کچہری کرتے ہین اور عدالت کلکٹری فوجداری مین ایک صاحب بلقب کلکٹر مجسٹریٹ اور اون کے ماتحت ایک ایجنٹ مجسٹریٹ اور دو ڈپٹی کلکٹر رہتے ہین اور تحصیلدارون کو بھی اختیارات مجسٹریٹ درجہ سوم حاصل ہین اور اس ضلع مین چودہ ۱۴ تھانہ مقرر ہین کچھ روز کے بعد یہ ضلع دو حصون مین تقسیم ہوا اوس وقت سے ایک ایجنٹ مجسٹریٹ ایٹہ مین مقرر ہوا اور وہ ماتحت جج فرخ آباد کے ہے اور بلامد مجسٹریٹ فرخ آباد سے وہ کام کرتا ہے اور ایک ایڈیشنل ڈپٹی اوس کا ماتحت ہے فقط

بفضلِ خدائے عزوجل خیابان اول کتاب یہ اتمام شد

٭ اگر کوئی خیابان دوم کے کسی حصہ مین بلاواسطہ جانا چاہے تو خیابان کے شروع مین اسکا نمبر دیکھ لے

بنواب ممدوح خواہد رسید و گاہے در عزت و جلالت و توقیر بزرگے نوابصاحب ممدوح از جانب سرکار کمپنی قصوری راہ نخواہد یافت و از متوسلان سرکار دولتمدار کمپنی بہادر ہموارہ مشمول و معدود خواہد بود ✦

دفعہ سوم مبلغ دو ہزار روپیہ سالانہ بابت خرچ امام باڑہ و نیز بہ نواب صاحب رسانیدہ خواہد شد و مبلغ ہزار و سہ صد روپیہ بنابر خرچ ڈیوڑھیات نواب مظفر جنگ بہادر مرحوم کہ معرفت امراؤ بیگم صاحبہ تقسیم میشد بوجہی من الوجوہ کمی نخواہد شد و در صورتیکہ امراؤ بیگم در رسانیدن مشاہرہ تفاوت مذوہ باشند ہر دو بنوابصاحب رسانیدہ خواہد شد و نواب صاحب آن را منقسم ساختہ قبض الوصول مہری ہر یک جداگانہ بسرکار اہالی کمپنی خواہد رسانید ✦

دفعہ چہارم حسب درخواست نوابصاحب ممدوح باغات موروثی و موضع سرپالمت پور و حویلی ہائے بیرونی شہر فرخ آباد و املاک انیصاحبہ بشرطیکہ کسے دیگر ذی حق نخواہد بود بتصرف نواب بہادر خواہد ماند ✦

دفعہ پنجم چون نسبت بندہائے تفصیل گذرانیدہ نوابصاحب ممدوح و خردمند خان بہادر در باب ذی حق حضوری اختلاف و تباین کلی گردید چون اہالی سرکار کمپنی انگریز بہادر را نظر اینکہ معیشت حقداران بقرر باید منظور ست کہذا مقرر کردہ شد کہ صاحبیکہ برای بندوبست این ملک مقرر خواہد شد باتفاق نوابصاحب معزالیہ بتحقیق حقوق بہر یک انسان واز مہر و دستخط طرفین خواہد داد کہ موجب آنہا ہموارہ وجہ مقرری خود خواہند یافت و بعد تقسیم مذکور از حضور نواب مقرر خواہد شد و قبض الوصول مہری ہر یک معرفت نوابصاحب معزالیہ براہالی کمپنی انگریز بہادر خواہد رسید ✦

دفعہ ششم حکم عدالت بذات نوابصاحب ممدوح جاری نخواہد شد مگر متوسلان و اعقاب نوابصاحب کہ چیزی دادنہا معلوم میشود بحکم منظور سرکار کمپنی بہادر ست کہ خلق اللہ را بہ رعایت اوقاتگذاری نمایند لہذا مقرر گردید کہ اگر کسے نالش بر متوسلان نوابصاحب نماید اول معاملہ مذکور جہت تجویز و فیصلہ حوالہ نوابصاحب خواہد شد در صورت اہمال و خلاف تجویز ناراض بودن اہل نالش البتہ بعدالت شنیدہ خواہد شد ✦

دفعہ ہفتم پاس خاطر نوابصاحب ممدوح بشرط دولت خواہی و خیراندیشی سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر و نوابصاحب بجز امام خان پنجہزار روپیہ و پرمولی خان و محمد خان ہر دو کپتان پنجہزار روپیہ و منشی خدا بخش برای حاضر بودن بحضور صاحب متعلین فرخ آباد چہار ہزار روپیہ و احمد بخش و شیخ محمد صلاح کلایان دو ہزار روپیہ ہر دو کسان مساوی سالیانہ خواہند یافت ✦

دار کیا اوسپر اونکی ۲۴ ہزار روپیہ سالانہ تنخواہ مقرر ہو کر حکم واسطے رہنے بنارس کے دیا اور نواب مظفر جنگ سنہ ۱۸۱۱ء کو مر گئے اور اوسکے بڑے بیٹے رستم علی خان نے اوسے زہر دیا تھا ٭

ذکر حکومت نواب امداد حسین ناصر جنگ بہادر بنگش از سنہ ۱۸۱۱ء لغایت سنہ ۱۸۱۸ء

بعد وفات مظفر جنگ کے رستم خان نے پھانسی پائی اور امداد حسین بخطاب ناصر جنگ کے مسند نشین ہوا اور امین الدولہ مظفر الملک اسکا نائب مقرر ہوا اسکی عہد میں ۱۵ فروری سنہ ۱۸۱۲ء کو نواب سعادت علی خان اودہ نے ملک روہیلکھنڈ اور دوآبہ سپرد گورنمنٹ انگریزی کر دیا اوس وقت سے نواب فرخ آباد زیر حکومت سرکار ہو کر ناصر جنگ نے عہدنامہ مندرجۂ ذیل لکھدیا ٭

نقل عہدنامہ

بدستخط انگریزی و فارسی ہمہ نوالصاحب ناصر جنگ بہادر و مسٹر انربل ہنری ولزلی صاحب بہادر گورنر جنرل عہد و میثاق کہ فیما بین سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر و نواب امداد حسین خان بہادر ناصر جنگ در باب تفویض ملک متعلقہ فرخ آباد بہ تصرف اہالی سرکار کمپنی بہادر بر سبیل دوام و استقبال بمبادلۂ پیشکش از کمپنی انگریز بہادر مقرر و بدستۂ نوالصاحب ممدوح واجب الوداعت لہذا نواب معلی القاب اشرف الاشراف تارکویس ولزلی صاحب بہادر گورنر جنرل بحسب اختیار و ناصر جنگ بہادر بذات خود و ہم از طرف وارثان خود نسلاً بعد نسلاً و بطناً بعد بطناً عہدنامہ ہذا متضمن تفویض ملک مذکور بہ اہالی کمپنی انگریز بہادر بر سبیل دوام و استقرار بمعاوضۂ و مبادلۂ پیشکش مذکور مواثیق و منضبط فرمودند ٭

دفعہ اول نواب امداد حسین خان بہادر ناصر جنگ اقرار مینمایند کہ ملک متعلقہ فرخ آباد تمام و کمال بغرض پیشکش سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر تفویض بہ اہالی سرکار ممدوح بطوع رغبت خود از ابتدائے سنہ ۱۲۲۶ فصلی بخود مدنوالصاحب ممدوح را بجز وجہات مقرری کہ در ذیل بقلم آمدہ ہیچگونہ مداخلت و علاقہ از ملک مذکور نیست و نخواہد بود ٭

دفعہ دوم نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بہ نظر ریاست و حرمت نواب ناصر جنگ بہادر اقرار مینمایند کہ مبلغ نہ ہزار روپیہ ماہواری کہ یک لک و ہشت ہزار روپیہ سالیانہ میشود جہت مصرف ذات نواب ناصر جنگ بہادر بلا تکرار در جمیع نسلاً بعد نسلاً و بطناً بعد بطناً ماہ بماہ از سرکار کمپنی

محاصرہ نامناسب سمجھکر فرخ آباد لوٹ آیا اور قلعہ فتحگڈہ کو خوب مضبوط کیا اور ادھر فوج جاٹ کی زیر حکومت وزیر صفدر جنگ کے ملک کو لوٹتا ہوا قلعہ فتحگڈہ کو گھیر لیا اور احمد خان نے شکست کھاکر معرفت حافظ رحمت خان بریلی والے کے صلح کی اور فرخ آباد وغیرہ ساڑھے سولہ محال جسمیں سولہ لاکھ روپیہ کی اپنے قبضہ مین رکھکر باقی ملک صفدر جنگ کے نذر کردیا اور خیر خواہ ہوا لیکن فرخ آباد کے محاصرے پر مرہٹون اور جاٹون نے وزیر کی بڑی مدد دی اس لیے ملک مفتوحہ احمد خان کا بالکل صفدر جنگ نے مرہٹون کو دیدیا اب احمد خان نے اپنے ملک فرخ آباد کو خوب رونق بخشی نواب شجاع الدولہ کے عہد مین جس وقت مین امراو گرگوشائین رئیس اور خیر خواہ لکھنؤ بنی ہوکر فرخ آباد بھاگ گیا اور احمد خان نے اوسکو پناہ دی شجاع الدولہ نے طلب کیا احمد خان نے نہین دیا اس وجہ سے شجاع الدولہ نے فرخ آباد پر لشکر کشی کی گوشائین مذکور تو بھاگ گیا مگر احمد خان ملک اودہ کے ماتحت ہوگیا بعد جنگ بکسر کے جب شجاع الدولہ مقابلہ صاحبان فرنگ سے شکست کھاکر بھاگا نواب فرخ آباد نے اوسکو پناہ دی اور یہی صلاح دی کہ تم انگریزون سے صلح کرلو چنانچہ وہ ذکر گوشۂ اول چہن ہذا مین ہوگیا ہے احمد خان ۲۰ ربیع الاول ۱۱۸۵ھ مطابق ۱۷۷۱ء کو ساتھ نیکنامی اور بہادری کے مرگیا۔

ذکر حکومت نواب دلیر ہمت خان مظفر جنگ بہادر بنگش از ۱۷۷۱ء تا سنہ ۱۸۱۸ء

بعد وفات احمد خان کے اوسکا بیٹا دلیر ہمت خان بخطاب مظفر جنگ کی ۱۷۷۱ء ملقب ہوکر جانشین ہوا اور ۱۷۷۳ء کو جب شجاع الدولہ نے رحمت خان سے اٹاوہ فتح کیا ہے تب ۱۷۷۴ء مین غلام محمد خان پر آصف الدولہ نے لشکر کشی کی تھی ہمت خان نے برابر مدد دی اور اوسی کے عہد ریاست مین نواب آصف الدولہ نے دو انگریزی کمپ ایک کانپور مین دوسرا فرخ آباد مین مقرر کیا اور چار لاکھ فی ہزار روپیہ کو جو نواب فرخ آباد سرکار اودہ کو خراج دیتے تھے وہی روپیہ تنخواہ انگریزی کمپنی کی مقرر ہوئی نواب دل دلیر خان بھائی مظفر جنگ نے تقسیم ملکیت کا دعوی کونسل کلکتہ مین

اوسکی ماکے قید کیا اور الہ آباد بھیجدیا وہان پر امام خان مارا گیا اور اوسکی ماںنے ساٹھ لاکھ روپیہ دیکر قید سے رہائی پائی اور صفدر جنگ نے اوسپر رحم کھاکر صرف فرخ آباد مع ۱۲ گانون گردنواح کے قائم جنگ کی مادر کو مرحمت فرمائے اور احمد شاہ نے جو علاقہ امام خان کا ضبط کیا تھا اوسپر نول راے کایست کو عامل قنوج مقرر کرکے قنوج مین رہنے کا حکم دیا +

ذکر حکومت نواب احمد خان غالبجنگ بہادر بنگش از ۱۷۵۲ء تا غایت ۱۷۷۴ء

امام خان و قائم جنگ کی مادر نے اپنے سوتیلے بیٹے احمد خان غالب جنگ کو ۱۷۵۲ء مین مسند نشین کیا اوسنے افغانان مرشد آباد سے صلح کرکے نول راے سے متصل تالگرام بڑی لڑائی کی اور نول راے کو قید کرکے مار ڈالا صفدر جنگ نے یہ حال سنکر احمد خان پر بہ امداد سورج مل جاٹ کے ستر ہزار سوار لیکر حملہ آور ہوا فقط ایک سپہ سالار رستم خان احمد خان کی طرف کا مارا گیا اور احمد خان منہزم ہوا صفدر جنگ زخمی ہوکر شاہجہان پور واپس لوٹ گیا بعد اس فتح کے احمد خان نے اپنے لڑکے محمود خان کو مع فوج افاغنہ بطرف لکھنو روانہ کیا اور شادیخان کو واسطے فتح کرنے الہ آباد کے روانہ کیا محمود خان نے نامنان لکھنؤ راہی پرتاب نراین و خان عالم اور بقاء اللہ خان کو شکست دیکر بھگا دیا وے لوگ الہ آباد پاس حمید قلی خان نائب صوبہ دار کے آئے کہ اسی درمیان مین شادی خان نے الہ آباد مین ارادہ لڑائی کا ٹھان لیا اور مقام کوڑا جہان آباد مین بڑی جنگ ہوئی آخر الامر شادیخان شکست پاکر فرخ آباد چلا گیا احمد خان نے یہ حال دیکھکر فوراً اپنا لشکر الہ آباد کی جانب روانہ کیا اور محمود خان نے بھی لکھنو مین اپنا انتظام کرکے الہ آباد کے لشکر مین شامل ہوا اور ادھر شیخ زادگان اور ملک زادگان لکھنؤ و کاکوری نے متفق ہوکر لکھنؤ سے احمد خان کے کارندون کو نکال دیا اور اسی درمیان ۱۷۵۳ء یعنی مین فوج وزیر صفدر جنگ نے ساول خان پسر احمد خان کی جانب سے جلیسر کا حاکم تھا حملہ کیا اور شکست دیکر اوسے نکال دیا احمد خان یہ حال سنکر الہ آباد کا

رستم خان نائب لڑائی کے بقا بہ جانون کے مارا گیا اور سورج مل جاٹ اوکیل خان نے اوسکا تعاقب کیا آخر صلح ہوئی

جاگیرین بخشین اور حکم دیا کہ محمد خان کو فرمان مین عبارت ذیل لکھی جایا کرے۔
لایق العنایات والاحسان سزاوار مراحم بیکران شایستہ الطاف نمایان محمد خان بہادر
غضنفر جنگ امیدوار عنایت خاص بودہ بدانند۔
اب دیکھا چاہیئے کہ محمد خان کی حکومت سرحد کول سے تا اکبر پور اور شاہ پور جو اب ضلع کا پنور کا پرگنہ ہے اعنی سو کوس تک ہوگئی محمد خان نے اپنی چیلہ بھورے خان کو صوبہ دار اکبرآباد کی نیابت پر مقرر کیا اور علاقہ کالپی پر محمد ولیر خان اپنے لڑکے کو حاکم مقرر کیا اور شمس آباد پر داؤد خان کو بھوجپور پر نیک خان کو دجالون پر کمان خان کو دبدالون و سہوان و مرادآباد وغیرہ پر شمشیر خان کو مقرر کیا اور ۱۷۳۳ء کو محمد ولیر خان و راجہ چھترسال بندیلکھنڈ والی سے قریب کالپی کے بڑی لڑائی ہوئی اور ولیر خان مارا گیا قائم خان بن محمد خان نے اپنے بھائی کا خون چھترسال سے لیا اور محمد خان نے دلیپ سنگھ راجہ مین پوری کو جو سرکش تھا مار کر اوسکے راجگاہ مسند ریاست پر بٹھایا لیکن محمد خان کو بندیلون نے قید کرکے بڑی تکلیف دی لیکن اوسکے لڑکے قاسم خان نے اپنے باپ کو قید سے رہا کروایا اور بندیلون کو مار ڈالا اوسی عرصہ مین ۱۷۲۹ء کو صوبہ الہ آباد سے بجرم مغلوبیت سکے محمد خان برخاست کردیا گیا لیکن ۱۷۳۲ء کو جب محمد خان نے ملہرراؤ مرہٹہ کو شکست دیکر بھگایا اوس وقت دہلی سے صوبہ الہ آباد پر ۱۷۳۶ء کو پھر مقرر کیا گیا اسکے حادثہ کے نوین سال ۱۷۴۵ء کو محمد خان بنگش نے ڈبل گلوکے عارضہ مین وفات پائی اور حیات باغ واقع موضع نیک پور متصل کمپ فتح گڈہ مین دفن ہوا مقبرہ اسکا نے الجملہ اچھا بنا ہوا ہے +

ذکر حکومت نواب قائم جنگ بہادر بنگش از ۱۷۴۵ء لغایت ۱۷۵۰ء

بعد وفات محمد خان کے اوس کا بیٹا قائم جنگ مسند نشین ہوا اور اسنے اپنی حکومت کو خوب رونق بخشی مگر ۱۷۵۰ء مین واسطے مدد نواب صفدر جنگ وزیر الملک کے روہیلکھنڈ کی لڑائی پر گیا تھا اور وہان مع اپنے بھائی قادر خان و ہادی خان کے مارا گیا امام خان اوسکا بھائی مسند نشین ہوا مگر احمد شاہ بادشاہ نے اوسکو مع

زیر اقتدار راجہ درو پد جسنر جو دھشٹر کے زمانہ مآل حال مین قنوج والون کی حکومت رہی ہے لیکن جب سلطنت اہل اسلام ہوکے داخل دیوان تیموریہ ہوا اور عالمگیر بادشاہ کے عہد مین عین خان افغانی متوطن افغانستان مرشد آباد مین بزمرۂ سواران کے ملازم ہوا اوسکا اوسکا بیٹا محمد جان کہ عہد طفلی سے شجاع تھا محمد یسین خان رئیس مرشد آباد کے حضور مین بعد وفات باپکے ملازم ہوا اسنے ایسے ایسے عمدہ کام کیے کہ چار ہزار سوارون کا رسالہ دار ہوگیا اور تمام سپاہ اوسکی خوش اخلاقی اور جوانمردی پر اپنے تئین نثار کرتی تھی اسیوجہ سے بعد وفات رئیس مذکور الصدر کے اسنے اپنی فوج کے ذریعے سے چند قلعہ فتح کیے اور کسقدر خزانہ بھی جمع کیا اور اوسی اثنا مین راجہ دیبانی وفات پائی اور اوسکے پسران مسلمی تھی شکہ اور رام چندر کے درمیان لڑائی ہوئی محمد خان حسب خواہش رام چندر کے اوسکی مدد پر گیا اور پرگنہ ماراگیا رام چندر نے اسپر خوش ہوکر بہت سی دولت مرحمت فرمائی جسکی وجہ سے اسکی حشمت کی ترقی ہوئی ۱۱۳۱ھ کے درمیان جب فرخ سیر اور جہاندار شاہ سے لڑائی ہوئی محمد خان نے فرخ سیر کو مدد دی فرخ سیر اسکی جوانمردی سے خوش ہوکر بعد فتح کے جاگیرہاے کاپسی اور کونچ اور سوندہ اور مہوبہ اور جالون اور سیہری وغیرہ مع منصب چار ہزاری کے اوسکو عطا فرمایا اور خطاب غضنفر جنگ بنگش کا دیا اور کچھ روز بعد اسکو علاقہ بھوج پور کا دیدیا تب محمد خان غضنفر جنگ نے تین موضع کے رقبہ مین ۱۱۵۱ھ کے درمیان ایک شہر آباد کیا اور اوسکی شہر پناہ تمام جنوب و شمال ۱½ میل اور غرباً اور شرقاً ۱ میل مین بناکر نام اسکا حسب خواہش فرخ سیر کے فرخ آباد رکھا اور محمد خان نے ایک قلعہ بھی بنام کسپ فتح گڈھ کے بنایا یہ قلعہ برلب گنگ واقع ہے اور تین موضع حسین پور اور پھکر مئو اور بھولی پور کی زمین پر یہہ قلعہ بنایا گیا بعد وفات فرخ سیر کے محمد شاہ نے بصلہ اسکے کہ محمد خان نے سادات کو جو درپے بادشاہی تھی قتل کیا علاوہ علاقہ جات مندرجۂ بالا کے اور علاقہ شمس آباد اور ۷ لاکھ روپیہ نقد و صوبہ داری اکبر آباد و شمشیر و خنجر اور دو گھوڑے بیش قیمتی اور فیل اور سرپیچ اور چوغہ اور منصب ہفت ہزاری عطا فرمایا اور علاوہ اوسکے ۱۱۲۸ھ کو صوبہ داری الہ آباد اور مالوہ بھی سپرد محمد خان کے کردی اور اکثر اسکی آل اور اولاد اور رفقا اور چیلون کو علیحدہ علیحدہ

بیماری سرطان مین مبتلا ہوکر ۴۸ برس کی عمر مین وفات پائی اور مینڈو خان رسالدار کی چھاؤنی مین دفنائے گئے دس لاکھ روپیہ صرف ہوکر انکا مقبرہ اور امام باڑہ بنایا گیا۔ بعد وفات بادشاہ مذکور کے واجد علی شاہ تخت نشین ہوئے اون کا بیان تواریخ ہذا کے چنابان دوم کے چوتھے چمن مین کیا جاوے گا۔

نقشہ شاہان گذشتہ اودہ بلقید اسم وغیرہ

نمبر	نام بادشاہ	خطاب	جلوس	وفات	مدت سلطنت
۱	نواب سعادت خان	برہان الملک	۱۷۱۱ء	۱۷۳۹ء	۲۹ سال
۲	نواب صفدر جنگ	صفدر جنگ	۱۷۳۹ء	۱۷۵۸ء	۲۰ سال
۳	نواب شجاع الدولہ	〃	۱۷۵۸ء	۱۷۷۵ء	۱۹ سال
۴	نواب آصف الدولہ	〃	۱۷۷۵ء	۱۷۹۷ء	۲۳ سال
۵	مرزا وزیر علی خان	〃	۱۷۹۷ء	۱۷۹۸ء	ایک سال
۶	نواب سعادت علیخان	〃	۱۷۹۸ء	۱۸۱۴ء	۱۷ سال ۹ ماہ
۷	بادشاہ غازی الدین حیدر	〃	۱۸۱۴ء	۱۸۲۷ء	۱۴ سال
۸	نصیر الدین حیدر بادشاہ		۱۸۲۷ء	۱۸۳۷ء	۱۰ سال ۵ ماہ
۹	نصیر الدولہ	محمد علیشاہ	۱۸۳۷ء	۱۸۴۱ء	۵ سال ۲ دن
۱۰	امجد علی شاہ	امجد علیشاہ	۱۸۴۱ء	۱۸۴۷ء	۷ سال
۱۱	واجد علی شاہ سلطان عالم	کلکتہ مین ہین	۱۸۴۷ء	۱۸۵۶ء	۱۰ سال

میزان بادشاہون مذکورہ بالا کی کل ۱۱ شخص ان بادشاہون نے ۱۱۴۷ء سے لغایت ۱۸۵۶ء کہ جسکی تعداد ایکسو چھیالیس سال ہوتی ہے بادشاہتین کین۔

آغاز گوشہ دوم احوال حکومت رئیسان شہر فرخ آباد عرف فتحگڑہ

ذکر حکومت نواب محمد خان غضنفر جنگ بہادر بنگش از سنہ ۱۷۱۴ء لغایت سنہ ۱۷۴۵ء

ناظرین پر واضح رہے زمانہ سلف مین یہ ضلع دارالسلطنت راجہ ہسر آبا ہوکا تھا اوسکے بعد

تواریخ تنقیح الاخبار کو خلعت سفارت کا میر حسن مصلح الدولہ کا عطا کیا اور عہدہ کوتوالی کا علی رضا کو دیا امجد علیشاہ بڑا دیندار اور عادل بادشاہ تھا عدالت کا کام سلطان العلما اور سید العلما کو سونپا اور اپنی اوقات خدا کی عبادت مین صرف کرتا تھا مدرسہ شاہی کی بنیاد اور رصد خانہ کی تکمیل اور آہنی پل کی تیاری اسیکے وقت مین ہوئی پھر دیکھا چاہیئے کہ اسنے پھر اپنے عہد حکومت مین نوٹ کے کاغذ اور ودیعت نامہ مجلون اور قدیم متوسلون کے واسطے اس تفصیل سے اسنے مقرر کر دیئے۔

دفعہ اول نوٹ کے کاغذ	دفعہ دویم نوٹ کے کاغذ دو قطعہ
بعد لک روپیہ	ملے لک روپیہ
فی صد ۴	

نواب مغفور محل صاحبہ	مرزا جواد علی	نواب امین الدولہ	نواب تاج محل	جناب عالیہ متعالیہ	نواب مغفور محل
ولیعہد کشور وغیرہ	حبر نیل				
۵	۵	۵	۵	۵	۵
معین الدولہ	نواب افسر بہو	نواب تاجدار بہو	۵ روپیہ پانی	۵ روپیہ پانی	الماس ۱۰ روپیہ پانی
۵	۵	۵			
بہو بیگم	میر شمشیر الدولہ	حسین علی خان	سکہ کمپنی اور ملکہ عہد اور متفرق		
۵	۵	۵	۵ لک روپیہ		

دفعہ سوم دی نوٹ کے کاغذ جو ڈیوس کے عہد مین لیے گئے تھے

اس بادشاہ نے اپنے نام کا ایک سکہ رائج کیا تھا وہ درج ذیل ہے۔

نمبر	شکل	جلوس	سنہ جلوس ہجری	خط	خط و عبارت ہر دو جانب سکہ: عبارت جانب اول	عبارت جانب دوم	ضرب نام
۱	مدور	۳	۱۲۶۰	[illegible]	در جہان زد سکہ شاہی بتائید الہ ظل حق امجد علی شاہ زمن عالم پناہ	ضرب ملک بیت السلطنت لکھنؤ سنہ جلوس میمنت مانوس	لکھنؤ

اور امجد علی بادشاہ کے عہد مین رزیڈنٹی کرنیل جان لو صاحب و ولیم جنرل ناٹ صاحب و جنرل پالک صاحب و قائم مقام کپتان سیکسر صاحب و کپتان ریڈ ڈیوڈسن صاحب کے سپرد تھی اور فوج شاہی مین ۳ ہزار سوار اور ۲۸ ہزار پیادہ تھا آمدنی ملک کی ایک کرور دس لاکھ روپیہ تھی یہ بادشاہ نہایت عادل تھا ۲۶۔ صفر سنہ ۱۲۶۳ھ مطابق سنہ ۱۸۴۷ء کو

متفرقات ۱۰ اسم امامی ظاہر شرف الدولہ محمد ابراہیم خان عظیم اللہ خان نوٹ برائے امام باڑہ حسین آباد
فی اسم للعہ مالہ صہ مالہ طیبہ ہائی مدعہ لاکھ

اسکے بعد امام بارۂ حسین آباد کی طیاری مین جیسا کہ چاہیئے تھا تیار کیا اور قحط سالی مین اچھا بندوبست کیا امام باڑہ نہایت نادر بنا ہے اور شرف الدولہ کے اہتمام سے تیار ہوا دوسری بار بادشاہ نے حسین آباد وغیرہ کے مصارف کیواسطے صدر کو لکھا وہ نامنظور ہوا لیکن کاغذات نوٹ بطریق قرض بمعاد منظور ہوا آئین بادشاہ نے بعد سلطنت ۵ برس ۱۲ دن کے ۲۸ برس کی عمر ۱۲۴۱ھ مین سنہ شنبہ کی رات کو وفات پائی

فہرست سکہ ہای محمد علیشاہ

نمبر	شکل	جلوس	سنہ ہجری	خط و عبارت سکہ ہر دو جانب			ملاحظات
				خط	عبارت جانب اول	عبارت جانب دویم	
۱	مدور	۲	۱۲۵۴		بحمد و کرم سکہ زد در جہان محمد علی بادشاہ زمان	سنہ جلوس میمنت مانوس مضرب حیدرآباد دار السلطنت لکھنؤ	لکھنؤ
۲	″	۵	۱۲۵۷	″	محمد علی بادشاہ زمان	″	″

ذکر سلطنت بادشاہ محمد امجد علیشاہ بہادر از ۱۲۴۱ھ لغایت ۱۲۴۷ھ

بعد وفات محمد علیشاہ کے اون کا بیٹا محمد امجد علیشاہ ۴۳ برس ۶ مہینہ کی عمر مین ۱۲۴۱ھ کو تخت نشین ہوا اور یہ بادشاہ شرف الدولہ سے عہد ولیعہدی ہی مین ناراض تھا عہدہ سے برخاست کرکے امین الدولہ کو وزیر اور معین الدولہ کو عہدۂ پیشدستی پر سرفراز فرمایا اور عنایت علیخان کہ بادشاہ کا ماموں تھا اوسکو عہدۂ نظامت ملک کا عطا ہوا اور عہدۂ دیوانی بالکرشن کو عطا فرمایا جب بالکرشن مستعفی ہوا تب رتن سین کو ملا چند روز بعد وزارت اور پیشدستی کے درمیان رخنہ اور فساد ہوا اور معین الدولہ نے بادشاہ کا مزاج وزیر سے برگشتہ کرکے امین الدولہ کو موقوف کروادیا اور منیر الدولہ کو کانپور سے طلب کرکے عہدۂ وزارت سے اوسکو سرفراز فرمایا جب منیر الدولہ نے وزارت کے کام مین بجز فساد کے اور کچھ نہ دیکھا تھوڑے عرصہ بعد استعفا دیکر خانہ نشین ہوا اور بادشاہ نے امین الدولہ کو پھر بلاکر وزارت بخشی اور عہدۂ میر منشی پر راجہ کندن لال مؤلف

نے ملک کا ایسا بندوبست کیا کہ قابل تعریف تھا اور اوسکا ارادہ یہ تھا کہ جب بادشاہ گورنر جنرل بہادر کی ملاقات سے واپس آجاوینگے اور اجازت لیکر ایسا انتظام کرونگا کہ بدخواہ سلطنت بالکل نیست ہوجاوینگے مگر عمر نے وفا دی ایک ہفتہ کے بعد جاری سخت مین مبتلا ہوکر مرگیا بادشاہ کو اوسکی وفات کا بڑا رنج گذرا تب ظہیر الدولہ کو جو وکالت پر معمور تھا حسب سفارش کپتان جیمس مائین صاحب کے وزیر مقرر کیا لیکن وہ دو مہینے کے بعد مرگیا اور منور الدولہ وزیر ہوا اور شرف الدولہ محمد ابراہیم خان عہدۂ وکالت پر سرفراز ہوا منور الدولہ بعد چند ماہ کے استعفا دیکر کربلا چلا گیا تب بادشاہ نے عہدۂ وزارت کسی کو دینا مناسب نجانکر بطور پشتینی شرف الدولہ کو مقرر کیا اسکے عہد مین ۱۲ ہزار فوج پیادہ اور ۳ ہزار ۷ سو سوار تعینات تھے آمدنی ملک کی ایک کرور پچاس لاکھ روپیہ کی تھی رزیڈنٹی مین صاحبان کرنیل لو صاحب اور کرنیل کانفیلڈ صاحب تعینات تھے بہت سا روپیہ بادشاہ نے حضرت عباس کے روضہ کی ترمیم اور درستی نہر وغیرہ مین صرف کیا اور ہزار روپیہ ماہواری دے لوگ پاتے تھے جو کربلا کی زیارت کو جاتے تھے اور سولہ لاکھ روپیہ کنٹنجنٹ فوج کے واسطے جو فوج سرکار انگریزی کمک کی طور سے وہان تھی اور اگلے عہدنامہ کے سوائے گورنر جنرل بہادر اور اون کے ارکان دولت کی تجویز سے مقرر ہوئی تھی جب عدالت لندن کورٹ آف ڈائرکٹرس نے تحریر کرنیل جان لو صاحب کی ملاحظہ کی تو اون کو نامناسب جانکر عدالت مذکور نے منظور نہ کیا —

جب بادشاہ اور حکام صدر کے درمیان کمال محبت اور اتحاد ہوا تو بادشاہ نے شاہزدون اور محلون اور متوسلون کے وظیفون کی ایک فہرست مرتب کرا کر صدر ارسال کی وہان سے منظور ہوآئی چنانچہ تفصیل اوسکی درج ذیل ہے —

نواب ملکہ جہانی فخر الزمانی سلطان آرا بیگم صاحبہ ۶ لاکھ اسم	محلیات دیگر ۵ لاکھ اسم فی اسم ماہانہ	شہزادہ اور اوسکے محل ۸ لاکھ اسم	شہزادیان

ناظرین تواریخ کو روشن ہو کہ نصیر الدین نے وقت وفات کے منا جان کی ولدیت کا ابطال صاحب رزیڈنٹ کے روبرو کیا تھا اور صدر سے بھی حکم آگیا تھا کہ اگر ایسا امر ہے تو نواب سعادت علیخان کی اولاد مین جو بڑا نیک خصلت ہو اوسکو بادشاہ کرنا چاہیے پس صاحب رزیڈنٹ نے نصیر الدولہ محمد علی خان سعادت علیخان کو تجویز کیا مگر بادشاہ بیگم نے فریدون بخت منان جان کو گدی دینا چاہا اور برسر فساد ہوئین کرنیل جان لو صاحب نے جب دیکھا کہ محمد علیشاہ مع شاہزادے امجد علی کے قید مین ہے اور منا جان تخت نشین ہوگیا فوراً حکم توپ چلنے کا دیدیا اور منان جان اس عرصے مین قید ہوکر قلعۂ چنار گڈھ مین مقید ہوا اور دو ہزار چار سو روپیہ تنخواہ سلطنت لکھنؤ سے اوسکے مقرر ہوے منا جان ۱۸۴۶ عیسوی مین اوسی قید کے اندر مرگیا اور بادشاہ بیگم بھی اوسی غم سے ۱۸۴۷ عیسوی مین مر گئی۔

ذکر سلطنت شاہ نصیر الدولہ محمد علیشاہ بہادر از سنہ ۱۲۵۳ھ لغایت سنہ ۱۲۵۷ھ

ناظرین تواریخ پر واضح رہے کہ ایک روز آٹھ گھنٹہ بعد جب فساد رفع ہوگیا کرنیل صاحب نے بارہ دری کو صاف اور آراستہ کروا کے ۴ ربیع الثانی سنہ ۱۲۵۳ھ مطابق سنہ ۱۸۳۷ع کو موافق دستور کے نصیر الدولہ محمد علیشاہ کو تخت نشین کیا اور توپین سلامی کی موافق دستور سر ہونے لگین نذرانہ گذرے انعام تقسیم ہوے وقت تخت نشینی کے عم بادشاہ محمد علیشاہ کی ۶۳ برس کی تھی اور بیماری تشنج مین مبتلا تھا گو چلنے پھرنے کی اوسکو طاقت نہ تھی لیکن پھر بھی شاہان گذشتہ سے کہین عقلمندی سے بادشاہت کرتا تھا غربا اور مساکین کو بہت چاہتا تھا کہ ہنوز نام اوسکا قائم ہے جو جو خرابیان امور سلطنت مین سلف سے تھین اوسکو اسنے رفع کردیا یہان تک کہ صاحبان صدر انکی کارروائی سے بہت خوش تھے اور جس امر مین اسنے صدر رپورٹ کی فوراً منظور ہوئی روشن الدولہ وزیر کو بادشاہ نے بہت سا منع کیا کہ تم کمپنی سے اتحاد مت رکھو مگر جب اسنے نہ مانا عمدہ سے برطرف کرکے حکیم مہدی منتظم الدولہ کو پھر فرخ آباد سے طلب کرکے عہدۂ وزارت پر سرفراز فرمایا اور احمد علی خان منور الدولہ کو عمدہ جرنیلی کا عطا فرمایا اور منتظم الدولہ

یہ طلب ہوجانیکا لوگون نے بادشاہ کو اس امر سے مطلع فرمایا پھر بادشاہ نے اوسکو فوج کی لیکن وہ کسی طرح بھاگ کر فرخ آباد پہنچ گیا ۱۲ منشی

لیکن اس معتمد الدولہ نے ارکان دولت سے کہکر بادشاہ کا مزاج اعتماد الدولہ سے تبدیل کردیا کہ یہ شخص آغا میر سے ملا ہے بادشاہ نے اوسکو موقوف کردیا یہ بیچارہ بعد ذلت بسیار مرگیا اور بجاے اسکے حکیم مہدی علیخان بخطاب منتظم الدولہ سے وزیر مقرر ہوا جسنے سکہ پر اپنا نام برابر بادشاہ کے کھدوادیا اور بادشاہ نے یہان تک اسکی قدر و منزلت کی کہ حضور کا خطاب عطا فرمایا اور اوس عرصے مین میوا رام دیوانی سے مستعفی ہوکر چلا گیا اور بجای اسکے دیوان بالکرشن بخطاب مشیر الدولہ کے دیوانی پر سرفراز ہوا اور روشن الدولہ نائب وزیر کہ یہ جدید عہدہ جاری ہوا تھا مقرر ہوا کہ اسی اثنا مین حکیم مہدی کی عقل مین فتور آیا بادشاہ کا مزاج اوس سے برگشتہ ہوگیا اوسکو برخاست کرکے روشن الدولہ محمد حسین خان کو وزیر مقرر کیا اور بادشاہ عیش و عشرت مین مشغول ہوگیا بڑے بڑے وظیفہ عورتون کے حسب ذیل مقرر کردیئے۔

نواب ملکۂ زمانیہ — مجدرہ علیا — تاج محل — بادشاہ محل — سلطان عالیہ دختر ملکۂ زمانیہ

خزانہ مین تزلزل پڑا تھا رزیڈنٹی پر صاحبان مارو کنس صاحب و کپتان لاکٹ صاحب اور طامس ہیند کصاحب و کرنیل جان لو صاحب سرفراز تھے اور چار ہزار سوار اور ۳۷ پلٹن تھین بادشاہ نے ۱۸۳۷ء کو انتقال فرمایا اور نقل کربلا جو اوسنے بنائی تھی اوسی مین دفن کیے گئے۔

سکہ ہای نصیر الدین حیدر شاہ

نمبر	شکل	جلوس	ہجری	تنقیط	عبارت جانب اول	عبارت جانب دوم	نام مقام
	شکل و سنہ جلوس و ہجری				خط و عبارت ہر دو جانب سکہ		
۱	مدور	۲	۱۲۴۴	″	بدھر سکہ شد ہمی زد زلطف الہ سپہر مرتبہ شاہ زمان سلیمان جاہ	سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب صوبہ اودہ دار السلطنت لکھنؤ تصویر	اودہ
۲	″	۷	۱۲۵۰	″	سکہ زد بر سیم و زر از فضل حق تعالیٰ نائب محمد نصیر الدین حیدر بادشاہ	ایضاً	ایضاً

ذکر خانہ جنگی بعد وفات نصیر الدین حیدر بادشاہ

بعد وفات معتمد الدولہ آقا میر کے جیسا مقدمہ کا ذکر ہوا ہے محمد اولاد النبی خان اور اوسکے بھائی محمد اسمٰعیل خان بہادر بوقت تصنیف کتاب نواب نظام الدولہ نصرت جنگ بہادر کے دیوان تھے اور نواب با قرعلی خان بہادر قضا کرنا تھے اولاد امجاد اب تک موجود ہیں

منتظم الدولہ آخر ۱۲۵۰ھ مین فوت ہوئے اور مسمی زمانہ سے مخاطب تھے اور مشیر الدولہ کے بعد وزیر ہوئے اور بادشاہ نے اسکی ملاح سے کہکر جان لو صاحب سے ملا دیا اور جان لو صاحب نے بادشاہ کو قید کرکے اوسکے بھائی محمد علی خان کو تخت پر بٹھایا اور اوسکے نام کا سکہ جاری کیا تھا اور اوسکی عمر بعد وفات نصیر الدین حیدر ۲۵ برس کی تھی

سکہ ہای غازی الدین حیدر

نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	عبارت جانب اول	عبارت جانب دوم	ضرب
نمبر و شکل و سنہ جلوس و ہجری و خط و عبارت ہر دو جانب سکہ							
۱	مدور	۲	۱۲۳۶		سکہ زد بر سیم و زر از فضل پروردگار بیچون غازی الدین حیدر عالی نسب شاہ مرتضی	سنہ جلوس میمنت مانوس مبارکہ اودہ دار السلطنت لکھنؤ و تصویر	لکھنؤ
۲	″	۴	۱۲۳۸	″	″	سنہ احد دار الامارۃ و تصویر	ایضاً

ذکر سلطنت شاہ سلیمان جاہ نصیر الدین حیدر بادشاہ صوبۂ اودہ من ابتدای سنہ ۱۲۴۳ھ لغایت سنہ ۱۲۴۳ھ

بعد وفات غازی الدین جیسا کہ نصیر الدین حیدر سنہ ۱۲۴۳ھ اوسی روز ۲۵ برس کی عمر مین درمیان بارہ دری کے تخت نشین ہوا اور بظاہر معتمد الدولہ سے فرمایا کہ باوجود اسکے کہ تم ایسے دانشمند اور دانا ہو لیکن پھر بھی پھنس گئے اوس وقت عقلمندون نے معتمد الدولہ سے کہا کہ آپ اپنی طرف سے استعفا دیدین تو بہتر ہے مگر وزارت کب چھوڑی جاتی ہے آخر چند روز بعد یہ حال ہوا کہ نصیر الدین نے معتمد الدولہ کو بذریعہ رزیڈنٹ کے گرفتار کیا اور تمام املاک اسکی ضبط سرکار ہوکر مقدمہ زیر تحقیقات ہوا اور معتمد الدولہ قید تھا اور بجاے اوسکے میر فضل علی جو کہ غازی الدین حیدر کے عہد مین بذلت تمام شہر بند ہوا تھا اور فرخ آباد چلا گیا تھا وزیر ہوا اور اعتماد الدولہ کا خطاب عطا ہوا اور بجاے نول کرشن کے مہاراجہ میوارام عہدہ دیوانی پر سرفراز ہوئے اور افتخار الدولہ کا خطاب دیا گیا معتمد الدولہ کی ذلت کی خبر سنکر مرزا حاجی اور منتظم الدولہ یعنی حکیم مہدی علیخان یہ دونون شخص لکھنؤ مین کانپور سے پہونچے اور اعتماد الدولہ نے مرزا حاجی کو کسی عہدے پر ملازم رکھوا دیا گو کہ معتمد الدولہ نے اعتماد الدولہ کو بڑی فتی لت دی تھی لیکن یہ شخص نہایت مروت سے پیش آیا بلکہ بڑے صاحب کے ذریعہ سے یہ فیصلہ کروا دیا کہ آغا میر اپنے کنبے قبیلہ کو لیکر کانپور مع اپنے نقد اور جنس اسباب کے چلا جاوے فقط دس لک روپیہ بابت ضمانت کے جو نوٹ اور تنخواہ وغیرہ کا جو خزانۂ شاہی مین جمع تھا معہ اوس املاک کے جو لکھنؤ مین تھی محاسبہ شاہی مین محسوب ہوے

مین ابوالفضل تھا اوسی طرح زمانہ حال مین یہ ہوا گو کہ ابوالفضل کا پاسنگ بھی نہ تھا لیکن پھر بھی اپنا ثانی نہ رکھتا تھا معتمد الدولہ نے بنیاد وثیقہ کی قائم کی اور براہ دانشمندی سرکار کمپنی کو ایک کرور روپیہ بادشاہ کا بطریق قرض بمنافع پانچ روپیہ ہزار داخل کرکے ایک وثیقہ نسلاً بعد نسلاً بحفاظت وحمایت سرکار کمپنی کے حاصل کیا اور اسی سے سلطنت مین رخنہ پڑ گیا۔

تفصیل وثیقہ

لہ اللہ

نواب مبارک محل	سلطان مریم بیگم	ممتاز محل	سرفراز محل
ع	ع	الف	الف
ملازمان متعلقہ مع اسامیہ سرفراز محل	امام باڑہ نجف اشرف	نواب بیگم زوجہ معتمد الدولہ	وزیر بیگم وعالیہ بیگم دختران نواب صاحب
سرکار کمپنی	الف	ع	الف
امین الدولہ اوسکا بیٹا	معتمد الدولہ		
ع	ع		

معتمد الدولہ کے عہد نیابت مین ملک مین زر ریزی بڑی تھی اور اگرچہ بادشاہ بھی بڑا سخی اور نیک نیت تھا لیکن کار سلطنت مین اوس سے محنت نہین ہو سکتی تھی بالکل کاروبار معتمد الدولہ کرتا تھا شاہان مرحوم کا جمع کیا ہوا خزانہ اسنے آدھا موتی محل اور شاہ منزل اور نجف اشرف اور تماشون اور اپنے جلوس مین خرچ کر ڈالا اسکے عہد مین معتمد الدولہ نائب اور نو لکرشن عہدہ دیوانی پر تھے اور رزیڈنسی کرنیل جان بیلی صاحب اور اسٹریچی صاحب جنرل ویبر صاحب ونٹن صاحب ورکس صاحب کے سپرد تھی ۷ ہزار سوار اور ۱۴ بلین تھی آمدنی ملک کی ایک کرور لکھ روپیہ تھی اس بادشاہ نے اسہال کی بیماری مین موتی محل کے اندر ۲۷ سنہ ۱۸ عیسوی کو ۵۶ برس کی عمر مین وفات پائی اور چونکہ اسکو خطاب شاہی ہو گیا تھا اس واسطے اسنے سکہ ہاے ذیل اپنے نام سے جاری کیے +

کا خلعت اور خطاب معتمد الدولہ کا آغا میر کو عطا فرمایا اب مرزا حاجی بالکل خانہ نشین ہو گیا اور منتظم الدولہ حکیم مہدی اپنی نظامت کے علاقہ پر خیر آباد چلا گیا اور وہان برطرف ہو کر فرخ آباد چلا گیا وہان قرضداروں نے اسکی ملکیت نیلام کروالی ادھر بادشاہ کا مزاج کسی طرح پر معتمد الدولہ سے برگشتہ ہو گیا اور مرزا اجھو نے انتقال کیا مرزا حاجی عہدہ نیابت پر سرفراز ہوے۔

لیکن تھوڑی عرصے بعد معتمد الدولہ پھر اپنی جگہ پر بحال ہوے اور مرزا حاجی قید ہوے بمشکل تمام مرزا حاجی نے اپنی رہائی کروا کے کانپور چلے آئے اور کام چھاپا خانہ کا جاری کیا + سنہ ۱۸۱۹ عیسوی کو مطابق ۵ ماہ ذی الحجہ روز شنبہ سنہ ۱۲۳۵ھ کو نواب صاحب کو لندن سے بادشاہ کی حضور سے خطاب شاہ زمان کا عطا ہوا اور لقب وزارت برخاست کیا گیا اور معتمد الدولہ کو خطاب وزیر اعظم کا عطا کیا گیا تخت شاہی اور تاج روپیہ کثیر خرچ ہو کر طیار کیا گیا اور انعام خوب تقسیم ہوا اب معتمد الدولہ کا بڑا اختیار ہوا تمام اودھ اسکے ماتحت تھا اسکے تمام دشمن مارے گئے کچھ کانپور بھاگ گئے یہان تک کہ نواب محسن الدولہ کہ بادشاہ کا پوتا تھا اور بادشاہ بیگم اپنی دادی کے پاس رہتا تھا خوبی قسمت سے امام بخش ناسخ شاعر اور انور علی اوستاد نے انھین بادشاہ بیگم سے جدا کر دیا اور بادشاہ بیگم اور مرزا ولیعہد مین فساد کا باعث ہوا اور چند روز بعد میر فضل علی داروغہ اور فیض الدنیا مغلانی کو بڑے ظلم سے بادشاہ بیگم کی سرکار سے نکلوا دیا اوس دن بڑا کشت وخون ہوا مگر رزیڈنٹ صاحب نے بچایا اور اوس بیچارے کو فرخ آباد صحیح اور سالم پہونچا دیا اور جس وقت بادشاہ اول ملاقات لارڈ ہیسٹینگ صاحب گورنر جنرل بہادر کو کانپور مین تشریف لائے تھے مبارک محل کو بخطاب خاص محل کے لائے تھے بادشاہ بیگم کی بڑی ترقی یعنی بیس ہزار روپیہ تنخواہ ماہواری زیادہ ہوے اور یہ لوگ ہر روز ایک فساد جدید برپا کرتے تھے چنانچہ جب منا جان پیدا ہوا مشہور کر دیا کہ یہ دھوبن سے پیدا ہوا ہے بہت سے شاہی بھائیون کو نکلوا دیا اگر معتمد الدولہ لیاقت اور مروت مین بے نظیر تھا لیکن ظلم کثرت سے کرتا تھا جس طرح دربار اکبری

نواب غازی الدین حیدر خان لباس خاص پہنکر اور تلوار ولایتی کمر سے لگاکر نواب خاص محل کے محل سے بارہ دری مین داخل ہوا اور آغا میر بھی کہین سے راہ پاکر آن موجود ہوا کرنیل صاحب نے نواب مرحوم کے اوپر سے دوشالا اوٹھایا اور ڈاکٹر ولسن صاحب نے رخ تشک کے واسطے گلے مین تسمہ ڈال کر دونون شانون پر نشتر مارا ایک طرف سے ذرا سا خون دوسری طرف سے ذرا سی چربی نکلکر رہ گئی پس اون کے مرجانے کا یقین ہوا بعد اوسکے باہر نکل کر غازی الدین حیدر سے بیلی صاحب نے فرمایا کہ آپ کو مسند وزارت مبارک ہووے اور فرح بخش کے کمرہ مین آکر مسند نشین کرکے حکم دیا کہ توپ شلک ہونی لگین اور نقارہ نگدنے لگے اوس وقت غازی الدین حیدر کی ۴۲ برس کی عمر تھی بعد اوسکے نواب صاحب نے مرزا حاجی سے کہا کہ اگر نیابت تم کو منظور ہو تو موجود ہے مگر تمہارے باپ کو ندوگا مرزا حاجی نے باپ کا خیال کرکے نیابت قبول نہ کی اور اوسی غم سے تپ دق کے عارضہ مین مبتلا ہوئے مگر کرنیل بیلی صاحب کو یہ بات ناپسند آئی اور کہا کہ مرزا حاجی نے بعض رفع اشتباہ کے واسطے ہماری قدامت دیرینہ کو چھوڑ دیا اور منشی علی نقی خان رزیڈنٹی کا منشی ہوا آغا میر یہ موقع عمدہ دیکھکر اور اپنے آقا کی خدمت کا آرزومند تھا اوس سے مل گیا اور اوسکو اپنا باپ بنایا +

لارڈ ہسٹینگ صاحب لکھنؤ مین آئے تو کرنیل بیلی صاحب کی اوس سرکار مین مداخلت کے سبب سے اون سے ناراض ہوے اور کرنیل وکلیوڈ صاحب اور ڈاکٹر لا صاحب جو نواب مرحوم کے ہمراز تھے یہ چاہتے تھے کہ اگر نواب صاحب پچھلی باتونکو بدے نہین ثابت قدم رہین اور راضی نامہ کرنیل کو دین تو بہت جلد مطلب براری ہوسکتی ہے لیکن نواب صاحب کے یہان آغا میر کا بڑا دخل تھا اوسنے نواب سے کہا کہ آپکا ان انگریزون پر اطمینان ہے کہ انسے مقدمے کی درستی ہوجاوے گی اور اس امید پر راضی نامہ دیتے ہین آپ کو تامل ہے اور مجھے یہ اندیشہ ہے کہ شمس الدولہ کی طرف ریاست منتقل نہ ہوجاوے مین اپنے نمک سے ادا ہوگیا آگے آپ کو اختیار ہے نواب صاحب نے مطابق اوسکے صلح کے راضی نامہ دیدیا اور دوسرے روز نیابت

اور ۵ ہزار سوار مقرر تھے رزیڈنسی مین لمسڈی صاحب کرنیل ولیم اسکاٹ صاحب و
کرنیل کالس صاحب و کرنیل جان بیلی صاحب رہتے تھے اور نائب نواب شمس الدولہ
اور نصیر الدولہ تھے سنہ ۱۲ عیسوی کے درمیان ولزلی صاحب گورنر جنرل کشور ہند
جو نواب صاحب سے نہایت دوستانہ رکھتے تھے اور استعفا دیکر ولایت تشریف
لے گئے تھے اونھون نے وہان سے لکھا کہ لارڈ مارکوس آف ھسٹنگز صاحب
بادشاہ جو جارج چہارم کا بڑا رفیق ہے گورنر جنرل مقرر ہوگا مگر فی الحال قرضدار ہے صاحب
اوسکی ملکیت نیلام کروالتے ہین اگر آپ مدد کرین تو وہ بروقت آنے ہند کے
آپکے بڑے احسانمند ہون نواب صاحب نے فوراً روپیہ بھیجدیا اور جب مسٹر ہسٹنگز
صاحب گورنر جنرل ہوکر ہند مین تشریف لائے فوراً نوابصاحب کو لکھا کہ اب
مین آپ کے ملک کا بندوبست کرونگا اور جو جو آپ سے برگشتہ ہین اونکو
اون کے حق کو پہونچا دونگا یہ خبر سنکر لوگون نے نواب صاحب کو زہر دیدیا
پہر رات گئے نواب صاحب سنہ ۱۲۴۴ ع کو ۶۳ برس کی عمر مین مرگئے اون کا یہ
مقبرہ بڑی تیاری سے بنایا گیا۔

ذکر سلطنت شاہ غازی الدین حیدر بادشاہ زمان صوبہ اودہ من ابتدا سنہ ۱۲۴۴ ع لغایت سنہ ۱۲۵۳ ع

ناظرین تواریخ کو واضح ہو کہ سعادت خان سے اور سعادت علیخان تک یہ لوگ بخطاب وزیر
دہلی مشہور رہے مگر غازی الدین نے بادشاہت کا خطاب حاصل کیا اسکا حال
اس طرح پر ہے کہ جب نواب رضا علی خان نے کہ نواب مرحوم کا سالا تھا دوڑکر جناب
کرنیل جان بیلی صاحب کو وفات نواب سے اطلاع دی صاحب بہادر نے اوسی وقت
ایک شتر سوار کو دوڑا کر منڈیاؤن کی چھاؤنی سے پلٹن واسطے حفاظت ملک کے طلب
کی اور مرزا جعفر اور مرزا حاجی کے بلانے کو آدمی بھیجا اور ڈاکٹر ولیسن صاحب اور کپتان
فادجن صاحب اور ۲۰ نفر سپاہی ہمراہ لیکر صاحب بہادر مکان سلطانی مین پہونچے اور
جابجا پہرہ مقرر کرکے حکم دیا کہ کوئی شخص ایوان شاہی مین نہ آنے پاوے اور اوسیوقت

چھ آنہ تو نقد مقرر تھے اور قسطون کا سود دیتے تھے اب بجاے نقد کے ملک دیدیا اور ۲ رمین اتنا مجرا کیا اور سیر بھی ہو بیگم صاحبہ کی جاگیر مثل گونڈہ وغیرہ کے قائم رہی گو کہ لوگ سعادت علیخان کو اس حرکت سے نادان تصور کرتے تھے لیکن اوسنے حقیقت مین دانائی کا کام کیا۔

سنہ ۱۸۱۲ عیسوی مین نوابصاحب کی طبیعت علیل ہوئی اوس وقت فیض آباد سے لکھنو تشریف لائے اور ایک کوٹھی صاحب کی مول لیکر وہین قیام کیا اور صحت پائی اس وجہ سے اوسکا نام شفا بخش ہوا تب سے نوابصاحب نے شہر کو خوب آباد کیا اور چاہا کہ مثل کلکتہ کے کروون اسوجہ سے لکھنو اپنا دارالسلطنت مقرر کیا اور فیض آباد سے بالکل کارخانہ بادشاہی اوٹھا لائے چنانچہ اوس وقت سے لکھنو کو بڑی رونق ہوئی اکثر ارکان دولت بادشاہ کے جنکی کرنیل صاحب سے کیا کرتے تھے کہ آپ خیر خواہ کمپنی ہون چنانچہ کرنیل بلی صاحب اور نوابصاحب سے جو کچھ گفتگو ہوئی ہے سب پر روشن ہے کیونکہ بکینگم صاحب نے اوسکو موبو اپنی انگریزی تواریخ مین درج کیا ہے لیکن جب لارڈ ہسٹنگ صاحب بہادر گورنر جنرل نے اول مرتبہ کو بھی رزیڈنسی مین دربار فرمایا ہے تو اون لوگون کا حال جو نوابصاحب سے بنی تھے پوچھا رزیڈنٹ نے جواب دیا کہ یہ لوگ خیر خواہ کمپنی ہین لارڈ صاحب نے جواب دیا کہ کس طرح کے خیر خواہ ہین آیا سرکار کمپنی کو مدد دی یا روپیہ دیا بلکہ خود اپنے بچاؤ کے واسطے سرکار اودہ کے نمکحرام ہوکر کمپنی کی پناہ مین آئے بلکہ یہ نواب صاحب البتہ خیر خواہ سرکار ہین لیکن اب بہتر ہے کہ یہ لوگ کسی قدر تنخواہ مقرر کرواکے کانپور کو چلے جاوین چنانچہ تمام غلام اور اقربا نواب صاحب کے اپنا نقد روپیہ اور جنس وغیرہ لیکر اور تنخواہ مقرر کراکے عملداری سرکار کمپنی مین چلے آئے اور عدالت ڈائرکٹر آف کورٹ نے بالکل وثیقہ کہ لاکھون روپیہ کے سرکار اودہ سے مفت اور ناحق جاری تھے آیندہ سے بالکل منسوخ کردیئے نواب صاحب موصوف کے عہد مین ایک کرور ۶۵ لاکھ ۴۷ ہزار سالانہ کا ملک تھا اور ۳۲ پلٹن

راجہ علی بہادر رئیس بندیل کھنڈ اور زمان شاہ بادشاہ کابل سے نوشت وخواند جاری
اس جرم مین وزیر علی کو حکم ہوا کہ کلکتہ بھیجا جاوے اسی اثنا مین اوسنے چیر یصاحب
اجنٹ کو قتل کر ڈالا اور بھاگا مگر راجہ بہادر رجے پور نے اوسے قید کر کے حوالہ انگریز بہادر
کے کیا انگریزون نے اوسکو کلکتہ مین قید کیا اور وہین وہ مر گیا۔

ذکر حکومت مرزا سعادت علیخان بہادر وزیر از ۱۷۹۷ء تغایت ۱۸۱۴ء

یکم جنوری ۱۷۹۸ء کو کہ روز بسنت کا تھا سعادت علیخان مسند وزارت پر جانشین ہوا اور
حکمت عملی سے تفضل حسین کو نیابت سے برطرف کر کے بعہدۂ وکالت سابق
سرفراز فرما کر کلکتہ کو روانہ کیا اور ہر ایک کو موافق حیثیت کے عہدے دیئے
نواب شمس الدولہ ونواب نصیر الدولہ اپنے مرشدزادون کو اپنا نائب مقرر کیا تنخواہ
شجاع الدولہ کے عہد سے ۶ راگریزی دو کمپنی کی ادا ہوتی تھی اور ادھر نواب
سعادت علی خان نے وقت گدی نشینی کے جناب نواب شور صاحب بہادر گورنر
جنرل ہند سے اقرارنامہ لکھا تھا کہ کسیقدر ملک دینگے اور ۷۶ لکھ روپیہ سالانہ
دس ہزار فوج کے واسطے دینے کا قول کیا تھا چنانچہ قلعۂ الہ آباد سرکار انگریزی
کے حوالے کر دیا اور ۱۸۰۱ء مین جب سعادت علیخان خرچ فوج کا نہ ادا کر سکا
ملک روہیلکھنڈ اور دوآبہ کا سپرد سرکار انگریزی کر دیا اوس مین ۴۰ ہزار روپیہ
بنارس کے شاہزادون کا اور ایک لاکھ روپیہ سالانہ حافظ رحمت خان کے
تنخواہ کا اور ۶ لاکھ روپیہ سالانہ نواب ناصر جنگ احمد خان بنگش کی تنخواہ کا اور
۹ لاکھ روپیہ سالیانہ معافیداران اور جاگیرداران اور روسینہ داران کا کہ بعض کا
ابھی تک جاری ہے اور بہت سا گورنمنٹ نے ضبط کر لیا اور ۴۰ ہزار روپیہ
جاگیر الماس علیخان اور ۱۱ ہزار روپیہ تفضل حسین کی جاگیر کا اور ۱۱ لاکھ روپیہ
مجھرہٹہ قصبہ کے نواب مدار الدولہ کی جاگیر کا اوس مین سے جو انگریزون کے
سپرد کیا مجرا لیکر آدھے کے اندر داخل کیا کہ ایک کرور ۳۰ لاکھ ہوتے ہین
انگریزی حکام کے تعلق کیا اس صورت سے ملک ذرا نقصان نہ ہوا جو آگے

کی عورت بہو بیگم صاحبہ نے چلمن سے کہا کہ نواب صاحب مرحوم کو کبھی مجھپر تسلط نہین ہوا
جب صاحب کو معلوم ہوا کہ درحقیقت وزیر علی نطفہ حرام ہے اوس وقت بی بی پور کی
کوٹھی مین قیام کرکے سب ارکان دولت کو بلاکر دربار عام کیا اور صبح سے شام تک
سب کو مقید رکھا لیکن سبھون نے اپنی اپنی مہرین اس بات پر کردین کہ درحقیقت وزیر علی
مستحق حکومت نہین ہے بڑے صاحب نے دوسرے روز وزیر علی کو بلاکر وہ کاغذ دکھلایا
اور کہا کہ ہم کیا کرین تمام ارکان دولت تمھارے دشمن ہین اور تم وارث سلطنت نہین ہوسکتے
وزیر علی یہ سنکر پریشان اور بدحواس بہو بیگم صاحبہ کی خدمت مین جاکر بولا کہ آپنے مجھے
آصف الدولہ کا غلام جانا اگر مین درحقیقت اون کا بیٹا نہین ہون تو فرمائیے کہ آپ
کی اتنی اطاعت کون کرے گا بیگم صاحبہ ممدوح آصف الدولہ کا نام سنکر رونے لگین
اور اپنی مہر وزیر علی کو دیکر فرمایا کہ اگر اس سے تمکو بادشاہت ملتی ہو تو موجود ہے
مرزا وزیر علی مہر لیکر خیمہ مین چلا گیا۔

اب دیکھنا چاہیے کہ مرزا سعادت علیخان بھائی آصف الدولہ کا بنارس مین رہتا
تھا اور مبلغ ۳ لاکھ روپیہ سالانہ پنشن پاتا تھا اور یہ شخص نہایت دانا اور عقلمند تھا
بعد وفات آصف الدولہ کے یہ بجرہ پر مع اپنے عملہ کے سوار ہوکر کلکتہ گیا اور گورنر جنرل
کے حضور مین اپنا دعوے حکومت کا پیش کیا اور ادھر سر جان شور صاحب گورنر
جنرل کے حضور رپورٹ مشعر حال مرزا وزیر علی خان کے پہونچی اوسپر حکم ہوا کہ سعادت علیخان
کو اگر کہنا شور صاحب بہادر کا قبول ہو تو وارث بادشاہت کا کیا گیا سعادت علیخان
نے اقرارنامہ پر دستخط کرکے پوشیدہ لکھنو جانے کا قصد کیا اور چلا گیا جب
فیض آباد مین لارڈ شور صاحب کو معلوم ہوا کہ سعادت علیخان آگیا وزیر علی کو پھر
صاحب موصوف نے طلب کیا تب عبدالرحمن خان نے منع کیا کہ آپ وہان تشریف
نہ لیجاوین مگر اوسنے نمانا اور شور صاحب کے حضور مین آیا اونھون نے اوسکو
فوج انگریزی سے گرفتار کراکے ۳۱ دسمبر ۱۷۹۷ء کو بنارس بھیجدیا اور اوسکے
تین لاکھ سالیانہ تعداد پنشن مقرر ہوئی اوسنے وہان ہمت بہادر راجہ راجدہان اور

واسطے ماتم پرسی کے گئے اوس وقت اونھون نے جواب دیا کہ میری آنکھون
مین اندھیری چھاگئی ہے آپ مختار سلطنت ہین جسے چاہین مسند نشین کرین
صاحب بہادر بجواب اسکے اتنا کہکر کہ جسکو نواب صاحب مرحوم وارث قرار دے گئے
ہین بجز اوسکے کون وارث ہوسکتا ہے خاموش ہورہے اور ادھر وزیر علیخان
حسب الطلب تحسین علیخان ناظر کے مکتب خانہ سے آکر گریبان دریدہ نواب صاحب
کی نعش پر رونے لگے بیگم صاحبہ نے جواہر علیخان سے فرمایا کہ سبز دوشالہ نواب صاحب
مرحوم کے پلنگ پر رکھ چھوڑا تھا اسکو اوڑھا دو اوس دوشالے کے اوڑھاتے ہی
توپین شلک کی سر ہونے لگین ارکان دولت نے وہین نذرین گذرانین مگر اس
نواب کی عادتین محض ناقص تھین اکثر ارکان دولت کی جان کا دشمن ہوا ایک روز
تحسین علیخان پر غصہ ہوا وہ بیچارہ جان کے خوف سے دوپہر کے وقت تفضل حسین
خان نائب سلطنت کی پناہ مین بھاگ گیا ہرکارہ نے نواب صاحب کو اطلاع دی
چنانچہ نواب صاحب نے تفضل حسین سے اوسکو طلب کیا اوسنے جواب دیا کہ آپ
اس کم ظرف کے کہنے مین کیے ہین مین آپ سے قسم کھاکر بیان کرتا ہون کہ وہ
شخص میرے یہان نہین آیا یہ کہکر رات کے وقت تحسین علیخان کو بڑے صاحب
کے پاس لے گیا اونھون نے بڑی خاطر سے اوسے رکھا وزیر علی خان جب
اسکے واسطے بڑے صاحب کے بنگلے پر گیا صاحب نے پیشتر واسطے معافی قصور
مجرم کے بہت کچھ شفاعت کی مگر جب دیکھا کہ وہ نہین مانتا صاف جواب دیا کہ
جب تک صدر سے حکم نہ آوے گا مجرم آپ کو نہ ملے گا وزیر علی یہ سنکر واپس چلا گیا
اوس وقت تفضل حسین نے عرض کیا کہ وزیر علی آصف الدولہ کے نطفہ سے
نہین ہے صاحب نے پوچھا کہ کیا ثبوت ہے اور آصف الدولہ وقت وفات
کے اقرار کرچکا ہے کہ میرا بیٹا ہے قصہ کوتاہ اسکی تحقیقات ہوئی اوس وقت
تحسین علیخان نے بیان کیا کہ نواب صاحب مرحوم کے ایک بیٹا بہان علیخان
تھا جو مرگیا علاوہ اسکے کوئی لڑکا اور اوسکے نطفہ سے نہین ہوا اور نواب صاحب

حضور کا نام سنکر یہ اسباب ولایت سے لاتے ہین نوابصاحب کو خواہ مخواہ وہ سب مال اور اسباب خریدنا پڑتا ہے گورنر جنرل بہادر نے یہ گفتگو سنکر اوس ۲ لاکھ سے ۲ لاکھ چھوڑ دیے اور بنارس بھی واپس دیا لیکن نوابصاحب نے بنارس واپس نہ لیا اوس وقت لارڈ صاحب نے نوابصاحب سے کہا کہ آپ انگریزی سوداگرون سے محصول لیا کرین اور حکم دیا کہ بدون حکم رزیڈنٹ کے کوئی صاحب انگریز لکھنو کو نہ جانے پاوین نوابصاحب امیر الدولہ کی کارگزاری سے نہایت محظوظ ہوئے اور واسطے خیرات کے بہت سا روپیہ بنگالہ پاس امیر الدولہ کے بھیجدیا اونہون نے سب روپیہ خیرات کردیا اور مرہٹون کی لڑائی مین نواب صاحب نے مارٹن صاحب کو مع فوج واسطے مدد دینے سرکار انگریزی کے بھیجا مذبیہ مین نوابصاحب نے دریاے فرات سے کربلا تک ایک نہر بنادی کہ ہزارون بہشتی صبح سے شام تک پکارا کرتے ہین کہ ما اماء المنہ بہ بارد المنہ بہ۔

نواب صاحب نے شیخون کو حکم دیا کہ شہر مین تمھاری زمینداری ہے اس واسطے تم کو شہر مین چوری ہونی کی ذمہ داری کرنا ہوگی جب شیخون نے یہ بات قبول نہ کی اوس وقت سے مکانات بیع کا زر سرکار مین داخل ہوتا ہے بعد وفات نواب امیر الدولہ کے نیابت کا کام جھاؤلال وراجہ ٹکیت رائے کے کہ بالکل ناکردہ کار تھے سپرد ہوا اور سلطنت مین فتور برپا ہوا اوس وقت مسٹر جان سٹوڑ صاحب کی صلاح سے نواب صاحب نے تفضل حسین کو عہدہ نیابت کا دیا اور ۱۰ ہزار پیادہ اور ۲۰ ہزار سوار نوکر رکھے ملک کی آمدنی بدستور سابق رہی ۱۸۱۳ء کو ۵۱ برس کی عمر مین نوابصاحب نے قضا کی اور خاص اپنے امام باڑہ مین دفن ہوے۔

ذکر حکومت نواب مرزا وزیر علیخان بہادر من ابتداے ۱۸۱۳ء لغایت ۱۸۱۴ء

نواب آصف الدولہ بہادر نے وفات کے وقت بڑے لسٹڈی صاحب رزیڈنٹ سے وصیت کی تھی کہ وزیر علیخان ہمارا بیٹا مالک ملک ہو چنانچہ جب نواب صاحب نے وفات پائی اور بڑے صاحب آصف الدولہ بہادر کی والدہ بہو بیگم کے پاس

۱۲ سنہ ۱۲۲۸ھ کو نواب آصف الدولہ بہادر نے انتقال فرمایا اور ۱۲۲۹ھ کو نواب وزیر علیخان نے سلطنت اودھ پر جلوس فرمایا

اسحاق خان وغیرہ بڑے دانا اور عقلمند تھے بعد وفات نائب مذکور الصدر کے
گو کہ مرزا ابو طالب خان لندنی و اسمٰعیل خان وغیرہ تجویز ہوئے تھے مگر مسٹر برسٹو صاحب
نے حیدر بیگ خان کو عمدہ نیابت عطا فرمایا اور امیر الدولہ کا خطاب دیا گیا - دویم
یہ کہ بعد وفات فیض اللہ خان رئیس رام پور کے محمد علیخان بڑا بیٹا جانشین ہوا
سنہ ۱۷۹۴ء کو اسکے بھائی غلام محمد خان نے فوج سے سازش کی اور محمد علی خان
کو مار ڈالا اور آپ مالک مسند ہوا نواب صاحب رئیس مرحوم سے یگانگت اور محبت
بہت رکھتے تھے اس خبر کو سنکر فوراً غلام محمد خان پر لشکر کشی کی غلام محمد خان نگر کوٹ
بھاگ گیا اور آصف الدولہ نے احمد علیخان پسر نواب مقتول کو گدی نشین کیا سوم
اینکہ راجہ چیت سنگھ رئیس بنارس نے انگریزی لشکر کی غارتگری کا ارادہ کیا تب
نواب آصف الدولہ نے اس مقدمے مین سرکار کمپنی کو بڑی مدد دی چنانچہ سرکار
انگریزی نواب صاحب سے بہت خوش ہوئی اور مسٹر وارن ہیسٹنگ صاحب نے
اپنی زبان مبارک سے نوابصاحب کی بڑی تعریف بیان فرمائی چہارم اینکہ نوابصاحب
نے امام باڑہ اور رومی دروازہ نہایت عمدہ عمارت لکھنو مین متصل دریاے گومتی
بنوائی - پانچوین سنہ ۱۱۹۹ ہجری مین دریاے گومتی کا پل پختہ بند ہوا یا سنہ ۱۷۹۵ عیسوی
کے درمیان نوابصاحب سے خرچ شاہانہ جیسا چاہیے بسبب زیادتی خرچ کے
چل نہ سکا اسی باعث سے طبیعت رنجیدہ رہا کرتی تھی اور اکثر عامل اور خیلہ داروں
پر بھی ناراض تھے اوسی وقت مین امیر الدولہ نائب سلطنت کسی مقدمہ کی پیروی
کے واسطے کلکتہ گیا چنانچہ وقت ملاقات نواب گورنر جنرل بہادر نے وجہ آزردگی
مزاج نواب آصف الدولہ بہادر دریافت کی انہون نے کہا کہ یہ سب آمدنی کی کمی
اور خرچ کی زیادتی سے ہے - اول اس سے کہ ملک بنارس رہا دوم ۶ ماہ صاحبان
انگریز کو دینا پڑتے ہین کہ اوسکے ۳۰ لاکھ روپیہ ہوتے ہین تیسرے جو صاحبان
انگریز جدید وارد لکھنو ہوتے ہین اونکی تواضع اور روشنی وغیرہ کا خرچ کثرت
سے پڑتا ہے علاوہ اسکے جو انگریزی سوداگر آتے ہین وہ کہتے ہین کہ ہم صرف

صاحب بہادر ہوا کھانے کو
اکثر کوٹھی پر جاتے تھے
ایسی ہی ایک روز
گذری کہ ایک روز
جب عمدہ نیابت
خالی ہوا صاحب
بہادر نے اونھین
بلایا اور امتحان
لیکر اون کو عہدہ
نیابت پر سرفراز
فرمایا *

تھا اور آمدنی اس عہد مین دو کرور ستر لاکھ روپیہ تھی اوسمین ۸۰ لاکھ روپیہ فوج انگریزی کو تنخواہ ادا ہوتی تھی نواب امیر الملک نے گورنر جنرل بہادر کو مشورہ دیا کہ نواب جدید فوج بھرتی کرتا ہے شاید اسکا ارادہ جنگ کا ہے شجاع الدولہ یہ حال سنکر عین موسم برسات مین بنارس پہونچکر گورنر صاحب سے ملاقات حاصل کی اور اونکے مزاج سے شک رفع کرکے پھر فیض آباد کو واپس آیا اور ملک کی بہبودی مین آمادہ ہوا میجر مہلرو صاحب رزیڈنٹ دربار پرصاحب و بالمر صاحب و بالکم صاحب و محمد اسمعیل خان و راجہ بینی پرشاد و محمد بشیر خان وغیرہ کام نیابت کا انجام دیتے تھے نواب شجاع الدولہ نے ۱۷۷۵ء کو انتقال کیا اونکی لاش گلاب باڑی فیض آباد مین دفن ہے اور ہڈیان اونکی شاہجہان آباد بھیجی گئین +

سنہ ۱۷۷۵ء مین نواب شجاع الدولہ کے وقت وفات کے وصیت کرنیکا اور کلید مہم یعنی سلیمان الدولہ و سعادت علیخان سے بیشتر ہونیکا سبب بیان صاحبوں کے تم آصف الدولہ جانشین ہوگا

ذکر حکومت نواب آصف الدولہ وزیر الممالک بہادر من ابتدا سنہ ۱۷۷۵ء لغایت سنہ ۱۷۹۷ء

بعد وفات نواب شجاع الدولہ کے ۱۷۷۵ عیسوی کو ۲۷ برس کی عمر مین نواب آصف الدولہ فیض آباد مین مسند وزارت پر جانشین ہوا اسکے عہد کے پانچ واقعات قابل تحریر ہین اول یہ کہ سید مرتضی خان ممتاز الدولہ نائب سلطنت کو رزیڈنٹ کے بیان نواب آصف الدولہ کی مسند نشینی کا واسطہ تھا اسلیے وہ ایسا غرور مین بھر گیا کہ فوج کے تمام سردارون کو بذلت تمام برطرف کرکے انگریزون سے موافقت کرکے ملک بنارس کو اونکی حوالہ کردیا لیکن آصف الدولہ کا لشکر اثاوہ مین تھا اور بسنت خواجہ اسکے ظلم سے ناراض ہوکر سعادت علیخان سے ملگیا اور ممتاز الدولہ کو تواضع کے بہانہ سے اپنے بیان بلاکر ہلاک کرڈالا اور آصف الدولہ کو اسکی موت سے اطلاع دی آصف الدولہ نے بلا تحقیقات مقدمہ کے اوسکو بھی قتل کرڈالا اوسکے بعد الف خان عہدۂ نیابت پر رونق افروز ہوا مگر ایک ہفتہ کے بعد بیماری ہیضہ سے مرگیا اگر یہ شخص زندہ رہتا تو حکومت آصف الدولہ کو بیشک ترقی دیتا اسکے بیان غلطیت اچھے اچھے تھے جیسے شیخ شفیع الدولہ و راجہ انندرام پنڈت و محمد یکرم خان و محمد

پچاس لاکھ روپیہ انگریزون کو بابت خرچ جنگ بکسر کے اس طرح دیوین کہ آدھا نقد و
نصف کی تنخواہ ملک پر اور جو کچھ انگریزون کو تحصیل مین وصول ہوا ہو وہ مجرا لیا جاوے
اور ایک صاحب انگریز ملقب برزیڈنٹ بطور وکیل کے تمھارے دربار مین تعینات
رہے گا مگر کسیطرح تمھاری سرکار مین مداخلت نہ ہوگی اور آپ کے ملک مین انگریزی
دو کمپ مقرر ہون اور تنخواہ اونکی ملک کے ۶ر سے دیجایا کرے اور دونون سرکار
مین باہم ربط ضبط رہے ایک دوسرے کی مدد کرے مگر خرچہ فوج وقت مدد دینا ہوگا
نواب آصف نے اس صلحنامے پر دستخط کردیئے اور وہین سے واسطے روپیہ کے
نائب سلطنت کو لکھا مگر کسی نے روپیہ کا بندوبست نہین کیا اوسوقت نواب
بہو بیگم نے کچھ نقد روپیہ اور باقی اپنا مال گرو کرکے کل روپیہ پہونچا دیا نوالصاحب
نے روپیہ سرکار انگریزی کو دیکر فیض آباد مین آئے اور بہو بیگم کی بڑی عزت و
توقیر کی اور جس قدر روپیہ تحصیل مین آکر خرچ ملک سے بچتا تھا اوسی بیگم
کو دیتا تھا کٹھر کا علاقہ شجاع الدولہ نے نواب رام پور سے فتح کرکے اودہ مین شامل
کرلیا تھا ایک مرتبہ مرہٹے دہلی سے افغانون کے مورچون پر لائے اوسکو
شجاع الدولہ نے ننگ اسلام سمجھکر سب کو اون سے چھین لیا اور رہا کردیا اور
اسنے پچھلہ کا کرایہ دوسو روپیہ ماہواری کردیا چنانچہ اون تینون کے وارثون
کے پاس کرایہ نامہ ہنوز دستخطی نوالصاحب موجود ہے شجاع الدولہ نے فوج
مغلیہ نمک حرام دیکھکر بالکل موقوف کرکے نواسی ہزار فوج اوسکی جگہہ آراستہ کی اور
اور بالکل قواعد انگریزی جاری کیئے نسبت علیخان ولطافت علیخان وعنبر علی خان
ومقبول علی خان وغیرہ افسر فوج تھے اور سردارہاے شیخ احسان ومرتضی خان وخواجہ
اسد خان ویوسف خان وغیرہ جو بکسر کے میدان مین ۲۸ ہزار فوج مغلیہ کے
سردار تھے سب یکقلم موقوف ہوگئی اور جن کارروائی راوشتاب رای سے الہ آباد
کا صوبہ بھی داخل حکومت شجاع الدولہ کے ہوگیا تو اوس وقت اٹاوہ و مرزاپور
تک حدود حکومت کی تھی اور ادھر بعد وفات احمد خان بنگش کے فرخ آباد بھی

وفات پائی بسبب نہ ہونے اولاد خاص کے مرزا محمد کو جسکا خطاب منصور علیخان صفدر جنگ تھا اور نواب صاحب کا بھانجا تھا وہ بجاے ماموں کے قائمقام ہوا۔

ذکر نواب صفدر جنگ بہادر کی حکومت کا من ابتدا ۱۷۴۹ء الی غایت ۱۷۵۱ء

بعد وفات برہان الملک کے ۱۷۳۹ء عیسوی کو صفدر جنگ ملک اودہ پر قابض ہوا اور احمد شاہ سے ۱۷۵۱ء عیسوی مین سرکش ہوگیا اور کسیقدر جنگ بھی ہوئی مگر پھر مصلح ہوگئی اور اوسی سال سے ملک اودہ پر مستقل قابض ہوے اور دہلی سے خلعت وزارت کا عنایت ہوا اور اس ریاست کو خطاب وزارت سے زیادہ تر عروج ہوا صفدر جنگ ۱۱۶۵ھ مطابق ۱۷۵۲ء کو مرگیا اسکی عہد حکومت مین راجہ نول راے نائب تھے اور قوم مغل سردار تھی اور بچملہ جو مقام دیوان عام کا تھا اوسکا کرایہ شیخون کو پانچ سو روپیہ دیا جاتا تھا۔

ذکر حکومت نواب شجاع الدولہ وزیر من ابتدا ۱۷۵۲ء الی غایت ۱۷۷۵ء

۱۷۵۲ء عیسوی مین ۲۶ برس کی عمر مین نواب شجاع الدولہ بہادر فیض آباد کے درمیان مسند وزارت پر جانشین ہوئے اور ۱۷۶۶ء عیسوی کے درمیان لصلح قاسم علی خان صوبہ وار جگالہ اور مغروری فوج نے شاہ عالم بادشاہ کو الہ آباد مین ہزیمت دی اور انگریزون سے مقام بکسر مین شکست پائی اور پھر دوسری مرتبہ اپنی آل اولاد کو حفاظت مین رکھکر انگریزون کے مقابلہ پر آیا لیکن پھر فتح نپائی مگر قریب موسی نگر کے تیسری لڑائی مین ایک انگریزی سپہ سالار نوابصاحب کے ہاتھ آیا اور بہت سے مشورہ کار صلح دیتے تھے کہ اسکو مار ڈالو مگر نوابصاحب نے براہ دانشمندی اور بہ صلح احمد خان بنگش نواب فرخ آباد کے اوسکے ساتھ نہایت عزت و توقیر کے پیش آیا اور پالکی پر سوار ہوکر واسطے صلح باہمی حسب اجازت احمد خان بنگش کے داخل لشکر انگریزی ہوا جنرل کرگیصاحب نے نواب شجاع الدولہ کو نہایت خاطر اور توقیر سے اوتارا اور باادب پیش آیا نوابصاحب نے وہین کھانا تناول فرمایا اور معرفت دیوان شتاب راے کے درمیان صاحبان انگریز و نوابصاحب کے یہ ٹھہرا کہ نوابصاحب

نواب باقی فیض آباد مین مغون ہے اور ہوئی اسکی شجاعان کے درمیان گئین اور دہانے مرزا علیخان کا باپ اون کو کرکا پکڑ لیگیا

اودھ کو گیا بڑی اعلی عدالت رکھتا تھا اور کا نواب تھا انکا بیان اسی تین رہا

تا جنوب گھاگرا بقبضہ راجہ جی چند روالی قنوج کے آیا بعد ازان ۱۱۹۳ھ کو محمد شاہ بن فیروز شاہ کی زیر حکومت آیا اور ۹۳۲ھ ہجری کو داخل دیوان تیموریہ ہوا عہد سلطنت بہادر شاہ کے ایک شخص متوطن نیشاپور کے سوداگر دن سے دہلی مین آیا تھا اور دربار شاہی مین ملازم ہوا محمد شاہ کے عہد مین صوبہ داری اودہ پر بخطاب سعادتخان برہان الملک کے مقرر ہوا

ذکر حکومت نواب سعادتخان بہادر برہان الملک از ۱۱۱۹ھ تا ۱۱۵۲ھ ع

نواب سعادت خان بہادر برہان الملک ۱۱۱۹ھ عیسوی مین صوبہ دار ملک اودہ کا ہوکر داخل فیض آباد ہوا تو معلوم ہوا کہ بیچلہ مین اون شیخون کا قبضہ ہے جنکا بزرگ محمد عبدالرحیم عہد محمد جلال الدین اکبر بادشاہ مین اس ملک کا صوبہ دار تھا اور وے لوگ سرکش ہین یہ حال سنکر نواب صاحب لکھنؤ واپس لوٹ آئے یہان پہنچے صدرالدین محمد خان اور مجید الدین احمد خان نے اکبری دروازہ کے اندر دخل ندیا لاچار نوابصاحب مع فوج مغلیہ کے شہر باہر مین چھاونی ڈالی اور اوسکا نام چھاؤنی گڈھا مشہور ہوا قصہ کوتاہ برہان الملک نے اپنے سرکشون سے دوستی کی اور اونکو اپنی جانب مائل کیا جب دیکھا کہ یہ لوگ ہمارے معتقد ہین ایک بڑی دعوت کی کہ اوسمین تمام شیخ شریک ہوے اور سب محفل مین آگئے اوسوقت فوج مغلیہ نے حسب الحکم نوابصاحب کے تمام سرکشون کا کام ایکطرفۃالعین مین تمام کیا اوسوقت نوابصاحب وہان سے کوچ کرکے داخل دارالامارۃ فیض آباد ہوکر بیچلہ مین اجلاس فرمایا اور بالکل صوبۂ اودہ پر دخل وقبضہ کرلیا اوس وقت اس صوبہ مین ۳۲ سہزار سوار مغلیہ زیر حکومت نوابصاحب کے تھا اور میر خدایار خان وسید حسین خان اور آغا باقر اور میر اعظم خان اور میر جہانگیر خان اور ابو تراب خان اور محمد علیخان اصفہانی افسر فوج تھے اور ۵۰ ضرب توپ فیض آباد مین موجود تھین اور کل محاصل صوبہ کا ۵ لاکھ روپیہ تھا اور حدود حکومت برہان الملک کی حسب ذیل تھی -

جنوب دکھن — شمال اودھ — شرق پورب — غرب پچھم

سنگرامئو — راجی کا کنارہ — اعظم آباد — شاہ آباد

اور نادر شاہ کے دہلی مین آنے کے بعد ماہ ذیحجہ ۱۱۵۱ھ مطابق ۱۷۳۹ء کو نواب سعادتخان نے

آغازِ چمنِ ثالث
مختصرِ سیرِ گلشن ہند

گوشۂ اول در بیان سلطنت صوبۂ اودہ من ابتدا سنہ ۱۹۷۱ء لغایت سنہ ۱۸۴۷ء

صوبہ اودہ کا قدیم دار السلطنت اجودھیا ہے اور قدیم نام کونسل پور ہے سب سے پیشتر راجہ منو نے اس شہر کو آباد کیا ہے اور راجہ رام چندر کا راج دھانی تھا بالمیک نے راماین مین ۱۲ جوجن اسکی وسعت لکھی ہے اور ابو الفضل وزیر اکبر نے ۴۸ کوس لمبا اور ۱۶ کوس چوڑا بیان کیا ہے اگرچہ راماین اور ابو الفضل کی تحریر مین مبالغہ معلوم ہوتا ہے لیکن اس شہر کی بزرگی مین کسی طرح کا شک نہین ہے کیونکہ دور دور تک اسمین عمارتہاے دیرینہ کے نشان پائے جاتے ہین اول اس صوبہ مین رام چندر لچھمن اور جانکی کے بہت سے مندر بنے تھے شاہان اسلام نے مذہبی تعصب کے لحاظ سے اونکو مسمار کرا کے مسجدین بنوائین چنانچہ اوسکی حدود اربعہ حسب تفصیل ہین

شمال — اودے نیپال — جنوب — دکھن الہ آباد — شرق — پورب صوبہ بہار — غرب — پچھم دریاے گنگے و کانپور

بیان لاجورد کی کان ہے اور نہایت بیش قیمت نگینہ اوسکے بنتے ہین زمین برابر ہے پانی کی کثرت سے بہت سیراب ہے غلہ کثرت سے پیدا ہوتا ہے گیہون دھان نیشکر نیل افیون اچھی طرح اور آسانی سے پیدا ہوتی ہین خاص ندیان اسکی گنگا گھاگھرا سرجو گومتی ہین۔

زمانۂ سلف مین یہ خطہ سوریج بنسی راجون کا تھا بعد راجہ رام چندر جی کے وہ خاندان راجہ مرو پر تمام ہوا طوائف الملک حکمران ہوئے قبل حکومت اہل اسلام کے یہ ملک

فہرست سکہ ہای ابوظفر سراج الدین بہادر شاہ

شکل وسنہ جلوس و ہجری سکہ			خط وعبارت ہر دو جانب سکہ			
نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	عبارت جانب اول	عبارت جانب اول	ضرب
۱	مدور	۲۰	۱۲۷۰	″	محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی	سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب سوائی	جے پور
۲	″	۹	۱۲۸۲	″	سکہ مبارک محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی	سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب سوائی جے پور رتصویر جہانگیر	جے پور

جدول بادشاہان خاندان تیموریہ متذکرہ بالا بالتشریح وتفصیل

نمبر	نام بادشاہ	خطاب	جلوس	وفات	کیفیت
۱	ظہیر الدین محمد	بابر	۱۵۲۶	۱۵۳۰	موت سے	تیمور کے خاندان میں تھا۔
۲	ہمایون	″	۱۵۳۰	۱۵۵۶	ایضاً	نمبر ۱ کا بیٹا تھا۔
۳	جلال الدین	محمد اکبر	۱۵۵۶	۱۶۰۵	″	بڑا عقلمند بادشاہ تھا۔
۴	نور الدین	جہانگیر	۱۶۰۵	۱۶۲۷	″	نمبر ۳ کا لڑکا تھا۔
۵	شہاب الدین	شاہجہان	۱۶۲۷	۱۶۵۶	قید ہوا	نمبر ۴ کا بیٹا تھا اپنے لڑکے کے بیان قید ہوا۔
۶	محی الدین اورنگ زیب	عالمگیر	۱۶۵۷	۱۷۰۷	″	بڑا ظالم تھا۔
۷	بہادر شاہ	شاہ عالم	۱۷۰۷	۱۷۱۲	″	نمبر ۶ کا بڑا بیٹا تھا۔
۸	جہاندار شاہ	″	۱۷۱۲	۱۷۱۳	مارا گیا	فرخ سیر نے قتل کروالا۔
۹	جلال الدین	فرخ سیر	۱۷۱۳	۱۷۱۹	″	نمبر ۶ کا پوتا تھا۔
۱۰	رفیع الدرجات	″	۱۷۱۹	۱۷۱۹	مرگیا	کچھ روز ۴ مہینے بادشاہت کی۔
۱۱	رفیع الدولہ	″	″	″	″	″
۱۲	محمد شاہ	″	″	۱۷۴۸	موت سے	نمبر ۷ کا بیٹا تھا نادر شاہ آیا۔
۱۳	احمد شاہ	″	۱۷۴۸	۱۷۵۴	مارا گیا	نمبر ۱۲ کا بیٹا تھا غازی الدین نے اندھا کیا۔
۱۴	عزیز الدین	عالمگیر ثانی	۱۷۵۴	۱۷۵۹	″	غازی الدین کے ہاتھ سے مارا گیا۔
۱۵	عالی گوہر	شاہ عالم	۱۷۵۹	۱۸۰۶	مرگیا	انگریزوں نے پنشن مقرر کردی تھی۔

واضح ہو کہ خاندان آل سلام فرمانروائے مصر ہر سہ دور ۹ خاندان منضبطہ بیت ذیل میں فرمانروا رہے۔

از خاندان غزنوی غوری غلامان خلجیان	بیت	متعلق وسادات وتوردی تا مغل نہ خاندان

(الف) بعد وفات شاہ عالم ثانی کے ابونصر معین اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم ۱۸۰۶ء کو تخت نشین ہوا اور ۳۱ برس ۹ ماہ ۳۱ یوم اوسنے قلعہ کی حکومت کی اگرچہ اسکے عہد مین پنجاب تک عملداری کمپنی انگریز بہادر کی تھی مگر مقدمات باشندگان قلعہ کے بادشاہ خود فیصل کرتے تھے اور لقب بادشاہی اور جلوس اور چتر اور تخت اور قلعہ بدستور اوسکے قبضہ مین تھا ۱۸۳۷ء کو بادشاہ نے وفات پائی اور اسکی پنشن کی تعداد ایک لاکھ روپیہ ماہواری تھی

تاریخ وفات ابونصر معین الدین اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم

کن رقم سنہ وصال رحلت او	شاہ اکبر سراج پر انوار ۱۲۵۳ھ

(ب) سراج الدین ابوظفر بہادر شاہ بعد وفات اکبر شاہ ثانی کے ۱۸۳۷ء مین تخت نشین ہوا یہ شاعر بھی تھا اور علم موسیقی مین مہارت رکھتا تھا سوا لاکھ روپیہ پنشن ہونے والا تھا کہ ایام غدر مین باغی ہوگیا و ۱۸۵۸ء کو گرفتار ہوکر ملک برما مین چلا گیا اور ۱۱ نومبر ۱۸۶۲ء کو عارضہ فالج مین بیمار ہوکر مرگیا اب خاندان تیموریہ اور بابر دونون تمام ہوئے فقط

قطعہ تاریخ وفات سراج الدین ابوظفر بہادر شاہ

گفتہ اندیم ابوظفر تاریخ	بہر تولید پاک سرور ہند
بوظفر کاہل ۱۲۷۹ھ ست تاریخ جلش	ہم اسیر دگر مظفر ۱۲۷۹ھ ہند

فہرست سکہ ہاے اکبر شاہ ثانی

شکل وجلوس وہجری وسکہ خط وعبارت ہر دو جانب سکہ

نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	جانب اولی عبارت	دوسری جانب کی عبارت	ضرب
۱	مدور	۱۵	۱۲۳۵	نسخ	سکہ عبارت صاحبقران ثانی محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی	ضرب بریلی اندر پور سنہ جلوس میمنت مانوس وتصویر شکار	اندر پور
۲	″	۱	۱۲۲۲	″	″	ضرب جی پور سنہ احد ″ تصویر چیتا	جے پور
۳	″	۲۰	۱۲۴۰	″	″ تصویر چتر	″ شاہجہان آباد ″	شاہجہان آباد
۴	″	۱۹	۰	″	″	ضرب برگاؤ تصویر مارچان	″
۵	″	۱	۱۲۲۲	″	سکہ زد در جہان بفضل الٰہ عالی دین محمد اکبر شاہ	ضرب دار الخلافت شاہجہان آباد سنہ جلوس ″	″
۶	″	۲۶	″	″	سکہ مبارک محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی	سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب زرخندہ بنیاد حیدرآباد	حیدرآباد

نمبر	شکل	جلوس	ہجری	تصویر	خط و عبارت ہر دو جانب سکہ: عبارت جانب اول	عبارت جانب دوم	نام ضرب
۵	مدور	۳۹	〃	〃	سکہ صاحبقرانی زد زر تابیدالہ حامی دین محمد شاہ عالم بادشاہ	ضرب احمد نگر فرخ آباد سنہ جلوس میمنت مانوس	فرخ آباد
۶	〃	۱۹	۱۱۸۰	〃	سکہ زد بر ہفت کشور سایۂ فضل الٰہ حامی دین محمد شاہ عالم بادشاہ	ضرب مرشد آباد سنہ جلوس 〃	مرشد آباد
۷	〃	۴۵	〃	〃	〃	〃 فرخ آباد	فرخ آباد
۸	〃	۰	۱۲۳۴	〃	〃	〃 صوبہ اودہ دارالامارۃ و تصویر 〃	اودہ
۹	〃	۴۶	۱۲۱۸	〃	〃	ضرب محمد آباد بنارس سنہ جلوس میمنت مانوس 〃 تصویر ہاتھی 〃	بنارس
۱۰	〃	۴۵	۱۲۱۸	〃	〃	ضرب مستقر الخلافت اکبر آباد 〃	اکبر آباد
۱۱	〃	۱۲	۰	〃	〃	〃 〃	〃
۱۲	〃	۰	۱۲۱۸	〃	〃	ضرب بنارس و تصویر ہاتھی 〃	بنارس
۱۳	〃	۴۴	۰	〃	〃	و تصویر ہاتھی و پھول و ضرب 〃	〃
۱۴	〃	۱۲	۱۲۸۵	〃	〃	ضرب محمد نگر باندہ سنہ جلوس 〃	باندہ
۱۵	〃	۸	۱۱۸۰	〃	سکہ مبارک شاہ عالم بادشاہ غازی	سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب مراد آباد 〃	مراد آباد
۱۶	〃	۱۴	۱۱۸۶	〃	〃	سنہ جلوس 〃 ضرب محمد آباد تصویر ہاتھی 〃	بنارس۔
۱۷	〃	۰	〃	〃	〃	سری مہاراجہ جودت پور	جودت پور
۱۸	〃	۳	〃	〃	سکہ شاہ عالم بادشاہ غازی	ضرب اعظم آباد سنہ جلوس	اعظم آباد
۱۹	〃	۰	۱۲۰۳	〃	〃	ضرب دارالخلافت شاہجہان آباد سنہ مبارک	دہلے
۲۰	〃	۲	〃	〃	〃	ضرب بریلے مبارک سنہ 〃	بریلے
۲۱	〃	۲۵	〃	〃	سکہ صاحبقران ثانی شاہ عالم بادشاہ غازی	سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب اٹاوہ	اٹاوہ
۲۲	〃	۱۱	〃	〃	سکہ مبارک شاہ عالم بہادر بادشاہ غازی	ضرب دارالسرور برہانپور سنہ جلوس میمنت مانوس	برہان پور

حال پنشن یافتگان خاندان تیموریہ از خزانۂ گورنمنٹ انگریز بہادر من ابتدائے سنہ ۱۸۰۶ء لغایت سنہ ۱۸۵۸ء در صفحہ ۹۶

نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	عبارت جانب اول	عبارت جانب دوم	مقام ضرب
نشکل و جلوس و ہجری سکہ				خط و عبارت ہر دو جانب سکہ			
۹	مدور	۶	۱۱۷۲		سکہ مبارک بہشت کشور ہمچو تابان مہر و ماہ زد عزیز الدین عالمگیر بادشاہ	ضرب دار الخلافت شاہجہان آباد سنہ احد جلوس میمنت مانوس	شاہجہان آباد

ذکر سلطنت جلال الدین عالی گوہر شاہ عالم من ابتدائے ۱۱۷۳ھ الغایت ۱۲۲۱ھ

عالی گوہر ۱۱۷۳ھ کو تخت نشین ہو کر الہ آباد کے قلعہ مین اجلاس فرما ہوا اور اپنے تئین ملقب بہ شاہ عالم ثانی رکھا اور دہلی مین نجیب الدولہ نے فساد اوٹھایا مگر جب نجیب الدولہ مر گیا بادشاہ مرہٹون کی مدد لیکر دہلی مین داخل ہوا اور مسند نشین ہو کر اپنا سکہ رائج کیا مگر ۱۱۹۷ھ مین غلام قادر ابن نجیب الدولہ نے شاہ عالم سے مقابلہ کیا اور شاہ عالم کو گرا کر زمین پر نابینا کر دیا یہ خبر سنکر مہاجی سندھیا گوالیار سے لشکر لیکر دہلی پر چڑھ آیا اور نجیب الدولہ کے پوتے غلام قادر کو گرفتار کر کے بادشاہ کو قید کر لیا مگر اوسی عرصہ ۱۲۰۳ھ مین لارڈ لیکھ صاحب بہادر انگریزی فوج لیکر دہلی پہونچ گیا اور بادشاہ کو قید سے نکال کر ایک لاکھ روپیہ ماہواری اوسکی نشین مقرر کر دی اور شاہ عالم ۱۲۲۱ھ عیسوی مین مر گیا

تاریخ وفات شاہ عالم بادشاہ ثانی

شد چو از دنیا بفردوس برین ۔ گفت ہاتف از پی تاریخ آن ۔ شاہ عالم شمع نور حق بگو ۔ شاہ عالم رستم دینی بخوان ۱۲۲۱ھ

فہرست سکہ ہای شاہ عالم بادشاہ ثانی

نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	عبارت جانب اول	عبارت جانب دوم	مقام ضرب
نشکل و سنہ جلوس و ہجری سکہ					خط و عبارت جانب ہر دو		
۱	مدور	۳۷	۱۲۱۰	نستعلیق	سکہ صاحبقرانی زد ز تائید الہ حامی حق شاہ محمد شاہ عالم بادشاہ	سنہ جلوس میمنت مانوس و تصویر کنار	شاہجہان آباد
۲	″	۴۴	۱۲۱۷	″	″	ضرب دار الخلافت شاہجہان آباد	″
۳	″	۳۷	۰	″	″	سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب بریلی بچھلے و کنارے و رقم قسم و لفظ قطع	بریلی
۴	″	″	۱۲۱۵	″	″	″ و ترسول ″	بریلی

اپنی عربی فوج سے ایکبارگی حملہ کرکے تمام فوج مرہٹون کی مانند کھیت کے کاٹ ڈالی اور افغانیون نے دس کوس مرہٹون کے سردارون کو بھگایا اور سوقت یہ آفت مرہٹون پر تھی کہ جبکی زمینداری سے نکلتے تھے وہ دس بارہ آدمی مار ڈالتا تھا ۲۲ ہزار مرہٹہ افغانون نے گرفتار کرکے کہ اون مین اکثر سردار بھی تھے لونڈی غلام بنانے کو ولایت لے گئے بشوارا و کی لاش مرہٹون نے جلادی اس لڑائی مین دو لاکھ خالص مرہٹہ مارا گیا صاحبی سنیدہیا جسنے ریاست گوالیار قائم کی تھی لنگڑا ہوگیا اس جنگ کے بعد پھر مرہٹون کا حوصلہ نہوا کہ فوج جمع کرین یا لڑین اور ۹- جنوری سنہ ۱۷۶۱ء کو احمد شاہ بھی دہلی مین عالی گوہر کو جانشین کرکے افغانستان واپس لوٹ گیا۔

قطعہ تاریخ وفات عالمگیر ثانی

رفت چون از جہان بہ خلد برین — وصل آن بادشاہ با توقیر
فضل ربانی ست پاک نظیر — ہم شہنشاہ عالم عالمگیر

فہرست سکہ ہای عالمگیر ثانی

نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	عبارت جانب اول	عبارت جانب دوم	ضرب
شکل و سنہ جلوس و ہجری سکہ					خط و عبارت ہر دو جانب سکہ		
۱	مدور	۱	۰	نستعلیق	سکہ مبارک عالمگیر بادشاہ غازی	ضرب پٹنہ سنہ احد جلوس میمنت مانوس	پٹنہ
۲	″	۵	″	″	″	ضرب مہراندرپور ″	مہراندرپور
۳	″	۶	۱۱۷۲	″	″	ضرب مرادآباد ″	مرادآباد
۴	″	۱	″	″	″	دارالخلافت شاہجہان آباد سنہ احد ″	شاہجہان آباد
۵	″	۴	″	″	″	ضرب احمد نگر فرخ آباد ″	فرخ آباد
۶	″	۲	″	″	″	ضرب محمد آباد بنارس ″	بنارس
۷	″	۳	۰	″	ابوالعدل عزیز الدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی خلداللہ ملکہ وسلطانہ	ضرب دارالخلافت شاہجہان آباد	شاہجہان آباد
۹	″	۵	۰	″	سکہ زد بر ہفت کشور چو تابان مہ و ماہ شہ عزیز الدین عالمگیر غازی شاہ	ضرب دارالخلافت شاہجہان آباد سنہ احد جلوس میمنت مانوس	شاہجہان آباد

اور ادھر احمد شاہ درانی خبر بغاوت مرہٹون کی سنکر ایک بڑے لشکر سے سہارنپور کے قریب جمنا اوتر آیا اور اوسی دم ۱۷۵۹ء مین غیاث الدین نے بادشاہ عالمگیر ثانی کو قتل کرکے جمنا کی ریت مین ڈال دیا اور آپ جاٹون کی عملداری مین چلا گیا۔

پیشوا نے احمد شاہ درانی کی آمد بڑے احتشام سے سنکر اپنے چچازاد بھائی سداسیو راؤ بھاؤ کو سپہ سالار مقرر کرکے اور بہت سے افسر بسواس وغیرہ ہمراہ دیکر بڑی بھاری لشکر کے ساتھ واسطے مقابلے کے روانہ کیا اس لشکر مین اکثر فوج راجپوتون وغیرہ کی شامل تھی اور سوجہ مل جاٹ بھی ۳۰ ہزار فوج سے شریک تھا۔

بھاؤ جب دہلی پہونچا تو معلوم ہوا کہ احمد شاہ درانی انوپ شہر مین مع فوج پڑا ہے اوسنے قلعہ مین جاکر دیوان عام کو جو زر و جواہرات سے آراستہ تھا اوکھاڑکر زیادتی کرنا شروع کیا صدہا مسجد اور مقبرہ کھدوا ڈالے اور چاہا کہ بسواس راؤ کو تخت دہلی پہ جانشین کرے لیکن اہلکارون نے صلاح دی کہ جبتک احمد شاہ زندہ ہے یہ امر نہوگا اس سے بہتر ہے کہ اول اوسکا کام تمام ہوجاوے ایسا مشورہ کرکے بھاؤ نے ۳ لاکھ آدمیون کے جاوے اور دو سو ضرب توپ لیکر پانی پت کے قریب پہونچکر اپنا مورچہ قایم کیا اور ادھر احمد شاہ درانی ۹۱ ہزار سوار و پیدل اوکل ۳۰ توپ سے انکے مقابلے پر آیا مگر رسد کی دور دور یہ تکلیف تھی اور نہ اس قدر جرأت ہوتی تھی کہ ایک دوسرے پر حملہ کرین احمد شاہ نے ایک خیمہ واسطے نماز اور طعام کے کھڑا کیا تھا باقی لیل و نہار وہ گھوڑے پر سوار گرد اپنے لشکر کے گھومتا تھا اکثر ہندوستانی راجہ لوگ اوس سے واسطے حملہ کے کہتے تھے تو وہ جواب دیتا تھا کہ آپ لوگ مزے سے کھائین اور عیش کرین لڑائی کے بارہ مین نہ بولین مین آپ کا خدا کی طرف سے نگاہبان ہون قصہ کوتاہ بعزت شجاعت الدولہ کے بھاؤ نے صلح کا پیغام دیا مگر یہ جواب دیا احمد شاہ نے کہ بھائی مین یہان مدد کو آیا ہون ہندوستانی راجہ لوگ اگر صلح پر راضی ہون تو مین راضی ہون اور گو کہ بہت سے لوگ صلح پر راضی تھے مگر نجیب الدولہ ہرگز نہ راضی تھے قصہ کوتاہ رات کے وقت بھاؤ نے فوج شاہی پر حملہ کیا اور بیشتر فوج شاہی کو شکست دی تھی کہ احمد شاہ نے

تب اوسنے مرہٹون کو دکن سے واسطے مدد کے بلایا اکثر ہمارے ہم وطن مرہٹون کو بڑا عالی خاندان تصور کرتے ہین لیکن ان کی ذات محض کم ظرف ہے اور جدو بنسی راجپوتون کے خاندان سے انکی پیدایش ہے چنانچہ اسکا ذکر بیان عالمگیر مین ہوچکا ہے اور ساہوجی وغیرہ دربار اورنگ زیب مین قتل ہوئے اونکا بھی بیان ہوگیا ہے راجہ رام کے مرنے پر ساہوجی نے بالاجی بسواس ناتھ کو کہ اوسکا حسب نسب پہلے مذکور ہوچکا ہے پیشوا بنایا اور اوسکے بعد اوسکا بیٹا باجی راؤ پیشوا ہوا باجی راو کے دو بیٹے خاص عورت سے بالاجی راؤ و رگھناتھ راو تھے اور ایک لڑکا مسلمانی عورت سے شمشیر بہادر تھا جو شہر بانڈہ کا نواب ہوا لیکن ساہو کے مرنے پر رگھوجی اوسکا عموی زاد بھائی جانشین ہوا تب اوسنے پیشوا سے دشمنی کی اور اپنے وزیر پنڈت بھاسکر اچارج کو بنگالہ لوٹنے کو بھیجا اور وہان وہ مارا گیا مگر عملداری مرہٹونکی سمندر تک پہونچ گئی۔

۱۷۴۹ عیسوی کے درمیان جب رام راجہ حسب اجازت اپنی دادی تارابائی کے بعد وفات ساہو کے ستارہ مین مسند نشین ہوا اوس وقت حسب تجویز تارابائی کے بالاجی راؤ بعہدۂ پیشوا کے مقرر ہوکر اپنا مقام پونا مین کیا۔

جب عالمگیر نے خبر سنی کہ غازی الدین نے مرہٹون کو بلایا ہے اوسوقت اپنے ولیعہد علی گوہر کو بنگالہ بھیجدیا کہ اسکی جان بچ جاوے اور ادھر رگھناتھ راو حسب الحکم بالاجی راو پیشوا اپنے بھائیکے دہلی پہونچ گیا اور قلعہ کو چارون طرف سے گھیر لیا مہینہ بھر تک یہی رہا نجیب الدولہ بھی اس فوج کو دیکھکر بھاگ گیا بادشاہ نے بدرجۂ مجبوری دروازہ قلعہ کا کھولدیا اور غازی الدین پھر وزارت پر قائم ہوا اور رگھناتھ جی نے پنجاب پہونچکر احمد شاہ درانی کے بیٹے صوبہ دار بنگالہ کو بھگایا اور پنجاب بھی اپنے تحت تصرف مین لایا اب خیال کرنا چاہیئے کہ ہمالیہ سے سمندر تک عملداری اور حکومت مرہٹون کی ہوگئی اور تمام رجواڑے اونکا وغیرہ انکی اطاعت اور فرمانبرداری مین تھے۔

۱۷۵۸ع مین رگھناتھ راو اپنا قائمقام عامل پنجاب مین چھوڑکر آپ دکن کو چلا گیا

واقعہ ۱۷۵۴ء عیسوی مین گذرا اور تفصیل سکہ ہای احمد شاہ درج ذیل ہے۔

تفصیل سکہ ہای مروجہ احمد شاہ بادشاہ

شکل و سنہ جلوس و سنہ ہجری			خط و عبارت ہر دو جانب سکہ			
نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	عبارت جانب اول	عبارت جانب دوم
۱	مدور	۵	۰	نستعلیق	سکہ مبارک شاہ احمد شاہ بہادر بادشاہ غازی	ضرب بریلی سنہ جلوس میمنت مانوس بریلی
۲	〃	۶	〃	〃	〃	ضرب دار الخلافت شاہجہان آباد 〃 شاہجہان آباد
۳	〃	۲	〃	〃	〃	ضرب مستقر الخلافت 〃 〃 شاہجہان آباد
۴	〃	〃	۱۱۰۱۲	〃	〃	〃 〃

ذکر سلطنت محمد عزیز الدین عالمگیر بادشاہ ثانی من ابتدا ۱۷۵۴ء لغایت ۱۷۵۹ء

غازی الدین نے محمد شاہ کو نابینا کرکے عزیز الدین عالمگیر ثانی کو ۱۷۵۴ء مین تخت نشین کیا اور آپ نے صوبہ دار پنجاب پر جو محمد شاہ دُرانی کیجانب سے مقرر تھا اوسپر حملہ کرکے اوسکی ماں کو گرفتار کرلایا یہ خبر سنکر فوراً احمد شاہ دُرانی ۱۷۵۶ء مین ایک لشکر عظیم سے ہندوستان پر چڑھ آیا غازین الدین دست بستہ حضور مین حاضر ہوا تب اوسکی ماں کو رہا کردیا احمد شاہ نے بڑے بڑے ظلم اور تعدی سے رعیان دہلی اور جاٹون سے روپیہ وصول کیا اور جب متھرا مین پہونچا تو وہ دن میلہ کا تھا یہ اژدہام دیکھکر احمد شاہ نے قتل عام کا حکم دیا چنانچہ میلہ والے اور کرورون رعیت متھرا کی قتل ہوئی وقت رخصت کے حسب درخواست عالمگیر ثانی کے کسی قدر اپنی فوج اور نجیب الدولہ روہیلہ کو واسطے حفاظت بادشاہ کے چھوڑ کر آپ اپنے وطن کو لوٹ گیا۔

ذکر محاربہ جات مرہٹہ اور قتل عالمگیر ثانی کا اور آنا احمد شاہ دُرانی کا اور فرو ہونا اوس غدر کا

ناظرین تواریخ پر ظاہر ہو کہ جب احمد شاہ دُرانی نے واسطے حفاظت بادشاہ کے نجیب الدولہ اپنے سپہ سالار کو دہلی مین چھوڑ گیا تب غازی الدین بالکل مبدخل ہوگیا

فہرست سکہ ہای محمد شاہ

نمبر	شکل	جلوس	ہجرے	خط	خط و عبارت ہر دو جانب سکہ جانب اول	جانب دوم	نام مضرب
۱	مدور	۲	۱۱۳۲	نستعلیق	سکہ مبارک محمد شاہ بادشاہ غازی	ضرب مستقر الخلافت سنہ جلوس میمنت مانوس	شاہجہان آباد
۲	〃	۱	۱۱۳۱	〃	〃	ضرب دار الخلافت شاہجہان آباد 〃	〃
۳	〃	۱۵	۰	〃	〃	ضرب دار السلطنت لاہور 〃	لاہور
۴	〃	۲۵	۰	〃	〃	〃	〃
۵	〃	۲۶	۰	〃	〃	ضرب گوالیار سنہ جلوس میمنت مانوس	گوالیار
۶	〃	۲۲	۱۱۵۳	〃	سکہ مبارک صاحبقران ثانی محمد شاہ بادشاہ غازی	ضرب دار الخلافت شاہجہان آباد	دہلی
۷	〃	۷	〃	〃	سکہ مبارک محمد شاہ بادشاہ غازی	ضرب بریلی سنہ جلوس میمنت مانوس	بریلی
۸	〃	۲۹	۱۱۵۹	〃	سکہ مبارک صاحبقران ثانی محمد شاہ بادشاہ غازی	ضرب فرخ آباد سنہ جلوس میمنت مانوس	فرخ آباد
۹	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃

ذکر سلطنت مجاہد الدین ابو نصر محمد احمد شاہ من ابتدا ۱۱۶۱ھ الی غایت ۱۱۶۷ھ

سنہ ۱۱۶۱ھ مین پانی پت کے درمیان بعد وفات محمد شاہ کے اوسکا بیٹا مجاہد الدین ابو نصر تخت نشین ہوا اور اپنا لقب احمد شاہ رکھا اور صفدر جنگ بن سعادت خان کو اپنا وزیر مقرر کیا لیکن غازی الدین بن آصف جاہ سے کہ مستحق عہدۂ وزارت کا تھا اوس سے اور صفدر جنگ سے اسی بنا پر عداوت سخت پیدا ہوئی اور ہر روز دہلی مین کشت و خون ہوا کرتا تھا ایک روز غازی الدین نے کسی حیلے سے بادشاہ کے ایک معشوق کو کہ ایک خواجہ تھا مار ڈالا اوسکی تہمت صفدر جنگ پر باندھی گئی صفدر جنگ مستعفی ہو کر باپ کے پاس صوبہ اودھ پر چلا گیا اور غازی الدین وزارت کے عہدے پر سرفراز ہوا لیکن بادشاہ سے اور غازی الدین سے طبیعت نہ ملی جب غازی الدین بہرت پور کے محاصرہ پہ گیا تھا بادشاہ نے اوسپر لشکر کشی کی اوسنے بادشاہ کو فریب دیکر سرائے پکڑ لیا اور اندھا کر ڈالا یہ

لیکر واپس لوٹ جائے اور نادرشاہ تو راضی ہی ہوگیا تھا مگر محمد شاہ کی بے وقوفی سے نظام الملک آصف جاہ مع محمد شاہ کے قید ہوئے اور نادرشاہ دہلی مین پہونچا اور تخت سلطنت پر رونق افروز ہوا اور اپنے کو بادشاہ ہندوستان مشہور کیا اور دہلی مین دو روز تک نہایت امن چین رہا لوٹ مار سب بند ہوگئی تھی اور بادشاہ محمد شاہ نے عہدنامہ بھی لکھدیا تھا اور دونون فوجین قلعہ مین رہنی لگین مگر دہلی کی رعیت نے افواہ اڑادی کہ نادرشاہ مارا گیا اور اوسکی فوج کو مارنے لگی نادرشاہ نے بہت چاہا کہ رعیت یہان کی درست ہوجاوے مگر نہوئی اوسوقت قتل عام کا حکم ہولدیا دہلی کے گلی کوچون سے خون بہنے لگا صبح سے ایک بجے تک قتل عام رہا لاکھ سے زیادہ آدمی مارا گیا لیکن جب محمد شاہ نے بڑی منت اور سماجت کی تب بادشاہ نے حکم منسوخ قتل کا دیا اور قتل بند ہوگیا اور نادرشاہ ۷۰ کرور ۲۰ لاکھ روپیہ اور جواہرات وغیرہ خزانۂ دہلی و رعیت کی لوٹ کا اور تخت طاؤسی و صندلی شاہجہان کے بنائے لیکر ایران واپس لوٹ گیا اور اٹک کے اس طرف کا ملک اپنی حکومت مین رکھکر باقی محمد شاہ کو چھوڑ گیا اور نادرشاہ بعد کچھ عرصے کے وہان جاکر قتل کیا گیا اور بعض کا ذکر ہے کہ اسکے وارث ہندوستان مین مارے گئے تھے اوس مین سے کسی نے نادرشاہ کو مارا اور ہندوستانین اوسکو سعادتخان نے بلوایا تھا۔

بعد چلے جانے نادرشاہ کے محمد شاہ پھر بادشاہ ہوا اور عیش و عشرت مین مشغول تھا کہ اسی اثنا مین بعد وفات نادرشاہ کے ۱۷۴۷ء مین احمد خان درانی بادشاہ قندہار ایک لشکر کثیر سے لاہور وغیرہ لیتا ہوا سرہند مین داخل ہوا لیکن یہ شاہی فوج سے شکست کھاکر واپس لوٹ گیا ۱۷۴۸ء مین محمد شاہ نے اس دنیاے ناپائدار سے رخت سفر باندھا اور کوچ کرگیا یعنی وفات پائی۔

ماده های تاریخ وفات محمد شاه	
شد عیان (سلطان اعظم رحلتش) سنه ۱۱۶۱ھ	
هم مه روشن محمد تاج دین ۱۱۶۱ھ	

نقل فرمان نامہ کہ محمد شاہ بادشاہ ہند نادرشاہ را مرحمت فرمود ۱۱۵۱ھ نوشتہ دادہ بود در بزرگان حضرت کوان نزدیک بہ ہم رسیدہ بہ سلطنت پناہ جہان سلطان السلاطین دوران بادشاہ ظل اللہ اسلام پناہ خاقان مکندرشان آسمان بارگاہ سلطان اکرم

پوشیدہ رہگیا تھا تلاش کرنے سے وہ ملا اوسکو ۱۷۱۹ء مین اوسکے سیدون نے تخت نشین کیا اوسنے اپنا لقب محمد شاہ رکھا اور آصف جاہ حاکم دکن کو اپنا صلاح کار بنایا اور اون سیدون کی نیستی کا درپے ہوا یانتک کہ دونون کو قتل کرڈالا اور اپنا وزیر آصف جاہ کو کیا لیکن محمد شاہ عیاش زیادہ تھا آصف جاہ کو اسکی مصاحب پسند نہ آئی چنانچہ اپنے صوبہ پر چلا گیا مگر محصول دیتا رہا اور ادھر سعادت خان نے ملک اودہ اپنے قبضہ مین کرلیا اور مرہٹون نے سر اوٹھایا نربدا تک کا ملک زیر حکومت مرہٹون کے ہوگیا تھا ساہوجی نے بالاجی بشونا تھ کو پیشوا بنایا اور اوسی کا بیٹا باجی راؤ بڑے حوصلہ کا آدمی ہوا اوسنے جب سلطنت دہلی کو بالکل کمزور پایا تب اپنی فوج کو نربدا پار اوتار لایا اور ملک فتح کرتا ہوا قریب دہلی کے پہونچ گیا سعادت خان صوبہ اودہ سے فوج لاکر اوسکا مقابلہ کیا اور شکست دیکر خوش ہوا تھا کہ بادشاہ نے حکم دیا کہ اب سعادتخان لوٹ جاوے ہمارا وزیر خاص واسطے مقابلہ کے آتا ہے سعادت خان پھر اودہ لوٹ گیا مگر باجی راؤ نے دکن لوٹ لیا سید ہیا والی گوالیار اسی کے گھرانے کے ملازم ہین محمد شاہ نے ابھی مرہٹون سے فراغت نہ پائی تھی کہ نادرشاہ نے قصد ہندوستان کا کیا

ذکر غدر نادرشاہی و نقل فرمان ہای نادرشاہی موجب قتل و وفات نادرشاہ

ملک فارس مین بعد وفات شاہ حسین کے افغانون نے اوس ملک کو فتح کیا اور ایک سردار فوج نادر نامے بزور تیغ تخت سلطنت پر رونق افروز ہوا اور اپنا لقب نادرشاہ مشہور کیا چنانچہ ایک مجرم اوسکا ہندوستان مین بھاگ آیا تھا اوسنے چند مرتبہ محمد شاہ کو لکھا مگر محمد شاہ نے بہ لحاظ اسکے کہ خاندان بادشاہی سے ہین اور نادرشاہ سردار افغانی ہے اوسکو خط لکھنے مین ہماری حقارت ہوگی نادرشاہ نے جب دیکھا کہ ابتک ہندوستان سے کچھ جواب نہین آیا ناچار ایک لشکر عظیم سے ہندوستان اینی سنے آکر حملہ کیا اور یہان کے حاکمون کو شکست دیتا ہوا قریب اٹک کے اوتر آیا سعادت خان واسطے مقابلہ نادرشاہ کے آیا لیکن نادرشاہ سے شکست کھاکر قید ہوگیا اسوقت مین سعادت خان نے نادرشاہ کو ایک عہدنامہ اس مضمون کا لکھدیا کہ وہ دوکروڑ روپیہ

سنہ ۱۷۱۹ء آصف جاہ نظام الملک آصف جاہ کا پیدا ہونا تھا اور اسی سنہ مین سلطنت جہانگیر ثانی کا خاتمہ ہوا سنہ ۱۷۲۰ء بالاجی بشونا تھ کا پیشوا ہونا سنہ ۱۷۲۱ء پیشوا کا پایہ تخت ساتارہ سے پونا ہوا سنہ ۱۷۲۲ء سعادت خان کا صوبہ اودہ پر جانا سنہ ۱۷۲۴ء باجی راؤ کا دکن پر حملہ کرنا سنہ ۱۷۲۵ء سعادت خان کا مرہٹون کو شکست دینا سنہ ۱۷۲۶ء باجی راؤ کا مالوہ پر قبضہ کرنا سنہ ۱۷۲۷ء سعادت خان کا مرہٹون سے شکست کھانا سنہ ۱۷۲۸ء

نمبر و شکل و سنہ جلوس و سنہ ہجری				خط و عبارت ہر دو جانب سکہ			
نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	عبارت جانب اول	عبارت جانب دوم	نام شہر
۵	مدور	۸	۱۱۲۵	نستعلیق	سکہ زد از فضل حق بر سیم و زر بادشاہ بحر و بر فرخ سیر	ضرب دار الفتح اورنگ آباد سنہ جلوس میمنت مانوس	اورنگ آباد
۶	〃	۵	〃	〃	〃	〃 مستقر الملک اکبر آباد سنہ جلوس	اکبر آباد
۷	〃	۳	۱۱۲۶	〃	〃	〃 اعظم آباد 〃	اعظم آباد
۸	〃	۷	〃	〃	〃	〃 ارکاٹ سنہ جلوس 〃	ارکاٹ
۹	〃	۲	〃	〃	〃	〃 〃 〃	〃
۱۰	〃	۵	۱۱۲۸	〃	〃	ضرب کمایت سنہ جلوس میمنت مانوس	

جب فرخ سیر مارا گیا تب اوخفین دونون سیدون نے بہادر شاہ کے پوتے رفیع الدرجات کو کہ بالکل خرد سال تھا تخت پر بٹھلایا اور آپ بالکل مختار سلطنت تھے رفیع الدرجات کے نام کا سکہ بھی جاری ہوا مگر اوسکی عمر کی اکسال مین بٹہ آگیا یعنے چار مہینے کے بعد مرگیا اور سکہ اوسکا واسطے ملاحظہ ناظرین کے ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

سکہ رفیع الدرجات

خط	سنہ جلوس	جانب اول	جانب دوم	نام شہر
مدور	۱	زد سکہ ہند باہزاران برکات شاہنشہ بحر و بر رفیع الدرجات	ضرب دار السلطنت لاہور سنہ جلوس میمنت مانوس	لاہور

اسکی وفات کے بعد شمس الدین رفیع الدولہ ملقب بہ شاہجہان ثانی ہو کر تخت نشین ہوا لیکن بعد چار مہینے کے اس دار نا پائدار سے کوچ کر گیا یعنے وفات پائی۔

ذکر سلطنت محمد شاہ من ابتدای ۱۱۳۱ھ الی نہایت ۱۱۶۱ھ اعیسوے

جب رفیع الدولہ مرگیا تب اوخفین سیدون نے بڑی تلاش کی لیکن کوئی شاہزادہ نہ ملا جو تخت سلطنت پر رونق افروز ہو کیونکہ فرخ سیر و شاہ عالم و جہاندار شاہ نے تمام شاہزادے قتل کر ڈالے تھے مگر روشن اختر بن جاندار شاہ بن شاہ عالم جو کسی محل مین

ذکر سلطنت جلال الدین محمد فرخ سیر من ابتدائے ۱۱۲۴ھ الی ۱۱۲۹ھ انتہائے ۱۷۱۲ء الی ۱۷۱۹ء

فرخ سیر تخت نشین ہوکر سید عبداللہ صوبہ دار اور اوسکے بھائی سید حسین صوبہ دار بہار دونون کو وزیر اور امیر الامرا دربار مقرر کیا کیونکہ اونکی مدد سے یہ بادشاہ ہوا تھا اور اونکے بڑے اختیار ہوگئے تھے جملہ فرمان اونکی صلاح کے بموجب جاری ہوا کرتے تھے سکھون کا سردار گورو بندا نے پھر پہاڑ سے اترکر سر اوٹھایا جابجا شہر پھونک دیئے لیکن بادشاہی فوج نے اوسکو گرفتار کرلیا اور بموجب حکم فرخ سیر کے وہ سردار مع اپنے لواحقون کے قتل کیا گیا اور بڑی سخت سزا پائی ۱۱۲۴ھ مین بادشاہ کا مزاج اون دونون سیدون سے برخلاف ہوگیا اور یقین تھا کہ بادشاہ اونکو عہدہ سے برخاست کردے لیکن اونھون نے خود فرصت پاکر ۱۱۲۵ھ مین بادشاہ ہی کو قتل کرڈالا۔

مادۂ تاریخ وفات بادشاہ فرخ سیر

	سال ترحیلش بقول اہل خبر	مہت مصباح جہان فرخ سیر ۱۱۲۵ھ	

اور جعفر زٹلی شاعر اسی بادشاہ کے عہد مین تھا بلکہ اوسنے اسکو ظالم لکھا تھا اور سکہ بھی اسکے نام کا مندرجۂ ذیل بنایا اسیکے جرم مین بحکم فرخ سیر قتل کیا گیا۔

	سکہ زد بر گندم و موٹھ و مٹر	بادشاہ تسمہ کش فرخ سیر	

فہرست سکہ ہاے بادشاہ فرخ سیر

نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	جانب اول	جانب دوم	
	نمبر و شکل و سنہ جلوس سنہ ہجری سکہ				خط و عبارت ہر دو جانب سکہ		
۱	مدور	۶	۱۱۲۹	نسخ	سکہ زد از فضل حق بر سیم و زر بادشاہ بحر و بر فرخ سیر	ضرب دار الخلافت شاہجہان آباد جلوس میمنت مانوس	
۲	״	۲	۱۱۲۵	״	״	سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب آباد	اٹاوہ
۳	״	۷	״	״	״	״	بریلی
۴	״	۳	״	״	״	״	سورت

ذکر بادشاہت شاہ معزالدین جہاندار شاہ من ابتدای ۱۱۲۴ھ الغایت ۱۱۲۵ھ

بعد وفات شاہ عالم کے اُسکے چارون شاہزادے آپس مین تخت کے لیئے لڑائی کرنے لگے یہانتک کہ جہاندار شاہ بمدد ذوالفقار خان رئیس اعظم دہلی کے فتح یاب ہوا اور تین بھائی مارے گئے معزالدین جہاندار شاہ ۱۱۲۴ھ کو تخت نشین ہوا اور ذوالفقار خان کا بڑا دار و مدار ہوا اور سلطنت مین ظلم نے رواج پایا کارپردازان سلطنت سے سید عبداللہ اور سید حسین دونون بھائی اس سے برگشتہ ہوے اور فرخ سیر بن اعظم الشان بن شاہ عالم صوبہ دار بنگالہ سے جا ملے اوسنے جہاندار شاہ پر لشکر کشی کی اور جہاندار شاہ مارا گیا اور بادشاہت فرخ سیر کے ہاتھ آئی۔

مادۂ تاریخ وفات جہاندار شاہ

زخوش دیدار ترحیلش عیان شد	دگر منعم شہنشاہ جہاندار

اسکی عمر ۲۵ برس ۹ مہینے کی تھی اور بادشاہت مدت ایک سال تک کی تھی۔

تفصیل سکہ ہای مروجہ جہاندار شاہ

نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	جانب اول	جانب دوم	سیر حاصل
۱	مدور	۱	۱۱۲۴	نستعلیق	زدہ سکہ بر نقرہ چون مہر و ماہ ابوالفتح غازی جہاندار شاہ	سنہ احد مبارک ضرب دار الخلافت	
۲	〃	〃	〃	〃	〃	سنہ احد میمنت مانوس ضرب	اٹاوہ
۳	〃	〃	〃	〃	〃	ضرب احمد آباد سنہ احد جلوس میمنت مانوس	احمد آباد
۴	〃	〃	〃	〃	بزد سکہ بر سیم چو صاحبقران جہاندار شہ بادشاہ جہان	سنہ احد جلوس میمنت مانوس ضرب	اٹاوہ
۵	〃	〃	〃	〃	〃	ضرب بریلی سنہ احد جلوس میمنت مانوس	بریلی
۶	〃	〃	〃	〃	در آفاق زد سکہ چون مہر و ماہ ابوالفتح غازی جہاندار شاہ	سنہ احد جلوس ضرب دار الخلافت شاہجہان آباد	

اونکے آنسو پوچھکر سپرد علما کی کرکے فرمایا کہ اپنی پرورش اور تعلیم نہایت شفقت اور محبت اور عمدگی کے ساتھ کیجاوے۔

اور ادھر کام بخش صوبہ دار بیجاپور نے کیفیت شکست اعظم شاہ سنکر اپنے کو ہلاک کر ڈالا۔ واضح ہو کہ اعظم شاہ نے دکن مین درمیان اپنے عہد سلطنت کے یہ سکہ رائج کیا تھا۔

سکۂ مروجۂ اعظم شاہ در دکن

نگین سلیمان کہ تابندہ بود بر و اسم اعظم ہمین کندہ بود

ذکر سلطنت معظم شاہ بخطاب بہادر شاہ عالم من ابتدائے ۱۱۱۸ھ الی غایت ۱۱۲۴ھ

بعد فتح یابی اعظم شاہ کے معظم شاہ بہادر ۱۱۱۸ھ کو تخت سلطنت پر اجلاس فرما کر ملقب بہ بہادر شاہ عالم ہوا اور واسطے آسایش رعایا کے دل و جان سے پیروکار تھا اور والیان راجپوتانہ سے بھی اسنے اقرارنامہ صلح کا لکھوالیا اور چہارم حصہ خراج معاف کر دیا اور مرہٹون کے بھی اسکے عہد مین حوصلے پست رہے مگر ایک قوم جدید جو عہد بابر شاہ سے تانک شاہی جاری ہوئی تھی اور اوسکی اصل کیفیت کتاب ہذا مین خیابان دوم کے چمن سوم سے واضح ہوگی لکھی ہے اوسکے سرپرست گورو تیغ بہادر کو عالمگیر نے بسبب تعصب مذہبی کے قتل کروا ڈالا تھا تب سے یہ لوگ برسر فساد تھے لیکن عالمگیر کے لشکر سے عاجز تھے اور سردار بندا نامی اوس قوم کا سرپرست مع اپنے بواحقون کے کوہ ہمالہ پر چلا گیا تھا لیکن جب اوسنے خبر وفات عالمگیر کی سنی فوراً لشکر جمع کرکے بہادر شاہ عالم سے برسر مقابلہ ہوا لیکن شاہ موصوف سے شکست پاکر پھر بھاگ گیا ادھر طبیعت بادشاہ کی علیل ہوگئی اور اوسی بیماری مین ۱۱۲۴ھ کے درمیان مرگیا یہ بادشاہ نہایت نیک مزاج تھا رعیت کو نہایت آرام سے رکھتا تھا اور اسکے دل مین تعصب مذہبی بھی نہ تھا منصفی کرتا رہا اور لاہور مین دفن کیا گیا

مادۂ تاریخ وفات شاہ عالم بہادر شاہ

بار دیگر چون وصال پاک او
از شہ دین شاہ عالم بادشاہ
۱۱۲۴ھ

یہ جواب سنکر اکبر نگر کو مراجعت کی یہ بات اوسکا منجلا شاہزادہ معز الدین حاکم ملتان بہت بڑا لشکر اور سامان لیکر باپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور ادھر اسکا بڑا شاہزادہ بھی اٹاوہ وغیرہ فتح کرتا ہوا اکبر آباد جا پہونچا اور خزانہ اکبر آباد پر قابض ہوکر وہ سب اپنے باپ بہادر شاہ کو نذر دیا اور ادھر شاہ اعظم شاہ احمد نگر سے ایک لشکر جرار لیکر گوالیار مین آیا اور اپنے شاہزادہ بیدار بخت سے ملاقات کی اور مع اوسکے قریب دھولپور کے واسطے مقابلہ بہادر شاہ کے مع لشکر مقیم ہوا اور ادھر بہادر شاہ خبر آمد لشکر اعظم شاہ کی سنکر مع لشکر غفیر قریب مقام جاجو کے کہ مقام اعظم شاہ سے فاصلہ چار کروہ کا رکھتا تھا جاکر ٹھہرا اور ابھی اچھی طرح سے خیمہ وغیرہ بھی معظم شاہ کے نہ استادہ ہو چکے تھے کہ ایک رات کے وقت شاہزادہ بیدار بخت نے حملہ کر دیا شاہزادہ اعظم الشان اپنے لشکر سے واسطے مقابلہ کے آیا اور خوب لڑائی ہوئی اور شاہزادہ بیدار بخت مع اپنے بھائی کے مارا گیا معظم شاہ نے بڑا افسوس کیا اور اونکے باپ اعظم شاہ نے بھی بڑا رنج کیا اور قصد کیا کہ اپنے تئین ہلاک کرے لیکن مصاحبان دانشمند کے سمجھانے سے برسر مقابلہ آیا اور یقین تھا کہ فوج دشمن پر غالب آوے مگر خدا کی کرا یکبارگی ایسی تند ہوا چلی کہ اعظم کے لشکر والونکے تیر خود اونھین کے لشکر مین اولٹ کر پڑنے لگے اور ادھر اعظم شاہ پر بہادر شاہ نے حملہ کیا مگر اعظم شاہ تنہا اونکی فوج کو جواب دیتا تھا اور تیرونکے زخم سے تمام بدن صورت غربال مشبک ہوگیا تھا کہ اس اثنا مین بہادر شاہ نے ایک ایسا تیر مارا کہ اعظم شاہ پشت فیل سے روی زمین پر گر پڑا اور مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا بہادر شاہ نے نہایت رنج اور افسوس کرکے بعد فتح فرمایا کہ ہزار افسوس اس نونہال عزیز نے ناحق اپنا خون مجھپر کرکے اپنی جان عزیز اور دونون شاہزادون کو تلف کیا خیر خدا کی مرضی یہی تھی یہ فرماکر اوسکا مقبرہ بنانے کا حکم دیا اور بیگمات اعظم شاہ کو بڑی قدردانی اور دلجوئی سے رکھا اور اوسکے دونون شاہزادون جوزدر یتیم اعظم شاہ مرحوم مسمی والاتبار اور بیدار دل کو نہایت ناز و نعم سے بہادر شاہ نے گود لیا اور اپنے رومال خاص دست مبارک سے

اور ۱۷ ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۱۱۸ھ کو جب احمد نگر دکن کے درمیان عالمگیر کی طبیعت شدت سے علیل ہوگئی اور اوسی علالت مین اوسکو یقین کامل ہوگیا کہ اب وقت سفر ہے اوس وقت چھوٹے شہزادہ کام بخش کو حکم دیا کہ تم بہت جلد بیجاپور چلے جاؤ اور وہ ملک اپنے قبضہ مین رکھو کیونکہ اوسکو یہ خیال تھا کہ مبادا اوسکو اعظم شاہ کے ہاتھ جو اوسکا منجھلا بیٹا تھا کچھ اسیب نہ پہونچے اور ۲۰ ماہ مذکور الصدر کو اعظم شاہ کو حکم دیا کہ تم ملک لوہ اپنے اقتدار مین رکھو مگر ہر روزہ کوس سے زیادہ کوچ نکرنا اور فی منزل دو روز مقیم رہنا چنانچہ اعظم شاہ کچھ دور گیا تھا کہ ۲۰ ماہ مذکور الصدر کو عالمگیر نے وفات پائی اور زیب النسا بنت عالمگیر نے اعظم شاہ کو وفات پدر سے مطلع کیا اعظم شاہ یہ خبر سنکر احمد نگر واپس لوٹ آیا اور اپنے باپ کی تجہیز و تکفین وغیرہ سے جب فراغت پائی تب احمد نگر کے درمیان آپ تخت نشین ہوا اور جو کچھ مال اور خزانہ اور اسباب لشکر مین تھا سب پر قابض ہوا اور انعام اور اکرام خوب لشکر اور رعایا کو دیا اور فرمان جابجا جاری ہوے اور ادھر حال بیماری عالمگیر کا سنکر بہادر شاہ کا بڑا بیٹا معظم الشان بنگالہ سے واسطے عیادت دادا اپنے کے روانہ ہوا اور قریب کوڑا کے پہونچکر اوسنے سنا کہ عالمگیر نے وفات پائی یہ خبر سنکر کوڑا اپنے تحت تصرف مین لاکر داخل اتا وہ ہوا اور سلطان معظم بہادر شاہ بھی حال وفات باپ کا سنکر کابل سے ہندوستان کو روانہ ہوا اور ماہ محرم الحرام سنہ ۱۱۱۹ھ روز سہ شنبہ کو تخت سلطنت اجمیر پر جلوس فرماہوکر محمد اعظم شاہ کو لکھا کہ تم ہمارے چھوٹے بھائی ہو اور مین تمکو بجاے فرزند کے جانتا ہون پس ہمارا منشا یہ ہے کہ جو کچھ باپ نے ملک کا حصہ کردیا اوسپر ہم تم قابض رہین اور ملک دکن نہایت وسیع ہے تم اوسپر قابض رہو اور دو ایک صوبہ ہم اور تمکو دینگے اور سلطنت اپنے حصہ کی ہمارے سپرد کرو اور ادھر کام بخش نے ملک بیجاپور نہایت حقیر سمجھکر ارادہ لشکر کشی کا کیا اعظم شاہ نے کام بخش کو کچھ ملک دیکر راضی کرلیا مگر سلطان معظم بہادر شاہ کو لکھا کہ ایک مملکت مین دو بادشاہ نہین ہوسکتے اور بغیر لڑائی کے یہ بات کب ممکن ہے معظم شاہ نے

نمبر و شکل و سنہ جلوس و ہجری				سکہ ہر دو جانب		نام شہر
نمبر	شکل سکہ	سنہ جلوس	سنہ ہجری	بھاؤ	عبارت طرف اول	عبارت طرف ثانی	
۷	مدور	۴۲	۱۱۱۹	نستعلیق	سکہ زد در جہان چو بدر منیر شاہ اورنگ زیب عالمگیر	کمانت سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب بریلی	بریلی
۸	〃	۳۵	〃	〃	〃	〃 اکبر آباد 〃	اکبر آباد
۹	〃	۴۲	〃	〃	〃	ضرب دار السلطنت آگرہ 〃	آگرہ
۱۰	〃	۴۲	۱۱۱۰	〃	〃	ضرب بندر 〃	بندر
۱۱	〃	۴۸	۱۱۱۰	〃	〃	〃 ملتان 〃	ملتان
۱۲	〃	۴۸	۱۱۱۰	〃	〃	〃 نتہ سنہ 〃	نتہ سنہ
۱۳	〃	۲۱	۱۰۹۱	〃	〃	〃 پٹنہ 〃	پٹنہ
۱۴	〃	۳۶	۱۱۰۴	〃	〃	ضرب مستقر الخلافہ اکبر آباد 〃	اکبر آباد
۱۵	〃	۳۸	۱۱۰۶	〃	〃	ضرب اکبر نگر 〃	اکبر نگر
۱۶	〃	۷	۱۰۷۵	〃	〃	ضرب شاہجہان آباد 〃	شاہجہان آباد
۱۷	〃	۳۹	۱۱۱۰	〃	〃	ضرب دار الخیر اجمیر 〃	اجمیر
۱۸	〃	۲۷	۱۱۱۰	〃	〃	ضرب ملتان 〃	ملتان
۱۹	〃	۲۳	۱۰۹۱	〃	عالمگیر بادشاہ غازی ابو المظفر محی الدین بادشاہ	ضرب اکبر آباد 〃	اکبر آباد
۲۰	〃	۲	〃	〃	شاہ عالمگیر بادشاہ غازی	ضرب جہانگیر نگر 〃	جہانگیر نگر
۲۱	〃	۱	〃	〃	ابو المظفر محی الدنیا والدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی	ضرب پٹنہ سنہ احد جلوس میمنت مانوس	پٹنہ

ذکر مفصل خانہ جنگی شہزادگان بعد عالمگیر مطابق تحریر نعمتخان عالی

ناظرین تواریخ کو مژدہ ہو کہ اورنگ زیب عالمگیر کی عین حیات تک اوسکا بڑا بیٹا سلطان معظم بہادر شاہ مع دونوں لڑکوں یعنی اختر جہان اور رفیع القدر کے صوبہ کابل پر تعینات تھا اور معظم شاہ کا بڑا بیٹا معز الدین جہاندار شاہ ملتان کا صوبہ دار تھا اور منجھلا لڑکا عظیم الشان جو نہایت لئیق اور دانشمند اور منظور نظر اورنگ زیب تھا ملک بنگالہ کا صوبہ دار تھا

۸۰۵ روپیہ جو کہ مینے قران لکھکر بیچا ہے وہ باقی ہے اوسین فقر اکو کھلا دینا ۔

قطعہ تاریخہای تولد عالمگیر شاہ

تولد آفتاب عالمتاب

سنہ ۱۰۲۸ھ

دیگر

عاقل و عادل خبر گیران خلق ۔ شاہ عالمگیر اہل عز و جاہ + فضل و حسن و نیز مہتازہ شرف

سنہ ۱۰۲۸ھ

سال تولیدش عیان شد شاہ +

تاریخ جلوس عالمگیر

سنہ ۱۰۶۸ھ

آفتاب عالمتابم

تاریخ وفات عالمگیر شاہ

سنہ ۱۱۱۸ھ

آفتاب عالمتاب من

دیگر

رحلت او ہست غازی اہل دین | ہم امیر و تاج سلطان بادشاہ

اور سکہ ہاے مروجۂ عالمگیر شاہ جدول مندرجۂ ذیل سے روشن ہو جائین گے +

نمبر	نمبر سکہ	سنہ جلوس	سنہ ہجری	سکۂ ہر دو جانب: خط	عبارت طرف اول	عبارت طرف ثانی	نام شہر
۱	مدور	۲۷	۱۰۵۴	نستعلیق	سکہ زد در جہان چو بدر منیر شاہ اورنگ زیب عالمگیر	ضرب سورت سنہ جلوس میمنت مانوس	سورت
۲	″	۲۶	″	″	″	کمانت سنہ جلوس میمنت مانوس	″
۳	″	۲۶	۱۱۱۴	″	″	ضرب اٹاوہ ″	اٹاوہ
۴	″	۴۲	۱۱۱۰	″	″	ضرب دار الخیر اجمیر ″	اجمیر
۵	″	۳۷	۱۱۰۵	″	″	ضرب دار الخلافت شاہجہان آباد ″	شاہجہان آباد
۶	″	۳۱	″	″	″	ضرب گولکنڈہ ″	گولکنڈہ

حاشیہ متعلقہ صفحہ نمبر ۷۸ بہمانی سلطنت بجاپور میں کہ اسنے ابراہیم عادل شاہ بجاپوری کی وفات کے بعد اسکے لڑکے ابراہیم عادل شاہ ثانی کی نابالغی سے فائدہ اٹھا کر افضل خان نامی ایک شخص کو اپنا وکیل مطلق بنا لیا تھا افضل خان نے بھی اپنے بھائی فضل خان کو سپہ سالار بنا کر دکھن کی طرف فوج بھیجی اور خود بھی بیجاپور سے روانہ ہوا اور ۱۰۶۸ھ میں شولاپور کے قریب پہنچا اور اسکو فتح کر لیا اور وہاں سے اکرم خلجات کی طرف روانہ ہوا اکرم خلجات کے حاکم نے بھی اطاعت کی اور ۱۰۶۹ھ میں افضل خان بیجاپور واپس آیا اور ۱۰۷۰ھ میں شاہجی بھونسلہ کے بیٹے شیواجی کی سرکوبی کے لئے فوج لیکر کوکن کی طرف روانہ ہوا اور فتح کرتا ہوا پنالہ تک پہنچ گیا شائستہ خان صوبہ دار دکن کو اسکے قتل کرنے کے واسطے بھیجا شیواجی یہ حال دیکھکر فوراً قلعہ سے نکل آیا اور افضل خان کا سر کاٹ لیا اور قلعہ بندی کے لئے مضبوط اور شائستہ خان پونا میں شیواجی ایک رات کے اندھیرے میں چھپ رہا اور قلعہ پر قبضہ کر لیا

پیرون مین جھانجھین بندھی ہوئین اور نہایت فربہ تھے اور اون پر مخملی اور زردوزی کام
کے زین پوش سر انگاو کی جھالر سے آراستہ پڑے ہوے تھے اور اون کے سوا بھی نہایت
فربہ کہ گھوڑون سے اونکا بار چلنا دشوار نہایت بھاری دگلہ پہنے ہوئے سوار تھے رات کے
جگے نشے مین مست چہرہ زرد آنکھون مین خماری بھری ہوئی کوس بھر چلنا مشکل تھا اور جن
مرہٹون سے اونکو مقابلہ پڑا وے نہایت شجاع اور جانگھ تک انگرکھہ پہننے والے اور اونکے
گھوڑے ایسے تیز رو کہ ۳۰ کوس روز ہوا کھانے جاتے تھے اور یہ گھوڑے کبھی ماندے
نہ ہوتے تھے اور عالمگیر نہایت جوانمرد آدمی تھا ۸۰ برس کی عمر مین اوسی فرانسیسی نے
اوسکو دیکھا تھا کہ عدالت کے درمیان کھڑا تھا قد اسکا لانبا بدن لاغر خم پشت بینی دراز
ڈاڑھی گول سفید اور سادی پوشاک پہنے کوبڑی کے سہارے سے امیرون کے
درمیان مستغیثون کے عریضے لیکر اونپر حکم مناسب لکھتا تھا اور اس کام مین اسکا چہرہ
بشاش تھا عالمگیر کار سلطنت نہایت ہوشیاری سے کرتا تھا فقط اہل ہنود کا دشمن تھا
اور یہی وجہ ہوئی کہ سلطنت خاندان تیموریہ سے جاتی رہی جن لوگون نے اکبر کے عہد
مین اکبر کی فرمانبرداری کی اون لوگون نے جہانگیر کے عہد مین زمینداری حاصل کی شاہجہان
کے عہد مین راجہ ہوئے مگر خراج دیتے رہے اورنگ زیب سے برسر مقابلہ ہوئے بعد
اورنگ زیب کے اوسکی آل اولاد کی برابری کی خاص وجہ اسکی یہ ہے کہ اکبر کے عہد
مین بوے سیہگری قائم رہی جہانگیر کے وقت مین عیش نے زور پکڑا شاہجہان کے
عہد مین رعیت کو آرام زیادہ ملا عالمگیر مذہبی دشمن ہوا تب ہندو بالکل بیدل ہوگئے اوس
دشمنی نے بعد عالمگیر کے یہ نتیجہ دکھلایا کہ خاندان تیموریہ بالکل نیست اور نابود ہو گیا
قصہ کوتاہ عالمگیر نے پچاس برس بادشاہت کی اور ۲۱- فروری ۱۷۰۷ عیسوی کو مر گیا مگر
مفصل حال اسکا اکثر تواریخ عالمگیری وغیرہ سے ثابت ہوتا ہے اور منشا اسکا رقعات عالمگیری
سے ظاہر ہے اوسنے اپنے شاہزادے کو لکھا ہے کہ مین تنہا آیا تھا اور با قافلہ جاتا ہون
یعنی گناہ کا قافلہ میرے ہمراہ ہے اور مین ٹوپیان دوخت کرکے فروخت کرتا تھا اوسکے
ذریعے سے روٹی کھاتا تھا چنانچہ مبلغ للہ اوسمین سے باقی ہین اوسمین میرا کفن بنانا اور

حاشیہ متعلقہ صفحہ
نسبی سے
سندرا جی کا باپ سیواجی
بانی سلطنت شیوا
مین پیدا ہوا اور شیوا
برس کی عمر مین سیواجی
سے سیر و شکار اور
فن سپہ سالاری مین
نہایت ہوشیار ہوا اور
تمام جنگی آدمیون سے
اسنے دوستی پیدا کی
اور بیجاپور کی عادلشاہی
مین بھی بڑا
سے
ملک
ہوا
ہوا
ہوا
ہوا
ہوا
ہوا
ہوا
ہوا
ہوا

۱۶۸۶ عیسوی مین عالمگیر نے اپنی فوج کے تین حصہ کرکے ملک دکن پر چڑہائی کی پہلے شاہ عالم اول نے جو ولیعہد تھا گولکنڈہ کا محاصرہ کیا اور بادشاہ نے بیجاپور پر حملہ کیا مگر بسبب قحط وہان کی فوج نے شکست پائی اور سکندر شاہ جو وہان کا اخیر بادشاہ تھا قید ہوا اور ملک مین حکم اور سکہ عالمگیر کا رائج ہوگیا اور ادھر گولکنڈہ مین عالمگیر نے شاہ عالم کو مدد دی اور سات مہینے کے محاصرہ مین ابوالحسن بادشاہ یہان کا قید ہوا عالمگیر نے اس ملک کو خوب لوٹا اور حیدرآباد کو تباہ کردیا اور اورنگ آباد نامے شہر آباد کیا جب ۱۶۸۶ عیسوی مین بادشاہت دکن کی بالکل اورنگ زیب کے ہاتھ لگی تب اسنے ہندو قوم پر بڑے بڑے ظلم کرنے شروع کیئے کاشی مین قریب بتیشتر ناتھ جی کے مسجد بنوائی متھرا مین بڑا ظلم کیا اہل ہند کو عہدون سے برخاست کردیا اور بزور شمشیر مسلمان کرنے لگا یہ دیکھکر تمام رعایا برخاستہ خاطر ہوگئی کہ ادھر دکن کی سلطنت کے بگڑنے سے سنبھاجی نامی مرہٹہ کے جاگیردار نے شورش اور تمام ہندو اوس سے فریادی ہوئے اور سب اوسکی مدد پر تھے وہ ایک بڑے لشکر سے آکر ملک کو غارت اور تباہ کرنے لگا اور اسکا باپ سیواجی ایک مرتبہ عالمگیر کے یہان قید ہوگیا تھا اور عالمگیر اوسکی سزادہی کی فکر مین تھا کہ یکایک ایران والون نے عالمگیر پر لشکرکشی کا ارادہ کیا تب اورنگ زیب اوسکے دفعیہ کی فکر مین ہوا ادھر یہ فریب دیکر محافظون کو جیل خانہ سے بھاگ گیا اور تمام اضلاع مغربی لوٹتا اور سورت کو تباہ کرتا اور بہار کا قلعہ لیتا ہوا گولکنڈہ مین پہونچا اور وہان تخت پر اجلاس کرکے اپنا کو مہاراجہ پونا مشہور کیا اور بہت سا روپیہ برہمنون کو خیرات دیا اور عالمگیر کو نہایت حیران کیا لیکن ۱۶۹۵ء کے قریب ایک سردار نے سنبھاجی کو گرفتار کرلیا اور عالمگیر نے قتل کرڈالا کچھ روز کے بعد اوسکا بیٹا ساہوجی بھی قید ہوا مگر راجہ رام اوسی طرح جنگ کنان رہا گو عالمگیر خود نہایت شجاع اور دلیر تھا لیکن فوج اسکی ناکامل تھی مسٹر جیمیلی کریری فرانسیسی اسکی فوج کی تعریف لکھتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ ہمنے ماہ مارچ ۱۶۹۵ء مین اورنگ زیب کی چہاونی گنگلے مین دیکھی تھی اوس لشکر مین دس لاکھ سے زیادہ آدمی تھا ۳۰ میل کے گرد مین خیمہ شاہی اور شاہزادون کے لشکر پڑے تھے شاہی گھوڑون کی دم اور جالین بالکل رنگین ساز طلائی اور نقرئی سر لاعرق

سنبھاجی نامی مرہٹہ جاگیردار نے شورش مچائی اور ۱۶۸۹ء مین عالمگیر نے اوسکو قید کیا اور اسکے ساتھ اوسکی بی بی اور بیٹا بھی قید ہوا اور اسکے ساتھ ایسا سلوک کیا گیا کہ کیفیت اسکی ۱۷۱۹ء مین لکھی گئی

سنبھاجی کی اس طرح بیعزتی ہونے کے بعد اوسکا بیٹا ساہوجی شاہ گولکنڈہ کے ساتھ ۱۷۰۷ء تک یہ رہا پھر مشہور رنگ سے ساہوجی سالشاہ دکن کے یہان سوار ہوا اور اوسکی سرداری کا مدعی ہوا اور جادو راؤ بھی منصب پنجہزاری رکھتا تھا اوسنے اپنے لڑکی کو ساہوجی کے ساتھ بیاہ دیا اوس

قتل بھی کر ڈالا ۱۳ جنوری ۱۶۶۱ء کو دارا شکوہ کے بیٹے سلیمان شکوہ کو مع اوس کے
بیٹے اور اطفال کے راجہ سری نگر نے قید کر کے دہلی بھیجدیا اور نگ زیب نے گوالیار
مین اون سبکو قید کیا چنانچہ دو مہینے کے اندر وہ سب از خود مر گئے۔
اورنگ زیب کا اب فقط ایک بھائی صوبہ دار بنگالہ رہگیا تھا اوسنے شروع ۱۶۶۹ء
مین ایک لشکر عظیم سے الہ آباد کے قریب آکر عالمگیر سے لڑائی کی عالمگیر کا ہاتھی زخمی
ہوگیا عالمگیر نے چاہا کہ ہاتھی سے اوتر آوے کہ ایک سردار نے آواز دی کہ اگر آپ
ہاتھی سے اس وقت اوترے تو گویا تخت سلطنت سے اوترے یہ سنکر عالمگیر نے
ہاتھی کے پیر مین زنجیر دلوادی اس اثنا مین شجاع کا ہاتھی زخمی ہوگیا اور وہ اوتر آیا
اوسکی سپاہ نے جانا کہ بادشاہ بھاگ جاتے ہین سب فوج بھاگ گئی اور ادھر دارا شکوہ
اجمیر مین آچکا تھا اس دہشت سے اورنگ زیب اوسکا تعاقب کر کے اجمیر کو روانہ
ہوا اور اپنے بیٹے شاہزادہ مرزا محمد سلطان کو بنگالہ مع لشکر کے روانہ کیا اون دونون مین
محمد سلطان اپنے چچا شجاع کی لڑکی پر جو کہ اوسکی ہمشیر ہوتی تھی عاشق تھا شجاع نے اوسکے
ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کردی اور اوسکو اپنے متفق کر لیا اور پھر ایک لشکر عظیم سے
عالمگیر پر چڑھائی کی اور قریب کھجوہ کے کہ ضلع فتحپور مین قصبہ ہے شکست کھا کر جانب
اراکان کے بھاگ گیا اور محمد سلطان گوالیار مین قید ہو کر مر گیا اور ادھر راجہ اراکان
نے شجاع کو مع عیال و اطفال کے قتل کر کے سبکے سر اورنگ زیب کے حضور بھیجدیئے۔
اب عالمگیر بے خوف و خطر بادشاہت کرنے لگا اور ۱۶۶۶ء مین اسکے دربار مین عرب اور
ایران اور توران اور حبش وغیرہ بادشاہون کے ایلچی حاضر تھے اور ادھر صوبہ دار کشمیر
نے چھوٹا تبت اور صوبہ دار بنگالہ نے چٹگام فتح کر لیا تھا اور راجہ جسونت سنگھ کابل کی
مہم مین مارا گیا اوسکا بیٹا اجیت سنگھ مع اپنی مان کے دربار سلطانی مین حاضر ہوا بادشاہ
نے اونکو قید کر دیا مگر وے کسی صورت سے جیلخانہ سے فرار ہو گئے اور جودھپور مین
پہونچکر اجیت سنگھ گدی نشین ہوا اور اودے پور والے بھی جودھپور مین مل گئے
عالمگیر ۱۶۷۹ء مین اون دونون ریاستونپر لشکر کش ہوا اور آنسے محصول ٹھہرالیا۔

ذکر سلطنت ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر شاہ غازی از سنہ ۱۶۵۸ء تا سنہ ۱۷۰۷ء

اورنگ زیب عالمگیر اپنے باپ شاہجہان کو قید کرکے آپ سنہ ۱۶۵۸ عیسوی کو تخت نشین ہوا اور تجویز کیا کہ مراد تو قید ہو گیا مگر جب تک شجاع اور داراشکوہ زندہ ہین میری سلطنت کو قیام نہین ایسا بندوبست کرون کہ دونون مارے جاوین اور ادھر داراشکوہ آگرہ سے بھاگ کر لاہور پہونچا اور وہان پر کچھ فوج جمع کی مگر وہ فوج جدید تاب مقابلہ کی نہ رکھتی تھی سندھ ہوکر کابل چلا گیا اور وہان راستہ مین سب فوج اسکی تلف ہو گئی اور اسنے وہان بڑی تکلیفین اوٹھائین مگر وہان سے پھر کسیقدر فوج جمع کرکے واسطے مقابلے عالمگیر کے سندھ پار اوترآیا تب گجرات کے صوبہ دار نے بھی مدد داراشکوہ کو دی داراشکوہ نے قریب اجمیر کے ایک مقام مستحکم پر اپنے لشکر کا قیام گاہ بنایا اور ادھر عالمگیر شجاع سے لڑ رہا تھا وہ یہ خبر سنکر اجمیر آیا اور داراشکوہ سے خوب لڑا یہانتک کہ یقین تھا کہ اورنگ زیب کا لشکر شکست پاتا اوس وقت عالمگیر نے دو سردارون سے اس قسم کی عرضداشت بنام داراشکوہ لکھوا کر بھیجی کہ عالمگیر بڑا ظالم ہے اس سے ہماری فوج چاہتی ہے کہ آپ بادشاہ ہون پس اگر آپ حکم دین اور راستہ کھول دین تو ہم مع فوج حضور کیخدمت مین حاضر ہون داراشکوہ نے اوس عرضداشت پر یقین کامل کرلیا گو اوسکے سردار منع کرتے رہے مگر داراشکوہ نے ایک نہ مانا اور فوراً راستہ کھولدیا وہ دونون سردار اس فریب سے مع ایک لشکر عظیم اسکے لشکر مین گھس آئے تب عالمگیر نے حملہ کیا داراشکوہ شکست کھاکر پھر جانب گجرات بھاگا گجرات کے صوبہ دار نے وہان اوسکو باوجود دوستی کے نہ رہنے دیا تب داراشکوہ وہان سے بھاگا راستے مین مرہٹون نے لوٹا مورخ کے نزدیک اگر وہ ایران چلا جاتا تو نارا جاتا بلکہ مثل ہمایون کے یقین تھا کہ نصیبا اوسکا یاور ہوتا مگر وہ بسبب بیماری اپنی بیگم نادرہ بانو کے نہ جاسکا اوسی حالت مین سندھ کے حاکم خان جہان نے داراشکوہ کو گرفتار کرکے اورنگ زیب کے حوالے کردیا اورنگ زیب نے یکم جولائی سنہ ۱۶۵۹ء کو داراشکوہ کو قتل کروالا اور خان جہان کو ایک اوسکے سوا نے داراشکوہ کی نمک حلالی کا لحاظ کرکے اوسکی نکحرامی کی اور اوسکو

روضۂ تاج بی بی

روضۂ تاج بی بی کی بنا ۱۰۴۸ھ ہجری مین ہوئی اس مین پتھر مندرجۂ ذیل لگا ہے اور کاریگران ذیل نے بنایا مگر پتھر بالکل مفت راجون نے بھیجا تھا فقط مزدوری مین پچاس لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے اور کیواڑا اس روضہ مین ایسے قیمتی پتھر لگے ہین کہ دس ہزار روپیہ اوسکی تیاری مین صرف ہوا ہے۔

تفصیل کاریگران

طغرا نویس محمد حنیف — معمار محمد شریف — پچیہ کار موہن لال — گنبد ساز اسمعیل خان رومی

نوشتہ نویس برای قطعۂ تاریخ وغیرہ محمد خان بغدادے — کلسہ ساز منوہر سنگھ و کاظم خان متوطنان لاہور — نقش ساز امانت خان شیرازی

اور بہت سے اہل یوروپ اور ایشیا کے بھی ملازم تھے

تفصیل پتھرہای روضۂ تاج بی بی

کیواڑ — برای متفرقات

سنگ عقیق — سنگ جمنی — سنگ الشیم — سنگ لہسنیا — سنگ تامڑا — سنگ فاذزہر

سنگ عجائب — سنگ ابری — سنگ موسیٰ

سنگ کھٹو — سنگ مرمر — سنگ طلائی

سنگ پنو — سنگ سیماق — سنگ مقناطیس

سنگ کورنڈ

یہ روضہ عبدالکریم کے اہتمام مین ۸ برس کے اندر تیار ہوا تھا۔

صرف عمارات اکبرآباد — ایک کرور دہ لکھ روپیہ

صرف عمارت لاہور ۱۲ لاکھ روپیہ	صرف عمارت کابل ۸ لاکھ روپیہ	صرف عمارت کشمیر ۸ لاکھ روپیہ
صرف قلعہ قندہار ۲ لاکھ روپیہ	صرف قلعہ اکبرآباد ۱۵ لاکھ روپیہ	عمارت اجمیر و احمدآباد و گجرات وغیرہ ایکیس کرور روپیہ
دیوان خاص ۱۰ لاکھ روپیہ	جامع مسجد دہلی ۱۰ لاکھ روپیہ	مقبرہ جہانگیر ۱۵ لاکھ روپیہ

خیرات بروز جلوس ۴ لاکھ بیگھہ زمین دیا موضع — تاج گنج کہ روضہ کے متصل شاہجہان بھی مدفون ہوا ہے۔

۵۱ قلعہ دہلی مین ق الحال قلعہ مین ایک تصویر فرنچ کی برآمد ہوئی ہے کہ وہ جنگل مین بیٹھا ہوا بجا تا ہے اور تمام نیچی جانور اسکے گرد ہیں اور ایسی تصویر پیرس مین ہے۔

روضۂ تاج بی بی کی تفصیل بنانا بھی ہے اور اسکی تصویر بھی ہے

نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	طرف اول	طرف ثانی	نام شہر
	شکل سکہ و سنہ جلوس و ہجری			خط و سکہ ہائے ہر دو جانب			نام شہر
۱۰	مدور	۶	۰	نستعلیق	شاہجہان بادشاہ غازی شہاب الدین صاحبقران ثانی سورت	لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نقد قائی بکر و عمر و عثمان	لاہور
۱۱	〃	۱۲	〃	〃	〃	〃	قندہار
۱۲	〃	۶	〃	〃	〃	〃	دہلی
۱۳	〃	〃	〃	〃	〃	〃	برہان پور و احمد آباد
۱۴	〃	۳۱	〃	〃	〃	〃	چونا گڈھ

فہرست مفصل تفصیل تعمیرات شاہجہان

سنہ ۱۶۳۴ عیسوی مین شاہجہان نے ایک تخت طاؤسی بصرف سات کرور دس لاکھ روپیہ کے بنوایا اس تخت مین آٹھ لال سوا شورتی سے لیکر ۲۰۰ سورتی تک جڑے تھے اور ایک سو ساٹھ پنّہ ۳۶ رتی سے ۷۲ رتی تک کے لگے تھے اوس کے سائبان مین تمام ہیرے اور موتی لگے تھے اور جھالر اوسکی بالکل موتی کی تھی اور تخت کی محراب پر ایک طاؤس دم پھیلائے کہ تمام طلا اور جواہر سے بنا ہوا تھا اور دم اوسکی بالکل نیلم کی تھی اور سینہ پر ایک نہایت وزنی لال جڑا تھا اور ایک ہیرا ۱۱۷ رتی کا آویزان تھا بارہ چوبین بالکل طلائی اور جواہر سے آراستہ کہ جن پر وہ سائبان کھڑا ہوتا تھا اور اوسمین تمام آبدار گول موتی ستورتی سے ۱۲ رتی تک کے جڑے تھے اور اون کے دو طرف دو چھتر رہتے تھے اونکی شاخین بالکل آٹھ آٹھ فٹ لمبی ہیرا اور موتی سے مرصع تھین — حساب لاگت وغیرہ تخت اول

عرض تخت	طول تخت	مجملہ لاگت
۷ فٹ	۱۱ فٹ	۷ کرور ۔۔۔ لک روپیہ

تخت دویم صندلی کہ جسکی لاگت مین دس لاکھ روپیہ صرف ہوا ہے —

بیان کرتے ہین کہ اورنگ زیب قید مین بھی بڑی قدر و منزلت باپ کی کرتا تھا اور بت سے کہتے ہین کہ بڑی تکلیف دیتا تھا یعنی آدھا نمک اور آدھی کھچڑی کھانے کو دیتا تھا شاہجہان نے خود ایک رقعہ بنام اورنگ زیب کے لکھا ہی نقل اوسکے واسطے ملاحظہ ناظرین کے درج کیجاتی ہے کہ اوس سے سب حال ظاہر ہے۔ فرزند عالیجاہ فرمانروا مالک نہ لک سوار بودم وامروز بقدح آب محتاج اشعار اے پسر تو عجب مسلمانی + زندہ جانم بآب نرسانی + آفرین باد ہندوان ہر باب + مردہ را امید ہند دائم آب +

قطعہ تاریخ وفات شاہجہان

رحلت آن بادشاہ اہل جاہ		شد عیان ۔ مشکلکشا شاہ جہان
باز گو سال وصال آن جناب		نور اہل دین شہنشاہ جہان ۱۰۷۶

شاہجہان کے عہد مین ۳۶ سکہ رائج تھے چند سکون کی نقل درج جدول ہے

شکل سکہ و سنہ جلوس و ہجری			خط و سکہ ہاے ہر دو جانب			نام شہر
نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	طرف اول	طرف ثانی	
۱	مدور	۲۱	۰	نستعلیق	شاہجہان بادشاہ غازی ثانی صاحب قران ثانی سورت	لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر عمر عثمان علی رضی اللہ عنہم	سکہ سورت
۲	〃	۳۰	۰	〃	〃	〃	اکبرآباد
۳	〃	۵	۰	〃	〃	〃	ملتان
۴	〃	۲۸	۰	〃	〃	〃	ضرب پیٹکر
۵	〃	〃	〃	〃	〃	〃	ضرب اکبرنگر
۶	〃	۷	〃	〃	〃	〃	پٹنہ
۷	〃	۲۵	〃	〃	〃	〃	دولت آباد
۸	〃	〃	〃	〃	〃	〃	کٹک
۹	〃	〃	〃	〃	〃	〃	الہ آباد

اوسکی قیمت سے اپنی سب چیز خریدتا تھا مگر شجاع و عقلمند اور زبردست اور علم سپہ گری مین بے نظیر تھا وار اشکوہ سے سخت عداوت ندہی رکھتا تھا اور ہمیشہ بھائیون کو لکھتا کہ مین کعبہ شریف فقیر بنکر جاونگا بادشاہت تم لوگ کرو مگر جب تک وارا شکوہ کا فکر کا کچھ بندوبست نہ ہوجاوے گا وہان کا جانا موقوف ہے اور دل مین کامل نیت بادشاہی کی رکھتا تھا سنہ ۱۶۵۷ عیسوی کے درمیان طبیعت شاہجہان کی ازحد علیل ہوئی اور پیشاب بند ہوگیا تخت سلطنت پر بطور قایمقامی کے وارا شکوہ نے اجلاس کیا اور ڈاک اور اخبار بالکل بند کردیئے کہ اسکی خبر اور بھائیون کو نہو مگر یہ بات کب پوشیدہ رہ سکتی ہے شاہزادہ شجاع صوبہ دار بنگالہ نے کچھ فوج جمع کرکے دہلی پر حملہ کیا اور ادھر مراد گجرات سے دہلی پر لشکر آور ہوا اورنگ زیب نے یہ حال سنکر دونون بھائیون کو لکھا کہ بادشاہی آپ کو مبارک مین کعبہ شریف جاتا ہون لیکن یہ بات بدل وجان مجھے منظور ہے کہ وارا شکوہ میرے سامنے مارا جاوے اسواسطے تمھاری مدد کو آتا ہون اور مالوہ مین آکر مراد سے ملگیا شجاع تو بنارس کے قریب شکست پاکر لوٹ گیا مگر اورنگ زیب اور مراد نے جسونت سنگھ وغیرہ کو جسکو وارا شکوہ نے واسطے مقابلہ کے بھیجا تھا شکست قریب اوجین کے دیگر داخل آگرہ ہوئے ماہ جون سنہ ۱۶۵۸ عیسوی مین اورنگ زیب اور وارا شکوہ سے آگرے مین بڑی لڑائی ہوئی مگر جب وارا شکوہ شکست پاکر دہلی بھاگا اورا اورنگ زیب اور مراد آگرے مین رونق افروز ہوے اور شاہجہان سے بڑی منت اور آرزوگی اور پیام بھیجا کہ مین آپ کا تابعدار خادم بیٹھا ہون جب شاہجہان اوسکی ملاقات کو باہر قلعہ کے برآمد ہوا فوراً شاہجہان کو قید کرلیا اور مراد کو ضیافت کے بہانہ شراب پلائی جب وہ نشہ مین ہوکر سوگیا قید کرکے اوسکو گوالیار بھیجدیا۔

شاہجہان نے ۳۷ برس بادشاہت کی اور ۶۷ برس کی عمر مین بیٹے کا مقید سات برس رہکر سنہ ۱۶۶۶ عیسوی مین ۷۴ برس کا ہوکر مرگیا بہت سے مورخ

شاہ جہان نے فقط ایک شادی تاج بی بی عرف ممتاز محل دختر آصف خان سے کی تھی اور وہ ممتاز محل نہایت خوبصورت تھی ۱۰۰۰ ہجری مین پیدا ہوئی اور ۱۹ برس کے سن مین ۱۰۳۰ ہجری مین شاہجہان سے شادی ہوئی اوسکے چار شاہزادے اور تین لڑکیان پیدا ہوئین وقت وفات کے شاہجہان سے دو وصیتین کین اول یہ کہ اپنی اولاد پر صبوری کرکے دوسری شادی نکرنا دوسرے میرا روضہ نہایت عمدہ آگرے مین بنوانا چنانچہ شاہجہان نے دونون باتین کین - اور تاج بی بی کی دختر اول کا نام جہان آرا اور دوسری کا نام روشن آرا اور تیسری کا نام گوہر آرا تھا اور اول شاہزادے کا نام داراشکوہ کہ جسکی عمر ۴۲ برس کی تھی ایک کرور روپیہ سالانہ تنخواہ باپ سے پاتا تھا اور ولیعہد تھا دوسرا شاہزادہ شجاع کہ اوسکی عمر ۴۰ برس کی تھی ۲۰ لاکھ روپیہ سالانہ پاتا تھا اور بنگالہ کا صوبہ دار تھا تیسرا اورنگ زیب کہ جسکی عمر ۳۹ برس کی تھی وہ صوبہ داری دکن پر ۱۲ لاکھ روپیہ سالانہ پاتا تھا چوتھا مراد کہ جسکی عمر ۳۶ برس کی تھی ۳۰ لاکھ روپیہ سالانہ تنخواہ پاتا تھا اور گجرات کی صوبہ داری پر مقرر تھا شاہجہان کے لشکر مین دو لاکھ سوار تھے منجملہ اونکے ۸ ہزار منصب دار اور ۷ ہزار احدی اور ایک لاکھ اور ۸۵ ہزار برقنداز مقرر تھے اور ۴۰ ہزار پیادے کل یہ فوج علاوہ امیرون اور شاہزادون کے تھی اور ۲ ہزار پیادے جلوس شاہی کے واسطے ہر وقت حاضر رہتے تھے اور ۳۰ ہزار پیادے صوبجات اور قلعجات وغیرہ پر علیحدہ متعین رہتے تھے اور شاہجہان کسی طرح کا غرور اور ناز دولت بھی نہ تھا اور سنے معتمد شاہجہان نامہ کو دو لاکھ روپیہ انعام دیا تھا اور شاہجہان کے شاہزادون مین سے داراشکوہ نہایت خردمند اور سلیم تھا بلکہ کسی قدر فضلت اکبر کی پائی جاتی تھی اور ہندوانت کی جانب زیادہ تر رجوع تھا فقیرون کی خدمت کرتا تھا ہندوستانی کتابون کا اکثر فارسی مین ترجمہ کیا کرتا تھا عالم فاضل سے زیادہ تر شوق تھا مگر اورنگ زیب عالمگیر نہایت ظالم تھا خود مطلب اور بدطینت اہل ہند کا دشمن دغاباز اور سخت مزاج تھا اور مسلمانی مذہب کی زیادتی چاہتا تھا سو یونہی رہتا تھا اور قرآن لکھتا تھا اوسکو بیچکر

بھاگ کر گولکنڈہ مین پہونچا اور اوسکی سلطنت کو شاہجہان سے بنی کر دیا مگر عالمگیر شاہزادہ شاہجہان نے اوسکو مغلوب کیا اور گولکنڈہ کے بادشاہ نے اپنی لڑکی کی شادی عالمگیر کے ساتھ کردی اور ایک کرور روپیہ مع کوہ نور ہیرے کے اوسنے شاہجہان کی نذر کیا۔

شاہجہان نے ۱۰۳۸ھ عیسوی مین قندہار کو جو جہانگیر کے عہد مین ایرانیون نے لیلیا تھا پھر فتح کر لیا اور علی مردخان صوبہ دار قندہار کو اپنی سے متفق کر لیا۔

شاہجہان کے عہد مین سلطنت کو بڑی وسعت حاصل ہوئی تھی اور خزانہ مین بڑی برکت تھی رعیت کو مانند لڑکون کے پالتا تھا فقط سالگرہ مین اندر ایک سال کے ایک کرور ساٹھ ہزار روپیہ خرچ ہوتا تھا اور ٹیونیر فرانسیسی جو دربار شاہجہان آیا تھا بخوبی اوسکی تحریر اس امر مین شہادت دیتی ہی عدل و انصاف ایسا تھا کہ قابل دید۔ مانند اکبر بادشاہ کے ہر مذہب کو مساوی جانتا تھا کسیکو تکلیف نہ دیتا تھا اوسکی تحصیل آمدنی ملک از روے تحریر اوسی فرانسیسی کے ۳۴ کرور روپیہ سال خالص تھی اور کسیطرح کا محصول وہ نہین لیتا تھا اور اس شاہ خرچی پر وہ علاوہ طلا و نقرہ و جواہر کے ۱۵ کرور روپیہ نقد چھوڑ کر مرا اکبر نے ہندو لڑکیون سے شادیان کین مگر اونکو مسلمان نہین کیا شاہجہان نے مسلمان کرنا کیسا ہوتا ہے ہندو سے شادی ہی نہین کی آگے کے بادشاہ لوگ ہندون کو علم فارسی کی ممانعت کرتے تھے اور دفتر عدالت بالکل ناگری رکھتے تھے اکبر نے بصلاح تودرمل کے حکم فارسی سیکھنے کا دیا اور دفتر فارسی کیا شاہجہان نے بعد وفات آصف خان وغیرہ کے راے رکھتا تھا اور چندر بھان ہندون کو اپنا وزیر مقرر کیا اور اوس زمانے مین اونکا ثانی بھی کوئی نہ تھا شاہجہان کے سب شناخوان تھے رسوم سجدہ روبروے بادشاہ کے جو اکبر نے رائج کیا تھا شاہجہان نے موقوف کر دیا ۱۰۴۶ھ کے درمیان صوبہ دار بنگالہ نے کلکتہ مین جو قلعہ پورچگال والون نے بنوایا تھا شکست دیکر اوسے لے لیا تھا۔

شکل سکہ و سنہ جلوس و ہجری				خط سکہ			
نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	جانب اول	عبارت طرف ثانی	نام شہر
۱۴	〃	سنہ ۲۱	سنہ ۱۰۳۵	نستعلیق	از جہانگیر شاہ ابن اکبر شاہ	روی زیور در آگرہ زیبا فت	آگرہ ثانی
۱۵	〃	سنہ ۱۶	سنہ ۱۰۳۱	ثلث	〃	تصویر نیم حوت و نیم ثور	آگرہ 〃
۱۶	〃	〃	〃	〃	〃	تصویر ثور	ضرب سورت
۱۷	〃	〃	〃	〃	جہانگیر بادشاہ غازے	لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ	
۱۸	〃	〃	〃	〃	نور الدین جہانگیر شاہ ابن اکبر شاہ	ضرب طلائی لاہور	لاہور
۱۹	〃	〃	〃	نسخ	نور الدین جہانگیر شاہ	ضرب احمد آباد	احمد آباد

ذکر سلطنت شہاب الدین محمد شاہجہان صاحبقران ثانی از سنہ ۱۶۲۷ء تا سنہ ۱۶۵۸ء

شہاب الدین شاہجہان بعد وفات جہانگیر کے سنہ ۱۶۲۷ عیسوی مین دعویدار سلطنت کا ہوا اور ادھر حسب الحکم جہانگیر کے شہریار بن نورجہان فوراً لاہور مین تخت نشین ہوگیا تھا لیکن مہابت خان اور آصف خان وزیر اعظم و برادر نورجہان بیگم کو یہہ بات نہایت زبون معلوم ہوئی کیونکہ سراسر حق شاہجہان کا تھا پس جب شاہجہان نے اس پر حملہ کیا اون لوگون نے گرفتار کروادیا شاہجہان نے اوسکو اور اوسکی اولاد کو بالکل قتل کرواڈالا اور سنہ ۱۶۲۸ عیسوی مین آپ تخت نشین ہوکر جدید دہلی بنام شاہجہان آباد کے آباد کی اور اون مین بہت سی عمارتین اور قلعہ سرخ قابل دید بنوائین کہ روے زمین پر ثانی نہ رکھتی تھین تفصیل اونکی اور اونکی لاگت کی فہرست ذیل سے روشن ہوگی علاوہ اون کے ایک تخت طاؤسی بے نظیر بنوایا اور بعد کچھ روز کے ایک تخت صندلی بنوایا کہ اون کا حال بھی آگے لکھا جاویگا کہ اسی اثنا مین ایک شخص مسمی لودی جو اپنے کو خاندان افغانی سے بتلاتا تھا اور جب شاہجہان باپ سے بغی ہوگیا تھا تب وہی شخص جہانگیر کی جانب سے مہم پر گیا تھا مانع سلطنت پیدا ہوا پیشتر اوسنے مقابلہ کیا لیکن جب شکست پائی تب دکن کو

ناقابو
کہ سکہ
نورالدین
جہانگیر
سکہ اور
دین پر

جہانگیر از جہان عزم سفر کرد — دیگر — آن جہانگیر بادشاہ جہان
انکہ وصفش بروان نگفتہ ایست — دیگر — یکن ظل الٰہی والے جود

بسال رحلت آن شاہ تحریر
۱۰۳۷ھ

فہرست سکہ ہای مروجہ جہانگیر

۱	بحکم شاہ جہانگیر یافت صدزیور — بنام نورجہان بادشاہ بیگم زد سنہ ۱۴ جلوس مین جہانگیر نے یہ سکہ ذیل اکبر نگر مین رائج کیا	اکبر نگر
۲	روی زر راساخت نورانی بزنگ مہر وماہ — شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ اور آگرے مین یہ سکہ رائج تھا	آگرہ
۳	سکہ زد در آگرہ شاہے بزر در مہر وماہ — شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ	ایضاً
	ایضاً	
۴	سکہ زد در شہر آگرہ خسرو گیتی پناہ — شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ	ایضاً

شکل سکہ و سنہ جلوس و ہجری — خط سکہ

نمبر	شکل	جلوس	ہجری خط	جانب اول	عبارت طرف ثانی	نام شہر
۵	مدور	۰	۱۰۱۸ نستعلیق	بہر بادر وان تا فلک بود در دور	بنام شاہجہانگیر سکہ لاہور	لاہور
۶	״	۰	״ ״	سکہ زد در احمد آباد از عنایات الہ	شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ	احمد آباد
۷	״	״	״ ״	سکہ زد در شہر برہانپور شاہ دین پناہ	״	برہان پور
۸	״	״	״ ״	محمد نورالدین جہانگیر بادشاہ غازی ضرب	لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ	برہان پور
۹	״	سنہ ۱۳	سنہ ۱۰۲۶ ״	از جہانگیر شاہ اکبر شاہ	سکہ قندہار شد دلخواہ	قندہار
۱۰	״	سنہ ۱۴	سنہ ۱۰۲۶ ״	نورالدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ	ضرب قندہار ماہ خرداد الٰہی	قندہار
״	״	״	״ ״	״	ضرب جہانگیر نگر ماہ فروردی الٰہی	جہانگیر نگر
۱۱	״	سنہ ۱۵	سنہ ۱۰۲۹ ״	ہمیشہ مجوز و مہر وماہ رائج باد	الغرب و شرق جہان سکہ الہ آباد	الہ آباد
۱۲	״	״	״ ״	نورالدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ	ضرب دہلی ماہ فروردی الٰہی	دہلی
۱۳	״	سنہ ۱۷	سنہ ۱۰۳۱ ״	زنام شاہ جہانگیر شاہ اکبر شاہ	ہمیشہ باد ابر روی سکہ لاہور ثانی	لاہور ثانی

کے پڑا تھا اور نور جہان مع لشکر کے جہلم پار اوتر گئی تھی فقط بادشاہ تنہا خیمہ مین رہگیا تھا مہابت خان نے ایسا اچھا موقع دیکھکر بیشتر دریا کا بندوبست کرکے تھوڑی فوج سے خیمہ مین گھس گیا بادشاہ نے خوف سے پوچھا کہ اے مہابت خان یہ کیا گستاخی ہے اوسنے جواب دیا کہ بہت سے میرے دشمن حضور تک مجکو نہ آنے دیتے تھے بدرجہ مجبوری فوج جمع کی یہ کہکر بادشاہ کو قید کرکے اپنے خیمہ مین لے آیا نور جہان بھی کچھ لڑائی کے بعد مہابت خان کے قید مین ہوئی بعد ازان مہابت خان مع جہانگیر کے کابل پہونچا لیکن اوس قید مین بھی مہابت خان جہانگیر کی بڑی خاطرداری اور عزت کرتا تھا اور روز دربار جہانگیر کا ہوتا تھا اور حکم احکام شاہی جاری رکھتا تھا لیکن فقط اپنا مطیع رکھا تھا نور جہان نے وقت واپسی کے نزدیک سندہ کے اگر حکم بادشاہ سے دلوادیا کہ سب جاگیردار بادشاہ کے واسطے جدید فوج بھرتی کرین چنانچہ نور جہان بھی جاگیردار تھی اسنے بھی فوج مقرر کرنا شروع کیا اور روز موجودات کی جہانگیر کو حکمت سے اون جدید سوارون کے درمیان نکال لے گئی مہابت خان یہ حال دیکھکر فوراً بھاگا اور نور جہان نے حکم جاری کردیا کہ جو کوئی مہابت خان کا سر لاوے گا بڑا انعام پاویگا تمام اضلاع مین اوسکی تلاش ہوئی آصف خان وزیر اعظم اپنی بہن نور جہان کے ظلم سے نہایت آزردہ تھا ایک روز رات کے وقت مہابت خان اوسکے حضور مین حاضر ہوا اور کہا کہ جو آپ چاہین سو کرین مین اب پناہ مین ہون آصف خان نے جواب دیا کہ بھائی مین خود اوسکے ظلم سے عاجز ہون مہابت خان نے جواب دیا کہ بہتر ہے شاہجہان کو تخت نشین کرین ایسی ایسی صلاح درمیان مین تھی کہ بادشاہ کشمیر سے کوچ کرکے لاہور مین آیا اور بسبب عارضہ دق کے ۲۸ عیسوی مطابق ۱۰۳۷ ہجری کو مرگیا اور لاہور مین دفن ہوا۔

قطعہ تاریخہای وفات جہانگیر بادشاہ

شہنشاہ جہان شاہ جہانگیر	کہ دست عدل او بر آسمان رفت	چو نور الدین محمد بود نامش
ازان از رفتنش نور جہان رفت	ازین ماتم سرا چون سخت بربست	جہان غمگین شد و از جہان رفت
چو تاریخ وفاتش جست کشفی	دیگر	خرد گفتا جہانگیر از جہان رفت ۱۰۳۷ھ

کر جو باپ نورجہان کا تھا وزیر اعظم مقرر کیا اور اوسکے دونون بھائیون کو بڑے بڑے رتبے دیئے مگر ایاز نہایت نیکبخت اور ذی شعور تھا اوسکی ذات سے اوسکی وزارت مین کسیکو کسیطرح کی تکلیف نہ تھی مگر اوسکی وفات کے بعد نورجہان نے ظلم پیکر باندھی اور ادھر ۱۶۱۶ عیسوی کے درمیان بادشاہ نے شاہزادہ خرم یعنی شاہجہان کو دکن کی مہم پر روانہ کیا اور مانڈو تک آپ بھی اوسکی مدد کو گیا تھا ؛—

شاہجہان نے کالینجر اور کانگڑا وغیرہ تمام ملک دکن تھوڑے عرصہ مین فتح کر کے جہانگیر کے حضور سے خطاب شاہجہان کا حاصل کیا اور فریب سے اپنے بڑے بھائی خسرو کو قتل کرڈالا کہ یہ تخت نشین ہو اور شاہجہان کو نورجہان کی برادر زادی منسوب تھی اسوجہہ سے وہ بھی چاہتی تھی کہ شاہجہان تخت نشین ہو مگر جب اسکے حمل خاص سے شاہزادہ شہریار پیدا ہوا تب اوسنے تخت سلطنت اسکے واسطے چاہا اور جہانگیر کی طبیعت شاہجہان سے بالکل گرگئی لیکن جب شاہجہان کو دکن مین چلال معلوم ہوا وہ مع ایک لشکر عظیم کے آگرہ کی جانب روانہ ہوا اور تمام فوج کے افسر شاہی بسبب ظلم نورجہان کے جہانگیر سے ناراض اور شاہجہان سے راضی تھی مگر مہابت خان صوبہ دار بنگال کیا اس نمک بادشاہ کی رفاقت پر تھا اور اوسنے شاہجہان کا قافیہ تنگ کیا شاہجہان بہار و پورب و دکن تمام جگہہ گھومتا اور حیران ہوتا اخیر کو عرضداشت صلاح جہانگیر کے حضور مین بھیجکر امیدوار معافی قصور کا ہوا جہانگیر نے قصور اوسکا معاف کر کے حکم دیا کہ تم اپنے لڑکے اورنگ زیب اور دارا شکوہ کو حضور مین بھیجدو شاہجہان نے فوراً بھیجدیئے ۔

نورجہان کا دل ایسا کمبخت تھا کہ انعام دینا نہ جانتی تھی جب شاہجہان فرمانبردار ہوگیا اور مہابت خان مستحق انعام ہوا اوس وقت نورجہان نے جہانگیر کو سمجھایا کہ مہابت خان تو شاہجہان سے ملگیا ہے اور چاہتا ہے کہ حضور کو قید کرلے جہانگیر نے فوراً خفگی مین آکر فرمان بنام مہابت خان جاری کیا کہ تم اپنے صوبہ کا حساب سمجھادو اور بجاے تمھارے نورجہان کا آوردہ مقرر ہوا مہابت خان یہ سنکر خدا کو اپنے تئین سونپ کر کہ محض بیگناہ تھا پانچہزار راجپوت کہ اوسکی مدد پر تھے لیکر جہلم پر پہونچا جہان پر جہانگیر واسطے جانے کابل

ذکر سلطنت شاہزادہ سلیم نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ من ابتدای ۱۶۰۵ع لغایت ۱۶۲۷ع

بعد وفات محمد جلال الدین اکبر کے اوسکا بیٹا شاہزادہ سلیم بلقب نورالدین محمد جہانگیر ۱۶۰۵ع مین تخت نشین بجای باپ کے ہوا جہانگیر راجہ جودہپور کی لڑکی سے ۷ ربیع الاول ۹۷۷ھ کو پیدا ہوا تھا اور اوسکی شادی اکبر بادشاہ نے جودہابائی دختر راجہ بھگواندداس سے کردی تھی شاہجہان اور خسرو دو شاہزادے ہوئے جہانگیر نے وقت تخت نشینی اول محصولہائے سخت کہ عہد اکبری مین نہ معاف ہوئے تھے یک قلم معاف کردئے اور سزاناک کان کاٹنے کی بالکل موقوف کردی شراب نوشی کی بالکل ممانعت کردی مگر آپ شراب کثرتسی پیتا تھا دربار مین گھنٹہ لٹکا کے زنجیر اوسکی باہر قلعہ کے کردی تھی کہ اگر کسیکو سیاسی شاہی تکلیف دین اور وہ حضور تک فریادی نہ آسکے اس زنجیر کو ہلادے بادشاہ فوراً نکل آتا تھا یکشنبہ کے روز بڑا جشن کرتا تھا اور اتوار کی تعظیم اسوجہ سے کرتا تھا کہ وہ روز تولد اکبر تھا ۱۶۰۶ع مین خسرو شاہزادہ کلان جہانگیر بادشاہ سے بغی ہوکر جانب کابل کے بھاگا مگر راستہ مین فوج شاہی نے گھیر لیا جہانگیر نے اوسکے سات سو ہمراہیونکی کھال نکلوا کر روبرو خسرو کے مار ڈالا شاہزادہ اونکے غم سے تین روز بے آب و دانہ پڑا رہا مگر جہانگیر نے کچھ غم نکیا اس سے ثابت ہے کہ جہانگیر مین بہت سی باتین اکبر کی سی تھین مگر نرم دل ویسا نہ تھا چھ برس بعد جلوس کے ۱۶۱۱ع مین جہانگیر نے اپنا نکاح نورجہان سے کیا اور بالکل کار سلطنت نورجہان کے سپرد تھا اور نورجہان بڑی عقلمند و صاحب علم و شجاع تھی اور شاعر بھی تھی اور جہانگیر یہان تک اوسکا عاشق کہ وہ نورجہان جہانگیر کی مالک تھی اور سکہ پر بھی نام نورجہان کا تھا کہ آگے لکھا جاویگا اور نورجہان بڑی ظالم تھی فرمان شاہی مین پیشانی پر عبارت ذیل بخط طغرا لکھی جاتی تھی حکمت علیہ عالیتہ مھیہ علیا نورجہان بادشاہ اور نورجہان کی مہر پر یہ شعر کندہ تھے نورجہان گشت بحکم الٰہ ہمدم و ہمراز جہانگیر شاہ ۱۶۱۴ع مین شاہجہان نے حسب الحکم جہانگیر کے اودیپور پر چڑھائی کی مگر وہان کا راجہ شاہجہان سے بخاطرداری پیش آیا اور بہت کچھ نظر گذرانی شاہجہان نے جہانگیر سے اوسکو بڑا درجہ دیا اور وہ تمام ملک جو اکبر نے لیلیا تھا دلوادیا اور اسی سال جہانگیر نے حسب خواہش نورجہان کے باغ جہان آرا نہایت نفیس بنوایا اور بہت سی عمارتین سکندرہ مین بنوائین جہانگیر نے ایاز کو جو باپ

نورجہان کا حال اسطرح پر ہے کہ ایک شخص ایاز نامی قوم تاتار عالی خاندان ایران سے ہجرت کرکے عازم ہندوستان ہوا اور دریان عالم کے تباہ ہوکر خزانہ ہندوستان روانہ ہوا اور دریان تاتار ہوکر جنگل مین اوسکی عالم مین ایک لڑکی نہایت خوبصورت پیدا ہوئی پیشتر تو اوسکو جنگل مین ڈالکر چلے گئے اور پھر اسکو لیکر ہندوستان مین اوسکے پروردش کی

نمبر	شکل سکہ سنہ جلوس		خط سکہ سنہ ہجری		عبارت جانب اول	عبارت جانب دوم	کیفیت
	شکل	سنہ	خط	ہجری			
۱	مدور	〃	ثلث	〃	ناصر الدنیا والدین جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی ابوالفتح	لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بحلم با بکر بعلم علی رضیہ اللہ	اشرفی
۲	〃	۲۴	ثلث	〃	اللہ و اکبر جل و جلالہ	ضرب احمد اباد بہمن الٰہی	احمد آباد کی اشرفی
۳	〃	۴	نستعلیق	〃	اللہ اکبر جل جل جلالہ	برہان پور شہور ماہ الٰہی	روپیہ
۴	〃	۴۸	〃	〃	ایضاً	ضرب کابل اور الٰہی	〃
۵	〃	۰	〃	۰	ایضاً	ضرب بالا گھاٹ ماہ ابان الٰہی	〃
۶	〃	۳۰	〃	۰	〃	ضرب لاہور تیر الٰہی	〃
۷	مربع	〃	نستعلیق	۹۰۹	جلال الدین محمد اکبر بادشاہ ضرب دار الخلافت اگرہ	لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ	۰
۸	مدور	〃	ثلث و طغرا	۹۷۹	سلطان جلال محمد اکبر بادشاہ غازی خلد اللہ ضرب جونپور	لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ	۰
۹	〃	۰	〃	۹۸۶	سلطان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ ضرب فتح پور	لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابوبکر بعدل عمر بارزم عثمان و علم علی	۰
۱۰	مدور	〃	نستعلیق	〃	تصویر رام چندر و سیتا جی مع در دست تیر و کمان الفاظ ہندی	دوسری جانب اندر نقش و نگار کے لفظ فرورد ین الٰہی ۵۰	یہ اشرفی رام نامی کہلاتی ہے جلالی بھی

اور چینائی کی کاریگری سے یہہ دروازہ باقی سب دروازونمین نہایت خوبصورت نظر آتا ہے
کاریگران ہند کی رای مین یہہ اونچا پیچ والہ دروازہ جو عمارت اندرونی کا ایک جزو اعظم ہے
یہ ضرور قابل اعتبار ہے اور باغ سکندریکے بڑی دروازہ سے یہ امر صاف ظاہر ہے ہر چہار
برج مذکور سنگ مرمر سے بنے ہوئے ہین اونمین سے ہر ایک کلکتہ کے مینار اگر لوٹی مالومنٹ کے
مانند بڑے ہین لیکن بنیاد اونکی دروازیکے اوپر ہونی سے بہ نسبت اوس مینار کلکتہ سے اونچے
ہین مگر اب کچھ حصہ گر گیا ہے بعض کا مقولہ ہے کہ بجلی کے صدمہ سے گر گیا اور بعض کہتے ہین کہ جب
ہلکروالی اندور نے آگرہ پر چڑھائی کی ہے تو یونسے گرواویا مقبرہ مذکور کے عرض وطول برابر
اہل اسلام کے عمارات سے اوسمین فرق ہے اوسکا اندرونی حصہ سنگ سفید سے بنا ہوا ہے اوسکے
تعمیر مین جو مصالح صرف ہوا ہے وہ نہایت عمدہ اور بیش قیمت ہے یہ عمارت چہار منزلہ ہے منزل اول
مین اکبر بادشاہ کی ایک سنگ سفید کے تربت مین لاش مدفون ہے اور اس مقبرہ کے اوپر
ایک چراغ ہمیشہ جلا کرتا ہے اور چند فقیر اوسکی نگاہبانی کے لئے ہر روز وہان رہتے ہین اگر
گوئی اوسکے دیکھنے کو جاتا ہے تو وہ فقیر اوس عمارت عظیم الشان کو دیکھلا کر بادشاہ مرحوم کے
اوصاف حمیدہ بڑی تعظیم سے بیان کرتے ہین بلکہ صاف کہتے ہین کہ اکبر سا عقلمند بادشاہ
نہوا ہے اور نہ اب ہوگا اوسکے بعد اوپر دونون منزلونمین ایک ایک تربت بنی ہوئی ہے اور منزل
چہارم ایک نہایت نفیس سنگ سفید کی تربت نظر آتی ہے اوس پر بادشاہ مرحوم کا نام
کھودا ہوا ہے اوس منزل کی تمام چھت سنگ مرمر سے آراستہ ہے اور ہر چہار طرف اوسکے
سنگ سفید کے جالی ہے آفتاب کی روشنی سے یہ تمام پتھر چمکتے ہین اور چارون طرف کے
برج کے رنگ برنگ پتھر پر جب آفتاب کی شعاع پڑتی ہے تو ناظرین کے دلکو نہایت
شادمانی حاصل ہوتی ہے اکبر بادشاہ کے عہد مین بہت قسم کا روپیہ اور کئی سکہ تھے
مگر اس مولف نے بسبب طوالت کتاب کے اونکا لکھنا ملتوی کر کے چند سکہ جات درج
تاریخ ہذا کرتا ہے جو نامی گرامی ہین اوسکو زیادہ
دیکھنے کی ہوس ہو آئین
اکبری مین ملاحظہ کرے

قطعہ تاریخ وفات اکبر شاہ

فوت شد اکبر از قضاے الٰہ ٭ گشت تاریخ فوت اکبر شاہ

دیگر قطعہ تاریخ وفات اکبر شاہ

چون جلال الدین اکبر بادشاہ ٭ رفت از دنیا بعفو حق راہ
زینت و تاج و لوا اہل جلال ٭ گو وصال آن شہ عالم پناہ

بعد وفات کے مقبرہ اسکا سکندرہ مین جہانگیر سلیم شاہ نے ۱۵ لاکھ روپیہ خرچ کرکے نہایت نفیس اور عمدہ مع باغکے بنوایا اور بعد وفاتکے اوسکا خطاب عرش آشیان ہوا

توصیف روضہ سکندرہ

ای ناظرین تاریخ جسمقام مین مشہور عالم اور بے نظیر اور رفیع الشان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کی لاش سطح زمین پر خوابیدہ ہے اور جہان انکی شہرت مثل ماہتاب عالمتابکے نور مصفہ سی جلوہ آرا ہورہی ہے اور جہان سنگ سفید سے بنی ہوئی تربت پاکیزہ پر اوس شاہنشاہ جلیل القدر کا نام مرقوم ہے وہ مقام شہر اگرہ سے قریب ۴ کوس کے فاصلہ پر ایک چھوٹی بستی بنام سکندرہ مشہور ہے اور سابق مین اگرہ کا محلہ شمار ہوتا تھا اوس مین ایک بڑا باغ دلچسپ کی درمیان وہ عمارت خوش نما سر بلند کئے ہوئی لطافت بے نظیر اور خوبصورتی بیحد و دلپذیر کررہی ہے وہ بوستان دلکشا دیوار پختہ سے محیط ہی اور اوسکے چہار گوشون پر چار برج ہین موسم بہار مین جب اشجار پوشاک سبز پہن کر اور کلاہ شگوفہ کی سر پر رکھکر برای نظارگی فلک ایک عجیب غریب شکل نمودار کرتے ہین اور جب درخت پھلونسے بارور ہوکر ابر نیسانی مستور آسمانکی گویا تعظیم بجالاکر اوسکے آگے سر جھکاتے ہین تب اوس چمن کی بہار بعد از بیان ہوتی ہے تب برگ نو سے ڈھکے ہوے درختون کے بیچ مین وہ سنگ سرخ سے بنی ہوئی عمارت دورنگ کے ملنے سی نہایت خوشنما نظر آتی ہے باغ مذکور کے چار نہایت وسیع پھاٹک ہین اونمین سے ایک کی تعمیر نہایت خوبصورت و عجیب ہی مثل اور پھاٹکونکے اسکی چنائی بھی سرخ پتھر سے بنی ہوئی ہے لیکن اوسکا بڑا محراب دار وسیع راستہ اور سنگ سفید کے بہت اونچے چار برج

آئین اکبری اور اکبرنامہ سے دریافت کرو دیکھے اکبر نے آگرہ مین ایک قلعہ اکبرآباد دسوین سال جلوس شاہی سے بنوایا یہہ قلعہ جمنا کے کنارہ لال پتھر کا بنا ہے طول ۶۰ گز اکبری اور عرض ۳۰ گز اکبری تھے چار دروازہ دو کھڑکی اور ۱۴ برج اس قلعہ مین ہین اور ۸ سال کے اندر مکمل قلعہ تیار ہوگیا تھا اسکے اندر بہت سے مکانات ہندو سنانی طریقہ پر بنے ہین اور ۱۵ لکھ روپیہ اوسکی تعمیر مین خرچ ہوا اور ایک قلعہ الہ آباد مین تصرف ۲۰ لکھ روپیہ مع بازار پانچ برسکے عرصہ مین بنوایا اور ایک قلعہ دریائے اٹک پر پانچ لکھ روپیہ صرف کر تیار کیا اور علاوہ اسکے بہت سی عمارتین اور مکانات بنوائی اور گو کہ یہہ ایسا عالیشان اور ذی دولت بادشاہ تھا کہ اوس وقت کوئی بادشاہ اوسکی ہمسری نہ کرسکتا تھا مگر مزاج پر ذرا غرور نہ تھا اور نہ دولت پر نازان تھا

حال وفات

اول مصاحب والشور راجہ بیربل افغانستانی جنگ مین یین خان کے ہاتھہ سے مارا گیا اور اکبر کو اوسکی وفات کا بڑا رنج ہوا ازان بعد ابوالفضل فیضی ملک الشعرا راہ برسکی عمر مین ۳ سنہ ۱۰۱۱ھ مین مرگیا ابوالفضل بسبب نصیحت کے شاہزادہ سلیم کے دل سے ایسا مبدل ہوگیا تھا کہ وہ دکن کی مہم سے آگرہ واپس آتا تھا حسب الحکم سلیم شاہ کے راجہ نرسنگھدیو نے سنہ ۱۰۱۱ھ مین سرکاٹ کر اکبر کیحضور بھیجدیا اکبر بادشاہ کو یہان تک رنج ہوا کہ تین شب و روز ابوالفضل کے رنج مین نہ کچھہ کھانا کھایا اور نہ کام کیا **بیت**

شہنشاہ جہانرا در و فاتش دیدہ پر نم شد ✤ سکندر را شک حسرت ریخت کہ افلاطون عالم شد

اوسکے رنج کی شدت سے اکبر کے دل مین بیماری نے قیام کیا اخیر درجہ جب بیماری زیادہ ہوئی اور وقت وفات کا آیا شاہزادہ کو تخت سلطانی پر بٹھاکر آپنے دست مبارک سے سر پر تاج رکھا اور تلوار بند ہوا کر تمام ارکان سلطنت کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ یہہ تمھارا بادشاہ ہوا اور مین اب رخصت ہوتا ہون جو کچھہ سختی اور تندی میری طرف سے تمکو گون پر وقوع مین آئی ہو معاف کرو یہہ کہکر سنہ ۱۰۱۶ھ مین اکیاون سال بادشاہی کرکے مرگیا اور تلسی داس نے بھی اوسکی عہد مین وفات پائی ✤

پاتے تھے قیدیونکو بعد میعاد کے فوراً رہا کردیتا تھا لونڈی غلام بنانا بالکل بند تھا نکو آفتاب
اور رات کو چراغکی پرستش بادشاہ کرتا تھا ہمنے آئین اکبر مین تصویر اسکے عبادت خانہ چراغکی
دیکھی ہے رحم دل بھی از حد تھا گوشت بہت کم کھاتا تھا بلکہ تین مہینے بالکل گوشت نہ کھاتا تھا
رات دنمین کُل تین گھنٹہ سوتا تھا باجودیکہ اتنا ملک اسکے قبضہ مین تھا اور مہم وغیرہ سے فراغت
نہ تھی مگر پھر بھی اوسے تماشا دیکھنے اور سیر کتب و علم دیکھنے کی بڑی فرصت رہا کرتی تھی اور
پندرہ بیس کوس پیدل جانیکی بھی عادت تھی صرف اپنے شوق سے دو دو روز مین گھوڑیکی
ڈاک پر اجمیر سے آگرہ ۲۲۰ میل چلا آیا احمد آباد سے خبر آئی کہ دشمنون نے قلعہ کو ۴۰۰
فوج سے گھیر لیا ہے موسم برسات تھا فوج کا پہونچنا مشکل جان کر فوراً سانڈنی پر سوار
ہوکر اور ۳۰۰ سانڈنیسوار تراندازسوار کرکے ایک ہفتہ مین ۲۲۵ کوس پہونچگیا اور شاہی
نیزہ دیکھکر فوج دشمن بھاگ گئی عہد اکبر مین سلام و علیک کا یہہ طریقہ تھا کہ ایک اللہ اکبر
کہتا تھا دوسرا جل جلالہ جواب دیتا تھا بادشاہ کے روبرو زمین بوسیکا حکم تھا بعض مسلمانکو
یہہ طریقہ زبون معلوم دیتا تھا اکبر نے واسطے فائدہ رعیت کی بہت سی آئین جاری کئے تھے
آغاز مین اکبر فقیرونسے زیادہ تر اعتماد رکھتا تھا ہفتہ مین ایک رات کو جلسہ عالم اور فاضلونکا ہوتا تھا
دربار اکبری مین عالم و فاضل اس قدر جمع ہوئے تھے کہ اگرہ خطۂ فارس ہوگیا تھا اور ہر قسم
کے علمدان موجود تھے اور وہ آپ بھی عالم علوم تھا اور صاحبان انگریز و پادری لوگ بھی اوسکے
دربار مین آتے تھے چنانچہ النشای ابوالفضل نین ایک خط بنام صاحبان دانایان فرنگ کے
بطلب انجیل درج ہے مگر اکبر کسی مذہب پر قایم نتھا کاروبار شاہی بالکل ابوالفضل کی رائے پر
منحصر تھا ہوتا تھا اور بادشاہ ابوالفضل کو جانسے زیادہ عزیز جانتا تھا ابوالفضل اور فیضی نے بھی
براہ خوشامد اور علم کے اکبر کو خدا بنا دیا اور ابوالفضل کے علم اور شان اور لیاقت مین کسیطرح کا
شک نتھا آدمی بیمثال و لاقیمت تھا اور چودہ علم آپ ابوالفضل جانتا تھا فیضی کم عمر تھا مگر اپنے
بھائی سے زیادہ عالم تھا اور بادشاہ کی جان تھا اور شاعر تھا ابوالفضل کی ایک ہمشیرہ دوبیگم
اکبر سے منسوب تھی عہد اکبر مین بہت سے سکہ رایج تھے کہ تفصیل اونکی نقشہ ذیل سے واضح
ہوتی ہے علاوہ اور جو کچھ حال انصاف اور عدل اور بندوبست اکبر کا جسکو دیکھنا منظور ہو

اجلاس فرماتھا کہ اوس دربار کا نام درشن تھا دوسرا بعد الفراغ طعام نوشینکے دربار کرتا تھا اور تمام اراکین سلطنت حسب پایہ خود حاضر ہوتے تھے اور بادشاہ اول قاصدان غیر سلطنت کو طلب کرکے اونکی پیغام سنتا تھا اور خطوط اور عرضداشت صوبیداران اور عاملانکی پڑھکر اونپر حکم لکھتا تھا بعد ازان جانب مقدمات اور فریادیونکے رجوع ہوتا تھا بعد ازان مقدمات فوجکے پیش ہوتے تھے جب کار سلطنت سے فراغ ہوتا تھا اوسوقت باز یگر اور نٹ اور پہلوان وغیرہ حاضر ہوکر اپنا اپنا ہنر ظاہر کرتے تھے وقت برخاستگی دربار کے کوتوال شہر کہنے خیر و عافیت ملک کے حاضر ہوتا تھا اوسکے بعد انعام وغیرہ بھی تقسیم کرتا تھا

ذکر عادت و مذہب اکبر شاہ

محمد جلال الدین اکبر مذہب اسلام رکھتا تھا مگر وہ بادشاہت ہندوستان کرتا تھا اور چاہتا تھا کہ دل رعیت کا اپنے اوپر مائل کرے اسواسطے وہ ہر ایک مذہب کو مانتا تھا مہینہ بھادون مین اہل ہند کا تیوہار رکھشا بندن ہوتا ہے اوس روز راکھی برہمنونسے بندہواتا تھا سال مین چندمرتبہ تلا چڑہتا تھا ابوالفضل آئین اکبری مین لکھتا ہے اور اسکی شہادت تحریر مسٹر فرج صاحب کہ جو ملکہ الزبتھ بادشاہ لندن کا خط لیکر دربار اکبری مین آیا تھا دیتی ہے کہ ایسی دولت بہنے کسی بادشاہت مین نہین دیکھے ہے سالگرہ کا بڑا جشن ہوتا ہے بادشاہ اول طلا پھر نقرہ پھر زر اور جواہر اور پھر روغن زرد اور دیگر اشیائے غلہ اور شیرینی سے تولا جاتا ہے اور وہ سب اوسی جگہہ خیرات کردیا جاتا ہے اور بادشاہی دربار مین سب ملازم سرخاب کی کلغی پگڑی مین لگاتے ہین انعام بادشاہ بہت سا دیتا ہے سونے چاندیکے بادام ہر روز لٹاتا ہے پس جسطرح آسمان ستارہ سے چمکتا ہے زمین اوسوقت مین ہیرے اور طلا سے چمکتی تھی بادشاہی فیل خانہ اور اصطبل کا اسباب دیکھنے سے نظر نہین ٹہرتی تھی اکبر نے ہندو راجاؤنکی لڑکیونسے اپنی شادی اس عہدہ پر کی کہ اونکے شاہزادہ تخت نشین ہونگے اوسکی بادشاہت کل ۱۸ صوبون پر تقسیم تھی زمین کی پیداوار سے ایک ثلث اکبر لیتا تھا اسکا لشکر سفر مین پانچ میل کے فاصلہ سے پڑتا تھا محصول جزیا اور تیرتھ وغیرہ کا بالکل معاف تھا اور اکبر شاہ ہندو اور مسلمانونکو برابر سمجھتا تھا دونونکے واسطے دہرم پور و خیر پور نامی دو مسافر خانہ تھے کہ اونمین خوراک

حسب تجویز سلوتری کے علاج وغیرہ ہر روز کہ روزانہ فی اسپ ۱ خرچ ہوتے تھے دیا جاتا تھا اور تفصیل تنخواہ خدمتگارون اور ملازمان اصطبل کی نقشہ ذیل سے واضح ہوگی۔

اختہ بیگی مالک اصطبل۔ کہ اکثر یہ عہدہ سپہ سالار کو عطا ہوتا تھا ماہ

نائب مشرف جو گھوڑون کا شمار کرتا تھا بطور چابک سوار سپہ سالار کے ۵ ۱

شرح ملازمان درجۂ دوم

نمبر	نام عہدہ	تنخواہ	کیفیت
۱	نقیب	۷ ۱	ہر روز کیفیت طویلہ سے دارو غہ اور مشرف کو آگاہ کرتا تھا
۲	سائیس	۱۲ ۱	
۳	جلودار چپک	۷ ۱ تا ۸ ۱	
۴	نعلبند	۷ ۱	
۵	زین دار	۷ ۱	
۶	آب کش	۱۰ ۱	۴۰ گھوڑون پر ایک آبکش مقرر تھا
۷	فراش	۷ ۱	
۸	سبندسور	۱۰ ۱	یعنی فاضل شخص رہتا تھا
۹	خاک روب	۸ ۱	۲۰ گھوڑون پر ایک مقرر تھا

شاہی شتر خانہ مین ۵ قسم کے شتر تھے

پیشک۔ پیش درہ۔ میانہ قطار۔ دم دست۔ دم دار۔ فی شتر ۲ ثار دانہ اور ۱ ثار گوشت روزینہ مقرر تھا اور تنخواہ سارباننی کی قسم اول ۷ ۱ اور قسم دوم ۶ ۱ اور قسم سیوم للعہ ۱ ماہواری اور درجۂ چہارم کے ۷ ۱ ماہواری مقرر تھی بادشاہی گاو خانہ مین واسطے شیر اور روغن زرد کے ایک لاکھ مادہ گاو تھین وہ جنمی مادہ گاو تھین فی راس چار سیر روزانہ دودھ پاتی تھین اور فی گاو خانے ۴۰ نفر آدمی مقرر تھے اور فی نفر ۴ سیر

آئین اور دربار اکبری

اکبر بادشاہ دو مرتبہ دربار کرتا تھا اول علے الصباح خواب سے اوٹھکر بعد فراغ نماز وغیرہ کے تخت پر

ایک روپیہ بارہ آنہ دوم در تعلیم ایک روپیہ ماہواری مقرر تھے اور علاوہ انکے بارہ ہزار بندہ توپچی خاص ہمرکاب بادشاہی رہتے تھے اور تنخواہ حسب تفصیل ذیل پاتے تھے درجہ اول معہ آٹھ آنہ درجہ دوم معہ درجہ سیوم صہ، بارہ آنہ درجہ چہارم صہ، آٹھ آنہ +

آئین جانداران

بادشاہی فیل خانہ میں ماتی چار قسم پر تقسیم تھے اول شیر گیر دویم سادہ سیوم مست منجملہ چہارم مست فیل دو من اور ۲۴ سیر خوراک روزینہ کلان فیل و میانہ دو من اور ۱۹ سیر اور شیر گیر فیل بزرگ دو من اور ۱۹ سیر اور میانہ دو من ۴ سیر اور خورد انکین اور ۲۹ سیر و سادہ فیل بزرگ انکین اور ۳۴ سیر میانہ انکین و ۲۹ سیر اور خورد انکین اور ۲۴ سیر اور منجملہ فیل بزرگ انکین اور ۲۲ سیر و میانہ انکین ۲۰ سیر اور خورد انکین اور ۱۸ سیر خوراک روزینہ مقرر تھی اور تنخواہ ملازمان و خدمتگاران فیل ہامی متذکرہ بالا کے حسب ذیل ہے

نمبر	فیل مست			فیل شیر گیر		فیل سادہ		فیل میانہ		کیفیت
	نام عہدہ	تنخواہ		ملازم	تنخواہ	ملازم	تنخواہ	ملازم	تنخواہ	ے علاوہ انکے
۱	مہاوت	فیل خورد	فیل کلان	مہتر	نیک	مہاوت		مہاوت		ے ماہوار یکا
۲	چرکٹا			چرکٹا				چرکٹا		ایک داروغہ تھا +
۳	میٹ			میٹ		میٹ		میٹ		

اصطبل

بادشاہی اصطبل میں ۱۲ ہزار گھوڑے ہر وقت موجود رہتے تھے اور اونسے ہزارون گھوڑے روز انعام و خیرات دیجاتے تھے ایام سرما میں دانہ آٹھ سیر جب ۲۸ دام کا بیچ نہاد یا جاتا تھا اور علاوہ اسکے

باہر جانب مغرب بنائی جاوین و بروز اتوار کہ عبادت آفتاب کی ہے گوشت بچینی سے باز رکھے و بیمار جانور کا کوئی شکار نہ کرنے پاوے

مختصر آئین عمل گذار

عمل گذار نہایت دانشمند و صاحب علم مقرر ہوتا تھا اور وہ اپنے کو کل کا پاسبان تصور کرتا تھا اور جو کوئی اوس سے فریاد رکھتا ہو اوسکی داد دے مگر دغاباز و فریب آمیز کو آنے نہ دے بلکہ سزا کردے اور رہزن و اوٹھائی گیر وغیرہ کو نیست و نابود کرنے اور محصول زمین وصول کرے غریب مفلس اشراف سے آمیختگی تمام محصول کاشت لو معاف کرے تحصیل ربیع ماہ پھاگن تھتہ ہولی سے شروع کرے اور تحصیل خریف بتاریخ دسہرا ماہ کنوار سے وصول کرے باقی کاشتکار پر نرہے پیمایش زمین وقت مقررہ پر ضرور ہے جریب کش و دیگر منصدار کار پیمایش ضمانت سے مقرر ہونگے صاحب پیمایش علاوہ تنخواہ بروز پیمایش پانچ آنا آرد اور آدہ سیر گھی اور سات سیر دانہ و چار دام نقد واسطے ترکاری وغیرہ کے پاویگا اور پنچکی چار سیر آٹا اور آدہ سیر گھی ۵ تار دانہ و چار دام نقد و جریب کش و تھاپادار فی کس ایک آنا آٹا اور پاو سیر گھی ایکدام نقد پاوینگے و عمل گذار ماہواری تحصیل و خرچ بقایا کا روزنامچہ حضور مین ترسیل کریگا اور اگر کوتوال شہر مین نہ ہو تو جملہ اختیارات کوتوال عملگذار عمل مین لاویگا اسیطرح ہر ایک کیواسطے علحدہ علحدہ آئین مقرر تھے کہ وہ بامشرح آئین اکبری مین درج ہین

مختصر آئین فوج

وہ سوار کہ جنکو گھوڑے عراقی سیر دیے ۵ مع خرچ اسپ ماہواری پاتے تھے اور اسپ آتشہ ۵ ماہواری مع خرچ پاتے تھے اور ترکی ۵ ماہواری و جنگلہ ۵ پاتے تھے پیادہ فوج اکبری درجہ اول ۵ دوم ۵ سیوم معہ چہارم سے بارہ آنہ اور سے ۸ آٹھ آنہ تنخواہ ماہواری پاتے تھے اور دوم سے ۵ چار آنہ اور صہ اور مبلغ للعہ بارہ آنہ اور للعہ آٹھ آنہ اور للعہ چار آنہ مقرر تھے درجہ سیوم للعہ اور سے ۵ بارہ آنہ اور سے ۵ آٹھ آنہ پاتے تھے اور درجہ چہارم سے ۵ چار آنہ اور سے ۵ اور عما بارہ آنہ ماہواری اور درجہ پنجم عما آٹھ آنہ اور عما چار آنہ اور عما پاتے تھے اور قسم دوم کے دو درجہ مقرر تھے اول امتحانا

بلا تحقیقات کامل و ثبوت کے فیصلہ نکر دینا چاہیے اور ہر ایک داد خواہ کی بدلجمعی تمام
او سکی داد کو سنے اور اظہار اون لوگونکے علحدہ علحدہ اسم وار قلمبند کرکے ایک مجموعہ جمع کرے

خلاصہ آئین کوتوال

بڑے بڑے شہر و دیار مین ایک شخص شائستہ و نیک کردار و صاحب علم و قوی ہیکل
بلقب کوتوال کے مقرر کیا جاتا تھا اور او سکو اختیارات ذیل دئی جاتے تھے اول راتکو
بیداری اختیار کرے اور تمام شہر کا نگاہبان رہے چور و راہزن گرفتار کرے دوم فہرست
دزد و راہزن و اوباشونکی مرتب کرے اور حکم دے کہ ہر خاص و عام بلا اجازت
شادی و غمی کے کام نکیا کرین سیوم ہر محلہ مین ایک بزرگ و صاحب اعتبار کو میر محلہ مقرر کرے
اور او سی میر محلہ کو اختیارات دی کہ تم ہر روز روزنامچہ اپنے کیفیت سی دیا کرو اور اوسمین
واقعات جدید جو محلہ مین ہون لکھا کرو اور جدید مسافر بلا اجازت تمہاری محلہ مین نہی پائے
اور اگر کوئی آدمی یا سفر کو جاوے درج روزنامچہ کیا کرو چہارم مسافر سوای سرائے
دوسری جگہہ نہ اوترنے پاوین پنجم بازار مین ہر پیشہ و رونکے درمیان ایک
شخص معتبر گروہ مقرر کیا جاوے اور دلال مقرر کرنا واجب ہی کہ وہ ہر روز نرخ بازار سے
مطلع کیا کرین اور رات کو چہ دار شہر پناہ طیار رہوی تو دروازے بند کرادے ششم راتکو
کوتوال آپ بھی شہر مین گشت کیا کرے اور آدمیونکو جگایا کرے ہفتم نرخ بازار
ارزان رہنا چاہیے آدمی غریب کو تکلیف نہونے پاوے اور باٹ اور وزن بازار کا ماہواری
امتحان لیا کرے کہ سیر ۳۰ دام سے زیادہ نہ ہوی و شراب نوشی اور فروشی سے آدمیونکو
ممانعت کرے و گذرہای و چاہ ہای زنان و مردان جدا جدا مقرر کرے و عورت سواری
اسپ سی باز رہے و گاؤکشی موقوف کرے کہ سبب ظلم و فساد کا ہے اور بردہ فروشی
بالکل موقوف کیجاوے ہشتم رواج ستی ہوناو کاشی کروٹ و ہمالیہ مین جان دینا
بند کرے اور اگر کوئی ایسا کرے تو موجب عتاب شاہی تصور کرکے سزا کرے نہم
فقیران ہنداور مسلمان عبادت کرنیوالونکو کوئی تکلیف ندے دہم قصاب و صیاد
و غسال و کناس وغیرہ شہر سے باہر آباد ہون بستی مین نہ آنے پاوین قبرین شہر کے

روش خط کو پڑھکر سلیم شاہ فوراً حاضر حضور پدر ہوا دوسرا شاہزادہ مراد تھا کہ ہشت ہزاری منصب رکھتا تھا اور پچاس ہزار روپیہ تنخواہ پاتا تھا اور دوسرا شاہزادہ دانیال کہ ہفت ہزاری منصب رکھتا تھا اور ۴۵۰۰۰ روپیہ تنخواہ پاتا تھا مگر یہ دونو شاہزادے شراب کی کثرت سے دکن مین مرگئے اور شاہزادی خانم و شکر النسا و آرام بانو تین شاہزادیان تھین

طریقہ ملکداری

ہم اب کچھ ذکر بذریعہ آئین اکبری کے اکبر بادشاہ کی ملکداری کا بیان کرتے ہین کہ کیا طریقہ رایج تھا

اختیارات سپہ سالار

تمام فوج شاہی زیر حکومت اسکے تھی اور کار عدالت بھی اوسکو سپرد تھا یہ عہدہ نیک مزاج اور نرم دل و صاحب علم اور شجاع کو دیا جاتا تھا سپہ سالار کو حکم تھا کہ سپاہ و رعیت و صوبہ کو اپنے تحت حکومت رکھے مگر سختی فضول اور نیز نکرے کار خانگی اولنسی نہ لے سزائے عضو کا ثنی کی بالکل روا نر کھی وقت عدالت کی گالی گفتہ نکرے کہ وہ آئین ہرزہ درایان و کینہ کا ہے و قسم و سوگند گوایان سے سخت نہ لیا کرین دروازہ عدالت ہر وقت کشادہ رہنا چاہیئے اپنے پاس آنیکو کسیکو نہ روکی شاید وہ فریادرس تھا ہو وہمیشہ جویان رضای الٰہی سے سیر کلیلہ دمنہ و مثنوی معنوی کی کرنا چاہیے

خلاصہ اختیارات آئین فوجداری

سپہ سالار بحکم بادشاہی ایک شخص دانا و معتبر و صاحب علم و لیئق کو اوپر چند پرگنون کے فوجدار مقرر کرتا تھا اور اوسکو اختیار تھا کہ اگر زمیندار وغیرہ سرکشی کرین تو اون کو سزا دی اور مغلوب کرے لیکن اوسکو چاہیے کہ جو کام خاص پیادون سے برآوے وہ کام سوارون سے نہ لے اور شبخون کرنا سخت جرم ہے اوس سے پرہیز رکھے

خلاصہ آئین میر عدل و قاضی

بادشاہ کے حضور سے ایک شخص لیئق و صاحب علم و دانا و عالم شرع بنام قاضی مقرر کیا جاتا تھا اور کار عدالت اسکے تعلق تھا اوسکو اختیار دیا جاتا تھا کہ گواہون اور مدعا علیہ مدعی وغیرہ سے قسم سخت مثلاً کہ پیسہ گرم کرکے اوٹھوانا وغیرہ نہ لیا کرے اور اوپر گواہی کے

بادشاہ رعیت کو آرام مین مستعد رہتا تھا اور ہر ایک مذہب کے آدمی اسکی دربار مین برابر درجہ پاتے تھے گجرات عرصۂ دراز سے سرکش تھا اکبر نے ۱۵۷۳ء مین فتح کیا اور ۱۵۷۶ء کے درمیان اکبر نے بنگالہ و بہار بھی فتح کرلیا کشمیر اوسنے ہندوستان مین ملایا ممالک سندہ ۱۵۹۲ء مین زیر حکومت اکبری ہوگیا عرصۂ دراز سے دکن مین بیجاپور واحمد نگر و گول کنڈہ وغیرہ کے فرمانروا علحدہ ہوتے تھے ۱۵۹۵ء کے درمیان اکبر نے وہ کل ریاستین اپنے تحت حکومت کرلین **بیان مصاحبان و امیران دربار اکبری** خانخانان سپہ سالار دربار اکبری مین تھا فیضی ملک الشعرا ابوالفضل منشی و وزیر دربار اکبری کا تھا شیخ فیضی بھائی ابوالفضل کا تھا اور چہارصدی منصب رکھتا تھا دو ہزار روپیہ ماہواری طلب درجہ اول کے پاتا تھا شیخ فیضی شاعر و دانا بیمثال تھا اوسنے بے لفظ قران تصنیف کیا کتب ہائے شنسکرت مہابھارت بھاگوت و رامائن و نلدمن وغیرہ زبان فارسی مین ترجمہ کرکے نظم و بعض نثر تصنیف کین اور اکبر کو دل و جان سے عزیز تھا شاہزادے وغیرہ جملہ اسکے پڑھاے ہوئے تھے ابوالفضل دو ہزار پانصدی منصب رکھتا تھا اور چودہ ہزار روپیہ ماہواری درجہ اول کی پاتا تھا اور علم و دانائی مین بیمثال تھا اکبر کو یہان تک عزیز تھا کہ برابر اپنے جگہ دیتا تھا اور اس نے بزور قلم اکبر کو تمام ہندوستان کا بادشاہ بنایا تھا اکبر نے لڑائی بہت کم کی بیربل برہمن مصاحب اکبر دو ہزاری منصب رکھتا تھا اور بارہ ہزار روپیہ علوفہ سلطانی سے پاتا تھا ابوالفضل نے اکبرنامہ و آئین اکبری تصنیف کی تھی بیربل بھی اکبر کو ازحد عزیز تھا علاوہ اوسکے ۱۰۱۰ منصب دار اور تھے کہ وہ بھی خاص معتمد سلطانی تھے مگر اکبر بالکل ابوالفضل کے قابو مین تھا اور ابوالفضل بھی ہمیشہ خیرخواہی کے کام کرتا تھا

بیان اولاد اکبری

اکبر کے ۳ شاہزادے اور دو لڑکیان تھین اول شاہزادہ سلیم شاہجہان گیر کہ بعد اکبر کے بادشاہ ہوا یہ شخص عہد اکبری مین دہ ہزاری منصب رکھتا تھا اور ۶۰ ہزار روپیہ تنخواہ ماہواری پاتا تھا جب اکبر دکن کی مہم پر گیا ہے اوسنے بغاوت اختیار کی مگر اکبر بخیہ حال سنکر لڑائی مناسب نہ سمجھی بلکہ خط فہمایش کا لکھا اور آپ بجانب آگرہ کو روانہ ہوا مگر

واکبرنامہ کے ذیل مین لکھا جاتا ہے اور ٹکسال خانہ وکوتوالی واختیارات عاملان وتنخواہ متصدیان اوسکے عہد کا لکھتا ہون جہان تک دریافت تواریخان سلف سے ہوتا ہے

ذکر سلطنت ابوالمظفر جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی از ۹۶۳ھ تا ۱۰۱۴ھ

ابوالمظفر جلال الدین اکبر بادشاہ غازی وقت وفات ہمایون کے کل ۱۴ برس کی عمر کا تھا مگر اوسکی خردمندی ودانائی مین کسیطرح کا شک نتھا کاروبار سلطنت بالکل بیرم خان خانخانان کو کہ سردار دانا وہوشیار ونہایت معتبر ہمایون کا تھا سپرد ہوا اور اکبر نے اوس کو خطاب خان بابا کا عطا فرمایا بیرم خان نے واسطے تنبیہ سکندر سور کے پنجاب پر لشکرکشی کی مگر راستہ مین سنا کہ ہیمو بقال متوطن ریواڑی وزیر محمد شاہ عدلی سکندر سور کو قتل کرتا ہوا نزدیک دہلی اور آگرہ کے پہونچکر اپنا دخل وقبضہ کرلیا اکبر نے یہ حال سنکر تعاقب پانی پت کے اوس سے مقابلہ کرکے قید کیا اور بیرم خان نے اوسکو قتل کیا اور بیرم خان سے کارسلطنت مین بہت بہت اچھے اچھے کام انجام ہوئے مگر اخیر وقت مین اوسکے مزاج مین نمکحرامی نے مقام کیا اور چاہا کہ اکبر مارا جاوے مگر اکبر بادشاہ نے براہ دانائی اوسکا حال دریافت کرکے شکار کے بہانہ آگرہ چلا آیا ۱۵۶۰ء کو اکبر آگرہ کی درمیان تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اور اشتہار جاری کردیا کہ جو کوئی اپنے کو سردار اور خیرخواہ ورعیت شاہی سمجھتا ہو فورًا حاضر آگرہ ہوکر آباد ہوئے اور جو کوئی حاضر نہ ہوگا وہ دشمن شاہی وملازم بیرم خان سمجھا جاوے گا بیرم خان یہ اشتہار سنکر فورًا کعبہ کو روانہ ہوا مگر گجرات مین کچھ فوج جمع کرکے قصد مقابلہ اکبر کا کیا مگر شکست پائی اور حاضر دربار اکبری ہوکر عذر معافی قصور کا ہوا مگر اکبر نہایت عزت اور توقیر سے پیش آیا اور فرمایا کہ اگر تمکو دربار مین رہنا منظور ہو تو تمہارا عہدہ قدیم موجود ہے یا صوبہ داری کالپی کی منظور کرلو چاہی پنشن لیکر کعبہ تشریف لیجاؤ مگر بیرم خان نے کعبہ جانا منظور فرمایا اور راستہ مین کسی پٹھان کے ہاتھ سے مارا گیا جائے غور ہے کہ اکبر نے ایام طفولیت سے شانزدہ برس کی عمر تک بجائے نانہ ونعمت کے کیسے کیسے جور وبدعت وآفت اوٹھائی ہا مگر اب اٹھارہ برس کی عمر مین تمام ہندوستان کا بادشاہ ہوا اور کاروبار سلطنت کا بالکل ذمہ اپنے لیا اور تمام دشمنونکو پامال کردیا اور ہمیشہ

کہ کاروبار سلطنت بالکل ہیمو نامی بقال وزیر کے سپرد دیکھکر ۱۵۵۴ء مین اوسکے رشتہ دار
ابراہیم سور نے دہلی آگرہ اپنے قبضہ مین کرلیا بادشاہ پورب بھاگ گیا مگر وہان بھی محمد سور نے بنگالہ مین اپنا
قبضہ کرلیا تھا ہمایون نے ہندوستان کا یہ حال سنکر ۱۵۰۰۰ ہزار فوج ہمراہ لیکر ہندوستان پر
چڑھ آیا اول تاتار خان حاکم لاہور کو شکست دیکر زان بعد دہلی فتح کی اور اکبر نے بھی کہ فقط تیرہ برس کا
سن تھا اس لڑائی مین بڑی جان فشانی کا کام کیا قصہ کوتاہ ہمایون نے تیرہ برس بعد ۱۵۵۵ء
مین پھر ہندوستان پر قابض ہوا اور سنے اپنی بادشاہت مین بسبب معتقد ہونے علم نجوم کے
سات مکان بنوائے تھے جنانچہ سپہ سالار اور فوج کے افسر خانہ مریخ مین بلائے جاتے تھے ومفتی
وقاضی ومنشی خانہ عطارد مین طلب ہوتے تھے وقاصد وشاعر ومسافر خانہ قمر مین حاضر ہوتے تھے
اور سازندہ ورقص کنندہ خانہ زہرا مین آیا کرتے تھے ہمایون نے اپنی سلطنت نہایت رحم دلی سے کی
اور بڑے بڑے صدمہ ومصیبتین اوٹھائین لیکن ہند فتح کرنے کے بعد اوسکی عمر نے وفا نکی
ایک روز اپنے کتب خانہ کی چھت پر کھڑا تھا ناگاہ پیر پھسلنے سے گر پڑا اور سنگ مرمر کی
اسقدر چوٹ لگی کہ ۱۵۵۶ء کو مر گیا سکہ ہمایون کے عہد مین مدور وبخط طغرا جاری تھا

جانب اول

الخاقان الاعظم محمد ہمایون غازی خلد اللہ ملکہ

جانب دویم

لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

قطعہ تاریخ وفات ہمایون

لکھا ہوا تھا

ز بام قصر خود افتاد ناگاہ ✤ وزان عمر عزیزش رفت بر باد ✤
بپے تاریخ او گاہے رقم زد ✤ ہمایون بادشاہ از بام افتاد ✤✤

تاریخ تولد شاہ ہمایون

کریم الخلق سلطان السلاطین ہمایون شاہ والاجاہ اعظم ✤ ہمایون صاحب تاج منور گہ تولید آن شاہ معظم ۹۰۳ھ

دیگر قطعہ تاریخ وفات ہمایون

✤ ہمایون ابر رحمت رحلتش دان ✤ ✤ دگر شاہ ہمایون تاج عالم ✤
✤ ہمایون رتبہ مرد آمد وصالش ✤ ✤✤ دگر نور بہشت است اکرم ✤ ۹۶۳

التماس مولف

ناظرین تواریخ کی خدمت مین گذارش ہے کہ حال اکبر بادشاہ کا مفصل از روی آئین اکبری

متعلق صفحہ ۹۴
شاہزادہ مرزا ہندال کو قتل کروالا
اور بہت سے بھائی مرزا کامران کو گرفتار کرکے اندھا کیا
بعد شیر شاہ اکبر بادشاہ کہلایا
کہ اوسنے ظلم کرنا شروع کیا
گرفتار ہمایون کی قلعہ قندہار
اوسکو خوشخبری
اور ملاقات
مین اون سے
اوسنے خلافت شاہ
شاہ حسین سے
تاریخ وفات
شیر شاہ
شیر شاہ ۹۵۲ھ

۱۵۴۰ع کو او سر ہندوستان مین بعد جانے ہمایون کے شیر خان نے اپنا لقب شیر شاہ سور رکھکر تخت دہلی پر اجلاس فرمایا اور نہایت نیک مزاجی اور رعایا پروری سے سلطنت کرتا تھا بنگالہ سے دریای سندھ تک پختہ سڑک بنوائی اور کوس کوس کے فاصلہ پر کوئین کھدواوے اور مسافرخانہ بناکر ہندو مسلمانون کو اون مین کھانا دیتا تھا درخت سایہ دار بہت سے گرو سڑک کی برابر لگوائی اور جہلم پر ایک پہاڑ کے اوپر مانند پہاڑ کے ایک قلعہ رہتاس نامی بنوایا اور دہلی مین قلعہ بنایا لیکن کالینجر کے محاصرہ مین توپخانہ مین آگ لگنے سے ۱۵۴۵ع مین مر گیا سکہ او سکے عہد مین او سکے نام کا حسب تفصیل جاری تھا شکل مدور خط ثلث و ناگری سنہ ۹۴۷ھ

جانب اول

सुलतान शेर शाह सूर सुलतान अल अदिल अबुल मुजफ्फर शेर शाह बादशाह

جانب دویم بخط فارسی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم

بعد وفات شیر شاہ او سکا بیٹا اسلام شاہ بلقب سلیم شاہ سور کے ۱۵۴۵ع مین کالپی مین تخت نشین ہوا اور بالکل انتظام باپ کا قایم رکھا بلکہ سرای نئی بھی بمقابلہ باپ کی ایک ایک بنوائی اور دہلی مین سلیم گڑھ نامی مکان اسی کی تعمیر ہے مگر خاندان تیموریہ نے اوس کو نورگڑھ مشہور کیا اور او سنے بھی سکہ مانند اپنے باپ کے ناگری مین مندرجۂ ذیل جاری کیا تھا شکل مدور خط ثلث،

جانب اول

सुलतान इसलाम शाह बिन शेर शाह सूर अल अदिल

جانب دویم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

श्री सलीम शाह सन नवे ओ

سلیم شاہ ۱۵۴۵ع کو بعد کرنے بادشاہت ۹ برس کے مر گیا او سکی وفات کے بعد او سکے بھائی مبارز خان نے او سکے شاہزادے کو جو فقط بارہ برس کا تھا مار کر آپ ۱۵۵۳ع مین بلقب محمد شاہ عادل تخت سلطنت پر اجلاس فرمایا اور اپنے نام کا سکہ مدور بخط ثلث و ناگری جاری کیا

جانب اول

मो हम्मद शाह आदिल शाह

جانب دویم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

گر اسکے عہد مین ایسا اندھیر مچگیا

تعاقب کتنی ہوئے آگیا ہمایون بہزار مشکل آگے کو چلا گیا تو دیکھتا ہے کہ اسکے بھائی ہندال و عسکری کسیقدر فوج لئے ہوئے ہمایون کی مدد کو موجود ہین ہمایون شکر خدا کا ادا کرکے لاہور پہونچا مگر وہان اوسکا بھائی کامران اس ارادہ سے ہمایون کی گرفتاری کو مع فوج موجود تھا کہ شیر خان اس پر خوش ہوئے ہمایون اسکی بدنظر دیکھکر سندہ کی طرف بھاگا اور وہان بڑی بڑی سختیان اوٹھائین اسکے ہمراہی بہت سے بسبب نہ ملنے پانی کے پیاس کی شدت سے مر گئے اوسی ریگستان مین اکبر بادشاہ بے نظیر ۱۴ اکتوبر ۱۵۴۲ع کو حمیدہ بیگم سے پیدا ہوا اور ہمایون پر ایسی آفت تھی کہ بیگم کو ایک سوار کا گھوڑا واسطے سواری کے مانگ دیا تھا اوس سوار نے وہ گھوڑا لے لیا ہمایون بادشاہ ایسی آفت و مصیبت مین قندہار پہونچا اور وہان مرزا عسکری کامران کی طرف سے حاکم تھا جب قندہار ۱۳۰ میل رہگیا تو ہمایون کو خبر ہوئی کہ مرزا عسکری ہمایون کی گرفتاری کو ایک فوج جرار لئے ہوئے آتا ہے ہمایون کو بجز بھاگنے کے اور کچھ علاج نتھا اکبر اوسی جگہ چھوٹ گیا اور عسکری کے ہاتھ لگا مگر اوسنے اکبر پر رحم کھایا اور اوسکی پرورش کی ہمایون ایران مین طہماسپ شاہ کی پناہ مین بھاگ گیا اور اوسنے ۱۵۴۳ع مین ہمایون کو بڑی خاطرداری سے اوتارا آئین بہت سے مورخون کا قول ہے کہ ہمایون نے طہماسپ کی خوف سے شیعہ مذہب قبول کیا مگر بہت سے مورخ اوسکو غلط بتاتے ہین مگر طہماسپ نے اسکے حال پر بڑی مہربانی فرمائی اور ۱۵۴۵ع مین ہمایون کو ۱۴۰۰۰ ہزار سوار مع شاہزادہ مراد مرزا کے واسطے مدد کے دیکر قندہار کی طرف روانہ کیا اور ہمایون نے اون کی مدد سے کابل و قندہار پر فتح پائی اور کامران سندہ بھاگ گیا اور اکبر ہمایون کو قلعہ مین دو ڈھائی برس کی عمر مین ملا اور ہمایون نے نہایت شفقت سے اوسے اوٹھایا ۱۵۴۷ع و ۱۵۴۹ع کے درمیان دو مرتبہ کابل پھر ہمایون سے نکل کر مع اکبر کامران کے ہاتھ آیا اور جب ہمایون نے محاصرہ کیا تو کامران نے اکبر کو عین دروازہ قلعہ پر کہ جہان گولہ لگتا تھا باندہ دیا مگر اکبر کے ذرا زخم نہ آیا ہمایون نے جب قلعہ فتح کیا اپنے ہاتھ سے کھولا مصرعہ دشمن اگر تو لیست مہربان قوی تراست ۱۵۵۳ع مین ہمایون نے کامران کو اندھا کرکے مکہ اور مدینہ بھیجدیا اور آپ تخت کابل پر بادشاہی بے اندیشہ و بے فکر کرنے لگا

متعلق صفحہ سابق

چھبیس برس کی عمر مین ۱۵۵۶ع مین ہمایون کا انتقال ہوا

دیوار کے گرنے سے ہمایون کا انتقال ہوا

۵۱ ہمایون کے مہمات

دلاور کے بنا لوہی کی مع کار گر اندر بھیجکے گیا اور حاکم وہانکا قتل کیا گیا مگر خانہ وہان کا محافظ ایک وزیر سے اور کسی کو معلوم نتھا ہمایون نے اوسے شراب پلائی جب وہ نشہ مین آیا تب اوس نے بتادیا

۵۲ اسی نظام نامی سقہ کو ہمایون نے ۲۴ روز کی بادشاہت عطا کی تھی کہ اوس نے چمڑہ کا روپیہ چلایا اور کچھ لوگون نے

اور خط بابری چلایا بابر کے چار شاہزادے اور تین شاہزادی تھین اول ہمایون دوم مرزا ہندال سوم مرزا کامران چہارم مرزا عسکری شاہزادی اول گلچہرہ بیگم دوم گلبدن بیگم سوم گلرنگ بیگم ہمایون کے بیمار ہونے سے بابر کو بڑا تردد ہوا اور اسی غم مین بیمار پڑا اور ہمایون اچھا ہو گیا مگر بابر سنہ ۹۳۷ھ مین مرگیا اور لاش اوسکی اوسکے فرمایش کے مطابق کابل بھیجی گئی اور وہان اوسکی قبر نہایت عمدہ قابل دیدنی ہے

ذکر سلطنت شاہ ہمایون بن بابر سن ابتدائے سنہ ۹۳۷ھ لغایت سنہ ۹۶۳ھ عیسوی

بعد وفات ظہیر الدین بابر کے اوسکا بڑا بیٹا ہمایون سنہ ۹۳۷ھ کو دہلی مین تخت پر متمکن ہوا اور نہایت عدالت اور رعیت پروری کے ساتھ بادشاہت کرتا تھا لیکن دشمنون نے اوسکو چین سے نہ بیٹھنے دیا فساد پر سر اوٹھایا اور شیر خان صوبہ دار بہار نے کہ جسکا باپ سابق مین سہسرام جونپور گھوسی سردار تھا اپنے کو بادشاہ بنگالہ بنا کر ہمایون کے مقابلہ کا ارادہ کیا اور ہمایون بادشاہ کالنجر و جونپور قصد کرتا ہوا داخل گجرات ہوا اور ۳۰۰ نفر چیدہ فوج لیکر گجرات کا قلعہ سنہ ۹۴۳ھ مین کہ نہایت مستحکم و عالیشان بنا تھا اوسکے اندر داخل ہوا اور بہادر شاہ والی گجرات بھاگ گیا اور ادھر شیر خان نے قلعہ چنار گڈھ وغیرہ فتح کر اگیکو بڑھا اور ہمایون اوسکے مقابلہ کیواسطے گجرات سے پھرا تو شیر خان نے مقابلہ کرنا موقع نہ سمجھکر راجہ ہرکشن والی قلعہ رہتاس کو لکھا کہ ہم ہمایون کے مقابلہ کو جاوینگے اگر آپ براہ عنایت ہمارے عیال و اطفال و خزانہ کی حفاظت کرین تو آپکی پناہ مین بھیجدون ہرکشن نے بڑی خوشی سے قبول کر لیا اور شیر خان نے فرید و بلیر کے بچے عورتون کے بانسوجوان محافہ کے اندر ہتیار بند رہتاس کے قلعہ کو روانہ کئے اور آپ بھی ایک لشکر لیکر پوشیدہ پہونچ گیا ہرکشن نے یہ حال دیکھکر اپنے کو ہلاک کر ڈالا اور شیر خان نے ایسے مضبوط قلعہ مین اپنا قبضہ کر کے عیال و اطفال اپنے وہان چھورے اور ہمایون ادھر گجرات سے آگرہ برابر قلعہ بنگالہ تک چلا گیا کسینے مزاحمت نہین کی مگر وہان ہمایون کے لشکر مین اس قدر مری وہیضہ نے اپنا زور کیا کہ ہزارہا جوان مر گیا اور ادھر شیر خان نے موقع دیکھکر بسر پر خاش ہوا اور ہمایون شکست کھاکر بھاگا اور اپنا گھوڑا سون ندی مین چھوڑا اور یقین تھا کہ ہمایون ڈوب جاوے مگر نظام نامی سقہ نے مشک پر ہمایون کو بٹھاکر پار اوتار دیا اور ہمایون سنہ ۹۴۰ھ عیسوی مین آگرہ پہونچکر اپنی حمیدہ بیگم کو ہمراہ لیکر جانب لاہور کے بھاگا مگر اسی عرصہ مین شیر خان بھی

آغاز بیان ششم ذکر سلطنت خاندان مغلیہ من ابتدا الی ۱۵۲۶ء انتہا ۱۸۵۷ء عیسوی مختلف حال بابر از روی تاریخ تورک بابری

ہندوستان مین بنیاد قایم کرنیوالا سلطنت خاندان مغلیہ کا بابر بادشاہ تیمور کی چوتھی پشت مین ۱۴۸۳ء مین عمر شیخ میرزا بادشاہ سمرقند کے یہان پیدا ہوا اور اوسکا باپ اوسکو ۱۲ برس کا چھوڑ کر مر گیا اوس عرصہ مین اسکے اوپر بڑی بڑی مصیبتین اور تکلیفین پڑین یعنی کبھی تو یہ سمرقند اور بخارا کا بادشاہ ہوجاتا تھا کہ ہزارون اور کرورون آدمی اسکی ہمراہی کرتا تھا اور پھر ایسا ایک وقت محتاج ہوتا تھا کہ پانی پینے کو لوٹا تک نرہتا تھا ایسی مصیبت مین ایک مرتبہ اسنے چاہا کہ فقیر ہوکر چین چلا جاوے مگر خدا کو تو یہ منظور نتھا کہ بادشاہت اس کے خاندان مین ہندوستان کی تا تشریف آوری اہل یوروپ کے رہی قصہ کوتاہ بابر سمرقند سے ناامید ہوکر کابل چلا آیا اور یہان پر اپنے بھائی پر فتحیاب ہوکر بادشاہ کابل کا ہوا ۲۲ برس بادشاہت کرکے بابر نے ہندوستان فتح کیا

ذکر سلطنت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ ہند من ابتدا ۱۵۲۶ء انتہا ۱۵۳۰ء عیسوی

ظہیر الدین محمد بابر نے ۱۵۲۶ء کو تخت دہلی پر اجلاس فرمایا اور کابل مین تمام رعیت کو ایک ایک روپیہ شاہ رخی کہ آٹھ آنہ کا ہوتا ہی خیرات بانٹا اور اپنے بیٹے کامران کو تخت کابل کا بادشاہ کیا اور ہندوستان مین بھی بہت سی خیرات اور انعام تقسیم کیا اور بہت سے دیہات بطور شگون کے جلوا دیے کہ یہ اوسکے خاندان کی رسم تھی اور اوسی سال مین ہمایون نے اپنے بیٹے کو ایک ہیرا دوا اور پرسورتی کا کہ زمانہ بابر مین بیمثال تھا مرحمت فرمایا ہمایون نے چونپور و بہار دھول پور کہ عرصہ دراز سے سرکش تھا فتح کرکے تحت حکومت بابر کے کر دیا مگر بیوڑ کے راجہ سے سخت لڑائی ہوئی اور یقین تھا کہ بابر ہار جاوے مگر بابر نے قسم کھائی کہ اگر مین فتحیاب ہونگا تو شراب نوشی بالکل ترک کر دونگا اور اپنے تمام سالہ طلائی و نقرہ شراب نوشی کے لشکر کو تقسیم کر دیے اور اوسیوقت فتحیاب ہوا ۱۵۲۸ء مین بابر چندیری پر فتحیاب ہوا بابر نہایت شجاع اور دلاور تھا اور سلطنت نہایت انصاف سے کرتا تھا اور رحم دل بھی بہت تھا شاعر اور عالم تھا کتاب تورک بابری زبان ترکی مین اسی نے بنائی تھی اور

جو اسکا برادر تھا سرکش ہوکر دعویدار سلطنت ہوا اور ادھر دولت خان صوبہ دار ملتان کو جب اوسنے تکلیف دی اور اوسنے دیکھا کہ تمام رعایا اسکے ظلم سے نالان ہے فوراً بابر بادشاہ خاندان تیمور ملک کابل کو لکھا کہ میدان خالی ہے آپ اگر قدری فوج بھی لاوینگے تو فتحیاب ہونگے اور ادھر ابراہیم نے اپنے بھائی جلال خان کو قلعہ حصار مین قید کیا اور ادھر بابر بادشاہ کابل ملک پنجاب تاراج کرتا ہوا اور دہولپور قتل کرتا ہوا قریب پانی پت کے ۱۵۲۶ء مین بارہ ہزار آدمیون سے ابراہیم لودی کے ساتھ کہ ایک لاکھ سوار و پیادہ اور ہزار ہاتھی ہمراہ لئے برسر مقابلہ تھا مقابلہ کیا بابر اپنی تواریخ تزک بابری مین لکھتا ہے کہ صبح سے اور تیسرے پہر تک لڑائی ہوتی اس عرصہ مین ابراہیم کے توپخانہ سے چند بار فیر ہوئی اور میری طرف فقط تیر انداز تھے اور کوئی دوسرا ہتیار نہ تھا مین اپنی بہادری سے ابراہیم لودی کو قتل کرکے دہلی اور آگرہ پر متصرف ہوا

قطعہ تاریخ وفات ابراہیم لودی

چون کہ ابراہیم شاہ اہل جاہ ۔ سوی جنت از زمانہ جست راہ
سال عمر جلیلش چو جستم از خرد ۔ گفت شاہ ہند ابراہیم شاہ

بسلطنت خاندان لودی کی یہان سے تمام ہوئی

تفصیل بادشاہان خاندان لودی متذکرہ بالا

نمبر	نام بادشاہ	لقب	سنہ جلوس	سنہ وفات	وجہ موت	کیفیت
۱	بہلول خان لودی	۰	سنہ ۸۵۴ھ	سنہ ۸۸۴ھ	موت سے مرا	پنجاب کا صوبہ دار تھا
۲	شاہ سکندر لودی	۰	سنہ ۸۸۴ھ	سنہ ۹۲۳ھ	//	نمبر ۱ کا بیٹا تھا شمس بن بہلول
۳	ابراہیم لودی	۰	سنہ ۹۲۳ھ	سنہ ۹۳۲ھ	مارا گیا	بڑا ظالم تھا

آغاز بیان پنجم سلطنت خاندان لودی من ابتدائی ۱۴۵۱ء لغایت ۱۵۲۶ء

لودی قوم باشندہ دریائی اٹک کی مغربی کنارہ کے ہین سابق مین ہند اور ایران کے درمیان سوداگری کیا کرتے تھے کچھ قدر منزلت نہ تھی بہلول لودی نے نوکری کرکے تخت سلطنت حاصل کیا

ذکر سلطنت شاہ بہلول لودی من ابتدائی ۱۴۵۱ء لغایت ۱۴۸۸ عیسوی

۱۴۵۱ء مین بہلول خان لودی تخت دہلی پر قابض ہوا اور پیشتر حمید خان وزیر اعظم کو برخاست کردیا اور علاء الدین کی کسیقدر تنخواہ مقرر کردی اور پنجاب سے بنارس تک اپنا قبضہ کرلیا اور جونپور مین حسین خان سے فساد ہوا آخر درجہ کو بہلول خان فتحیاب ہوا اور صوبہ جونپور تحت حکومت دہلی ہوگیا آخر ش بہلول ۱۴۸۸ء عیسوی مین مرگیا +

قطعہ تاریخ وفات بہلول لودی

چواندر ملک جنت یافت شاہی	شہ دین شاہ حق آگاہ بہلول
عیان شد سن و سال انتقالش	زحق آمود شاہنشاہ بہلول

ذکر سلطنت سلطان سکندر لودی من ابتدائی ۱۴۸۸ء لغایت ۱۵۱۷ء

سکندر لودی کا اصل نام نظام خان تھا اور سنارن کے شکم سے پیدا ہوا تھا اور ۱۴۸۸ء مین تخت سلطنت پر اجلاس فرمایا اور اپنے باپ کی مملکت کو خوب ترقی بخشی مگر اہل ہند کا دشمن تھا متھرا مین مندر گرواکر بازار و مسجد بنوائی کبیر نامی فقیر ہندو اسکے عہد مین ہوا ہے گو کہ سکندر لودی تمام عمر لشکر کشی کرتا رہا لیکن بجز صوبہ چندیری کے کوئی جدید صوبہ فتحیاب نہین ہوا ۱۵۱۷ء مین وفات پائی

قطعہ تاریخ وفات سکندر لودی

چون زوار فنا سفر گزید بافت در خلد جا سکندر شاہ ۔ سال تاریخ رحلتش شد سرور گفت ابر عطا سکندر شاہ

ذکر سلطنت سلطان ابراہیم لودی من ابتدائی ۱۵۱۷ء لغایت ۱۵۲۶ء

بعد وفات سکندر لودی کے ۱۵۱۷ء مین اوس کا خاص شاہزادہ ابراہیم لودی تخت نشین ہوا مگر یہ ایسا بزدل اور مغرور طبع تھا کہ تمام سردار صوبہ دار اوسکی خصلت سے بیزار و رنجیدہ تھے اور رعیت ظلم سے عاری بہادر خان حاکم بہار نے اپنے کو بادشاہ بہار مشہور کیا اور ایک لاکھ فوج جمع کرکے قصد مقابلہ کا کیا ادھر جلال خان حاکم جونپور

متعلقہ صفحہ ۲۴

جانب دوم امیر المومنین خلدت خلافتہ فی دار الامن قطعہ تاریخ وفات سید محمد شاہ

گشت زدنیا چو در بہشت برین ۔ شاہ روئی زمین محمد شاہ ۔ گفت تاریخ رحلتش سرور ۔ عارف اہل دین محمد شاہ

سید علاؤ الدین شاہ بن محمد شاہ من ابتدائے سنہ ۱۴۴۵ع بغایت سنہ ۱۴۷۸ عیسوی

سید علاؤ الدین ابن سید محمد شاہ اپنے باپ کی وفات کے بعد سنہ ۱۴۴۵ع کو دہلی کے تخت پر متمکن ہوا یہ شخص ختم کنندہ خاندان سادات اور برباد کنندہ سلطنت دہلی اور بڑا کم حوصلہ اور باپ سے بھی بادہ عیاش تھا سلطنت دہلی صرف چند میل رہگئی تھی تمام صوبے برسر فساد تھے اس سلطنت مین ۳۰ نفر آدمی کہ نہایت مفسد و بد تھے مختار عام تھے بادشاہ بدایون مین باغ بنا کر وہان رہتا تھا اور چاہتا تھا کہ وزیر اعظم حمید کو قید کرلیوے حمید براہ دانشوری بدایون سے دہلی پہونچکر بیگم بادشاہ کو فوراً قید کرکے بدایون بھیجدیا اور ادھر خط بنام بہلول لودی کے کہ جو سابق سے سرکش تھا اور دعوئی سلطنت کا رکھتا تھا لکھا کہ اب میدان خالی ہے تم چلے آؤ بہلول لودی صوبے دار ملتان نے فوراً اگر سنہ ۱۴۵۰ع مین تخت دہلی پر جلوس فرمایا اور سید و نکا حوصلہ پست کردیا علاؤ الدین بدایون مین باغ بنا کر گذر کرتا رہا آخر سنہ ۱۴۷۸ عیسوی کو مر گیا

قطعہ تاریخ وفات شاہ علاؤ الدین

چو از دنیا بملک جاودان رفت		علاؤ الدین حق بین شاہ عالم	
وصال باکمال آن شہ دین		رقم کن ناصر الدین شاہ عالم ۸۸۳ھ	

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	سنہ وفات	وجہ موت	کیفیت
۱	سید خضر خان	سنہ ۱۴۱۴ع	سنہ ۱۴۲۱ع	موت سے مرا	ملتان کا حاکم تھا
۲	معز الدین ابو الفتح سید مبارک شاہ	سنہ ۱۴۲۱ع	سنہ ۱۴۳۴ع	مارا گیا	نمبر ۱ کا فرزند ارجمند تھا
۳	سید محمد شاہ	سنہ ۱۴۳۴ع	سنہ ۱۴۴۶ع	موت سے مرا	نمبر ۱ کا بیٹا
۴	سید علاؤ الدین	سنہ ۱۴۴۶ع	سنہ ۱۴۷۸ع	قید مین مرا	بدایون مین رہا

قطعہ تاریخ وفات خضر خان

چو شد سید خضر خان بادشاہ ۔۔ ز دنیای فانی بجنت قریب
بگو خواجہ دہر تاریخ او ۔۔ دوبارہ شہنشاہ عالم صیب

ذکر سلطنت سید مبارک شاہ من ابتدائے ۸۲۴ھ الی غایت ۸۳۵ھ عیسوی

بعد وفات خضر خان کے اوسکا بیٹا سید مبارک شاہ ۸۲۱ھ مین تخت سلطنت پر روبرو افروز ہوا اوس نے چودہ برس بادشاہت کی مگر مثل اپنے والد کے تمام دشمنون کی لڑائیون مین رہا یہ شخص تدبیر جنگ اور انتظام مملکت مین ہوشیار تھا اسی سبب سے بہت سے باغی صوبونکو اسنے زیر کیا اور اوسکے عدل سے رعیت نے آرام پایا مبارکپور کا قلعہ اسنے آباد کیا ۸۳۳ھ مین اپنے نمک حرام وزیر سرور الملک کی سازش سے ناگہان ایک مسجد مین وقت نماز کے ہندو کے ہاتھ سے جنکو اوسنے کچھ ایذا بھی نہین دی تھی مقتول ہوا اسکے شاہی عہد مین بھی شامت کا جاری رہا

قطعہ تاریخ وفات مبارک شاہ

چو شد مظلوم زین دیر پر آفت	مبارک شاہ والاجاہ مقتول
بسالش گو امین دہر ابوالفتح	دگر والی دین سلطان مقبول

ذکر سلطنت سید محمد شاہ بن مبارک شاہ من ابتدائے ۸۳۵ھ الی غایت ۸۴۷ھ عیسوی

سرور الملک وزیر اعظم نمک حرام نے بادشاہ مبارک کے بیٹے محمد شاہ کو ۸۳۵ھ مین تخت سلطنت پر بٹھلایا اور آپ اوسکا وزیر اعظم ہوا اور ہندو لوگ جو اوسکے دوست تھے اونکو اس وزیر نے بڑی بڑی خدمتین بخشین اور کالیخان کو اپنا نائب مقرر کیا جبکہ سرکشون نے زور پکڑا اور کالے خان اونکی تنبیہ کے واسطے مامور ہوکر اونکے مطیع کرنے کو گیا تو وہ خود اون سے ملکر باغیون کے دہلی پر چڑھ آیا باغیون نے وزیر اعظم کے مروا ڈالنے کی درخواست کی چنانچہ وزیر اعظم سرور الملک حسب الحکم محمد شاہ کے مارا گیا بادشاہ نے گویا اپنے باپ کا بدلا لیا اور سرکشون نے اپنے عناد کی آتش بجھائی اور کالیخان کی بن آئی کہ وہ وزیر اعظم مقرر کیا گیا اور بادشاہ ایسے عیش و آرام مین مشغول ہوا کہ سلطنت کو روز بروز ضعف آتا گیا کل چھ کوس کے گرد و پیش کی سلطنت رہگئی تھی بہلول لودی بر سر پرخاش تھا بادشاہ ۸۴۷ھ مین مرگیا سلسلہ سید محمد شاہ

طرف اول السلطان الاعظم ابو المجاہد محمد شاہ ابن سید شاہ ابن حضرت شاہ سلطان

جدول بادشاہان تغلق متذکرہ صدر

نمبر	نام بادشاہ تغلق	سنہ جلوس	سنہ وفات	وجہ وفات	کیفیت
۱	غیاث الدین تغلق	۱۳۲۱	۱۳۲۵	ڈب کر مرا	اول صوبہ دار پنجاب تھا
۲	محمد تغلق الف خان	۱۳۲۵	۱۳۵۱	موت	نمبر ۱ کا فرزند تھا بڑا عالم دان و خردمند تھا اخیر وقت مین بڑا ظالم ہوگیا تھا
۳	فیروز شاہ تغلق	۱۳۵۱	۱۳۸۸	موت	نمبر ۲ کا بیٹا تھا ظالم اور بیکبھی تھا
۴	غیاث الدین تغلق ثانی	۱۳۸۸	۱۳۸۹	مارا گیا	نمبر ۳ کا پوتا تھا
۵	ابوبکر تغلق	۱۳۸۹	۱۳۸۹	موت	نمبر ۳ کا پوتا تھا قید ہوا
۶	نصیر الدین محمود تغلق	۱۳۹۰	۱۳۹۰	موت	نمبر ۳ کا بیٹا تھا
۷	ہمایون تغلق سکندر شاہ	۱۳۹۰	۱۳۹۴	موت	نمبر ۳ کا بیٹا تھا
۸	نصیر الدین محمود تغلق	۱۳۹۴	۱۴۱۲	موت	تیمور اس کے وقت مین آیا

آغاز بیان چہارم ذکر سلطنت خاندان سادات از ابتدای سنہ ۱۴۱۲ع لغایت سنہ ۱۴۵۰ع

بعد وفات شاہ نصیر الدین محمود تغلق کے سنہ ۱۴۱۲ع مین دولت خان لودی نے ۵ مہینہ تک اپنے نام پر سلطنت دہلی کی قایم رکھی لیکن اوسی سال حاکم پنجاب مسمی خضر خان نے لودی کو قید کرکے آپ بادشاہ ہوا مگر نائب تیمور اپنے کو مشہور کرتا رہا

ذکر سلطنت سید خضر خان فرمانروای ہند از ابتدای سنہ ۱۴۱۲ع لغایت سنہ ۱۴۲۱ع

بعد وفات تیمور شاہ کے حسب الحکم شاہرخ ابن تیمور شاہ کے سید خضر خان صوبہ دار پنجاب نے ساٹھ ہزار سوار ہمراہ لیکر دہلی کا محاصرہ کیا اور دولت خان لودی کو قید کرکے آپ بلقب نائب تیمور کے بادشاہ ہوا اور سکہ شاہرخ کے نام کا جاری کیا اور گرد و نواح کے چھوٹے چھوٹے سرداروں کو جنھوں نے سرکشی اختیار کی تھی زیر کرلیا مگر بڑے بڑے باغی بدستور خود مختار رہے اگرچہ اس کے زمانہ مین حوصلہ تسخیر بنگالہ اور گجرات اور دکھن کا نہین ہوا تھا مگر دہلی آگرہ ملتان اور لاہور اسکے زیر حکم تھے یہ بادشاہ سنہ ۱۴۲۱ع مین سات برس بادشاہت کرکے مرگیا

سنہ ع	واقعات امیر تیمور بادشاہ صاحب قران	سنہ ہجری
۱۳۳۶	ولادت امیر تیمور	۷۳۶
۱۳۵۵	جلوس بر سریر کامرانی	۷۷۱
۱۳۵۶	عزیمت ملک ختا و عطائے حکومت شیورقان بہ تان تیمور	۷۷۲
۱۳۵۹	نکاح با دختر خوارزم شاہ	۷۷۵
۱۳۶۰	عزیمت ملک روم	۷۷۶
۱۳۶۱	عزم خوارزم و مرگ مرزا جہان خیر و نشاندن تقیمش اغلن بہ تخت و شنخی	۷۷۷
۱۳۶۵	فتح خوارزم	۷۸۱
۱۳۶۷	فتح پشاور و ہرات و الحمیر قلعہ قہقہہ	۷۸۳
۱۳۶۹	فتح کمر ہرات و سیستان و قلعۂ ہند و فتح افغان کوہ سلیمان زابلستان	۷۸۵
۱۳۷۲	فتح تبریز و کردستان	۷۸۸
۱۳۷۳	فتح شیراز و فارس	۷۸۹
۱۳۷۵	عزیمت جانب مغولستان	۷۹۱
۱۳۷۹	عزیمت ایران و فتح مازندران و کردستان و بغداد	۷۹۵
۱۳۸۰	ولادت الغ بیک و فتح ارپہ بیگ و قلعہ مایہ بنا شدہ چہل و سہ ہزار سال قدیم	۷۹۶
۱۳۸۱	فتح چرکس و خزایر برف و ترخان و ولایت زرہ گران	۷۹۷
۱۳۹۷	عزم ہندوستان و فتح کفار سیاہ روس و افاغنہ و صلح با سکندر حاکم کشمیر	۸۱۳
۱۳۹۸	عبور سند و قتل بلی فتح کرنال و قلعہ لولی و قتل صد ہزار ہندی اسیر و فتح دہلی و جنگ و غیرہ	
۱۴۰۲	فتح ارجہنہ و حلب و حمص و دمشق و الطاکیہ و روم و افرنجہ	۸۱۹
۱۴۰۵	عزم چین و وفات تیمور از شدت برف	۸۲۲

جو قیدی تھا قتل کر ڈالا ہندوستانی آدمی یہ حالت دیکھکر بہت خوف زدہ ہوئے اور نصیر الدین محمود بادشاہ دہلی خوف سے گجرات بھاگ گیا اور تیمور نے تخت شاہی پر اجلاس فرماکر اپنے کو شاہنشاہ ہندوستان مشہور کیا اور ادھر بہت سے مفسدان دہلی نے بلوہ مچایا اوس وقت تیمور نے حکم قتل عام کا دیدیا اوس وقت کا حال تاریخ سے واضح ہے کہ راستے بند ہوگئے خون کا دریا بہہ نکلا آدمی گھاس کی طرح کاٹے جانے لگے کہ لشکری لوگ قتل کرتے کرتے تھک گئے اور رئیسوں کی بہو بیٹیاں لونڈیاں ہزاروں ایک ایک لشکری نے بنائیں قصہ کوتاہ تیمور ۱۶ روز دہلی کو لوٹ مار کر شہر اوجاڑتا ہوا اور میرٹھ کو تباہ کرتا ہوا جدھر سے آیا تھا لوٹ گیا اور ابو الفضل اکبرنامہ میں اس طرح ارقام کرتا ہے کہ امیر تیمور سہ شنبہ کی رات کو بتاریخ ۲۵ شب برات ۷۹۹ھ کے درمیان نگینہ خانم کے پیٹ سے پیدا ہوا اور تیمور شکار اور لڑائی کی جانب بہت رجوع تھا اور ۷۶۲ھ کو طغرا خان تخت نشین بلخ نے وفات پائی اور امیر تیمور ۱۲ ماہ رمضان ۷۷۱ھ میں بعد جنگ آٹھ برس کے تخت بلخ پر جانشین ہوا اور اتنے ملک مفصلۂ ذیل تحت حکومت کئے ماوراء النہر ترکستان خراسان عراق فارس مازندران کرمان دیارنگر مصر شام روم ہندوستان اور جس راجہ نے امیر تیمور کی فرمانبرداری سے انکار کیا وہ بگڑ گیا ۷۸۹ھ کو تیمور نے اصفہان فتح کرکے وہاں کی رعایا کو قتل کروایا بعد اوسکے فارس ہوتے ہوئے خفچاق کے جنگل میں وارد ہوا اور وہاں سے جانب بغداد کے روانہ ہوا اور اس کو فتح کرکے ۳ محرم ۸۰۳ھ کو سندھ ندی کو عبور کرکے ہندوستان کو فتح کرکے آیا اور فتح پائی قصہ کوتاہ تیمور بعد ۶ روز کے واپس لوٹ گیا اور ہندوستان محض بے بندوبست اور ویران ولاوارث پڑا رہا اور تیمور ۱۴۰۵ء کو تاتار میں پہنچکر مرگیا لیکن قبل وفات اور بعد چلی جانے تیمور کے نصیر الدین محمود پھر گجرات سے آکر تخت سلطنت پر رونق افروز ہوا اور ۱۴۱۲ء کو مرگیا اور سلطنت خاندان تغلق اسکی وفات سے خاتمہ بالخیر ہوئی

واسطے ملاحظہ ناظرین ایک جدول ہذا فتوحات تیموریہ مطابق تاریخ ہای سلف درج کی جاتی ہے

دست بستہ کھڑا رہا فقیر صاحب اس پر بڑے خوش ہوئی اور فرمایا کہ تو بڑا عظیم الشان بادشاہ ہوگا
بعض تواریخ کا بیان ہے کہ تیمور ایک روز رستا لوٹتا ہوا ایک جنگل مین وارد ہوا اور وہان
ایک بادشاہ کا لشکر پڑا تھا اور سمین یہہ رسالدار ہوا اور بہت سی مورخ رقم طراز ہین کہ تیمور کا باپ
بڑا پہلوان اور زبردست تھا اور فوج شاہی مین رسالدار تھا لیکن اصل بیان اسکا یہہ ہے
کہ باپ تیمور شاہ کا شاہی سردار تھا اور عورتون سے اسکا رشتہ بادشاہی خاندان سے تھا تیمور نے
اپنی دانائی سے بعد چنگیز خان کے تاتار کا بادشاہ ہوا اور جب تیمور نے ماوراء النہر فتح کیا اور
بادشاہی لڑکیان اپنے نکاح مین لایا اوس وقت سے اسکا خطاب گورکان ہوا ایک تواریخ کا یہہ بھی
ذکر ہے کہ تیمور راہ زنی کرتا تھا اور یارون سے کہتا تھا کہ ہماری دادی نے خواب دیکھا تھا
کہ ہمارے خاندان مین ایک شخص ایسا ہوگا کہ روئے زمین کے بادشاہ اوسکو خراج دینگے
چنانچہ اب تم لوگونکو یقین کرنا چاہیئے کہ وہ شخص مین ہون اور اب تم لوگونکو میری مدد کرنا لازم ہے چنانچہ
اس نے اسیطرح ایک جماعت غفیر جمع کرکے چھوٹی چھوٹی ریاستین فتح کرکے اپنے کو بادشاہ
بنایا لیکن سلطان حسین نے اوسکو زخمی کرکے گرفتار کیا لیکن غیاث الدین شاہزادہ سلطان حسین
تیمور پر رحم کھاکر اوسکو رہائی دیکر اپنا رفیق بنایا اور سجستان کا صوبہ جو سلطان حسین سے
باغی تھا تیمور نے تھوڑی فوج سے اوسکو فتح کرکے بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوا ہندوستانی
تواریخ مین لکھا ہے کہ تیمور بڑا عالیشان بادشاہ خاندان مغلیہ مین ۷۳۶ھ مین پیدا ہوا ہے
اور اسکی دادی کا پردادا چنگیز خان کا بیٹا چغتائی خان کا مصاحب تھا جب ۲۷ برس کا تھا
اوسوقت بادشاہ ماوراء النہر نے اپنی شاہزادی کا تیمور کی شجاعت پر خوش ہوکر اوس کے
ساتھ نکاح کردیا اسی عرصہ مین تیمور کا سالا بادشاہ خراسان کا مرگیا تیمور اسکی جگہ پر بادشاہ ہوا
اور بڑے بڑے ملک مغربی فتح کرکے ہندوستان کی طرف اپنے بیٹے پیر محمد کو ایک لشکر غفیر سے
روانہ کیا لیکن راستے مین پیر محمد سے اکثر لوگ بر سر فساد پیش آئے بہرحال سنکر ۱۲ دسمبر ۱۳۹۸ع کو
تیمور لنگ نے ۹۲ دستہ سوارون کے لیکر ہند کو روانہ ہوا اور جس راہ سے سکندر نے عبور دریائے
سندہ کا کیا تھا اوسی جگہ پر پیر محمد پل باندھکر اوتر آیا اور راستے مین لاہور و بھٹنیر وغیرہ کے قلعہ اوجاڑ
وغارت کرتا اور آدمیون کو قتل کرتا ہوا دہلی مین آپہونچا اور جمنا کے کنارے ایک لاکھ ہندو

گورکان لفظ ترکی بمعنے داماد و خویش و یگانہ

اور ۴۵ روز بعد مرگیا (و) ہمایون تغلق کے مرنے پر ۹۶۳ھ ۱۵۵۶ع کو اوسکا بیٹا نصیر الدین محمود تغلق تخت نشین ہوا لیکن نہایت شیر خوردتھا مالوہ خاندیس بالکل سرکش ہو گئے تھے جونپور مین وزیر شاہی علحدہ بگڑ کر نقارہ اپنے نام کا بجاتا تھا یقین تھا کہ سلطنت دہلی کو زوال آجاوے دربار مین بھی سب لوگ متفق نہ تھے ہندوستان کی ابتری کا حال سنکر امیر تیمور شاہ تاتار خاندان چنگیز خان نے ۷۵۸ھ ۱۳۵۶ع کو سمرقند سے کوچ کرکے جانب ہندوستان کے روانہ ہوا

مفصل حالات حسب ونسب امیر تیمور شاہ

تاریخ تیموری زبان عربی مین ہے اوسمین لکھا ہے کہ تیمور بڑا عالیشان بادشاہ تھا اور اسکو تمرلنگ و گورگان بھی کہتے ہین زبان ترکستان مین نام اوسکا جدید اور اسکے باپ کا نام ترغائی اور اوسکی دادا کا نام ایغائی تھا اور تیمور قریب ماوراالنہر کے پیدا ہوا ہے اور بعض بعض اہل تواریخ کا قول ہے کہ جس رات کو تیمور پیدا ہوا تھا آسمان سے ایک بڑا شعلہ زمین پر گرا تھا اور اوسمین اتنی چنگاریان نکلین کہ تمام شہر مین پھیل گئین اور تیمور کے دونون ہاتھ خون تازہ سے آلودہ تھے اور بعض بعض نجومیون نے تیمور بادشاہ کو بتلایا کہ یہ بادشاہ ہوگا اور بڑا رستم ثانی ہوگا بعضون نے بتلایا کہ جلاد و قصائے ہوگا اور بھوتیرون نے جواب دیا کہ چور ہوگا غرضکہ جب تیمور بڑا ہوا تو اسمین سب باتون کا اثر پایا گیا بعض اہل تواریخ بتلاتے ہین کہ تیمور کا باپ شتربان تھا اور بہت سی تاریخ کا ذکر ہے کہ چور تھا اور کوئی بتلاتے ہین کہ تیمور کا باپ بادشاہی لشکر مین پیادہ تھا اور تیمور چوری کرتا تھا تیمور نے شہر ماوراالنہر مین کسی گوال کی ایک بکری چرائی اوس گوال نے تیمور کو تیر سے لنگڑا کر ڈالا لیکن تیمور نے اپنا پیشہ نہ چھوڑا بلکہ اور چالیس بدمعاش اپنے رفیق بنائی اور ملک ملک لوٹ مار کرتا پھرتا تھا مگر تیمور کی قوت و شجاعت و جوانمردی مین ذرا فرق نہ تھا ہر وقت اپنے رفیقون سے کہتا تھا کہ بھائیون مین ایک روز ایسا عظیم الشان بادشاہ ہون گا کہ زمانہ سلف تک مجھ آدمی یاد کرین گے اوس وقت بہت سے رفیق اسکی باتون پر خندہ زنی کرتے تھے اور بہت لوگ اوس پر اعتقاد لاتے تھے قصہ کوتاہ ایک روز تیمور شمس الدین کہ اوس وقت رسیدہ اور صاحب کمال تھا اون کی خدمت مین حاضر ہوا وہ فقیر صاحب عبادت خدا مین مشغول تھا تیمور بڑی دیر تک

اور زکوۃ اور جزیہ اور لوٹ پنجم حصہ لیتا از روئے شرع حلال سمجھکر لیتا ہون قیدیون کو اس وقت کے وزن سے ۳۰ اثار مونگ خوراک ملتی تھی اور نرخ غلہ کا حسب تفصیل ذیل تھا گندم فی من ۴ چیتل جوفی من ۴ چیتل انگور فی اثار ایک چیتل وزیری تنخواہ سالیانہ ۱۲ لاکھ روپیہ تھے تفصیل محصولات معاف شدہ چونگی برغلہ بھول پاٹن کتاب نیل مچھلی روئی صابن صاف ریشم روغن زرد چربی مکان چراگی مویشی قمارخانہ دلالی رقص و مجرہ محتسب کوتوال چودھری زمین بازار وقت برخاست بازار وقت بازار کشادگی۔

المختصر کسیقدر رحیم تھا ۱۳۸۸ع مین ۹۰ برس کا ہوکر مرگیا قطعہ تاریخ وفات

چو فیروز شاہ از جہان رخت بست	بجنت شدہ جلوہ گر مثل ماہ
شہنشاہ صالح بگور خلش	دگر مالک ملک فیروز شاہ ۷۹۰ھ

اس بادشاہ نے عمارتین حسب تفصیل ذیل بنوائین تھین پل برای عبور دریا ۵۰ اعدد مسجد ۴۰ مہمان سرا ۱۰۰ قطعہ مدرسہ ۳۰ قطعہ دار الشفا ۱۰۰ نہر جمنا سے کرنال لیگیا واہ واہ ہزار ہزار آفرین کیگورنمنٹ انگریز بہادر کہ خداوندا اونکا عمل ہمیشہ کے واسطے قایم رکھے کہ متصل گرجا گھر کے کانپور مین بڑے بڑے دیوالہ وشوالہ ہین لیکن واسطے پرستش کے کبھی ممانعت نہین کرتے ہین

ذکر سلطنت متفرقات از غیاث الدین ثانی تا نصیر الدین محمود تغلق و حملہ تیمور شاہ از سنہ ۱۳۸۸ع تا الغایت سنہ ۱۴۱۲ع

بعد وفات فیروز شاہ کے ۱۳۸۸ع کو نصیر الدین باغیون کے خوف سے کشمیر کے پہاڑون مین پوشیدہ ہو رہا اور غیاث الدین تغلق بن نصیر الدین جانشین فیروز شاہ کا ہوا پانچ مہینے اسنے سلطنت کی تھی کہ اراکین سلطنت اس سے ناراض ہوکر اسکو قتل کر ڈالا اور ابوبکر تغلق کو تخت نشین کیا

(ب) ۱۳۸۹ع کو ابوبکر تغلق بعد غیاث الدین تخت سلطنت پر رونق افروز ہوا ایک سال اسنے بادشاہی کی تھی کہ نصیر الدین بن فیروز شاہ و ابوبکر تغلق کا چچا کشمیر کے پہاڑون سے نکل کر ابوبکر کو قید کرکے ۱۳۹۰ع کو آپ تخت ہند کا مالک ہوا اور اسی سال مرگیا

(ج) بعد وفات نصیر الدین کے ۱۳۹۴ع کو اوسکا بیٹا ہمایون تغلق بلقب سکندر کے تخت نشین ہوا

ذکر سلطنت فیروز شاہ تغلق من ابتدای ۷۵۱ھ الی ۷۹۲ھ لغایت ۱۳۵۱ء الی ۱۳۸۸ء

بعد وفات محمد شاہ کے فیروز شاہ تغلق ۷۵۱ھ ۱۳۵۱ء مین تخت نشین ہوا گو کہ لوگون نے اوسکو نہایت رحیم دل تصور کیا ہے لیکن وہ خود فتوحات فیروز شاہی مین لکھتا ہے کہ جب مینے نگرکوٹ اور کانگڑہ فتح کیا تو وہان ہزارہا مندر کھود کر اونکی مورتین شکست کرکے مادہ گاو کی ہڈیان خون سے کرکے برہمنون کے گلے مین لٹکائین تھین اور بالکل میرا حکم تھا کہ کوئی مورت کی پرستش نکرے مندر نہ بناوی اکیروز پرچہ اخبار سے معلوم ہوا کہ ایک برہمن اس شہر مین مورت کی پرستش کرتا ہے فوراً بلوا کر اوسکو قتل کر ڈالا اور چون کہ ہندوون نے جزیہ دینا قبول کر لیا تھا اسلئے اونکی عیال و اطفال کو امان دی گئی تھی مگر چون کہ اب اونھون نے پھر گرد نواح شہر کے مندر بنوائی ہین اسلئے اونکو بلوا کر اونکے سر گروہ کو مین نے قلعہ کے دروازہ پر بیع عیال و اطفال جلوا دیا موضع ملوہ مین ایک کنڈ تھا کہ وہان اندر سال کے میلہ ہوا کرتا تھا مینے سب مندر ڈھوکر تمام سر گروہون اور پنڈتون کو سورتون سمیت جلوا دیا علے ہذا القیاس اوسنے مسلمانان شیعہ کا بھی مانند اہل ہنود کے تمام کتب ہای مذہبی جلوا دین لیکن نہایت افسوس ہے کہ شراب نوشی کے وقت وہ شرع نہ معلوم کہان چلی جاتی تھی ایک روز دو مہاجنان شہر نے نالش کی کہ یہہ چونی آپ کی ٹکسال کی ایک آنہ وزن مین کم ہے بادشاہ نے داروغہ ٹکسال کو بلا کر تحقیقات کیا داروغہ نے ایک آنہ بھر چاندی کو یلے مین پوشیدہ رکھکر اوس چوانی کو گلا کر تول دیا تو برابر چار آنہ بھر وزن مین نکلی مہاجنون کو دروغ نالش کے علت مین سزا دی اور داروغہ کو انعام فاخرہ مرحمت ہوئے تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ ایک روز وقت تقسیم تنخواہ کے سب سواروں کے گھوڑی دیکھی جاتے تھے ایک سوار کا گھوڑا گم ہو گیا تھا بادشاہ نے اس سے استفسار کیا کہ اگر گھوڑا نہین ہے تو محرران سر رشتہ سے کیون نہین رشوت دیکر نمبر لکھوا لیتا ہے اوسنے جواب دیا کہ حضرت سلامت رشوت نہین سے پونچا کہ کسقدر لگیگا اوسنے ایک اشرفی بتلائی فوراً ایک اشرفی جیب خاص سے دیدی تنخواہ کا یہہ حال تھا کہ بعض مرتبہ سپاہیون کو اطلاق نامہ دیدئے جاتے تھے وہ چوتھائی پر مہاجنون کے ہاتھ فروخت کرتے تھے اور مہاجن آدمی پر سوارون کے ہاتھ بیچ ڈالتے تھے فتوحات فیروز شاہی مین درج ہے کہ مینے ۲۲ قسم کے محصول ذیل معاف کرکے فقط خراج زمین یعنے پیداواری کا دسواں حصہ

گریزا اور بادشاہ مع اپنے رفقا کے دب کر ۱۳۲۵ع مین مرگیا اس واردات سے بعضے مورخ گمان کرتے ہین کہ الف خان نے بہ طمع سلطنت بادشاہ کو دھوکھا دیکر مارا اسنے چار برس سلطنت نہایت نیک ذاتی اور خلق کے ساتھہ کی رعایا کو مانند فرزند کے پرورش کرتا رہا دہلی مین قلعہ تغلق آباد اسی کا بنوایا ہے اور سکہ اسکے عہد مین مدور و مثلث تھا اور عبارت ذیل لکھی تھی **جانب اول** السلطان الغازی غیاث الدنیا والدین ابو المظفر **جانب دوم** تغلق شاہ السلطان ناصر امیر المومنین بحضرۃ دہلی سنہ اربع وعشرہ ۷۲۴ھ اور بتمام دہلی اسکی ثنا خوان رہی

تاریخ وفات غیاث الدین محمد تغلق

چون غیاث الدین محمد شاہ ہند ؛ شد ازین دنیای دون بادر دواہ ؛
از دل مسرور سال رحلتش ؛ شد عیان بحر المعانی بادشاہ ؛

ذکر سلطنت فخر الدین بخطاب الف خان محمد تغلق عادل شاہ مین ابتدای سنہ ۱۳۲۵ع لغایت سنہ ۱۳۵۱ع

بعد وفات غیاث الدین کے ۳ شعبان ۷۲۵ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۳۲۵ع مطابق ۱۱ کبرم کو تخت نشین فخر الدین بخطاب الف خان محمد تغلق ہوا بیشتر اسنے سلطنت نہایت عدل و انصاف سے انجام دیا اور علم کی بھی ترقی کرتا رہا اور شجاعت کے بہت کام کیئے دکن کے صوبہ جات کرسنا و نربدا وغیرہ و اودھ و بہار وغیرہ کی بدت سے سرکش تھے فتح کرکے اپنے زیر قبضہ کیئے اور سب راجہ لوگ فی خلش محصول دیتے رہے لیکن کچھہ روز بعد ایسا مجنون و دیوانہ ہوگیا کہ نہایت بیرحم اور بدمزاج ہوگیا اور قتل کی جانب ایسا رجوع ہوا کہ بیگناہ قتل کرتا تھا ایک مرتبہ اسنے ایران پر لشکر کشی کا ارادہ کرکے ۳ لکھہ ۷ ہزار سوار و نکا لشکر جمع کیا مگر بسبب کمی خزانہ کے اس منصوبہ کو فسخ کرکے ایک لاکھہ سوار براستہ نیپال جانب چین کے روانہ کیا لیکن چین تو درکنار رہا اون لاکھہ سوار و نسے ایک بھی سوار برف سے زندہ نہ پھرا اور خزانہ بالکل خالی ہوگیا تب مس کا سکہ چلایا قحط سالی ایسی ہوئی کہ بالکل کشتکاری نہ ہوئی پھر بعد فتح کشمیر کے ۱۳۳۰ع مین حکم دیا کہ بجای دہلی کے دولت آباد تختگاہ مقرر کیا جاوے عام لوگ دہلی سے دولت آباد ہون بڑی تکلیف سکنای دہلی کو ہوئی افسوس کہ دولت آباد تو نہ آباد ہوا مگر دہلی ویران ہوگئی سب لوگ خدا سے پناہ چاہتے تھے کہ ۱۳۵۱ع مین بعد سلطنت ۲۷ برس کے مرگیا سکہ اوسکے عہد مین مدور و مثلث تھا عبارت سکہ **جانب اول** ضرب فی زمن العبد الراجی رحمتہ اللہ محمد بن تغلق **جانب دوم** لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہذہ الدنیا بحضرۃ دہلی فی سنہ سبع عشرین وسبعمایۃ ۷۲۷ھ ہجری

جدول حکومت شاہان خلجی بتذکرہ صدر

نمبر	نام بادشاہ	خطاب	سنہ جلوس	سنہ وفات	وجہ موت	کیفیت
۱	جلال الدین فیروز	خلجی	۶۸۸ھ	۶۹۵ھ	مارا گیا	بخشی سے بادشاہ ہوا رحم دل تھا
۲	علاؤالدین	ایضاً	۶۹۵ھ	۷۱۶ھ	مارا گیا	بڑا بادشاہ ظالم تھا اور غلام زرخرید کے ہاتھ سے مارا گیا پدماوت پر عاشق ہوا تھا
۱	قطب الدین	مبارک شاہ	۷۱۸ھ	۷۲۱ھ	مارا گیا	نمبر ۲ کا فرزند تھا لیکن بے شعور و نالایق تھا خسرو خان غلام نے قتل کیا
۴	خسرو خان	غلام	۷۲۱ھ	۷۲۱ھ دو ماہ	مارا گیا	غلام تھا دو ماہ سلطنت کی

سلطنت خاندان خلجی تمام شد

آغاز بیان سوم ذکر سلطنت خاندان تغلق از ابتدائی ۷۲۱ھ مطابق ۱۳۲۱ء لغایت ۸۱۲ھ مطابق ۱۴۰۹ء

ذکر سلطنت غیاث الدین تغلق من ابتدای ۷۲۱ھ مطابق ۱۳۲۱ء لغایت ۷۲۵ھ مطابق ۱۳۲۵ء

غازی بیگ تغلق نے خسرو خان کو مار کر آپ ۷۲۱ھ مطابق ۱۳۲۱ء کو تخت سلطنت پر اجلاس فرما کر اپنا خطاب غیاث الدین تغلق رکھا اوسنے سلطنت کا کاروبار بہت عقل و انتظام سے انجام دیا اوسی سال اپنے شاہزادہ الف خان کو ولیعہد کیا کار سوداگری کو تقویت دی اہل علم کو اپنے دربار مین جمع کیا الف خان بموجب حکم اپنے پدر کے تلنگانہ پر فوج کشی کی اور وارنگول کو فتح کیا اور وہان کے راجہ کو مع اوسکے قبیلہ کے پکڑ کر دہلی کو روانہ کیا اور غیاث الدین نے بنگالہ جاکر راجہ ترہت کو زیر کیا بروقت واپسی افغان پور مین اپنے فرزند الف خان سے ملا اوس فرزند نے اپنے باپ کی ملاقات کے واسطے تین روز کے عرصہ مین ایک چوبی محل طیار کیا تھا باپ نے واسطے ملاقات فرزند کے اوسمین قیام کیا ابھی ملاقات نہ ہوئی تھی کہ وہ محل خود گر پڑا

محمد شاہ السلطان ہ جانب دویم اسکندر العادل امین الخلافۃ ناصر المومنین دہلی سنہ ۷۱۱ھ
اور جاسوس اسقدر مقرر تھے کہ کیا مجال کہ کوئی شکایت شاہی کرے اور نرخ بازار بادشاہ آپ
دست مبارک سے لکھکر مقرر کرتا تھا اور تمام معافی اور ملکیت وقف ضبط کرلین زمیندار لوگ ہای
ہائے کرتے تھے بڑے بڑے مندر منہدم کروئے زنان ہندو بجز چکی کے اور کسی کام کی نہ رہین سنہ ۱۳۱۶ع
کی درمیان راجہ رام دیو کے داماد نے بزور تیغ سلطنت اسلام کن سے اوٹھادی اور ادھر ملک
کافور نامی غلام زرخریدہ علاالدین ارادہ سلطنت کا کرکے علاالدین کو دغا سے قتل کیا لیکن
مبارک شاہ بن علاالدین سنے اسکو قتل کرکے آپ تخت نشین ہوا سنہ ۱۳۱۶ع

ذکر سلطنت قطب الدین مبارک شاہ من ابتدائی سنہ ۱۳۱۶ع تا لغایت سنہ ۱۳۲۰ع

بعد وفات علاالدین کے ایک سال بلوہ فساد پڑا رہا آخر سنہ ۱۳۱۷ع کو مبارک شاہ تخت نشین
ہوکر اپنے بھائی کو قید کرکے ہلاک کیا اور ایک عظیم فوج سے دکن جاکر ہرپال راجہ کو زندہ
پکڑ لایا اور قتل کیا اسکا خوب دبدبہ سلطنت مین ہوا لیکن اخیر وقت مین عیش و عشرت مین اسقدر
مشغول ہوا کہ زنانہ لباس پہنکر رقص و سرود مین امیرون کے یہان شریک ہوتا تھا سر دربار
رنڈیون کو بہنا دیکر کے کھڑا کرواتا تھا تمام رعایا و سردار اسکی حرکت سے ناراض تھے آخر کو
سنہ ۱۳۲۰ع مین خسرو خان ہندو بچہ و معشوق سلطان نے غفلت مین پاکر مبارک شاہ کو قتل کیا
سکہ اوسکے عہد مین مدور و ثلث جاری تھا جانب اول عبارت ذیل کندہ تھی سنہ ۷۱۸ھ مین
الامام الاعظم قطب الدنیا والدین ابو المظفر خلیفۃ اللہ ✣ جانب دویم مبارک شاہ السلطان
ابن السلطان الواثق ثانیہ امیر المومنین ضرب ہذاہ الفضۃ بحضرت دار الخلافۃ سنہ سبع عشر
وسبعمائیہ ✣ سلطنت خاندان خلجی کی تمام ہوئی ✣

قطعہ تاریخ وفات

چو قطب الدین مبارک شاہ خلجی		بجنت رفت از دنیاے پُر غم
عجب سال وصالش جست مسرور		ز قطب الدین مبارک شاہ عالم

بعد وفات مبارک شاہ کے خسرو خان خود تخت نشین ہوکر صدہا مسجدین توڑ ڈالین اور مسلمانون کو سنہ ۱۳۲۰ع
بڑی تکلیف دینا شروع کیا یہ حال دیکھکر غازی بیگ صوبہ دار ملتان نے اسکو مار کر آپ تخت نشین ہوا

تاریخ وفات شاہ علاالدین ✣ قدرا تعالی بافت در خاطر ہمین ✣ چون علاالدین شہ روشن ضمیر ✣ مشرق صادق بگو تاریخ او ✣ زندہ راشاہ گیر ✣

کہ لوٹ مار کرنے مین سخت تھا اور سکہ اسکے عہد مین مدور و ثلث بعبارت ذیل رایج تھا
عبارت سکہ جانب اول السلطان الاعظم جلال الدنیا والدین ابو المظفر السلطان فیروز شاہ
جانب دویم الامام المستعصم امیر المومنین بحضرۃ دہلی فی سنہ تسعین وستمائۃ

قطعہ تاریخ وفات

چو از دنیا بفردوس برین رفت		جلال الدین حق آگاہ فیروز
وصالش اہل دین شاہ جہانگیر		رقم کن تیز موتے شاہ فیروز
		۶۵ ۵۶

ذکر علاء الدین خلجی من ابتدای سنہ ۱۲۹۵ع تا الغایت سنہ ۱۳۱۶ع

علاء الدین خلجی سنہ ۱۲۹۵ع کو بعد قتل کرڈالنے اپنے چچا کے تخت سلطنت پر اجلاس فرمایا و سنہ ۱۲۹۶ع
مین جلال الدین کے دو شاہزادون کو قتل کرڈالا اور گجرات اوسی سال شامل سلطنت
ہندوستان کیا گیا مغلون نے بڑا فساد اوٹھایا لیکن سب قتل ہوئی اور بال بچے غلام مومنین
فروخت کے گئے رن تھنبور کا راجہ بڑی بہادری سے لڑا لیکن شکست پائی اور تمام لواس
راجہ کا جل گیا لیکن علاء الدین کو اس فتح سے بڑار وپیہ ہاتھ لگا بدہ کی مورت علاء الدین نے
توڑ ڈالی اور تمام پستکین اوس مذہب کی جلادی سنہ ۱۳۱۱ع مین گجرات کی رانی کملادیوی اور
اوسکی لڑکی دیول دیبی جو رام گھڑہ کے راج کمار کو منصوب تھی اور نہایت خوب صورت
بیمثال تھی پکڑ آئی اور داخل محل ہوئی دکن مین متصل سیت بندہ رامی سر مہادیو کی مسجد
بنوادی سنہ ۱۳۱۳ع مین چیتور پر حملہ کرکے رتن سین راجہ کو غارت کردیا اوسکی رانی پدمنی
جو نہایت خوبصورت تھی جل گئی علاء الدین نے تمام ملک غارت کئی اور دعوی پیغمبری کا رکھکر
جدید مذہب جاری کرنا چاہا لیکن کچھ سمجھ بوجھ کر خاموش ہو رہا ہندو مذہب کا جانی دشمن تھا
اور حکم تھا کہ کوئی آدمی بلا اجازت شاہی شادی بیاہ نکرین اور چار پانچ آدمی ایک جگہ نہ بیٹھین
تنخواہ فوج کم کردی مگر نرخ بازار کا بالکل ارزان کردیا جو جنس ایک روپیہ کی تھی آٹھ آنہ نرخ کردیا
بادشاہی فوج مین پانچ لاکھ سوار شمار ہوتا تھا جب مغلون نے اوسپر حملہ کیا ۳ لکھ
سوار اور ۲۷ سو ہاتھی لیکر اونکا مقابلہ کیا اور سکہ مین اپنا لقب سکندر ثانی کندہ کروایا
نقل سکہ شکل مدور خط ثلث جانب اول السلطان الاعظم علاء الدنیا والدین ابو المظفر

جدول شاہان تبدکرہ بالا

نمبر	نام بادشاہ	خطاب	جلوس	سنہ وفات	وجہ موت	کیفیت
۱	قطب الدین ایبک		سنہ ۶۰۲ھ	سنہ ۶۱۰ھ	گھوڑے سے گر کر	شہاب الدین محمود غوری کا خدمتگار زر خرید تھا
۲	آرام شاہ	〃	سنہ ۶۱۰ھ	۰	قید ہوا	ایک سال سے کم بادشاہی کی نمبر ۱ کا بیٹا تھا
۳	شمس الدین التمش	التمش	سنہ ۶۱۰ھ	سنہ ۶۳۶ھ	موت سے	نمبر ۱ کا غلام و داماد تھا نامی بادشاہ ہوا
۴	رکن الدین فیروز شاہ	رکن الدین	سنہ ۶۳۶ھ	سنہ ۶۳۹ھ	قید ہوا	نمبر ۳ کا فرزند تھا اپنی غفلت سے گیا
۵	ملکہ رضیہ بیگم	رضیہ	سنہ ۶۳۶ھ	سنہ ۶۳۹ھ	ماری گئی	نمبر ۳ کی بیٹی تھی
۶	معز الدین بہرام	بہرام شاہ	〃	سنہ ۶۴۱ھ	قید میں مرا	نمبر ۳ کا فرزند ارجمند تھا
۷	علا الدین	مسعود شاہ	سنہ ۶۴۱ھ	سنہ ۶۴۶ھ	مارا گیا	نمبر چار کا فرزند تھا
۸	نصیر الدین	〃	سنہ ۶۴۶ھ	سنہ ۶۶۴ھ	موت سے مرا	نمبر ۳ کا فرزند نہایت نیک تھا
۹	غیاث الدین	بلبن	سنہ ۶۶۴ھ	سنہ ۶۸۶ھ	〃	نمبر ۸ کا وزیر و بہنوئی تھا
۱۰	معز الدین کیقباد	کیقباد	سنہ ۶۸۶ھ	سنہ ۶۸۸ھ	مارا گیا	نمبر ۹ کا بیٹا نہایت ظالم تھا

آغاز بیان دویم سلطنت خاندان خلجیان در ہندوستان من ابتدائی سنہ ۶۸۸ھ مطابق سنہ ۱۲۸۹ع و سمت ۱۳۴۴ بکرم تا لغایت سنہ ۶۹۵ھ مطابق سنہ ۱۲۹۵ع و سمت ۱۳۵۲ بکرم

ذکر سلطنت جلال الدین فیروز شاہ خلجی من ابتدائی سنہ ۶۸۸ھ تا لغایت سنہ ۶۹۵ھ

جلال الدین فیروز خلجی ستر برس کی عمر میں سنہ ۶۸۸ھ کو تخت نشین ہوا اور شاہزادہ کیقباد کو اوسنے ہلاک کیا تواریخ سلف سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نہایت نیک مزاج اور رحم دل تھا اور انصاف نہایت رحم دلی سے کرتا تھا سنہ ۶۹۴ھ میں اوسنے اپنے برادر زادہ علا الدین کو بمعیت عظیم فوج سے راجہ رام دیو پر جسے اب دولت آباد کہتے ہیں بھیجا اوسنے وہاں جاکر اوسے شکست دی اور ۶ سو من سونا اور ۷ من موتی اور ۲ من ہیرے اپنا اسکے ہاتھ لگا دکھن پر مسلمانوں کا یہ اول حملہ ہی سنہ ۶۹۵ھ میں علا الدین برادر زادہ بادشاہ سے سرکش ہوگیا اور جلال الدین خلجی کو فریب دیکر قتل کر ڈالا جلال الدین کی رحم دلی کا حال امیر خسرو اپنی تاریخ میں لکھتا ہے کہ چور روسے قسم لیکر ملا سزا دہی رہا کر دیتا تھا لیکن بابو شیو اپرشاد ستارہ ہند کی تاریخ میں لکھا ہے

ملازم نہ رکھا اور قوم میواتی ایسی کش ہوئی کہ دن دوپہر لوٹ مار کرنے لگی گو کہ تنبیہ اونکو کامل دی گئے لیکن وہ موقع پاکر اپنی حرکت سے باز نہ آئی ۱۲۸۶ء مین اسکا بڑا شاہزادہ محمد مغلون کے ہاتھ سے جنگ مین مارا گیا کہ بادشاہ بھی رنج مین اوسکے دس روز بعد مر گیا اسکے عہد مین بڑے بڑے فاضل دہلی مین جمع تھے اور سکہ سیم اسکے عہد مین مدور و ثلث تھا اور عبارت ذیل کندہ تھی) جانب اول) السلطان الاعظم غیاث الدین والدین ابو المظفر بلبن السلطان) جانب ثانی) الامام المستعصم امیر المومنین ہذا ہو الفضتہ نحضرۃ دہلی

ذکر سلطنت معز الدین کیقباد از ابتدای ۱۲۸۶ء تا الغایت ۱۲۸۸ء

بعد وفات غیاث الدین کے ارکین سلطنت نے واسطے تخت نشینی کے اوسکے شاہزادہ قراخان کو کہ صوبہ دار بنگالی کا تھا تجویز کیا مگر اوسنے انکار کیا تب اسکے بیٹے معز الدین کیقباد کو ۱۲۸۶ء مین تخت نشین کیا عمر اوسکی اٹھارہ برس کی تھی شباب جوانی مین جو حکومت مملکت دستیاب ہوئی عیش و عشرت مین مشغول ہوا بجای عالم و فاضل کے شہر مین بھانڈ تال سازاور رنڈیان رہسدماری بھڑوی وغیرہ نظر آنی لگے اور حضرت سلامت کی دربار مین اونکی بڑی قدر منزلت تھی مسجدون مین ناقص کام ہونے لگا ظلم سے رعیت بیزار ہوئی امیر امرا گبرائی باپ قراخان بنگالے سے واسطے نصیحت کو دہلی مین آیا تین مرتبہ آداب تسلیمات بجا تا رہا لیکن بھہ بدبخت لڑکا ہرگز باپ کی تعظیم کو نہ اوٹھا جب نقیب نے عرض کیا کہ قراخان حاضر ہے تب اوٹھکر ملا اور دس روز رکھکر رخصت کیا اور اسکی نصیحت پر ذرا لحاظ نہ کیا آخر کو بیماری فالج مین گرفتا ہوا اور بالکل حیطاقت ہوگیا اور ادھر سب لوگ جلال الدین خلجی بخشی الملک سے راضی تھے اوسنے رات کو شاہزادہ کیومرث کو قید کرکے بادشاہ کو ماری گھونسون و لاٹھیون کے مار ڈالا اور کمل مین باندہ کر دریای جمن مین ۱۲۸۸ء کو پھینکدیا اسنے سلطنت کل دو برس کی اوسکے عہد مین سکہ سیم مدور و ثلث جاری تھا اور عبارت ذیل کندہ تھی) جانب اول) السلطان الاعظم معز الدنیا والدین ابو المظفر ابن السلطان بغرشاہ) جانب ثانی) الامام المستعصم امیر المومنین ہذا ہو الفضتہ شہرۃ الدہلی ✦ قطعہ تاریخ وفات

چون معز الدین شاہ کیقباد ✦ رفت از دنیا بجنت شاد و کام ✦ ۱۲ اگستر چون بسال رحلتش ✦ ہم معز الدین شاہ نیکنام

سلطنت خاندان غلامان غوری کی یہان سے تمام ہوئی

بھر جاتا تھا اور سبکی قدر مترتب کرتا تھا ایکروز ایک امیر دربار کو اپنا لکھا قران دیکھلایا اوسمین ایک جگہ غلطی نکالی بادشاہ نے فوراً قلم سے وہان حلقہ بنا دیا اور جب وہ چلا گیا چاقو سے وہ حلقہ بگاڑ دیا بلبن نے عرض کیا کہ حضور نے بیشتر کیون حلقہ بنایا کہ اب تراشنا پڑا جواب دیا کہ ای بلبن درحقیقت یہہ لفظ صحیح تھی لیکن اگر موجب کہنی اوس امیر کے ایسا غلطہ نہ قبول کرتا تو اوسکا دل رنجیدہ ہوتا درحقیقت یہہ بادشاہ درویشی سلطنت مین کرتا تھا ۶۶۴ھ مین بعارضہ لرزہ کی وفات پائی وقت وفات کے تمام رعایا اوسکے واسطے نالان رہی سکہ سیم اسکے عہد مین مدور تھا اور اسکے اوپر بخط ثلث جانب اول عبارت ذیل کندہ تھی السلطان الاعظم ناصر الدنیا والدین ابو المظفر محمود بن السلطان وطرف ثانی فی عہد الامام المستعصم امیر المومنین +

ذکر سلطنت غیاث الدین بلبن از ابتدای ۶۶۴ھ الغایت ۶۸۶ھ

بعد وفات ناصر الدین کے ۶۶۴ھ کو غیاث الدین بلبن نے حسب الوصیت شاہ مرحوم کے تخت شاہی پر اجلاس فرمایا اور اسکی منصفی نے ایسی شہرت پائی کہ ایران و تاتار کی بادشاہون نے درخواست محبت کی بھی دہلی کو اسکے عہد مین خوب رونق ہوئی ۶۷۹ھ مین تغلق صوبیدار بنگالہ نے سرکشی پر کمر باندھی مگر فخر الدین سردار شاہی نے اوسکو فوراً گرفتار کر کے قتل کیا اسکی ناموری سنکر بہت سے شاہزادہای ولایت افغانستان و ایران و کشمیر وغیرہ سے بسبب خوف باغیان کے اسکے پناہ مین آئی اور اسنے سبکی خاطرداری و پرورش کی اور اونکے نام پر دہلی مین سمرقندی کاشغری کشمیری وغیرہ نام کے محلہ آباد کئے کہ ہنوز موجود ہین شراب نوشی اوسکے عہد مین بالکل بند تھی اور آپ بھی شراب نہ پیتا تھا بلکہ تمام روز نماز روزہ مین گذرانتا تھا جمعہ کو بعد فراغت نماز کے آپ فاضل و امیرون کی ملاقات کو اونکی مکان پر جاتا تھا اور سواری اسکی بڑی تزک و احتشام سے نکلتی تھی اور پانسو آدمی تلوار برہنہ لیکر ہمراہ سواری کے چلتے تھے اپنے دربار مین چھوٹے سے بڑے درجہ تک سب فاضل و عالم محرر و ملازم نوکر رکھے تھے ایک روز مہابت خان صوبہ دار اودہ نے نشہ شراب مین ایک قلی کو مار ڈالا اور بادشاہ کو اسکی خبر ہوئی فوراً عہدہ سے برخاست کر کے پانسو تازیانہ صوبہ دار کی لگا کر جملہ املاک ضبط کر کے حوالہ اوس قلی کی عورت کی کیا لیکن اخیر وقت مین اوسنے ہندوون سے اپنا منہ پھیر لیا اور کسی ہندو کو دفتر شاہی مین

۵۱ تاریخ دہلی مین لکھا ہے کہ وقت وفات کے وصیت کی تھی کہ بعد وفات کے میرے بدن مین رسن باندھ کر گھسیٹنا غار مین بند کر دینا چنانچہ بعد وفات سیاہ پار چہ اسکے منہ پر باندھ کر اور جنازہ کو کشان کشان غار تک لیجا کر قربانی کی قطعہ تاریخ وفات ناصر الدین چونکہ محمود رفت بدار الفنا شد

حاکم قلعہ بیٹنڈا کا عاشق تھا اوس نے اپنے نکاح مین لاکر ایک لشکر جرار سے معزالدین پر حملہ آور ہوا لیکن شکست کھاکر بھاگ گیا اور رضیہ بیگم قید ہوئی اور قیدخانہ مین ۶۳۹ھ مین مرگئی

قطعہ تاریخ وفات

چون رضیہ بمرضی خلاق، کرد رحلت ز دار حزن وملال، ماہ لاثانی است ترحیلش، ملکہ ملک جنت آمد سال

۳ معزالدین بہرام شاہ بن شمس الدین ۶۳۷ھ کو تخت نشین ہوا مگر دو برس سلطنت کرنے کے بعد بلوائیون نے اسکو ۶۴۱ھ مین قتل کرڈالا کیون کہ یہہ شخص بڑا ظالم تھا **قطعہ تاریخ وفات**

رفت در جنت ز داربی ثبات، چون شہ اہل زمین بہرام شاہ، سال ترحیلش بگو اہل عرات، بار دیگر پاک بین بہرام شاہ

۴ معزالدین کے بعد پوتا شمس الدین کا علاءالدین مسعود بن رکن الدین فیروز شاہ ۶۴۱ھ مین تخت نشین ہوکر اپنے چچا ناصرالدین کو صوبہ داری بھٹرائچ پر سرفراز فرمایا اور اوسنے اوسکو وہان جاکر بنگالہ کے نزدیک قتل کرڈالا اسنے سلطنت ۶۴۱ھ سے تا غایت ۶۴۹ھ تک انجام دی +

ذکر سلطنت ناصرالدین محمود بن شمس الدین التمش من ابتدای ۶۴۹ھ لغایت ۶۶۴ھ

۶۴۹ھ مین ناصرالدین محمود تخت نشین ہوا اور چونکہ اس شخص نے ایام خوردسالی مین اپنی مادر تاکید ہاتھ سے بڑی تکلیف پائی تھی اور مزاسختی سے بخوبی واقف تھا اسواسطے نہایت آشتی سے حکومت کرتا تھا کہ کسیکو تکلیف نہ ہو اور نکاح ایک بی بی سے کرکے دوسریکی ہوس نہ رکھتا تھا اور اپنا کام آپ کرلیتا تھا طعام پزی سپرد بیگم کے تھا طعام بھی سادہ کھاتا تھا فقط دال روٹی یا گوشت سی کام تھا ایک روز بی بی نے درخواست انگیز کی کی فرمایا کہ ملک خدا کا اور خزانہ شاہی مجھ امانت ہی میرا نہین اوسمین خیانت کرنا گناہ ہے تم خود پکالیا کرو اور کار سلطنت اپنے بھنوئی الف خان غیاث الدین بلبن کو وزیر کرکے سپرد کردیا تھا وہ نہایت شجاع اور خردمند آدمی تھا اور ہمیشہ خیرخواہ اپنے سالی کا رہا کرتا تھا اوسنے غزنی کو فتح کرکے داخل سلطنت ہندوستان کیا ہلاکو خان کا لشکر اسیکی عہد مین ہندوستان آیا بادشاہ فی دوہزار ہاتھی اور پچاس ہزار سوار اور دو لکھ پیادہ واسطے پیشوائی کے بھیجے وہ لشکر عروج ناصرالدین کا دیکھکر الٹے پیر لوٹ گیا اور اس بادشاہ کا ایسا خوش اقبال نصیب تھا کہ جدھر اسنے حملہ کیا فتح پائی اور کسی پرتندی و سخت مزاجی کرنا بالکل نہ جانتا تھا اور دربار بھی اسکا فاضل و عقلمندون سے

وخردمند دیکھکر اپنی لڑکی اسکو بیاہ دی اور صوبہ بھار کا صوبہ دار بنایا اور بعد وفات قطب الدین کے اسنے اپنے سالی کو قتل کرکے ۱۲۱۰ع مین آپ تخت نشین ہوا اور اسی عرصہ مین چنگیز خان بادشاہ افغان شاہ جلال الدین کو بھگاتا ہوا کسیقدر فوج لیکر سندھ کی پار اوتر آیا لیکن شمس الدین بڑا عاقل تھا چنگیز خان سے بامحبت پیش آیا اور عرض کیا کہ آپ ہوا یہان کی خلاف مزاج آپ کی ہے شاہ افغان شکایت آب ہوا کی سنکر واپس لوٹ گیا اور ادھر شمس الدین ذی اپنی حکومت تمام ہند مین سندھ سے بنگالہ تک پہونچادی اور گوالیار وغیرہ بھی خراج گذار ہوگئے اوجین مین بکرم کے عہد کا مندر کال نیم جی کا کہ جو سوگز کا لمبا اور مشہور عبادت گاہ اہل ہنود کی تھی شکست کرکے مورت مسجد مین لگوادی اور شاہ بغداد کی خلیفہ نے اسکو خطاب بادشاہی کا عطا فرمایا اسکے عہد مین درمیان دہلی کے اچھے اچھے فاضل وکامل لوگ جمع ہوئے تھے ایکھزار روپیہ ہر سال شاعران کامل کو عطا ہوتا تھا اسنے دہلی مین شمس مینار و شمسی تالاب وبہت سی مسجدین بنوائین کہ بعض بعض فی الحال موجود ہین غرضکہ اسنے نہایت شجاعت اور خردمندی سے سلطنت کرکے ۱۲۳۶ع مین مرگیا اور قبر اسکی نزدیک شمس مینار کے بنی ہے بعد وفات شمس الدین کے اوسکا بیٹا رکن الدین فیروز شاہ ۱۲۳۶ع مین تخت نشین ہوا مگر بسبب مے خواری وحرام کاری کے جملہ اہل سلطنت ورعایا اس سے ناراض تھی ایکمرتبہ رکن الدین واسطے تنبیہ ملکہ اعزاز الدین حاکم ملتان کے جانب پنجاب کے آپ تشریف لیگیا اور ادھر اراکین سلطنت نے رضیہ بیگم بنت شمس الدین صمشیرۂ رکن الدین کو تخت نشین کیا اور رکن الدین کو قید کرلیا وہ اندر زندان خانہ کے ۶۳۴ ہجری مین مرگیا ۱۲۳۹

ذکر سلطنت ملکہ رضیہ بیگم بنت شمس الدین من ابتدائی ۱۲۳۶ع لغایت ۱۲۳۹ع

ناظرین تواریخ پر واضح ہو کہ رضیہ بیگم بنت شمس الدین ۱۲۳۶ع مین مردانہ لباس زیب بدن کرکی تخت نشین ہوئی اور یہہ اول مرتبہ خاندان اسلام سے عورت شاہ ملک ہوئی ہے اور یہہ شاہزادی نہایت جوانمرد وعادل تھی مانند باپ کے سلطنت کرتی رہی لیکن ایک حبشی پر کہ داروغہ گھوڑون کا تھا عاشق ہوگئی اور اوسکو امیر الامرا مقرر کیا اسی وجہ سے تمام ارکان سلطنت اس سے بیزار ہوکر تخت بدر کردیا اور معز الدین بھرام اسکی چھوٹی بھائی کو تخت نشین کیا اور ادھر رضیہ بیگم پر

محاصرہ کیا لیکن کسیقدر ملک فتح ہوا تھا کہ شہاب الدین کو کسی ضرورت سے پھر غور واپس جانا پڑا اور ۶۰۲ھ مین پھر ہندوستان آیا تھا کہ سندہ کے کنارے رات کو قیدیون کے وارثون نے اوسکو تلوار سے قتل کیا اور ۵ من خالص ہیرا لوٹ لیگئے + غوری کے تخت پر اوسکا برادر زادہ محمود غوری تخت نشین ہوا اور ہندوستان مین اسکا غلام قطب الدین جسکو غور سے خطاب شاہی مل چکا تھا بادشاہ ہوا مگر اسکا خاندان بلقب خاندان غلامان مشہور ہوا

بیان اول سلطنت خاندان غلامان از قطب الدین ایبک ۶۰۲ھ تا لغایت ۶۸۸ھ ذکر بادشاہی قطب الدین ایبک

قطب الدین ایبک کی کیفیت اسطرح پر ہے کہ شہر نیشاپور کے درمیان کسی دولتمند نے اوسکو بطور غلام کے خریدکیا تھا اور کسیقدر علم عربی و فارسی بھی اسکو تعلیم دیتا رہا لیکن اوسکی عمر نے وفا نکی اور بعد وفات اوس دولتمند کے اسکے وارثون نے اسکو ایک سوداگر کے ہاتھ فروخت کر ڈالا مگر چونکہ طالع قطب الدین سکندر تھا اوس سوداگر نے بادشاہ محمد غوری کو بطور تحفہ کے نذر گذرانا اور شہاب الدین محمد غوری نے اسکو لئیق اور صاحب علم دیکھکر ۵۹۲ھ مین تخت نشین ہندوستان کا بنایا یہ بادشاہ بہادر اور عادل و فیاض تھا چار برس سلطنت کرکے ۶۰۷ھ مین مرگیا

ذکر سلطنت آرام شاہ من ابتدای ۶۰۷ھ تا لغایت ۱ ماہ

بعد وفات قطب الدین ایبک کے آرام شاہ بن قطب الدین ۶۰۷ھ مین تخت نشین ہوا اور ۱۱ ماہ سلطنت کرکے اپنے بہنوئی شمس الدین التمش کے ہاتھ سے مارا گیا +

بیان شمس الدین التمش من ابتدای ۶۰۸ھ لغایت ۶۳۶ھ

قطب الدین ایبک نے شمس الدین التمش کو ایکہزار روپیہ کا بزمرۂ غلامان کے خرید کیا تھا لیکن شمس الدین بیٹا شریف خاندان کا تھا اور قطب الدین نے اسکو بلند اقبال

جنکو شہاب الدین ہندوستان سے قید کر لیگیا تھا وہین کے وارثون نے قتل کیا ۶۰۲ھ تاریخ وفات شہاب الدین محمد غوری صاحب سریر ۵۹۸ھ ۶۰۳ھ تاریخ وفات قطب الدین ایبک + سلطنت پناہ ۶۰۷ھ

ہندوستان مین سلطنت اسلام کی قایم کرنے والا شہاب الدین محمد غوری ۱۱۹۱ء مین
ایک بڑی اعظم فوج سے دہلی پر حملہ آور ہوا اور قریب کرنال کے پرتھی راج مہاراجہ دہلی سے
بڑی عظیم الشان لڑائی ہوئی اور پرتھی راج نے محمد غوری کو شکست دیکر بھگا دیا لیکن
اس لڑائی مین فتح پانے سے پرتھی راج کو بڑا غرور ہوا اور بالکل بیڈر ہو کر بادشاہی کرنے لگا
اور بہت سی شادیان کر کے عیش و عشرت مین مشغول ہوا ادھر راجہ جے چندر راٹھور
والی قنوج پرتھی راج اپنے موسی زاد بھائی کو ننگ پال کے گود نشینی کا حال سنکر اور عروج دیکھکر
بڑے حسد مین آیا اور اپنی دختر کا سویمبر قایم کر کے پرتھی راج کو نہ بلوایا بلکہ اوسکی طلائی
تصویر بنا کر غلام گردش مین رکھدی پرتھی راج یہہ حال سنکر ایک بڑی فوج سے قنوج پر حملہ آور ہوا
اور جے چندر کو شکست دیکر سویمبر سے اوسکی دختر زبردستی لیگیا مگر اس لڑائی مین پرتھی
راج کے بڑے بڑے نامی سردار کام آئے اور ادھر شہاب الدین محمد غوری نے ۱۱۹۳ء مین
بڑا لشکر جمع کر کے پرتھی راج پر حملہ کیا گو پرتھی راج کا اس مرتبہ کوئی مددگار نہ تھا مگر تاہم
۳۰ ہزار ماتھی اور ۳ لاکھ سوار اور بیشمار پیدل جمع کر کے شہاب الدین کا مقابلہ کیا مگر بادشاہ
غزنی نے دغا سے پرتھی راج کو شکست دیکر زندہ گرفتار کر لیا اور چھوڑ دینے کے قتل کروالا اور
دہلی مین اپنا غلام قطب الدین کو چھوڑ کر اور کسیقدر جنگی فوج اسکی مدد کیواسطے چھوڑ کر آپ
غزنی لوٹ گیا قطب الدین نے دہلی و کویل پر اپنا قبضہ کیا اور اس مرتبہ شہاب الدین
بہت سے ہندو پکڑ لیگیا اور غزنی جاکر اونکے خون کے گارے سے اپنا ایوان شاہی دھویا

گو کہ شہاب الدین کے پیشتر اہل اسلام ہندوستان پر آئے مگر بجز لوٹ کے کسی نے تخت پر اپنا قایم مقام
نہین قایم کیا اور شہاب الدین نے یہان اپنا تخت پر قایمقام قایم کیا اسوجہ سے بانی سلطنت اہل اسلام
بھی ہے مدزمانہ سلف مین چھتریون کی شادی لڑکی کی سویمبر کر کے ہوتی تھی چنانچہ یہہ اخیر سویمبر جگ ہے
شہاب الدین پیشتر بھاگا جس مین پرتھی راج کی لشکر کو یقین ہوا کہ بادشاہ بھاگ گیا اور اخیر وقت رات کو سندھا کی یاد آئی

۱۱۹۴ء مین محمد غوری نے قنوج پر حملہ کیا اور جے چندر راجہ قنوج کا قطب الدین کے
تیر سے مارا گیا اور بنارس تک یہہ ملک شہاب الدین کی قبضہ مین آیا بنارس مین محمد غوری
نے ایک ہزار مندر نیست و نابود کر دئے ۱۱۹۵ء مین شہاب الدین نے گوالیار کا

بعد وفات ابراہیم کے مسعود ابن ابراھیم نے ۱۶ برس سلطنت نہایت امن امان سے کی اوسکے بعد اوسکا بیٹا ارسلان تین برس مالک ملک رہکر بھرام اپنے بھائی کے ہاتھ سے قتل ہوا بھرام نے ۲۵ برس سلطنت کی مگر اسکے کوئی اولاد نہ تھی ایک لڑکی تھی اوسکی شادی قطب الدین غوری سے کردی مگر تھوڑی عرصہ کے بعد بھرام قطب الدین سے ناراض ہوا اسوجہ سے ۵۸۶ھ ع مین اوسکو قتل کرڈالا

غور ایک شہر قندہار سے ۸ منزل آگے ہے اور وہان کے بادشاہ ہمیشہ سے علیحدہ ہوتے رہے ہین مگر محمود اونسے خراج بھی لیتا رہا تھا وہان کے متوطن غوری خطاب سے پکارے جاتے ہین

قطب الدین کے قتل کی خبر سنکر اوسکا بھائی سیف الدین غور سے ایک لشکر لیکر بھرام کا مقابلہ کیا اور بھرام نے اوسکو قید کرکے قتل کرڈالا اور آپ غزنی وغور دونوکو ایک سلطنت کرکے تخت نشین ہوا یہہ حال جب علاؤالدین برادر سیف الدین کو معلوم ہوا تو اوسنے بھرام کو شکست دیکر ہندوستان بھگایا اور راستہ مین بھرام مرگیا

اسطرح سے خاندان غزنی کی حکومت دریائے سندہ ممالک مغربیہ سے خارج ہوئی فقط

بھرام کا بیٹا خسرو شاہ لاہور مین آیا اور اس شہر کو اپنا دارالسلطنت بنایا تھا کہ اسی درمیان مین علاؤالدین غوری کی عملداری غزنی مین ہوگئی اور اوسنے غزنی یہان تک لوٹی اور تباہ کی کہ اوسکا خطاب جہان سوز مشہور ہوا خسرو شاہ اسکی خوف سے بیمار ہوکر مرگیا بعد وفات خسرو شاہ کے خسرو ملک تخت نشین لاہور کا ہوا اور ادھر بعد وفات علاؤالدین کے بھائی محمود غوری نے ۵۸۹ھ ع مین جانشین ہوکر لاہور خسرو ملک سے فتح کرلیا اور خسرو ملک کو قتل کرڈالا اسکی قتل سے خاندان محمود غزنوی کا بالکل تمام ہوگیا اور سلطنت خاندان غوری مین آگئی

التماس مؤلف

چمن اول مین ذکر فرمانروایان ہند ماسلف تا محمود غزنوی کے خاندان کا بہت صحت و درستی سے تالیف کیا گیا مگر دانشمندان زمانہ سے امید ہے کہ اپنا خادم مؤلف کو تصور فرماکر اگر سہو و غلطی دیکھین تو درست کرین

آغاز چمن ثانی از خیابان اول آغاز چمن دویم بیان سلطنت شہاب الدین محمد غوری ۵۸۹ھ ع تا ذکر شاہ سراج الدین ابوظفر ۸۳۷ھ ع

آنکہ محمود غزنوی بود ۔ واقف سر معنوی بود ۔ بسان شفقار آن خدیو زمان ۔ ناتمم گفت شاہباز جنان ۔ سنہ ۴۲۰ ہجری مطابق ۲۹ اپریل سنہ ۱۰۲۹ عیسوی

مختلف روایات بعد وفات محمود غزنوی بابت ملک غزنی

سلطان محمود کے دو شاہزادی تھے سلطان محمد بڑا اور سلطان مسعود چھوٹا تھا اور سلطان محمود نے حکومت مشرقی پر سلطان مسعود کو حاکم کر دیا اور ماوراء النہر سلطان محمد کو دیا اور مزاج سلطان محمد کا نہایت رحیم و کریم تھا مگر مسعود مانند اپنی باپ کی تھا لیکن بعد وفات محمود غزنوی کے سلطان محمد تخت نشین غزنی کا ہوا اور سلطان مسعود نے بھی تخت پدر کا دعوی کر کے سلطان محمد کو مغلوب کیا اور نابینا کر کے آپ تخت نشین ہوا اور اکثر چند مرتبہ ہندوستان پر حملہ آور ہوا اور کسیقدر زر و جواہر لوٹ لیگیا اور صوبہ داری بلخ اپنے بڑے شاہزادی مودود کو دی ۴۲۱ھ مین ترکمان لوگ ایکبارگی غزنی پر حملہ آور ہوئی اونکی خوف سے مسعود نے کل خزانہ اونٹون پر لدا کر جانب پنجاب کی روانہ ہوا راستہ مین فوج باغی ہو گئے اور بادشاہ کو قتل کر کے سلطان محمد نابینا کو تخت نشین کیا ۔

بیان مودود بن مسعود ۔

جب مودود بن مسعود صوبہ دار بلخ نے اپنے باپ کی خبر قتل کی سنی فوراً سلطان پر لشکر کشی کر تخت پدر فتح کر کے آپ تخت نشین ہوا لیکن اوسکی عہد مین ہندو راجون نے پھر ہانسی و لاہور وغیرہ عملداری اسلام سے فتح کر کے اپنی عملداری قایم کی اور مودود نو برس سلطنت کر کے ۴۳۹ھ مین مرگیا بعد اوسکے چار بادشاہ ۵۸۳ھ تک متواتر ہوئے مگر اونکا بیان لاحاصل ہے فقط

۵۸۳ھ مین سلطان ابراہیم تخت غزنی پر رونق افروز ہوا یہ بادشاہ بڑا پرہیزگار اور عادل تھا لیل و نہار شغل قران تھا کئی قران لکھکر اپنی کعبہ شریف بھیجا اسنے ہندوستان پر بھی حملہ آور ہوا اور قریب ایک لکھہ ہندو کے ولایت قید کر لیگیا ۴۲ برس اوسنے سلطنت کی سنہ ۱۰۹۸ عیسوی مین مرگیا ۔

سومناتھ[۵۱] مہادیو کا بڑا عالیشان مندر بنا تھا اور نہایت عظیم الشان تیرتھ ہندو قوم کا تھا ۵۶ ستون ساگون جواہر سے جڑے ہوی بنے تھے اور دو سو من بھاری زنجیر مین گھنٹہ لٹکتا تھا اور دو ہزار موضع اوسکی پرستش کیواسطے معاف تھی اور دو ہزار پنڈت وہان پوجاری رہتے تھے محمود غزنوی اسکی تعریف سنکر ماہ ستمبر ۱۰۲۴ع مین غزنی سے کوچ کیا اور ماہ اکتوبر مین ملتان پہونچا اوس مرتبہ محمود کے ہمراہ ۱۲ ہزار ستر فقط بار برداری کا تھا بادشاہ ملتان وغیرہ لوٹتا ہوا براہ ریگستان کے داخل سومنات ہوا اور ایدھر کالینجر و قنوج و دہلی وغیرہ کے تمام راجہ اپنی اپنی فوج غفیر سے واسطے حفاظت مندر کے جمع تھے مگر سلطان محمود کا لشکر فتحیاب ہوا اور راجہ لوگ بھاگے محمود مندر کے اندر گیا تب پنڈتون نے عرض کیا کہ آپ محصول جو طلب کرین سو ہم ادا کرین گے لیکن مورت کو نہ توڑئے لیکن محمود نے جواب دیا کہ بت شکن ہون مین بت فروش نہین یہہ کہکر مورت توڑ ڈالی تو مشہور ہے کہ مورت کے اندر سے بے شمار جواہرات نکلا محمود نے اوس مورت کا ایک ٹکڑا مدینہ کو بھیجدیا اور باقی ٹکڑے غزنی مین مسجد کی سیڑھی مین لگائی اسمرتبہ محمود ہندوستان سے دس کرور سے زیادہ لے گیا +

۵۱ ایک دروازہ سومناتھ کے مندر سے لیگیا نہایت قیمتی گو کہ آدمی اوسکو شبہا صندل کا بتاتے ہین لیکن وہ شناخت سے نہین پہچانا جاتا ہے گا کس چیز کا ہے وہی دروازہ ۱۸۴۲ع مین محاربہ کابل کے زمانہ مین سرکار انگریز بہادر کے ہاتھ قلعہ غزنی سے لگا اب کلکتہ یا الہ آباد مین موجود ہے +

حال وفات محمود غزنوی

اسی حملہ کے بعد پھر محمود ایکمرتبہ پنجاب تک آیا اور جاٹون کو سزا دیکر واپس چلا گیا ۱۰۲۷ع مین بیمار پڑا اوسوقت اپنا کل خزانہ اور اسباب لوٹ کا جمع کر سکے بڑی دیر تک روتا رہا اور مر گیا +

۵۲ محمود غزنوی کے یہان شاعر فردوسی مؤلف شاہنامہ فارسی اور عنصری و انوری خان جسکو بغداد کے مامون رشید نے بھیجا تھا نہایت مشہور تھے لیکن محمود بڑا ظالم بادشاہ تھا و اہل ہند کا سخت دشمن جانی تھا تاریخ وفات محمود غزنوی تحقیق معلوم نہین کہ وہ کیون رویا تو ظلم اپنا یاد کرکے یا چھوٹنے کا غم

مین ایک لکھ سوار و بیس ہزار پیدل ہمراہ تھا محمود اس مرتبہ اپنا لشکر اچانک سامنے قنوج کے لے آیا مہاراجہ قنوج سے کچھ نہ ہوسکا فوراً معہ عیال و اطفال کے دربار سلطانی مین حاضر ہوا اور اطاعت بادشاہ کی قبول کرکے محمود نے راجہ قنوج کی بڑی عزت اور توقیر کی اور تین روز تک قنوج[1] مین مقیم رہکر راجہ قنوج کا مہمان رہا وقت رخصت کی بادشاہ نے راجہ سے اقرار کیا اگر تم اور تمہارے وارث ہمسے سرکش نہ ہون گے تو جب تم یا تمہارے وارث مدد سلطانی چاہین گے فوراً غزنی سے ملیگی چنانچہ راجہ قنوج کو ہر طرح سے تسلی دیکر متھرا مین داخل ہوا اور خوب لوٹا چنانچہ بھالنسی ایکسو ستتر فقط طلائی و نقرئی شکستہ موزنین لیگیا اور مھابن کے راجہ کی بالکل نیست و نابود کردی اور ۵۳ آدمی ہندوستانی غلام بنا کر غزنی کو لے گیا +

[1] قنوج کی تعریف اوسوقت کے لوگ بہت کچھ تحریر کرتے ہین کہ یہہ شہر پندرہ کوس کو شہر پناہ کا تھا اور ۳۰۰۰۰ دوکان پتبولی کی تھی مگر اب قصبہ ہے اگر محمود نے اپنی عمر مین نیکنامی کا کام کیا تو یہی ہے علاوہ اسکی اور نہین ہے

حملہ ۱۰ سنہ ۴۲۲ ع

راجہ کالینجر و بندیل کھنڈ کو یہہ امر نہایت زبون معلوم ہوا کہ راجہ قنوج نے اطاعت سلطان کی قبول کرلی اسیوجہ سے اوسنے ایک لشکر غفیر سے قنوج پر حملہ کیا اور مہاراجہ قنوج نے شاہ محمود سے مدد چاہی لیکن قبل پہونچنے محمود کے کالینجر نریس نے راجہ قنوج کو قتل کر ڈالا تھا بادشاہ ذی موسم گرمی کا دیکھکر کالینجر پر چڑھائی نہ کی قنوج کا بندوبست کرکے واپس لوٹ گیا +

کالینجر[2] کا قلعہ نہایت مستحکم بنا ہے

حملہ ۱۱ سنہ ۴۲۴ ع

گیارہوین حملہ مین محمود نے راجہ کالینجر کو شکست دیکر انندپال کے جانشین راجہ جیپال دوم والی لاہور کو کہ سرکش تھا قید کرکے لاہور صوبہ غزنی مقرر کیا فقط

حملہ ۱۲ سنہ ۴۲۴ ع سمت ۱۰۷۷ بکرم سنہ ۴۱۵ ھ

ہندوستان مین متصل گوجرات کے جانب جنوب سمندر کے کنارے

وقنوج و دہلی وغیرہ کے سب راجہ معہ لشکر وخزانہ کے پنجاب مین موجود تھے جب محمود فی لشکر راجہ پنجاب کا اوس اوج پر پایا تو دلمین مہراسان ہوا لیکن خدا کو یاد کرکے ایکبارگی حملہ کیا اور اد ہرانند پال کا ہاتھی ایسا زخمی ہوا کہ میدان سے پیچھی کو بھاگا اور فوج راجہ کے راجہ کو بھاگتا سمجھکر سب بھاگی محمود نے موقع پاکر تعاقب کیا اور سب کو شکست دیکر نگرکوٹ شہر جہان جوالامکھی دیبی کا مندر تھا جالوٹا اور وہان سے ساتھ لکھہ دینار و ۷ سو من طلائی ونقرئی اسباب و ۲ سو من خالص طلا و ۲ ہزار من چاندی اور ۲۰ من جواہرات وغیرہ محمود کے ہاتھہ لگا کیون کہ اوس معبدگاہ مین راجہ بھم کے وقت کا خزانہ جمع تھا محمود یہہ سب لیکر غزنی واپس گیا فقط [1]

حملہ ۵ سنہ ۴۰۱ھ

ابوالفتح لودی نے پھر بغاوت اختیار کی اسوجہ سی محمود کو پھر ہندوستان آنا پڑا اور ابوالفتح کو قید کرکے غزنی لیگیا

حملہ ۶ سنہ ۴۰۱ھ مطابق سنہ ۱۰۶۶ بکرم و سنہ ۴۰۱ھ

سلطان محمود نے تھانیسر جو متصل پنجاب کے ہے اوسکی تعریف سنکر قدرے فوج لیکر ہندوستان آیا اور شہر تھانیسر کو خوب غارت کیا اور بہت سے ہندو قید کرلیگیا اسی حملہ مین علاوہ روپیہ وطلا ونقرہ کے ایک جواہر اسکو ۷۰ تولہ کا دستیاب ہوا

حملہ ۷ و ۸ سنہ ۴۰۱ع و سنہ ۴۰۲ع

محمود دومرتبہ کشمیر پر لشکر لیکر آیا مگر بے سود واپس لوٹ گیا کچھ زر ونقد ہاتھہ نہ لگا

حملہ ۹ سنہ ۴۰۲ع و سمت ۱۰۶۸ بکرم و سنہ ۴۰۸ھ

نوان حملہ محمود غزنوی کا طبیاری سے ہندوستان پر ہوا ہے اور اس مرتبہ اوسکی فوج [1] کہتے ہین اس محاربہ کے واسطے رانیون نے اپنا زیور طلائی ونقرئی واسطے خرچ جنگ کے دیدیا تھا اسی زمانہ مین بہت سے من رایج تھے ایک من ۱۲ سیر کا دوسرا من ۵ سیر کا تیسرا ۲۱ سیر کا من تھا اور چالیس سیر کا بھی من تھا اگر محمود سیر کے من سے بھی لیگیا تاہم بہت روپیہ لیگیا +

شکست دیکر قید کیا مگر راجہ نے اطاعت وعدہ ادای خراج کا کر کے رہا ہو آیا اور اسی شرم سے آگ مین زندہ جل گیا اور اوسکا بیٹا انندپال گدی نشین ہوا محمود نے ستلج پار کر شہر بٹینڈا کہ اوس عہد مین اچھے عروج پر تھا خوب لوٹا اور قلعہ کو نیست کر کے غزنی لوٹ گیا

حملہ ۲ سنہ ۴۰۰ھ

راجہ بھیمپال نے کہ جو ریاست بیکانیر کے شمال اور ملتان کے جنوب واقع ہے محمود غزنوی سے ادائے خراج مین تکرار کی اسیوجہ سے محمود پھر کسیقدر فوج لیکر ہندوستان آیا اور راجہ نے شکست کھاکر جنگل مین اپنے کو ہلاک کیا اور محمود نے بالکل زر و جواہر قلعہ سے لوٹ کر غزنی واپس گیا

حملہ ۳ سنہ ۴۰۱ھ

ابوالفتح لودی صوبہ دار ملتان و راجہ انندپال والی لاہور دونو یکدل ہو گئے اور محمود سے منحرف ہو کر محصول بھیجنا بند کر دیا اسواسطے محمود نے پھر ہندوستان پر غزنی سے لشکر کشی کی اور انندپال شکست کھاکر کشمیر بھاگ گیا اور ابوالفتح نے دوگونہ محصول دیکر بادشاہ کو راضی کر لیا

حملہ ۴ سنہ ۴۰۸ھ مطابق ۱۰۱۷ء مطابق ۳۹۹ھ

جب محمود غزنوی کو معلوم ہوا کہ راجہ انندپال پھر پنجاب پر قابض ہو گیا اور سکھپال بھی اوسی سازش کر کے سرکار غزنی سے منحرف ہے فورًا ایک لشکر غفیر سے محاصرہ ہندوستان کے روانہ ہوا اور ادھر انندپال نے آمد بادشاہ کی سنکر تمام راجون کو خط لکھے تھے کہ بھائیو مسلمانونکا ہندوستانمین آنا موجب تکلیف ہندو کا ہے اور یہہ معاملہ دین اور دنیا دونونکا ہے اسلئے بہتر ہے کہ ہماری مددگار ہو کر بادشاہ کا مقابلہ کرو چنانچہ اسی جمعیت سے گوالیار و کالنجر

متفرق کیفیت حملہ ۴

حملہ سیوم مین محمود کا قصد قنوج تک کا تھا لیکن خبر تھی کہ شاہ تاتار غزنی پر حملہ کرین گے اسلیے محمود فورًا ابوالفتح کو شکست دیکر غزنی لوٹ گیا اور ادھر تاتاریونسے لڑائی ہوئی مگر محمود کے یہان پانسو ہاتھی جنگی موجود تھا اور تاتاریون کے نزدیک گھوڑے تھے اسیوجہ سے تاتاریون نے قریب بلخ کے شکست کھاکر بھاگ گئے اور محمود فتحیاب ہوا ۶ سنہ ۴۰۶ھ مین محمود سندھ کے قریب جوار کے اضلاع سکھپال کو جو ہندو سے مسلمان بنا تھا سپرد کر کے غزنی لوٹ گیا اور ادھر انندپال پھر پنجاب مین رونق افروز ہوا اور سکھپال بھی بادشاہ سے منحرف ہو گیا

محمود گو کہ ذی علم و دانش مند شخص تھا اور صاحب کمال کی بھی غایت قدر کرتا تھا مگر بی رحم بادشاہ تھا اور قول کا درست نہ تھا روپیہ کے واسطے ہندو مسلمان سبون کو تکلیف دیتا تھا تاریخ عرب مین روایت ہے کہ شاہان عرب نے پیشتر اسکی خدمت گذاری اور دینداری دیکھکر اسکو خطاب (**عظمای بادشاہان و غازیان مجاہدان اہل اسلام سلطان محمود غزنوی**) عطا فرمایا مگر اس خطاب دینے کے بعد اسکی جور و ستم سنکر اونکو کمال تاسف ہوا اور محمود کو کلمہ نصایح آمیز لکھے مگر محمود اپنی غرور کی آگے کب سنتا تھا ہندوستان پر محمود خاص کر بطمع دولت لشکر کشی کی نام جہاد فقط موجب خوشنودی خلفائے عرب تھا کیون کہ محمود نے تاریخ یونان سے جو شہنشاہ سکندر ذوالقرنین کے ہمراہیون نے تالیف دی تھی ہندوستان کی بہت توصیف سنی تھی اوسی تواریخ مین ہند کے بارے مین لکھا ہے کہ ایک قنوج شہر پندرہ کوس کے شہر پناہ کا ہے اور اس شہر مین تیئس ۲۳ ہزار برگ فروش کے دوکانات ہین اور ساٹھ ہزار مکانات ارباب نشاط یعنے نوازندہ و سازندہ و رقاص کے ہین اور اکثر بیشتر معبد اہل ہنود ہندوستان کے مختلف شہرون مین تمام سونے و چاندی کے بنے ہین دولت ہند مین بیقیاس ہے مگر ہمارا بادشاہ سکندر کسی ولایت مین خلق خدا تصور کرکے لوٹ نہین کرتا ہے اور نہ کسی کے معبدگاہ مین دست اندازی کرتا ہے بلکہ مطلق او دخترنگاہ بہین کرتا اور اگر کوئی لشکری ایسی حرکت کرتا ہے تو اسکو سخت سزا کرتا ہے محمود ایسی واقعات سنکر جانب ہندوستان کے آیا مگر جس شان و شوکت سے اسکندر ہند مین آیا اور یہان کے فرمانروایون نے اوسکی تعظیم و تکریم و اطاعت از خود کی اور اوسکے حضور حاضر ہوتے محمود کو وہ بات حاصل نہ ہوئی اور نہ سکندر بادشاہ کی سی فتح محمود کو نصیب ہوئی گو کہ روپیہ لوٹ کی وجہ سے محمود زیادہ لیگیا کہ سکندر نے ہندوستان سے تہین پایا سکندر سے جس راجہ نے لڑائی کی اوسپر صلح کرلی اسکندر نے اوسکا ملک و حشم قایم رکھا مگر محمود سے جو برسر پرخاش ہوا اوسکی تمامیت ولایت و حشم

تاریخ ۱۵ اگست مطابق بیان جملہ پہلا

محمود غزنوی نے حال ابتری و دولت ہندوستان کی سنکر دس ہزار سوار جریدہ ہمراہ لیکر جانب ہندوستان کے کوچ کیا اور پیشاور کے قریب راجہ جیپال لاہور والی کو

---

۱۷ محمود کے عہد مین جو علم و ہنر کی ترقی ہوئی اسکی طرف سے آنکھ بند کرلینا بڑی بے انصافی ہے نظامی عروضی فردوسی بیرونی عنصری فرخی عسجدی منوچہری اسدی اور بہت سے نامی شاعر اور مصنف اسی کے دربار کی زینت تھے فردوسی نے شاہنامہ اسی کے نام سے معنون کیا اور اسی کے دربار سے اسکو صلہ ملا تھا البیرونی نے اسی کے عہد مین کتاب الہند تصنیف کی تھی اور اسی کے نام سے معنون کی تھی فردوسی کا شاہنامہ اسی کے عہد مین تصنیف ہوا تھا جب فردوسی نے شاہنامہ محمود کو دیا تو اسنے اسکا صلہ ساٹھ ہزار درہم دینے کا وعدہ کیا تھا مگر جب فردوسی نے شاہنامہ پیش کیا تو اسنے ساٹھ ہزار درہم کے بدلے ساٹھ ہزار درہم چاندی کے بھیجدیے فردوسی نے حق الخدمت دوبارہ مانگا تو اسنے کہا کہ تو رافضی ہے تجھکو کچھ نہین دونگا فردوسی نے شاہنامہ تمام ہونے پر ہجو لکھکر اسکے پاس بھیجدی اسنے فردوسی کے شہرون کو طالب علمون کو اور اسکے مداحون کو فروخت کیا اور طلب علم کو ایک گناہ عظیم سمجھا یہ ہجو ابھی تک موجود ہے ۱۲

سنہ ۹۷۶ عیسوی مین امیر ناصر الدین سبکتگین نے اپنا لشکر طرف ہند کے روانہ کیا اور جے پال والی لاہور سے خوب لڑائی ہوئی لیکن جے پال نے شکست پائی۔

بیان حملہ ہاے سلطان محمود غزنوی

بعد وفات شاہ سبکتگین کے محمود غزنوی نے تیس ۳۰ برس کی عمر مین اپنے بھائی اسمعیل کو کہ خلاف مرضی محمود مالک سلطنت گردانا گیا تھا قتل کر کے سنہ ۹۹۷ عیسوی مین آپ تخت نشین غزنی کا ہوا اور اپنا لقب سلطان[1] محمود غزنوی مشہور کیا۔
گو کہ اوس زمانہ مین فارس ایران وغیرہ کی سلطنت کمزور ہو گئین تھین اگر محمود اوطرف جاتا تو کوئی اسکا مقابلہ کی برابری نکرتا لیکن طمع دولت محمود کو جانب ہندوستان کے لائی اور ہندوستان بھی اوس زمانہ مین ایسا ابتر تھا کہ بعد وفات مہاراجہ بکرم کے دو دو چار شہرون پر جدے جدی راجہ بنگئے تھے دہلی کہ جیسی مہاراجہ بکرم کی تو طوری تھی پانسو برس تک بغیر بادشاہ رہکر زیر حکومت اوجین رہی لیکن اب اوس تخت کو فوم تومرنی اپنا تخت گاہ مقرر کر کے ۲۱ پیڑھی راج کرتی رہے اننگ پال لاولد تھا اسنے اپنی بیٹی کے لڑکے پرتھی راج چوہان اجمیر والے کو گود نشین کر لیا اور فوج اٹھورون کے دخل مین تھا اور آت مین سو لنکھی عملداری کرتے تھے قصہ کوتاہ محمود غزنوی ایسی فراہمی تکرار اور بی بندوبستی ملک کی دیکھکر اپنا لشکر جانب ہندوستان کے روانہ کیا۔
محمود کے بارہ حملون کا ذکر جدول ذیل سے مفصل روشن ہوگا تحقیق کر کے تواریخ ہاے دیرینہ سے یہ جدول انتخاب کی گئی ہے کسی طرح کا حسب المقدور شک و شبہہ نہین رہا ہے۔

[1] سلطان زمان غزنی مین بادشاہ کو کہتے ہین اور واضح ہو کہ محمود کے زمانہ مین زبردستی اغنی جہاد سے اسلام کرنا بڑا ثواب اہل اسلام کے یہان تھا چنانچہ اسی وجہ سے محمود نے ہندوستان کی جانب لشکر روانہ کیا

بعد گذرنے زمانہ بکرم اور راجہ بھوج کی نگدیش والون کو پھر طاقت ہوئی اور پرتاب چند وزیر جو بعد وفات رام دیو والی پٹنہ کے تخت نشین ہوا تھا اوسنے اپنی عملداری پٹنہ سے کشمیر تک پہونچادی اور سب راجہ اسکے ماتحت تھے اسیکے عہد مین لشکر نوشیروان بادشاہ ایران کا ہندوستان مین آیا لیکن پرتاب چند سے شکست کھاکر واپس گیا۔

۵۳۷ عیسوی مین بعد وفات پرتاب چند کے تمام ہندوستان متفرق ریاستون مین قائم ہوا اور سب صوبہ دار و قلعہ دار سرکش ہوکر اپنے اپنے صوبہ کی راجہ ہوگئے یہ حال دیکھکر نوشیروان شاہ ایران نے بڑی دھوم سے پھر ہندوستان پر لشکرکشی کی اور بلبھی پور جو تخت گاہ مہاراجہ اودیپور کی تھی بالکل تباہ کردی اور خاندان راجہ سے کسیکو زندہ نرکھا[1] فقط ایک رانی پشپاولی کہ حاملہ تھی ملیا گرمین بھاگ کر بچی ہی اوسی سے گوہ نام لڑکا پیدا ہوا جو تخت ایدھر کا مالک ہوا بعد وفات کوہ کے ۸ پشت مین جو راجہ ایدر کے تخت پر بیٹھا تھا مارا گیا اوسکا بیٹا باپا خوف سے بھاگ کر عرصہ تک گڑریون کی قوم مین پوشیدہ رہا اور پرورش پائی اور ۷۱۳ عیسوی مین چیتور کی ملک پر قابض ہوا ٭

بعد وفات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عمرؓ خلیفہ ثانی نے ایران فتح کرکے کچھ لشکر ہندوستان پر بھیجا لیکن وہ افسر پہلی لڑائی مین قتل ہوا اور لشکر لوٹ گیا تھوڑے عرصہ بعد خلیفہ چہارم حضرت علیؓ نے سندھ کی قریب کا کسی قدر ملک فتح کیا تھا لیکن جب خلیفہ مارے گئے تو مسلمان خود چھوڑکر اپنے ملک چلے گئے ٭

۷۱۱ عیسوی کے قریب ولید خلیفہ نے اپنا لشکر ہندوستان روانہ کیا اور اوسنے سندھ کے قریب قریب تمام ملک فتح کرلیے لیکن جب چیتور پر حملہ کیا تو باپا قاسم کو جو اوس لشکر کا سردار تھا شکست فاش دیکر بھگا دیا ٭

۷۱۲ع مین خلیفہ ہارون الرشید کی خلف مامون رشید حاکم خراسان نے ہندوستان پر حملہ کیا لیکن کہمان سنگھ بن باپا والی چیتور سے شکست کھاکر واپس لوٹ گیا

[1] اودیپور کے اپنے کو رامچندر کی اولاد بتلاتے ہین ٭

مہانند اپنے وزیر کے ہاتھ سے مارا گیا اور اوسکے چھ بیٹون نے بارہ برس تک حکمرانی کی
اخیر وقت مین نوین چندر گوپت جو شاطہ کے شکم سے پیدا ہوا تھا ایک برہمن کارپرداز
کی مدد سے تخت نشین ہوا اور شہر مٹینہ جسکو پاٹل پوتر کہتے تھے مکدیش کا دار السلطنت
مقرر کیا اور شہر مٹینہ کو اسکی وجہ سے بہت عمدہ رونق ہوئی تھی اور اچھے عروج پر تھا۔
جب ہندوستان مین بودھ مت کی بڑی ترقی ہوئی اور برہمنون کو تکلیف ہونے لگی
تب رکھیشرون نے آربو گر پر جسکو کوہ ابو کہتے ہین ایک اگن کنڈ بنایا اور ہوم کیا
تب دیوتون نے چار مورتین اوس کنڈ مین ڈال دین اوس سے ایک جدید قوم چھتریون
کی اگن بنس نام پیدا ہوئی اور چار فرقہ اونکے پرامر و چوہان و لنکھی و پرہار ہوے
اوسی پرمر بنس مین سنہ عیسوی سے ۵۷ برس پیشتر مہاراجہ بکرم نے جسکو بیر بکرماجیت
کہتے ہین ظہور پایا اور بڑا عالی شان راجہ مہاراجہ ہوا کشمیر وغیرہ تک اپنی عملداری کرلی
اور بودھ مت والون کو قتل کر ڈالا اور بالکل نیست و نابود کر دیا اور برہمنون کی اسکے
عہد مین بڑی قدر ہوئی اور سنبت اسکی عہد مین جاری ہوا اور عدل و انصاف مین بی نظیر
تھا + اسکی تعریف ہندوستان کے ہندوستانی راجون مین سب سے زیادہ ہے
اور اسی نے تخت سلطنت کو دہلی سے اوٹھا کر اوجین مقرر کیا۔

+ بادشاہ ایران کا ایک ایلچی میگستھنیس نام چندر گوپت راجہ پٹنہ کے یہان آیا تھا وہ لکھتا ہے کہ پٹنہ
۸ میل زیادہ لمبا اور ۱ میل سے زیادہ چوڑا ہے اور شہر پناہ کاٹھ کا ہے ۶۴ برج و ۶۴ دروازہ ہین
اور شہر کے گرد خندق ۶۰ ہاتھ گہرہ ہے اور بودھ مت جاری ہے پوجاری لوگ اپنا بدن چندن سے
رنگ کر بدن پر گھنٹہ باندھکر جھانجھ بجاتے ہین اور سر پر مالا پھول کی لپیٹتے ہین ایک برن کی عورت
دوسرا برن کا آدمی شادی نہین کرسکتا ہے اور گھٹنے تک جامہ اور سر و کندھے پر کپڑا پہنتے ہین جوتے
رنگ برنگ کے کارچوبی پہنتے ہین اور بدن پر گہنا بھی پہنے پہرتے ہین پولیس کا اچھا انتظام ہے
راجہ کے لشکر مین تیس روپیہ سے زیادہ کی چوری نہین سنی جاتی ہے اور راجہ کا
دربار چار بجے شام کے ہوتا ہے اور راجہ پیداواری سے چہارم حصہ لیتا ہے

کہ پرمیشر نے بودھاوتار دھارن کیا تھا اور اسی عرصہ مین کمایون کی راجہ نے دہلی
خاندان ملک سے فتح کرکے آپ تخت جدھشٹر پر حکمران ہوا
ادھر سنہ عیسوی سے ۳۳۱ برس پیشتر یونان کی عظیم الشان بادشاہ سکندر ذوالقرنین +
نے ہندوستان پر حملہ کیا اوسوقت ہندوستان مین گمدیش کا راج ناگ بنسی راجون
کے خاندان مین تھا اور مہانند فرمان روائی گمدیش کی کرتا تھا اور تمام رعایا وراجہ
بودھ مت پر قائم تھے فقط کاشی وقنوج الہ آباد وغیرہ ببدمت پر چلتے تھے اگرچہ شاہنامہ
وغیرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ سکندر قنوج تک آیا ہے مگر یہ بات غلط ہی کیونکہ تواریخ
یونان مین جو خاص اونکے ہمراہیون نے بنائی ہے لکھا ہے کہ سکندر ایک لکھ ۳۰ ہزار
فوج لیکر سندھو پار اوترا اور تمام راجون نے اوسکی فرمانبرداری قبول کی مگر
مہاراجہ پنجاب نے جو خاندان پورو مین سے تھا ۳۰ ہزار فوج سے سکندر کا مقابلہ کیا مگر
شکست پائی اور سب فوج بھاگ گئی لیکن راجہ تنہا سکندر سے جنگ پر آمادہ رہا
اور سکندر اسکی بہادری دیکھکر خوش ہوا اور کہلا بھیجا کہ اگر تم حاضر حضور ہو تو تمہاری
جان بخشی کی جاوے اور ملک بھی تمہارا قائم رہے راجہ نے فرمان سکندری سے انکار کرکے
حاضر ہوا اوسوقت سکندر نے سوال کیا کہ ہم کسطرح تمسے پیش آوین جواب دیا کہ جیسے
بادشاہ بادشاہ سے پیش آتے ہین سکندر اسکی دلیری وجوانمردی پر نہایت خوش ہوکر
بڑی عزت وتعظیم سے پیش آیا اور تمام ملک اوسکا اور جسقدر اپنی جانب سی اوسکو بخش دیا۔
پھر سکندر نے قصد ستلج پار کا کیا لیکن فوج نے انکار کیا اور سکندر بدرجہ مجبوری واپس
لوٹ گیا لیکن ایسا بھی مشہور ہے کہ اوس زمانہ مین مہانند نامک بنسی راجہ مگدیش کا بڑا
عالی شان اور رتبہ پر تھا ۶ لکھ پیادہ ۲۰ ہزار سوار اور ۹ ہزار ہاتھی سی سکندر کے
مقابلہ کو طیار تھا شاید اوسیکی خوف سے سکندر واپس گیا قصہ کوتاہ تھوڑے عرصہ مین

+ اس سکندر کو اکثر اہل اسلام ذوالقرنین کہتے ہین ذوالقرنین کی دو معنی ہین ایک تو دو برس والا دوسرا
دو سینگ والا چنانچہ سکندر ۳۲ برسکی عمر مین مرگیا ۷۰ برس غلط ہین مگر اوسنے اپنے تاج مین
دو مینڈھے کے سینگ کہ اونکی دیوتا کی نشانی تھی لگائی تھی +

کی چوتھی پشت مین راجہ چترر کھہ نے ظہور پایا چترر کھہ کے دو بیٹے تھے ایک سرنبدہو
اور دوسرا کوکو رنام سے مشہور ہوا چنانچہ بعد وفات چترر کھہ کے سرنبدہو تخت نشین
خاص تخت باپ پر ہوا اور اسیکے خاندان مین ۲۹ پشت بعد بدیو پیدا ہوا جسکے یہان
کرشن ذبلدیو نے ظہور پایا اور یہ سب جدو بنسی کہلاتے رہے بیان خاندان سوم
از چندر بنسی کہ بشن بنسی مشہور رہا چترر کھہ کے دوسرے بیٹے کوکو رنام نے
اپنا دار السلطنت متھرا مقرر کیا اور اوسکے ۱۲ پشت بعد اوگرسین نام ایک راجہ اوسکے
خاندان مین پیدا ہوا جسکے یہان کنس نے ظہور پایا اور یہ لوگ بشن بنسی کہلاتے رہے
خاندان چہارم از چندر بنسی کہ بلقب دروون بنسی مشہور رہے راجہ
پورکی ۲۰ پشت بعد راجہ ہستی تخت نشین ہوا اوسکے دو بیٹے تھے اجمیڈ دوسرا نیل شانت
چنانچہ بعد وفات راجہ ہستی کے نیل سانت نے اپنا تخت گاہ شہر کنلیہ کہ متصل فرخ آباد
کے ہے قائم کیا جسکی چودھوین پیڑھی مین راجہ دروپد پیدا ہوا جسکی لڑکی دروپدی
راجہ جودھشتر سے منسوب تھی خاندان پنجم از چندر بنسی کہ بلقب چندر بنسی
مشہور رہے راجہ ہستی کا دوسرا بیٹا اجمیڈ نے اپنا دار السلطنت شہر بہار
اعنی مگدیس قائم کیا جسکی یہان آٹھوین پشت مین جراسندھ پیدا ہوا جسکو بھیم سین نے قتل کیا
لیکن مہاراجہ جودھشتر کے یہ سب لوگ ماتحت تھے اور خراج دیتے تھے جب مہاراجہ
جودھشتر نے اپنا راج پریچھت بیرہ ارجن کو سپرد کرکے ہمالا چلا گیا اوسوقت پریچھت
سے لیکر ۲۶ پشت تک جدھشتر کے خاندان مین سلطنت قائم رہی مگر چھیمک ایسا
بزدل راجہ ہوا کہ اوسکے وزیر نے اوسکو قتل کرکے آپ تخت جدھشتر پر رونق افروز
ہوا اور ۱۴ پشت تک اوسکے خاندان مین سلطنت قائم رہی اخیر عہد مین اوسکے
خاندان کو شکست دیکر ایک جدید خاندان بلقب ملک کے مالک سلطنت کا ہوا
اور اسی درمیان مین سنہ عیسوی سے ۶۲۳ برس پیشتر مہاراجہ شدھودھن
سورج بنسی کا بیٹا شاکمن گوتم نے تخت سلطنت چھوڑکر فقیری اختیار کی اور بودھ مت
رائج کیا کہ تمام ہندوستان مین وہی مت رائج ہوگیا کیونکہ اہالیان ہند کا قول ہے

مظفر پور کی معروف ہے فرمانروا ہوا جسکے ۲۶ پشت مین راجہ بسرت دیج المعروف جنک نام پیدا ہوا جسکی لڑکی کا نام سیتا تھا جو رامچندر سے بیاہی گئی بعد راجہ جنک کی ۲۷ پشت مین اس خاندان کا اخیر راجہ کرت ہوا جسکے بعد یہ خاندان تمام ہوگیا

بیان خاندان چندر بنس کہ اندر ۵ خاندان کی منقسم ہوا ہے

واضح ہو کہ راجہ منیو کا فرزند اول سگھر من جو بد دعاے منو سے عورت ہوگیا تھا اور الانام جنگل مین پھرتا تھا اوسکی شادی بدھ بیٹا چندر مان سے ہوئی اور اوس عورت کا نام الا مشہور ہوا اوسکی بیٹیا پردانام نے جھوسی مین جو قریب الہ آباد کے آباد کرکے اپنا تختگاہ قائم کیا اوسکی ایو اور ایو کی نہوکھ جسکا بیٹا راجہ جیجات تھا جسنے جاجمو جو متصل کانپور کے ہے آباد کیا راجہ جیجات کی دو رانی دیوجانی اور سرمشٹھا تھین چنانچہ دیوجانی سے جدو اور دوسری سے پورنام لڑکے پیدا ہوئے چنانچہ تخت سلطنت پر پور تخت نشین ہوا جسکے ۳۷ پشت بعد راجہ پانڈو و دھرتراشٹ اندھا پیدا ہوا راجہ پانڈو کی کنتی و ماوری دو رانیان تھین چنانچہ کنتی سے جودھشتر و ارجن و بھم پیدا ہوئے و ماوری سے نکل و سہدیو دو لڑکے پیدا ہوئے اور دھرتراشٹ کو راجہ قندھار کی لڑکی گندھاری منسوب تھی جس سے جرجودھن وغیرہ سو بھائی اور ایک لڑکی پیدا ہوئی جرجودھن اپنے تمام بھائیون مین بڑا تھا اور نہایت بدشعار و بدظن تھا اور جودھشتر وغیرہ سے سخت عداوت و حسد رکھتا تھا چنانچہ بعد وفات راجہ پانڈو کے یہ دھرتراشٹ و پانڈو کا خاندان دو حصہ ہوکر پانڈو و کورو مشہور ہوا اور راجگاہ دارالسلطنت شہر دہلی عرف ہستناپور تھا جرجودھن نے فریب سے راجہ جودھشتر کا راج چوپڑ مین جیت کر اونکو نکال دیا اسیوجہ سے ایک نہایت اعظم جنگ مہابھارت درمیان پانڈو و کورو کے ہوا جسمین کورو و جرجودھن وغیرہ بالکل نیست و نابود ہوگئی اور جودھشتر فرمانروای ہند ہوا

بیان خاندان دوم از چندر بنسی کہ بلقب جدو بنسی مشہور ہوئے

راجہ جیجات کی دوسری بیٹا جدو نام تھا جسکے کورو ہشت نام بیٹا ہوا اور کورو ہشت

ہ الا ورنام جنگل کا جسکو اب الہ آباد کہتے ہین

۰	نام راجہ	۰	نام راجہ	۰	نام راجہ	۰	نام راجہ	۰	نام راجہ	۰	نام راجہ
۳۱	روہیت	۳۶	بھروگ	۴۱	اشومان	۴۶	سندہ دویت	۵۱	اشنک	۵۶	طشوانگ
۳۲	ہرت	۳۷	برک	۴۲	دلیپ	۴۷	رت ہرن	۵۲	مولک	۵۷	برکہ باہ
۳۳	وجیت	۳۸	باہک	۴۳	بھگیرتھ	۴۸	سرسکام	۵۳	ماریچ	۵۸	رکھو
۳۴	سیدیو	۳۹	سگر	۴۴	سرت	۴۹	سداسس	۵۴	دسرتھ	۵۹	پرتھوشرہا
۳۵	بجی	۴۰	اسمنجس	۴۵	نابہہ	۵۰	کلماشہ پاد	۵۵	ایڈبڑ	۶۰	آج
						۶۱	وسرتھ	۶۲	رامچندر		

رامچندر اس خاندان مین مانند آفتاب کے نامور ہوئے جنھون نے اپنے باپ دسرتھ کی اجازت سے ۱۴ برس مع اپنی رانی سیتا و بھائی لچھمن کے بن مین رہکر اکثر کام کر نمایان کئے جب راون راجہ لنکا نے ڈنڈک بن سے سیتا کو ہر لیگیا رامچندر نے اوسپر لشکر کشی کی اور اونکو مار کر لنکا اوسکی بھائی بھبیکن کو دیکر آپ اجودھیا جی جو اونکا وطن تھا لوٹ آئے اسکا مشرح حال رامائن وغیرہ مین درج ہے مگر رامچندر کو حسب شرع مذہب ہندکے اوتار پرمیشر کا سمجھنا اپنے اعتقاد پر منحصر ہے علم تواریخ اس بات پر اعتقاد نہ لاوے گا بعد رام چندر کے بیس پشت تک اونکے خاندان مین راج قائم رہا زان بعد نیست نابود ہو گیا

تفصیل راجگان سورج بنس بعد رام چندر

۰	نام راجہ	۰	نام راجہ	۰	نام راجہ	۰	نام راجہ	۰	نام راجہ
۱	کش	۵	پنڈریک	۹	پارجات	۱۳	بدھرت	۱۷	سودت
۲	انبہہ	۶	چمیم	۱۰	بل استھل	۱۴	ہرن ناہبھ	۱۸	اگن ورن
۳	نکھد	۷	دیوانیک	۱۱	بجرناہبھ	۱۵	بکھب	۱۹	شیگھر
۴	بنہہ	۸	اہنہہ	۱۲	کھگن	۱۶	دھرت سندہ	۲۰	مرو

تفصیل خاندان دوم کہ بلقب جنگ ونم بنسی مشہور رہا ٭٭٭

راجہ اچھواک کے دو فرزند تھے اول بکھہ دوم تم چنانچہ بکھہ خاص تخت باپ اجودھیا مین راجہ ہوا اور تم تھلاپور مین جسکو جنک پور کہتے ہین اور اب احاطہ بنگال مین بلقب

خیابان اول

آغاز چمن اول از تواریخ مختصر سیر گلشن ہند اردو
در ذکر از ابتدای زمانہ سلف تا حملہ سلطان محمود غزنوی

ناظرین تاریخ پر پوشیدہ نہ رہے کہ حال زمانہ سلف ہندوستان کا از روی مہابھارت و رامائن و بھاگوت وغیرہ سے کہ اہالیان ہند کے مذہب مین نہایت معتبر آسمانی کتاب ہین اس تواریخ مین لکھا جائیگا گو کہ اونکی تعجبی باتین بوجہ ابتری زمانہ کے قابل اعتبار تواریخ کے نہین ہین اما بجز اونکی اور کوئی حال معلوم نہین ہوسکتا ہے فقط

واضح ہو کہ مملکت ہندوستان مین بادشاہی زمانہ سلف مین اندر دو خاندان کی رہی ہے کہ نام اونکا سورج بنس اور چندر بنس ٹھا کر تھا اکثر اوقات کچھ زمانہ سے خاندان سورج بنس کو رگھوبنس بھی کہتے تھے **بیان خاندان سورج بنس کہ اندر دو خاندان کی منقسم تھا** واضح ہو کہ برھما سے سیمبھو پیدا ہوا اور سیمبھو سے ماریچ نامے رکھہ کا ظہور ہوا جسکا بیٹا کشپ تھا اور کشپ سے سورج نے ظہور پایا جسکے سردھا دیو مینو پیدا ہوا جسنے مینو سمرتی نام ساستر تالیف دیا مینو کے اول لڑکا سگھر نام پیدا ہوا اور ایک رکھہ کی بد دعا سے عورت ہوکر الانامی جنگل مین چلا گیا او سکا بیان چندر بنسی راجون مین ہوگا اور باقی اچھواگ سے لیکر راجہ رامچندر تک ۵۶ پشت کا بیان جدول ذیل سے واضح ہوتا ہے

نمبر	نام راجہ	نمبر	نام راجہ	نمبر	نام راجہ	نمبر	نام راجہ	نمبر	نام راجہ	نمبر	نام راجہ
۱	برھما	۶	مینو	۱۱	پرتھو	۱۶	سالیست	۲۱	ہرجشو	۲۶	جیاشود
۲	سیمبھو	۷	اچھواک	۱۲	بجی تاشو	۱۷	برہدشو	۲۲	نکنبھہ	۲۷	ماندھاتا
۳	مریچ	۸	بچھمہ	۱۳	بسورندھر	۱۸	کیلیاشو	۲۳	برھتاشو	۲۸	انبریکھہ
۴	کشپ	۹	پورنجی	۱۴	چندر	۱۹	دھندھمار	۲۴	گرستاشو	۲۹	جونا شو
۵	سورج	۱۰	بین	۱۵	جبناشو	۲۰	دررباشو	۲۵	سین جیت	۳۰	ماریت

انگریز وں کا ہندوستان میں تفصیل من ابتدای سنہ ۱۶۰۰ع تالغایت سنہ ۱۸۵۷ع اندر چہار چمن

چمن اول از خیابان ثانی و تشریف آوری والیان کمپنی در ہندوستان و گرفتن ملک از والیان ہند بہ مختلف واقعات من ابتدای سنہ ۱۵۹۹ع تالغایت سنہ ۱۸۳۵ع بالتصریح

چمن ثانی از خیابان ثانی ذکر محاربہ کابل و قندہار و فتح سندہ و گوالیار بدست سرکار انگریزی من ابتدای سنہ ۱۸۳۶ع تالغایت سنہ ۱۸۴۷ع مشرح و بالتفصیل در ج ہے

چمن ثالث از خیابان ثانی در بیان محاربۂ پنجاب از سکھان با فوج فرنگ مشرح و بالتصریح من ابتدای سنہ ۱۸۴۵ع تالغایت سنہ ۱۸۴۹ع

چمن چہارم از خیابان ثانی اندر شگوفہ در بیان من ابتدای سنہ ۱۸۵۲ع تالغایت سنہ ۱۸۵۶ع

شگوفہ اول ضبطی حکومت ناگپور با سرکار انگریزی سنہ ۱۸۵۳ع بالتصریح

شگوفہ دویم بربادی حکومت اودہ بابت سنہ ۱۸۵۶ع

شگوفہ سیوم حالات غدر سنہ ۱۸۵۷ع

خیابان ثالث از تاریخ مختصر سیر گلشن ہند در بیان بیدخل ہونا سرکار کمپنی کا ہندوستی و حکومت شروع ہونا جناب فیض مآب شاہنشاہ ملکہ کوئن وکٹوریا دام اقبالہا کا اندر ہندوستان کی من ابتدای سنہ ۱۸۵۸ع تالغایت سنہ ۱۸۷۶ع انواع واقعات مشرح و بالتصریح در ج ہیں اندر چہار چمن

چمن اول از خیابان ثالث در بیان وجوہات بیدخلی کمپنی از ہندوستان و آغاز حکومت و شاہنشاہ لندن و عجیب غریب دربار نواب لارڈ کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند من ابتدای سنہ ۱۸۵۸ع لغایت سنہ ۱۸۶۱ع

چمن ثانی از خیابان ثالث در بیان اجرای قانون بیاس خاطر شاہ اودہ و جشن تشریف آوری شاہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا بہادر در ہندوستان و مقتول ہونا نواب ارل لارڈ میو گورنر جنرل بہادر کا ملک ہمایوں و سزا پانا قاتل لارڈ ممدوح کا من ابتدای سنہ ۱۸۶۲ع تالغایت سنہ ۱۸۷۶ع

چمن ثالث از خیابان ثالث در بیان تحفظ و نگاہبانی محطوظ دگان ممالک بنگال در سنہ ۱۸۷۳ع و تشریف آوری جناب شاہزادہ بہادر پرنس آف ویلس کا ہندوستان میں عجیب و غریب دربار ہای شاہزادہ بہادر کی کیفیت و واپس جانا حضور ممدوح کا اور رونق افروز ہونا لارڈ لٹن صاحب بہادر کا عہدہ گورنر جنرل پر من ابتدای سنہ ۱۸۷۶ع تالغایت سنہ ۱۸۷۶ع بالتصریح و واضح

چمن چہارم در بیان طریقہ ملکداری بعہد حضور ملکہ معظمہ اندر ۶ ضمیمہ

ضمیمہ اندر تخت نشینی حضرت ملکہ معظمہ بعض حالات ملک انگلستان

ضمیمہ ۲ طریقہ تقرر عدالت و صنع و اسم حکام ہا و اصناف و صدر تفصیل بعض آئین قدیمہ عامہ در عہد انگریزی

ضمیمہ ۳ بیان ریاست دار ہا جگدار سرکار انگریز و قدر و منزلت شان از جانب سرکار

ضمیمہ ۴ بعض حالات صوبہ جات دکن کہ قابل درج تاریخ تھی

ضمیمہ ۵ مختلف حال سلطنت انگریزی و عادات ہند

ضمیمہ ۶ رواج اہل ہند و خاتمہ کتاب فقط ع

کہ صدہا تاریخ ہندوستان کی احال موجود ہین تمھاری مکرر بیانی سے کیا فائدہ ہوگا اوسکا جواب اسی قدر کافی ہے کہ بنا تاریخ کا اپنے مطلب پر منحصر ہے مؤلفان قدیم نے جو مطلب دیکھا مفید عام منتخب کرکے درج تاریخ کیا فقط وہی اوس منتخب سے فائدہ منتخب کرکے درج تاریخ ہذا کرتا ہے بلکہ بہت سی ایسی تاریخی واقعات تاریخ ہذا مین درج ہوئی ہین کہ ہنوز تاریخ دوسری مین نہین پائی جاتی ہین بس ایسا تصور کرکے تاریخ ہذا کو اندر تین حصہ کے قائم کرکے اونکا خیابان نام مقرر کیا ہے کہ جنمین زمانہ سلف سے تا الغایت ۱۸۵۶ع کے کوئی تاریخی واقعات اور دقیقہ درج ہونے سے باقی نہین رکھا گیا اور نام ایسی تواریخ کا مختصر سیر گلشن ہند رکھا گیا ہے اس تواریخ مین تین زمانہ قائم کئے گئے اور فی زمانہ ایک خیابان مقرر ہے اب ناظرین کی خدمت مین التماس ہے کہ اس مؤلف کو اپنا طالب علم اور خادم تصور فرماکر اگر سہوا غلطی پائی جاوے تو قلم عفو سے اصلاح دینے سے دریغ نفرماوین

العبد

خادم طلبا بوِرام طالب علم مؤلف تاریخ ہذا
ساکن نواب گنج کانپور واقعہ ۱۲ جولائی ۱۸۵۶ع

فہرست مضامین تاریخ مختصر سیر گلشن ہند بر سہ خیابان

خیابان اول یعنی عہد سلف و ربیان حالات تاریخی از ابتدای عالم تا بربادی سلطنت اہل اسلام بابت ہندوستان اندر سہ چمن	چمن ثالث از خیابان اول ذکر متفرقات اندرو گوشہ
	گوشہ اول حالات سلطنت لکھنو از ابتدای ۱۷۱۹ع تا الغایت ۱۸۵۶ع معہ اسم نوابان و شاہان معہ سکہ و خطبہ انکا
چمن اول از خیابان اول ذکر سلطنت فرمارولیان زمانہ سلف تا الغایت سلطنت محمود غزنوی	گوشہ دویم ذکر حکومت نوابان فرخ آباد من ابتدای ۱۷۱۵ع تا الغایت ۱۸۴۵ع معہ اسم نوابان و سکہ و خطبہ فرخ آباد
چمن دویم از خیابان اول و ربیان من ابتدای ۹۷۱ع تا الغایت ۱۳۵۶ع یعنی سلطنت اہل اسلام غزنوی و غلامی و انکا معہ سکہ و خطبہ کے	**خیابان ثانی** از تواریخ مختصر سیر گلشن ہند و ربیان تشریف آوری امالیان ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر

تمام خلقت پر سایہ گستر ہے اور ہر ذرہ اوس سے منور ہے دوسری صاحب تاریخ مثل زمین کے ہو جاتا ہے کہ جو اپنی تواضع سے کل مخلوقات کو ہر قسم کی معدنیات و نباتات سے بہرہ ور رکھتی ہے تیسری عالم تاریخ مین سخاوت مانند دریا کے ہوتی ہے کہ جسکی آب سے تمام پژمردہ شاداب ہو اور تشنہ لبون کو سیراب چوتھے علم تاریخ مین علم مثل مردہ کی ہے کہ اوس سے تکلیف گو اگر تو ہین جسکی ذرا مشکل نہین ہوتی پانچوین تاریخ سے عیب پوشی مانند رات کے آجاتی ہے کہ چور اوڈاکو کے عیب کو پوشیدہ کرتا ہے چھٹے علم تاریخ سے جو الفت آتی ہے اور سفر اوسکی مدنظر رہتا ہے مگر افسوس ہے کہ اہل ہند ایسے علم سے محروم ہین دیکھا چاہیے صاحبان فرنگ کو کہ علم تاریخ کی کیسے قدردان ہین اور اوسی کمال سے جو جو نیک خصلت و فوائد تاریخ کی اوپر بیان کئے گئے سب یونہین موجود ہین بلکہ اہل فرنگ کا قول ہے کہ اگر انسان پیر علم تاریخ سے مایوس ہے تو چشمہ بے آب ہے واگر جوان علم تاریخ نہین جانتا تو بی گل کا باغ ہے یا گل بیرنگ و بو کا پیراگندہ کن دماغ ہے و درویش بیعالم تاریخ کا دیدہ بے نور ہے و دولتمند نے اگر علم تاریخ نہین دیکھا تو درخت بے ثمر ہے و خوبصورت اگر علم تاریخ سے محروم ہے تو گویا طعام بے نمک ہی علم تاریخ کا فائدہ گوناگوں ہے جب حاصل ہو جاتا ہے تب معلوم دیتا ہے ؛

موجب تالیف این تاریخ

چونکہ سرکار دولتمدار انگریز بہادر جانب علم کے زیادہ رجوع ہے اور اوسکی ترقی مین بدل مشغول ہے بلکہ جان سے منظور ہے کہ ایسے ایسے کتب ہاے علم اخلاق یا حساب یا فن ریاضی یا تاریخ جغرافیہ کی قسم جمع ہون کہ جنسے اہل ہند کو فائدہ حاصل ہو اور جہالت اونکی دل سے رفع ہو اسواسطے گورنمنٹ نے اشتہار نمبری ۱۹۷ (الف) مورخہ ۱۰- اگست ۱۸۶۸ء جاری فرمایا جسکا خاص مطلب یہی ہے کہ اون مصنفان کتب کو علی المراتب کتاب کی انعام سرکار سے عطا فرمایا جاوے گا کہ جنکی کتاب کا مطلب علمہاے مندرجہ صدر سے کسی علم مین ہگر زبان اردو یا ناگری ہو نہ کسی اور طور پر۔ اسواسطے من مؤلف بابو رام طالب علم ساکن نوابگنج بلدہ کانپور نے بھی ارادہ تالیف تاریخ ہندوستان کیا اکثر طعنہ زن ہین

شب تاریک مین ماہتاب ہے کہ خدا کی قدرت سے آگاہی بخشتی ہے ای شایقین تاریخ
علم تاریخ مین سلطنت ہے بلکہ انسان کو زیور انسانیت ہے بادشاہون کو طریقہ
سلطنت کے بتلاتا ہے امیرون کو خصلت امیری دکھلاتا ہے فقیرون کو راہ عبادت
پر پہونچاتا ہے وزیر کو قواعد آداب و دستور ملک داری کا دیتا ہے دبیری کرنیوالونکو
انشاے خرد پڑھاتا ہے علم تاریخ اور جغرافیہ اپنے خواہان کو اول کرم سکھلاتا ہے
کہ جو ایسی لطیف چیز ہے کہ انسان کو درج نیکنامی و خزانۂ سعادت مندی کا بنا دیتا ہے
کہ مکارم اخلاق کو علامۂ خلائق از خود سلام کرتے ہین جیسے سلطنت شاہجہان کی
بیت ہے باغ جہان مین تجھے گر ہمت عالی ؛ کر گردن تسلیم کو خم اور بھی زیادہ ؛
لیتے ہین ثمر شاخ ثمردار کو جھکا کر ؛ جھکتے ہین سخی وقت کرم اور بھی زیادہ ؛
دوسری صبوری دیتا ہی جس سے انسان نیک خصلت اور پرہیزگار ہو جاتا ہے
اور اپنی مراد پر پہونچتا ہے دیکھو ہند کی تاریخ مین ہمایون بادشاہ کا بیان
تیسری وفا انسان کو عطا کرتا ہے کہ جو انسان کیواسطے ایک زیور زینت بخش ہی
بلکہ ایک کلید قفل مشکل کی ہے ہر آدمی وفا کا ثمرہ نیک پاتا ہے تاریخ ہند مین ہمایون بادشاہ
کے ذکر مین جو ثمرہ وفا کا اوس بہشتی کو ملا ہے قابل ملاحظہ ہے ؎ بود بیوفائی
سرشت زنان ؛ میاموز کردار زشت زنان ؛ چوتھی راہ عبادت کی دکھلاتا ہی
کہ جس سی زیادہ کوئی نعمت نہین ہے دیکھو آئین اکبری مین پانچوین راستی سکھلاتا ہے
کہ جس سے انسان ہمیشہ بیخوف و خطر و با اعتبار رہتا ہے ؎ بہ از راستی در جہان
کار نیست ؛ کہ در گلبن راستی خار نیست ؛ چھٹی تواضع و خوش اخلاقی کا ثمرہ بتاتا ہے
کہ جسکی تعریف حضرت آدم علیہ السلام فرماتے ہین کہ انسان وہی ہے کہ جو تواضع
و سخاوت و حسن خلق و خندہ پیشانی کی خصلتون سے بھرا ہو دیکھو تاریخ ہند مین
سلطنت اکبر بادشاہ کی ساتوین خدمت علما کا فائدہ دکھلاتا ہے کہ جس سے انسان علم و دین
دونون پاتا ہے ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدمت علما سے انسان مثل کیمیا کے
ہو جاتا ہے ای طالبان تاریخ واضحان تاریخ مین آفتاب کیسی شفقت ہوتی ہے کہ جو

بیت بیک ناترا شیدہ در مجلسے ٭ بر نجد دل ہوشمندان بسے ٭ ۱۳ صحبت بد وزیل جو انسان کو سفلہ بناویتی ہے بیت گر نشیند فرشتۂ بادیو ٭ وحشت آموز دو خیانت دیو ٭ ۱۴ - نیکوی و احسان فراموش جو نزدیک کافۂ انام کے سخت زبون ہے ۱۵ چوری ورہزنی اسکی تعریف حد سے باہر ہے لازم ہے کہ قوانین تعزیرات ہند کے دفعات ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ مین لوگ دیکھ لین کہ جو ایسا کام کرتے ہین اونکے ساتھ گورنمنٹ انگریزی کس تواضع و مدارات سے پیش آتی ہے ۱۶ - حرص و حسد جسکی تعریف ابیات ذیل مین درج ہے بیت رودۂ تنگ بیک نان تہی پر گردد ٭ نعمت روی زمین پر نکند دیدۂ تنگ ٭ ۱۷ - لاعلمی کہ سب عیب پر فاضل ہے ۱۸ - زناکاری علم قصہ کی یہ جڑ ہے اور آدمی کیواسطے شیرا لودہ زہر ہے تمام جرمون سے کبیرہ ہے اور ان تمام حرکات مفصلۂ بالا و ذیل کا اوستاد ہے بیت بزن گردن در افتادہ بگرداب پریشانی ٭ دل و دین رفت و عصیان شد رہ و رسم سخندانی ٭ ۱۹ - فضول خرچی کثرت سے فضول خرچی و فراخ روی بھی کمال عیب ہین بیت مکن فراخ روی گر عمل اگر خواہی ٭ کہ روز رفع تو باشد مجال دشمن تنگ ٭ پس شائقان علم کو ایسے علم کند ناتراش فسانہ سے پرہیز کرنا روا ہے بلکہ طالبان علم کو واجب ہے کہ اول علم انشا پردازی و خوشنویسی سیکھین زان بعد جانب علم اخلاق کے راغب ہون اگر کوئی سوال کرے کہ علم اخلاق بھی قصہ سے خالی نہین ہے اوسکا یہی جواب ہے کہ قصۂ علم اخلاق لن ترانی مثل گل بکاولی کے نہین ہے اگر بوستان کو کوئی مثنوی میر حسن یا الف لیلہ کو شامل فسانہ عجایب کہ انوار سہیلی ایسی نادر کتاب شریک گل بکاولی یا اخلاق المحسنی کو قصۂ نورتن کے برابر کہے تو محض واہی ہے مصرعہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ٭ اور علم حساب و علم ریاضی بھی فنون عجیبہ ہین بغیر انکے کوئی علم انجام کو نہین پہونچتا ہے اور ان تمام علوم بیان شدہ پر علم تواریخ و جغرافیہ درجہ بادشاہی کا رکھتے ہین علم تاریخ دنیاے جہالت مین مثل آفتاب ہے کہ جسکی روشنی سے شب بیخردی دور ہوتی ہے علم جغرافیہ

شب تاریک

اونکو علم دلکش قرار دیا ہے مگر صاحبان دانا کے نزدیک یہ اور ایسی قسم کی تمام کتابین دل بند یا بربادی انسان ہین قابل غور ہے کہ بہار دانش عبارت دقیق ایسی کتاب جب تمام ہوکر روبرو ے شاہجہان بادشاہ کے پیش ہوئی مصنف کتاب سے فرمایا کہ آپکی علمیت اور فاضلیت مین کوئی فرق نہین ہے مگر تعجب ہے کہ آپ ایسا فاضل علم کو اسطرح برباد کرے جیسے شیر کو گوبر مین ملادے پس ای طالب علمون درحقیقت یہ علم فسانہ باستثنای الف لیلہ وانوار سہیلی کے محض واہیات ہین انکی تعلیم سے ۹ قسم کے عیب حسب ذیل پیدا ہوتے ہین ۱- زیادہ گوئی اعتبار آدمی کا بالکل زائل کردیتی ہے ۲- دروغگوئی بھی مثل زیادہ گوئی بلکہ بیش ازان ہے ۳- تعدی- تعدی انسان کو مفت مین رسوا کرتی ہے اور ناحق روزبد کو دکھاتی ہے ۴- عیب جوئی جو ہمیشہ بدنام وآلودۂ عصیان رہتا ہے اور اوسکو مخفی ذنب الٰہی مارتا ہے ببیت ہرکہ عیب دگران پیش تو آورد وشمرد ✤ بیگمان عیب تو پیش دگران خواہد برد ✤ ۵ تکبر کہ جسکا وقت عاجزی مین کوئی مددگار نہین ہوتا ہے ۶- خساست جسکے باب مین ایک دفتر ہے مگر خردمند کو اشارہ کافی ہے کہ اوسکا نام علی الصباح نہین لیا جاتا ہے گو کہ روپیہ اوسکا خلاف قاعدہ اوٹھتا ہے مگر وہ فضول خرچی آگے درج ہوگی ۷- لاصبری یہ ایسا ناقص عیب ہے کہ آدمی ہمیشہ پراگندہ اوقات ومبتلای تردد رہتا ہے ۸- جہالت جاہل آدمی ہمیشہ گوشمالی کھاتا ہے اور کردۂ خود سے پشیمان رہتا ہے ۹- جنگ جوئی نفاق ولڑائی بیفائدہ وناحق کی انسان کو درجہ ادنے پر اعلی سے پہونچا دیتی ہے ۱۰- تعجیل وتیزروی کہ جس سے انسان ہمیشہ خطا اوٹھاکر شرمندہ رہتا ہے ابیات جو چلتا ہی آہستگی سے یہان ✤ نو اوسمین ہے خوبی بہت سی میان ✤ نہ گھبڑا کسی کام مین اے جوان ✤ نصیحت یہ سعدی کی رہ جاودان ✤ بہ آہستہ رو گر ترا دین بود ✤ کہ تعجیل کار شیاطین بود ✤ ۱۱- کاہلی وسستی جسنے ہندوستان کو برباد کیا نافرمانی وکج نشست یہ دونون سخت عیب ہین انسان کو کم قدر کردیتے ہین-

شمار ہونا غیر ممکن ہے نہ کہہ سکے علی ہذا القیاس جناب فیض مآب نواب سر جان اسٹریچی صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی دام اللہ شوکتہم کی توجہ روز افزون ترقی عدالت تعلیم مین کسطرح مصروف ہے جسکا بیان دائرہ امکان سے باہر اور اوسی توجہ کا یہ نتیجہ ہے کہ روز بروز تعلیم کی ترقی ہے

توصیف علم تاریخ وجغرافیہ و فوائد شان

دیکھو سرکار انگریزی نے کس قدر طبیعت اور توجہ دلی سے ساکنان ہند کو جو ایک عرصہ دراز سے محض جاہل اور کاہل ہو گئے تھے اور اونکی طبیعت پر اکتساب علم و ہنر کیسا ناگوار و شاق تھا جہالت اور خباثت سے اونکی طبیعتون کو پھیر کر پھر آدمی بنایا اور کس درجہ پر علم و ہنر کی جانب راغب کیا مگر اہل ہند ایسے زمانہ کو غنیمت نہین سمجھتے اور علم ایسے در نایاب کو جو اب خود اونکے پاس آتا ہے نہین لیتے افسوس افسوس گو کہ حاصل کرنا علم کا انسان پر فرض ہے بموجب حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ) اس حدیث مین عورت و مرد حصول علم کیواسطے درجہ مساوی پڑے ہین مگر چون کہ رجال بہ نسبت نسوان کی ہر قسم کا مادہ زیادہ رکھے ہین سواسطے اونکو طلب علم مین اونسے زیادہ ہمت اور اولوالعزمی درکار ہی ہندوستان کے لوگون مین بہ سبب آرام طلبی اور پست ہمتی کی جہالت اور بی علمی ظاہر ہوتی گئی اور غیر ولایت کے لوگ ہندوستان مین آکر ادراک حقائق جزئی وکلی سے محقق ہو جاتے ہین بلکہ اپنی علم و دانش سے بہرہ کافی اوٹھاتے ہین اگر ہندوستان کی آدمی عیاش و کاہل نہوتے تو گمان اس بات کا تھا کہ اونکی ہاتہ سے سلطنت بھی نجاتی بڑے حکما اور دانشمندون کا قول ہے کہ صاحب سلطنت کو اسقدر آرام و عیش کہ جو انتظام ملک اور داد رسی مین خلل ڈالے حرام ہے علم عجب چیز ہے مگر اوسکے لینے والے ناپید ہین علم ایک شان پروردگار ہے یا دولت لازوال ہے ہر قسم کا علم انسان کو سیکھنا واجب ہے مگر کتاب فسانہ عجائب ایسی یا زہر عشق یا جوہر عشق وغیرہ حرام ہے گو کہ مولفان کتب سابقہ

اللہ اکبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ کتاب تاریخ عہدنامہ ہند المعروف مختصر سیر گلشن ہند زبان اردو

ای کارساز قبلہ حاجات کارہا
آغاز کردہ ام تو رسانی بانتہا

جنھین جوتا نہین ملتا اونھین وہ تاج دیتا ہے
پیادہ کو کرے فرزین بجا ہی یہ اوسکی شان

شکر بے شمار اوس کارساز بے نیاز کا جسنے انسان کی شان مین کلام اشرف المخلوقات نازل فرمایا اور پیرایہ دانش و عقل سے آراستہ کرکے محمود روزگار بنایا حضرت نیر سلطنت جناب شاہنشاہ ملکہ کوئین و کیٹوریا دام اللہ اقبالہا کو قلمرو ہند و ممالک ملحقہ اوسکی کا بادشاہ کیا جسکی عدالت و کرم گستری سے مزرعہ عافیت تمامی جہان سرسبز و شاداب ہے اور ہر ایک اہل ہنر جسنے کمال اپنا دکھایا اوسکی فیض بخشی و حق پژوہی سے اپنے دلی مطالب پر کامیاب ہوا اور جناب فیض آب میر کبیر نواب الارڈ لیٹن صاحب بہادر گورنر جنرل بہادر و ویسرائے کشور ہند دام اللہ حشمتہم نے جو مخزن فیوض و رعایا پروری و معدن رفاہ عام و معدلت گستری ہی ہر ایک امور سلطنت کا اس خوبی و تدابیر مستحکم کے ساتھ انتظام فرمایا جسکو دیکھکر ذکر فہم و کیاست افلاطون و ارسطو کا ہیچ نظر آتا ہے اگر دانائے جہان کہا جاے تو بجا ہے یا مجسم فراست سمجھا جاے تو روا ہے اگر ثنا پردازی زبان خامہ مصروف ہووی شمہ از بسیار جیسا کہ پیالہ سی پانی دریا کی مقدار حیطہ علم مین نہین آسکے اور اوسکلیون سی ریگ صحرا کا

حصص یا ابواب کتاب	مضمون	صفحہ
چمن اول	اختتام حکومت ایسٹ انڈیا کمپنی از ہندوستان	۲۳۳
〃	کیفیت دربار لارڈ کیننگ صاحب بمقام الہ آباد مع اشتہار حضرت ملکہ معظمہ دام عشتہا	۲۳۸
〃	حالات تحقیقات بغاوت نواب تفضل حسین خان	۲۴۴
〃	تفصیل خطاب بافغان باب خیر خواہی غدر وجائداد نیلام شدہ رانی جھانسی باغی	۲۴۷
〃	عجیب غریب دربار لارڈ کیننگ صاحب	۲۴۹
چمن ثانی	حکومت لارڈ ایلنجن و لارنس صاحب وغیرہ گورنر جنرل	۲۹۴
〃	کیفیت دربار لارڈ میو صاحب بہادر بمقام انبالہ و تعداد تحائف جو سرکار نے امیر کابل کو عطا کیے	۲۹۶
〃	نقل عہدنامہ سرکار انگریزی با گورنمنٹ کشمیر بابت تجارت	۳۰۶
یادداشت اول	ذکر تشریف آوری ڈیوک آف ایڈنبرا شاہزادہ لندن	۳۱۱
یادداشت ثانی	حادثہ قتل لارڈ میو صاحب	۳۲۳
چمن ثالث	حکومت لارڈ نارتھ بروک صاحب	۳۳۰
یادداشت اول	ذکر تشریف آوری شاہزادہ پرنس آف ویلس	۳۴۷
یادداشت دوم	ذکر رخصت نارتھ بروک ولتشریف آوری لارڈ لٹن صاحب بہادر	۴۳۸
چمن چہارم	اندر چھ ضمیمہ	۴۴۶
ضمیمہ ۱	حالات ملک لندن	〃
ضمیمہ ۲	ذکر انتظام ملکداری بابت ہند	۴۵۲
ضمیمہ ۳	جدول ریاست داران ماتحت قیصر ہند	۴۸۷
ضمیمہ ۴	ذکر صوبہ جات دکن و شرق	۵۰۰
ضمیمہ ۵	مختلف حالات حکومت انگریزی	۵۱۷
ضمیمہ ۶	رسم و رواج ہند	۵۳۱
	خاتمہ کتاب مع شکریہ جناب منشی نول کشور صاحب منجانب مؤلف	۵۳۸

تمام شد

العبد
بابو رام ابن اجودھیا پرشاد قوم
کایتھہ نواب گنج شہر کانپور

Ram Ram
15/12/78

حصص و ابواب کتاب	مضمون	صفحہ
چمن ثانی	جنگ قلعہ غزنی	۱۵۳
〃	جنگ کابل	۱۵۵
〃	جنگ قلعہ قلات	۱۵۶
〃	متفرق حالات امیر دوست محمد خان	۱۵۸
〃	مہم محمد اکبر خان ابن امیر دوست محمد خان	۱۶۱
〃	بیان حکومت لارڈ النبرا گورنر جنرل و بغاوت	۱۶۷
	امیران سندھ مع ریاست گوالیار	
چمن ثالث	ذکر حکومت لارڈ ہارڈنگ صاحب	۱۷۰
〃	گورنر جنرل ابتدائے ۱۸۴۴ء لغایت	
〃	۱۸۴۸ عیسوی	
〃	بیان اصل بنیاد قوم سکھ و حکومت	〃
	رنجیت سنگھ والی لاہور و وفات او	
〃	وجہ بنائے مخاصمت سکھان با فوج انگریزی	۱۷۵
	و جنگ اول و دوم لغایت چہارم	
〃	نقل اشتہار ثانی مجاریہ نواب گورنر جنرل	۱۸۱
	و شرائط اربع سکھان با سرکار کمپنی انتظام	
	راجہ گلاب سنگھ وزیر لاہور و عہدنامہ	
	سرکار لاہور با سرکار انگریزی	
〃	نقل عہدنامہ مہاراجہ گلاب سنگھ قدیم	۱۸۸

حصص و ابواب کتاب	مضمون	صفحہ
چمن ثالث	وزیر لاہور حال والی ملک جموں با سرکار	
〃	نقل عہدنامہ دوم سرکار لاہور با کمپنی	۱۹۰
	و انتظام راجہ لال سنگھ وزیر لاہور	
〃	حالات و کتبہ نوشتہ بر اتواب لاہور و	۱۹۴
	فساد دکن ملک لاہور و فتح صوبہ ملتان	
〃	بردست فوج انگریزی —	
〃	کیفیت فتح صوبہ پشاور از سکھان	۲۰۵
	بردست سرکار انگریزی	
〃	رپورٹ کمانڈر انچیف با بت جنگ	۲۰۶
	چتر سنگھ بمقام رلم نگر و دیگر حالات ملتان	
〃	نقل اشتہار ضبطی ملک پنجاب و پنشن	۲۱۴
	مہاراجہ دلیپ سنگھ والی ملک	
چمن چہارم	اندر شگوفہ	۲۱۹
شگوفہ اول	ضبطی ریاست ناگپور و فساد ملک بر ہما	〃
شگوفہ دوم	بربادی حکومت شاہان اودہ	۲۲۱
شگوفہ سوم	ذکر حکومت لارڈ کیننگ صاحب	۲۲۵
	گورنر جنرل و بغاوت ۱۸۵۷ء	
آغاز خیابان ثالث	اندر چہار چمن	۲۳۳

فہرست مضامین کتاب مختصر سیر گلشن ہند

حصص و ابواب کتاب	مضمون	صفحہ
آغاز خیابان اول	دیباچہ	۱
	اندر سہ چمن	۹
چمن اول	ذکر مہاراجگان سورج بنس	۷
〃	چندر بنس	۱۱
〃	ذکر سکندر ذوالقرنین و امیر ناصر الدین سبکتگین	۱۳
〃	حملہ محمود غزنوی	۱۶
〃	ذکر دیگر شاہان غزنی	۲۲
چمن ثانی	ذکر شہاب الدین محمد غوری	۲۳
〃	سلطنت خاندان غلامان	۲۵
〃	سلطنت خاندان خلجیان	۳۰
〃	سلطنت خاندان تغلق	۳۳
〃	سلطنت سادات	۴۱
〃	سلطنت خاندان لودی	۴۴
〃	سلطنت خاندان بابر المعروف مغلیہ و تیموریہ	۴۶
〃	حال پنشن یافتگان خاندان بابر از سرکار انگریزی	۹۵
چمن ثالث	اندر دو گوشہ	۹۸
گوشہ اول	ذکر حکومت نوابان صوبہ اودہ	

حصص و ابواب کتاب	مضمون	صفحہ
گوشہ اول	ذکر سلطنت شاہان اودہ	۱۰۹
گوشہ دوم	ذکر حکومت پیشوایان کمپ فتحگڈہ	۱۱۹
آغاز خیابان ثانی	اندر چہار چمن	۱۲۹
چمن اول	ذکر تشریف آوری صاحبان انگریز	〃
〃	در ہند من ابتدای سنہ ۱۶۰۰	
〃	لغایت سنہ ۱۷۵۶ عیسوی	
〃	مفصل بیان فتح ملک بنگال	۱۳۳
〃	بدست صاحبان فرنگ مع مندراس و بمبئی	
〃	حکومت واران ہسٹینگز صاحب	۱۳۷
〃	گورنر جنرل ابتدای سنہ ۱۷۷۳ ع	
〃	لغایت سنہ ۱۷۸۵ عیسوی	
〃	ذکر حکومت کارنوالس و کارنوال	۱۳۹
〃	صاحب وغیرہ گورنر جنرل ابتدائے	
〃	سنہ ۱۷۸۵ ع لغایت سنہ ۱۸۳۸ ع	
چمن ثانی	ذکر حکومت لارڈ اکلنڈ صاحب گورنر جنرل	۱۴۹
〃	ابتدای سنہ ۱۸۳۸ لغایت سنہ ۱۸۴۴ ع و	
〃	بنائے فساد ملک افغانستان سنہ ۱۸۳۹ ع	

مختصر سیر گلشن ہند

شاہان عظم وشان ہندوستان جنت نشان کی تاریخ جامع بدائع تواریخ

تالیف لطیف مورخ نامی انام لالہ بابو رام صاحب خلف لالہ اجودھیا پرشاد

صاحب رئیس نواب گنج ضلع کانپور جسے مؤلف نے نہایت یاض ومشقت سے

بنظر پیشگیں جناب معلی القاب رائل ہنیس پرنس آف ویلس ولیعہد بہادر

حضور مکرمت ظہور ملکہ معظمہ قیصر ہند دام اجلالہا ودام اقبالہا

اردو زبان روزمرہ ہندوستان مین بطرز عجیب ترتیب دی

اور حقیت ملکیت تصنیف وتالیف اس کتاب لاجواب کی

جناب جلالت مآب گرامی وعظامی جمہور منشی نولکشور صاحب کو ہبہ کی

تبصیح تمام ونظر ثانی مصنف سابق الارقام کی

بماہ دسمبر ۱۸۷۵ء

مطبع منشی نول کشور واقع کانپور مین چھپی

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب موجود ہین شائقین کو فہرست مطبوعہ سے جو علیحدہ موجود ہے اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہے معلوم ہو سکتا ہے کہ قیمت اس سال مین نہایت ارزان مقرر ہوئی ہے ہم صرف کتب تاریخ زبان اردو ذیل مین درج کرتے ہین ناظرین اور شائقین ملاحظہ فرما کر حظ کافی و بہرہ وافی اوٹھاوین

کتب تاریخ زبان اُردو

تاریخ نادر احسان بانقشجات و تصویرات یہ نادر مبسوط تاریخ راجپوتان کی یادگار رہیگی صحیح صحیح تاریخی حالات سے شوکت و سطوت قوم راجپوتون کی آشکار ہے قابل دید ہے کاغذ نفیس چھاپہ پاکیزہ پہلے قیمت ۳۰ تھی اب ۲۰ —

صولت افغانی — اس مین واقعات فرمانروایان ہندوستان و تحقیق انساب افغان ہے تصنیف محمد زردار خانصاحب بہادر —

فتوحات ہند — خلاصہ تاریخ واقعات ہند از عنایت حسین صاحب —

اقوام الہند بیان اقوام مختلف کا نہایت عمدہ ہے

تاریخ چین — جیمس کاکرن صاحب مرحوم کی تصنیفات سے ہے حالات ملک چین ابتدا سے طوفان سے نہایت ۱۸۲۱ع حالات عجائبات ملک چین کے مندرج ہین —

تذکرۃ الکاملین مشاہیر حکما و علما کا تذکرہ مع تصاویر

عجائبات روزگار تصنیف جناب مہاراجہ سر رامچندر صاحب بہادر بیان اشیا و مقامات مع تصاویر ہے —

تاریخ طلسم ہند — جس مین احوال تمامی راجگان ہنود از برہما تا راجہ جے پال اور بعد اختتام سلطنت جملہ راجاؤن کے احوال سلطنت بادشاہان اسلام کا ہے تا عہد واجد علی شاہ —

تاریخ عہدنامجات و اقرارنامجات وعطائے سند متعلقہ ریاستہائے ہندوستان کل سات جلدون کی قیمت سابق ۳۰ تھی لیکن خریدار کامل ساتون جلدون کے لیے ایک ثلث قیمت تخفیف کی گئی اور دس جلد کے خریدار کو نصف قیمت سابق مل سکتی ہے —

جلد اول جس مین عہدنامجات و اقرارنامجات وعطائے سند متعلقہ لفٹنٹ گورنری بنگالہ و کچھار — وجنیا — وکورسیا — وستی پور — وآسام وکوچ بہار — وسکم — وسرحدات جنوبی و مغربی و شمالی و ممالک کنک و برہما و ملائن و پنتولا و پراگ مین

جلد دوم — جس مین عہدنامجات و اقرارنامجات وعطائے سند متعلقہ اضلاع شمالی و مغربی ہندوستان دہلی و رام پور و فرخ آباد و بنارس و اودہ و پٹیالہ و پنجاب و ممالک سرحدی پنجاب وغیرہ ہین —

جلد سوم — جسمین عہدنامجات وعطائے سند متعلقہ خاندان پیشوا — و ناگپور — اور بندیل کھنڈ —

جلد چہارم — جس مین عہدنامجات و عطائے سند متعلقہ خاندانہائے ملک راجپوتانہ و وسط ہند و مالوہ —

جلد پنجم — جس مین عہدنامجات و اقرارنامجات وعطائے سند متعلقہ ریاستہائے حیدرآباد و میسور و گورگ و اضلاع مندراس اور جزیرہ سیلون یعنے سنگلدیپ ہین —

جلد ششم — جس مین عہدنامجات و اقرارنامجات وعطائے سند متعلقہ پریزیڈنسی بمبئی یعنے ستارہ و کولہاپور — و ساونت واری — و جاگیر مرہٹہ